

جلد حقوق محفوظ ہیں

هو العالیٰ الکبیر

شیخ بوعلی ابن سینا کی عظیم الشان مستند کتاب  
قانون کے پہلے حصہ (کلیات) کا سلیس ترجمہ و شرح

ترجمہ و شرح

# کلیات قانون

حصہ دوم

از

حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی و مدیر رسالہ المسیح

۳۲ ۱۹  
۵۰ ۱۳

ملنے کا پتہ :- دفتر المسیح قریب باغ دہلی

(مطبوعہ بنو المصطفیٰ عبد القدوس علی)

قیمت

لیج اول تعداد دو ہزار



کتاب خانہ طبیب | Facebook

بیا



شیخ الریس بو علی «بن سینا»  
البخاری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّ وَنُسَلِّمُ

پہلا جملہ۔ مبحث نبض

فن ثانی کی تیسری تعلیم کے پہلے جلدیں انیس فصلیں ہیں۔

## الجملة الاولى فى النقص

وهي تسعة عشر فصلاً

## فصل (۱) نبض کا کلی بیان

**نبضِ انبیاءِ روحِ دروح کے ظروف = قلب و شرا میں،**

الفصل الاول كلامهم كلى فى النبض

فَنَقُولُ: النِّبْضُ حَرَكَةٌ مِنْ أَوْعِيَةٍ

الروح مؤلفۃ من انبساط کی حرکت کا نام ہے، جو انبساط و انقباض سے مرکب ہوتی ہے؛

والقباض لتدبير الروح اور اس حرکت کا مقصد یہ ہے کہ نہ جسم کے ذریعہ روح کی تدبیر

(اور اصلاح) حاصل ہو۔

بالنسبة

آذنیۃ سر و ح (روح کے ظروف) میں انکو ہر شرائین کے ساتھ قلب بھی شریک ہے ۱۰۰ رویدوں میں بھی کی کے

ساتھ روح میوانی یا نی جاتی ہے، مگر یہاں نبض سے محض شرائین کی حرکت مراد ہے۔ اور قلب خارج از مقصود ہے؛ اسلئے

مگر نبض کے دلائل کی قسمیں قلب میں نہیں پائی جاتی ہیں۔

بعض کی حرکت کس قسم کی ہے ؟ اس سوال کے جواب کے لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حرکت کی قسمیں بتائی جائیں :

حرکت چار مقبولوں (آینہ - وضع - کلمہ - اور کیفیت) میں واقع ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے حرکت کی چار قسمیں کی جاتی ہیں:

حرکت اَیْنِیَّة۔ حرکت وضعیہ۔ حرکت کیمیہ۔ اور حرکت کیفیہ۔

حرکتِ اَیْنِیَّہ سے مراد ”حرکتِ مکانیہ“ ہے؛ جس میں حرکت کے ساتھ جسم متحرک کا مکان اور اسکی جگہ بدلتی

رہتی ہے، مثلاً طے کرنے کی حرکت +

حرکت و ضعیفہ میں جسم متحرک اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے، مگر اس کی وضع بدلتی رہتی ہے۔ مثلاً بکلی کے

گھومنے کی حرکت +

حرکت گمبیہ میں جسم کی مقدار بدلتی رہتی ہے؛ جس کی پھر دو صورتیں ہیں: جسم کی مقدار بڑھے، یا وہ گھٹے۔  
پھر جسم کی مقدار کے گھٹنے اور بڑھنے کی دو صورتیں ہیں: (۱) کوئی چیز اس جسم میں اضافہ کے طور پر شامل ہو، اور اس جسم کے اندر کی وجہ سے وہ جسم بڑھے، تو اسے اصطلاحاً **قَمُو** (بائیدگی) کہا جاتا ہے۔ مثلاً نباتات کا بڑھنا، اور اگر وہ جسم بغیر کسی دوسرے جسم کے اضافہ کے بڑھے، تو اسے **تَحَلُّل** کہا جاتا ہے۔ مثلاً گرمی کے پہنچنے سے پارہ اور پانی کے حجم کا چیل جانا +

سی طرح کسی جسم کی مقدار کے گھٹنے کے بھی دو صورتیں ہیں: اسکی مقدار کسی مادہ کے کم ہو جانے کی وجہ سے اگر کم ہو، تو اسے **ذُبُول** کہا جاتا ہے، مثلاً دستوں کی وجہ سے بدن کا لاغر ہو جانا، اور اگر اس کی مقدار اسکے بغیر کسی وجہ سے گھٹ جائے، تو اسے **تَكَاثُف** کہا جاتا ہے۔ مثلاً ٹھنڈک پہنچنے سے پارہ یا پانی کا سکڑ کر حجم کا گھٹ جانا +

حرکت کیفیہ میں محض جسم کی کیفیت بدل جاتی ہے، مثلاً کسی چیز کا گرم ہو جانا، یا اسکا ٹھنڈا ہو جانا +  
اب رہا یہ سوال کہ نبض کی حرکت کس قسم کی ہے؟ اس میں تو سب کا اتفاق ہے کہ نبض کی حرکت ”حرکت کیفیہ“ کے قبیلے سے نہیں ہے۔ باقی تینوں حرکتوں میں اختلاف ہے۔

محمود اطباء کا مذہب تو یہ ہے کہ نبض کی حرکت ”حرکت اینیہ“ (مکانیہ) ہے۔ لیکن شیخ اور اکثر شارحین قانون، مثلاً علامہ علاء الدین قرشی وغیرہ کی رائے ہے کہ نبض کی حرکت ”حرکت وضعیہ“ ہے۔ حرکت وضعیہ میں یہی ہوتا ہے کہ جسم متحرک کے اجزاء اور اس کے مکان کے اجزاء کی نسبت میں اس طرح فرق آ جاتا ہے کہ سارا جسم متحرک اپنے پورے مکان سے خارج نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی حصہ اپنے مکان کے اندر ضرور قائم رہتا ہے؛ یا یہ کہ یہ جسم بحیثیت مجموعی اپنے مکان میں باقی رہتا ہے۔ مثلاً جب کوئی گول جسم اپنے مرکز پر گردش کھاتا ہے، تو گو اس کے اجزاء اپنے مکان کے اجزاء کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں، مگر یہ سارا جسم پورے مکان سے باہر نکل نہیں آتا ہے۔ بلکہ اس گول جسم کے اجزاء کی نسبت مکان کے اجزاء کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے۔ غرض اس صورت میں حرکت کی وجہ سے جسم کی وضع بدلتی رہتی ہے۔ یہی حال چکی کے گھومنے کا ہے؛ چکی کی گردش کے وقت گو چکی کے اجزاء کی نسبت مکان کے اجزاء کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے، مگر ساری چکی اپنے پورے مکان سے باہر نہیں آ جاتی ہے۔ اور وضع ایک ایسی چیز ہے کہ اس میں کمی، بیشی اور تبدیلی ہو سکتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص بیٹھا ہوا ہو، اور وہ اسی جگہ قائم رہنے کے باوجود کھڑا ہو جائے؛ یا وہ کھڑا ہوا ہو، اور وہ جھک جائے، یا سر جھکے، ان تمام صورتوں میں حرکت وضعیہ ہے۔ اگرچہ مکان کی ہیئت کھڑے ہو جانے، یا جھک جانے سے ضرور بدل

جاتی ہے۔ یہی حال شریانوں کے سکڑنے اور پھیلنے کا ہے۔ اس سے گوشتان چھوٹا اور بڑا ہو جاتا ہے؛ مگر مجموعی شریان اپنے پورے مکان سے باہر نہیں آ جاتی۔ اس کے برعکس حرکت اینیہ میں یہ ضروری ہے کہ جسم متحرک کے سارے اجزاء اپنے سارے مکان سے باہر آ جائیں۔ مثلاً چلنے پھرنے کی حرکت۔ اگر ایسی صورت نہ ہوگی، تو اس سے حرکت اینیہ نہ کہا جائیگا +

اس میں کوئی شک نہیں کہ کھڑے ہو جانے کی صورت میں کھڑے ہونے والے شخص کا کوئی نہ کوئی حیشہ یقیناً مجموعہ مکان کے کسی نہ کسی حصے کے ساتھ اسی طرح لازم و چسبان رہتا ہے، جس طرح وہ کھڑے ہونے سے پہلے تھا۔ اسی طرح جو گرہ یا گول جسم اپنے مرکز پر گھومتا ہے، وہ اپنے مکان میں قائم رہتا ہے؛ اگرچہ اس کے اجزاء مکان کے اجزاء کے ساتھ اسی طرح چسپاں نہیں رہتے، جس طرح وہ حرکت سے پہلے ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے اگر ایسے گول جسم کا مرکز ذرا بھی حرکت کر جائے، تو اس صورت میں نہ اسکا کوئی جز مکان کے کسی جز میں قائم رہے گا، اور نہ مجموعی جسم مجموعی مکان میں قائم رہیگا۔ بلکہ پورا جسم پورے مکان سے باہر نکل آئیگا۔ اس لئے اس کی یہ حرکت "حرکت مکانیہ" ہوگی نہ کہ حرکت وضعیہ +

ان فرض حرکت وضعیہ اور حرکت مکانیہ میں جو فرق ہے، اس کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ حرکت وضعیہ میں دو باتوں میں سے کسی ایک بات کا ہونا ضروری ہے: (۱) یا جسم متحرک اپنے اس مکان کے اندر قائم رہے، جس مکان کے اندر وہ حرکت کر رہا ہے، جیسا کہ گرہ کے گردش کھانے میں، یا چکی کے گھومنے کی صورت میں ہوتا ہے؛ (۲) یا جسم متحرک کا کوئی حصہ مکان کے کسی حصہ کے ساتھ اسی طرح چسپاں اور وابستہ رہے، جس طرح وہ حصہ حرکت سے پہلے وابستہ تھا۔ مثلاً کھڑے ہونے کی صورت میں دونوں پیرا بنی جگہ پر اگر قائم رہیں، تو یہ حرکت وضعیہ ہوگی، ورنہ مکانیہ +

حرکت نبض کا [اس میں اگرچہ متقدمین مختلف آراء ہیں۔ مگر صحیح مذہب علامہ علاء الدین قرشی کا ہے۔ قرشی کا محکم کون ہے؟] قول ہے کہ قلب کے پھیلنے کے وقت شریانیں سکڑتی ہیں، اور قلب کے سکڑنے کے وقت شریانیں پھلتی ہیں؛ اس قول کی توضیح یہ ہے کہ قلب جب سکڑتا ہے، تو روج اپنے خون شریانی کے ساتھ شریانوں کی طرف تہراً جبراً دفع ہوتی اور دھکیلی جاتی ہے، جس سے شریانیں پھیلنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ اور یہ خون اس ترتیب کے ساتھ آگے جڑھتا ہے کہ پہلے یہ بڑی شریانوں سے چھوٹی شریانوں میں، اور چھوٹی شریانوں سے عروق شعریہ میں رواں ہوتا ہے؛ جس سے شریانیں پھر اپنے اصلی حجم پر آ جاتی ہیں۔ خون اور روج کی اس روانگی میں قلب کے انقباض اور اس کے نزدیک علاوہ یہ امر بھی امانت کرتا ہے کہ شریانوں کی پکڑا ر نالیاں جب خون سے بھر جاتی ہیں، تو یہ نالیاں پچک کی وجہ سے سکڑتی ہیں، جس سے خون دب کر آگے رواں ہونے پر مجبور ہوتا ہے۔ پھر جب قلب پھیلتا ہے، تو قلب

کی دوسری متصلہ شریانوں اور رگوں سے خون اور روح دوڑ کر قلب کی طرف آتا ہے، اور اس کے خلاف کو بھڑکتا ہے۔ یہ عمل پچکاری سے نہایت مشابہت رکھتا ہے۔ الغرض قلب کے پھیلنے کے وقت شریانیں سکڑتی ہیں، اور اس کے سکڑنے کے وقت شریانیں پھیلتی ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبض کی حرکت قلب کی حرکت کے تابع ہے۔ اس لئے نبض کی حرکت ”حرکت قسریہ“ کے قبیلے سے ہوئی +

لیکن قلب کی حرکت، اور اس کا انقباض و انبساط، تو یہ قلب کی ذاتی قوت سے وابستہ ہے، جس کو اطباء ”قوت حیوانیہ“ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کی یہ قوت محرکہ دیگر امور سے متاثر بھی ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ قلب اعصاب منفعلاً حساسہ سے خالی نہیں ہے۔ ان اعصاب کے ذریعہ قلب دیگر اعضاء کے تاثرات سے برابر متاثر ہوا کرتا ہے۔ مثلاً جب آنکھوں کے سامنے کوئی ڈراؤنی صورت آ جاتی ہے، تو دماغ اور اعصاب کے توسط سے قلب متاثر ہوتا ہے، اور اس سے قلب کی حرکت میں ایک خاص تغیر آ جاتا ہے۔ یہی حال دیگر انفعالات نفسانیہ کا ہے۔ اسی طرح آلات ہاضمہ کے امراض و اعراض سے اور دوسرے اعضاء کے درد و دکھ سے بھی قلب کم و بیش متاثر ہوا کرتا ہے؛ اور چونکہ نبض کی حرکت قلب کی حرکت کے تابع ہوتی ہے، اس لئے ان تمام صورتوں میں قلب کے تاثرات کے تناسب سے نبض کی چال طبعی رفتار سے بدل جایا کرتی ہے۔

قلب کی چونکہ یہ حرکت زارادی ہے، اور نہ تنفس کی طرح طبعی ارادی، کہ ارادہ سے قلب کی حرکت میں کوئی تغیر پیدا کیا جاسکے، اس لئے ظاہر ہے کہ نبض کی حرکت بھی زارادی ہے۔ اور نہ طبعی ارادی +

لیکن اس مقام پر اس قدر اور جاننے کی ضرورت ہے کہ شریانوں کی اس قسری اور جبری حرکت کے علاوہ، ایک اور ذاتی قوت بھی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے شریانیں اس امر پر قادر رہتی ہیں کہ حسب ضرورت اپنے قطر کو وہ کم و بیش کر سکیں۔ چنانچہ چوٹ، درم، اور درد کے مقامات پر شریانیں بمقابلہ دیگر مقامات کے، اور بمقابلہ سابقہ کیفیت کے زیادہ پھیل جایا کرتی ہیں، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہاں اس حالت میں خون اور روح زیادہ مقدار میں پہنچتی ہے، اور وہاں اجتماع خون کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، طبعی ہذا اقلیاس، اس کے مقابل، دوسرے حالات میں شریانیں بہت زیادہ سکڑ جایا بھی کرتی ہیں، جس سے متعلقہ اعضاء میں خون اور روح کی سیرالی کم ہو جاتی ہے، اور اس کے اثرات و نتائج ظاہر ہو جاتے ہیں۔

شریانوں کی یہ ذاتی حرکت گاہے سارے بدن میں عام ہوتی ہے، مثلاً کسی وجہ سے بیک وقت سارے بدن کی شریانیں پہلے سے زیادہ پھیل جاتی، یا سکڑ جاتی ہیں، اور گاہے خاص خاص اعضاء میں مقامی طور پر، مثلاً کسی خاص حصہ بدن کی شریانیں، وہاں کے درد، درم، چوٹ وغیرہ کے باعث پھیل جائیں، یا مثلاً ٹھنڈک کی وجہ سے سکڑ جائیں +

ترکیب حرکات | شیخ نے لکھا ہے کہ "نبض کی حرکت انقباض اور انبساط سے مرکب ہوتی ہے" اس ترکیب سے یہ  
سے کیا مراد ہے؟ | مراد ہے کہ نبض دونوں حرکتوں کے مجموعہ کا نام ہے؛ نہ صرف انقباض کو نبض کہا جاتا ہے، اور  
نہ صرف انبساط کو۔ اس سے مراد نہیں ہے کہ انقباض و انبساط دونوں بیک وقت جمع ہوتی ہیں، اور ان  
دونوں کی تالیف و ترکیب سے کوئی تیسری صورت پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ یہ تو ناممکن ہے کہ یہ دونوں  
متضاد حرکتیں ایک وقت میں جمع ہوں۔ چہ جائیکہ ان کی ترکیب سے کوئی تیسری صورت پیدا ہو، یہ دونوں  
حرکتیں جب ظاہر ہو گئی، تو یقیناً آگے پیچھے ہی آئیں گی؛ نہ کہ ساتھ اور تالیفی صورت میں +

والنظر فی النبض اما کلی و اما جزئی بحسب مرض | نبض کی بحث دو قسم کی ہے؛ (۱) بحث کلی رجحان عام،  
جس میں نبض کے عام اور کلی احکام کا تذکرہ کیا جاتا ہے، نہ کہ ہر  
مرض کی نبض کا؛ (۲) بحث جزئی، ہر ہر مرض کے لحاظ سے۔

و نحن نتکلم هنا فی القوانین الکلیۃ | ہم اس مقام پر پہلے علم النبض کے قوانین کلیہ (کلی احکام)  
من علم النبض ونؤخر الخبیثۃ الی الکلام کا تذکرہ کرتے ہیں؛ رہے اس کے احکام جزئیہ، تو ان کو ہم  
فی الامراض الخبیثۃ امراض جزئیہ (حصہ معالجات) میں بیان کریں گے۔

فَقَوْلُ انْ كُلَّ نَبْضَةٍ فِیْ مَرَكَبَةٍ مِنْ | ہم کہتے ہیں :- نبض کا ہر ایک نبضہ (نبض کی ہر ایک ٹھوکر)  
حَرَکَتَیْنِ وَ سَکُونَیْنِ لَا نْ كُلَّ نَبْضٍ | دو حرکت اور دو سکون سے مرکب ہوا کرتا ہے؛ کیونکہ ہر ایک  
مَرَكَبٍ مِنْ اَنْبِطَاطٍ وَ انْقِبَاضٍ ثُمَّ | ٹھوکر ایک انبساط اور ایک انقباض سے مرکب ہوا کرتی ہے دہر  
لَا بَدَّ مِنْ تَحْلُلِ السَّکُونِ بَیْنِ کُلِّ | ایک ٹھوکر میں ایک انبساط اور ایک انقباض کا ہونا ضروری  
حَرَکَتَیْنِ مُتَضَادَتَیْنِ لَا سَتَحَالَةٍ | پھر ہر دو متضاد حرکات کے درمیان ایک سکون کا ہونا  
اِتِّصَالِ الْحَرَکَةِ مَعَ حَرَکَةِ اُخْرٰی | ضروری ہے، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی حرکت اپنی مسافت کو  
بَعْدَ اَنْ یَحْصَلَ لِمَسَافَتِهَا نِهَایَۃً | ختم کر کے اپنی انتہا کو پہنچ جائے، اور بالفعل اُس کا کنارہ یا  
و طَرَفٍ بِالْفَعْلِ وَ هَذَا مِمَّا یَتَّبِعُ | سرا حاصل ہو جائے، اور اس کے بعد اس حرکت کے ساتھ کوئی  
فِی الْعِلْمِ الطَّبِیْعِ | دوسری حرکت (پیچ میں سکون کے حامل ہوئے بغیر) متصل ہو جائے۔

اس کے دلائل علم طبعی میں بیان کئے گئے ہیں +

۱۔ وہ دلیل یہ ہے کہ کوئی حرکت اپنی انتہا کو کسی ایک "آن" میں پہنچتی ہے، اب جو دوسری حرکت شروع  
ہوگی، تو یقیناً دوسری "آن" میں شروع ہوگی، اور ہر دو آن کے درمیان نہ مانہ کا حامل ہونا ضروری ہے جس  
میں سکون ہوگا۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ دو آن اس طرح اکٹھے ہو جائیں کہ بیچ میں زمانہ حامل نہ ہو، آن اصل میں

زمانہ کے سرے و رکنا سے کا نام ہے۔ اس سے ہر دو متضاد حرکات کے درمیان ایک سکون کا ہونا ضروری ہے؛

غواہ سکون کتنا ہی مختصر اور چھوٹا ہو +

اذا كان كذا لم يكن بدمان يكون جب یہ صورت ہے تو ہر نبضہ میں، دوسرے نبضہ کے

لکل بنضتالی ان یلحق الاخرے آنے تک، چار اجزاء کا ہونا ضروری ہے؛ دو حرکت، اور دو

اجزاء، اربعہ حرکتان و سکونان حرکت انبساط سکون؛ (۱) حرکت انقباض؛ (۲) اس انقباض اور (آئینہ) اس

وسکون بینہ و بین الانقباض و حرکت انقباض کے درمیان سکون؛ (۳) حرکت انقباض؛ (۴) اس

الانقباض و سکون بینہ و بین الانقباض انقباض اور آنے والے) انقباض کے درمیان سکون؛

انبساط کے بعد والے سکون کو "سکون خارج" یا "سکون محیطی" کہا جاتا ہے، اور انقباض

کے بعد والے سکون کو "سکون داخلی" یا "سکون مرکزی"۔

وحرکة الانقباض عند كثير من الاطباء انقباضی حرکت | بیشتر اطباء کا مذہب ہے کہ انقباضی حرکت قطعاً

غیر محسوسہ اصلاً و عند بعضهم محسوس نہیں ہوا کرتی ہے؛ لیکن بعض اطباء کا خیال ہے کہ

ان الانقباض قد یحس اما فی النبض گاہے انقباضی حرکت محسوس ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ نبض قوی

القوی فلقوتہ و اما فی العظیم میں تو اس حرکت کا احساس قوت کی وجہ سے ہوا کرتا ہے؛ نبض

فلا شرافہ و اما فی الصلب فلسد عظیم میں بلندی کی وجہ سے، اور نبض صلب میں اس وجہ سے کہ

مقاومتہ و اما فی البطی فطول وہ (سختی کی حالت میں) شدت کے ساتھ مقابلہ کرتی ہے اور

مدۃ حرکتہ نبض انگلیوں کے نیچے آسانی سے دب نہیں جاتی ہے؛ اور

نبض بطی میں اس وجہ سے کہ (اس صورت میں) حرکت کی مدت

یسی ہوتی ہے +

وقال جالینوس انی لما زال غفل جالینوس کا قول ہے کہ "میں ایک عرصہ تک نبض کی

عن حرکة الانقباض مدۃ شملہ انقباضی حرکت سے غافل رہا اور اس غفلت کی وجہ وہی بات

انزل اتعهد الجس حتی فطنت تھی جو اساتذہ سے بطور دلیل کے منقل ہوتی جلی آرہی تھی؛

نشئ منه ثم بعد حين حکمتہ پھر میں اس کی توجہ اور ٹیڈل میں برابر لگا رہا (جس سے ٹیڈل)

ثم انفتح علی ابواب من النبض حتی کہ مجھے کچھ بخود اسکا علم ہوا، (یعنی نبض کی انقباضی حرکت

ومن تعهد ذلك تعهدی آذرت کہ کچھ بخود اساپتہ چلا؛ پھر کچھ عرصہ کے بعد انقباضی حرکت کے

ادراکے متعلق میرے معلومات مستحکم ہو گئے، اور پورے طور پر مجھے

اسکا پتہ چل گیا)؛ پھر مجھ پر نبض کے بہت سے دروازے  
گھل گئے، (اور اس بارہ میں مجھے ایک روشنی اور بصیرت  
حاصل ہو گئی)۔ جو شخص میری جیسی پابندی کریگا یا جو شخص  
میرے برابر ٹوہ اور ٹٹول میں لگا رہیگا (تو جو کچھ مجھے علم حاصل  
ہوا ہے، اسے بھی معلوم ہو جائیگا)۔

رازی نے اس قول کی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ پابندیاں یہ ہیں کہ پوروں کو حرکت کے کاموں میں  
کم استعمال کیا جائے، تاکہ ان میں رگڑ اور حرکت سے سختی نہ آجائے؛ تیل اور گرم پانی بکثرت استعمال کیا  
جائے۔ تاکہ یہ نرم رہیں، اور انکی حس تیز ہو جائے +

فاخہ دان کان الاصر علی مایقولون لیکن خیر بات وہی ہو، جیسا کہ بعض لوگ قائل ہیں کہ  
فالا نقباض فی اکثر الاحوال غیر حرکت انقباضی محسوس ہو سکتی ہے، تاہم اکثر حالات میں  
محسوس انقباض کا پتہ چلا نہیں کرتا ہے۔

والسبب فی وقوع الاختیار علی جس نبض کے لئے کلائی کی شریان نبض دیکھنے کے لئے کلائی کی شریان  
عرق الساعد امور ثلثة سهولة کیوں اختیار کی گئی ہے؟ (شریان زندی علی شریان  
تاوله وقلة المحاشاة عن کشفه و النبض) تین وجوہ سے اختیار کی گئی ہے: (۱) اس شریان  
استقامة وضعه یجد اء القلب تک رسائی آسان ہے؛ (۲) مریض کو اس کے کھولنے  
وقریبہ منه اور دکھانے میں کم عذر ہو سکتا ہے (اور شرم و حیا کم دامنگیر  
ہو سکتی ہے)؛ (۳) اس کی وضع قلب کی سیدہ میں واقع  
ہے، اور یہ (مقابلہ دوسری بہت سی شریانوں کے) قلب  
سے قریب ہے +

وینبغ ان یکون المحس والید المجهیة نبض دیکھنے مناسب یہ ہے کہ نبض دیکھتے وقت مریض کا ہاتھ  
علی جنب فان الید المنکبة تزدید کے شرائط پہلو پر ہو (مریض کا ہاتھ نہ چپ ہو، اور نہ پٹ،  
فی العرض والاشراف و متقص من بلکہ پہلو پر ہو: یعنی کھڑا ہو، اوپر کی طرف انگوٹھا ہو اور نیچے کی  
الطول خصوصاً فی المہاسریل طرف مختصر)؛ اس لئے کہ اس حالت میں اگر ہاتھ پٹ ہو تو اس سے

سبب بعض نتیجوں میں عبارت اس طرح ہے: — تو اس سے نبض کی چوڑائی بڑھ جاتی ہے، اور لمبائی اور  
بندی نکٹ جاتی ہے +



والمستلقية تزيد في الاشراف نبض کی چوڑائی اور بلندی (عرض و اشراف) بڑھ جاتی ہے، اور  
والمطول وتنقص من العرض لمبائی گھٹ جاتی ہے، علی الخصوص لاغروں میں۔ اور اگر  
ہاتھ چپت ہو، تو بلندی اور لمبائی بڑھ جاتی ہے، اور چوڑائی  
کم ہو جاتی ہے۔

ہاتھ کے پت اور پٹ ہونے سے ان اختلافات کا وقوع پذیر ہونا بہت ہی بعید از قیاس ہے۔ مترجم  
و يجب ان يكون الجس في وقت يخلو یہ بھی ضروری ہے کہ نبض ایسے وقت دیکھی جائے  
فيه صاحب النبض عن الغضب جبکہ صاحب نبض (مریض) غصہ، خوشی، ریاضت، اور تمام  
والسروس والریاضة وجميع انفعالات نفسانیہ سے خالی ہو؛ اس کا شکم نہ اتنا پُرد ہو کہ بوجھل  
الانفعالات وعن الشبع المثلث ہو رہا ہو، اور نہ بھوک کی حالت ہو کہ وہ اس سے ناتواں  
والجوع وعن حال ترك العادات ہو رہا ہو؛ نیز وہ اپنی کسی مادت کو نہ چھوڑے ہوئے ہو،  
واستحداث العادات اور نہ اس نے کوئی نئی عادت پیدا کر لی ہو۔ (کیونکہ ان  
تمام امور سے خلاف مقتضائے مزاج نبض میں اختلاف عظیم  
پیدا ہو جائے گا) +

و يجب ان يكون الامتحان من نبض المعتدل الفاصل حتی یقاس به غیرہ  
یہ امر بھی ضروری ہے کہ نبض دیکھتے وقت اس کا مقابلہ  
اور امتحان بہترین اور معتدل شخص کی نبض سے کیا جائے،  
تاکہ نبض معتدل اور غیر معتدل کا باہمی اندازہ قائم کیا  
جاسکے (یعنی نبض معتدل کو پیمانہ اور معیار قرار دیا جائے،  
اور اس کو ذہن میں رکھ کر دوسری نبضوں کو اس پیمانہ پر جانچا  
جائے، اور اسی کے مطابق احکام جاری کئے جائیں) +  
دوسرے لوگوں نے شرائط مذکورہ کے علاوہ اور شرائط بھی بڑھائے ہیں، مثلاً :-

(۱) مریض کے دائیں ہاتھ کی نبض دائیں ہاتھ سے دیکھی جائے، اور بائیں کی بائیں ہاتھ سے، اس طور پر کہ  
جب چاروں انگلیاں نبض پر رکھی جائیں، تو خنجر آگوٹھے کی طرف (قبضہ کی طرف) رہے، اور سبابہ اوپر کی  
طرف (کلائی کی طرف) جہاں شریان پر گوشت شروع ہو جاتا ہے +

(۲) دائیں ہاتھ سے دائیں نبض کو ذرا دیر تک دیکھا جائے، اس لئے کہ دائیں ہاتھ کی حسی نسبت ذکی



(۳) نبض دیکھتے وقت طبیب اپنے دوسرے خالی ہاتھ کو سہارہ رکھے لئے مریض کے اس ہاتھ کے نیچے کہ دے جسکی نبض دیکھنی جا رہی ہے؛ تاکہ مریض کا ہاتھ تھک نہ جائے۔ اسکا خیال خاص طور پر کمزور اور ناتواں مریضوں میں زیادہ کیا جائے۔

(۴) چاروں انگلیاں مریض کی نبض پر دھکے بہ اطمینان نبض کی ساری قسموں کو سمجھے، (مجلت سے کام نہ لے) اور سب کو اپنے ذہن میں لا کر ایک ایک قسم پر غور کرے۔

(۵) طبیب نبض دیکھتے وقت ایسے تمام عوارض بدنی و نفسانی سے خالی ہو، جو اس کی توجہ کو کم کرنے والے، اور دوسری طرف پھرنے والے ہوں، مثلاً غصہ، خوشی، بھوک، پیاس، بھگیت، دہسیری، شکم۔

(۶) طبیب کی انگلیاں کھردرے کاموں کی وجہ سے کھردری نہ ہوں، بلکہ انکا بشورہ ملائم اور نازک ہو۔

(۷) طبیب کے ذہن میں وہ تمام باتیں موجود ہوں، جن سے نبض میں تغیرات پیدا ہو سکتے ہیں، مثلاً اختلاف مالک، مختلف ہوائیں، وغیرہ؛ تاکہ وہ سمجھ سکے کہ یہ تغیرات کہاں تک نفس مزاج کی وجہ سے ہیں اور کہاں تک دیگر امور کی وجہ سے۔

(۸) نبض تو یہی کو زور سے دبا کر دیکھا جائے، اور نبض ضعیف کو ہلکے سے۔

(۹) نبض دکھاتے وقت مریض اپنے ہاتھ سے کوئی کام بھی نہ کر رہا ہو، نہ کسی چیز کو اس سے اٹھائے ہوئے ہو، اور نہ اس ہاتھ سے کسی چیز پر سہارا لگائے ہوئے ہو۔

(۱۰) طبیب مریض کے پاس جاتے ہی، یا طبیب کے پاس مریض کے آتے ہی، نبض دیکھنی شروع نہ کرے؛ بلکہ پہلے اس سے دیر تک حالات مرض کے متعلق سوالات کرے، اور باتوں میں لگا کر اسے انوس کر دے؛ کیونکہ طبیب جب مریض کے پاس پہنچتا ہے تو اس میں ایک قسم کی ہجانی کیفیت ہوتی ہے؛ اسی طرح مریض کے حالات و خیالات گاہے طبیب کے رعب و داب سے متغیر ہو جاتے ہیں۔

(۱۱) مختلف حالات کے مطابق طبیب اپنے ہاتھ کو مریض کی نبض پر رکھے، جسکا اندازہ بعض لوگوں نے تیس نبض بتایا ہے، اور بعض لوگوں نے بارہ نبض؛ لیکن صحیح یہ ہے کہ تیس یا بارہ کی تعین نہیں کی جاسکتی اور نہ اس پر کوئی دلیل قائم کی جاسکتی ہے۔

ثم نقول ان الاجناس التي منها  
يتعرف حال النبض على حسب ما ينع  
الاطباء عشرة وان كان يجب عليهم  
ان يجعلوها تسعة  
پھر ہم بیان کرتے ہیں: وہ جنس ہیں جن سے نبض کے  
حالات کا پتہ چلتا ہے، جیسا کہ اطباء نے مقرر کیا ہے، دس  
ہیں؛ اگرچہ ضروری یہ تھا کہ اطباء ان جنسوں کو نو ہی  
شمار کرتے۔

اس کے اس پر اس کا مطلب یہی ہے کہ نبض دیکھنے کے لئے نبض کے سوا دوسرے سوالات کرنا خلاف وقت ہے۔

کیونکہ ان دس اجناس میں سے ایک جنس ”انتظام اور عدم انتظام“ ہے۔ یہ حقیقت میں جنس استواء و اختلاف کے تحت میں داخل ہے؛ کیونکہ نبض مختلف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اس کا اختلاف ایک معتبرہ انتظام کے ساتھ ہوگا، یا نہ ہوگا۔ لیکن چونکہ نبض منظم اور غیر منظم کی قسمیں بہت ساری ہیں، اس لئے اسکو ایک مستقل جنس قرار دیرایا گیا +

والجنس الماخوذ من مقدار (۱) وہ جنس جو انبساط کی مقدار رطیل، عرض، اور عمق کا انبساط  
ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من کیفیت قرح (۲) وہ جنس جو اس لحاظ سے ماخوذ ہے کہ انگلیوں میں الحاکمة للإصابع  
حرکت نبض کی ٹوک کس طرح پڑ رہی ہے (کیفیت قرح) +

والجنس الماخوذ من زمان (۳) وہ جنس جو پوری حرکت کے زمانے کے لحاظ سے کل حرکت  
ماخوذ ہے (زمان حرکت) +

والجنس الماخوذ من قوام الآلة (۴) وہ جنس جو قوام آلہ (سختی و نرمی شریان) سے  
ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من خلأته (۵) وہ جنس جو نبض (شریان) کی خلا و امتلاء سے  
ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من حرارته (۶) وہ جنس جو نبض کی گرمی اور سردی سے  
ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من زمان السكون (۷) وہ جنس جو زمان سکون سے ماخوذ ہے +

والجنس الماخوذ من استواء النبض واختلافه (۸) وہ جنس جو نبض کے استواء اور اختلاف سے ماخوذ ہے (کہ آیا نبض ہموار ہے، یا مختلف) +

والجنس الماخوذ من نظامه في الاختلاف وتركه للنظام (۹) وہ جنس جو اس لحاظ سے ماخوذ ہے کہ نبض کا اختلاف کسی (مقررہ) نظام پر قائم ہے، یا نظام کو چھوڑ دیتی ہو

والجنس الماخوذ من الوزن (۱۰) وہ جنس جو وزن نبض کے لحاظ سے ماخوذ ہے +

اما الجنس الماخوذ من مقدار النبض (۱۱) جنس مقدار چنانچہ وہ جنس جو نبض کی مقدار ذیل من مقدار میرا قطار الثلاثہ (مقدار انبساط) سے ماخوذ ہے، تو اس میں نبض کے قطار التی هي طوله وعرضه وعمقه ثلاثه — طول، عرض، اور عمق — کی مقدار سے رہبری

فیکون احوال النبیض فیہ تسعة بسیطة وم مرکبات

حاصل کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے نبض کے حالات (نبض کے اقسام) نو بسیط (یا مفرد) اور (بست سے) مرکبات ہوتے ہیں۔

فالتسعة البسیطة هی الطویل والقصر والمعتدل والعریض والضیق والمعتدل والمنخفض والمشرقت والمعتدل

نو بسیط (یا مفرد) قسیم یہ ہیں۔ طویل — قصیر — معتدل (بلحاظ طول و قصر کے) — عریض — ضیق — معتدل (بلحاظ چڑائی اور تنگی کے) — منخفض — مشرق — معتدل (بلحاظ بلندی و پستی کے)۔

فالطویل هو الذی یحس اجزاؤه فی الطول اکثر من المحسوس الطبیعی علی الاطلاق وهو المزاج المعتدل الحق او من الطبیعی الخاص بذلك الشخص وهو المعتدل الذی یخضعه وقد عرفت الفرق بینہما قبل

چنانچہ نبض طویل وہ نبض ہے، جس کے اجزاء بلحاظ طول کے اس "طبیعی مطلق" کی نبض سے زیادہ ہوں، جسکو فرضی طور پر محسوس مان لیا جائے؛ یعنی مزاج معتدل حقیقی کی (فرضی) نبض سے اسکا طول زیادہ ہو؛ یا اس کے اجزاء کی درازی اس طبعی نبض سے زیادہ ہو، جو اس شخص کے لئے مخصوص ہے؛ یعنی اس شخص کی مخصوص معتدل نبض سے اسکا طول زیادہ ہو۔ اس سے پہلے ہمیں ان دونوں (معتدل حقیقی اور معتدل شخصی) کے درمیان فرق معلوم ہو چکا ہے۔

والقصیر ضدہ و بینہما المعتدل و علی هذا القیاس فاحکم فی الستة الباقیة

اور نبض قصیر (چھوٹی نبض) نبض طویل کی ضد کا نام ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان نبض طویل و قصیر کے درمیان نبض معتدل ہے (جو بلحاظ درازی و کوتاہی کے اوسط درجہ پر ہوتی ہے)۔ باقی چھ قسموں کو بھی اسی طور پر قیاس کرو۔

واما المركبات من هذه البسیطة فبعضها له اسم وبعضها لیس له اسم

یہی وہ نبضیں جو انہی مفرد اقسام سے مرکب ہوتی ہیں (مرکبات)۔ تو ان میں سے بعض کے نام تو مقرر ہیں، اور بعض کے لئے کوئی نام مقرر نہیں ہے۔

فان المراثیل طوولا وعرضا

نبض عظیم، صغیر، عریض، اور دقیق چنانچہ جو نبضیں مول، عرض،

والا تفاعلاً لیسعی العظیم والناقص اور بلندی (یا عمق) میں مذکورہ بالا مقررہ پیمانہ سے زیادہ  
فی ثلثتها لیسعی الصغیر و بینہما ہوتی ہے، اُسے نبض عظیم کہا جاتا ہے؛ اور جو ان  
المعتدل تینوں اقطار (طول، عرض، اور عمق) میں (مقررہ پیمانہ سے)  
کم ہوتی ہے، اُسے نبض صغیر کہا جاتا ہے، اور جو  
ان دونوں نبضوں کے درمیان ہوتی ہے، اُسے  
نبض معتدل ہے۔

والا انشاعاً عرضاً و شہوفاً اسی طرح جو نبض عرض اور شہوق (بلندی) میں (مقررہ  
یسعی الغلیظ والناقص فیہما معیار سے) زیادہ ہوتی ہے، اُسے غلیظ کہا جاتا ہے؛ اور  
یسعی الدقیق و بینہما المعتدل جو ان دونوں قطروں میں (معیار مقررہ سے) کم ہوتی ہے،  
اُسے دقیق کہا جاتا ہے؛ اور جو ان دونوں نبضوں کے  
درمیان ہوتی ہے، اُسے معتدل ہے۔

واما الجنس الماخوذ من (۲) جنس قوی وہ جنس، جو اس لحاظ سے ماخوذ ہے کہ انگلیوں  
کیفیتہ قرۃ العرق للاصابع میں شریان کی ٹھوک کس طرح لگ رہی ہے، اس جنس کے لحاظ  
فانواعہ ثلثة القوی و سے نبض کی تین قسمیں ہیں: قوی، ضعیف، اور معتدل۔ پانچ  
هو الذی یقاوم الجنس نبض قوی وہ ہے جو انبساط کے وقت تباہی کی انگلیوں سے  
عند الانبساط والضعیف اچھی طرح مقابلہ کرتی ہے زور سے ٹھوکر لگاتی ہے، اور دبانے  
مقابلہ و المعتدل بینہما سے دب کر غائب نہیں ہو جاتی ہے؛ نبض ضعیف نبض  
قوی کی مقابل ہے، اور معتدل ان دونوں کے  
درمیان ہے۔

واما الجنس الماخوذ من زمان کل حركة (۳) زمانہ حرکت وہ جنس جو حرکت کے پورے زمانے کے  
کیفیتہ فانواعہ ثلثة کاظ سے ماخوذ ہے، اس جنس کے لحاظ سے نبض کی تین قسمیں ہیں:  
السریع وهو الذی یتتمہ سریع، بطی، اور معتدل۔ پانچ نبض سریع وہ نبض ہے  
الحركة فی مدّة قصیرة جو (بمقابلہ مقررہ معیار کے) تھوڑی مدت میں اپنی حرکت ختم  
والبطی صنداً ۴ ثم المعتدل کر لیتی ہے؛ اور نبض بطی نبض سریع کی ضد اور اس کی  
بینہما مقابل ہے۔ اور ان دونوں نبضوں کے درمیان نبض معتدل

واما الجنس الماخوذ من فتو ام  
الا لة فاصنافه ثلثة اللین  
وهو القابل للاندفاع الے  
داخله عن الغا هن بسهولة  
والصلب ضد ا شم  
المعتدل

(۴) توام آلہ وہ جنس جو توام آلہ (شریان کی سختی و نرمی) کے لحاظ سے ماخوذ ہے، اس جنس کی بنیاد تین ہیں: بَیِّن، صُلْب، اور معتدل۔ چنانچہ نبض بَیِّن (نرم نبض) وہ ہے جو دبائے سے پر آسانی دے کر اندر کی طرف چلی جائے (یعنی پر آسانی انگلیوں سے دب جائے۔ نبض صُلْب (سخت نبض) نرم نبض کی ضد اور اسکی مقابل ہے؛ اور ان دونوں کے درمیان نبض معتدل +

واما الجنس الماخوذ من حال  
ما محتوی علیہ فاصنافه  
ثلثة المصنوع وهو الذی یحس  
کان فی تجویفه رطوبة مالیه  
بعده بما لا فراغ صرف والخالی  
ضد ا شم المعتدل

(۵) جنس خلا و امتلاء وہ جنس جو اس لحاظ سے ماخوذ ہے کہ شریان کے اختواء (امتلاء) کی کیا حالت ہے (یعنی خلا و امتلاء کے لحاظ سے شریان کی کیا حالت ہے)، اس جنس کی بنیاد تین ہیں: نبض متلی، غالی، اور معتدل۔ چنانچہ نبض متلی وہ نبض ہے جس میں اس طرح محسوس ہوتا ہے، گویا نبض کے اندر (شریان کے اندر) کافی رطوبت بھری ہوئی ہے، نہ یہ کہ وہ اندر سے قطعاً خالی ہے۔ نبض خالی نبض متلی کی ضد اور اس کی مقابل ہے جس میں اس طرح محسوس ہوتا ہے، گویا رطوبت سے نبض بالکل خالی ہے؛ اور نبض معتدل ان دونوں کے درمیان ہے +

واما الجنس الماخوذ من ملبس فاصنافه  
ثلثة الحار والبارد والمعتدل

(۶) جنس ملبس نبض جنس ملبس کے لحاظ سے نبض کی تین قسمیں ہیں: حار، بارد، اور معتدل +

واما الجنس الماخوذ من زمان  
السكون فاصنافه ثلثة المتواتر  
وهو القصیر الزمان المحسوس  
بین القریحتین ویقال له  
الصنّ المتد اسراك والمتکاثف  
والمتفادت ضد ا ویقال له

(۷) جنس زمان سکون وہ جنس جو زمان سکون کے لحاظ سے ماخوذ ہے، اس جنس کی بنیاد تین قسم کی ہیں: متواتر، متفاوت، اور معتدل۔ چنانچہ متواتر وہ نبض ہے جس میں دو قمرعات (دو ٹھوکروں) کے درمیان کا زمانہ تصویلاً محسوس ہو۔ نبض متواتر کو متد اسراک اور متکاثف بھی کہا جاتا ہے۔ (اس کے برعکس) نبض متفادت

ایضا المستراخی والمختلج و بینہما  
المعتدل  
اُس نبض کو کہا جاتا ہے، جو متواتر کی مقدار مقابل ہو،  
(جس میں دو ٹھوکروں کے درمیان کا زمانہ لمبا محسوس ہو)۔  
ان دونوں کے درمیان نبض معتدل کہلاتی ہے +

ثم هذا الزمان هو بحسب  
ما یبدى من امر الانقباض  
فان كان لا یبدى من امر الانقباض  
اصلاً كان هو الزمان الواقع  
بین كل انبساطین وان ادرك  
كان باعتبار زمان الطرفين  
ثم هذا الزمان هو بحسب  
ما یبدى من امر الانقباض  
فان كان لا یبدى من امر الانقباض  
اصلاً كان هو الزمان الواقع  
بین كل انبساطین وان ادرك  
كان باعتبار زمان الطرفين  
پھر اس زمانہ (زمانہ سکون) کا تعین اس لحاظ سے ہوگا  
کہ نبض کی حرکت انقباضی محسوس ہوتی ہے یا نہیں؛ اگر  
انقباضی حرکت بالکل محسوس نہیں ہوتی ہے، تو یہ زمانہ سکون  
وہ ہوگا، جو نبض کے ہر دو انبساط کے درمیان پایا جائیگا؛ اور  
اگر انقباضی حرکت محسوس ہوتی ہے (جیسا کہ جالینوس کا تجربہ ہے)۔  
تو یہ زمانہ سکون وہ ہوگا جو انبساط و انقباض کے دونوں کناروں پر  
(ہر ایک کے خاتمہ پر) پایا جائیگا +

ایک وہ سکون جو انبساط کے خاتمہ پر، انقباض کے شروع ہونے سے پہلے پایا جائیگا، اور جس کو سکون  
مخفی کہا جاتا ہے؛ اور دوسرا وہ سکون جو انقباض کے خاتمہ پر، انبساط کے شروع ہونے سے پہلے پایا جائیگا؛  
اور جس کو سکون ہر گزی کہا جاتا ہے +

واما الجنس الماخوذ من الاستواء  
والاختلاف فهو اما مستو واما  
مختلف غیر مستو  
(۱) جنس استواء واختلاف وہ جنس، جو استواء اور اختلاف  
نبض سے ماخوذ ہے، اس جنس کی نبضیں دو ہیں: (۱) مستوی  
اور (۲) مختلف غیر مستوی +

وذلك باعتبار تشابه بنضات  
او اجزاء نبضة او فی جزء واحد  
من النبضة فی امور خمسة العظم  
والصغر والقوة والضعف والسرعة  
والبطء والتواء والتفاوت  
والصلابة واللين حتى ان النبض  
الواحد یكون اخر انبساطه  
اسرع لسداد الحمار والضعف  
للضعف  
اس استواء اور اختلاف کا اعتبار مندرجہ ذیل تین صورتوں  
میں سے کسی ایک صورت میں کیا جاتا ہے: (۱) مختلف بنضات  
(۲) یا ایک ہی نبض کے مختلف اجزاء مندرجہ ذیل پانچ امور میں  
بہم تشابہ یا تخالف ہوں؛ (۳) یا نبض کے کسی ایک ہی  
جزء کے اندر ان امور (۵) میں تشابہ یا تخالف ہو؛  
حتی کہ مثلاً ایک ہی نبض میں انبساط کا آخری حصہ (مقابلہ  
ابتدائی حصے کے) شدت حاجت کی وجہ سے (یا شدت حرارت  
کی وجہ سے) سریع ہو جائے، اور ضعف قوت کی وجہ سے ضعیف۔  
وہ پانچ امور (امور خمسہ) یہ ہیں: (۱) عظم و صغر —

(۲) قوت و ضعف — (۳) سرعت و بطور — (۴)

تواتر و تفاوت — (۵) صلاحیت و لین —

نبض دیکھتے وقت مذکورہ بالا پانچوں امور میں تشابہ اور تخالف کا اعتبار تین طور پر کیا جاتا ہے، اور اس لحاظ سے ایک تین قسمیں ہیں: (۱) استواء اور اختلاف یا تشابہ اور تخالف کا اعتبار مختلف نبضات کے لحاظ سے کیا جائے، یعنی یہ دیکھا جائے کہ یہ نبضات باہم ان پانچوں امور میں سے کسی ایک میں، یا زیادہ میں متفق و متحد ہیں، یا باہم مختلف، یعنی بعد کی ہر ٹھوکرا مور مذکورہ میں پہلی ٹھوکرا کے مانند ہے، یا اس سے مختلف، اگر پہلی صورت ہوگی، تو "نبض مستوی" ہے، ورنہ "مختلف" +

(۲) استواء اور اختلاف کا اعتبار مندرجہ بالا پانچوں امور میں ایک ہی نبضہ کے مختلف اجزاء کے لحاظ سے کیا جائے، مثلاً یہ دیکھا جائے کہ تمام انگلیوں کے نیچے نبض کے مختلف اجزاء ایک دوسرے سے باہم متشابہ ہیں یا مختلف۔ چنانچہ اگر پہلی صورت ہوگی، تو "نبض مستوی" ہے، ورنہ "مختلف"۔

(۳) استواء اور اختلاف کا اعتبار نبضہ کے کسی ایک ہی جز کے اندر کیا جائے، مثلاً ایک ہی انگلی کے نیچے نبض کا جو حصہ واقع ہے، وہ امور مذکورہ میں ہمارے یا مختلف۔ پہلی صورت میں "نبض مستوی" ہوگی، اور دوسری صورت میں "مختلف"۔ اس تیسری صورت کے لحاظ سے نبض مختلف کی مثال شیخ نے اس طرح دی ہے: "حتی کہ (مثلاً) ایک ہی نبض کے انبساط کا آخری حصہ (بمقام بلہ ابتدائی حصہ کے) سزلج اور ضعیف ہو"۔ اس مثال سے ظاہر ہے کہ ایک ہی انگلی کے نیچے نبض کا جو حصہ واقع ہوگا، اسی کے اندر اختلاف کا تصور کیا جاسکتا گا +

وان شئت بَسَطْتَ الْقَوْلَ اگرچہ ہو تو تم اس بات کو زیادہ پھیلا سکتے ہو، اور  
فاعتبرت فی الاستواء والاختلاف ان تینوں مذکورہ اقسام میں امور نمسہ کے علاوہ باقی دوسری  
فی الاقسام المذکورۃ الثلاثۃ جنسوں (یعنی نبض کی دس جنسوں میں سے باقی دوسری  
سائر الاقسام الاخر جنسوں، مثلاً جنس امتلا و خلا اور جنس لمس نبض ریغور)  
لکن ملاک الاعتبار مصروف میں بھی استواء اور اختلاف کا اعتبار و لحاظ کر سکتے ہو۔  
الی هذا اور ان کا لحاظ کرنا کچھ زیادہ دشوار نہیں ہے۔ ہاں ابھی

ان بقیہ میں سے جنس وزن کے استواء اور اختلاف کا دریافت  
کرنا بیشک دشوار ہے۔ لیکن اطباء نے (استواء اور  
اختلاف میں) انہی پانچ امور کا اعتبار و لحاظ کیا ہے، اور  
انہی امور پر اس کا دار و مدار رکھا ہے۔ (اس لیے کہ یہ پانچوں

امور زیادہ واضح ہیں، اور انہی امور کا نبض دیکھتے وقت  
محافظ کرنا آسان ہے) +

نبض مستوی کی دو قسمیں ہیں: (۱) مطلقاً اور بلا قید مستوی جو پانچوں امور میں مستوی ہو (۲) نبض  
مستوی مقید، جو ان امور میں سے ایک یا دو تین میں مستوی ہو۔ چنانچہ شیخ کہتے ہیں:

والنبض المستوی علی الاطلاق "نبض مستوی مطلق" وہ ہے، جو ان سارے امور  
ہو المستوی فی جمیع هذه میں (پانچوں مذکورہ امور میں) مستوی اور ہموار ہو +

یعنی جب مطلقاً اور بلا قید "نبض مستوی" کہا جاتا ہے، تو اس سے "مستوی کامل" مراد دیا جاتا  
ہے، بایں معنی کہ وہ پانچوں امور میں مستوی ہو، اور ان امور میں سے کسی ایک امر میں بھی اختلاف  
نہ ہو +

وان استوی فی شئی ما وحده اور اگر نبض ان پانچوں امور میں سے محض کسی ایک

فہو مستوفیہ وحدہ کانک چیز میں مستوی ہو (اور بقیہ چیزوں میں مستوی نہ ہو) تو  
قلت مستوفی القوتہ ومستوفی ایسی نبض کو محض اسی چیز میں (مقید کر کے) "مستوی" کہا  
فی السرعة جائیگا (اسے مطلقاً اور بلا قید مستوی ہرگز نہ کہا جائیگا)؛

مثلاً (جو نبض محض قوت کے محافظ مستوی ہے، یا محض  
سرعت کے محافظ مستوی ہے، تو ایسی نبض کے بارہ  
میں) تم کہو گے کہ یہ "قوت میں" مستوی ہے، یا یہ "سرعت  
میں" مستوی ہے +

وکن لك المختلف وهو الذی اسی طرح نبض "مختلف" وہ ہے جو مستوی نہ ہو؛

لیس بمستوفیہ واما علی الاطلاق خواہ وہ مطلقاً مختلف ہو (یعنی بلا قید مختلف ہو، اور پانچوں  
واما فیما لیس فیہ بمستو امور میں سے ہر ایک میں اختلاف ہو)؛ یا وہ (بلا قید

مختلف نہ ہو، بلکہ اس کا اختلاف) محض اُسی چیز میں ہو  
جس میں کہ وہ مستوی نہیں ہے (مثلاً اگر وہ "سرعت"  
میں مستوی نہیں ہے، تو وہ "سرعت" میں مختلف کہلائگی)۔

جائے توس کا قول "نبض کبیر" میں اس طرح ہے: "نبض مستوی" وہ ہے، جسکے قراءات (مطہر کریں)

انکلیوں میں یکساں طور پر لگیں: اور "نبض مختلف" اس کے خلاف کا نام ہے۔ پیران دونوں میں ۷۰ ہر



ایک کی دو قسمیں ہیں؛ عام اور خاص۔ ”نبض مستوی عام“ وہ ہے جس کے قرعات انگلیوں میں تمام اصناف (امور خمسہ) کے لحاظ سے متشابہ ہوں۔ اور ”نبض مختلف عام“ وہ ہے جس کے قرعات امور خمسہ میں سے کسی چیز میں بھی متشابہ اور ہموار نہ ہوں۔ ”نبض مستوی خاص“ سے مراد یہ ہے کہ اُس کے قرعات کسی ایک چیز میں (مثلاً قوت یا سرعت میں) متساوی اور ہموار ہوں، اور باقی چیزوں میں مختلف ہوں۔ اسی طرح ”نبض مختلف خاص“ اس کے مقابلہ میں ہے؛ یعنی جس کے قرعات کسی ایک چیز میں (مثلاً قوت یا سرعت میں) مختلف ہوں، اور باقی چیزوں میں ہموار اور متساوی۔ (انھلی)

واما الجنس الماخوذ من النظام (۹) جنس نظام (یعنی وہ جنس، جو اس لحاظ سے ماخوذ وغیر النظام فہو ذو نوعین عدم نظام ہے کہ نبض کا اختلاف کسی مقررہ نظام مختلف منتظم و مختلف غیر پر قائم ہے، یا وہ کسی مقررہ نظام پر قائم نہیں ہے) وہ منتظم و المنتظم هو الذی جنس جو (اختلاف نبض کے) نظام اور غیر نظام سے ماخوذ لا اختلاف نظام محفوظ ہے، اس کی دو قسمیں ہیں: مختلف منتظم اور مختلف غیر منتظم۔ چنانچہ نبض منتظم وہ ہے، جس کے اختلاف کے لئے ایک مقررہ نظام ہو، یعنی اسی نظام و تربیت پر اُس کا اختلاف دورہ کیا کرتا ہو۔

وہو علی وجہین آما منتظم پھر اس کی دو صورتیں ہیں: منتظم مطلق اور منتظم علی الاطلاق وہو ان یکون دائرہ۔ ”منتظم مطلق“ سے مراد یہ ہے کہ محض ایک ہی خلاف للمستکرر منہ خلاف واحد فقط کا تکرار و اعادہ ہو (مثلاً ہر تین نبضہ کے بعد ایک نبضہ تیز و آما منتظم یس و ہوان ہو جایا کرتا ہو)، اور منتظم دائرہ سے مراد یہ ہے کہ اُس یکون لہ دورۃ اختلافین میں دو یا زیادہ اختلافات (ایک مقررہ نظام پر) دورہ کرتے فصاعداً مثل ان یکون هنا دورہ۔ مثلاً کسی نبض میں اختلاف کے دو دورے ہوں، اور دورۃ و دورۃ اخر مختلف لہ الا دوسرا دورہ پہلے دورہ سے جداگانہ ہو، لیکن دونوں اختلافات انھما یعودان معاً علی ولا یھما کے دورے اپنی اپنی باری پر (ایک مقررہ نظام کے ساتھ) کد و سیر واحد و غیر منتظم اس طرح دوئیں، گویا یہ دونوں دورے ملکر ایک دورہ بناتے ہیں (مثلاً ایک نبض ہے جو دو قرعات کے بعد ایک قرعہ زور سے لگاتی ہے، پھر دو قرعات کے بعد

ایک طویل وقفہ کرتی ہے، اور پھر یہی چکر قائم ہو جاتا ہے (اور نبض غیر منتظم نبض منتظم کی ضد اور عکس کا نام ہے جسکے اختلافات کسی نظام اور ترتیب کے ساتھ نہیں ہوتے ہیں) +

واذا حقت وجبات هذا الجنس التاسع كالنوع من الجنس الثامن وداخلا تحت غير المستوي

جب تم تحقیق کرو گے (اور یہ نظر انصاف سوچو گے) تو اس نویں جنس کو آٹھویں جنس کی ایک قسم پاؤ گے، جو "غیر مستوی" (مختلف) کے تحت میں داخل ہوگی (کیونکہ یہ تقسیم تو دراصل مختلف ہی کی ہو سکتی ہے کہ اسکا اختلاف

بالنظم وبالترتيب هو، یا بے نظم و بے ترتیب) +

قرعات نبض نفثات موسیقی سے مشابہ ہیں جنس نظام و عدم نظام کو بیان کر نیکی بعد شیخ اب بتانا چاہتے ہیں کہ نبض کے حرکات و سکونات اسی طرح ایک خاص ترتیب و نظام رکھتے ہیں، جس طرح گانے میں مختلف نفثات اور ان کے درمیان کے زمانے ایک خاص ترتیب و نظام رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے قرعات نبض بہت سی باتوں میں نفثات موسیقی سے مشابہت رکھتے ہیں۔ چنانچہ علم موسیقی ایک ایسے علم کا نام ہے، جو نفوں (راگوں) کے احوال و کیفیات سے بحث کرتا ہے، کہ آیا وہ قوی ہیں یا ضعیف؛ اور آیا وہ ماد (تیز) ہیں، یا ثقیل (بجاری)۔ پھر یہ کہ یہ نفثات کیونکر جمع ہو کر کانوں کے لئے موجب لذت ثابت ہوتے ہیں، اور کیونکر موجب نفرت۔ نیز علم موسیقی اس سے بھی بحث کرتا ہے کہ مختلف نفثات کے درمیان کتنا زمانہ صرف ہونا چاہئے۔ الغرض علم موسیقی دو چیزوں سے بحث کرتا ہے: (۱) براہ راست نفوں کے حالات سے، (۲) ان زمانوں اور وقفوں سے، جو مختلف نفثات کے درمیان ہونے چاہئیں۔ چنانچہ علم موسیقی کے پہلے حصہ کو علم تالیف کہا جاتا ہے؛ اور دوسرے حصے کو علم ایقاع +

اسی طرح مختلف ماد ایک، تیز اور بجاری آوازوں، اور مختلف نفثات اور راگوں کے درمیان صحت و ثقل وغیرہ کے لحاظ سے؛ ابھی جو نسبت ہوتی ہے، اسے نسبت تالیفیہ کہا جاتا ہے، اور ان مختلف راگوں کے درمیان جو مختلف مدتیں خرچ ہوتی ہیں، اور ان مدتوں میں جو باہمی تناسب قائم ہوتا ہے، اس کو نسبت ایقاعیہ کہا جاتا ہے +

موسیقار اس آلہ کو کہتے ہیں، جس سے راگ نکالے جاتے ہیں، خواہ وہ قدرتی آلہ ہو، جیسے انسان کا خنجر، اور خواہ وہ مصنوعی ہو، جیسے ستار، سارنگی اور مختلف باجے +

نقرا کا اس ضرب یا ٹھوکر کو کہتے ہیں، جس سے نغمہ (راگ) پیدا ہوتا ہے، مثلاً ستار کے تاروں پر انگلیوں کے مضارب سے ٹھوکر لگائی جاتی ہے، اور طبلہ پر ہاتھ سے +

نغمہ (راگ) اس آواز کا نام ہے، جو کافی دیر تک قائم رہتی ہے۔ انگریزی نغمہ (راگ) نقرہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی مثلاً جب طبلہ پر ہاتھ مارا جاتا ہے، تو اس سے ایک آواز پیدا ہوتی ہے، جو دیر تک گونجتی رہتی ہے۔ اس میں ہاتھ کی ٹھوکر نقرا کا ہے، اور گونجتی ہوئی آواز نغمہ +

پھر نغمہ (سُر) راگ کی دو قسمیں ہیں: (۱) نغمہ حادہ (باریک سُر)۔ (۲) نغمہ ثقیلہ (بھاری سُر) +  
نغمہ حادہ (باریک سُر) میں بولنے والے تار یا جسم کے اندر اهتزازات و ارتعاشات در زش (پکپی) بہت تیزی سے واقع ہوتے ہیں؛ اور یہ صورت اس وقت ہوتی ہے، جبکہ ستار جیسے ساز میں تار یا تانت چھوٹا ہو، یا باریک ہو، یا خوب تنا ہوا ہو؛ اسی طرح طبلہ جیسے ڈھول میں چمڑہ چھوٹا ہو، باریک ہو، اور خوب تنا ہوا ہو؛ اور بانسری جیسے باجہ میں سوراخ باریک ہو اور پھونک سے قریب ہو +

نغمہ ثقیلہ نغمہ حادہ کے مقابلہ میں ہے، جبکہ اسباب نغمہ حادہ کے اسباب کے مقابل ہوتے ہیں + موسیقی میں حدت و ثقل کے لحاظ سے مختلف سُر نکالے جاتے ہیں۔ اگر مختلف سُر نکالے جائیں، بلکہ ایک ہی سُر کو بار بار بدھرایا جائے، تو اس سے کوئی خاص کیفیت سننے والے کو حاصل نہیں ہوتی ہے۔ چنانچہ جب دوسرے یا اس سے زیادہ مختلف حدت و ثقل کے اس طور پر جمع ہوں، کہ اس سے سننے والے کو لطف و سرور حاصل ہو، تو ایسے نغمات کو "نغمات متوافقہ" (نغمات متفقہ) کہا جاتا ہے، جو موسیقی کی جان ہے؛ اور اگر مختلف حدت و ثقل کے نغمات اس طرح جمع ہوں کہ سننے والے کو اس سے لطف و سرور کی بجائے نفرت حاصل ہو، تو ایسے نغمات کو "نغمات متنافرہ" کہا جاتا ہے، جو موسیقی کے دشمن ہیں +

ان اصطلاحات موسیقی کے بتانے کے بعد اب یہ واضح کیا جاتا ہے کہ نبض کے حرکات و قمرات موسیقی کے "نغمات" سے مشابہت رکھتے ہیں۔ چنانچہ جس طرح بعض نغمات تیز اور بعض بھاری ہوتے ہیں، (بعض آوازیں باریک اور بعض بھاری ہوتی ہیں) اسی طرح بعض نبضیں قوی اور بعض ضعیف ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً فن موسیقی میں جس طرح نغمات کی باریکی اور ثقل سے بحث کی جاتی ہے، اور ان مختلف نغمات کے درمیان حدت و ثقل کے لحاظ سے ایک تناسب ہوا کرتا ہے، اور اس تناسب کو "نسبت تالیفی" کے ذریعہ سمجھایا جاتا ہے، اسی طرح نبض کے قمرات میں بھی قوت و ضعف سے بحث کی جاتی ہے، اور قوت و ضعف کے لحاظ سے گویا نبض میں بھی ایک قسم کی "نسبت تالیفی" ہوتی ہے +

اور جس طرح موسیقی کے مختلف نغمات چھوٹے بڑے ہوا کرتے ہیں، ہر نغمہ ایک ہمد و

زمانہ اور وقت لیتا ہے، اور کم و بیش وقفہ سے مثلاً طبلہ پر چوٹ ماری جاتی ہے، یا ستار کے تاروں پر مضراب لگایا جاتا ہے، الغرض مختلف نغمات اور مختلف راگ کے لئے جو چوٹ ماری جاتی ہے، (فَقْرَات) ان چوٹوں کے درمیان کم و بیش مختلف وقفے ہوتے ہیں، جن کی باریاں اور دورے فن موسیقی کے لحاظ سے مقرر ہیں، اور ہر گالے میں ان وقفوں کے درمیان ایک خاص تناسب ہوتا ہے، جس کو نسبت ایقاعیہ کہا جاتا ہے، اسی طرح نبض کے حرکات و سکونات کے بھی متعین اوقات ہوتے ہیں، نغمات کی طرح حرکات نبض بھی بمحافظت کے چھوٹے بڑے، ہر کہتے ہیں، جبکو سرعت، بطور اور تواتر و تفاوت سے بیان کیا جاتا ہے۔ الغرض نبض کے حرکات و سکونات کے درمیان بمحافظ زمانہ کے ایک خاص تناسب ہونا ہے، جس سے علم نبض میں بحث کی جاتی ہے، اور یہ وہی تناسب ہے جسکو فن موسیقی میں "نسبت ایقاعیہ" کہا جاتا ہے، جو مختلف نغمات اور ان نغمات کے فقرات (ضربات۔ چوٹوں) کے درمیان ہوتی ہے +

اسی بات کو موسیقی کی پیپیڈگیوں میں اُبجھا کر منشی نے اس طرح بیان کرتے ہیں، جس میں علی بنور پر کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہے:

وینبغی ان یعلم ان فی النبض  
طبیعة موسیقار یثابہ موجو دة  
فلکما ان صناعة الموسیقی یتم  
بتالیف النغم علی نسبة بینہا  
فی الحدیة والثقل وباد ورا یقاع  
مقدار اس الا من مترا لتی تتخلل  
بین فقراتھا کذلک حال النبض  
خان نسبة من مترا فی السرعة  
والتواتر نسبة ایقاعیة ولسبة  
احوالہ فی القوة والضعف و فی  
المقدار نسبة کالتالیفیة

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ نبض میں بھی ایک طبیعت موسیقاریہ (موسیقی کی نوعیت و خصوصیت) پائی جاتی ہے چنانچہ جس طرح صناعت موسیقی (علم موسیقی) میں دو چیزوں سے بحث کی جاتی ہے: (۱) مختلف نغمات کی "تالیف" سے، کہ ان میں حدت و ثقل کے لحاظ سے کس قسم کی نسبت پائی جاتی ہے؛ (۲) ان نغمات کے "ایقاعی دوروں" سے، کہ مختلف نغمات کی ٹھوکروں (فقرات) کے درمیان جو مختلف مقدار کی مدتیں صرف ہوتی ہیں، کس اندازہ سے اس کے دورے ہونے چاہئیں:- اسی طرح نبض کا بھی حال ہے؛ کیونکہ (۱) نبض کے اندر مختلف قمرات کے درمیان سرعت و تواتر کے لحاظ سے جو ایک "زمانی نسبت" پائی جاتی ہے، یہ (موسیقی کی) "نسبت ایقاعیہ" ہے، (۲) اور اس سے کسی امر میں اختلاف نہیں رکھتی؛ اسی طرح (۲) نبض کے مختلف حالات کے

درمیان، مثلاً قوت و ضعف کے درمیان، اور نبض کی مختلف  
مقدار (طول و قصر) کے درمیان جو تناسب ہوا کرتا ہے، یہ گویا  
(موسیقی کی) "نسبت تالیفیہ" ہے +

اس کے بعد شیخ اس مال کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔ اور اس امر کو زیادہ واضح طریقہ سے سمجھانا چاہتے  
ہیں کہ موسیقی کی طرح نبض میں بھی تالیف اور ایقاع کی نوعیتیں پائی جاتی ہیں؛ اگرچہ شیخ کا یہ قول بظاہر  
نبض و موسیقی کی ایک دوسری تشبیہ ہے :

و کما ان اس منة الايقاع نسبت ایقاعیہ اور جس طرح ایقاع کے زمانے (یعنی مثلاً  
ومقادیر النغم قد یکون مختلف ٔیکون مختلف ٔیکون اور مضارب کی چوڑوں کے درمیان) و یقفے )  
متفقة وقد یکون غیر اور نغمہ کی مقدار میں (لجھاظ طول وقصر اور لجھاظ جدت و قسٹل  
متفقة كذلك الاختلافات کے) گاہے "متفق" ہوتی ہیں، اور گاہے "غیر متفق" (یعنی  
فی النبض قد تكون منتظمة گاہے نغمات کی نسبت ایقاعیہ اور ان کی ترتیب و تالیف اور  
وقد تكون غیر منتظمة نوعیت باحث لذت و فرحت ہوتی ہے، اور گاہے باعث  
نفرت و کدورت)؛ اسی طرح نبض کے "اختلات" (لجھاظ سرعت  
و بطور و غیرہ) گاہے "منتظم" ہوتے ہیں، اور گاہے  
"غیر منتظم" +

و ایضاً نسبت احوال النبض فی نسبت تالیفیہ اسے ہذا نبض کے مختلف حالات کے درمیان جو  
الضعف والقوة والمقدار باہمی تناسب ہوا کرتا ہے، مثلاً قوت و ضعف کے درمیان  
قد یکون متفقة وقد یکون اور نبض کی مختلف مقدار (طول و قصر) کے درمیان جو ایک  
غیر متفقة بل مختلفة نسبت ہوا کرتی ہے، یہ بھی (موسیقی کے مختلف نوعیت کے  
نغمات کی طرح) گاہے "متفق" (مستوی) ہوا کرتی ہے، اور

لہ یعنی جس طرح موسیقی کے اندر نسبت ایقاعیہ اور تالیفیہ کی دونوں قسمیں، متفق اور غیر متفق، پائی باقی ہیں  
اسی طرح نبض کے اندر بھی نسبت ایقاعیہ اور تالیفیہ کی دونوں قسمیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ سرعت و بطور  
کے لحاظ سے نبض کے اختلاف کا منتظم یا غیر منتظم ہونا نسبت ایقاعیہ کی دونوں قسموں  
کی طرف اشارہ ہے؛ اور قوت و ضعف کے لحاظ سے نبض کا مستوی یا مختلف ہونا نسبت تالیفیہ اور  
دونوں قسموں کی طرف اشارہ ہے۔

گاہے ”غیر متفق“ یعنی مختلف +

وهذا اخراج عن جنس  
اعتبار النظام

لیکن وجب یہ صورت ہوگی، یعنی جب بعض کے مختلف حالات کے درمیان کی نسبت متفق (ہموار) اور ”غیر متفق“، (ناہموار) ہوگی، جسکو بالفاظ دیگر مستوی اور مختلف کہا جاتا ہے، تو اسکا شمار جنس نظام سے نہوسکیگا (کیونکہ جنس نظام میں ہر صورت اختلاف کا ہونا ضروری ہے، اس کے اندر کوئی ایک بھی صورت ایسی کل ہی نہیں سکتی، کہ اُس میں ”اتفاق“ ہو، اور اُس کے محاط سے کوئی بعض متفق ہو؛ بلکہ یہ صورت جنس اختلاف و استوار میں داخل ہو جائیگی) +

نفات موسیقی کے درمیان مختلف نسبتیں ہوا کرتی ہیں یہ نمکو معلوم ہو چکا ہے کہ موسیقی کے نفات حدت و ثقل کے محاط سے مختلف کتاب رکھتے ہیں، مثلاً بعض سر بجا رہی ہوتے ہیں، اور بعض سر اس سے دو چند یا سہ چند باریک ہوتے ہیں۔ اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان مختلف نسبتوں کے مختلف نام ہیں، اور بقول جالینوس ان میں سے چند نسبتیں بعض میں بھی محسوس ہو سکتی ہیں؛ بایں معنی کہ مثلاً ایک قرعہ ضعیف ہے تو دوسرا قرعہ اس سے کتنا قوی ہے، دو چند، یا سہ چند، یا ڈیوڑھا، یا سوا یا، و طے ہذا القیاس۔ چنانچہ نفات موسیقی کی پانچ نسبتوں کے نام درج ذیل ہیں :-

(۱) جب دو نغمے اس قسم کے ہوں کہ ان دونوں کے درمیان حدت و ثقل کے محاط سے دو چند کی نسبت ہو، مثلاً ایک کا درجہ دو ہو، اور دوسرے کا چار، تو اس قسم کی نسبت کو نسبة دیمائیکل (یا نسبة دیمائیکل) کہا جاتا ہے۔

(۲) جب دو نفات کے درمیان دو درتین کی نسبت ہو، یعنی ڈیور ہے کی نسبت ہو تو اسے نسبة بالخمسة کہا جاتا ہے +

(۳) جب دو نفات کے درمیان تین اور چار کی نسبت ہو، یعنی دوسرا نغمہ پہلے نغمہ سے صرف اُس کی تہائی کے برابر آئے۔ تو ایسی نسبت کو نسبة بالاسر بعم کہتے ہیں +

(۴) جب دو نفات کے درمیان چار اور پانچ کی نسبت ہو، یعنی دوسرا نغمہ پہلے کے مقابلہ میں سوا یا ہو، تو اسے نسبة الراتیل ربعا کہا جاتا ہے +

(۵) جب دو نفات کے درمیان دو اور چھ کی نسبت ہو، یعنی دوسرا پہلے کے مقابلہ میں سہ چند ہو،

تو اسے نسبتہ الكل والخمسة کہتے ہیں۔ اس نسبت کو اس مرکب نام سے یاد کرنے کی وجہ یہ ہے کہ حقیقت میں ”نسبتہ الكل“ (دونے کی نسبت) اور ”نسبتہ بالخمسة“ (ڈیوڑھے کی نسبت) سے مرکب ہوا کرتی ہے؛ کیونکہ دونوں کی نسبت میں دو اور چار کی نسبت ہوتی ہے (۴۰۲)، اور ڈیوڑھے کی نسبت میں دو اور تین کی (۳۰۲)۔ پھر ان دونوں نسبتوں میں سے دونوں بڑے عددوں کو (۳۰۳) کو ایک دوسرے میں ضرب دیا جائے، تو حاصل ضرب بارہ حاصل ہوگا؛ اور دونوں چھوٹے عددوں (۲۰۲) کو یعنی دو کو دو میں ضرب دیا جائے، تو چار حاصل ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ بارہ اور چار (۱۲۰۳) کے درمیان لگنے کی نسبت ہے۔ اسی لئے اسکو دونوں مذکورہ نسبتوں سے مرکب کہا جاتا ہے +

ان کے علاوہ موسیقی میں اور بہت سی نسبتیں پائی جاتی ہیں، جنکا شمار کرنا اس وقت غیر ضروری ہے، مثلاً دوسرا نغمہ پہلے نغمہ سے چھٹے حصے کے برابر زائد ہو، ساتویں حصے کے برابر زائد ہو۔ آٹھویں حصے کے برابر زائد ہو، دسویں اور تیسویں حصے کے برابر زائد ہو +

وجالینوس یری ان القدر المحسوس جالینوس کی رائے ہے کہ (مختلف نبض کے) وزن من مناسبات الوزان فایکون علی حدی کی نسبتیں جس قدر محسوس ہو سکتی ہیں، وہ موسیقی کی مندرجہ ذیل پانچ نسبتوں میں سے کوئی ایک نسبت ہوتی ہے :  
اما علی نسبة الكل والخمسة وهو (۱) نبض کا وزن نسبتہ الكل والخمسة پر ہو؛ اور یہ علی نسبة ثلاثة اضعاف اذ هو نسبة الضعف مؤلفه بنسبة السواد (۲) نبض کا وزن نسبتہ الكل والخمسة پر ہو، اور یہ دگننا قوی ہو، یا بالفاظ نصفاً وهو الزائد الذی یقال (۳) دیکھو دونوں میں دو اور چھ کی نسبت ہو + (اس نسبت کا نام له النسبة التي بالخمسة "نسبتہ الكل والخمسة" رکھا گیا ہے) اس لئے کہ یہ دو نسبتوں سے مرکب ہوتا ہے :  
(الف) دونے کی نسبت سے، (جسکو نسبتہ الكل کہا جاتا ہے، اور دب) ڈیوڑھے کی نسبت سے جسکو نسبتہ بالخمسة کہا جاتا ہے +

واما علی النسبة التي بالکل وهو الضعف (۲) نبض کا وزن نسبتہ الكل پر ہو، اور یہ دگننے کی نسبت ہو مثلاً نبض کا ایک قرعہ دو درجہ قوی ہو، تو دوسرا قرعہ چار درجہ +

وعلی النسبة التي بالخمسة وهو (۳) نبض کا وزن نسبتہ بالخمسة کے مطابق ہو : اور یہ ڈیوڑھے کی نسبت ہے، (یعنی نبض کا مثلاً ایک قرعہ دو درجہ قوی ہو، تو دوسرا قرعہ تین درجہ) +

الزائد نصفاً (۳) نبض کا وزن نسبتہ بالخمسة کے مطابق ہو : اور یہ ڈیوڑھے کی نسبت ہے، (یعنی نبض کا مثلاً ایک قرعہ دو درجہ قوی ہو، تو دوسرا قرعہ تین درجہ) +

وعلى النسبة التى بالملا ربعة  
وهو المراتب ثلثا

(۴) نبض کا وزن "نسبتہ بالاربعة" کے مطابق ہو  
اس نسبت میں ایک تہائی کی زیادتی ہوا کرتی ہے (مثلاً  
نبض کا ایک قرعہ تین درجہ قوی ہو، اور دوسرا قرعہ چار درجہ) +  
(۵) نبض کا وزن "نسبتہ الزائد ربعاً" کے مطابق ہو،  
یعنی دو قرعات میں سوائے کا فرق ہو؛ مثلاً ایک قرعہ اگر  
چار درجہ قوی ہو، تو دوسرا پانچ درجہ) +

وعلى نسبة المراتب ربعاً

شملا بحس

اس کے بعد (دوسری نسبتیں) محسوس نہیں ہوا کرتی  
ہیں (کیونکہ نبض کے مختلف قرعات میں تنگنے سے زیادہ اختلاف  
کا ظاہر ہونا ایک امر بعید ہے؛ اور "سوائے" سے کم کر  
انگیوں سے معلوم کرنا مشکل ہے) +

جالیئوس کا قول ہے کہ "ان پانچوں نسبتوں میں سب سے بڑی نسبت "تنگنے" کی ہے، اور سب سے  
چھوٹی نسبت "سوائے" کی، جس میں دوسرا قرعہ بمقابلہ پہلے کے ایک چوتھائی زائد ہو۔ نبض میں اس سے بڑی  
نسبت مثلاً "چوگنے" کی نسبت کا پایا جانا بہت ہی بعید ہے، مثلاً ایک قرعہ لمحاظ قوت یا صلابت کے ایک درجہ  
رہتا ہو، تو دوسرا قرعہ اس سے چوگنا ہو۔ اسی طرح سب سے چھوٹی نسبت "سوائے" کی ہے، جس سے کم کا  
وقوع اگرچہ ممکن ہے، مگر انگیوں سے ایسے باریک اختلاف کا معلوم کرنا محال ہے۔ رہی موسیقی کی نسبتیں  
تو وہ کانوں سے دریافت کی جاتی ہیں، اور قوت سامعہ بمقابلہ قوت لاسہ کے بہت ہی لطیف و نازک ہے۔  
حق کہ دوتیروں میں اگر بتیسویں حصے کے برابر بھی اختلاف ہو، تو قوت سامعہ اس میں فرق کر لیتی ہے۔ لیکن  
قوت لاسہ جیسی کثیف قوت سے یہ ناممکن ہے" (گیلانی) +

پانچویں نسبتوں کی مثالوں میں "قوت" کا ذکر کسی خصوصیت کی وجہ سے نہیں کیا گیا ہے، بلکہ محض کسی  
مثال کا دینا ضروری تھا۔ ورنہ یہ نسبتیں اور ایسے اختلافات جس طرح قوت وضعف میں ہر سکتے ہیں، اسی طرح  
صلابت دیونت وغیرہ میں بھی ہو سکتے ہیں +

عانا استعظم ضبط هذا النسب  
بالجس واسهل على من اعتاد درج  
الايقاع وتناسب النغم  
بالصناعة بثمان له قد سرتا  
نبض کی ان (پانچوں) نسبتوں کو نمونہ کر کے ہم نے  
(ان لوگوں کے لئے) میں اس چیز کو ایک بڑی بات سمجھنا  
ہوں (جو نغموں اور سروں کے تناسب سے اور ان سروں  
کے وقفوں، یعنی ایقاعی درجات، سے بخوبی واقف اور مانوس



علم ان يعرف الموسيقى فيقيس (نبض) . اور ان لوگوں کے لئے اسکو آسان سمجھتا ہوں جو علم المصنوع بالمعلوم فهذا الانسان موسيقى کی وجہ سے ایقاع کے درجات اور نقموں کے تناسب اذا صرف تامله الى النبض سے مانوس اور اس کے عادی ہوں ؛ پھر اس کے بعد انیس امکن ان يفهم هذا النسب اس امر کی ہنی قدرت حاصل ہو کہ وہ موسیقی کے جاننے کے بالجس بعد ذہنی چیزوں کو عملی چیزوں پر قیاس کر سکیں اور معلومات و اغنیہ کو مصنوعات علیہ پر تطبیق دے سکیں) . (موسیقی کے) ایسے ماہر لوگ جب اپنی توجہ و فکر کو نبض کی طرف منعطف کرینگے ، تو ممکن ہے کہ وہ ٹوٹ کر ان نسبتوں کو معلوم کر لیں ۔

واما الجنس الماخوذ من الوزن (۱۰) جنس وزن وزن سے مراد یہ ہے کہ نبض کی دونوں فهو بمقايسته مقدار لنسب (انقباضی و انبساطی) حرکتوں ، اور دونوں (مرکزی و محیطی) الا منته الا ربعة التي للحركتين سکونوں کے چاروں زمانوں کے تناسب کا باہمی مقابلہ والوقوفین موازنہ کیا جائے ۔

اجناس عشره میں اس جنس کے داخل کرنے سے یہ جانتا مقصود ہے کہ آیا اس شخص کی نبض مثلاً اُس عمر کی نبض کے مناسب اور مطابق بھی ہے ، یا نہیں ۔ مثلاً کسی بچہ کی نبض بچپن کے مطابق ہے یا نہیں ، جوان کی نبض ، یا بوڑھے کی نبض ان کی عمروں کے مطابق ہے ، یا نہیں ۔

یہ ظاہر ہے کہ شیخ نے وزن کی تعریف میں چاروں زمانے کا ذکر کیا ہے ، دو زمانے انقباض و انبساط کے ، اور دو زمانے سکون مرکزی و محیطی کے ۔ اور یہ اُسی وقت صحیح ہوگا جبکہ نبض میں حرکت انقباضیہ بھی محسوس ہو سکتی ہو ۔ لیکن اگر انقباض غیر محسوس ہو ، اور صرف حرکت انبساطیہ ہی محسوس ہو ، تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ حرکت انبساطیہ کے زمانے کا مقابلہ اُس زمانے سے کیا جائیگا جو اس کے بعد شروع ہوگا ، اور جو اگلے انبساط پر ختم ہوگا ۔ یہ زمانہ اگرچہ بظاہر ”سکون“ کا زمانہ ہوگا ، مگر حقیقت میں اس کے اندر سکون محیطی ، حرکت انقباضی ، اور سکون مرکزی ، تینوں کے زمانے شامل ہونگے ۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں :

وان قصر الحس عن ضبط ذلك اور اگر قوت حاسہ ان ساری چیزوں (دونوں) کله بمقايسته مقدار لنسب حرکتوں اور دونوں سکونوں) کے ضبط و احساس سے عاجز ان منته الا انبساط الى الزمان ہو (یعنی حرکت انقباضیہ غیر محسوس ہو) ، تو اس صورت میں

الذی بین الانبساطین

وزن سے مراد یہ ہوگا کہ انبساط کا مقابلہ اُس زمانہ سے کیا جائے جو دو انبساطوں کے درمیان ہوگا جس زمانہ میں تین چیزیں شامل ہونگی، (۱) سکون محیطی کا زمانہ، جو ہر انبساط کے بعد ضروری ہے؛ (۲) انقباض کا زمانہ اور (۳) سکون مرکزی کا زمانہ، جو ہر انقباض کے بعد ضروری ہے) +

وبالجملة الزمان الذی

فلا سہ یہ ہے کہ (وزن میں) حرکت کے زمانہ کا

فیہ الحركة الى الزمان الذی

مقابلہ سکون کے زمانہ سے کیا جاتا ہے۔ اس سے بحث

فیہ السکون

نہیں کہ حرکت انقباضیہ محسوس ہوتی ہے، یا نہیں۔ اگر وہ

محسوس ہوتی ہے، تو اس کا زمانہ ضرور مقابلہ دیکھا جائیگا) +

والذین یدخلون فی هذا

رہے وہ لوگ جو وزن کے بارہ میں یہ رائے

الباب مقایستہ زمان الحركة

رکھتے ہیں کہ حرکت کے زمانہ کا مقابلہ حرکت کے زمانہ سے

بزمان الحركة و زمان السکون

کیا جائے، اور سکون کے زمانہ کا مقابلہ سکون کے زمانہ سے

بزمان السکون فہم

کیا جائے، تو دراصل یہ لوگ ایک باب میں دوسرے باب

یدخلون باباً فی باب

کو داخل کر رہے ہیں (یعنی باب وزن میں ایسے باب کہ

داخل کر رہے ہیں، جو دراصل باب وزن سے نہیں ہے،

بلکہ باب استوار و اختلاف سے ہے) +

جنس وزن میں الجبار محض حرکت کا تو وزن سکون سے کرتے ہیں، اور اس امر میں اس کی پردہ

نہیں کرتے کہ ایک حرکت کو دوسری حرکت سے کیا نسبت ہے؛ کیونکہ اس کا تذکرہ تو باب استوار و

اختلاف میں آچکا ہے۔ مثلاً اگر ایک حرکت کا زمانہ دوسری حرکت کے مقابلہ میں اگر چھوٹا ہو، تو

یہ بنفس سرعت کے لحاظ سے مختلف کہلائگی۔ الغرض اس قسم کے مبادث استوار اور اختلاف سے

وابستہ رہیں گے، نہ کہ وزن سے +

علی ان ذلك لا دخال جائز

اگرچہ اس قسم کا اوخال جائز اور ممکن ہے،

ایضاً غیر محال الا انہ غیر محال اور ناجائز نہیں ہے۔ لیکن یہ بات ابھی

جید نہیں ہے +

کتاب نبض صغیر میں جالینوس کا قول ہے: وزن کے معنی نبض میں یہ ہیں کہ یا حرکت کا مقابلہ حرکت سے کیا جائے، مثلاً انقباض کا مقابلہ انبساط سے کیا جائے؛ یا سکون کا مقابلہ سکون سے کیا جائے؛ مثلاً سکون خارج (سکون محیطی) کا مقابلہ سکون داخل (سکون مرکزی) سے کیا جائے؛ یا ایک حرکت کا دوسرے سکون سے مقابلہ کیا جائے۔ جالینوس کے اس قول سے معلوم ہوا کہ اس مخصوص مقابلہ و توازن کا نام جالینوس کی اصطلاح میں ”وزن“ ہے، جو بقیہ دوسرے اجناس میں موجود نہیں ہے۔

والوزن هو الذي يقع فيه النسب (نبض میں) جنس وزن وہ چیز ہے جس میں (مذکورہ بالا) التوسيقا سارية تناسبات موسیقاریہ واقع ہوا کرتے ہیں۔

یعنی جس طرح وزن میں حرکت کے زمانہ کا مقابلہ سکون کے زمانہ سے کیا جاتا ہے، اور ان دونوں کے مقابلہ سے کوئی نہ کوئی نسبت قائم ہو جاتی ہے، اسی طرح موسیقی میں بھی سکون کے زمانہ کا مقابلہ حرکت کے زمانہ سے کیا جاتا ہے۔

لیکن اس قول کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ موسیقی کی تمام نسبتیں جنس وزن ہی کے اندر پائی جاتی ہیں؛ کیونکہ تکوین پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ بعض نسبتیں جنس استواء و اختلاف سے وابستہ ہیں، مثلاً مختلف قمرات نبض کی قوت و ضعف کے اختلافات اور ان کی نسبتیں جنس اختلاف و استواء سے متعلق ہوں گی، نہ کہ جنس وزن سے۔

ونقول ان النبض اما ان يكون جيد الوزن واما ان يكون ردي الوزن (دیکھ) ہم کہتے ہیں کہ: (وزن کے لحاظ سے) نبض کی دو قسمیں ہیں: جید الوزن، اور ردي الوزن۔ ردي الوزن (جدا) جید الوزن وہ نبض ہے جس میں حرکت و سکون کے زمانے طبعی اور اعتدالی تناسب پر ہیں۔ اور ردي الوزن وہ ہے جو اس کے خلاف ہو۔

وردی الوزن انواعه ثلثة (نبض ردي الوزن کی تین قسمیں ہیں: احدها المتغير الوزن وھما وزن الوزن وھو الذي يكون وزنه ووزن سنّی صلی سنّ صاحبہ کما يكون للصبيان مثل وزن نبض الشبان) (دائمًا متغير الوزن، جسکو متجانس الوزن بھی کہا جاتا ہے۔ یہ وہ نبض ہے جسکا وزن کسی ایسی عمر کے وزن کے برابر ہو جائے، جو اس شخص کی عمر سے ملی ہوئی ہے؛ مثلاً بچوں کی نبض کا وزن جوانوں کی نبض کے وزن کے مطابق ہو جائے) (بچوں کی عمر جوانوں کی عمر سے ملی ہوئی ہے)

بایں معنی کہ بچپن کے ختم ہونے ہی جو انی آجاتی ہے ، اسکے  
برعکس بچپن اور بڑھاپے کی عمر میں باہمی ہوتی نہیں ہیں ،  
بلکہ بچ میں جو انی کی عمر حامل ہے ۔

(۲) مَبَازُنُ الْوِزْنِ (۲) وہ نبض ہے جس میں کسی  
شخص کی نبض کا وزن ایسی عمر کی نبض کے وزن کے مطابق  
ہو جائے ، جو اس سے ملی ہوئی نہیں ہے ، مثلاً بچوں کی نبض  
کا وزن بڑھوں کی نبض کے وزن کے مانند ہو جائے ۔

وَالثَّانِي مَبَازُنُ الْوِزْنِ كَمَا يَكُونُ  
لِلصَّبِيَانِ مِثْلَ وَزْنِ نَبْضِ  
الشَّيْخِ

وَالثَّلَاثُ الْخَارِجُ عَنِ الْوِزْنِ وَهُوَ  
لَا يَشْبَهُ فِي وَزْنِهِ نَبْضًا مِنْ نَبْضِ الْإِنْسَانِ  
وَيُخْرَجُ مِنَ الْوِزْنِ  
كثِيرًا يَدُلُّ عَلَى تَغْيِيرِ حَالِ  
عَظِيمٍ

(۳) خَارِجُ الْوِزْنِ وہ نبض ہے جس کا وزن اس حد تک  
لاشبہ فی وزنه نبضاً من نبض الإنسان بدل جائے کہ کسی عمر کی نبض کے وزن کے مانند نہ رہے ۔  
نبض کا اپنے وزن سے بہت زیادہ خارج ہونا اس  
امر کی علامت ہے کہ بدنی حالات میں تغیر تنظیم واقع ہو گیا ہے  
اور اعتدال سے بہت زیادہ خروج ہو گیا ہے ۔

الفصل الثانی شرح خاص النبض المستوی والمختلف فی فصل ۲۲  
نبض مستوی و مختلف کی خصوصی شرح و تفصیل

(۱) چونکہ جنس استواء و اختلاف کی نہیں اور شافعی بکثرت تھیں ، اس لئے شیخ نے اس کے لئے علیحدہ دو  
مستقل فصلیں قائم کیں پناچہ اس فصل میں نبض مستوی اور مختلف کی ایک کلی اور اجمالی شرح ہے ، اور اس کے  
بعد آنے والی فصل میں نبض مختلف مرکب کی قسموں کی توضیح کی گئی ہے ، جن کے مخصوص نام مقرر ہیں ،

(۲) اس فصل میں جن امور کا تذکرہ کیا گیا ہے ، چونکہ انکا ادراک کرنا اور قوت لامہ سے معلوم کرنا مشکل  
ہے ، اور چونکہ شیخ ان میں سے بعض باتوں کو بیجا تکلف اور تطویل لاطائل سمجھتے ہیں ، اور دل سے انکو پسند  
نہیں کرتے ، اس لئے اس قول کو اطباء کی طرف منسوب کر کے اس طرح شروع کرتے ہیں :-

يَقُولُونَ إِنَّ النِّبْضَ الْمَخْتَلِفَ أَمَّا أَنْ يَكُونَ  
اِخْتِلَافُهُ فِي نَبْضَاتٍ كَثِيرَةٍ أَوْ فِي  
نَبْضَةٍ وَاحِدَةٍ

اطباء کہتے ہیں کہ "نبض مختلف" میں اختلاف کا ہے  
متعدد نبضات میں ہوتا ہے اور گاہے ایک ہی نبضہ میں  
(جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے) ۔

وَالْمَخْتَلِفُ فِي نَبْضَةٍ وَاحِدَةٍ أَمَّا أَنْ  
يَخْتَلِفَ فِي اجْزَاءِ كَثِيرَةٍ أَيْ فِي

پھر جس نبض مختلف میں ایک ہی نبضہ کے اندر اختلاف  
ظاہر ہوتا ہے ، اس کی دو صورتیں ہیں : (۱) یہ اختلاف

مواقع اصابع متباعدة او فی جزء نبض کے مختلف اجزاء میں ہو۔ یعنی مختلف انگلیوں کے نیچے واحد اسی فی موقع اصبع واحد ہے اختلاف ہو؛ (۲) یہ اختلاف نبض کے ایک ہی جزء میں ہو یعنی ایک ہی انگلی کے نیچے اختلاف ہو۔

والمختلف فی نبضات کثیرۃ منہ اور جو نبض متعدد نبضات کے لحاظ سے مختلف ہوتی  
المختلف المتدرج الجاسری ہے، اس میں سے ایک قسم وہ نبض مختلف ہے، جس میں  
علی الاستواء وھوان یاخذ من اختلاف بتدریج نمودار ہو، اور ہموار طور پر ایک چال کے  
نبضۃ ینقل الی اخرید منها او ساتھ جاری ہے (ممثل ترچہ جاسری علی الاستواء)۔  
الفص ویستمر علی ذلک النھج حتی اس طور کہ نبض کسی ٹھوکے سے شروع ہو کر زیادتی کی طرف  
یوافی غایۃ فی النقصان او غایۃ منتقل ہو، یا کمی کی طرف؛ اور پھر وہ اسی طریقہ پر بتدریج اور  
فی الزیادۃ بتدریج متشابه یکساں طور پر آگے بڑھتی ہوئی چلی جائے، حتی کہ وہ کمی یا زیادتی  
فینقطع عائداً الی العظم الاول کی انتہا کو پہنچ کر رک جائے (یعنی اگر وہ شروع ہو کر زیادتی  
او متراجحاً الی صغیرہ کی طرف منتقل ہو رہی ہے، تو وہ آخر میں زیادتی کی انتہا  
تک پہنچ کر رک جائے۔ اور اگر وہ کمی کی طرف ہو رہی ہے،  
تو وہ کمی کی انتہا تک پہنچ کر رک جائے (ایسی نبض کو نبض  
ذنب الفارس کہتے ہیں) پھر وہ وٹا کر اپنی ابتدائی زیادتی

### شکل نبض ذنب الفار



کمی سے زیادتی کی طرف نبض موٹی ہو رہی ہے



زیادتی سے کمی کی طرف شریان کا حجم پتلا ہو رہا ہے

(عظم اول) تک یا وہ اپنی ابتدائی کمی (صغیر اول) تک پہنچ  
جائے (یعنی اگر وہ زیادتی سے کمی کی طرف گئی ہے، تو انتہائی  
کمی تک پہنچنے کے بعد اپنی سابقہ زیادتی کی طرف وٹا جائے)

اور اگر وہ کمی سے زیادتی کی طرف گئی ہے، تو انتہائی زیادتی تک پہنچنے کے بعد اپنی سابقہ کمی کی طرف واپس جائے) +

تراجعا متشابھا فی الحالین جمیعاً  
للمأخذ الاول او مخالفا بعد  
ان یکون متوجها من ابتداء بھقلا  
الصفة الى انتها بھذا الصفة  
یہ بازگشت دونوں صورتوں میں (کمی سے زیادتی کی طرف واپس جانے میں، اور زیادتی سے کمی کی طرف بازگشت کرنے میں) گاہے پہلی رفتار کے مطابق ہوتی ہے (یعنی بازگشت میں وہی تدریجی اور یکساں رفتار ہوتی ہے، جو پہلی روانگی میں تھی)؛ اور گاہے یہ بازگشت (پہلی رفتار کے مطابق ہونے کی بجائے اس سے) مخالف ہوتی ہے (یعنی بازگشت کی رفتار پہلی چال سے مختلف ہوتی ہے) لیکن یہ ضروری ہے کہ ابتداء سے انتہاء کی طرف اس کا رخ اسی طریقہ پر ہو (یعنی بازگشت میں بھی یہ ضروری ہے کہ وہ اسی طریقہ پر کمی سے زیادتی کی طرف، یا زیادتی سے کمی کی طرف روانہ ہو۔ خواہ اس کی چال میں پہلی چال سے تیزی یا سستی ہو۔ خواہ یہ اپنی انتہاء تک پہنچ سکے، یا نہ پہنچ سکے، اور خواہ اس سے بھی آگے بڑھ جائے؛ لیکن ان تمام صورتوں میں یہ ضروری ہے کہ روانگی کی چال سے بازگشت کی چال مختلف ہو۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں:)

وربما وصل الى الغاية وربما  
انقطع دونها وربما حيا وزها  
د بازگشت کے بعد) گاہے یہ اپنی انتہاء تک پہنچ جاتی ہے، اور گاہے اس سے پہلے ہی رُک جاتی ہے۔ اور گاہے اس سے بھی آگے تجاوز کر جاتی ہے +

وحین ینقطع فریما ینقطع فی وسطہ  
بفترة وقد یفعل خلاف  
الا لقطاع وهو ان یقع فی وسطہ  
حرکة  
اور جب (یہ صورت ہوتی ہے کہ وہ انتہاء سے پہلے ہی) رُک جاتی ہے، تو گاہے اس کے رُکنے (انقطاع) کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اس کے بیچ میں سکون اور وقفہ (فترة) آ جاتا ہے (یعنی جس موقعہ پر حرکت کی توقع ہوتی ہے، اُس موقعہ پر حرکت

## نبض مسلې کی صورت



کمی سے زیادتی کی طرف روانہ ہوئی، اور پھر بازگشت کر کے زیادتی سے کمی پر جا کر ختم ہو گئی ہے۔

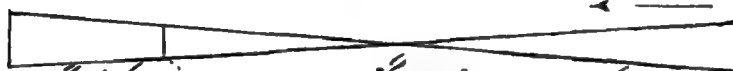


زیادتی سے کمی کی طرف روانہ ہوئی، اور پھر کمی سے زیادتی کی طرف بازگشت کیا۔



یہاں آکر رک گئی

کمی سے زیادتی کی طرف روانہ ہوئی، اور بازگشت کے وقت اپنی انتہا سے پہلے رک گئی



یہاں آکر رک گئی

زیادتی سے کمی کی طرف روانہ ہوئی، اور بازگشت کے وقت اپنی انتہا سے پہلے رک گئی

..... یہ اسکی حد ہونی چاہئے تھی



کمی سے زیادتی کی طرف روانہ ہوئی، اور پھر زیادتی سے بازگشت کے وقت اپنی انتہا سے آگے تجاوز کر گئی



بازگشت کے وقت یہاں پہنچنے لگی

زیادتی سے کمی کی طرف روانہ ہوئی، اور پھر کمی سے بازگشت

کے وقت اپنی انتہا سے آگے تجاوز کر گئی

کی بجائے سکون ہو جاتا ہے؛ اور گاہے انقطاع کے خلاف ظاہر ہوتا ہے، یعنی بیچ میں سکون کی توقع ہوتی ہے، اور وہاں سکون کی بجائے حرکت واقع ہو جاتی ہے۔

وَدَوَالْفَتْرَةُ مِنَ النَّبْضِ هِيَ الْمَخْتَلِفَةُ نَبْضٌ مُخْتَلِفٌ فِي وَهْتِهِ، جَبَرِيٌّ

الذی حیث یتوقع فیہ حرکت حرکت کی جہاں توقع اور امید ہوتی ہے، وہاں (خلاف امید) سکون سکون سکون نمودار ہو جاتا ہے +

یعنی حرکت اپنی سافت کے بیچ میں رک جاتی ہے، اور ایک نیا سکون حاصل ہو جاتا ہے، جو نہ سکون مرکزی ہوتا ہے، اور نہ سکون محیطی۔ بلکہ وہ سافت حرکت کے بیچ میں کسی غیر طبعی سبب سے پیدا ہو جاتا ہے۔ (فترۃ سکون، وقفہ) +

والواقع فی الوسط هو المختلف للذی اور نبض واقع فی الوسط وہ نبض مختلف ہو جس میں سکون حیث یتوقع فیہ سکون سکون کی جہاں توقع اور امید ہوتی ہے، وہاں (خلاف توقع) حرکت حرکت نمودار ہو جاتی ہے +

اس کا نام ”واقع فی الوسط“ (بیچ والی نبض) اس لئے رکھا گیا ہے کہ طبعی حالت میں دونوں حرکتوں حرکت انقباضی و انبساطی کے درمیان کچھ دیر تک سکون ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس قسم میں یہاں نبض اتنی دیر تک سکون کرنے سے پہلے ہی حرکت کر جاتی ہے۔ الغرض ان نبض میں ایک نئی حرکت دونوں حرکتوں کے بیچ میں خلاف توقع پیدا ہو جاتی ہے +

ذنب الفار | نبض ذنب الفار (چوہے کی دم کی سی نبض) کے نام سے بظاہر ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں شریان ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف باریک ہو کر تھکتی ہے جیسا کہ چوہے کی دم کے تصور سے خیال ہوتا ہے؛ یعنی بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبض مختلف کی یہ قسم محض مقدار و حجم کے لحاظ سے ہے، اور بقیہ اجناس خمسہ سے اسکو کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں ہے؛ بلکہ گاہے ذنب الفار میں بقیہ دوسری جنسوں کا بھی لحاظ کیا جاتا ہے، مثلاً اگر ایک نبض ایک طرف سے قوی ہو، اور دوسری طرف بتدریج ضعیف ہوتی چلی جائے، تو اسے بھی ذنب الفار کہا جاتا ہے؛ خواہ حجم کے لحاظ سے اس میں کوئی فرق نہ ہو، اور شریان کے دونوں سرے مقدار کے لحاظ سے برابر ہوں، اور کسی انگلی کے نیچے شریان کی موٹائی میں اختلاف نہ ہو +

اسی طرح اگر شریان ایک طرف سخت ہو، اور دوسری طرف بتدریج نرم ہوتی چلی جائے؛ یا اگر ایک طرف سرعت اور دوسری طرف بطور ہو۔ یا ایک طرف تواتر، اور دوسری طرف تفاوت ہو، تو ان سب صورتوں میں اس نبض کو ذنب الفار کہا جائیگا، بشرطیکہ ان سب صورتوں میں اختلاف و انقلاب تدریجی ہو، اور ایک خاص نظم و ترتیب کے ساتھ ایک سرے سے دوسرے سرے کی طرف اختلاف بڑھتا چلا جائے +

۱۵ اجناس خمسہ - (۱) عظم و صغیر (۲) سرعت و بطور (۳) تواتر و تفاوت (۴) صلابت و لین، اور (۵) قوت و ضعف انہی پانچ امور میں اختلاف نمودار ہوا کرتا ہے +



چونکہ جوہر کی دُم ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے باریک ہوا کرتی ہے، اسی طرح ان تمام صورتوں میں ایک طرف مثلاً قوت قوی اور دوسری طرف ضعیف ہوتی ہے، اور مثلاً ایک طرف سختی زیادہ اور دوسری طرف کم ہوتی ہے، اس لئے ان تمام باتوں کی اس تبدیلی کی وزیادتی کو جوہر کی دُم سے تشبیہ دی گئی ہے۔  
پھر ذنب الفار کی تین قسمیں کی گئی ہیں: (۱) ذنب منقضى (۲) ذنب ثابت (۳) ذنب عائد +

(۱) ذنب منقضى (ساقط) ذنب الفار کی وہ قسم ہے کہ مثلاً اگر وہ ایک طرف سے عظیم ہے، تو دوسری طرف صغیر کے کسی معین حد پر جا کر ختم نہ ہو، یا اگر وہ ایک طرف سے قوی ہے، تو دوسری طرف ضعف کے کسی مقرر حد پر جا کر نہ ٹھہرے، یا اگر وہ ایک طرف سے صلب ہے، تو دوسری طرف لیونیت کی کسی معین حد پر جا کر ختمی نہ ہو +

(۲) ذنب ثابت (واقف) نبض الفار کی وہ قسم ہے، جو کسی معین حد پر جا کر ختم ہو، اور اسی حد پر قائم ہو جائے؛ مثلاً اگر وہ ذنب الفار لمحاظ مقدار شریان کے ہے، یا بالفاظ دیگر، لمحاظ عظم و صغیر کے ہے اور مثلاً وہ عظم سے شروع ہو کر صغیر کی طرف جا رہی ہے، تو صغیر کے کسی حد معین پر جا کر ختم ہو جائے، اور وہاں سے وہ پہلے عظم کی طرف نہ لوٹے، جہاں سے وہ شروع ہوئی تھی +

(۳) ذنب عائداً (راجع) ذنب الفار کی وہ قسم ہے، جو کسی حد معین پر جا کر ختم ہو، اور پھر وہاں سے لوٹ کر پہلی جگہ پر آجائے؛ مثلاً اگر وہ عظم سے شروع ہوئی ہے، تو صغیر کے کسی معین حد پر پہنچ کر پہلے عظم تک واپس آجائے۔ دوسرے مذاقوت و ضعف اور صلابت و لین وغیرہ میں بھی اسی طرح قیاس کیا جاسکتا ہے +

واما اختلاف النبض فی اجزاء کثیرۃ لیکن جب نبض کا اختلاف ایک ہی نبضہ کے مختلف من نبضۃ واحدۃ فاما فی وضع اجزاء میں ہوتا ہے، تو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) گاہے اجزاء اٹھاؤنی حرکت اجزاء مختلف اجزاء کی وضع میں ہوتا ہے؛ اور (۲) گاہے مختلف اجزاء کی حرکت میں۔

چنانچہ نبض منشاری میں اختلاف کی یہ دونوں قسمیں پائی جاتی ہیں: (۱) شریان کے مختلف اجزاء کی وضع میں بھی اختلاف ہوتا ہے؛ یعنی بعض اجزاء آہ کے و دماؤں کی طرف بلند، اور بعض پست ہوتے ہیں؛ (۲) مختلف اجزاء کی حرکت میں بھی اختلاف ہوتا ہے؛ یعنی بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں، اور بعض پیچھے +

اما الاختلاف فی وضع الاجزاء۔ چنانچہ اجزاء کی وضع میں اختلاف ہونے کے معنی یہ ہیں فہو اختلاف فی نسبة اجزاء العرق کہ شریان کے اجزاء میں مختلف جہات کے لحاظ سے بونسبتیں

الی الجہات ولان الجہات ست فکلک ما یقر فیہا من الاختلاف پائی جاتی ہیں، ان نسبتوں میں اختلاف نمودار ہو جائے۔ اور چونکہ جہتین چھ ہیں : اوپر۔ نیچے۔ آگے۔ پیچھے۔ دائیں۔ بائیں) اس لئے یہ اختلافات بھی انہی چھ جہات میں واقع ہونگے (یعنی مثلاً شریان البنض کے اجزاء طبعی حالت میں بلندی و پستی کے لحاظ سے اگر ہموار ہوتے ہیں، تو وہ مختلف ہو کر ہموار نہ رہیں؛ یا بالفاظ دیگر، ان اجزاء کے تناسب میں فرق آجائے) +

قاما الاختلاف فی الحركة فاما فی السرعة والابطاء واما فی التقدم والتأخر اعنی ان یحترک جزء قبل وقت حرکتہ او بعد وقتہ واما فی القوة والضعف واما فی العظم والصغر اور اجزاء کی حرکت میں اختلاف ہونے کے معنی یہ ہیں کہ شریان کے اجزاء کی حرکت (۱) تیزی اور سستی کے لحاظ سے مختلف ہو، (۲) یا تقدم و تأخر (یعنی تواتر و تفاوت) کے لحاظ سے مختلف ہو، یعنی بعض اجزاء اپنے وقت سے پہلے حرکت کریں، اور بعض اجزاء اپنے وقت کے بعد، (۳) یا شریان کے اجزاء کی حرکت قوت و ضعف کے لحاظ سے مختلف ہو (یعنی بعض اجزاء کی حرکت قوی ہو، اور بعض کی ضعیف)؛ (۴) یا شریان کے اجزاء کی حرکت عظم و صغر کے لحاظ سے مختلف ہو (یعنی بعض اجزاء عظیم ہوں، اور بعض اجزاء صغیر) +

وذلك كله اما جارا على ترتيب مستوا و ترتيب مختلف بالتزید والتقص ان تمام امور میں جو اختلاف ہوا کرتا ہے، اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں : (۱) یہ اختلاف ایک ہموار ترتیب پر (نظام خاص کے ساتھ) جاری ہو؛ (۲) یہ اختلاف ایک ہموار ترتیب پر جاری نہ ہو، بلکہ زیادتی اور کمی کے لحاظ سے مختلف ہو +

ہموار ترتیب (ترتیب مستوی) سے مراد یہ ہے کہ مثلاً شریان کا جو حصہ سببہ کے نیچے واقع ہے، وہ بنفہ یا قوت یا کسی اور چیز میں اس حصے سے سوائے (چم) کے برابر ہو جو بیج کی انگلی کے نیچے واقع ہے، اور جو حصہ بیج کی انگلی کے نیچے واقع ہے، وہ اسی چیز میں اس حصے سے سوائے کے برابر ہو،

جوینہ کے نیچے واقع ہے، علیٰ ذہن نظر والا حصہ منقسم والے حصے سے اسی چیز میں سوائے کے برابر ہو، یعنی ایک چوٹائی نہ آئے ہو۔ اس کے مقابلہ میں مختلف ترتیب کا سمجھنا زیادہ مشکل نہیں ہے +

وذلك اما في جزئين او ثلثة او  
اربعة اعني مواضع الا صا بع

پھر مذکورہ بالا اختلاف نبض کے دو اجزاء میں بھی ہو سکتا ہے، تین اجزاء میں بھی، اور چار اجزاء میں بھی۔ ان اجزاء سے میری مراد نبض کے وہ مقامات (یا وہ اجزاء) ہیں، جہاں انگلیاں پڑتی ہیں (چنانچہ انگلیاں چار ہیں، اور نبض دیکھتے وقت شریان پر چاروں انگلیاں رکھی جاتی ہیں، اس لئے نبض کے اجزاء بھی چار ہی ہوتے ہیں) +

وعليك التركيب والتاليف  
اس کے بعد ان سب اختلافی صورتوں کو جوڑنا اور اکٹھا کرنا تھرا کام ہے +

یعنی انگلیوں کے لحاظ سے نبض کے اجزاء چار ہیں، اور ان چاروں میں اختلاف کی تین صورتیں ہیں :

(۱) اختلاف ثنائی یعنی دو اجزاء میں اختلاف ہو، اور دو میں اختلاف نہ ہو۔

(۲) اختلاف ثلاثی یعنی تین اجزاء میں اختلاف ہو، اور ایک میں نہ ہو۔

(۳) اختلاف رباعی یعنی چاروں اجزاء میں اختلاف ہو۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ نبض کے مختلف اجزاء کا اختلاف گاہے ان کی وضع میں ہوتا ہے، اور گاہے ان کی حرکت میں۔ چنانچہ وضع کے اختلاف کی صورتیں جہاتِ ستہ کی وجہ سے چھ ہیں۔ اسی طرح حرکت کے اختلاف میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ چار امور (۱) سرعت و بطور (۲) تقدم و تاخر (۳) قوت وضعف (۴) عظم و صغر میں ہو سکتا ہے؛ با این معنی کہ ان چاروں میں سے ایک میں اختلاف ہو، یا دو میں یا تین، یا چاروں میں ہو +

الغرض ان سب صورتوں کو اگر جوڑا جائے، اور حساب لگا کر سب کو جمع کیا جائے، تو ان کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچتی ہے، جسے میں تطویل لا طائل سمجھ کر چھوڑتا ہوں +

واما اختلاف النبض في جزء  
لیکن جب نبض کا اختلاف شریان کے ایک ہی جزو

واحد فمنه المنقطع ومنه  
میں ہو (یعنی ایک ہی انگلی کے نیچے اختلاف ہو، اور یہ

العائد ومنه المتصل  
اختلاف مختلف نبضات کے لحاظ سے نہ ہو، بلکہ ایک ہی

نبضہ کے لحاظ سے ہو) تو اس کی تین صورتیں ہیں: (۱) منقطع  
(۲) عائد (۳) متصل۔

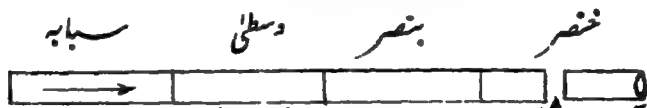
والمنقطع هو الذي ينفصل في  
جزء واحد بفترة خفيفة

چنانچہ (الف) نبض منقطع اُسے کہتے ہیں، جبکہ  
کسی ایک جز میں (مثلاً خنفر کے نیچے) ایک ہلکا سا وقفہ اس  
طرح لاحق ہو کہ نبض کی حرکت وہاں آکر (بیچ میں سے) کٹ  
جائے (اور اس سے آگے پھر حرکت کا سلسلہ قائم ہو جائے)۔

والجزء الواحد المفصول منه  
بالفترة قد يختلف طرفاه  
بالسرعة والبطوء والتشابه

پھر جس حصہ کی حرکت بیچ کے وقفہ کی وجہ سے کٹ گئی  
ہے، گا ہے اس کے دونوں سرے سرعت و بطوء کے لحاظ سے  
مختلف ہوتے ہیں، اور گا ہے متشابہ +

### نبض منقطع کا خاکہ



یہاں آکر نبض منقطع ہو گئی ہے، یعنی یہاں وقفہ ہوا ہے

یعنی جب چاروں انگلیاں نبض پر رکھی جاتی ہیں، تو اس لحاظ سے نبض کے یا شریان کے چار حصے  
ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر کسی ایک انگلی کے نیچے اس طرح محسوس ہو کہ وہاں آکر حرکت بند ہو گئی، اور پھر پل پڑی،  
تو اس نبض منقطع کہیں (منقطع کئی ہوئی)۔ اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ جس سرے پر آکر حرکت  
بند ہوئی، اور دوسرے سرے پر جہاں سے حرکت شروع ہوئی ہے، یا ان دونوں سروں پر حرکت اپنی تیزی  
کے لحاظ سے مختلف ہے، یا مستوی +

واما العائد فان يكون نبض  
عظیم يرجع صغيراً في جزء  
واحد ثم عاد عوداً لطيفة

(ب) نبض عائد (عائد: لوٹنے والی) سے  
مراد یہ ہے کہ کوئی نبض عظیم ہو، اور پھر وہ کسی حصے میں آکر  
صغیر ہو جائے، اور اس کے بعد پھر کسی قدر لوٹ جائے (یعنی  
صغیر سے پھر کسی قدر عظیم ہو جائے)۔

## نبض عائد کا خاکہ



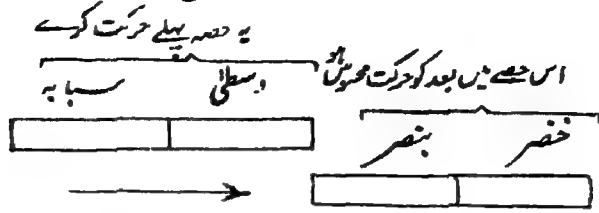
بنصر کے نیچے نبض آکر باریک ہو گئی، اور پھر وٹ کر بدستور سابق موٹی ہو گئی (عائدہ لوٹنے والی یعنی اپنے سابقہ حجم پر آ جانے والی)

ومن هذا النوع النبض المتداخل  
وهو ان يكون نبضة كنبضتين نبض عائد کے قبیلے سے ہے۔ "نبض متداخل" بھی اسی قبیلے سے ہے (یعنی بسبب الاختلاف او نبضتان کہتے ہیں، جس میں ایک نبضہ، اختلاف کی وجہ سے دو نبضے کنبضۃ لتداخلها علی حسب معلوم ہوتے ہیں، یا جس میں دو نبضے، تداخل کی وجہ سے، سراسی المختلفین فی ذلك ایک نبضہ معلوم ہوتا ہے، جیسا کہ اس بارہ میں مختلف لوگوں کی رائیں مختلف ہیں۔

"نبض متداخل" کی دو صورتیں ہیں: (۱) ایک صورت تو یہ ہے کہ نبض کا جو حصہ کسی ایک انگلی کے نیچے واقع ہے، وہ دوسرے حصوں کے بعد حرکت کرے۔ اسی صورت جب ہوتی ہے، تو اس میں دو نبضے محسوس ہوتے ہیں؛ کیونکہ انگلیوں میں دو مرتبہ ٹھوکریں لگتی ہیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے نبضہ میں شریان کے بعض اجزاء حرکت میں آئیں، اور دوسرے نبضہ میں باقی اجزاء حرکت میں آئیں، جو پہلے نبضہ میں ساکن رہے تھے +

پہلی صورت میں نبضہ ایک ہی تھا، جو دو محسوس ہوا، اور دوسری صورت میں دراصل دو نبضات تھے، جو ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے، یا ایک دوسرے میں داخل ہو گئے۔ اسی وجہ سے نبض متداخل میں اختلاف ہو گیا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ دراصل ایک ہی نبضہ یا ایک ہی قرعہ ہوتا ہے، جو اختلاف اجزاء اور اختلاف زمانہ کی وجہ سے دو نظر آتے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دراصل نبض متداخل میں دو نبضے ہوتے ہیں، اور پہلا نبضہ جس حصے پر آ کر ختم ہوتا ہے، دوسرا نبضہ آکر اسی حصے سے مل جاتا ہے۔ یہی معنی "تداخل" کے ہیں۔

## نبض متداخل کا خاکہ

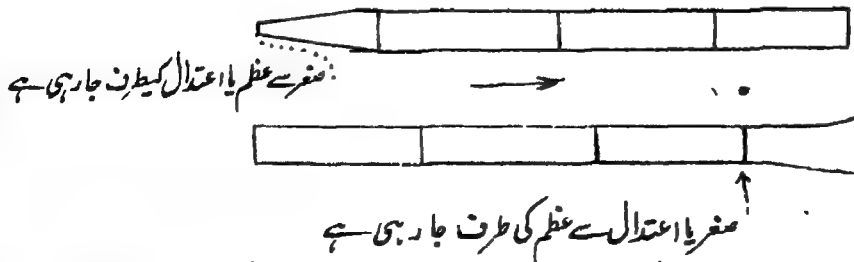


و اما المتصل فهو الذي يكون  
اختلافه متدرجاً على اتصال  
غير محسوس الفصل فيما يتغير  
اليه من سرعة الى بطو ١ و  
بالعكس والى الاعتدال او من  
اعتدال فيهما او من عظم او من  
صغرا ومن اعتدال فيهما الى شئ  
مما ينتقل اليه

(ج) نبض متصل سے مراد یہ ہے کہ اس کا اختلاف  
(کسی ایک حصہ میں) اس طرح ملا ہوا اور مسلسل تدریجی طور پر  
آگے بڑھے کہ اس اختلاف و تغیر کے بیچ میں فصل محسوس نہ ہو  
اور اس کا سلسلہ نہ ٹوٹے۔ مثلاً اگر نبض اپنے کسی ایک جز  
(میں) سرعت سے بطور کی طرف بڑھے؛ یا اس کے برعکس بطور  
سے سرعت کی طرف، یا (سرعت یا بطور سے) اعتدال کی طرف  
بڑھے؛ یا اعتدال سے سرعت کی طرف، یا بطور کی طرف  
بڑھے؛ یا عظم سے، یا صغر سے، یا اعتدال سے اس چیز کی طرف  
بڑھے بعد ہران کا انتقال ہو سکتا ہے (یعنی عظم سے صغر کی  
طرف، یا صغر سے عظم کی طرف، یا عظم و صغر سے اعتدال کی  
طرف، یا اعتدال سے عظم و صغر کی طرف)۔

مگر ہر صورت میں اختلاف و تغیر کی رفتار تدریجی ہونی چاہئے، جیسا کہ اوپر کے بیان میں مشروط ہے۔

## نبض متصل کی بعض مثالوں کا خاکہ

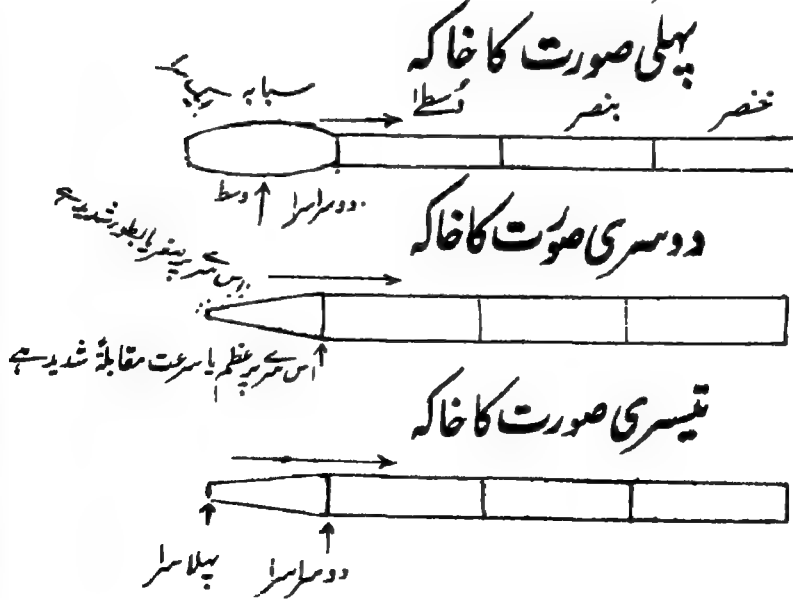


اسی طرح باقی مثالوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے، اور سرعت و بطور کی عظم و صغر پر تطبیق دتی جاسکتی ہے۔

وہذا قد یستمر علی التشابہ  
وقد یتفق ان یکون مع اتصالہ  
فی بعض الاجزاء استداً اختلافاً  
وفی بعضھا اقل

پھر نبض متصل کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں: (۱) گاہے  
یہ اُسی شکل پر آگے بڑھتی ہے (جس شکل سے اسکی ابتداء ہوئی  
تھی؛ مثلاً کوئی نبض اپنے کسی ایک حصے میں صفر سے شروع  
ہو کر عظم کی طرف بتدریج بڑھے، اور پھر اس حصے کے وسط سے  
اسکا عظم بتدریج کم ہونا شروع ہو، اور اس حصے کے آخر میں وہی  
صفر آجائے، جس صفر سے اس کی ابتداء ہوئی تھی)۔ (۲) گاہے  
ایسا بھی ہوتا ہے کہ باوجود تسلسل اور اتصال کے اس (جزء)  
کے اجزاء میں شدید اختلاف ہو اگر تا ہے، اور (۳) گاہے  
یہ اختلاف کم ہوتا ہے +

مثلاً کوئی نبض ایسی ہو کہ اُس کے کسی حصے کے ایک کنارہ پر کافی سرعت یا عظم ہو، اور اسی حصے کے دوسرے  
سرے پر باوجود تسلسل و اختلاف کے کافی بطور یا صفر ہو۔ یہ دوسری صورت کی مثال ہے، جس میں اختلاف  
شدید ہوتا ہے۔ اور مثلاً کوئی نبض ایسی ہو کہ اُس کے کسی حصے کے ایک کنارہ پر معمولی سرعت یا عظم ہو، اور  
اسی حصے کے دوسرے سرے پر معمولی بطور یا صفر ہو۔ یہ تیسری صورت کی مثال ہے۔ چنانچہ جو کچھ شیخ کے  
قول سے سمجھا جاتا ہے، اسکو سہولت کی غرض سے خاکوں کی شکل میں واضح کیا جاتا ہے:



اسکے دونوں سروں پر اختلاف ضرور ہے، مگر دوسری صورت کے مقابلہ  
میں اختلاف بہت کم ہے

الفصل الثالث فی صفا النبض المركب فصل (۳) نبض مرکب کی قسمیں، جنکے خاص خاص

المخصوص باسماء علی حدۃ اور الگ الگ نام ہیں

نبض مرکب سے یہاں وہ نبض مختلف مراد ہے۔ جو دو یا زیادہ جنسوں میں مختلف ہو +

اس فصل میں ایسی چودہ نبضوں کا ذکر کیا گیا ہے: (۱) غزالی (۲) موجی (۳) دودی (۴) منلی (۵)

منشاری (۶) ذنب الغار (۷) سلی (۸) ذوالقرنین (۹) ذوالقرنہ (۱۰) دافع فی الوسط (۱۱) متشیخ (۱۲) مرتش (۱۳) ملتوی (۱۴) متواتر +

فمنہ الغزالی وهو من المختلف فی (۱) نبض غزالی: یہ اس نبض کی قسم ہے جو جزء واحد اذا کان بطیاً ثم یکثر جزء میں (ایک انگلی کے نیچے) مختلف ہوا کرتی ہے۔ نبض غزالی سے مراد وہ نبض ہے جسکا کوئی حصہ شروع میں

سست ہو، پھر اس کی سستی ختم ہو جائے، اور اس کے بعد پھر وہ اسی حصے کے اخیر میں تیز ہو جائے۔

اس نبض کو غزالی (ہرن) سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ ہرن جب جست کرتا ہے تو ایسا خیال ہوتا ہے کہ گویا اوپر کی طرف یہ سستی سے جاتا ہے، اور ہوا میں کچھ ٹھہر جاتا ہے، پھر وہ تیزی سے نیچے گرتا ہے۔ اسی طرح نبض غزالی بھی پہلے سست ہوتی ہے، اس کے بعد وہ اپنی پہلی حرکت کو بدل کر تیز ہو جاتی ہے۔ نبض غزالی میں سستیت و بطور کے علاوہ ضعف و قوت کے لحاظ سے بھی اختلاف ہوتا ہے؛ اگرچہ ضعف و قوت کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے +

ومنہ الموجی وهو المختلف فی (۲) نبض موجی اس نبض کا نام ہے جو اجزاء عظمیٰ اجزاء العرق و صغریٰ شریان کے عظم و صغریں، اور بلندی میں اور چوڑائی میں مختلف ہوا کرتی ہے (یعنی اس نبض میں کچھ اجزاء عظیم اور کچھ صغیر ہوتے ہیں، کچھ اجزاء بلند اور کچھ پست ہوتے ہیں، کچھ اجزاء عریض و عریض اور کچھ ضیق یعنی تنگ ہوتے ہیں) اسی طرح جدا و نہ عرض ما و کانه اس نبض کی ابتدا (یعنی انبساط کی ابتدا) موجیتلو بعضها بعضاً علی بھی آگے پیچھے ہوا کرتی ہے (یعنی کچھ اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں۔ اور کچھ پیچھے۔ بالفاظ دیگر: اس نبض میں تواتر اور



فی الشہوق والا انخفاض والسرعة تفاوت کے لحاظ سے بھی اختلاف ہوا کرتا ہے۔ نیز اس نبض  
والبطوء میں لیونٹ ہوتی ہے؛ اور یہ (نبض نملی کی طرح) بہت زیادہ

صغیر نہیں ہوتی، اور اس میں کچھ نہ کچھ عرض ضرور ہوتا ہے  
یہ نہیں ہے کہ یہ اتنی صغیر ہو کہ عرض کا پتہ ہی نہ چلے، جیسا کہ  
نملی میں ہوتا ہے۔ گویا یہ دریا کی لہریں یا موجیں ہیں۔ جو  
ایک دوسرے کے پیچھے سیدھی جا رہی ہیں، جن میں بندی و  
پستی اور سرعت و بطوء کے لحاظ سے اختلاف ہوتا ہے (یعنی  
بعض موجیں بلند ہوتی ہیں، اور بعض پست۔ اور بعض موجیں  
تیز چلتی ہیں، اور بعض سست) +

گیتانی کہتے ہیں کہ نبض موجی کو دنیا کی اُن موجوں یا لہروں سے تشبیہ دی گئی ہے جو ہمارے جھونکوں سے  
اس میں پیدا ہوتی ہیں۔ نہ کہ اُن لہروں سے جو اس میں پتھر وغیرہ کے ڈالنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر نبض  
ایسی لہروں سے مشابہ ہوگی، تو یہ ایک قسم کی نبض ذنب الفار ہوگی +

ومنہ الدودی وهو شبيه (۳) نبض دودی نبض موجی سے مشابہ  
بہ الا انه صغیر شدید ہوتی ہے، لیکن ان میں باہمی فرق یہ ہے کہ نبض دودی بہت  
التواتر یوہم تواترہ سرعت ہی صغیر اور بہت ہی متواتر ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کی شدت  
ولیس بسریع تواتر سے سرعت کا دھوکا ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ سرتی نہیں  
ہوتی ہے +

شدت تواتر سے سرعت کا دھوکا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ سکون کا زمانہ جس قدر کم ہوا کرتا ہے، اسی  
قدر نبضات یعنی شریان کی ضرب انگلیوں میں جلد جلد لگتی ہے، اس لئے دھوکا ہو جاتا ہے کہ شاید نبض کی حرکت  
کا زمانہ بھی تھوڑا ہی ہے؛ حالانکہ نبض دودی غایت ضعف کے وقت نمودار ہوتی ہے اور ضعف کی حالت  
میں نبض کے اندر سرعت کسی طرح نہیں ہو سکتی؛ بلکہ سرعت ہمیشہ اُسی وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ قلبی قوت اچھی ہو +  
گیتانی کہتے ہیں کہ نبض دودی کو اس کیڑے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جبکہ ٹانگیں بکثرت ہوتی ہیں۔ اور  
جبکہ دَحَالَة الْاُذُن زکّان میں گھسنے والا کہتے ہیں؛ "میرا خیال ہے کہ یہ کیڑا ستاؤنگھجورا یا ٹن سلائی  
ہے۔ (دودہ کیڑا) +

والنملی اصغر جلدًا واشد (۴) نبض نملی نبض دودی سے بھی زیادہ

تواتراً

مغیر اور متواتر ہوتی ہے \*

والد و دی والنملۃ اختلاف فی الشہوق و فی التقدم والتأخر اشد ظهوراً فی الحس من اختلافہما فی العرن بل عسی ذلک ان لا یظہر ومنہ المنشاری وهو شبیہ بالموجی فی اختلاف الاجزاء فی الشہوق والعرض و فی التقدم والتأخر الا انہ اصلب ومع صلابتہ مختلف الاجزاء فی صلابتہ

نبض دودی اور نملی کے اندر عرض میں اتنا اختلاف نمودار نہیں ہوتا ہے، جتنا کہ بندی (اور پستی) میں، اور تقدم و تاخر میں ہوا کرتا ہے؛ بلکہ عرض کا اختلاف تو ان دونوں میں تقریباً ناپید ہی سا ہوتا ہے۔ (نملہ، جیونٹی)

(۵) نبض منشاری اس لحاظ سے نبض موجی سے مشابہ ہے کہ اس میں بھی (موجی کی طرح) شریان کے اجزاء بندی اور چوڑائی میں (بندی و پستی میں اور چوڑائی اور تنگی میں) نیز تقدم و تاخر میں مختلف ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ران دونوں میں باہمی اختلاف اس قدر ہے کہ نبض منشاری میں صلابت ہوتی ہے، اور باوجود صلابت کے، اس کے اجزاء صلابت میں مختلف (کم و بیش) ہوتے ہیں \*

فالمنشاری نبض سریر متواتر صلب مختلف الاجزاء فی عظم الانبساط والصلابة واللين

انغرض "نبض منشاری" ایک ایسی نبض کا نام ہے جو سریع، متواتر، اور صلب ہوتی ہے، اس کے اجزاء انبساط کے عظم کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں: (بعض اجزاء میں انبساط نسبتاً زیادہ ہوتا ہے، اور وہاں پر نبض زیادہ پھولی ہوتی ہے، اور بعض اجزاء میں انبساط کم ہوتا ہے، یعنی وہاں صغیر ہوتا ہے)؛ نیز اس کے اجزاء رجباً صلابت و لیسنت کے بھی مختلف ہوتے ہیں (یعنی اس نبض میں بعض اجزاء سخت ہوتے ہیں اور بعض اجزاء نرم)۔ (منشاری = آرہ) \*

ومنہ ذنب الفارۃ وهو الذی یتدرج فی الاختلاف اخذاً من نقصان الی زیادۃ او من زیادۃ الی نقصان

(۶) نبض ذنب الفارۃ وہ نبض ہے جس میں اختلاف تدریجاً کمی سے زیادتی کی طرف بڑھتا، یا زیادتی سے کمی کی طرف گھٹتا ہے (خواہ یہ اختلاف توت و ضعف کے لحاظ سے ہو، یا عظم و صغر کے لحاظ سے، یا سرعت و بطور

وغیرہ کے لحاظ سے) \*

و ذنب الفارسة قد يكون في نبضاً  
كثيرة وقد يكون في نبضة واحدة  
في اجزاء كثيرة او في جزء  
واحد  
ایک ہی نبضہ کے متعدد اجزاء میں، یا ایک ہی نبضہ کے  
ایک ہی جزو میں \*

چنانچہ مثلاً نبض کا جو حصہ سبابہ کے نیچے واقع ہے، اس میں جقدر عظم ہو، اس سے کم و بڑھنے  
کے نیچے ہو، اور اس سے کم نبض کے نیچے، اور اس سے کم خضر کے نیچے۔ یہ مثال تو اس اختلاف کی ہے جو ایک ہی  
نبضہ کے متعدد اجزاء میں ہوتا ہے۔

اور اگر یہ صورت ہو کہ نبض کا جو حصہ مثلاً سبابہ کے نیچے واقع ہے، اس کا ابتدائی حصہ عظیم ہو، اور  
آخری حصہ کی طرف نبض بتدریج صغیر ہوتی چلی گئی ہو، تو یہ اس اختلاف کی مثال بنیگی، جو ایک ہی نبضہ کے  
ایک ہی جزو کے اندر واقع ہو۔

واختلافه الاخص هو الذي  
يتعلق بالعظم  
نبض ذنب الفار کے ساتھ جو اختلاف زیادہ  
فصوصیت رکھتا ہے، وہ عظم و صغیر کے ساتھ وابستہ ہے  
(جس میں نبض چوہے کی دُم کی طرح ایک طرف سے عظیم  
یا موٹی ہوتی ہے، اور دوسری طرف سے بتدریج صغیر  
یا باریک) \*

وقد يكون باعتبار البطوة  
والسرعة والقوة والضعف  
اگرچہ نبض ذنب الفار کا ہے سرعت و بطور اور  
قوت و ضعف کے لحاظ سے بھی ہوا کرتی ہے \*  
یعنی اگر نبض میں ایک طرف مثلاً سرعت ہو، اور دوسری طرف تدریجاً بطور، یا اس کے برعکس؛  
یا ایک طرف قوت ہو، اور دوسری طرف تدریجاً ضعف، یا اس کے برعکس، تو ایسی نبض کو بھی اصطلاحاً نبض  
ذنب الفار ہی کہا جاتا ہے، مگر ایسی صورت میں چوہے کی دُم کے ساتھ ویسی کچھ مشابہت نہیں پائی جاتی ہے،  
جیسی کہ عظم و صغیر کی صورت میں پائی جاتی ہے۔

ومنہ المسئلة وهو الذي يأخذ  
من نقصان الى حد في الزيادة  
ثم يتناقص على الولاء  
(۷) نبض مسئلہ (مسئلہ = مکمل) وہ نبض ہے جو  
کمی کی کسی حد سے شروع ہو کر زیادتی کی کسی حد پر جا کر تمام  
ہو جاتی ہے؛ پھر وہاں سے اُسی ترتیب پر (یعنی زیادتی

ان يبلغ الحد الاول في النقصان فيكون (سے کمی طرف) لوٹ جاتی ہے، اور کمی کی پہلی حد تک پہنچ  
کن نبی فاسرۃ يتصلان عند الطرف جاتی ہے، گویا چوہے کی دو ”ڈیس“ ہیں جو موٹے سرے  
الاعظم کے پاس ایک دوسرے سے مل گئی ہیں +

مثلاً ایک نبض اس قسم کی ہو کہ سببہ کی ابتداء سے وسط کے آخری حصے تک کمی سے زیادتی کی طرف  
جائے، یعنی باریکی سے موٹائی کی طرف بڑھے، پھر وسط کے اسی مقام سے خنصر کے آخری حصے تک موٹائی سے  
باریکی کی طرف لوٹ جائے۔

یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی نبض پنج سے موٹی ہوتی ہے، اور سروں پر باریک، جو تھکے کی شکل ہے، چنانچہ  
اگر چوہے کی دو ڈیموں کو ان کے موٹے سروں کے پاس جوڑ دیا جائے، تو تھکے کی یہی شکل پیدا ہو جائیگی۔ اسی نبض  
کو ”ماثل الوسط“ اور ”مخلو“ کہتے ہیں +

### نبض مائل الوسط کا خاکہ



اور اگر اس کے برعکس نبض درمیان سے باریک اور سروں پر دبیز ہو، تو اسے ”نبض عمیق“  
”مُنْحَنِي“ اور ”ماثل الطرفین“ کہتے ہیں +

### نبض مائل الطرفین کا خاکہ



ومنہ ذوالقرعین والاطباء (۸) نبض ذو القَرَ عَتَيْن (دو ٹھوکروالی نبض) مختلفون فيه فمنهم من يجعله نبضة واحدة مختلفة في التقدّم والتأخر ومنهم من يقول انها نبضتان متلاحقتان

اسی کو نبض میطرّتی اور متمدّٰ اِخْلُ بھی کہا جاتا ہے اس کے بارہ میں اطباء کا باہم اختلاف ہے: بعض اطباء تو اسے ایک نبض قرار دیتے ہیں، جس میں تقدّم و تأخّر کے لحاظ سے اختلاف ہوتا ہے (یعنی نبض تو ایک ہی ہے مگر

اس کے بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں، اور بعض پیچھے)

اور بعض اطباء اسے دو نبض قرار دیتے ہیں، جو ایک دوسرے

کے ساتھ لگے ہوئے (پیالے) دارو دہرتے ہیں +

وبالجملة ليس الزمان بينهما  
بحيث يسع الانقباض ثم درميان میں جو زمانہ ہوتا ہے اس میں اتنی گنجائش نہیں  
انبساط ہوتی ہے کہ حرکت انقباضی واقع ہو، اور پھر اس کے بعد حرکت  
انبساطی نمودار ہو +

شیخ کے اس قول کا مدعا یہ ہے کہ نبض ذوالقرعین میں، جسکو نبض متداخل بھی کہا جاتا ہے، اگرچہ دو  
ٹھوکروں محسوس ہوتی ہیں، مگر یہ دو ٹھوکریں دراصل دو نبضات نہیں ہیں؛ کیونکہ دونوں ٹھوکروں کے درمیان  
میں جو زمانہ ہوتا ہے، وہ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ اتنی تھوڑی مدت میں حرکت انقباضی، اور حرکت انقباضی کے بعد  
حرکت انبساطی واقع نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ دو نبضات کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایک ٹھوکرے ختم ہونے کے بعد  
شریان میں انقباض واقع ہو، اور اس کے بعد پھر دوسرا انبساط نمودار ہو، اور ان دونوں متضاد حرکات کے  
درمیان انقباض و انبساط کے درمیان ایک سکون ہو، بلکہ یہاں اتنا تھوڑا زمانہ ہوتا ہے کہ اس میں  
محض دو قرعات پیدا ہو جاتے ہیں، اور بس۔ (خلاصہ قول آملی و گیلانی) +

اس کے بعد شیخ ان کے استدلال کی مزید تردید اس طرح کرتے ہیں کہ: اگر دو نبضات کے لئے محض  
یہی کافی ہے کہ دو ٹھوکروں کا احساس ہو، تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ نبض منقطع عائد میں بھی دو نبضات  
ہوں۔ کیونکہ اس میں حرکت انبساطی درمیان میں کٹ جاتی ہے، اور پھر خفیف وقفہ دیکر نمودار ہوتی ہے؛  
الغرض انقطاع انبساط کی وجہ سے یقیناً دو قرعے محسوس ہوا کرتے ہیں، حالانکہ اس پر سارے اطباء متفق ہیں  
کہ اس میں نبضہ ایک ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں:

وليس كل ما يحس منه قرعتان  
يجب ان يكون نبضتين والا  
لكان المنقطع الانبساط العائد  
نبضتين

اور یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ جب کبھی قرعات  
دو محسوس ہوں، تو نبضات بھی دو ہی ہوں۔ ورنہ جس  
نبض کا انبساط بیچ میں سے کٹ جاتا، اور کٹنے کے بعد پھر  
اعادہ کرتا ہے (جسکو ”نبض منقطع“ کہا جاتا ہے،  
جیسا کہ پچھلے بیانات میں اس کی وضاحت گذر چکی ہے)،  
اسکے اندر دو نبضات ماننے پڑیں حالانکہ سب لوگ اسے ایک ہی  
نبضہ قرار دیتے ہیں)۔

وانما يجب ان يعد نبضتين اذا  
ہاں دو نبضات اُسی وقت شمار کئے جاسکتے ہیں جبکہ

ابتداءً و انبساط ثم عاد الی المحقق ایک انبساط پہلے ہو، اس کے بعد انقباضی حرکت کے ساتھ وہ منقبضاً ثم صار مربعاً آخری منبسطا گہرائی کی طرف بڑھے، اور اس کے بعد پھر اس میں دوسرا انبساط لاحق ہو +

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس بارہ میں محض لفظی نزاع ہے؛ کیونکہ اگر نبضہ کے لئے یہ ضروری ہو کہ اس کا انبساط کامل ہو، تو اس نبض میں دو نبضے نہ ہونگے، کیونکہ دو پورے انبساط نہیں ہوتے ہیں؛ اور اگر اس میں انبساط کے کامل ہونے کی شرط نہ لگائیں، تو یہ دو نبضے ہونگے۔

جالیئوس کا قول کتاب ”نبض کبیر“ میں ہے: ”اس مسئلہ کے اختلاف کا مدار اس امر پر ہے کہ آیا انقباض محسوس ہوتا ہے، یا نہیں۔ چنانچہ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ انقباض محسوس نہیں ہوا کرتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ دو نبضات ہیں؛ اس لئے کہ نبضہ ان کے نزدیک دو چیزوں سے مرکب ہے؛ ایک ٹھوکر، اور ایک سکون سے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ پہلی ٹھوکر کے بعد نبض مطرتی میں ایک خفیف سا سکون لازمی طور پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے بعد ایک نمایاں ٹھوکر لگتی ہے۔ اور جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ انقباض محسوس ہوا کرتا ہے، وہ اسے ایک نبضہ قرار دیتے ہیں؛

پھر بتایا ہے کہ نبض مطرتی میں دو ٹھوکریں اس طرح لگتی ہیں، جس طرح سندان (راہرن) پر ہتھوڑی کے مارنے سے ایک دوسری ٹھوکر خود بخود لگا کرتی ہے، حالانکہ مارنے والے کا ارادہ اس میں دخل نہیں ہوتا ہے۔

ومنہ ذوالفترة والواقعة (۹-۱۰) ذوالفترة اور واقع فی الوسط،  
الوسط المذکور ان جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے +

پہلی نبض ضعیف اور متفاوت ہوتی ہے، اور دوسری قوی اور متواتر۔ نبض ذوالفترة میں چونکہ قوت ضعیف ہوتی ہے، اس لئے سکون کے ساتھ دوسرا سکون اور بھی مل جاتا ہے، اس وجہ سے جب حرکت کی توقع ہوتی ہے، تو وہاں سکون ہوتا ہے۔ اور واقع فی الوسط میں اس کے برعکس چونکہ قوت قوی ہوتی ہے، اس لئے جب سکون کی توقع ہوتی ہے، تو وہاں قبل از وقت حرکت نمودار ہو جاتی ہے +

والفرق بین الواقعی الوسط واقع فی الوسط نبض واقع فی الوسط اور نبض غزالی میں فرق  
وبین الغزالی ان الغزالی اور غزالی کا فرق یہ ہے کہ نبض غزالی میں دوسرا قرعہ پہلے  
یلحق فیہ الثانیۃ قبل انقضاء قرعہ کے ختم ہونے سے پہلے واقع ہوتا ہے، اور واقع فی الوسط  
الاولی واما الواقعی الوسط میں دوسری حرکت کا قرعہ جو واقع ہوتا ہے، وہ سکون

فیکون النبضة الطارئة في زمان السكون کے زمانہ میں، اور پہلے قرعہ کے ختم ہونے کے بعد لاحق ہوا  
والقضاء القرعة الاولى کرتا ہے +

اس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ نبض غزالی میں ایک ہی انبساط کے اجزاء بلحاظ سرعت اور بطور کے مختلف ہوتے ہیں۔ یعنی ایک ہی انبساط کا پہلا حصہ بطنی ہوتا ہے، اور اس کے بعد، قبل اس کے کہ وہ پورے طور پر ختم ہوئے، اسی انبساط کا دوسرا حصہ سرخ ہو جاتا ہے۔ الغرض اس نبض میں ایک ہی انبساط کے دو اجزاء بلحاظ سرعت در بطور کے مختلف ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے نبض واقع فی الوسط میں دو ٹھوکریں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ دوسری ٹھوکری پہلی ٹھوکری کے پورے طور پر ختم ہونیکے بعد سکون کے زمانہ میں لاحق ہوتی ہے، جبکہ پہلی حرکت پورے طور پر تمام ہو چکی ہوتی ہے۔ گیلانی +

ومن هذا الباب النبض المتشعب والمرتعش والملتوی الذی کانہ خیط ملتوی والنبتی (جھٹکے دار)، نبض مُرْتَعِش رکنا پینے والی نبض) اور نبض مُلْتَوِی (بل کھانے والی) ہیں۔  
وینفقل نبض ملتوی اُس دُورے کے مانند ہوتی ہے، جو بل کھا رہا ہو

اور بٹا جا رہا ہو +

”نبض متشعب“ کو تشبیہی حرکات سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی اس نبض میں تشبیہی حرکات کی طرح بار بار جھٹکے سے محسوس ہوتے ہیں۔ اور ”نبض مرتعش“ کو ارتعاشی حرکات سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یعنی اس نبض میں ایک قسم کی پیکسی محسوس ہوتی ہے +

وہی من باب الاختلاف في المقدم والناخر والوضوع والعرض نبض کی ان تینوں قسموں میں تقدم و تاخر کا اختلاف، وضع کا اختلاف، اور عرض کا اختلاف پایا جاتا ہے +

یعنی ان میں بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں، اور بعض پیچھے؛ بعض اجزاء بلحاظ وضع کے بلند ہوتے ہیں اور بعض پست، و علیٰ ہذا اختلاف وضع کی اور بہت سی صورتیں نکل سکتی ہیں؛ اسی طرح بلحاظ عرض کے بعض اجزاء چوڑے ہوتے ہیں، اور بعض تنگ +

والموترجنس من جملة (۱۴) نبض مُتَوَتِّر نبض متوی کے اقسام میں

الملتوی يشبه المر تعدا الا ان سے ایک قسم ہے، جو نبض مرتعد (نبض مرتعش) کے مشابہ ہوتی الا انبساط فی الموت تراخفی و ہے (یعنی نبض متواتر انگلیوں کے نیچے اُس دُورے کے مانند کن ذلک الخ وجہ عن استواء محسوس ہوتی ہے، جسے ایک طرف سے کھینچ لیا جائے، اور

الوضع فی الشہوق فی الملتو حتر ڈور اس کھنچاؤٹ سے کھنچ کر تن جائے۔ لیکن فرق اس قدر  
اخفے واما التمدد فهو فی الملتو تر ہے کہ نبض متوتر میں (مقابلہ ملتوی کے) حرکت انبساطی ذرا  
واضح و ربما کان الميل فیہ الے کم نمایاں ہوتی ہے؛ اسی طرح (نبض ملتوی میں) بند سی و  
جانب واحد فقط پستی کے لحاظ سے وضع کی ناہمواری اگر زیادہ نمایاں ہوتی

ہے، تو (نبض متوتر میں) وضع کی ناہمواری مقابلہ کم نمایاں  
ہوتی ہے۔ رہا تناؤ یا کھنچاؤٹ، تو وہ نبض متوتر میں واضح  
اور نمایاں ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کا نام ”مُتَوَتِّرٌ“ رکھا  
گیا ہے۔ تو تر، تن جانا۔ نبض متوتر میں (تناؤ یا کھنچاؤٹ)  
میلان گا ہے محض ایک ہی جانب ہوتا ہے (اور گاہے دونوں  
جانب)۔

خلاصہ یہ ہے کہ چاروں انگلیاں جب نبض پر رکھی جاتی ہیں، تو نبض کے متوتر ہونے کی صورت میں  
ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شریان ایک طرف سے، یا دونوں طرف سے کھینچ رہی ہے، جس طرح کسی ڈورے کو پکڑ کر  
ایک طرف سے کھینچ لیا جائے، جس سے وہ تن جائے +

واکثر ما یعرض امثال الملتو تر متوتر اور ملتوی جیسی نبضیں اور جو نبض ایک طرف  
والملتوی والمائل الی جانب سے کھینچ جایا کرتی ہے (جو دراصل متوتر کی ایک قسم ہے)  
واحد انما یعرض فی الاھراض محض امراض یا بسہ میں لاحق ہوا کرتی ہیں (کیونکہ بہت  
الیا بسہ سے اسی قسم کی چیزیں پیدا ہو سکتی ہیں) +

ومن مرکبات النبض اصناف تکاد نبض مرکب کی اور بھی تقریباً غیر محدود قسمیں ہیں، جن کا  
لا تناسل ولا اسماء لها شمار نہیں کیا جاسکتا، اور نہ ان کے لئے نام مقرر ہیں +

الفصل الرابع فی الطبیع من اصناف النبض فصل (۴) نبض کی قسموں میں طبعی نبض کون سی ہے؟

کل واحد من الاجناس المذکورۃ نبض کی اجناس مذکورہ (اجناس عشرہ) میں سے جن  
التي تقتضی تفاوتاً فی زیا دۃ جنسوں میں کمی و زیادتی کے لحاظ سے اختلافات کل سکتا ہے  
ونقصان فالطبیع منها هو المعتدل (اور وہ محض سات جنسیں ہیں) ان جنسوں میں طبعی نبض وہی  
الا القوی، فان الطبیع فیہ ہوگی، جو ان میں معتدل ہوگی۔ اس حکم سے محض نبض قوی



هو الزائد

مستثنیٰ ہے، کیونکہ اس لحاظ سے طبعی نبض وہی ہوگی جس میں

قوت زائد ہو (نہ کہ ضعف و قوت کے لحاظ سے جو معتدل ہو)۔

اجناس عشرہ میں سے مرتب تین جنسوں میں زیادتی دہی کے لحاظ سے پنج کا درجہ نہیں نکل سکتا ہے؛

جنس استواء و اختلاف، جنس نظام و عدم نظام، اور جنس وزن۔ باقی سات جنسوں میں پنج کا درجہ، یعنی

درجہ اعتدال نکل سکتا ہے۔ چنانچہ ان ساتوں جنسوں میں نبض معتدل ہی ”طبعی“ کہلائیگی۔ ہاں جنس قرع کے لحاظ

سے قوت و ضعف کے درمیان میں جو پنج کا درجہ نکلتا ہے، اسے نبض طبعی نہیں کہا جاسکتا، بلکہ نبض میں قوت جقدر

زیادہ ہوگی، اُنھی کو ”طبعی“ کہا جائیگا۔

مگر جالینوس اس بارہ میں اختلاف رائے رکھتا ہے، وہ اس جنس کے اعتبار سے بھی درمیانی حالت کو ”طبعی

نبض“ شمار کرتا ہے، چنانچہ غصہ، شربت درد، اور بخار وغیرہ کی حالت میں نبض یقیناً بہت زیادہ قوی ہو جاتا

کرتی ہے، اور یہ سب غیر طبعی صورتیں ہیں۔ اس لئے ایسی نبض کو طبعی کسی طرح نہیں کہا جاسکتا۔

اگرچہ علامہ گیلانی نے اس کا جواب اس طرح دیا ہے کہ ”یہ باتیں عوارض کے قبیلے سے ہیں، جن سے قطع

نظر کرنی چاہئے“ حالانکہ یہ جواب قابل غور ہے۔

وان كان شئ من الاصناف اور اگر ان (ساتوں) اصناف میں سے بعض قسمیں ایسی

الاخرى انما زادنا بعد الزيادة ہوں کہ اُن میں زیادتی قوت کی زیادتی کی وجہ سے آبا کرتی ہو

في القوة فصاها اعظم مثلاً فهو مثلاً نبض عظیم (جس میں عظیم محض قوت ہی کی زیادتی سے ممکن

طبیعی لاجل القوی ہے)، تو وہ بھی قوی ہونے کی وجہ سے ”طبعی“ کہلائیگی نہ کہ

زیادتی کی وجہ سے اسے غیر طبعی کہا جائیگا، جیسا کہ مذکورہ بالا

بیان کا مفہوم تھا)۔

واما الاجناس التي لا تحتل الا زید رہیں اجناس (عشرہ) میں سے وہ جنہیں، جن میں

ولا نقص فان الطبع منها زیادتی اور کمی کا احتمال ہر ہی نہیں سکتا (اور اس لئے اس میں

هو المستوی و المنتظم و جيد پنج کا درجہ نکل ہی نہیں سکتا) ان جنسوں میں طبعی نبضیں یہ تینوں

الوزن ہیں؛ مستوی، منتظم، اور جيد الوزن۔

جنس استواء و اختلاف میں ظاہر ہے کہ نبض مستوی ہی طبعی کہلا سکتی ہے؛ اسی طرح جنس وزن

میں بقاء ردی الوزن کے جيد الوزن ہی طبعی کہلا سکتی ہے۔ مگر نبض منتظم کے بارہ میں یہ جھگڑا ہے کہ جب

یہ نبض مختلف کی ایک قسم ہے، تو اسے طبعی کیسے کہا جاسکتا ہے؟ مگر اس کا جواب شارحین نے یہ دیا ہے کہ ”طبعی“

سے مراد یہ ہے کہ اس جنس میں اس سے بہتر و دوسری نبض نہ ہو؛ اور یہ ظاہر ہے کہ جنس نظام میں اگر مقابلہ دیکھا جائے، تو نبض غیر منظم سے بہتر نبض منظم ہوگی؛ کیونکہ اختلاف پیدا کرنے والا سبب نبض غیر منظم میں زیادہ قوی ہوتا ہے +

### الفصل الخامس في أسباب الأنواع النبض المذكورة أقسام کے اسباب

نبض کی جتنی قسمیں اب تک بیان کی گئی ہیں، اس فصل میں ان کے کلیات اسباب بتائے جائیگے کہ کون سی کس وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ الغرض گذشتہ فصلوں میں اگر نبض کی قسمیں بیان کی گئی ہیں، تو اس فصل میں ان قسموں کے اسباب بیان کئے گئے ہیں +

اسباب النبض منها اسباب عامة ضرورية ذاتية داخلية في تقويم النبض والمسألة

نبض کے اسباب دو قسم کے ہیں: (۱) بعض اسباب تو ایسے عام، ضروری اور ذاتی ہیں، جو تقویم نبض میں نبض کے بنانے میں داخل ہیں (یعنی یہ اسباب وہ ہیں کہ کوئی نبض ان سے جدا نہیں ہو سکتی، اور نہ کوئی نبض ان کے بدون پیدا ہو سکتی ہے)۔ اسی اسباب کو نبض کے لئے اسباب ماسکہ کہا جاتا ہے (کیونکہ یہ اسباب نبض کے وجود کو روکے تھامے رہتے ہیں۔ "ماسک" روکنا، تھامنا)۔

ومنها اسباب غير داخلية في تقويم النبض

(۲) بعض اسباب (ان کے برعکس) وہ ہیں جو تقویم نبض میں نبض کے بنانے میں داخل نہیں ہیں (یعنی یہ اسباب نہ ضروری ہیں، نہ عام ہیں، اور نہ ذاتی ہیں، کہ ان کا وجود نبض سے جدا نہ ہو سکے؛ بلکہ یہ اسباب وہ ہیں جو نبض میں تغیرات کے موجب ہوتے ہیں۔ انکو اسباب

غير مقومة کہا جاتا ہے) +

فمنها لازمة مغيرة بتغيرها لا حکام النبض ویسے لا اسباب اللازمة

پھر ان اسباب (غیر مقومہ) کی دو قسمیں ہیں: (۱) بعض اسباب تو ایسے لازم اور ضروری ہیں، جو اپنے تغیرات سے نبض کے احکام میں تغیرات پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ ان کو اسباب لازمة

اسباب لازمة کہا جاتا ہے۔

ومنہا اسباب غیر لازمۃ و لیستہ  
المغیرۃ علی الاطلاق  
اسباب لازمہ کی مثال ستہ ضروریہ، مثلاً کھانا، پینا، ہوا، حرکت بدنی و نفسانی، نیند و بیداری وغیرہ اور مثلاً وہ چیزیں جو زندگی سے وابستہ ہیں، مثلاً حمام، غسل، ریاضت وغیرہ، اور اسباب مغیرہ کی مثال امراض اور غیر طبی کیفیات ہیں +

والاسباب الماسکۃ ثلثۃ القوۃ  
الحیوانیۃ المحرکۃ للنضج الی  
فی القلب وقد عرفنا فی باب  
القوی حیوانیۃ  
چنانچہ نبض کے اسباب ماسکہ (جنہر نبض کا  
وجود موقوف ہے) تین ہیں: (۱) قلب کی قوت حیوانیہ  
جو تحریک نبض کی باعث ہے، اس کا علم تمہیں ”قولۃ حیوانیۃ“  
کے باب میں ہو چکا ہے +

والثانی الکالۃ وہی العرق النابض  
وقد عرفنا فی ذکر الاعضاء  
والثالث الحاجۃ الی التطفیۃ  
وهو المستدعی لمقدار معلوم  
من التطفیۃ ویتمدد باسراء  
حد الحراسۃ فی اشتعالها  
اوطفوئھا اواعتدالھا  
(۲) آہ نبض، یعنی تڑپنے والی رگ (جسکو شریان کہا  
جاتا ہے) اس کا علم تمہیں اعضا کے ذکر میں حاصل ہو چکا ہے +  
(۳) حاجت تطفیۃ (بدنی حرارت کو بجھانے، یعنی کم  
کرنے کی ضرورت) نیز علاوہ حاجت تطفیۃ کے تمام وہ  
حاجتیں، جو حرکت قلب اور تحریک شرائین سے وابستہ ہیں +  
یہی تیسری چیز ہے، جو تطفیۃ و تعدیل کا ایک اندازہ مقرر کرتی  
ہے (یعنی مختلف حالات کے کاٹھ سے، اور مختلف اوقات میں  
تطفیۃ اور تعدیل کی مقدار حاجت کم و بیش ہوا کرتی ہے)،  
اور یہ اندازہ حرارت کے اندازہ کے مطابق ہوتا ہے (۱) یا  
حرارت میں اشتعال ہے، یا وہ بجھی ہوئی ہے (اعتدال  
سے کم ہے) یا وہ اوسط درجہ پر ہے +

وهذا الاسباب الماسکۃ تتغیر  
افعالها بحسب ما یقتضی ہما  
من الاسباب اللزمتہ والمغیرۃ  
علی الاطلاق  
یہ جانا چاہئے کہ ان تینوں کے افعال میں اُس  
وقت تک کوئی تغیر اور تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ جب تک  
ان کے ساتھ ”اسباب لازمہ“ میں سے یا ”اسباب مغیرہ مطلقہ“  
میں سے کوئی سبب ان کے ساتھ شریک نہ ہو جائے +

یعنی مذکورہ بالا تینوں اسباب ماسکہ اُس وقت تک اپنی طبی رفتار پر جاری رہتے ہوں۔ جب تک

ان کے ساتھ اسباب مغیرہ میں سے کوئی سبب مغیر شریک ہو کر ان میں کسی قسم کا تغیر نہ پیدا کر دے؛ خواہ یہ اسباب مغیرہ لازمہ کے قبیلے سے ہوں، یا غیر لازمہ کے قبیلے سے، جنکو ”بلا قید مغیرہ“ کہا جاتا ہے +

الفصل السادس في وجوب الاستبالة المسكوكة <sup>في</sup> فصل (ب) محض سباب اسكہ کے احكام و آثار

اس فصل میں نبض کے اسباب ماسكہ فاتیہ کے احكام بتائے گئے ہیں۔ رہے اسباب لازمہ اور مغیرہ کے احكام، انکا ذکر دوسری فصلوں میں آنے والا ہے۔

آذا كانت الآلة مطاوعة بليتها  
والقوة قوية والحاجة الـ  
التطفية شديدة كان النبض  
عظيماً

جب آلہ مطاوعہ ہوئے کی وجہ سے (پھیلنے سکوڑنے کے لئے) تابع فرمان ہوتا ہے، قوت قلب قوی ہوتی ہے، اور حاجت تطفہ و تعدیل شدید ہوتی ہے، تو ایسی حالت میں نبض عظیم ہو جاتی ہے +

والحاجة اعون الثلاثة على  
ذلك

ان تینوں اسباب میں سے عظیم نبض کے لئے سب سے زیادہ اہمیت حاجت کو ہے +

کیونکہ اگر حاجت شدید ہو، تو خواہ قوت قوی ہو، اور آلہ نبض نرم ہو، طبیعت، جو کہ نبض کے لئے حقیقی علت و سبب ہے، ہرگز تعظیم نبض کی طرف متوجہ نہ ہوگی۔ اور جب حاجت شدید ہوتی ہے، تو طبیعت بہ امداد قوت و آلہ تعظیم نبض کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ انفرض نبض کی حقیقی باعث اور فاعل قوت یا آلہ نبض ہے، بلکہ طبیعت ہے، اور طبیعت کو اس طرف متوجہ کرنے والی چیز ”حاجت“ ہے۔ اس لئے تعظیم نبض میں سب سے زیادہ اہمیت اسی کو حاصل ہوئی۔ گیلانی +

فان كانت القوة ضعيفة يتبعها  
صغر النبض لا محالة فان كانت  
الآلة صلبة مع ذلك والحاجة  
يسيرة كان اصغر

لیکن اگر قوت ضعیف ہوتی ہے، تو نبض لازمی طور پر صغیر ہو جاتی ہے۔ اور اگر باوجود ضعف قوت کے آلہ سخت ہوتا ہے، اور حاجت قلیل ہوتی ہے، تو نبض اور بھی زیادہ صغیر ہو جاتی ہے +

والصلابة قد تفعل الصغر ايضا  
الا ان الصغر الذي سببه  
الصلابة ينفصل عن الصغر الذي  
سببه الضعف با انه يكون صلباً ولا

آلہ کی صلابت بھی اگرچہ نبض میں صغیر پیدا کر دیتی ہے لیکن اس صغیر میں، جو صلابت آلہ کی وجہ سے۔ اور اس صغیر میں، جو ضعف قوت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ فرق ہے کہ صلابت کی صورت میں نبض سخت ہوا کرتی ہے، اور ضعیف

لیکون ضعیفا فلا یكون فی القصر لا انخفاض نہیں ہوتی، اور نہ بہت زیادہ قصیر اور دبی ہوئی ہوتی ہے،  
مفرطاً لکون عند ضعف القوة جیسا کہ ضعف قوت کے وقت ہوا کرتا ہے +  
یعنی ضعف قوت کے وقت نبض صغیر میں سختی نہیں ہوتی، ضعف ہوتا ہے، اور نسبتاً زیادہ قصیر اور  
اور متخفیف ہوتی ہے +

وقله الحاجة ايضا تفعل الصغر ولكن لا يكون هناك ضعف

علیٰ ہذا قلت حاجت کی وجہ سے (جبکہ قوت اور آلہ  
اعتدالی حالت پر ہوں) نبض میں صغیر پیدا ہوا کرتا ہے !  
لیکن ایسی صورت میں نبض کے اندر ضعف نہیں ہوتا ہے +  
لیکن ان تینوں چیزوں میں سے جتنا اثر صغیر پیدا  
کرنے میں ضعف کو حاصل ہے، اتنا کسی کو حاصل نہیں ہے۔

ولا يشي من هذه الثلاثة يوجب  
الصغر بمبلغ ايجاب الضعف

جب شریان میں صلابت ہو، اور اس کے ساتھ قوت  
بھی قوی ہو، تو اس حالت میں نبض کے اندر جو صغیر پیدا ہوگا  
وہ اُس صغیر سے زیادہ ہوگا، جو کہ قلب حاجت کے ساتھ قوت  
کے قوی ہونے کی صورت میں پیدا ہوگا؛ کیونکہ قلبی قوت  
جب قوی ہوتی ہے، تو باوجود کمی حاجت کے تحریک نبض  
میں رشریان کے پھیلانے میں (اعتدال سے بہت زیادہ  
کمی نہیں کیا کرتی ہے) بمقابلہ اعتدالی حالت کے بہت زیادہ  
کوٹا ہی نہیں کرتی ہے، اس لئے کہ اس وقت کوئی ایسی چیز

وصغر الصلابه مع القوة انريد  
من صغر عدم الحاجة مع القوة  
لان القوة مع عدم الحاجة  
لا تنقص من المعتدل شيئا  
كثيرا اذ لا مانع له عن البسط  
وانما يميل الى ترك زيادة  
على الاعتدال كثيرا لا حاجة  
اليها

تو ہوتی نہیں جو شریان کو پھیلانے سے روک دے (اس کے  
برعکس جب صلابت موجود ہوتی ہے، تو وہ شریان کو  
پھیلانے سے باز رکھتی ہے)۔ ہاں البتہ ایسی صورت میں  
بلا ضرورت تحریک نبض میں بہت زیادہ افراط سے بھی کام  
نہیں لیتی ہے +

فان كانت الحاجة شديدا والقوة

لیکن جب حاجت شدید ہوتی ہے، قوت قوی ہوتی

قوية والا لا غير مطاوعة لصلابتها

ہے، اور آلہ یعنی شریان اپنی صلابت کی وجہ سے عظیم ہونے کے

للعظم فلا بد من ان يصار سريعا

قابل نہیں ہوتی، تو اس صورت میں نبض چاروں چار سرلیج

لیند اس راك بالسريعة ما يفوت  
من العظم  
ہو جاتی ہے، تاکہ عظم کی کمی و فقدان کا تدارک سرعت کے  
ذریعہ ہو جائے +

وان كانت القوة ضعيفة فلم يتأت  
لا تعظيم النبض ولا احداث  
السريعة فيه فلا بد من ان يصير  
متواترا لليند اس راك بالتواتر  
مافات من العظم والسرعة  
فيقوم المر اس الكثرة مقام  
مرة واحدة كافية عظيمة  
مرتين سرعتين  
لیکن جب قوت ضعیف ہوتی ہے، تو نہ نبض میں  
عظم ہی پیدا ہو سکتا ہے، اور نہ سرعت ہی۔ اسی صورت  
میں اسے چار و ناچار ”متواتر“ ہونا پڑتا ہے؛ تاکہ عظم  
اور سرعت کے فقدان کا تدارک تواتر کے ذریعہ ہو جائے  
اور ایک بھر پور اور بڑی باری (نبضہ عظیمہ کافیہ) کے  
قائم مقام یاد دینر رفتار باریوں (نبضات سریعہ) کے قائم  
مقام چند باریاں ہو جائیں (جو نہ بھر پور ہوں، اور نہ تیز  
رفتار ہوں، بلکہ ان کے درمیان وقفے کم ہوں، جو تواتر  
کے معنی ہیں) +

یعنی جب قوت ضعیف ہوا کرتی ہے، تو وہ نبض میں عظم اور چال میں سرعت پیدا کرنے سے عاجز  
ہوتی ہے، اسی صورت میں نبض متواتر ہو جاتی ہے، یعنی قمرات کے درمیان سکون کے زمانہ کو کم کر دیتی  
ہے۔ تاکہ متعدد قمرات ایک بڑی ٹھوکر کے قائم مقام ہو سکیں، یاد دینر ٹھوکروں کے قائم مقام چند  
ٹھوکریں ہو سکیں۔ کیونکہ جب قوت نا کافی ہے، اور وہ نبض کی حرکت میں تیزی نہیں پیدا کر سکتی، درحالیکہ  
کام کسی نہ کسی طرح پورا کرنا ہے، تو طبیعت پہلے جتنا وقفہ کیا کرتی تھی، اب مجبوراً وقفہ چھوڑ دیگی، تاکہ  
تیزی کے کھوجانے سے کام میں جو کمی آئی ہے، اس کا کسی حد تک وقفہ کم کرنے سے تدارک ہو جائے +

وقد يشبه هذا حال المحتاج الى  
حل شئ ثقيل فانه ان كان يقوى  
على حمله جملة فعل والا قسمه  
بنصفين واستعمل والا قسمه  
اقساما كثيرة فيحمل كل قسم  
كما يقدر عليه بتودة او عجلة  
ثم لا يرث بين كل نقلتين  
وان كان بطيئا فيهما اللهم الا  
ضعف اور مجبوری کی یہ صورت اس شخص کی حالت  
کے مانند ہے، جسے کوئی بھاری بوجھ لیجانا ہے۔ چنانچہ اگر  
وہ سارے بوجھ کے ایک ہی مرتبہ اٹھا کر لیجانے پر قادر  
ہوتا ہے، تو وہ اسی طرح کرتا ہے (اور سارے بوجھ کو ایک ہی  
مرتبہ اٹھا کر بلانیاں عجلت لیجاتا ہے)؛ ورنہ وہ اس  
بوجھ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا، اور منزل مقصود تک پہنچا  
میں عجلت کرتا ہے (تاکہ قریب قریب اسی وقت میں وہ دو  
کھپ ڈھوسکے، جتنے وقت میں وہ اطمینان کے ساتھ ایک

ان یكون فی غایة الضعف فاریث بہاری کھپ لیجاتا)؛ اور اگر وہ ناتوانی سے اسپر بھی قادر نہیں ہوتا، تو وہ اس بوجھ کو متعدد حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے اور ہر کھپ کو اپنی قدرت کے مطابق تسبی کے ساتھ یا پستی کے ساتھ ڈھونڈتا ہے۔ اور ہر دو کھپ کے درمیانی زمانہ میں زیادہ وقفہ نہیں کرتا ہے، خواہ اس کی نقل و حرکت کی جال (ضعف کی وجہ سے) مست ہی کیوں نہ ہو۔ ہاں اگر اسکی ناتوانی غایت درجہ کو پہنچ چکی ہو، تو وہ غریب زیادہ وقفہ کرنے پر بھی مجبور ہوگا۔ بوجھ بھی بڑی کاوش سے ڈھونڈے گا، اور اسکی واپسی بھی بجلت نہ ہو سکیگی۔

فان كانت القوة قوية وكالالة مطاوعة لكن الحاجة شديدة اکثر من الشدة المعتدلة فان القوة تزيد مع العظم سرعة وان كانت الحاجة اشد فقلت مع العظم والسرعة التواتر جب قوت قوی ہوتی ہے، اور آلہ رابنہ نرمی کی وجہ سے) تابع فرمان ہوتا ہے، اور حاجت معمولی شدید ہونے کی بجائے بہت زیادہ شدید ہوتی ہے، تو عظم کے ساتھ قلبی قوت سرعت کا بھی اضافہ کر دیتی ہے (یعنی ایسی صورت میں نبض کے اندر باوجود عظم کے سرعت بھی پیدا ہو جاتی ہے) اور جب حاجت اس سے بھی شدید تر ہوتی ہے، تو عظم اور سرعت کے علاوہ نبض میں تواتر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

والطول يفعلہ آمّا بالحقیقة فاسباب العظم اذا منع مانع عن الاستعراض والشهوق كصلالة الالة مثلاً المانعة عن الاستعراض وكثافة اللحم والجلد المانعة عن الشهوق (طول نبض) (طول نبض کے اسباب دو قسم کے ہیں: حقیقی اور غیر حقیقی یا کاذب) (۱) جو اسباب حقیقت میں طول پیدا کر سکتے ہیں، وہ اسباب بعینہ وہی ہیں جو نبض میں عظم کے باعث ہوتے ہیں، بشرطیکہ جب کوئی بات اس قسم کی پیدا ہو جاتی ہے جو نبض کو عریض اور بلند ہونے سے باز رکھتی ہے، مثلاً شریان میں صلابت کا ہونا، جو نبض کو عریض ہونے نہیں دیتا، اور مثلاً گوشت اور جلد کا کثیف ہونا، جو نبض کو بلند ہونے سے باز رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب حاجت شدید ہوتی ہے، قوت قوی ہوتی ہے، اور آلہ نرم ہوتا ہے، تو نبض عظیم

ہر جایا کرتی ہے، یعنی شریان کے تینوں اقطار بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن جب آہ نرم نہ ہو، اور باقی ساری باتیں بدتر ہو جائیں تو چونکہ نبض کی چڑائی اور بلندی نہ بڑھ سکیگی، اس لئے اسکا اثر طول پر پڑے گا، اور نبض پہلے سے زیادہ طویل ہو جائیگی۔ کیونکہ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب کسی نالی میں بچکا رسی سے کوئی سیال زور سے بھرا جاتا ہے، تو وہ زیادہ دیر انداز ہو جاتی اور پھیل جاتی ہے۔ پھر اگر کوئی امر مانع ہو، اور وہ نالی عرض میں نہ پھیل سکے، تو اسکا اثر لازماً اس کے طول پر پڑے گا، اور وہ پہلے سے زیادہ لمبی ہو جائیگی؛ جیسا کہ ربر کے انامیب میں اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ \*

وَأَمَّا بِالْعَرَضِ فَقَدْ يَعِينُ عَلَيْهِ  
الْهَذَا

اور جو اس باب بالعرض (غیر حقیقی طور پر) طول میں اثر  
کہتے ہیں، تو ان کی ایک مثال لاغری ہے (لاغری کی وجہ  
سے شریان انگلیوں کے نیچے دور تک محسوس ہوا کرتی ہے۔  
حقیقت میں لاغری کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو شریان کے  
طول میں اضافہ کرے) +

والعرض يفعلہ اما خلاء العروق  
فیمیل الطبقة العالیة علی السافلة  
فیستعرض او شدّة لـین  
الکالة

عرض نبض | نبض کے عرض بڑھانے میں دو باتیں مؤثر ہیں :  
۱۔ رگوں کا خالی ہونا (ان کے اندر خون کا کم بھرا ہونا) ، جس  
سے شریان کا بالائی طبقہ زیرین طبقہ پر پڑ جاتا ہے ، اور  
چوڑی ہو جاتی ہے ( بالائی طبقہ جب زیرین طبقہ پر پڑ جاتا  
ہے ، تو شریان گول ہونے کی بجائے چپٹی اور چوڑی ہو جایا  
کرتی ہے ؛ بشرطیکہ شریانوں کی قوت انقباضیہ بھی  
کمزور ہو (۲) شریان کا بہت زیادہ نرم ہونا ( جو عام طور پر  
اُس وقت ہوتا ہے ، جبکہ شریانوں کی قوت انقباضیہ بہت ہی  
زیادہ کمزور ہو جاتی ہے ) ۱۰

والثواني ترسيبه ضعف اوكثره  
 قوت قلبی کی کمزوری، یا (۱) حرارت کی زیادتی کی وجہ سے  
 حاجت تر و خشک کی زیادتی +

والنفاوت سببہ قوۃ قد بلغت الحاجة فی العظماء وبرد کافی ہونا کہ وہ بعض میں غم پیدا کر کے حاجت ترویج کو



شدید قتل من الحاجة او غایة من سقوط القوة و مشارفة على الهلاك  
پورا کرے (اور اطمینان و استراحت اور سکون و وقفہ سے کام کرے۔ یہی معنی تفاوت کے ہیں)۔ (۲) برودت کا اس قدر شدید ہونا کہ وہ ترویج کی ماحلت ہی کو کم کر دے۔

(ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ وقفہ زیادہ ہوگا)۔ (۳)  
قوت کا بنیاب نڈھال ہونا، اور موت کا قریب ہونا (جس میں قوت غایت ناقوانی کی وجہ سے ٹھہر ٹھہر کر حرکت کرنے پر قادر ہوتی ہے) +

واسباب ضعف النبض من المغیرات الہمة والاسراق الاستفراغ والنحول والخلط الرادی والریاضة المفطرة وحركات الاخلاط وملاقاها لاعضاء شديدة الحس او مجاورة للقلب وجميع ما يحلل

ضعف نبض مغیرات نبض میں سے جو اسباب نبض کے اندر ضعف پیدا کر سکتے ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) فکر کی زیادتی (ہجوم و غموم کی کثرت)۔ (۲) بیداری کی زیادتی۔ (۳) استفراغ (خواہ مواد فاسدہ خارج ہوں خواہ مواد صالحہ)۔ (۴) لاغر سی بدن (کیونکہ بدن اسی وقت لاغر ہوتا ہے، جبکہ تغذیہ کم ہو جاتا ہے، جس سے ارواح کم ہو جاتے، اور قوی ضعیف ہو جاتے ہیں)۔ (۵) اخلاط رویہ (جو قوائے بدنہ کو ضعیف کر دیتے ہیں)۔ (۶) ریاضت کی کثرت (جو انجام کار قوت قلبیہ کو کمزور کر دیتی ہے)۔ (۷) اخلاط کا حرکت و ہجرت میں آنا، اور شدید بحس اعضا سے، یا قلب کے آس پاس کے اعضا سے انکسار ہونا۔ (۸) تمام وہ چیزیں جو محلل ہیں (جو تحلیل مواد کے ساتھ بدن اور ارواح کو تحلیل کر دیتی ہیں) +

واسباب صلابة النبض یبس جرم العرق او شدة تمدد الاو جرم البرد مجمد  
صلابت نبض نبض میں صلابت پیدا ہونے کے اسباب متعدد ہیں: (۱) جرم شریان کا خشک ہونا (جو ایک بدیہ بات ہے، جیسا کہ بعض امراض میں طبقات شریانیہ سخت ہو جاتے ہیں، اور ان کے اندر اجزاء ارضیہ جمع ہو جاتے ہیں)۔ (۲) شریان میں تناؤ کا شدید ہونا (جیسا کہ

بعض اوقات شریان کی قوت انقباضیہ شدید ہو جاتی، اور شریانیں منقبض ہو کر خوب تن جاتی ہیں، اس لئے خون کا دباؤ سخت ہو جاتا ہے، اور نبض انگلیوں کے نیچے دبانے سے بہ آسانی دبتی نہیں، بلکہ بہت ہی زیادہ سخت محسوس ہوتی ہے۔ (۳) برو دت مجددہ کی شدت (کیونکہ حرارت سے اعصاب ریفیو عضلیہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، اور برو دت سے ان میں جمود و صلابت پیدا ہو جاتی ہے)۔

وقد یصلب النبض فی البحارین (۴) بعض اوقات بحرانوں میں طبیعت کی شدید شدت المجاہدۃ و تصداد جنگ و مجاہدہ کی وجہ سے، اور اس وجہ سے نبض سخت الاعضاء لہا نحو جهة دفع الطبيعة ہو جایا کرتی ہے کہ بحران میں طبیعت جس طرف مادہ کو دفع کرنا چاہتی ہے، شدت جنگ کی وجہ سے اعصاب اس طرف کھینچ جاتے ہیں (اور اس تمدد و ارتداد سے شریان میں ایک قسم کی سختی آ جاتی ہے)۔

چنانچہ جب مثلاً بحران بذریعہ اسہال کے ہونے والا ہوتا ہے، تو اعصاب اور اعصاب کے ایان آنتوں کی طرف کھینچ کر تن جاتے ہیں، اس لئے نبض میں صلابت آ جاتی ہے، کیونکہ شریان کے ایان بھی اس تناؤ میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ اس قول کی ترجمانی ہے، جو اطباء اس موقع پر پیش کیا کرتے ہیں۔

آئی کہتے کہ بعض اوقات بحرانوں میں نبض موزجی ہو جاتی ہے، اور نبض موزجی نرم ہوتی ہے، نہ کہ سخت؛ اس لئے کیسے کہا جاسکتا ہے کہ بحرانوں میں نبض صلب ہو جایا کرتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بحران عرقی میں نبض موزجی ہوا کرتی ہے، اور بحران اسہالی، بحران رعافی، اور تھکے کے بحران میں نبض کے اندر صلابت آ جایا کرتی ہے۔

وأسباب لینه الا سباب المرطبة [نبض نبض] نبض کی نرمی کے اسباب وہ ہیں، جو طبعاً الطبیعیۃ کا غذا و المرطبة بدن میں رطوبت پیدا کرتے ہیں (مرطبات طبعیہ)، مثلاً غذا المرضیۃ کا الاستسقاء و لیثرفس یا جرم مرطوبت پیدا کرتے ہیں (مرطبات مرضیہ)، مثلاً و لیت لیست بطبیعیۃ ولا مرض استسقاء و لیثرفس (سرسام بلغمی)۔ اسی طرح

مرضیہ کا الاستحمام

اس میں وہ اسباب بھی داخل ہیں۔ جنکو نہ طبعاً مرطب کہا جاسکتا ہے، اور نہ مرضاً، مثلاً طام کرنا +

وسبب اختلاف النبض مع ثبات القوة ثقل مادة من طعام او خلط ومع ضعف القوة مجاهدة القوة والمرض

اختلاف نبض نبض میں اگر قوت کے قوی ہونے کے باوجود اختلاف ہو، تو اس کی وجہ مادہ کی گرانی ہوا کرتی ہے، خواہ وہ مادہ از قسم غذا رہے، یا از قسم خلط؛ اور اگر نبض کے اختلاف کے ساتھ قوت ضعیف ہو، تو اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ قوت اور مرض میں باہمی جنگ ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ جنگ کے وقت میں طبیعت باقاعدہ تحریک پر قادر نہیں رہتی ہے) +

ومن اسباب الاختلاف امتلاء العروق من الدم ومثل هذا يزيله الفصد

اختلاف نبض کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ رگیں خون سے (اور ان چیزوں سے، جو خون کے اندر ملکر دورہ کرتی رہتی ہیں) بھری ہوئی ہوں (اس کثرت کی گرانی کی وجہ سے طبیعت باقاعدہ تحریک پر قادر نہیں رہتی ہے)۔ اس قسم کا اختلاف فصد سے زائل ہو جاتا ہے +

واشد ما يوجب الاختلاف ان يكون الدم لرجاً خافاً للروح المتحرك في الشرايين وخصوصاً اذا كان هذا التراكم بالقرب من القلب ومن اسبابه التي توجب في مدة قصيرة امتلاء المعدة والغم والفكر في شئ

اختلاف پیدا کرنے والے اسباب میں سے سخت مؤثر چیز یہ ہے کہ خون لیسدار ہو جائے، اور شریانوں کے اندر چلنے پھرنے والی روح کو نفوذ و جریان سے روک دے، علی الخصوص جبکہ یہ اجتماع و امتلاء قلب کے آس پاس ہو + اور ان اسباب میں سے جو تھوڑی ہی مدت میں (بہت جلد) نبض کے اندر اختلاف پیدا کر دیا کرتے ہیں، معدہ کا امتلاء، اور غم و فکر میں مبتلا ہونا ہے +

واما اذا كان في المعدة خلط ردي لا يزال دائماً الاختلاف وربما ادنى الى الخفقان فصاير النبض

لیکن جب معدہ میں کوئی خلط فاسد ہوتی ہے، تو (جب تک یہ خلط رہتی ہے) نبض میں اختلاف برابر قائم رہتا ہے؛ اور گاہے اس سے نتیجہً خفقان قلب پیدا

خفقانیہ ہوجاتا ہے، جس سے نبض بھی خفقانی ہوجاتی ہے +  
 ”نبض خفقانی“ وہ نبض ہے جو عظم و صغر، سرعت و بطور، تواتر و تفاوت میں کثیرا اختلاف ہوتی ہے۔  
 وسبب انتشاری اختلاف المصوب [نبض منشری] نبض کے منشری ہونے کے اسباب تین ہیں:  
 فی جرم العرق فی عفتہ و فجاجتہ (۱) جو ہر شریان میں ایسے مادہ کا انصباب ہو، جو بلحاظ  
 و نضجہ عفتہ، فجاجتہ، اور نضج کے مختلف ہو۔

یعنی ایسا مادہ جو ہر شریان کے اندر نفوذ کر جائے، جو کہیں پر متعفن ہو، کہیں پر خام ہو، اور کہیں پر نضج  
 یافتہ۔ مادہ کے ان اختلافات سے چونکہ شریان کے جوہر پلازما پڑتا ہے۔ اس لئے شریان کہیں سے سخت  
 ہوجائیگی، اور کہیں سے نرم، اور منشاریت کی صورت پیدا ہوجائیگی +

و اختلاف احوال العرق فی (۲) شراہین کے حالات بلحاظ عدالت و لیونہ کے  
 صلابتہ و لینہ و ورم فی الاعضاء مختلف ہوں یعنی شریان کے اجزاء سختی اور نرمی کے لحاظ  
 سے مختلف ہوں۔ (۳) اعصاب عصبانیہ مثلاً غشیہ  
 صدر و جنب میں ورم ہو۔

علامہ گیلانی و آملی وغیرہ اعصاب عصبانیہ کے ورم میں نبض کے منشری ہونے کی کیفیت اس طرح بیان کرتے ہیں کہ شراہین  
 کی جھلیوں یا ان کے طبقات میں دو قسم کے الیاف داخل ہیں: الیاف عصبیہ اور الیاف رابطہ۔ پھر ان الیاف عصبیہ  
 و رابطہ کا لگاؤ اور تعلق غشیہ صدر وغیرہ سے ہے، اس لئے جب مثلاً ذات الجنب کی صورت میں ان جھلیوں کے  
 اندر ورم ہوتا ہے، تو ان کے الیاف میں تعدد اور تناؤ لاحق ہوتا ہے، اور اس تناؤ اور کھنچاؤ کا اثر غشیہ صدر  
 وغیرہ سے شراہین کے طبقات تک پہنچتا ہے، یعنی طبقات شراہین کے وہ الیاف مختلف مقامات سے  
 کھنچے جاتے ہیں، جن کا تعلق سینہ کی جھلیوں کے الیاف سے ہوتا ہے۔ اس لئے شراہینوں کے  
 طبقات میں ان الیاف کے تسد کے مطابق پھیلنے اور سکڑنے کی قابلیت کم و بیش  
 ہوجاتی ہے؛ چنانچہ جن مقامات اور جن اجزاء میں کھنچاؤ کا اثر ہوتا ہے، وہاں نبض پست، صغیر اور  
 بطی ہوتی ہے، اور جو اجزاء اس کھنچاؤ سے محفوظ ہوتے ہیں، وہاں نبض بلند، عظیم اور سریع ہوتی  
 ہے۔ یہ شراہین کے احوال کی ترجمانی ہے۔ جو بہت حد تک مزید غور کا محتاج ہے۔ چنانچہ صاحب  
 ”خواشی عراقیہ“ نے اس سے اختلاف ظاہر کیا ہے؛ اگرچہ انہوں نے منشاریت کی وجہ اپنی طرف  
 سے بیان کی ہے، وہ بھی اسی طرح توجہ کا محتاج ہے۔ اسی طرح ”سیسی“ شارح قانون کا قول ہے کہ شیخ  
 نے منشاریت نبض کے جو اسباب بتائے ہیں، یہ محض بے معنی ہیں +

جالتوس نے "نبض کبیر" میں مشاریت نبض کی جو صورت بتائی ہے، وہ مذکورہ بالا تعلیل سے بالکل ملتی جلتی ہے۔ اسلئے وہ اس بارہ میں قول نبض بننے کے قابل نہیں ہے۔

وذوالقرعین سببہ شدّة [ذوالقرعین] (جسکو "نبض مطرّی" بھی کہا جاتا ہے) نبض القوة والحاجة وصلابة الالة ذوالقرعین کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت بھی قوی ہوتی ہے فلا تطاوع لما تكلفها القوة من اور حاجت بھی شدید ہوتی ہے، لیکن شریان میں چونکہ شدّت الانسباط دفعة واحدة کمین ہوتی ہے، اس لئے قوت جس تکلف کے ساتھ شریان کو پھیلانا سیریدان یقطع شيئاً بضربة چاہتی ہے، وہ اپنی سلابت کی وجہ سے یک نخت پورے واحداً فلا تطاوع فيلحقها بالآخری طور پر پھیل نہیں سکتی (اس لئے ایک ٹھوکر اور لگاتی ہے) وخصوصاً اذا تزايدت الحاجة تاکہ پھیلی کمی کا تدارک ہو جائے؛ جس طرف اگر کوئی شخص کسی چیز کو (مثلاً کھانسی سے) ایک ہی ضرب سے کاٹنا چاہتا دفعه

ہے، اور وہ کاٹ نہیں سکتا، تو وہ پہلی ناقص ضرب کے بعد لگے ہاتھ دوسری ضرب لگاتا ہے۔ نبض مذکور کی یہ صورت علی الخصوص اُس وقت واقع ہوتی ہے، جبکہ (کسی وجہ سے) حاجت یک نخت شدید ہو جائے (اور طبیعت کو اس قدر مجبور کرے کہ وہ ایک ٹھوکر کی بجائے دو ٹھوکریں لگائے)۔

مگر بعض لوگوں نے کہا ہے کہ نبض مطرّی کی صورت میں قوت کمزور ہوا کرتی ہے، اور طبقات شرایین ڈھیلے ہوتے ہیں، چنانچہ قلب کی پچکاری سے جو خون شریانوں میں روانہ ہوتا ہے، وہ شرایین کی پچک کی وجہ سے پھردا پس آنا چاہتا ہے، مگر شریان اعظم کی گواڑیوں کی وجہ سے وہ قلب تک واپس نہیں آنے پاتا، اس لئے خون میں ایک دوسرا جھٹکا لگتا ہے۔ اگر طبقات شرایین قوی ہوتے ہیں، تو اس دوسرے جھٹکے سے کم متاثر ہوتے ہیں؛ اور جب وہ ڈھیلے اور کمزور ہوتے ہیں، تو زیادہ متاثر ہوتے ہیں حتیٰ کہ نبض کی اصلی ٹھوکر کے بعد ایک دوسری ٹھوکر محسوس ہوا کرتی ہے، جو اصل اسی جھٹکے کا نتیجہ ہوتی ہے۔

وسبب النبض انفا سري ان تكون [نبض فارسی] نبض ذنب الفار کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چونکہ القوة ضعيفة فما خد عن اجتهاد قوت ضعیف ہوتی ہے، اس لئے وہ سعی و کوشش کے بعد الى استراحة يتلا سرج ومن بتدریج آرام لیتی ہے، اور گاہے وہ آرام و استراحت کے استراحة الى اجتهاد بعد بتدریج اپنی کوشش کو بڑھاتی ہے۔

پہلی صورت میں نبض عظم سے شروع ہو کر صغیر کی طرف جاے گی، اور دوسری صورت میں صغیر سے شروع ہو کر عظم کی طرف روانہ ہو گی۔ یعنی جب جدوجہد کے بعد بتدریج آرام کی طرف متوجہ ہو گی، تو ظاہر ہے کہ نبض عظیم سے بتدریج صغیر ہونی شروع ہو جائے گی؛ اور جب آرام و استراحت کے بعد بتدریج قوت بیدار ہو گی، تو نبض صغیر، جو قوت کی کمزوری اور ناتوانی سے پیدا ہوا کرتی ہے، بتدریج موٹی ہونی شروع ہو جائے گی +

عظم و صغیر کے علاوہ جن جن چیزوں کے لحاظ سے نبض ذنب الفار ہو سکتی ہے، سب کو اسی مثال پر قیاس کیا جاسکتا ہے +

والثابت علی حالة واحداً دل اور جو نبض (ضعف قوت کے باوجود) ایک حالت علی ضعف القوة و ذنب الفار پر قائم رہتی ہے (اور جس میں جدوجہد اور آرام و استراحت وما یشہر ادل علی قوۃ ما و علی کے لحاظ سے قوت کی بیداری میں فرق نہیں آتا ہے) وہ ان الضعف لیس فی الغایۃ ضعف کو زیادہ بتاتی ہے (کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قوت اتنی کمزور ہے کہ وہ جدوجہد کے لئے بیدار ہی نہیں ہو سکتی؛ اس کے برعکس) نبض ذنب الفار اور اس کے مانند دوسری نبضیں (جو ضعف کی ایک حالت پر قائم نہیں رہا کرتی ہیں) کچھ نہ کچھ قوت کا پتہ ضرور دیتی ہیں، اور اس امر کو بتاتی ہیں کہ ضعف انتہائی درجہ کا نہیں ہے (ورنہ طبیعت اور قوت کسی وقت بھی بیدار نہ ہوتی، اور نبض میں اس قسم کا کوئی اختلاف نمودار نہ ہوتا؛ چنانچہ نبض دودی اور نملی میں ضعف یقیناً زیادہ ہوا کرتا ہے) :

وإسداد الذنب المنقض ثم ذنب الفار کی قسموں کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے، الثابت شمال الذنب الراجر تو سب سے زیادہ رومی "ذنب منقضی" ہے، اس کے بعد "ذنب ثابت" اور اس کے بعد "ذنب راجع" (سب سے

لہ علامہ گیلانی نے قول شیخ کا اس موقع پر جو مفہوم سمجھا ہے، میں نے ترجمہ میں اس سے اختلاف کیا ہے، ورنہ قول شیخ میں اس مقام پر تناقض پیدا ہو جائے۔ گیلانی نے اس نبض کو جو ایک حالت پر قائم رہتی ہے۔ ذنب الفار کی ایک قسم قرار دیا ہے۔ ان شیخ نے اس موقع پر بتا دیا ہے کہ یہ ضعف پر زیادہ دلالت کرتی ہے۔ حالانکہ آگے چل کر شیخ خود کہتا ہے کہ سب رومی ذنب منقض ہیں +

کم ردی ہے) +

ان تمام کی تعریف اور سب کا مفصل بیان پچھلے صفحات میں گذر چکا ہے +

وسبب ذات الفترة اعیاء  
القوة واستراحتها وعارض  
مغافص يتصرف اليه النفس  
والطبيعة دفعة

**نبض ذو الفترة** نبض ذو الفترة کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت  
چونکہ (کسی وجہ سے) تھک جاتی ہے، اس لئے وہ آرام لینا  
چاہتی ہے (اور بیچ میں تحریک سے ہاتھ موڑ دیتی ہے، اسلئے  
خلافت توقع نبض میں وقفہ ہو جاتا ہے)۔ یا اس کی وجہ یہ ہوتی  
ہے کہ اچانک کوئی عارض لاحق ہو جاتا ہے (اور ناگہانی  
کوئی واقعہ اندرون اعضا میں پیش آ جاتا ہے) جسکی طرف  
ایک سخت نفس اور طبیعت کو متوجہ ہونا پڑتا ہے (اس لئے  
بیچ میں تحریک نبض سے غفلت ہو جاتی ہے، اور خلافت  
امید سکون لاحق ہو جاتا ہے) +

وسبب النبض المتشنج حركات  
غير طبيعية في القوة وسراة  
في قوام الالة

**نبض متشنج** نبض متشنج کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت سے بیقاعدہ  
حرکات (متشنج حرکات) سرزد ہوتے ہیں، اور آل یعنی شرائین  
کا قوام بھی فاسد ہوتا ہے +

گیلائی کہتے ہیں کہ نبض متشنج کے سبب کا تعلق دو چیزوں سے ہے: قوت اور آل۔ قوت تو بے ترتیب  
اور بے قاعدہ حرکات پیدا کرتی ہے۔ رہا آل، تو اسکا قوام درست نہیں ہوتا؛ یعنی اس کی ساخت کی طبعی  
حالت بگڑی ہوئی ہوتی ہے +

والنبض المرتعد ينبعث من  
قوة قوية ومن الة صلبة  
ومن حاجة شديدة ومن  
دون ذلك لا يجب ارتعاده

**نبض مرتعد** نبض مرتعد (مرتعش) اس وقت پیدا ہوتی ہے  
جسکے قوت قوی ہوتی ہے، آل میں صلابت ہوتی ہے، اور  
حاجت شدید ہوتی ہے۔ ان کے بغیر نبض میں ارتعاد (لرزش)  
کا پیدا ہونا ضروری نہیں ہے۔

گیلائی کہتے ہیں کہ ”نبض اوقات ضعف قوت کی وجہ سے بھی نبض میں لرزش پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر  
یہ نادر الواقع ہے“ اس لئے شیخ نے اسکو ترک فرمایا +

اسی طرح آملی کہتے ہیں کہ نبض مرتعد اس وقت بھی ہو سکتی ہے، جبکہ آل نرم ہو، اور قوت ضعیف ہو،  
والطوحی قد یكون سببه ضعف

**نبض مرنجی** نبض مرنجی کی وجہ بیشتر اوقات یہ ہوتی ہے کہ

القوة في الاكثر فلا يمكن ان  
يَسْبِطَ الا شيئا بعد شئ

چونکہ قوت ضعیف ہوتی ہے، اس لئے وہ شریان کو ایک  
لخت پھیلانے پر قادر نہیں ہوتی ہے، بلکہ وہ تھوڑا تھوڑا  
انبساط، آگے پیچھے (موج دریا کی طرح) پیدا کرتی ہے۔

ولین الآلة قد يكون سببا له  
وان لم تكن القوة شديدة  
الضعف لان الآلة الرطبة  
اللينة لا تقبل الهز والتحرك  
النافذ في جزء جزء قبول اليابس  
الصلب فان اليوسنة هيئ للهن  
والاسراع

گلہ شریان کی نرمی بھی نبض کی موجیت کا سبب  
بن جاتی ہے، خواہ قوت بہت زیادہ ضعیف نہ ہو۔  
اس لئے کہ اگر نرم اور تر چیز میں تحریک پیدا کی جائے، اس  
سے بلایا جائے، تو اس کے ہر ہر جزر میں یہ تحریک اس  
طرح سرایت نہ کر جائیگی، جس طرح ایک خشک اور سخت  
چیز میں سرایت کر جاتی ہے (یا سخت اور خشک چیز کے نام  
اجزاء جس طرح تحریک کو قبول کر لیتے ہیں، اس طرح نرم اور تر  
چیز کے تمام اجزاء قبول نہیں کیا کرتے)؛ کیونکہ یوسنت کی وجہ  
سے اجسام میں حرکت اور لرزش کی استعداد و قابلیت پیدا  
ہو جایا کرتی ہے۔

والصلب اليابس يتحرك اخره  
من تحريك اوله واما الرطب  
اللين فقد يجوز ان يتحرك منه  
جزء ولا ينفعل عن حركته جزء  
آخر لسرعة قبوله للانفصال  
والاستثناء والخلاف في الهيئته

چنانچہ اگر کسی سخت اور خشک جسم کے ابتدائی حصے  
میں تحریک پیدا کی جائے، تو اس تحریک سے اسکا آخری حصہ  
بھی حرکت میں آ جاتا ہے۔ اس کے برعکس تر اور نرم جسم میں  
یہ ممکن ہے کہ اس کے ایک حصہ میں تحریک پیدا کی جائے،  
اور دوسرا حصہ اس تحریک سے متاثر نہ ہو، اس سلسلے کہ  
نرم اور تر چیزیں بہ آسانی انفصال کو قبول کر سکتی ہیں (انکے  
اجزاء موثرات کے ہمارے بہ آسانی علیحدہ ہو سکتے ہیں)،  
بہ آسانی متاثر ہو سکتی ہیں، اور بہ آسانی ان کے اجزاء میں  
اختلاف ہیئت واقع ہو سکتا ہے۔

وسبب النبض الدودي والهيئ  
شدة الضعف حتى يجتمع البطء  
وتواتر واختلاف في اجزاء النبض

نبض دودی ونبضی [نبض دودی اور نبضی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ  
ضعف اتنی شدت کا ہوتا ہے کہ بطء، تواتر، اور نبض کے  
اجزاء میں اختلاف (اختلاف تام)، یہ ساری باتیں اکٹھی





و حاجتہما اعظم و اقوی کثیرا (میں) زبردست ہوتے ہیں، اور ان میں حاجتِ مرد و عورت  
و لان حاجتہما متما با لعظم شدید ہوتی ہے، اس لئے مردوں کی نبض (عورتوں کی نبض  
فنبضہما بطاً من نبض النساء کے مقابلہ میں) زیادہ عظیم اور قوی ہوا کرتی ہے۔ اور چونکہ  
واشد تفاوذاً فی الامر الاکثر مردوں میں نبض کے عظیم ہونے کی وجہ سے حاجتِ پوری  
ہو جاتی ہے، اس لئے ان کی نبض بسا اوقات عورتوں کی نبض  
کے مقابلہ میں زیادہ سست اور زیادہ متفاوت ہوتی ہے۔

یعنی چونکہ مردوں میں نبض عظیم ہوتی ہے، اور عظیم ہونے کی وجہ سے کام چل جاتا ہے، اس لئے ان میں  
سرعت اور تواتر کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ اس کے برعکس عورتوں میں چونکہ نبض عظیم نہیں ہوتی ہے، اس لئے  
اس کمی کا تداریک سرعت اور تواتر سے پورا کیا جاتا ہے۔ الغرض مردوں کی نبض میں سرعت اس لئے نہیں  
ہوتی ہے کہ عظیم کی وجہ سے حاجتِ پوری ہو جاتی ہے، اور تواتر اس لئے نہیں ہوتا کہ اگر بالفرض اس میں تواتر  
مان لیا جائے، تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ نبض سریع بھی ہے، کیونکہ قوت کے قیام کے باوجود  
تواتر اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا، جب تک اس سے پہلے سرعت پیدا نہ ہو لے۔ چنانچہ شیخ فرماتے  
ہیں :

وکل نبض یتثبت فیہ القوۃ جس نبض میں قوت کے قیام کے باوجود تواتر ہو، تو  
و یتواتر فیجب ان یسرع للاحالة اور کرنا چاہئے کہ وہ یقیناً سریع بھی ہے ؛ کیونکہ تواتر  
لان السرعة قبل التواتر کا درجہ تو سرعت کے بعد ہے +

یہ ناممکن ہے کہ قوت کے قیام کے باوجود کوئی نبض متواتر ہو جائے، اور وہ سریع نہ ہو۔ بلکہ اصل  
یہ ہے کہ قوت جب قائم ہوتی ہے، اور حاجتِ پوری نہیں ہوتی، تو نبض سریع ہو جاتی ہے، اور جب  
سرعت سے بھی کام نہیں چلتا ہے، تو نبض میں سرعت کے باوجود تواتر بھی آ جاتا ہے +

فلذلک کما ان نبض الرجال یہی وجہ ہے کہ مردوں کی نبض جس طرح (عورتوں کے  
ابطأ فکذلک هو اشد تفاوذاً مقابلہ میں) زیادہ بطنی ہوتی ہے، اسی طرح ان کی نبض  
زیادہ متفاوت بھی ہوا کرتی ہے (اور نہ اگر یہ متواتر  
ہوتی، تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ یہ سریع بھی ہے ؛ حالانکہ  
مردوں کی نبض عورتوں کے مقابلہ میں بطنی ہوا کرتی ہے)۔

و نبض الصبیان البین للرطوبة بچوں کی نبض بچوں کی نبض رطوبت کی وجہ سے نسبتاً

واضعف واشد تواثرًا لان نرم، ضعیف، اور متواتر ہوتی ہے؛ اسلئے کہ بچوں میں الحارۃ قویۃ والقوۃ لیست حرارت قوی ہوتی ہے را درجب حرارت قوی ہے، تو یقیناً بقویۃ فانهم غیر مستملین حاجت بھی شدید ہوگی، لیکن ان میں قوت قوی نہیں ہوتی ہے، اسلئے کہ اب تک ان کے نشوونما کی تکمیل نہیں ہوئی ہے بعد

(اور جوانی سے پہلے یہ ناقص انخلقت ہیں) +

جب یہ معلوم ہو گیا کہ بچوں میں حاجت کے شدید ہونے کے باوجود قوت قوی نہیں ہوتی ہے، تو اب ظاہر ہے کہ ان کی نبض عظیم نہ ہو سکے گی، بلکہ ان کی نبض سریع اور متواتر ہوگی؛ تاکہ عظم کی کمی کا تدارک سرعت و تواتر سے ہو جائے، رہا یہ کہ شیخ نے اس موقع پر تواتر کے ساتھ سرعت کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس کے ذکر کرنے کی چند ان ضرورت اس وجہ سے نہیں ہے کہ سرعت تواتر سے پہلے ہوا کرتی ہے + ونبض الصبیان علی قیاس بچوں کی نبض مقدار اعضاء کے تناسب کے لحاظ سے مقدار اجسادہم عظیم کان عظیم ہوتی ہے؛ اس لئے کہ بچوں میں شریاں بہت ہی نرم القم شدیدۃ اللین وحاجتہم اور ان میں حاجت بہت شدید ہوتی ہے۔ اور ان کے شدیدۃ ویست قوتہم بالنسبة اجسام کے مقدار کے لحاظ سے اگر قوت کا موازنہ کیا جائے، تو الی مقدار ابدانہم ضعیفۃ لان وہ زیادہ ضعیف بھی نہیں ہوتی ہے؛ کیونکہ بچوں کے ابدانہم صغیرۃ المقدار کلا اعضاء چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اسلئے نبض میں عظم پیدا ان نبضہم بالقیاس الی نبض بوجہ اس ہے، کیونکہ عظم پیدا ہونے کے لئے جن اسباب کی مستملین لیس بعظیم ضرورت ہے، وہ یہی مذکورہ بالا اسباب ہیں؛ شدت حاجت ترقی آلہ، اور قوت کا قوی ہونا۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ بچوں کی نبض بالغوں کے مقابلہ میں عظیم نہیں ہوتی ہے؛ بلکہ ان کے مقابلہ میں صغیر ہوتی ہے) +

ولکنہ اسرع واشد تواثرًا للحاجة پھر یہ بھی جاننا چاہئے کہ بچوں کی نبض باوجود عظیم ہونے فان الصبیان یکثر فیہم اجتماع کے، شدت حاجت کی وجہ سے زیادہ سریع اور متواتر بھی البضائر الدخانی لکثرة ہضمہم ہوتی ہے (یہ نہیں ہے کہ جوانوں کی طرح عظیم ہونے کے تواثرۃ فیہم ویکثر لدن لث ساتھ بطبی اور متفاوت ہوں)۔ اور حاجت کے شدید ہونے حاجتہم الی اخراجه والے کی وجہ سے کہ (بچہ) چار بار بار کھاتے ہیں، اسلئے ان میں

تدویج حارہم الغریزی

ہضم کی کثرت اور ہضم کا تواثر ہوتا ہے، اس لئے ان کے بدن میں بخارات دغانیہ بکثرت جمع ہو جاتے ہیں، اور ان بخارات کے خارج کرنے کی، اور مارغریزی کی تدویج کی ضرورت ان میں زیادہ ہوتی ہے (اسلئے بچوں کی نبض میں نسبتاً سرعت اور تواثر زیادہ ہوتے ہیں) +

جوانوں کی نبض رہی جوانوں کی نبض، تو عظم اس میں زیادہ ہوتا ہے، مگر سرعت اس میں زیادہ نہیں ہوتی ہے، بلکہ سرعت اور تواثر میں تو بہت ہی کمی ہوتی ہے، اور حدود تفاوت میں داخل ہوتی ہے +

پھر جو لوگ عنفوان شباب رجوانی کے ابتدائی دور میں ہوتے ہیں، ان کی نبض نسبتاً زیادہ عظیم ہوتی ہے، اور جو لوگ شباب کے درمیانی دور میں ہوتے ہیں، ان کی نبض نسبتاً زیادہ قوی ہوتی ہے +

اور یہ ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ بچوں اور جوانوں میں حرات تقریباً برابر ہی سی ہوتی ہے، اس لئے ان دونوں میں حاجت تدویج بھی قریب قریب برابر ہی ہوتی ہے، لیکن جوانوں میں چونکہ قوت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے ان میں نبض کے اندر اتنا عظم پیدا ہو جاتا ہے، جو سرعت اور تواثر سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اور یہ نکتہ معلوم ہی ہے کہ عظم پیدا کرنے کا اصلی ذریعہ ”قوت“ ہے۔ یہی حاجت، تو وہ قوت کو متوجہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے، اور رہا آلہ (شریان)، تو وہ ایک امر معاون کی حیثیت رکھتا ہے (اسلئے کہ بچوں میں حاجت شدید ہوتی ہے، اور شریان بھی نرم ہوتی ہے، مگر چونکہ ان میں بمقابلہ جوانوں کے قوت زیادہ قوی نہیں ہوتی ہے، اسلئے ان میں اتنا عظم بھی نہیں پیدا ہوتا، کہ سرعت اور تواثر سے

واما نبض الشبان فرائد في العظم وليس بترائد في السرعة بل هونا قص فيها جذاً وفي التواتر وذهب الى التفاوت لكن نبض الذين هم في اول الشباب اعظم ونبض الذين هم في وسط الشباب اقوى

وقد كُنَّا يَتَنَّا ان الحراسرة في الصبيان والشبان قريبة من المتساوية فيكون الحاجة فيهما متقاربة لكن القوة في الشبان ترائد فتلغ بالعظم ما يغني عن السرعة والتواتر وملاك الامر في ايجاب العظم هو القوة واما الحاجة فلا عية واما الكالة فمعينة

بے نیازی ہو جائے) \*

و نبض الکھول اصغر و ذلك للضعف و اقل سرعة لذلك ايضا و لعدم الحاجة و هو لذلك اشد تفاوتاً و نبض کم ہوا کرتی ہے۔ نیز سرعت کے کم ہونے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ ان میں حاجت بھی کم ہی ہوتی ہے؛ اسی وجہ سے ان کی نبض میں تفاوت زیادہ ہوتا ہے \*

و نبض الشيوخ الممعنين في السن و نبض صغير متفاوت بطي و ربما كان لئناً بسبب الرطوبات الغريبة لا الغريزية و نبض نرم بھی ہوا کرتی ہے۔ اور بے اوقات رطوبات غریبہ کی وجہ سے — نہ کہ رطوبات اسلیہ کی وجہ سے — انکی نبض نرم بھی ہوا کرتی ہے \*

### الفصل الثامن في نبض الاخرجة فصل (۹) مختلف مزاجوں کی نبض

المزاج الحار اشد حاجة فان ساعدت القوة و الا لالة كان للنبض عظماً و ان خالف احدها كان على ما فصل فيما سلف و گرم مزاج والوں میں (تردد و حرارت کی) حاجت زیادہ ہوا کرتی ہے (خواہ مزاج کی گرمی طبعی ہو، یا عارضی؛ اور خواہ یہ مزاج اچھا ہو، یا بُرا؛ اور خواہ یہ حرارت کسی طور پر حاصل ہوئی ہو)۔ چنانچہ اگر قوت اور آلہ بھی (شدت حاجت کا) ساتھ دیں (یعنی شدت حاجت کے ساتھ اگر قوت بھی قوی ہو، اور شریان بھی نرم ہو) تو نبض عظیم ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر ان دونوں چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بھی مخالف ہو (اور وہ ساتھ نہ دے) تو اس صورت میں وہی ہوگا، جسکی تفصیل گذشتہ بیانات میں ہو چکی ہے (یعنی ایسی صورت میں نبض عظیم نہ ہوگی)۔

مزاج کی حرارت گاہے طبعی ہوتی ہے، اور گاہے سورہ مزاج کی وجہ سے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سورہ مزاج کی صورت میں قوت ضعیف ہوتی ہے، اور پہلی صورت میں قوی۔ چنانچہ اسی فرق کو شیخ ذیل میں بیان کرتے ہیں، کیونکہ اس سے نبض کے احکام پر اثر پڑتا ہے:

مزاج کی حرارت گاہے طبعی ہوتی ہے، اور گاہے سورہ مزاج کی وجہ سے۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سورہ مزاج کی صورت میں قوت ضعیف ہوتی ہے، اور پہلی صورت میں قوی۔ چنانچہ اسی فرق کو شیخ ذیل میں بیان کرتے ہیں، کیونکہ اس سے نبض کے احکام پر اثر پڑتا ہے:

وان كان الحار ليس سوء مزاج بل طبيعياً كان المزاج قوياً صحيحاً والقوة قوية جداً ولا تظن ان الحار اسرة الغريزية توجب تزيداً نقصاناً في القوة بالغة ما بلغت بل توجب القوة في جوهر الروح والشهامة في النفس

جب مزاج میں گرمی سوء مزاج کی وجہ سے نہیں پیدا ہوتی، بلکہ وہ طبعی ہوتی ہے، تو مزاج قوی اور صحیح ہوتا ہے اور قوت بہت قوی ہوتی ہے (اس لئے ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں نبض یقیناً عظیم ہوگی) اور یہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہئے کہ حرارت غریزیہ کی زیادتی بدن میں جس حد تک بڑھتی جاتی ہے، اُسی قدر قوت میں کمی آتی جاتی ہے؛ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حرارت غریزیہ کی زیادتی سے جو ہر روح میں قوت حاصل ہوا کرتی ہے، اور نفس میں شجاعت و شہامت +

والحار اسرة التابعة لسوء المزاج كلما ازدادت شدة ازدادت القوة ضعفاً

اور جو حرارت سوء مزاج کی وجہ سے بدن میں پیدا ہوتی ہے، اُس کی شدت جتنی بڑھتی چلی جاتی ہے، اُسی قدر قوت ضعیف ہوتی چلی جاتی ہے۔

واقما المزاج البارد فيميل النبض الى جهات النقصان مثل البصر خصوصاً والبطوء والتفاوت

بار والمزاج والوں کی نبض کا میلان نقصان کے پہلوؤں — صفر، بطور، اور تفاوت — کی طرف ہوتا ہے، جن میں سے زیادہ خصوصیت صفر کو ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ برودت کی وجہ سے ترویج کی حاجت کم ہو جاتی ہے، اور قوت بھی ضعیف ہو جاتی ہے؛ خواہ یہ برودت حرارت کی طرح خلقی ہو، یا مارضی) +

فان كانت الالة لينت كان عرضاً او كذا او كذا بطوءه وتفاوته وان كانت صلبة كان دون ذلك

پھر اگر برودت کے ساتھ شریان میں بھی نرمی ہو۔ تو نبض کا عرض زیادہ ہو جائیگا (نبض زیادہ چوڑی ہو جائیگی) اور اسی طرح اس کا بطور اور تفاوت بھی بڑھ جائیگا۔ لیکن اسکے برعکس اگر شریان میں سختی ہو، تو ان سب چیزوں میں کمی آ جائیگی (یعنی عرض، بطور، اور تفاوت کم ہو جائیگا)۔

حرارت کی زیادتی جس طرح نفع پیدا کرتی ہے، اسی طرح برودت کی زیادتی بھی، مگر ان دونوں میں فرق ہے؛ برودت میں نفع پیدا کرنے کی جتنی قابلیت ہے، اتنی حرارت میں نہیں۔ اسی مقصود کو اب شیخ بیان کرنا چاہتے ہیں :

والضعف الذی یوساۓ سوء  
المزاج البارد اکثر من الذی یورقه  
سوء المزاج الحار کان الحار  
اشد موافقۃ للغریزۃ  
واما المزاج المرطب فیتبعه  
الموجیۃ ولا استعراض

سور مزاج حار سے جتنا ضعف پیدا ہوا کرتا ہے، اس  
سے زیادہ سور مزاج بارو سے ہوتا ہے، کیونکہ بہت بار  
برودت کے حرارت کو طبیعت سے زیادہ موافقت و مناسبت  
ہے (چنانچہ بحث مزاج میں اس کی پوری تفصیل گزر چکی ہے)۔  
مرطوب المزاج والوں کی نبض میں موجیت ہوتی  
ہے، اور ان کی نبض میں عرض زیادہ ہوتا ہے (چوڑی  
زیادہ ہوتی ہے) +

والیابس یتبعه الضیق والصلابة  
ثم ان كانت القوة قوية والحاجة  
شدیدۃ حدث ذوالقرعین  
والمشیخ والمرتعش

اور یابس المزاج والوں کی نبض میں تنگی اور  
مختی ہوتی ہے۔ پھر اگر (بہت کے باوجود) قوت بھی  
قوی ہو، اور حاجت بھی شدید ہو، تو نبض ذوالقرعین  
متشیخ اور مرتعش پیدا ہو جاتی ہے +

ثم ایاک ان ترکب علی حفظ  
منک للاصول

(جب مزاج مفرد کے لحاظ سے نبض کے احکام تمہیں  
معلوم ہو گئے، تو) اب یہ تمہارا کام ہے کہ اصول کی حفاظت  
کرتے ہوئے تم ان کو ترکیب دے لو (چنانچہ مثلاً اگر کسی  
شخص کا مزاج حار رطب ہو، تو اس کی نبض کی حالت  
مزاج حار اور مزاج رطب کی حالت سے مرکب ہوگی) +

وقد یعرض للانسان واحد ان

بعض مرتبہ اتفاقاً ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ ایک ہی شخص

یختلف مزاج احد شقیہ فیکون

کے دونوں جانب (دائیں اور بائیں شق) کا مزاج ایک دوسرے

احد شقیہ بارداً والاخر حاراً

سے مختلف ہوتا ہے، ایک پہلو اگر سرد ہوتا ہے، تو دوسرا

فیعرض له ان یکون نبضاً شقیہ

پہلو گرم؛ اس لئے دونوں شق کی نبض بہ تقاضائے حرارت

مختلفین الاختلاف الذی توجیه

برودت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے؛ چنانچہ

الحراسۃ والبرودۃ فیکون

گرم جانب کی نبض وہی ہوتی ہے جو مزاج کی گرمی سے

الجانب الحار نبضہ نبض المزاج

(گرم مزاج والوں میں) پیدا ہوتی ہے (جبکہ پہلے بتایا

الحار والجانب البارد نبضہ

جا چکا ہے)، اور سرد جانب کی نبض اُس قسم کی ہوتی ہے

نبض المزاج البارد

جو مزاج بارو سے (بارد المزاج والوں میں) پیدا

ہوتی ہے +

ومن هذا يعلم ان النبض في  
انبساطه و انقباضه ليس على سبيل  
مد و جزر من القلب بل على  
سبيل انبساط و انقباض من  
جرم الشريان نفسه

اس سے معلوم ہو گیا کہ (دونوں جانب کی) نبض کا  
انبساط و انقباض (اور ان میں باہمی اختلاف) قلب کے  
مد و جزر سے وابستہ نہیں ہے (قلب کے بھار بھائے سے  
متعلق نہیں ہے، کہ قلب ایک جانب خون زیادہ روانہ  
کرتا ہے، اور دوسری جانب کم) بلکہ خود جرم شریان  
کے انبساط و انقباض سے وابستہ ہے (یعنی ایک جانب کی  
شریان حرارت کی وجہ سے پھیل جاتی ہے، اور دوسری  
جانب کی شریان برودت کی وجہ سے سکڑ جاتی ہے) +

شیخ کے اس کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض صورتوں میں ایسی مثال ملتی ہے کہ ایک جانب کی نبض  
مثلاً حرارت کی وجہ سے قوی اور عظیم ہو جاتی ہے، اور دوسرے ہاتھ کی نبض برودت کی وجہ سے ضعیف  
و صغیر ہو جاتی ہے، تو اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ ایک جانب کی شریان بذات خاص  
متعلقہ اسباب سے مثلاً حرارت سے پھیل جاتی ہے، اور اس کا انبساط قوی اور بڑا ہو جاتا ہے،  
اس لئے اس حار جانب کی نبض عظیم و قوی ہو جاتی ہے۔ اور دوسری جانب کی شریان برودت کے  
اثر سے سکڑ جاتی ہے، اور متعلقہ اسباب سے اس کا انبساط ضعیف اور چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اس لئے  
بارد جانب کی نبض صغیر و ضعیف ہو جاتی ہے +

اس کے برعکس اگر یہ کہا جائے کہ نبض کا انبساط و انقباض بذات خاص جرم شریان کے سکڑنے  
اور پھیلنے سے وابستہ نہیں ہے، بلکہ قلب کے بھار بھائے اور مد و جزر پر موقوف ہے، یعنی جب قلب  
سے خون کا سیلاب ایک جانب قوت کے ساتھ شریانوں میں روانہ ہوتا ہے، جسکو قلب کا سیلاب  
”بھارا“ کہنا چاہئے، تو نبض عظیم اور قوی ہوتی ہے، اور جب اس کا سیلاب دوسری جانب کی  
ساتھ شریانوں میں روانہ ہوتا ہے، جسکو قلب کا جھٹکا (بھاٹا) کہنا چاہئے، تو نبض ضعیف اور  
اور صغیر ہوتی ہے +

تو یہ بالکل غلط ہے، کیونکہ قلب سے تو ایک مقدار میں خون دونوں جانبوں کی طرف روانہ ہوتا ہے  
اور قلب کی قوت دونوں جانبوں کے لئے برابر کام کرتی ہے، حالانکہ مشاہدہ یہ بتاتا ہے کہ کبھی ایک  
بہی شخص کی دونوں، دائیں اور بائیں نبضیں، برودت و حرارت کے اثر سے کم و بیش ہو جایا کرتی ہیں؛



پھر اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ نبض کا انقباض و انبساط نفس شریان کے انقباض و نبساط کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس طرف کی شریان براہ راست کسی وجہ سے زیادہ پھیلائی گئی، اس جانب کی نبض عظیم و قوی ہو جائیگی۔ چنانچہ صورت مذکورہ میں عمل حرارت سے ایک طرف کی شریان چونکہ پھیل جاتی ہے اسلئے اس طرف کی نبض عظیم ہو جایا کرتی ہے، اور دوسری جانب کی شریان عمل برودت سے چونکہ سکڑ جایا کرتی ہے، اسلئے اس جانب کی نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ اس پہلو ہی اور جانبی حرارت و برودت کا اثر قلب پر نہیں پڑتا ہے، اور نہ اس اختلاف نبض میں قلب کے فعل کو دخل ہے۔ وہ تو برابر دونوں طرف کی شریانوں میں ایک جیسی قوت سے، اور ایک مقدار پر خون روانہ کرتا ہے۔ لیکن جدھر کی شریان زیادہ پھیلی ہوئی ہوتی ہے، وہ زیادہ خون کو لے لیتی ہے، اور جس طرف کی شریان تنگ ہوتی ہے، اس میں خون کم جاتا ہے۔

یہ تمکو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ نبض کی حرکت کا دار مدار اور علت قاعلی قلب کی قوت حیوانیہ ہے، جسکو اسباب اسکو میں سب سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ قلب کی یہ قوت دونوں جانبوں کے لئے برابر کام کرتی ہے، اور قلب ہی کے انقباض و انبساط پر تمام بدن کی شریانوں کی حرکت موقوف ہے۔ لیکن چونکہ شریانوں کے اندر مخصوص ایات عصبیہ و عضلیہ کی وجہ سے اس امر کی قابلیت پائی جاتی ہے کہ انکا قطر دیگر اثرات سے (مثلاً حرارت و برودت سے) چھوٹا بڑا ہو سکتا ہے، جیسا کہ درم حار اور چڑٹ کے آس پاس کی شریانیں زیادہ پھیل جایا کرتی ہیں، اس لئے یہ ممکن ہے کہ ایک جانب کی شریان اس جانب کی حرارت کی وجہ سے پھیل جائے، اور دوسری جانب کی شریان برودت کے اثر سے تنگ ہو جائے۔ الغرض قلب کی تحریک اور اسکا عمل مشترک اور عام ہوا کرتا ہے، اور اس قسم کے مقامی اختلافات مقامی اثرات سے شریانوں میں حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس قسم کے مقامی اختلافات کا تعلق قلب سے وابستہ نہ ہو سکیگا۔

## الفصل التاسع فی نبض و فصول فصل (۹) مختلف موسموں کی نبض

اما الربیع فیکون النبض فیہ معتدلاً فی کل شیء و نرائد فی القوة  
موسم بھج کی نبض ہر چیز میں (تمام مذکورہ اجناس میں) معتدل ہوتی ہے، لیکن قوت میں زائد ہوتی ہے۔  
وفي الصيف یكون سریعًا متواترًا  
موسم گرما کی نبض شدت حاجت کی وجہ سے سریع اور متواتر ہوتی ہے، اور موسم گرما کی بیرونی شدید اور

القوة بتحلل الروح للحارة الخارجة  
المستولية المفردة

غالب حرارت کی وجہ سے چونکہ روح تحلیل ہو جاتی ہے،  
اور روح کے تحلیل ہو جانے سے قوت تحلیل ہو جاتی ہے

اس لئے گرما کی نبض صغیر، اور ضعیف بھی ہوتی ہے +

موسم سرما کی نبض میں مقابلہ تفاوت، بطور،

دما فی الشتاء فيكون أشد  
تفاوتًا وابطأ وضعفًا مع ان  
صغیر لان القوة تضعف

اور ضعف زیادہ ہوتا ہے، اور ان باتوں کے ساتھ وہ  
صغیر بھی ہوتی ہے، اسلئے کہ سرما میں قوت (قوت قلبیہ)

ضعیف ہو جاتی ہے (بشرطیکہ وہ مالک بہت ہی ٹھنڈے  
ہوں، اور انسان کا مزاج بھی باردا اور ضعیف ہو، کہ وہ

شدت بردوت کا متحمل نہ ہو سکے۔ ورنہ اس کے برعکس  
وہی صورت پیدا ہوگی، جسے شیخ نے ذیل میں

بیان کیا ہے :

وفي بعض الأبدان يتفق ان  
تحتقن الحارة في الغور فتجتمع

بعض لوگوں میں گاہے یہ ہوتا ہے کہ (بردوت

وتقوى القوة وذلك اذا كان  
المناج الحار غالبًا مفتاوماً

اکٹھی ہو جاتی ہے، جس سے (بجائے ضعیف ہونے

للبرد لا ينفعل عنه فلا يعيق البرد  
ہوتا ہے، جبکہ اس شخص کے مزاج میں حرارت کا غلبہ

ہوا، جو بردوت سے مقابلہ کرتی ہے، اور اس سے  
متاثرہ (اور مغلوب) نہیں ہوتی۔ اس لئے ایسے گرم مزاج

شخص کے بدن میں سردی گھٹنے نہیں پاتی (کہ اندر جا کر  
قوت کو کمزور و برباد کر دے) +

واما في الخريف فيكون النبض  
موسم خریف کی نبض مختلف ہوتی ہے، اور

مختلفًا والى الضعف ما هو أمتا  
ضعف کی طرف اسکا خاص میلان ہوتا ہے۔ چنانچہ اس

سلہ اگر بجائے اس کے یہ کہا جاتا، تو بہتر ہوتا کہ "موسم سرما میں حاجت ترویج کم ہو جاتی ہے"۔ کیونکہ  
یہ غلط ہے کہ سرما میں قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر وہ شرائط بڑھائے جائیں، تو یہ جسم کم

صحیح ہو سکے گا +

اختلافہ فی سبب کثرة استحالة موسم کی نبض میں "اختلاف" تو اس وجہ سے ہوتا ہے کہ المزاج العرضی فی الخریف تا سرة موسم خریف کے (طبعی مزاج میں اگرچہ اعتدال ہے، مگر اسکے) الی حرو تا سرة الے جرد واما عارضی مزاج میں (دن رات اور صبح و شام ہوا کی لطافت کی ضعفہ فلذلک ایضاً فان المزاج وجہ) بہت زیادہ تغیرات و استحالات ہوا کرتے ہیں، گا ہے المختلف کل وقت استدانکایہ گرنی کا غلبہ ہو جاتا ہے (جیسا کہ دوپہر کے وقت) اور گا ہے من الملتسابہ المستوی وان کان سردی کا (جیسا کہ صبح و شام اور رات کے وقت)۔ الغرض من حالات کے بار بار بدلنے اور بدن پر تواردا تضاد واقع ہونے کی وجہ سے قوت ضعیف ہو جاتی ہے، اور ضعف قوت کی وجہ سے نبض میں اختلاف رونما ہو جاتا ہے)۔ سلع ہذا اس موسم کی نبض میں "ضعف" بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے؛ کیونکہ جس مزاج میں ہر وقت تغیر و اختلاف ہوا کرتا ہے، وہ اس مزاج کے مقابلہ میں زیادہ ایذا پہنچاتا (اور ضعف کا باعث بنتا ہے) جو ہموار اور مستوی ہو؛ خواہ یہ ہموار مزاج ردی اور فاسد ہی کیوں نہ ہو (بشرطیکہ فساد و ردائے دونوں میں مشترک ہو)۔ اب ظاہر ہے کہ جو مزاج فاسد ہونے کے باوجود مختلف الاحوال ہو، اور ہر وقت اس کی وجہ سے بدن پر تواردا تضاد ہو رہا ہو، وہ یقیناً ضعف زیادہ پیدا کرے گا) +

ولان الخریف زمان من اقصى لطیعة الحیوة لان الخریف یضعف والیبس لیشند دوسرے خریف کی نبض میں ضعف اس وجہ سے بھی لاحق ہوتا ہے کہ خریف کا موسم طبیعت حیات (مقتضائے حیات) کے خلاف ہے؛ کیونکہ خریف کے موسم میں حرارت تو ضعیف ہوتی ہے، اور یہ سبب شدید (حالانکہ طبیعت حیات کے لئے حرارت و رطوبت کی ضرورت شدید ہے، اور ان ہی دونوں چیزوں سے زندگی کے سارے کام چل رہے ہیں) +

واما نبض الفصول التي بين  
الفصول فانه يناسب الفصول  
التي تليها

رہی ان موسموں کی نبض جو مختلف موسموں کے  
درمیان میں ہوتے ہیں (مختلف موسموں کے درمیان فی  
اوقات کی نبض، جبکہ ایک موسم دوسرے موسم میں داخل  
ہوتا ہے، اور جسکو "زمانہ تداخل" کہا جاتا ہے،  
توان کے احکام متصلہ اور متواصلہ فصول کے احکام کے مطابق  
ہوتے ہیں \*۔

یعنی مذکورہ بالا احکام تو وہ تھے جو ہر موسم کے درمیان فی زمانہ میں رونما ہوتے ہیں، جبکہ وہ موسم  
اپنی پوری تیزی پر ہوتا ہے، اور جبکہ اس موسم کا پورا مزاج اور پوری طبیعت بلا کسی تغیر کے پائی جاتی ہے،  
رہے وہ احکام جو اس زمانہ سے وابستہ ہیں، جو ان موسموں کے درمیان ہوتا ہے، مثلاً ربیع کا ابتدائی  
زمانہ اور موسم سرما کے اختتام کا زمانہ، توان موسموں کے احکام بدووت و حرات کی کمی و بیشی کے لحاظ  
سے وہی ہونگے جو ان کے زمانہ کے اس پاس موسم گزرے ہیں۔ مثلاً مثال مذکور میں سرما کا اختتام ہر  
اور ربیع کی ابتدا، تو اس زمانہ کی نبض میں دونوں متصلہ موسموں کا اثر ہوگا \*۔

## الفصل العاشر فی نبض البلدان فصل (۱۰) مختلف ممالک کی نبض

من البلدان معتدلة سبعة  
ومنها حارة صيفية ومنها باردة  
شتوية ومنها يالسة خريفية  
فيكون احكام النبض فيها على  
قياس ما عرفت من نبض  
الفصول

بعض ممالک (آب و ہوا کے لحاظ سے، معتدل ہوتے  
ہیں، اور ان کی حالت موسم ربیع کی سی ہوتی ہے؛ بعض  
ممالک گرم ہوتے ہیں، اور ان کی حالت موسم گرما کی سی  
ہوتی ہے؛ بعض ممالک سرد ہوتے ہیں، اور ان کی حالت  
موسم سرما کی سی ہوتی ہے؛ بعض ممالک خشک ہوتے ہیں  
اور ان کی حالت موسم خریف کی سی ہوتی ہے؛ اس لئے  
ان ممالک کے نبض کے احکام انہی موسموں کی نبض پر قیاس  
کرنا چاہئے، جو تمہیں معلوم ہو چکی ہے \*۔

الفصل الحادی عشر فی النبض فصل (۱۱) وہ نبض جو مختلف چیزوں کے کھانے

پیٹھ سے پیدا ہوتی ہے

الذی یوجبہ الملتاؤل

الملتاؤل یغیر حال النبض بکیفیتہ وکمیتہ

مُتَنَّاؤِلَات (کھانے پینے کی چیزیں، خواہ دوا ہوں، یا غذا، یا پانی وغیرہ) نبض میں اپنی کیفیت کے ذریعہ بھی تغیر پیدا کرتے ہیں، اور اپنی کیت (مقدار کے ذریعہ بھی) +

امام من کیفیتہ فبان یمیل الے

الستخین اوالی التبرید فی غیرہ

بمقتضی ذلک

چنانچہ کیفیت کے ذریعہ تغیر پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ شے تَنَّاؤِل (یعنی ماکول یا مشروب) جب گرمی یا سردی کی طرف مائل ہوتی ہے (یعنی اس میں گرمی یا سردی اعتدال سے زیادہ ہوتی ہے) تو یہ اپنے میلان کے تقاضے کے مطابق نبض میں تغیر پیدا کر دیتی ہے +

وامام من کمیتہ فان کان معتدلاً

صار النبض تراثلاً فی العظم

والسرعة والتواثر لزیادۃ

القوة والحماسة ویلبث هذا

التاثير مدة

اور کیت کے ذریعہ تغیر پیدا کرنے کی صورت یہ ہے کہ جب شے تَنَّاؤِل (ماکول و مشروب) کیت کے لحاظ سے معتدل ہوتی ہے، تو نبض میں غلظ، سرعت، اور تواثر کم اس لئے بڑھ جاتا ہے کہ (ایسی معتدل المقدار غذا سے) بدن میں قوت اور حرارت بڑھ جاتی ہے، اور یہ اثر ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے (یعنی نبض میں یہ اثر اُس وقت تک قائم رہتا ہے، جب تک اُس غذا معتدل المقدار کا اثر بدن میں بلحاظ قوت و حرارت کے قائم رہتا ہے) +

وان کان کثیر المقدار جداً

صار النبض مختلفاً بلا نظام

لثقل الطعام علی القوة

اور جب غذا مقدار کے لحاظ سے زیادہ کھائی جاتی ہے، تو چونکہ غذا کے بوجھ سے قوت دب جاتی ہے، اس لئے اس وقت نبض مختلف چلتی ہے، اور اس اختلاف میں نظام بھی نہیں رہتا ہے +

گیا آئی کا قول ہے: بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ غذا کھاتے ہی، قبل اس کے کہ اس سے اخلاط وغیرہ بنیں، اور بعض اوقات صرف غذا کی مرغوب بو کے پہنچنے سے نبض میں قوت اور غلظ پیدا

ہو جاتا ہے۔

اس میں اثر نہ یا وہ تر نفس کے تاثرات اور خیالات کا ہے، جس سے افعال تغذیہ اور انفعال تولید حرارت میں تحریک پہنچ جایا کرتی ہے، جس سے قلب و دماغ کے افعال بہت جلد تیز یا سست ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کسی خبر مفرح کے سنے سے قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اور بھی دیگر موثرات ہیں، جو قلب کے فعل میں تغیر و اختلاف پیدا کر دیتے ہیں +

وکل ثقل یوجب اختلاف النبض اور ثقل خواہ کسی قسم کا ہو (یعنی غذا کا بوجھ خواہ کسی درجہ کا ہو) نبض میں اختلاف پیدا ہی کر دیا کرتا ہو۔ گیلانی نے ثقل غذاء کے تین مدارج بیان کئے ہیں: (۱) غذا کی کثرت درجہ افراط کی ہو؛

(۲) غذا کی کثرت حد افراط سے کم ہو؛ (۳) غذا کی کثرت درجہ اعتدال سے بھی کم ہو، لیکن بہر حال کثرت ضرور ہو +

و من عمار کا غائیس ان سرعۃً لیکن ارکا غائیس (یا یہ نسخہ دیگر — ار جبالس) چونکہ شد من تواترہ و هذا کا گمان ہے کہ اس وقت ثقل غذا کے وقت، جبکہ غذا تغیر لا بہت لان السبب ثابت کی کثرت حد افراط تک کی گئی ہو) نبض کے تواتر میں اتنی وان کان فی اکثرۃ دون هذا شدت نہیں ہوتی، جتنی کہ اسکی سرعت میں ہوتی ہے۔ اس کان الا اختلاف منتظما وان کان وقت نبض کا یہ تغیر دیر تک اس لئے قائم رہتا ہے کہ سبب قلیل المقدار کان النبض اقل تغیر (یعنی ثقل غذا) بھی دیر تک باقی رہتا ہے۔ پھر اگر اختلافنا و عظما و سرعۃ و لا غذا کی کثرت اس سے کم ہو، تو نبض کے اختلاف میں منتظام یثبت تغیرہ کثیرا لان المادۃ بھی ہوگا۔ اور اگر ثقل متعوطا ہو، (اور غذا کی کثرت کمی کے ساتھ ہو) تو نبض میں اختلاف بھی کم ہوگا، غلطی بھی کم ہوگا۔ قلیلة تنھضہم سرعۃً سرعت بھی کم ہوگی۔ پھر نبض کا یہ تغیر

(اس صورت میں) بہت زیادہ دیر تک باقی بھی نہیں رہیگا، اس لئے کہ اس وقت میں مادہ (یا وہ غذا) جو کہ متعوطا ہے، وہ جلد ہضم ہو جائیگا (اور ثقل جلد ہی دور ہو جائیگا)۔

شمران خا صا رت القوۃ وضعفت پھر اگر غذا کی (بقاعدہ) زیادتی سے قوت نہ ہال من کما کثا سا و الا قلال ایہما کان و نا توں ہو جائے، یا غذا کی کمی سے، ان دونوں صورتوں

تضامی النبضان فی الصغر والتفاؤ میں سے کوئی بھی صورت ہو، انجام کار دونوں حالتوں میں  
 اخرا لا ہر یکساں طور پر نبض کے اندر صغرا و تفاوت پیدا ہو جائیگا۔  
 یعنی بار بار غذا کی بیقاعدہ زیادتی کرنے سے بھی انجام کار قوت ضعیف ہو جاتی ہے، اور غذا کی  
 کمی سے بھی، اسلئے انجام کار دونوں صورتوں میں صفت کے آثار نمودار ہونے کے بعد نبض صغیر و تفاوت ہو جائیگی۔  
 وان قویۃ الطبیعة علی الھضم پھر جب طبیعت (صفت کے بعد قوی ہو کر) ہضم و  
 والا حالۃ عاد النبض معتدلاً حالہ پر قادر ہو جاتی ہے، تو پھر از سر نو نبض معتدل  
 ہو جاتی ہے۔

کیونکہ غذا میں زیادتی کرنے سے نبض میں تغیر تو اس وجہ سے لاحق ہو جاتا ہے کہ فساد ہضم  
 باعث اخلاط صاۃ کی بدن میں کمی ہو جاتی ہے، اور غیر منظم رطوبات فاسدہ کی کثرت۔ پھر جب از سر نو  
 قوت پیدا ہوگی، تو اچھے اخلاط زیادہ بننے لگیں گے، اور یہ رطوبات ہضم و استحالہ کے بعد اچھی رطوبات  
 میں تحلیل ہو جائیں گی۔ اور غذا میں کمی کر نیسے نبض میں تغیر اس وجہ سے لاحق ہوتا ہے کہ اس سے اخلاط  
 صاۃ کی بدن میں کمی ہو جاتی ہے۔ پھر جب از سر نو قوت پیدا ہوگی، تو اب غذائیں بہ آسانی ہضم ہوگی  
 اور اخلاط صاۃ کی کمی نہ رہے گی؛ اسلئے اب نبض طبعی حالت پر لوٹ آئیگی۔

وللشراب خصوصیت و هو ان شراب کے اثرات  
 الکثیر منه وان کان یوجب نبض میں اسکی کثرت اگرچہ نبض میں اختلافات پیدا  
 الاختلاف فلا یوجب منه قدراً کرتی ہے، مگر اس سے معتد بہ اور کافی اختلاف پیدا نہیں  
 یعتد بہ وقدراً یقتضی ایجابہ ہوتا، جتنا کہ اسکے برابر کی دوسری غذا سے ہوا کرتا ہے۔  
 نظیرہ من الاغذیۃ و ذلک شراب سے اختلاف کم نمودار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شراب کا  
 لتخلخل جوہرہ و لطافتہ و راقیہ جوہر (دوسری غذاؤں کے مقابلہ میں) متخلخل، لطیف  
 و خفیف رقیق، اور خفیف ہوتا ہے۔

غذاؤں میں جب زیادتی کی جائیگی، اس سے نبض میں اختلاف ضرور پیدا ہوگا؛ مگر ان میں باہم  
 اختلاف ہے: یعنی لطیف غذائیں نسبتاً کم اختلاف پیدا کرتی ہیں، اور غلیظ غذائیں زیادہ؛ لیکن شراب  
 مذکورہ بالا وجہ سے لطیف غذاؤں سے بھی کثر اختلاف پیدا کرتی ہے۔ گیلانی

واما اذا کان الشراب بارداً لیکن شراب جب بالفعل بار ہوئی ہے، تو دوسری  
 بالفعل فیوجب ما یوجبہ البارد ٹھنڈی چیزوں (برف وغیرہ) کی طرح نبض میں صغیر و تفاوت

من التصغير واجاب التفاوت اور بطور پیدا کرتی ہے، اور یہ باتیں تیزی سے اس لئے  
واببطوء ایجا با بسرا عة لسرا عة پیدا کرتی ہے، کہ شراب میں تیزی سے نفوذ کر جانے کی قوت  
نفوذہ شملہذا سخن فی البدن پائی جاتی ہے۔ پھر جب بدن کے اندر داخل ہو کہ شراب  
اوشک ان یزول ما یوجبہ گرم ہو جاتی ہے (اور بدن کی حرارت سے اس کی عارضی  
برودت ٹوٹ جاتی ہے) تو تقریباً وہ باتیں زائل ہو جاتی  
ہیں جو شراب (کی بالفعل برودت) سے پیدا ہونی تھیں (اور  
پہلی باتیں لوٹ آتی ہیں)۔

شیخ نے اس موقع پر ”تقریباً“ اس لئے کہا ہے کہ جب ٹھنڈی شراب بدن کے اندر داخل ہو کہ گرم  
ہوتی ہے، تو ممکن ہے کہ بعض کی سابقہ طبعی حالت پورے طور پر نہ لوٹے، بلکہ اس میں کم و بیش اختلاف و  
تغیر باقی رہ جائے۔ اور یہ بہت ممکن ہے۔

والشراب اذا نفذ فی البدن و  
هو حار لم یکن بعیداً جداً  
عن الغریزۃ وکان یعرض لتحلل  
سریع

جب گرم ہونے کی حالت میں شراب بدن کے اندر  
داخل ہوتی ہے (یعنی جبکہ شراب پینے کے وقت بارہ بالفعل  
نہیں ہوتی ہے) تو یہ طبیعت سے زیادہ دور نہیں ہوتی ہے  
اس لئے اس سے اس وقت بدن میں ایسے زیادہ تغیرات  
پیدا نہیں ہوتے، جو بعض میں زیادہ اختلاف و تغیر پیدا  
کریں؛ اس کے برعکس جب ٹھنڈی شراب پی جاتی ہے  
تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ اس سے کیا کیا تغیرات بدن  
میں رونما ہوتے ہیں)۔ اور اس کی یہ عارضی حرارت جلد  
ہی تحلیل بھی ہو جاتی ہے (یعنی اول تو گرم شراب کے پینے  
سے بدن میں کچھ زیادہ تغیرات رونما نہیں ہوتے، ورنہ اگر  
اس کی عارضی گرمی سے بدن میں کچھ گرمی پیدا بھی ہو جاتی  
ہے، تو شراب کی یہ عارضی حرارت ”عارضی“ ہونے کی وجہ  
سے جلد ہی تحلیل بھی ہو جاتی ہے)۔

وان نفذ باسداً بلغ فی النکایۃ  
مالا یبلغہ غیرہ من الباردات

اور جب سرد ہونے کی حالت میں بدن کے  
اندر داخل ہوتی ہے۔ تو یہ اس قدر بدن میں ایذا پہونچاتی



لا تها تآخرا لی ان یسخن ولا  
 ینفذ بسرعۃ نفوذ ۛ و هذا  
 یبارد لی النفوذ قبل ان یستوی  
 تسخینه و ضرر ذلک عظیم  
 خصوصاً بالابدان المستعدة  
 للتضرر به و لیس کتضرر تسخینه  
 اذا نفذ سخیناً فانه لا یبلغ  
 تسخینه فی اول الملاقات ان یتکی  
 نکایة بالغة بل الطبيعة  
 تتلقاه بالتوزیع والتفریق والتحلیل  
 واما البارد فربما اقلد الطبيعة  
 و اخمد قوتها قبل ان ینھض  
 للتوزیع والتفریق والتحلیل

ہے کہ اسکے برابر کوئی دوسری ٹھنڈی چیز ایذا نہیں پہنچا سکتی  
 کیونکہ یہ چیزیں گرم ہونے تک کی رہتی ہیں، اور شراب  
 کی طرح تیزی کے ساتھ بدن میں نفوذ نہیں کرتیں۔ یہی  
 شراب، تو یہ (بدنی حرارت کے ذریعہ) گرم ہونے سے  
 پہلے ہی (عروق میں) نفوذ کر جاتی ہے، چنانچہ جن لوگوں  
 کے بدن میں ٹھنڈی چیزوں سے ضرب پانے کی استعداد  
 و قابلیت ہوا کرتی ہے، وہ ٹھنڈی شراب سے بہت زیادہ  
 ضرب پیا کرتے ہیں، اس کے برعکس اگر شراب گرم ہونے کی  
 حالت میں بدن کے اندر داخل ہو جائے، تو اس کی گرمی کا  
 ضرر اس کی سردی کے برابر نہیں ہوتا؛ کیونکہ شراب جب  
 گرم ہوتی ہے، تو وہ بدن سے ملائی ہونے ہی بہت زیادہ  
 ایذا نہیں پہنچاتی ہے، بلکہ طبیعت اس گرم شراب سے  
 ملائی ہونے کے بعد اسے اعضاء میں تقسیم کرتی، پھیلاتی،  
 اور تحلیل کرتی ہے۔ یہی ٹھنڈی شراب (جو کہ سرد ہونے  
 کی حالت میں پی گئی ہو)، تو قبل اس کے کہ طبیعت اسے  
 اعضاء میں تقسیم کرنے، پھیلانے، اور اسے تحلیل کرنے  
 کے لئے کھڑی ہو، بسا اوقات یہ طبیعت کو بٹھا دیتی اور طبعی  
 قوتوں کو بجا دیتی ہے (اسلئے کہ ہر وقت قوت کو مار ڈالنے والی  
 اور زندگی کی دشمن ہے اور حرارت طبیعت اور حیات کے  
 لئے مناسب اور اسکے افعال کے لئے آ رہے)۔

فہذا ما یوجبہ الشراب بکثرة  
 المقدار وبالحرارة وبالبرودة  
 واما اذا اعتبر من جهة  
 تقویته فله احکام اخری لانه  
 بذاته مَقْوٍ لا صحاء وناعش

شراب کی صورت یہ سب تو شراب کے وہ اثرات تھے، جو شراب  
 نوعیہ کے خواص کی مقدار کی زیادتی سے، اور اس کی  
 (بیرونی) گرمی سے اور سردی سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن  
 جب اس امر کا لحاظ کیا جائے کہ شراب ایک مقوی چیز  
 ہے، تو اس وقت اس کے دوسرے احکام ہونگے؛

للقوة بما يزيد في جوهر الروح بالسرعة  
کیونکہ شراب اپنی ذات خاص سے تندرستوں کے لئے  
مقوی اور قوت کی بھڑکانے والی چیز ہے، اس لئے کہ

یہ نہایت تیزی کے ساتھ جوہر روح میں اضافہ کر دیتی ہے +  
اما التبريد والتسخين الكائن  
رہی وہ تبرید و تسخین، جو شراب رکے کم و بیش

منه وان كان ضاراً بالقياس ماریا بارو ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اور جو اگرچہ  
الی اکثر الا بدن فكل واحد اکثر لوگوں کے مقابلہ میں مضراور نقصان رساں ہے

منها قد يوافق مزاجاً وقد لا مگر یہ بعض مزاجوں کے لئے موافق اور بعض مزاجوں کے  
يوافقه فان الاشياء الباردة لئے غیر موافق ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ جن لوگوں میں

قوى تقوى الذين بهم سوء سور مزاج ماد ہوتا ہے، اُن میں ٹھنڈی چیزیں "مقوی"  
مزاج حار کما ذکر جالینوس ثابت ہوتی ہیں اسی طرح شراب کی بعض قسموں سے اگر

ان ماء الرمان يقوى المحرقين تبرید حاصل ہوگی، تو یہ بعض مزاجوں کے لئے موافق ہوگی،  
داثماً وماء العسل يقوى الملوكين اور بعض کے لئے مخالف، یہی حال شراب کی بعض دوسری

دائماً فالشراب من طريق گرم قسموں کا ہے۔ چنانچہ جالینوس نے ذکر کیا ہے  
ما هو حار بالطبع او بارد کہ آب انار گرم مزاج والوں کے لئے ہمیشہ باعث تقویت

بالطبع قد يقوى طائفة ويضعف ہوتا ہے (حالانکہ یہ بارو ہے)۔ اسی طرح آب شہد یعنی  
اخرى وليس كلاً منا في هذا مار اصل سرد مزاج لوگوں کے لئے ہمیشہ مقوی ثابت

الآن ہوگا۔ الغرض شراب، اس لحاظ سے کہ یہ بالطبع  
گرم ہے، یا بالطبع سرد ہے، ایک گروہ کے لئے اگر مقوی

ثابت ہوتی ہے، تو دوسرے لوگوں کے لئے مضعف +  
لیکن اس وقت ہماری گفتگو اس میں نہیں ہے +

یعنی اس وقت ہماری گفتگو شراب کی کیفیت کے بارہ میں نہیں ہے، اور نہ ہماری گفتگو کا تعلق اس  
سے ہے کہ شراب کی بعض قسموں سے بدن میں تبرید حاصل ہوتی ہے، اور بعض قسموں سے تسخین، اور یہ

کہ بعض قسمیں دوسری قسموں کے مقابلہ میں بارو ہیں، یا حار ہیں +  
بل في قوته التي بها يستحيل بلکہ اس وقت ہماری گفتگو شراب کی قوت (یعنی  
سريعاً الى الروح فان ذلك شراب کی صورت نوعیہ اور اس کے خواص) میں ہے،

بدناته مقوٰدا دئما

جس کی وجہ سے شراب روح میں تیزی کے ساتھ تبدیل ہو جایا کرتی ہے۔ اس لحاظ سے شراب کی ذات خاص ہمیشہ (اور ہر شخص میں، خواہ وہ گرم مزاج رکھتا ہو، اور خواہ سرد) باعث تقویت ہوتی ہے (اور نبض میں اس تقویت کے مطابق احکام پیدا کر دیتی ہے)۔

پھر اگر کسی بدن میں شراب کی ذاتی خاصیت کی امداد اس کی تبرید و تسخین سے بھی ہو جاتی ہے، تو شراب کی یہ تقویت اس امداد کے مطابق اس شخص میں بڑھ جاتی ہے اور اگر کسی بدن میں شراب کی یہ تبرید و تسخین (بجائے معاون ثابت ہونے کے) مخالف ہوتی ہے، تو شراب کی ذاتی تقویت اس شخص میں اس مخالفت کے مطابق گھٹ جاتی ہے اور انی امور کے مطابق نبض میں تغیرات لاحق ہوتے ہیں (اور اس کے احکام قائم ہوتے ہیں)۔ چنانچہ جب شراب (سے) تو نبض میں بھی قوت بڑھ جاتی ہے؛ اور جب بدن میں (اپنی طبعی یا عارضی حرارت سے) سخونت پہنچاتی ہے، تو حاجت ترویج کو بڑھادیتی ہے۔ اور اس کے برعکس جب شراب (اپنی طبعی یا عارضی برودت سے) بدن میں تبرید پیدا کرتی ہے، تو حاجت ترویج کو کم کر دیتی ہے۔ لیکن بیشتر اوقات شراب قوت ہی کو بڑھا دیا کرتی ہے، اور حاجت میں اضافہ ہمیشہ نہیں کیا کرتی ہے جس سے کہ نبض میں سرعت بڑھ جایا کرے۔

مذکورہ بالا تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ شراب بالذات ہر شخص کے لئے مقوی ہے، اس لئے اس سے ہر مزاج میں اور ہر شخص میں قوت ضرور پیدا ہوگی۔ مگر چونکہ بعض لوگ گرم ہوتے ہیں، جبکہ بعض ٹھنڈی شراب موافق ہوتی ہے، اور بعض لوگوں کا مزاج بار د ہوتا ہے، جس کے لئے گرم شراب موافق

ہوتی ہے، اسلئے ایسے مختلف المزاج لوگوں میں شراب کی ذاتی تقویت یکساں اور برابر نہ پیدا ہوگی، بلکہ کم و بیش؛ مثلاً جو لوگ مزاجاً بارہ ہیں، اُن میں ٹھنڈی شراب مخالفت مزاجی کی وجہ سے شراب کی ذاتی تقویت کو کم کر دے گی۔ اور گرم شراب ان میں شراب کی ذاتی تقویت کی معاون ثابت ہوگی۔ اسی طرح گرم مزاج والوں کا حال قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اور اسی کے مطابق نبض کے احکام جاری ہو گئے۔

وَأَمَّا الْمَاءُ فَهُوَ بِمَا يَنْفَعُ الْغِذَاءَ **پانی کا اثر** پانی چونکہ غذا کے نفوذ کرائے کا ذریعہ یقوی و یفعل شیبہً بِالْفِعْلِ الْخَمْرُ **نبض میں** ہے (اور قوت غذا رہی سے حاصل ہوتی) وَلَا تَهْلِكُ إِلَّا بِسُخْنٍ بَلْ يَبْرُدُ فُلَيْسُ (ہے) اس لئے پانی بھی ”مقوی“ ہے، اور یہ وہی کام یبلغ مبلغ الخمر فی زیادة الحاجة کرتا ہے، جو شراب کرتی ہے۔ لیکن چونکہ پانی بدن میں حرارت کا اضافہ نہیں کرتا ہے، بلکہ ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ اسلئے حاجت ترویج شراب کی وجہ سے جس قدر بڑھ جایا کرتی ہے، پانی سے حاجت ترویج بڑھانیس کرتی رہے۔ پانی کی وجہ سے تو حاجت ترویج اور بھی گھٹ جایا کرتی ہے۔ پانی اگر کچھ کرتا ہے، تو بالعرض تقویت پہنچاتا، اور بالعرض حرارت غریزہ کو قوی کرتا ہے۔ +

الفصل التاسع عشر في موجبات النوم واليقظة في النصف فصل (۱۲) نیند اور بیداری کے اثرات نبض میں

أما النبض في النوم فيختلف احكامه نیند کی نبض کے احکام، نیند کے وقت کے لحاظ بحسب الوقت من النوم وبحسب سے، اور ہضم کی حالت کے لحاظ سے، مختلف ہوا کرتے ہیں۔ حال الهضم فالنبض في اول النوم چنانچہ نیند کی ابتداء میں نبض صغیر اور ضعیف ہوا کرتی ہے۔ صغیر ضعیف لان الحرارة الغریزۃ اسلئے کہ اس وقت حرارت غریزہ کی حرکت اور اس کا میلان حرکتہا فی ذلک الوقت الی الانقباض سکرٹنے اور اندرون بدن کی طرف گھسنے کا ہوتا ہے، نہ کہ پھیلنے والو کا الی الانبساط والظہور اور باہر آنیکا۔ کیونکہ اس وقت حرارت غریزہ کی پوری لانھا فی ذلک الوقت تتوجه توجہ (بیشتر توجہ) نفس کی تحریک (اور اس کے حکم کی تعمیل سے) بکلیتہا بتحریات النفس لہا الے اندرون بدن کی طرف ہوتی ہے، تاکہ او دھر متوجہ ہو کر الباطن لہضم الغذاء وانصاج غذا کر ہضم کرے، اور فضلات میں نفع دے۔ اسلئے

الفضل فتكون كالمقهورة المحصورة  
لا محالة  
اور گھری ہوئی سی (سمٹی ہوئی سی) ہوتی ہے +

ویكون ايضاً اشداً بطوراً وتفاوتا  
فان الحماصرة وان حدث فيهما  
تزيد بحسب الاحتقان والاجتماع  
فقد عد امت التزید الذي  
يكون لها في حال اليقظة بحسب  
الحركة المستنخنة  
نیز اس وقت (بمقابلہ سابقہ بیداری کے) نبض میں  
نسبتاً بطور اور تفاوت ہوا کرتا ہے، کیونکہ سمٹنے اور اکٹھے  
ہونے سے گو حرارت غریزہ میں ایک قسم کی زیادتی پیدا  
ہو جاتی ہے، لیکن نیند کی حالت میں وہ زیادتی مفقود ہو جاتا  
کرتی ہی جو بیداری کی حالت میں حرکت مسخنے سے حرارت غریزہ  
میں حاصل ہوا کرتی تھی +

اب شیخ ذیل میں یہ بتانا چاہتا ہے کہ "نیند" میں روح سمٹ کر اور اکٹھی ہو کر زیادہ گرم ہو جاتی  
ہے، اور حاجت ترویج کو بڑھا دیتی ہے، اور "بیداری" میں بھی حرکت مسخنے کی وجہ سے روح کے اندر حرارت  
پیدا ہو جاتی ہے، یہ دونوں چیزیں اگرچہ روح کی حرارت کو بڑھا دیتی ہیں، مگر یہ دونوں براہِ برعین ہیں، بلکہ  
حرکت کا درجہ بلند ہے، اسی لئے بیداری میں بمقابلہ نیند کے نبض نسبتاً سریع اور متواتر ہوا کرتی ہے:

والحركة اشداً نهياً وامالة  
الى جهة سوء المزاج والاجتماع  
والاحتقان المعتقد لان اقل الهاباً  
واحوا جاً للحماصرة الى القلق  
(ان دونوں چیزوں کو اگر مقابلہ دیکھا جائے، اور  
دونوں چیزوں کی توبید حرارت کا تناسب قائم کیا جائے،  
تو "حرکت" مقابلہ روح میں زیادہ حرارت پیدا کرتی  
رہے کہ زیادہ بھڑکاتی) اور روح کو سوء مزاج کی طرف  
مائل کرنے کی زیادہ قوت رکھتی ہے، اس کے برعکس روح  
کا اندرون بدن کی طرف اعتدال کے ساتھ سمٹنا اور اکٹھا  
ہونا جیسا کہ روزمرہ کی نیند میں ہوا کرتا ہے) مقابلہ روح  
میں گرمی کم پیدا کرتا، اور حرارت میں کربا و بے چینی کم  
پیدا کرتا ہے (جس سے طبیعت نفس و ترویج کے لئے زیادہ  
زور سے بے چین ہو جائے) +

وانت تعرف هذا من ان نفس  
المتعب وقلقه اكثر كشيراً  
من نفس الممتنعين حرارته وقلبه  
اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ جو شخص ریاضت کر کے  
تھک گیا ہو، یعنی جس نے ریاضت خوب کی ہو، اس کا  
نفس اور اس کے تنفس کی بے قراری بمقابلہ اس شخص کے سانس

وانت تعرف هذا من ان نفس  
المتعب وقلقه اكثر كشيراً  
من نفس الممتنعين حرارته وقلبه  
اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ جو شخص ریاضت کر کے  
تھک گیا ہو، یعنی جس نے ریاضت خوب کی ہو، اس کا  
نفس اور اس کے تنفس کی بے قراری بمقابلہ اس شخص کے سانس

بسبب شبیه بالنوم مثاله  
 اطمئسن فی ماء معتدل البرد  
 و هو یقظان فانه وان احققت  
 حرارته وتقوت من ذلك لم  
 تبلغ من تعظیمها النفس ما يبلغه  
 التعب والریاضة القریبة  
 منه واذ انا ملت لم تجد شیئا  
 اشب للحرارة من الحركة

کے بہت زیادہ ہوتی ہے، جس کی حرارت نیند جیسی کسی چیز  
 سے اندرون بدن کی طرف سمٹ گئی ہو؛ مثلاً اُس شخص کو  
 اوسط درجہ کے ٹھنڈے پانی میں بحالت بیداری غوطہ دیا گیا  
 ہو۔ اس طرح غوطہ دینے اور پانی میں ڈبوئے سے گو اس  
 شخص کی حرارت اندرون بدن کی طرف سمٹ جائیگی، اور اُس  
 وہ قوی بھی ہو جائیگی، مگر اس سے اُس شخص کا سانس اتنا نہ  
 بڑھ سکے گا، جتنا کہ تکان (تھکا دینے والی ریاضت) سے، اور  
 اُس ریاضت سے بڑھ جایا کرتا ہے، جو اپنی شدت دکنرت  
 (تقریباً تھکا دینے والی ہو۔ جب تم اس پر غور کرو گے،  
 تو اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ حرکت کے مقابلہ میں کوئی دوسری چیز  
 (اسباب ستہ ضروریہ طبعیہ میں سے) حرارت بدنہ کی  
 بھرکالنے والی نہیں ہے (یعنی حرارت بدنی میں جتنا اشتعال  
 حرکت سے پیدا ہوتا ہے، اتنا کسی اور سبب سے پیدا نہیں  
 ہوتا، جو ستہ ضروریہ میں داخل ہو)۔

اگر کوئی شخص یہ اعتراض کیے کہ نیند اور بیداری، دونوں اس لحاظ سے برابر ہیں کہ بدنی حرکت  
 نہ نیند کی ذات میں داخل ہے، اور نہ بیداری کی ذات میں۔ یہ تو ایک الگ چیز ہے۔ تو اس اعتراض  
 کا جواب شیخ اس طرح دے رہا ہے:

ولست الیقظة توجب التسخين  
 بحركة البدن حتى اذا سكن  
 البدن لم توجب ذلك بل  
 انما توجب التسخين بالنبعاث  
 الروحاني خارج وحركته  
 اليه على اتصال من تولده—  
 هذا

بیداری اگر موجب حرارت و تسخین ہے تو اس وجہ سے  
 نہیں کہ بیداری کی حالت میں بدنی حرکت ہو ا کرتی ہے، بایں  
 معنی کہ اگر بدن ساکن ہو جائے، تو حرارت نہ پیدا ہو، بلکہ  
 بیداری اس وجہ سے موجب حرارت ہے کہ بیداری کی حالت  
 میں روح جب سے پیدا ہوتی ہے، برابر اور مسلسل باہر کی  
 طرف پھیلتی اور حرکت کرتی رہتی ہے (یعنی بیداری کی حالت  
 میں جسمانی حرکت نہ سہی، مگر روحانی حرکت برابر قائم رہتی  
 ہے، جس سے بدن میں سخونت پیدا ہوتی رہتی ہے)۔

اسے یاد رکھو — (اور دوسری باتوں کی طرف دھیان نہ کرو؛ مثلاً محمد بن زکریا کی رائے ہے کہ نیند اور بیداری دونوں میں نفس کی ایک حالت ہوتی ہے، اس لئے دونوں کا تقاضا اور اثر بھی ایک ہی ہے) +

پھر جب نیند کی حالت میں غذا ہضم ہو چکتی ہے، تو نبض میں قوت پھر لوٹ آتی ہے، اس لئے کہ غذا کی وجہ سے قوت بھی بڑھ جاتی ہے؛ نیز اس وجہ سے بھی کہ حرارت غریزیہ کی توجہ جو پہلے تدبیر غذا کی غرض سے اندر کی طرف ہو گئی تھی، اب پھر باہر کی طرف، اور اپنے مبداء کی طرف رسیرونی اعضا کی طرف، جہاں سے ابتداء وہ اندر گئی تھی، ہو جاتی ہے (اس لئے اب قوت لوٹ آتی ہے)، اسی وجہ سے (قوت بڑھ جانے کی وجہ سے) اس وقت نبض عظیم بھی ہو جاتی ہے، نیز نبض میں عظم کے بڑھ جانے کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ غذا (کے ہضم ہو جانے) کی وجہ سے مزاج میں حرارت بھی زیادہ ہو جاتی ہے، جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں؛ اور غذا کے نفوذ کرنے کی وجہ سے شریانوں میں نرمی بھی بڑھ جاتی ہے، لیکن نبض میں سرعت اور تواتر زیادہ نہیں بڑھتا ہے؛ اس لئے کہ اس سے (ہضم غذا کی وجہ سے) حاجت تدریج کچھ نہ یا رہ نہیں بڑھ جاتی ہے (کہ عظیم نبض سے بھی کام نہ چلے، اور تواتر و سرعت کی ضرورت نہ پڑے)؛ اور نہ یہاں کوئی ایسی رکاوٹ ہوتی ہے، جو بقدر ضرورت عظم نہ حاصل ہونے دے، (ہاں اگر ایسی کوئی رکاوٹ ہوتی کہ بقدر ضرورت نبض میں عظم نہ حاصل ہو سکتا، تو اس کی کاتدارک ”سرعت اور تواتر“ سے کیا جاتا) +

فاذا استمر ثلث الطعام في النوم  
عاد النبض يقوى لتزيد القوة  
بالغذاء والنصراف ما كان اتجه  
الى الغور لتدبير الغذاء  
الى خارج والى مبداء ولذلك  
يعظم النبض ايضا ولان  
المزاج يزدد بالغذاء تسخينا  
كما قلنا والى ايضا تزدد  
بما ينفلذ اليها من الغذاء لينا  
ولكن لا يزدد كثيرا سرعة و  
تواتر اذ ليس ذلك مما يزيد  
في الحاجة ولا ايضا يكون هناك  
عن استيفاء المحتاج اليه بالعظم  
وحدا مانع

پھر جب سونے والا دیر تک سوتا رہتا ہے، تو نبض

شم اذا تمادى بالنائم

النوم عاد النبض ضعيفا لا اختناق  
الحرا رة الغريزية والنضاط  
القوة تحت الفضول التي حقها  
ان تستفرغ بانواع الاستفراغ  
الذي يكون باليقظة التي منها  
الرياضة والاستفراغات  
المحسوسة والاستفراغات التي  
لا تحس — هذا —  
مواد کا تحلیل ہونا) — اسے یاد رکھو —

انفرض جب نیند جاری رہے گی، تو نہ ریاضت ہوگی، اور نہ استفراغات محسوسہ و غیر محسوسہ ہو سکیں گی۔  
اس لئے بدن میں رطوبات و فضلات بکثرت جمع ہو کر حرارت غریزیہ اور قوت کو دبا دیں گے، اور نبض  
میں ضعف لاحق ہو جائیگا۔

واما اذا صادف النوم من اول  
الوقت خلاء ولم يجد ما يقبل  
عليه فيهمضه فانه يميل المزاج  
الى جنبتي البرد فيدموم الصغر  
والبطوء والتفاوت في النبض  
ولا يزال يزداد  
لیکن جب نیند شروع ہی سے خلاء مودہ کو پاتی ہے  
(یعنی کوئی شخص خلاء مودہ کی صورت میں سو رہے) اور نہ  
وہ کسی ایسی چیز کو (ایسی خلط کو) پاتی ہے کہ اُس کی طرف  
توجہ کر کے اُسے ہضم کر ڈالے، تو ایسی نیند مزاج کو بردوت  
کی طرف مائل کر دیتی ہے، جس سے نبض میں مغر، بطور،  
اور تفاوت کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے، اور یہ برابر (اُس وقت  
تک) بڑھتا چلا جاتا ہے (جب تک نیند کا سلسلہ قائم رہتا ہے)۔

والليقظة ايضاً احكام متفاوتة  
فانه اذا استيقظ الانسان  
بطبعه مال النبض الى العظم  
والسرعة ميلاً متدرجاً ورجع  
الى حاله الطبيعي  
بیداری کے احکام  
نبض کے بارہ میں  
بیداری کے احکام بھی (نیند کی طرح نبض  
میں) مختلف ہیں: چنانچہ جب سونے  
والا (نیند پوری کر کے) اپنے آپ بیدار ہوتا ہے، تو بتدریج  
نبض میں عظم اور سرعت حاصل ہو جاتی ہے، اور نبض اپنی  
طبعی حالت کی طرف (جو بیداری میں پہلے تھی) لوٹ آتی ہے۔

واما المستيقظ دفعة بسبب  
مفاجي فانه يعرض له ان يفت  
بیدار ہوتا ہے، تو اس کے بیدار ہوتے ہی (اور نیند سے



منہ النبض كما يتحرك عن منامه (اٹھتے ہی) پہلے تو نبض اذرا دیر کے لئے) ساکن ہو جاتی ہے۔  
 لان هذا من القوة عن وجه المفاجي (یا نبض میں فتور لاحق ہو جاتا ہے) اسلئے کہ اس ناگہانی حادثہ  
 ثم يعود له نبض عظیم سریع سے قوت شکست کھا کر اندر کی طرف دوڑ جاتی ہے (اور  
 متواتر مختلف الی الا س تعاش قوت میوانیہ تھوڑی دیر کے لئے تحریک سے رک جاتی ہے)  
 لان هذا الحركة شبيهة بالقسرية (پھر نبض عظیم، سریع، متواتر، اور مختلف مائل بہ ارتعاش  
 فهي تلهب ايضا ہو جاتی ہے؛ اس لئے کہ یہ حرکت (طبیعت کی بیداری)  
 ”حرکت قسریہ“ سے مشابہ ہوتی ہے (یعنی طبیعت بالجبر

مقابلہ کے لئے مجبور ہوتی ہے، اس لئے اسے زیادہ قوت  
 اور زور سے کام کرنا پڑتا ہے) جس سے بدنی حرارت بڑھ کر  
 اٹھتی ہے (جو نبض کو عظیم، سریع اور متواتر کر دیتی ہے) +

اور (نبض کے مختلف مائل بہ ارتعاش ہونے کی وجہ یہ  
 ہے کہ) چونکہ قوت طبعاً اس پیش آنے والے ناگہانی حادثہ کو  
 دفعیہ کی غرض سے اچانک حرکت کرتی ہے، اس وجہ سے  
 مختلف حرکات پیدا ہوتی ہیں (یعنی طبیعت گاہے تحریک  
 نبض کی طرف طبعاً قوجہ کرتی ہے، اور گاہے اس حادثہ  
 کے دفعیہ کی طرف، اسلئے اس کی حرکتیں متخالف سرزد ہوتی  
 ہیں) جس سے نبض میں طبعاً ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن  
 یہ ارتعاش کچھ زیادہ عرصہ تک باقی نہیں رہتا ہے، بلکہ جلد  
 ہی اعتدال کی طرف لوٹ آتا ہے؛ اس لئے کہ اس ارتعاش  
 کا سبب اگرچہ قوی اور مستحکم سا ہے، مگر اس کا قیام  
 دیر پا نہیں ہے، اور اس سبب کے زوال و بطلان کا احساس  
 (قوائے مدرکہ حساسہ) کو جلد ہی ہو جاتا ہے (اس لئے نبض  
 بھی جلد ہی طبعی حالت کی طرف لوٹ آتی ہے) +

ولان القوة تتحرك بغنة الى دفع  
 ما عرض طبعاً وتحدث حرکات  
 مختلفة في ارتعاش النبض لکن لا يبقی  
 علی ذلك زماناً طويلاً بل يسرع  
 الی الاعتدال لان سببه وان كان  
 كالقوى فثباته قليل والشعور  
 ببطلانه سریع

## الفصل الثامن عشر فی حکایبض الریاضة فصل (۱۲) ریاضت کی نبض کے احکام

اما فی ابتداء الریاضة وما دامت ریاضت کے ابتدائی زمانہ میں، اور جب تک ریاضت معتدلة فان النبض یعظم ویقوی درمیانی درجہ کی ریاضت معتدلہ رہتی ہے، نبض عظیم اور وذلك لترید الحرارة الغریزیة قوی ہوتی ہے؛ کیونکہ ان حالات میں حرارت غریزیہ بڑھتی جاتی وتقویۃ وایضاً یسرع ویتواتر اور قوی ہوتی چلی جاتی ہے۔ نیز ان حالات میں نبض نہایت جدلاً کافراط الحاجة التي سریع اور متواتر ہو جاتی ہے؛ کیونکہ ان حالات میں حرکت او جبتہا الحركة کی تاثیر سے حاجت رجعت نبض و نفس بہت بڑھ جاتی ہے۔

ریاضت کی تعریف اسی کتاب میں آنے والی ہے کہ ریاضت اوس ارادی حرکت کا نام ہے۔ جس میں نفس عظیم کی اور متواتر کی ضرورت پڑتی ہے۔ پھر ریاضت معتدله اُسے کہتے ہیں جس میں بشرہ سرخ ہو جاتا اور پھول جاتا ہے۔ اور پسینہ کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن جب بشرہ زرد اور لاغر ہو جاتا ہے، اور پسینہ بکثرت بنے لگتا ہے تو یہ ریاضت مفراطہ ہے، جو نبض کو ضعیف کر دیتی ہے۔ فان دامت وطالت ادکانت لیکن جب ریاضت دیر تک قائم رہتی ہے، یا جبکہ وان قصرت شدیداً جدلاً بطل ریاضت نہایت ہی شدید ہوتی ہے، خواہ بلحاظ مدت کے ما یوجبہ القوة فضعف النبض زیادہ لمبی نہ ہو تو اس حالت میں جو باتیں قوت کی وجہ سے وصغیر لا یخلل الحار الغریزی لکنہ پیدا ہوا کرتی تھیں، وہ مفقود ہو جائیں گی یعنی نبض قوی اور یسرع ویتواتر لا مرین احدهما عظیم نہ ہو سکے گی) چنانچہ اس حالت میں حرارت غریزیہ کے اشتداد الحاجة والثانی قصور تحلیل ہو جانے کی وجہ سے نبض ضعیف وصغیر ہو جائے گی، القوة عن ان تقی بالمعظیم لیکن سرعت وتواتر دو وجہ سے قائم رہیں گے: ایک تو

اس وجہ سے کہ اس حالت میں نبض کی حاجت شدید ہوتی ہے؛ دوسرے اس وجہ سے کہ اس حالت میں قوت اتنی کافی نہیں ہوتی ہے کہ نبض میں عظم پیدا کر سکے۔

شما لا یزال السرعة تنقص اس کے بعد قوت جس قدر ضعیف ہوتی چلی جاتی والتواتر یزید علی مقدار ہے، اسی قدر سرعت برابر کم ہوتی چلی جاتی ہے؛ اور ما یضعف من القوة شما آخر تواتر برابر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ پھر انجام کار اگر اسی طرح

الامران دامت الریاضة ریاضت کا سلسلہ قائم رہے، جس سے بدنی قوتیں ضعیف  
وا فہکت عاد النبض نملیاً للضعف ہو جائیں، تو ضعف اور شدت تو اثر کی وجہ سے نبض نملی  
ولشدت التواتر ہو جاتی ہے +

فان افراط وكادت تقارب پھر اگر ریاضت میں اس سے بھی زیادہ افراط کی جائے  
العطب فعلت جمیع ما تفعله حتیٰ کہ ہلاکت قریب آجائے، تو اس کے عمل سے تمام وہی  
الاخلالات فتصیر النبض باتیں پیدا ہوں گی، جو اخلالات (اخلال قوت) سے پیدا ہوا  
الی الدودیۃ تتمیمہ الے کرتی ہیں۔ چنانچہ اس حالت میں نبض کا میلان دودی کی  
التفاوت والبطوء مع المضعف طرف ہوتا ہے۔ پھر آخر میں وہ ضعف و صغر کے ساتھ متفاوت  
والصغر اور بطی ہو جاتی ہے +

الفصل الرابع عشر فی احکام نبض المستحمین فصل (۱۴) حمام کرنے والوں کی نبض کے احکام

الاستحمام اما ان یکون بالماء حمام گا ہے گرم پانی سے کیا جاتا ہے، اور گا ہے  
الحار واما ان یکون بالماء ٹھنڈے پانی سے۔ چنانچہ جب حمام گرم پانی سے کیا جاتا  
البارد والکائن بالماء الحار ہے، تو اس سے ابتداء وہی باتیں پیدا ہوتی ہیں، جو  
فانہ فی اولہ یوجب احکام القویۃ قوت و حاجت (شدت قوت اور شدت حاجت) کے اثر  
والحاجة فاذا حلل بافراط ضعف سے نمودار ہوا کرتی ہیں (یعنی نبض عظیم ہو جاتا کرتی ہے)؛  
النبض لیکن جب حمام کی وجہ سے قوتیں بہت نہ یا وہ تحلیل ہو جاتا  
کرتی ہیں، تو نبض میں ضعف آجایا کرتا ہے +

قال جالینوس فیکون صغیراً جالینوس کہتا ہے کہ اس وقت میں (یعنی ضعف  
نبض کے وقت میں) نبض صغیر، بطی، اور متفاوت ہو ا  
بطیاً متفاوتاً کرتی ہے +

اس موقع پر چونکہ جالینوس نے اپنے کلام کی زیادہ وضاحت نہیں کی ہے، اس لئے بظاہر اس کے  
کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے کہ اس حالت میں نبض ضعیف، صغیر، بطی اور متفاوت ہی ہوا کرتی ہے؛  
اور اس میں کوئی خاص قید اور کوئی خاص شرط نہیں ہے؛ حالانکہ ایسا نہیں ہے؛ بلکہ بعض اوقات بجائے  
بطور اور تفاوت کے سرعت اور تواتر بھی ہوا کرتا ہے؛ اسلئے شیخ نے اپنے کلام سے اس کی اس طرح

تفصیل کی ہے :

فَنَقُولُ اَمَّا الضَّعْفُ وَتَصْغِيرُ النَّبْضِ  
فَمِمَّا يَكُونُ لَا مُحَالَةً لَكِنْ الْمَاءُ  
الْحَارُّ اِذَا فَعَلَ فِي بَاطِنِ الْبَدَنِ  
تَتَخَيَّنُ الْجَرَّ اَسْرَتَهُ الْعَرَضِيَّةَ فَرَبَّمَا  
لَمْ يَلِثْ بَلْ غَلَبَ عَلَيْهِ مَقْتَضَى  
طَبْعُهُ وَهُوَ التَّبْرِيدُ وَرَبَّمَا  
بَلِثَ وَتَشَبَّثَ

اسکے بعد ہم کہتے ہیں کہ (اس حالت میں) نبض کے  
اندر ضعف اور صغر کا ہونا تو یہ ایک ایسی بات ہے کہ یہ لامحالہ  
ہوا ہی کرتی ہے (یہ تو ایک دائمی اور لازمی چیز ہے، رہے  
بطور اور تفاوت، تو ان میں مختلف حالات اور آثار کے  
اختلاف سے فرق ہے۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں :)  
لیکن گرم پانی جب اپنی عارضی حرارت کے ذریعہ سے  
اندر دنی اعضا میں تخین پیدا کرتا ہے، تو اسکی دو صورتیں  
ہیں : (۱) گاہے یہ تخین دیر پا اور قائم نہیں رہتی ہے۔  
بلکہ اسپر اس کے طبعی تقاضے کا، یعنی برودت کا غلبہ ہو جاتا  
ہے ؛ اور (۲) گاہے وہ تخین قائم ہو جاتی ہے، اور اسکی  
گرمی اعضا کے ساتھ چٹ جاتی ہے +

فَإِنْ غَلَبَ حُكْمُ الْكَيْفِيَّةِ الْعَرَضِيَّةِ  
صَارَ النَّبْضُ سَرِيعًا مَتَوَاتِرًا وَ  
إِنْ غَلَبَ عَلَيْهِ مَقْتَضَى الطَّبِيعَةِ  
صَارَ بَطِيئًا مَتَوَاتِرًا

چنانچہ جب عارضی کیفیت کا حکم غالب ہوتا ہے (یعنی  
جیکہ بدن کے اندر گرم پانی کی گرمی قائم ہوتی ہے) تو نبض  
سریع اور متواتر چلتی ہے ؛ اور جب طبعی تقاضے کا غلبہ ہوتا  
ہے (یعنی اعضا میں برودت غالب ہوتی ہے) تو نبض بطی  
اور متفاوت ہو جاتی ہے +

وَإِذَا بَلَغَ التَّخَيُّنَ الْعَرَضِيَّ مِنْهُ  
فَرُطَ تَحْلِيلُ مِنَ الْقُوَّةِ حَتَّى يَقَارِبَ  
الْغَشْيَ صَارَ النَّبْضُ أَيْضًا بَطِيئًا  
مَتَوَاتِرًا

اے خدا جب رگرم پانی کی (اس عارضی تخین سے  
بدنی قوتیں اس قدر زیادہ تحلیل ہو جاتی ہیں کہ غشی قریب  
آ جاتی ہے، تو اس حالت میں بھی نبض بطی اور متفاوت ہی  
ہوا کرتی ہے +

اس کلام کا خلاصہ یہ ہوا کہ گرم پانی سے حام کرنے کی صورت میں جب تحلیل کی زیادتی ہو جاتی  
ہے تو نبض کے اندر ضعف و صغر کا ہونا ایک دائمی امر ہے۔ رہے بطور اور تفاوت، تو آخر میں یہ دونوں  
چیزیں بھی ہمیشہ ظاہر ہوا کرتی ہیں۔ لیکن درمیانی زمانہ میں ان دونوں کے احکام گرم پانی کی کیفیت ذاتیہ  
اور کیفیت عرضیہ کی وجہ سے مختلف ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس درمیانی زمانہ میں گاہے نبض کے اندر

سرعت و تواتر نمودار ہوتے ہیں، جو انجام کار فرط تحلیل کی وجہ سے بطور اور تفاوت میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ گیلانی ۔

واما الاستحمام الکائن بالماء البارد فان غاص برده اضعف النبض وصغره واحد ث اندر گھس جاتی ہے تو یہ نبض کو ضعیف اور صغیر کر دیتی ہے تفاوتاً و الباطناً و ان لم یغص بل جمع الحرا سرة زادت القوة فعظم النبض یسیراً و نقصت السرعة و التواتر

جب ٹنڈے پانی سے حمام کیا جاتا ہے، تو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) اگر ٹنڈے پانی کی برودت بدن کے اندر گھس جاتی ہے تو یہ نبض کو ضعیف اور صغیر کر دیتی ہے اور اس کے اندر تفاوت اور بطور پیدا کر دیتی ہے؛ اور (۲) جب اس کی برودت بدن کے اندر داخل ہونے کی بجائے (مسامات کو بند کر کے) بدنی حرارت کو سمیٹ لیتی ہے، تو بدنی قوت میں اضافہ کر کے نبض میں کثیف و عظم پیدا کر دیتی ہے، اور سرعت و تواتر کو کم کر دیتی ہے +

واما المیاء التي تكون في الحمام فالحففات منها تزيد النبض صلابه و تنقص عن عظمه و المستحقات تزيد النبض سرعة الا ان تحلل القوة فيكون ما فرغنا من ذكره

رہے گرم چشموں کے پانی، تو ان میں سے جو محفف ہیں (مثلاً میاہ شبیہ اور زاجیہ) وہ نبض میں صلابت بڑھا دیتے اور عظم گھٹا دیتے ہیں۔ اور ان میں سے جو مسخن ہیں (جن میں گندھک کا اثر غالب ہے، جن کو ”میاہ کبریہ“ کہا جاتا ہے) یہ نبض میں سرعت بڑھا دیتے ہیں۔ لیکن اگر ایسے میاہ مسخنہ قوتوں کو تحلیل کر دیں، تو اس وقت ان کے وہی احکام ہونگے، جن کے بیان سے ہم ابھی فارغ ہو چکے ہیں (یعنی اس وقت ایسے پانی کا وہی حکم ہوگا جو گرم پانی سے حمام کرنے کا حکم ہے، جبکہ اس سے قوتیں بہت زیادہ تحلیل ہو جائیں) +

الفصل الخامس عشر في النبض الخاص بالنساء <sup>الحائضات</sup> (۱۵) عورتوں کی مخصوص نبض یعنی حاملہ کی نبض

اما الحاجة فيهن فتستد بسبب مشاركة الولد في النسيم المستنشق فكانها تستنشق ليجتنب

حاملہ عورتوں میں اگر حاجت نبض کو دیکھا جائے، تو وہ ان میں یقیناً شدید ہوتی ہے؛ کیونکہ بچہ بھی اُسی نسیم میں شریک ہوتا ہے، جو ماں اپنے سانس کے ذریعہ اندر کھینچتی

ولنفسین

ہے۔ گویا ماں کے سانس کے ساتھ دو حاجتیں دو جان کے لئے، وابستہ ہیں؛

واما القوۃ فلا تزدد الا محالة اور اگر (حاملہ عورتوں میں) قوت کو دیکھا جائے،  
ولا ایضا تنقص کثیر انتقاص تو ان میں (حمل کی وجہ سے) وہ نہ بڑھ ہی جاتی ہے، اور  
الا بمقدار ما یوجبہ لیسیر نہ بہت زیادہ گھٹ ہی جاتی ہے؛ ہاں اگر ان میں قوت  
اعیاء لحمل الثقل کی قدر گھٹ جاتی ہے، تو وہ محض خفیف طور پر صرف  
اس قدر، جو ایک بوجھ کے اٹھانے کا مکانی اثر ہو سکتا ہے؛

فلذلک تغلب احکام القوۃ ان وجوہ سے حاملہ عورتوں کے نبض کے احکام وہی  
المتوسطة والحاجة الشدیدة ہونگے، جو اوسط درجہ کی قوت اور شدت حاجت کے وقت  
فیعظم النبض ویسرع ویثقل تر ہو کر تے ہیں، یعنی نبض عظیم، سریع اور متواتر ہوگی +  
یہ ظاہر ہے کہ بچہ جب تک رحم مادر کے اندر قیام رکھتا ہے، اس کے ہر قسم کے سامان غذائی  
و ہوائی کی کفیل ماں ہوتی ہے۔ اگلے ماں جو غذا کھاتی ہے، اور جو ہوا سانس کے ذریعہ اندر کھینچتی ہے  
اس سے جس طرح ماں کے اعضاء کو حصہ ملتا ہے، اسی طرح بچہ کے اعضاء بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔  
الغرض، ماں کی غذا کی طرح اس کے سانس کے ساتھ دو حاجتیں وابستہ ہوتی ہیں؛ ایک حاجت کا تعلق  
ماں کی ذات سے ہے، اور دوسری کا تعلق جنین سے۔ اس طرح ماں کو یاد دوہستیوں کے لئے دو  
سانس لیتی ہے +

بچہ شکم مادر کے اندر کیونکر سانس لیتا ہے؟ اس کو علامہ گیلانی نے اجمالاً اس طرح بتایا ہے  
کہ ”بچہ ناف کی راہ اور نثریافوں کے ذریعہ سے سانس لیتا ہے، جو تغذیہ روحی کے لئے وہاں پیدا کی گئی ہیں؛  
اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جنین کے اندرونی اعضاء سے چند رگیں ناف کی راہ باہر نکلتی ہیں  
جو رحم مادر سے ذریعہ مشیمہ کے تعلق پیدا کر لیتی ہیں۔ انیس رگوں کے ذریعہ سامان غذا و ہوا خون  
شریانی کی صورت میں مشیمہ سے، یا بالفاظ دیگر خون مادر سے بچہ کے اندرونی اعضاء تک پہنچتے ہیں۔  
اور ان ہی میں سے بعض رگیں بدن جنین کے فضلات غذائیہ و تنفسیہ کو وریڈی خون کی صورت میں  
مشیمہ تک پہنچانے کی خدمت انجام دیتی ہیں۔ جن رگوں میں شریانی خون ہوتا ہے، اور جن کی راہ  
رحم مادر سے سامان غذا و سامان روح بدن جنین تک پہنچتا ہے، ان کو اطباء اپنی اصطلاح کے مطابق  
”شرائیں“ کہتے ہیں، حالانکہ ان میں نہ تڑپ ہوتی ہے، اور نہ ان کا تعلق قلب کے بائیں بطن سے ہوتا

ہے، جیسا کہ پھیپھڑے کی شریانیں وریدیہ کی وجہ تسمیہ میں بتایا جاتا ہے؛ اور جن رگوں میں وریدی خون ہوتا ہے اور جن کی راہ بدن جنین کے مذکورہ فضلات وریدی خون کی صورت میں تبادلہ و تنسیم کے لئے تسمیہ تک واپس جاتے ہیں، ان کو ہمارے اطباء ورید شریانی کے اصطلاح کے مطابق ”اوردہ“ کہتے ہیں، حالانکہ ان میں دوسری شریانیوں کی طرح ضربان بھی ہوتی ہے، اور ان کا تعلق بدن جنین میں شریانیوں سے ہوتا ہے، جس طرح ناف کی مذکورہ بالا شریانیوں کا تعلق اجوت سے، اور اجوت کے ذریعہ قلب جنین کے وائیزن سے قائم ہوتا ہے۔

### الفصل الساد عشر فی نبض لا وجاع فصل (۱۶) در دوں کی نبض

الوجع یغیر النبض اما لشدته واما لکونه فی عضو سائیس واما لطول مدته  
در دو نبض میں بچند وجہ تغیر پیدا کرتا ہے :  
(۱) گاہے درد اپنی شدت کی وجہ سے نبض کی حالت بدل دیتا ہے۔ (۲) گاہے نبض کی چال میں اس وجہ سے تغیر حاصل ہو جاتا ہے کہ درد کسی عضو میں (یا کسی عضو شریف) میں لاحق ہے۔ (۳) گاہے نبض کی چال اس وجہ سے تغیر ہو جاتی ہے کہ درد ایک عرصہ دراز سے قائم ہے (اور مدت مدید سے قوتوں کو تحلیل کر رہا ہے)۔

والوجع اذا کان فی اوله هيج القوة فخرکھا الی المقامه واما لدفاع والهب الحارۃ فیکون النبض عظیماً سریعاً واشد تفاوذاً لان الو طریقۃ بالعظم والسرعة  
چنانچہ درد جب اپنے ابتدائی زمانہ میں ہوتا ہے (یعنی جب درد شروع شروع شروع نمودار ہوتا ہے) تو درد کی وجہ سے قوت مدافعت و مقابلہ میں ہیجان و تحریک پیدا ہوتی ہے، اور بدنی حرارت مشتعل ہو جاتی ہے اسلئے نبض ایسے وقت میں عظیم و سریع اور نہایت درجہ متفاوت ہو جاتی ہے، متفاوت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عظم و سرعت کے ذریعہ سے حاجت (حاجت ترویج) پوری ہو جاتی ہے (اور تواتر کی ضرورت پیش نہیں آتی)۔

فاذا بلغ الوجع النکایۃ فی القوة لما ذکرنا من الوجع اخذ یتناکس  
لیکن جب درد مذکورہ بالا وجہ سے (شدت درد سے، عضو میں ہونے سے، یا طول مدت کی وجہ سے)

وینت ناقص حتی یفقد العظم والسرعة ویختلفها ولا شدّة التواء ثم لصغر شمرد ودية والنمليّة فان زاد ادى الى التفاوت والى الهلاك

بدنی قوت کو کمزور کر دیتا ہے تو نبض کے مذکورہ بالا احکام الٹ جاتے ہیں اور نبض (نقصان قوت کی وجہ سے) ناقص ہو جاتی ہے، یعنی عظم و سرعت کھو جاتے ہیں، اور ان کے بجائے ابتداؤ شدت تو اتنا لاحق ہوتی ہے، اس کے بعد عظم اور اس کے بعد دو دیت و نملیت، پھر اگر درد میں اور بھی اضافہ ہو جائے ریا قوتیں اور بھی زیادہ تحلیل ہو جائیں تو نبض میں انجام کار تفاوت لاحق ہو گا، اور اس کے بعد موت ہ

### فصل (۱۷) نبض اور ارام

### الفصل السابع عشر فی نبض الاورام

الاورام منها محدثة للحمة وذلك اعظمها اول شرف عضوها فهي تغیر النبض فی البدن كله اعني التغیر الذي يخص الحمی و سونو ضعه فی موضعه

بعض اورام، اسوجہ سے بخار کے باعث بنتے ہیں کہ وہ بڑے ہوتے ہیں، یا اس وجہ سے کہ وہ جس عضو میں واقع ہیں، وہ شریف ہے، اسلئے ایسے اورام سارے بدن کی نبض میں تغیر پیدا کر دیا کرتے ہیں (کیونکہ بخار کی وجہ سے بدن کی حرارت غریبہ مشعل ہو جاتی ہے، اور اس کے اثر سے تمام بدن کے شرائین کی حرکت نبضیہ بدل جاتی ہے) اس تغیر سے ہماری مراد وہ مخصوص تغیر ہے جو بخار کی وجہ سے نبض میں پیدا ہوا کرتا ہے۔ جس کو ہم عنقریب اس کے اصلی مقام میں واضح کریں گے (یعنی ہم حیات کے باب میں بتائیں گے کہ حیات اورام کی نبض عظیم، سرک اور متواتر ہوا کرتی ہے)۔

ومنہا ما لا یحدث الحمی فتغیر النبض الخاص باعضو الذی ہونہ بالذات و ربما غیرہ من سائر البدن بالعرض اے الا بما ہو ورم بل بما

ان کے برعکس بعض اورام بخار کے باعث نہیں بنتے ایسے اورام بالذات (براہ راست) انہیں اعضا کی مخصوص نبضوں میں تغیر پیدا کرتے ہیں، جن میں یہ اورام واقع ہوتے ہیں، اور گاہے بالعرض (باواسطہ درد کے توسط سے) سارے بدن کی نبض میں بھی تغیر پیدا کر دیتے ہیں،



یوجع

نہ اس وجہ سے کہ وہ ورم ہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ وہ درد انگیز ہوتے ہیں (اور درد ہی اس تغیر کا اصلی ذریعہ ہوتا ہے) نفس ورم سارے بدن کی نبض کے تغیر کا ذریعہ نہیں ہوتا)۔  
یعنی جو اورام باعث بخار نہیں ہوتے، وہ گاہے نبض میں بالذات، یعنی کسی دوسری چیز کے توسط کے بغیر نبض میں تغیر پیدا کرتے ہیں۔ اس قسم کا تغیر نبض کے اندر محض عضو متورم تک ہی محدود رہتا ہے، اور گاہے ایسے اورام اپنے عضو متورم کی نبض میں تغیر پیدا کرنے کے باوجود بالعرض، یعنی درد کے توسط سے سارے بدن کی نبض میں تغیر پیدا کیا کرتے ہیں۔

والورم المغیر للنبض اما ان یغیرہ بنوعہ واما ان یغیرہ بوقتہ واما ان یغیرہ بمقدارہ واما ان یغیرہ للعنصر الذی ہو فیہ واما ان یغیرہ بالعرض الذی یتبعہ ویلزمہ  
بہر ورم سے نبض میں جو تغیرات نمودار ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض تغیرات ورم کی نوعیت کے تابع ہوتے ہیں، بعض تغیرات اوقات ورم کے تابع ہوتے ہیں، بعض تغیرات مقدار ورم کے تابع ہوتے ہیں، بعض تغیرات اوس عضو کے تابع ہوتے ہیں، جن میں یہ لاحق ہوتے ہیں، اور بعض تغیرات ان اورام کے عوارض لازمہ کے تابع ہوا کرتے ہیں +

اما تغیرہ بنوعہ فمثل الورم الحار فانہ یوجب بنوعہ تغیر النبض الی المنشاریۃ والاکسراع والاکسراع والتواثران لم یعارضہ سبب مرطب فیبطل المنشاریۃ ویخلفها اذن الموجیۃ واما الاکسراع والتواثران لم یعارضہ سبب مرطب فیبطل المنشاریۃ ویخلفها اذن الموجیۃ  
چنانچہ جو تغیرات نوعیت ورم کے تابع ہوا کرتے ہیں، اس لحاظ سے (ابتداءً) ورم حار کی مثال پر غور کیا جائے۔ ورم کی اس نوعیت سے (نوعیت حارہ سے) نبض میں منشاریت (منشاریۃ) اور تعداد (تعاثر) (کچکی) اور سرعت و تواثر لاحق ہو جاتے ہیں؛ بشرطیکہ کوئی رطوبت پیدا کرنے والا سبب اس میں رکاوٹ نہ ڈالے، ورنہ نبض سے منشاریت باطل ہو جائیگی، اور اس کی جگہ موجیت آجائیگی۔ (مثلاً یہ کہ مادہ ورم میں باوجود حرارت کے رطوبت بھی ہو، یا عللاً جامرخی اور مرطب دواؤں استعمال کی جائیں، یا ورم کسی مرطب عضو میں ہو، یا یہ کہ ورم میں پیپ ٹرگنی ہو، ان تمام صورتوں میں نبض سے منشاریت منقود ہو جائیگی، اور منشاریت کی بجائے نبض موجی

ہو جائیگی)۔ رہے ارتعاد، سرعت، ارتعاش اور تواتر،  
تو یہ لازمی طور پر ہر صورت میں پائے جاتے ہیں، (خواہ کوئی  
سبب مرطب موجود ہو یا نہ ہو) +

اور جس طرح بعض اسباب نبض سے منشاریت کو رد  
دیتے (یا کم کر دیتے) ہیں، اسی طرح بعض اسباب اس قسم کے  
بھی ہوا کرتے ہیں جو نبض میں منشاریت کو بڑھا دیتے اور  
نمایاں کر دیتے ہیں +

ورم لتین رنزم ورم، یعنی وہ ورم جس کے مادہ میں  
رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے، بشرطیکہ اس میں حرارت یا برودت  
کی کثرت نہ ہو (نبض کو موجی بنا دیتا ہے۔ لیکن اگر ایسے  
ورم میں برودت کی افراط ہوتی ہے، تو اس میں ربا و جو  
موجیت کے) نبض بطبی اور متفادات ہو جاتی ہے +

ورم صلب یعنی جس ورم میں صلابت ہوتی ہے، وہ  
نبض میں منشاریت کو بڑھا دیتا ہے +

ربا و ورم جبکہ خراج (بھوڑے) میں تبدیل ہو جاتا ہو  
(یعنی جبکہ ورم حار میں پیپ پڑ جاتی ہے) تو رطوبت و برودت  
کی وجہ سے، جو نتیجے سے پیدا ہو جاتی ہیں، نبض کی منشاریت  
موجیت میں تبدیل ہو جاتی ہے، اور خراج کے نقل کیوجہ  
سے نبض میں اختلاف بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ رہے سرعت  
و تواتر، تو چونکہ ورم کے پک جانے کے بعد حرارت عرضیہ میں  
سکون آ جاتا ہے، اس لئے سرعت و تواتر میں بھی بسا اوقات  
کمی آ جاتی ہے +

و کما ان من الاسباب ما يمنع  
منشاریتہ کذا لک منها ما یزید  
منشاریتہ ویظہر ما

والورم اللین یجعل النبض  
موجیا وان کان باسرا جدا  
جعله بطیئا متفاوتا

والصلب یزید فی منشاریتہ

واما الخراج اذا جمع فانه یصرف  
النبض من المنشاریة الی الموجیة  
للترطیب والتلین الذی  
یتبعہ ویزید فی الاختلاف  
لثقلہ واما السرعة والتواتر  
فکتیدا ما یخف بسکون الحار  
العارضۃ بسبب النضج

واما تغیرہ بحسب اوقاتہ  
فانه ما دام الورم الحار  
فی التریب کانت المنشاریة

رہے وہ تغیرات، جو اوقات ورم کے تابع ہوا کرتے  
ہیں، تو ان کی تفصیل یہ ہے کہ ورم حار جب تک اپنے زمانہ  
تزیید میں ہوتا ہے، اس وقت تک نبض کے اندر منشاریت

وساثرهما ذکرناہ الی التزید اور دوسری تمام مذکورہ باتیں (یعنی سرعت و تواتر وغیرہ) ویزدادانما فی الصلابۃ بڑھتی چلی جاتی ہیں، اور ورم کے بڑھتے ہوئے تناؤ کی وجہ سے للتمدد الزائد فی الارتعاد برابر صلابت میں، اور درد کی وجہ سے نبض کے ارتعاد میں للوجع اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے \*۔

واذا قارب المنتهى ازدادت پھر جب ورم انتہا کے قریب پہنچ جاتا ہے، تو (نبض) الاعراض کلہا الا ما یتبع القوۃ کے تمام عوارض، باستثنا ان عوارض کے جو قوت سے وابستہ فانه یضعف فی النبض فیزداد ہوتے ہیں، بڑھ جایا کرتے ہیں، چنانچہ نبض کا تواتر اور اسکی سرعت التواتر والسرعة ثمان طال بڑھ جایا کرتی ہے، اور وہ باتیں کمزور ہو جایا کرتی ہیں جو قوت بطلت السرعة وعاد نملیا سے پیدا ہوتی ہیں (مثلاً عظم)؛ پھر جب ورم کا زمانہ دراز ہو جاتا ہے، تو نبض سے سرعت باطل ہو جاتی ہے، اور وہ نملی بن جاتی ہے \*۔

فاذا انحط فقلل او انفجرتوی اسکے بعد جب ورم اپنے زمانہ انحطاط کو طے کرتا ہو تحلیل النبض بما وضع عن القوۃ ہونے لگتا یا پھوٹ پڑتا ہے، تو نبض اس وجہ سے قوی ہو جاتی من الثقل وخف ارتعاده بما ہے کہ قوت کے کندھے سے ورم کا برجہ ہٹ جاتا ہے، اور نبض ینقص من الوجع الممدد کے ارتعاد میں تخفیف اس لئے ہو جاتی ہے کہ ورم کے تناؤ کا درد (وجع ممدد) اس وقت گھٹ جاتا ہے \*۔

واما من جهة مقدار اسرار حنان رہے وہ تغیرات جو مقدار ورم کے تابع ہوتے ہیں، اور العظیم یوجب ان تكون هذه اس کی تفصیل یہ ہے کہ ورم جتنا بڑا ہوتا ہے، اُسی قدر نبض کے الاحوال اعظم وازید والصغیر مذکورہ عوارض (یعنی منشاریت وغیرہ) بڑے اور زیادہ ہوتے یوجب ان تكون اقل واصغر ہیں؛ اور جس قدر ورم چھوٹا ہوتا ہے، اُسی قدر وہ عوارض کم اور چھوٹے ہوتے ہیں \*۔

واما من جهة عضوة فان الاعضاء رہے وہ تغیرات جو متورم اعضاء کے لحاظ سے نبض میں العصبانیۃ توجب نزایا دتہ فی پیدا ہوتے ہیں، تو ان کی تفصیل یہ ہے کہ جب ورم اعضاء صلابۃ النبض ومنشاریۃ عصبانیۃ میں لاحق ہوتا ہے، تو نبض کی صلابت و منشاریت بڑا والیرقیۃ توجب نزایا دتہ باقی ہے؛ اور جب ورم اعضاء عروقیہ میں لاحق ہوتا ہے

عَظْمٍ وَشَدَّةَ اِخْتِلَافِ لَاسِيْمَا  
 اِنْ كَانَ الْغَالِبَ فِيْهَا هُوَ الشَّرِيَانَا  
 كَمَا فِي الطَّحَالِ وَالرِّيَّةِ وَلَا يَثْبُتُ  
 هَذَا الْعَظْمُ اِلَّا مَا يَثْبُتُ الْقُوَّةُ  
 وَالْاَعْضَاءُ الرُّطْبَةُ اللَّيْنَةُ تَجْعَلُهُ  
 مُوجِبًا كَالِدِمَاغِ وَالرِّيَّةِ

(جن میں عروق بکثرت ہوتے ہیں مثلاً جگر، طحال، شش) تو  
 نبض میں عظم زیادہ اور اختلاف شدید نمایاں ہوتا ہے، علی الخصوص  
 جبکہ ان اعضاء میں شریانیں زیادہ ہوں، مثلاً طحال و شش۔  
 پھر یہ بھی یاد رکھو کہ یہ عظم نبض میں اسی وقت تک قائم رہتا ہے  
 جب تک قوت قائم رہتی ہے۔ اور جب ورم دماغ و شش  
 جیسے مرطوب اور نرم اعضاء میں لاحق ہوتا ہے، تو نبض موجی  
 ہو جاتی ہے +

و اما تغیر الورم النبض بواسطۃ  
 العرض فمثل ان ورم الریة  
 یجعل النبض خافیا و ورم الکبد  
 ذبولیا و ورم الکلیۃ حُصْرًا  
 و ورم العنصر القوی الحس  
 کا معدۃ و الحجاب تشجیا غشیا

رہے دو تغیرات جو ورم کے (بعض) عوارض کے تابع  
 ہوا کرتے ہیں، انکی تفصیل یہ ہے کہ مثلاً ورم ریہ میں نبض خفاقی  
 چلتی ہے (یعنی چونکہ شش کے تورم ہونے کی صورت میں قلب  
 تک ہوا نسیم بہت کم پہنچتی ہے، اس لئے اس حالت میں مرض  
 خناق کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اور اس وقت نبض  
 ویسی ہی چلتی ہے جیسی کہ مرض خناق کے وقت چلا کرتی ہے)؛  
 ورم جگر کی حالت میں ”نبض ذبولی“ ہو جاتی ہے (جیسی ذبول  
 اعضاء کی صورت میں چلا کرتی ہے)؛ اگر دوں کے ورم کے  
 وقت ”نبض حُصری“ ہو جاتی ہے (یعنی احتباس بول کے وقت  
 جیسی نبض چلا کرتی ہے، ویسی ہی گردوں کے ورم کے وقت بھی  
 ہو جاتی ہے)؛ اور جب معدہ اور حجاب عاجز جیسے قوی الحس  
 اعضاء میں ورم ہوتا ہے، تو نبض تشجی غشی“ ہو جاتی ہے (کیونکہ  
 ان اعضاء کے ورم کی وجہ سے تشنج اور غشی بطور عوارض کے  
 پیدا ہو جاتے ہیں، اس لئے اس وقت نبض کی چال میں بھی ان  
 عوارض کے مطابق اثر اور تغیر لاحق ہو جاتا ہے) +

من فی مَرَضِ الْعَوَارِضِ النَّفْسِ  
 الفصل الثامن عشر احکام نبض عوارض النفس

اما الغضب فانه بما يشير  
 غضب (غصہ) چونکہ قوت میں یک سخت ہیجان و

من القوة ویسبسط من السر و ح  
دفعته فجعل النبض عظاماً شامقاً  
جلداً سریاً متواتراً ولا یجب  
ان یقع فیہ اختلاف لان الانفعال  
متشابه الا ان یخالطه خوف  
فتأثره یتغلب ذلک و تاثره  
هذا

جوش پیدا کر دیتا، اور روح کو دفعۃً رقبہ سے بیرونی اعضاء  
کی طرف) پھیلا دیتا ہے، اس لئے یہ نبض کو عظیم بہت شاہق  
(بلند)، سریع اور متواتر بنا دیتا ہے۔ اور یہ کوئی ضروری  
امر نہیں ہے کہ اس حالت میں نبض کے اندر اختلاف بھی  
پیدا ہو جائے؛ کیونکہ غصہ کی حالت میں نفسانی انفعال و تاثر  
ایک جیسا ہوتا ہے (شرمندگی کی طرح سے نفس میں متضاد  
اثرات کا ہجوم نہیں ہوتا، جس سے روح اور خون کی حرکت  
گا ہے باہر کی طرف ہو، اور گا ہے اندر کی طرف، اور نبض میں  
اختلاف پیدا ہو جائے)۔ ہاں اگر غصہ کے ساتھ ڈرا و  
خوف بھی مخلوط ہو جائے، (جیسا کہ بعض اوقات ہوا کرتا ہے)  
جس سے ایک وقت میں اگر غصہ کا غلبہ ہو، تو دوسرے وقت  
میں خوف کا (تو اس صورت میں ان مختلف تاثرات کے غلبہ  
کے لحاظ سے نبض میں اختلاف پیدا ہو جائیگا) +

و کذلک ان خالطہ خجل ۱ و  
منازعة من العقل و یکلف الامساك  
عن تہیجہ و تحریکہ الی الایقاع  
بالمغضوب علیہ

اسی طرح جب غصہ کے ساتھ شرمندگی بھی مخلوط ہو جاتی  
ہے (اور خالص غصہ باقی نہیں رہتا ہے)، یا جب جذبۂ انتقام  
(اور عقل کی کشمکش شروع ہو جاتی ہے) اور عقل غضبناک انسان  
کو بہرہ ور اس امر سے روکنے کی کوشش کرتی ہے کہ وہ مشتعل ہو کر  
مخالفت اور مغضوب علیہ سے بھڑنے جائے (تو ایسی صورت میں  
ان مختلف جذبات کی وجہ سے نبض کے اندر اختلاف نمودار  
ہو جاتا ہے) +

واما اللذۃ فانھا تحریک الے  
خارج برفق فلیس یبلغ مہلک  
الغضب فی ایجابہ السرعة ولا  
فی ایجابہ التواتر بل ربما  
کفی عظمہ الحاجة الیہ فکان

لذت سے چونکہ روح اور قوت باہر کی طرف بتدریج  
حرکت کرتے ہیں (غصہ کی طرح دفعۃً حرکت نہیں کرتے)۔ اسلئے  
یہ نبض میں اس قدر سرعت اور تواتر نہیں پیدا کرتی، جس قدر کہ  
غضب پیدا کرتا ہے؛ بلکہ بسا اوقات لذت کی صورت میں  
حاجتِ ترویجِ نبض کے عظیم ہی سے پوری ہو جاتی ہے (اور

بطیاً متفاوٹا

سرعت و تواتر کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی، اس لئے نبض بطی اور متفاوت ہو جایا کرتی ہے +

وَلَكِنَّ النَّبْضَ السَّرِيعَ وَفَافًا قَدْ يَعْظُمُ فِي الْأَكْثَرِ مَعَ لِينٍ وَيَكُونُ  
یہی حال "فرحت و سرور" کی نبض کا بھی ہے جس میں نبض بیشتر اوقات کسی قدر یونٹ کے ساتھ "عظیم" ہوا کرتی ہے، اور اس میں کسی قدر بطور اور تفاوت کی حرف میلان

ہوا کرتا ہے +

مذکورہ بالا احکام بیان کرنے کے بعد شیخ نے "ہمہ" اور "خجل" (شرمندگی) کا ذکر مستقل طور پر الگ نہیں کیا، اس لئے کہ ان دونوں کیفیات نفسانیہ میں روح کی حرکت گاہے اندر کی طرف اور گاہے باہر کی طرف ہوا کرتی ہے، جس کے احکام اوپر کے بیان سے معلوم ہو گئے۔ گیلانی +

وَأَمَّا الْغَمُّ فَإِنَّ الْحَرَارَةَ تَحْتَنِقُ فِيهِ  
غَم کی صورت میں چونکہ حرارت گھٹ جاتی، اور اندر و تغور والقوة تضعف فَيَجِبُ أَنْ يَصِيرَ  
بطی جاتی ہے، اور قوت ضعیف ہو جاتی ہے، اس لئے نبض النَبْضُ صَغِيرًا ضَعِيفًا مُتَفَاوِطًا وَبَطِيئًا  
غَم کی حالت میں صغیر، ضعیف، متفاوت، اور بطی ہو جایا کرتی ہے  
وَأَمَّا الْفَرَحُ فَالْمَفَاجِي مِنْهُ يَجْعَلُ النَّبْضَ  
فَرَح (ڈر) اگرچہ چانک لاق حق ہو، تو نبض سرعہ مرتعدہ  
سريعاً مرتعداً مُخْتَلَفًا غَيْرَ مُنْتَظَمٍ (مرتضیٰ) اور مختلف غیر منتظم ہو جاتی ہے۔ اور جب خوف کی  
وَأَمَّا الْمَتَدُّ مِنْهُ وَالْمَتَدُّ رَجٌّ يَغْيِرُ النَّبْضَ  
حالت دماز ہو جاتی ہے، یا جب خوف و ہراس کی کیفیت تدیرکاً  
تَغْيِيرُ الْغَمِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ  
لاق حق ہوا کرتے ہیں، جیسے غم کے وقت طاری ہوتے ہیں +

الفصل التاسع عشر في جملة تغير الاموال المضاف للطبيعة فصل (۱۹) ان امور کے چند تغیرات جو طبیعت کے مضامین

بعض امور بدن انسان کے لئے "مزدوری" ہیں، مثلاً سہ مزدوریہ، بعض امور نہ مزدوری ہیں، اور نہ مفاد مثلاً ریاضت، حمام، غیر متاداکولات و مشروبات، اور بعض امور "مفاد طبیعت" ہوتے ہیں، جنکا اس وقت تذکرہ ہے، اور ان میں جو کچھ تغیرات پیدا ہوتے ہیں:

هَيْئَةُ النَّبْضِ تَغْيِرُهَا أَمَّا بِمَا يَحْدُثُ  
نبض کی ہیئت اور کیفیت میں تغیر (۱) گاہے اس وجہ منها من سوء مزاج و قد عرفنا  
سے لاق حق ہو جاتا ہے کہ بدن میں کسی قسم کا سوء مزاج لاق حق ہوتا ہے، چنانچہ ہر ایک سوء مزاج کی نبض کا حال تمیز (تفہیم)

فصل میں) معلوم ہو چکا ہے +

واما بان يضغط القوة فيصير النبض  
مختلفا وان كان الضغط شديدا  
جدا اكان بلا نظام وكلا وزن

(۲) گاہے نبض کی بعیت میں تئیر اس وجہ سے  
لاحق ہوتا ہے کہ قوت دب جاتی ہے، جس سے نبض مختلف  
ہو جاتی ہے۔ پھر اگر دباؤ بہت شدید ہوتا ہے تو نبض کا  
نظام بھی جاتا رہتا ہے، اور وزن بھی غائب ہو جاتا ہے +

والضاغط هو كل كثرة مادية  
كانت ورمما او غير ورم

دباؤ ڈالنے والی چیز (ضاغط) کیا ہے؟ وہ مادہ  
کی کثرت ہے، خواہ یہ کثرت کسی قسم کی ہو (مگر یہ ضروری ہے  
کہ مادہ کی یہ کثرت غیر طبعی ہو)۔ اور خواہ یہ کثرت مادہ ورم  
کی صورت میں ہو، یا ورم کی صورت میں نہ ہو +

واما بان يجلل القوة فيصير  
النبض ضعيفا وهذا كالوجع  
الشد يد والالام النفسانية  
القوية التحليل

(۳) گاہے نبض میں تئیر اس وجہ سے لاحق ہوتا ہے کہ  
قوت تحلیل ہو جاتی ہے، جس سے نبض ضعیف ہو جایا کرتی ہے۔  
اس کی مثال درد کی شدت ہے، اور وہ آلام نفسانیہ (دروانی  
کلفتیں) جو قوت کو بہ شدت تحلیل کر دیتے ہیں (جس سے نبض  
میں تئیر لاحق ہو جاتا ہے)۔

## الحلقة الثانية من التعليم الثالث دوسرا جملہ بحث بول و براز

من الفن الثاني في البول والبراز هي ثلثة عشر  
فن ثانی کی تیسری تعلیم کے دوسرے جلد میں تیرہ تفصیلیں ہیں

الفصل الاول قول كل في البول  
فصل (۱) قارورہ کا عمومی تذکرہ

لا ينبغي ان يوثق بطرق الاستدلال  
من احوال البول الا بعد مراعاة  
شرايط

ضروری شرائط جب تک مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ نہ کیا جائیگا  
اس وقت تک قارورہ کے علامات پر وثوق کے ساتھ اعتقاد  
نہیں کیا جائیگا۔

يجب ان يكون البول اول بول صبح عليه  
ولم يدافع به الى زمان طويل

(۱) پیشاب صبح کے وقت کیا گیا ہو +  
(۲) پیشاب کو مشائے میں دیر تک روکا بھی نہ گیا ہو +

ویشبت من اللیل

(۳) پیشاب شانہ میں رات بھر جمع ہوا ہو، یعنی ساری

رات کا پیشاب ہو +

ولم یکن صاحبہ مشرب ماء ولا  
اکل طعاماً(۴) پیشاب کرنے سے پہلے مریض نے نہ پانی پیا ہو،  
اور نہ کوئی غذا کھائی ہو +

ولم یکن تناول صابغاً من مأكول

(۵) مریض نے کوئی ایسی چیز نہ کھائی پی ہو، جو پیشاب

او مشرب وب كالزعفران

کو رنگ دے، مثلاً زعفران اور نیار شنبہ (المتاس)؛ یہ دونوں

والخیار شنبہ فانهما یصبغان

چیزیں قارورہ کو رنگ دیتی ہیں؛ اور مثلاً سنریاں (ساگ

الی الصفرة والحمة وكالبقول

بات) جو قارورہ کو سبز کر دیتی ہیں؛ اور مثلاً مری (کاجی) جو

فانها تصبغ الی الخضرة وكاملری فانه

قارورہ کو سیاہ کر دیتی ہے؛ اور مثلاً شراب جس نے ہست

یصبغ الی السواد والشرب المسكر فانه

اور مدہوش کر دیا ہو؛ اس سے قارورہ کو رنگ شراب کے

یغیر البول الی لونه

مانند رنگین ہو جاتا ہے +

ولا یأت بشرته صابغاً كالحناء

(۶) جلد اور بشرہ پر کوئی ایسی چیز بھی نہ لگائی گئی ہو،

فان المختضب به ربما انصبغ

جس سے قارورہ رنگین ہو جائے۔ مثلاً حنا یعنی منہدی کے

بولہ منہ

لگانے سے بعض اوقات قارورہ بھی رنگین ہو جاتا ہے +

ولا یكون تناول ما یدخل خلطاً

(۷) اس نے کوئی ایسی دوا نہ بھی نہ کھائی ہو جس میں

کما یدخل الصفراء والبلغم

کسی خاص مادہ کے اور اگر کرنے کی قوت ہو۔ مثلاً مدرات صفراء

وبلغم +

ولم یکن تعاطی من الحرکات

(۸) اس نے اس قسم کی ریاضت، حرکت، اور کوئی

والاعمال ومن الاحوال الخسار جة

ایسا غیر طبعی اور خلافت معنوی کام نہ کیا ہو، اور کوئی ایسی غیر طبعی

عن المجری بطبیع ما یغیر الماء لوناً

حالت عارض نہ ہوئی ہو، جس سے قارورہ کا رنگ بدل جائے؛

مثل الصوم والسهر والتعب والجوع

مثلاً روزہ وفاقہ، کثرت بیداری، بھوک اور شدت

والغضب فان هذا کلها یصبغ الماء الی الصفرة غیظ وغضب؛ یہ سب چیزیں قارورہ کو زرد یا سرخ بنا دیتی

والحرمة والجماع فانه یدسم الماء تدسیما

میں؛ اور مثلاً حرکات جوارح سے گاہے قارورہ میں پکنائی

شدید آتی ہے۔ (دوسم) پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح قے اور اسہال

ایضاً یہ (از) الواجب من لون الماء وقوام

دوستقراغ پیشاب کے اصلی رنگ اور قوام کو بدل دیتے ہیں +



وکن لک ایتان ساعات علیہ و  
لذلک قیل یجب ان لا یُنظر  
فی البول بعد ست ساعات لان  
ذلک تضرع ولونه یتغیر و  
ثقله یدوب و یتغیر و یکنف  
اشد علی انی اقول ولا بعد  
ساعة

اسی طرح قارورہ اگر چند گھنٹے تک رکھا رہے تو اس سے  
بھی اس کی اصلی حالت بدل جاتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ ہدایت  
کی جاتی ہے کہ قارورہ کو چھ گھنٹے کے بعد نہ دیکھنا چاہئے (بلکہ  
اس سے پہلے ہی اس کا امتحان کر لینا چاہئے) کیونکہ اس کے بعد  
قارورہ کی علامات کمزور ہو جاتی ہیں، اس کا رنگ بدل جاتا  
ہے، اس کا رسیب گھل کر اور حل ہو کر متغیر ہو جاتا ہے، یا  
پہلے سے زیادہ کثیف و غلیظ ہو جاتا ہے۔ (یہ تو دوسروں کی  
ہدایت ہے) بلکہ میرا قول تو یہ ہے کہ قارورہ کو ایک گھنٹے کے  
بعد بھی نہ دیکھنا چاہئے (بلکہ اس سے پہلے ہی معائنہ کرنا چاہئے)۔

وینبغی ان یوخذ البول بتمامہ  
فی قاس و سرة واسعة لا یصب  
منہ شی

(۹) مناسب یہ ہے کہ سریش کا سارا پیشاب (جو وہ ایک  
مرتبہ صبح کے وقت کر گیا) کسی کشادہ قارورہ (رشیشہ) میں اس  
طرح لیا جائے کہ باہر بالکل نہ گرے۔

ويعتبر حاله كما يبال  
بل بعد ان يهدأ فی القاس و سرة  
بحيث لا یصیبہ شمس ولا سیرج  
فیثورہ اذ یجملہ حتی یتمايز  
الرسوب فیتم الاستدلال فلیس  
کما یبال یوسب ولا فی  
تام النضج جدًا

(۱۰) پیشاب کرتے ہی اُسے نہ دیکھا جائے، بلکہ جب  
پیشاب ظرف قارورہ میں ٹھہر کر ساکن ہو جائے۔ (اس اشارہ  
میں) (۱۱) پیشاب ایسی جگہ نہ رکھا ہوا ہو کہ اس میں دھوپ  
یا ہوا کے جھونکے لگ رہے ہوں، ورنہ ممکن ہے کہ دھوپ  
سے اس میں جوش و غلیان پیدا ہو جائے، یا ہوا کی سردی  
سے وہ اس طرح منجمد ہو جائے کہ رسوب جدا ہو کر نشین بھی  
نہ ہو سکے؛ کیونکہ پیشاب خواہ کسی قدر نضج یافتہ اور پوری طرح  
پختہ ہو، مگر رسوب فوراً نشین نہیں ہوا کرتا ہے؛ بلکہ اسکے  
نشین ہونے میں کچھ مدت صرف ہوا کرتی ہے۔

ولا یبال فی قاس و سرة لم تغسل  
بعد البول الاول

(۱۲) پیشاب ایسے قارورہ میں نہ کیا جائے جسے پہلے  
پیشاب کے بعد دھویا نہ گیا ہو۔

اس کے بعد علامہ آملی نے چند شرائط کا اور بھی اضافہ کیا ہے :

(۱۳) پیشاب کو ایک ظرف سے دوسرے ظرف میں منتقل نہ کیا جائے، کیونکہ اکثر رسوب کے بعض اجزاء

پہلے طرف میں رہ جاتے ہیں +

(۱۳) قارورہ کو دور دراز تک لیجانے سے بھی اس میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے ؛ کیونکہ اس سے اول تو حرکت ہوتی رہے گی ؛ دوم یہ کہ اگر سرد مقام سے گرم مقام میں ، یا گرم مقام سے سرد مقام میں قارورہ منتقل کیا جائیگا ، تو خواہ حرکت نہ بھی ہو جب بھی اس میں تغیر پیدا ہو سکتا ہے +

(۱۵) پیشاب کے سرد ہونے کے بعد اسے گرم نہ کیا جائے +

۳ ملی کی یہ شرط کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہے (مترجم) +

(۱۶) مریض کو پہلے سے تنخمہ یا بدہضمی نہ ہوئی ہو ؛ کیونکہ ان سے بھی قارورہ کے رنگ و قوام میں تغیر

پیدا ہو جاتا ہے +

یہ شرط بھی کچھ عجیب سی معلوم ہوتی ہے ۔ اگر مریض واقعی پہلے سے تنخمہ اور بدہضمی میں مبتلا ہوگا ، اور اس سے اس کے قارورہ کے رنگ و قوام میں تغیر پیدا ہوگا ، تو اس سے طبیب کو استدلال میں مدد ملے گی ۔ یہی حال تمام حیات و عوارض کا ہے ۔ یہ سب چیزیں قارورہ کے اصلی رنگ و قوام کو بدل دیتی ہیں ؛ اور یہی اختلاف و تغیر دیکھنا مد نظر ہوا کرتا ہے ؛ اس لئے یہ شرط بالکل بے معنی ہے ۔ (مترجم) +

(۱۷) عورت ایام حیض میں نہ ہو ۔ کیونکہ ان ایام میں قارورہ کا حال متغیر ہو جاتا ہے +

یہ شرط بھی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتی ہے (مترجم) +

دابوال الصبیان قليلة الکلاکل  
وخصوصاً ابوال اطفال للبنیة  
ولان المادۃ الصابغة فیہم  
ساکنۃ مغموۃ و فی طبائعہم  
من الضعف ومن استعمال  
النوم اکثر ما یمیت دلائل  
النضج

بچوں کے پیشاب میں علامتیں کم نمودار ہوا کرتی ہیں علی الخصوص  
و خصوصاً ابوال اطفال للبنیة  
شیرخوار اور کم عمر بچوں میں ؛ کیونکہ ان کے قارورہ میں  
بنیت یعنی دودھ کا اثر ہوتا ہے ۔ جو پیشاب کے رنگ و  
قوام کو چھپا لیتا ہے ؛ اور اس لئے کہ بچوں میں مادہ صابغہ  
یعنی رنگنے والا مادہ رطوبت مزاج کی وجہ سے ساکن اور پوشیدہ  
ہوتا ۔ اور پیشاب میں ابھی طرح خارج نہیں ہوتا ہے ۔ نیز  
بچوں کی طبیعتیں جانوروں کے مقابلہ میں ضعیف ہوتی ہیں ۔ نیز  
بچے چونکہ بہت سویا کرتے ہیں ۔ اس لئے پیشاب کے دلائل  
و علامات باطل ہو جاتے ہیں (نیز بچے کھانے پینے میں چونکہ  
بہت زیادہ بے احتیاطی اور بدہضمی کرتے ہیں ، اس لئے  
ان کے قارورہ پر وفاق کے ساتھ ہمہ دہ نہیں کیا جاسکتا ۔ گیلیانی)

والله اخذ البول هو الجسم الشفاف [پیشاب کا ظرف] پیشاب کا ظرف یعنی قارورہ شفاف ہے رنگ  
النفق الجوهري كالزجاج الصافي والبول شبيه كايا بلور كما هو ناچا ہے رتا کہ پیشاب کی ہر قسم کی رنگتیں  
اور کہ دو رتیں ظاہر ہو سکیں) +

واعلم ان البول كلما قَرَّ بَسَّةُ [قارورہ کا معائنہ] واضح ہو کہ پیشاب کو جس قدر قریب لاکر دیکھا  
منك انما ادخل ظا وكما بعد ثة جائے اسی قدر وہ غلیظ معلوم ہوا کرتا ہے، اور جس قدر دور  
ازداد صفاء وبها يفاسر کر کے دیکھا جائے اسی قدر وہ صاف نظر آتا ہے۔ چنانچہ اطباء  
سائدا لغش مما يعرض على سامنے امتحان آزمائش کیلئے جو دوسری چیزیں پیش کی جاتی ہیں ان کو کہ  
الاطباء للامتحان چیزوں میں اور اصلی قارورہ میں یہی امتیازی فرق ہے +

اگرچہ اس قول کی تاویل و توجیہ میں بہت کچھ چھ میگوئیاں کی گئی ہیں؛ مگر علامہ گیلانی اس قسم کے  
رد و دفع اور ملل و اسباب کو بیکار محض سمجھتے ہیں، اور نہایت اختصار و ایجاز سے وہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ امر تجربہ و  
مشاہدہ سے ثابت ہے، جس پر کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ہے +

واذا اخذ البول في القاس و سرة جب پیشاب قارورہ کے اندر رکھا جائے تو اسے سردی  
فيجب ان يصاب عن تغير البرد گرمی، اور ہوا کے تغیرات سے بچایا جائے، اور قارورہ پوری  
والشمس والريح اياه وان ينظر روشنی میں دیکھنا جائے؛ مگر اس طرح کہ کوئی شعاع قارورہ پر  
اليه في الضوء من غير ان يقع نہ پڑے، ورنہ قارورہ کا دیکھنا دشوار ہوگا؛ بلکہ قارورہ کو شعاع  
عليه شعاع بل يستقر عن الشعاع سے الگ رکھنا چاہئے +

اور اگر چراغ یا سورج کی شعاع میں دیکھنے کی ضرورت پیش آئے تو اس طرح دیکھنا چاہئے کہ ایک طرف تم  
ہو، اور دوسری طرف چراغ یا سورج، اور درمیان میں قارورہ آملی +

فحينئذ يحكم عليه من الاعراض التي تدعى به ان شرائط كالحاكة كبري و بعد ہی ان علاء و اعراض حکم گایا جاسکے گا جو تاویل نظر آئے ہیں  
وليعلم ان الدلالة الاولى للبول هي على یہ واضح ہو کہ قارورہ سے براہ راست جگہ کے حالات،  
حال الكبد مسالاة لما يثمة وعلى احوال العرق اعصاب بول کے حالات اور عروق کے حالات معلوم ہوا کرتے  
وبتوسطها يدل على امراض اخرى ہیں، اور ان کے توسط سے دوسرے اعضا کے احوال امراض کا پتہ چلتا ہی  
یہ خیال اس قدیم نظریہ پر مبنی ہے کہ خلاصہ غذا بتامہ اعضا ہضم میں پکے کے بعد جگر میں چلا جاتا ہے، اور  
تمام اخلاط جگر میں بنتے ہیں، اور پھر جگر ہی سے گرد و کئی طرف خون اور انیت بول روانہ ہوتی ہے؛ مگر جبکہ دوران خون مختل  
ہو گیا ہے، اور اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، تو اب یہ خیال صحیح نہیں ہو سکتا کہ پیشاب براہ راست جگر کے احوال



سریق القوام کدراً اکاملاء الکدر اور گاسے قارورہ رقیق ہونے کے باوجود مکدر (گدلا) ہوتا ہے ؛  
فانہ اسرق کثیراً من بياض البیض جیسے گدلا پانی ، جو سفیدی بیض کے مقابلہ میں یقیناً نہایت رقیق  
ہوتا ہے +

وسبب الکدر وسرۃ مخالطة اجزاء قارورہ کے مکدر ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قارورہ کی  
غریبۃ اللون دکن او ملونة بلون مائیت کے ساتھ غیر معمولی رنگ کے اجزاء ، مثلاً سیاہی مائل  
اخر غیر محسوس التمايز تمنع یا کسی اور رنگ کے ذرات قارورہ میں اس طرح شامل ہو جاتے  
الاشفاف ولا تحس ہی بالافرادھا میں کہ متمیز طور پر مائیت سے الگ محسوس نہیں ہوتے ہیں ، اور  
قارورہ کی صفائی کو کدورت سے بدل دیتے ہیں +

وتفسر سرق السوب بان السوب کدورت اور سوب میں فرق یہ ہے کہ سوب مائیت سی  
قد یمیزہ الحس وتفسر سرق اللون ممتاز نظر آتا ہے ۔ اور کدورت میں تمام ذرات سادے قارورہ  
بان اللون فاش فی جوہر الرطوبة میں مخلوط طور پر پراگندہ اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں ۔ اسی طرح  
واشد مخالطة منه کدورت اور رنگ میں فرق یہ ہے کہ رنگ تمام مائیت میں اچھی  
طرح پھیلا ہوا اور پورے طور پر مخلوط ہوتا ہے ۔ اور کدورت  
میں مکدر اجزاء اس طرح مائیت کے ساتھ مخلوط اور مخل نہیں  
ہوتے ہیں +

## الفصل ثامنہائی کلائل الحوان البول فصل (۲) پیشاب کے رنگ کے دلائل

پیشاب میں پانچ قسم کے رنگ پائے جاتے ہیں : زردی - خمری - سبزی - سیاہی اور سفیدی ۔  
ان الحوان کے مرکبات اولی اقسام کی ذیلی اقسام ، تو وہ بے شمار ہیں ؛ مگر سب کے سب انہی پانچ طبقات مذکورہ  
بالا کے تحت میں شمار کئے جاتے ہیں + حکیم علی گیلانی +

من الحوان البول طبقات الصفرۃ قارورہ کی زردی قارورہ کی زردی مندرجہ ذیل مدارج  
اور اسکے درجات میں منقسم ہے :

۱۔ بول تبنی (تبنی = بھوسہ) (تبنی قارورہ کا رنگ  
اُس پانی کے مشابہ ہوتا ہے ، جس میں بھوسہ بھگو یا گیا ہو ۔  
اس میں ہلکی سی زردی ہوتی ہے ۔ اور طبعی قارورہ سے کم

حرارت پائی جاتی ہے) +

شمکلاترچی

۲۔ بول اُترجی (اُترج = ترخ) (بول اترجی کا رنگ

پوست ترخ کے مانند زرد ہوتا ہے۔ اس میں زردی تہی سے زیادہ ہوتی ہے، یہ رنگ طبعی فارورہ میں زیادہ تر ہوتا ہے

شمکلاشقہ

۳۔ بول اُشقر (اس میں زردی کسی قدر سُرخ کے

ساتھ ہوتی ہے (سُقرت = زردی کسی قدر سُرخ آمیز) طبعی فارورہ سے اس میں کسی قدر حرارت زیادہ ہوتی ہے) +

شمکلاصفرالنارنجی

۴۔ بول اصفر نارنجی (نارنجی = نازگی) (اس کا رنگ

نازگی کے پوست کے مانند زرد سُرخ آمیز ہوتا ہے، اس میں

بول اُشقر سے سُرخ زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس سے حرارت

بھی زیادہ بھی جاتی ہے) +

شمکالنارسی الذی یشبہ صبغ الزعفران وهو اکلاصفرالمشبع

۵۔ بول نارسی (نارسی = آگ) اس کا رنگ زعفران کے

رنگ سے مشابہ ہوتا ہے (یعنی اُس پانی کے رنگ سے مشابہ ہوتا

ہے، جس میں زعفران گھول لیا گیا ہو۔ اس میں چونکہ روشنی

پڑنے پر آگ کے مانند شعاع جکتی ہے، اسلئے اس کا نام نارسی ہے

رکھا گیا ہو۔ اس میں حرارت نارنجی سے زیادہ ہوتی ہے (اکلاصفر = مشبع یعنی کھانا)

شمکالزعفرانی الذی یشبہ شحم

۶۔ بول زعفرانی: اس کا رنگ زعفران کے ریشوں

کے مانند ہوتا ہے، جسکو احمزناصح (سُرخ سُرخ) کہا جاتا ہے (اس

میں باقی تمام قسموں سے سُرخ اور گرمی زیادہ ہوتی ہے) +

وهذا هو الذی یقال له اکلا حمر

الناصع

واما بعد الاترچی فكله يدل علی الحرارة

اترچی کے بعد تمام قسمیں حرارت پر دلالت کرتی ہیں۔

ویختلف بحسب درجائھا وقد

جن میں درجات کے لحاظ سے اختلاف ہے (یعنی جسکے درجات

یوجہا الحركات الشدیدة والاوجاع

ترتیب وار بڑھتے گئے ہیں۔ چنانچہ اترچی اعتدال کی علامت

والجوع وانقطاع مادة الماء المشروب

ہے، بول تہنی ہرودت پر دلالت کرتا ہے، اور باقی تمام

قسمیں حرارت کی دلیل ہیں) جوگا ہے شدید ریاضت، درد،

بھوک، اور (بدن کے اندر) پانی کے کم ہوجانے سے پیدا

ہوتی ہیں (یعنی ان اسباب سے قارورہ میں رنگت تیز تر ہو جاتی ہے) +

سرخی کے درجات | (حرارت کے لحاظ سے) زردی کے بعد سرخی کا درجہ ہے، جس کی چار قسمیں ہیں:

- ۱۔ اصہب (اصہب پیازی) (یہ زرد سرخی آمیز ہوتا ہے) +
- ۲۔ زردی (گلابی) (گلاب کے مانند سرخ ہوتا ہے) +
- ۳۔ احمر قانی (یعنی نہایت سرخ) +

۴۔ آخر اقم (یعنی سرخ غبار آلود یا سرخ سیاہی مائل) +

یہ سب قسمیں غلبہ خون پر (علی العموم) دلالت کرتی ہیں + قارورہ میں جس قدر زعفرانیت (سرخ زردی) کا غلبہ ہوگا، اُسی قدر صفراء کی زیادتی سمجھی جائے گی، اور جس قدر قیمت (کالی اور سیلی سرخی) زیادہ ہوگی، اُسی قدر خون کا غلبہ سمجھا جائیگا +

بول ناری یعنی آتش رنگ کا قارورہ بمقابلہ احمر اقم کے حرارت پر زیادہ دلالت کرتا ہے (کیونکہ اول الذکر صفراء سے حاصل ہوتا ہے، اور آخر الذکر خون سے) اور صفراء بمقابلہ خون کے زیادہ گرم ہے +

نہایت گرم اور محرقہ امراض (وحیات) میں قارورہ کے اندر زعفرانیت اور ناریت ہوا کرتی ہے، اگر اس کے ساتھ قارورہ میں رقت بھی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ قارورہ میں کچھ نہ کچھ نفیج موجود ہے، اور یہ کہ (رنگ میں) نفیج شروع ہو گیا ہے، مگر ابھی تو ام میں نفیج نہیں آیا ہے +

وبعد هذه الطبقات المذکورة طبقات الحمرة

کالا صہب

والوردي

والاحمر القاني

والاحمر الاقم

وكلها يدل على غلبة الدم

وكلما ضربت الى الزعفرانية

فان الاغلب هو المراته وكلما

ضربت الى القمّة فالدم

اغلب

والنارية ادل على الحمرارة من

الاحمر والاقتمة كما ان المرة

في نفسها سخن من الدم

ويكون لون الماء في الاحراض الحادة

الحمرّة ضارباً الى الزعفرانية

والنارية فان كانت هناك سرقه

دلت على حال من النضج وانه ابتداء

ولم يظهر في القوام

یعنی چونکہ گرم امراض میں ان کے مواد نہایت رقیق ہوتے ہیں، اس لئے اوائل مرض میں نفیج مادہ سے

پیلے قارورہ میں رقت ہوتی ہے۔ اگلے بعد مادہ جس قدر نفیج پاتا جاتا ہے، اُسی قدر قارورہ غلیظ ہوتا جاتا ہے، کیونکہ نفیج

کے معنی ہی ہیں کہ مادہ مرض اگر رقیق ہے تو وہ طبیعت کے فعل سے غلیظ ہو جائے، اور اگر غلیظ ہے، تو وہ رقیق ہو جائے،

اور اگر وہ لیسدار ہے تو اس کا لیس جاتا رہے، جس سے فائدہ یہ پہنچتا ہے کہ مادہ آسانی سے خارج ہونے کے لئے  
ہو جاتا ہے۔ ان فرض قدیم اصول کے مطابق امراض حارہ میں قارورہ کا غلیظ ہونا ہی نفع مادہ کی علامت ہو سکتا ہے  
واذا اشتدت الصفرة الى حلا النار اگر قارورہ کی زردی شدید ہو کر بالکل ناری بن جائے  
والى النهاية فيه فالحرارة قد تو سمجھنا چاہئے کہ حرارت شدید تر ہو گئی ہے۔ اسی قسم کے  
اعتنت فی الاثر یا دوزلک هو الحمة قارورہ کو احمر ناصع (شوخ سوخ) کہا جاتا ہے۔ پھر اگر ناری  
الناصعة فان ازدادت صفاء بننے کے بعد قارورہ میں صفائی آنے لگے (یعنی پہلے سے تکرر  
فالحرارة في النقصان کم ہونے لگے) تو سمجھنا چاہئے کہ حرارت کم ہونے لگی ہے (اور  
بدن میں اعتدال آرہا ہے) +

وقد يبال في الامراض الحارة گاہے گرم اور دوسری امراض میں کسی رگ کے پھٹنے  
الد مویة بول کا دم نفسه من غير ان کے بغیر بالکل خون کے مانند پیشاب آتا ہے۔ جو کسی بات میں  
ليكون هناك انفتاح عرق فيدل على خون سے مختلک نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ کہیں  
امتلاء مفرط دموی سخت اجتماع خون تھا +

بعض رگ کہتے ہیں کہ شیخ موصون کا یہ خیال کہ کسی رگ کے انشقاق کے بغیر خون خارج ہو سکتا ہے ناقابل تسلیم  
ہے۔ یہ کسی طرح باور نہیں کیا جاسکتا کہ خون اپنے ظرف (عروق) سے انشقاق و انفصاح کے بغیر باہر آجائے۔ بلکہ یہ ماننا  
بڑی گال کہ امتلاء دوسری سے کسی رگ میں یقیناً تفرق اتصال واقع ہوا ہے، مگر یہ ہر حالت میں ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ بعض  
اوقات خون کے اجزاء عروق کی دیواروں سے انشقاق کے بغیر نفوذ کر کے باہر چلے آتے ہیں۔ مترجم +

واذا بيل قليلاً قليلاً وكان معتنن اگر اس قسم کا بول الدم مذکورہ قسم کے امراض میں  
فهو دليل خطر نجش من انصباب تھوڑا تھوڑا آئے، اور اس کے ساتھ ہی قارورہ میں تعفن  
الدم الى المخالف و اسرأ اس قہ بھی ہو تو یہ خطرہ کی علامت ہے۔ اس میں یہ خوف ہے کہ  
خلف لونه و حاله و نتيجه اذا بيل کہیں مخافق (قلب و دماغ) میں خون کا غیر معمولی اجتماع و ازدحام  
غیر آفریںما کان دليل خیر فہ نہ ہو جائے (اور مریض اس سے تلف نہ ہو جائے)۔ اگر ان  
الحميات الحادة والمختلطة لانه باتوں کے ساتھ ہی قارورہ نہایت رقیق ہو، اور اس کا رنگ  
کثیرا ما يكون دليل بجران و افراق اور اس کی بو بدستور سابق قائم رہے، تو یہ اور بھی زیادہ ردی  
الا ان برق في الاول دفعة قبل علامت ہے۔ لیکن اگر اس قسم کا پیشاب کثیر مقدار میں خارج  
وقت البجران فيكون دليل ہو، تو علی العموم تیز بخاروں (حمیات حادہ) اور بے قاعدہ



نگین

بخاروں (حمیات مختلطہ) میں علامت خیر سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس قسم کا قارورہ وقوع بحران اور زوال مرض کی علامت ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس قسم کا پیشاب باوجود زیادہ آنے کے غلیظ نہ ہو، بلکہ بحران کے وقت سے پہلے مثلاً حمیات حادہ میں ساتویں روز سے پہلے یکایک وہ رقیق ہو جائے، تو اس وقت یہ علامت خیر ہونے کی بجائے اعادہ مرض کی دلیل ہوگا +

اسی طرح اگر بحران کے بعد یہ دموی قارورہ بتدریج رقیق ہونے کی بجائے یکایک رقیق ہو جائے تو بھی یہ اعادہ مرض پر دلالت کرتا ہے +

مرض یرقان میں قارورہ جس قدر زیادہ سُرخ ہو، حتیٰ کہ اسکی سُرخ شدت کی وجہ سے سیاہی مائل ہو جائے، اور کپڑے اس سے اس طرح رنگ جائیں کہ انکا رنگ نہ چھوٹ سکے، اور جس قدر مقدار میں زیادہ ہو، اُنسی قدر بہتر اور اچھا ہے + کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مادہ مرض بکثرت خارج ہو رہا ہے، اور بدن اس موذی مادہ سے جلد پاک ہو رہا ہے + آملی

کیونکہ اگر مرض یرقان میں قارورہ سفید ہو، یا اس میں سُرخ کم ہو، لیکن یرقان بدستور اپنے حال پر قائم ہو، تو ہستیا کے پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے +

بہوک سے قارورہ کا رنگ گہرا دیرتہ ہو جاتا ہے +

**سبزی کے درجات** (سبزی کے پانچ درجات ہیں) :-

۱۔ فستقی (پستی رنگ کا) پستی رنگ سے مراد وہ زردی ہے جس میں کسی قدر سیاہی آمیز ہو +

۲۔ زنجاری (زنگارہی) (اس میں سبزی سیاہی مائل ہوتی ہے) +

۳۔ آسمانجونی (آسانی) (اس میں سیاہی کے ساتھ

وکنالك اذ المیتد سرج الے  
المراقۃ بعد البھران

واما فی الیرقان فکلما کان البول  
اشد حمرة حتی یضرب لی السواد  
ویصبغ الثوب صبغاً غیر منسلج  
وکلما کان کثیراً فهو اسلم  
کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مادہ مرض بکثرت خارج ہو رہا ہے، اور بدن اس موذی مادہ سے جلد پاک ہو رہا ہے + آملی

فانہ اذا کان البول فیہ ابیض او  
کان احمر قلیل الحمرة والیرقان  
بحالہ خیف الاستسقاء  
والجوع مما یکثر صبغ البول ویجلا جلاً

ثم طبقات الخضرۃ  
مثل البول الذی یضرب

الی الفستقیۃ  
خمر الزنجاری

والاسمانجونی

والاسمانجونی

والنیلجی

سفیدی ہوتی ہے) +  
۴۔ نیلجی (نیلے رنگ کا) (اس میں سیاہی کے ساتھ سفیدی

شمالکراتی

آسانجونی سے کم ہوتی ہے) +  
۵۔ کراتی (کرات یعنی گندنے کے رنگ کا) (اس میں  
سبزی غالب ہوتی ہے) +

فاما المستقہ فانہ يدل على برد  
وذلك ما فيه خضرة الا النجاري  
والكراتي فانهما يدلان على  
احتراق شديد والكراتي اسلم  
من النجاري والنجاري  
بعدا لتعب يدل على تشنج

بول فستق برووت کی علامت ہے۔ اسی طرح وہ قارورہ  
بھی برووت پر دال ہوگا، جس میں سبزی ہو + لیکن اس حکم سے  
سرت زنجاری اور کراتی الگ ہیں، کیونکہ یہ دونوں شدید  
احتراق (احتراق مادہ) پر دلالت کرتے ہیں۔ لیکن کراتی  
بمقابلہ زنجاری کے کم خطرناک ہے۔ مکان یعنی سخت درزش  
کے بعد قارورہ کا زنجاری ہونا تشنج کی علامت ہے +

والصبيان يدل البول الا خضر  
منهم على تشنج

اسی طرح بچوں میں قارورہ کا سبز ہونا بھی تشنج کی علامت  
ہے +

واما الاسمانجوني فانہ يدل على  
البرد الشديد في اكثر الامر  
ويتقدمه بول اخضر وقد قيل  
انه يدل على شرب السم فان كان  
معبر سو ب سرجي ان يعيش الا خيف  
على صاحبه

اور آسانی رنگ یا قارورہ (اور نیلجی قارورہ) علی العموم  
شدید برووت پر دلالت کرتا ہے۔ اور بعضوں کا قول ہے  
کہ یہ زہر کھانے کی دلیل ہے۔ چنانچہ اگر اس کے ساتھ  
قارورہ میں رسوب بھی ہو تو مرینس کے زندہ رہنے کی امید  
معرس سو ب سرجی ان يعيش الا خيف کیجا سکتی ہے، ورنہ موت کا اندیشہ غالب ہے +

والزنجاري شديد لالته على العطب  
بعض گوں نے سبزی کے درجات میں بول زیتی (روغنی قارورہ) کو بھی داخل کیا ہے جو دراصل بدن  
کی پکتائی اور روغن کے پگھلنے سے حاصل ہوتا ہے + آملی

واما طبقات البول الاسود  
سیاہی کے درجات (سیاہ قارورہ کے تین  
درجات ہیں):

- ۱- وہ سیاہی جو زعفرانیت یعنی زردی کے بعد حاصل ہوئی ہو، جیسا کہ یرقان میں ہوا کرتا ہے۔ یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ صفراء جل کر کثیف ہو گیا ہے۔ نہیں۔ بلکہ صفراء جل کر سوداء بن گیا ہے۔ اور اگر یرقان کے نمودار ہونے سے پہلے ایسا قارورہ ظاہر ہو تو یرقان کے نمودار ہونے کی خبر دے گا۔
- ۲- وہ سیاہی جو قہمت کے بعد حاصل ہوئی ہو۔ یہ سوادِ موسیٰ کی خبر دیتا ہے (کیونکہ خون جب جل جاتا ہے، تو وہ سیاہ ہو جاتا ہے)۔
- ۳- وہ سیاہی جو سبزی یا بلجیت (نیلا پن) کے بعد پیدا ہوئی ہو۔ یہ خالص سوداء کی علامت ہے۔
- بہر صورت بول سیاہ چند امور پر دلالت کرتا ہے :  
۱- شدت احتراق (اخلاط کے جل جانے) پر؛ یا شدت ببرد پر؛ یا حدارت غریزیہ (حرارت بدنیہ) کی موت اور اسکی شکست پر؛ یا اس امر پر کہ بحران واقع ہوا ہے، اور طبیعت نے اپنی ذاتی کوشش سے فضلات سوداویہ کو (جو رنگ میں سیاہ ہوتے ہیں) خارج کر دیا ہے۔
- ۴- اس پر بھی دلالت کرتا ہے کہ کوئی ایسی رنگین شے کھائی گئی ہے، جس نے پیشاب کو رنگ کر دیا ہو یا جو آبی و لیستدل علی الکائن من الاحتراق
- علامت احتراق اگر پیشاب میں سیاہی احتراق مواد کی وجہ سے حاصل ہوئی ہو تو اس پر یہ باتیں شاہد ہوتی ہیں :-
- ۱- بدن میں استراق شدید اور حرارت کی نشانیاں پائی جائیگی (یعنی بدن میں سوزش و جلن پائی جائے گی)۔
- ۲- اس پہلے پیشاب کا رنگ یا سفید ہو گا کیونکہ زردی اور غری حرارت ہی پیدا ہوتی ہوگی۔
- ۳- قارورہ کے رسوبی اجزاء بالکل برابر اور اکٹھے نہیں ہوتے ہیں، بلکہ غیر مستوی طور پر پراگندہ اور پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔
- ۴- قارورہ میں زیادہ سیاہی نہ ہوگی، بلکہ اس میں زعفرانیت، زردی
- فتمہ اسود سالک الی السواد من طریق الزعفرانۃ کما فی الیرقان ویدل علی تکاثف الصفراء و احتراقہا بل علی السواء الحادثۃ من الصفراء و علی الیرقان ومنہ اسود اخذ من القہمتہ ویدل علی السواد الدامویۃ
- واسواء اخر اخذ من الخضراء والنیلجیۃ ویدل علی السواء الصرف والبول الاسود فی الجملة یدل اعلی شدة احتراق واما علی شدۃ ببرد واما علی موت من الحارۃ الغریزیۃ وافتہام واما علی بحران و دفع من الطبیعۃ للفضول السوداویۃ
- بأن یکون هناك احتراق شدید ویکون قد تقدمہ بول اصفر و احمر ویکون النفل فیہ متشتتا قلیل الاستواء لیس بدنک المجتمعہ المکتنز ولا یکون شدید السواد بل یضربالی

ز غفرانیة وصفة او قمتة فان كان یضرب  
انی الصفرة كثيرا دل علی الیرقان  
ولیستدل علی الکائن من البرد

یا شری بھی آمیز ہوگی۔ اگر اس میں زردی زیادہ ہوگی تو وہ علی العموم یرقان  
پر دلالت کریگا (یعنی یہ کہ مرض یرقان عنقریب پیدا ہوئیوا لہے) +

علامت برودت

اسی طرح اگر قارورہ میں سیاہی غلبہ برودت  
سے حاصل ہوئی ہو تو اس پر بھی چند باتیں شہادت دیتی ہیں :-

۱۔ اس سے پہلے پیشاب کی رنگت میں سبزی یا کبودت  
(نیلا بن) ہوگی +

۲۔ قارورہ میں رسوب مقدار میں تھوڑا ۱۰ اور غلیظ و  
منجمد ہوگا +

۳۔ اس میں سیاہی خالص ہوگی (یعنی زردی وغیرہ کے  
ساتھ مخلوط نہ ہوگی) +

و یكون الثفل قليلا مجتمعاً کانه  
جاف  
و یكون السواد فیہ اخلص

وقد یفرق بین المزاجین انه اذا  
کان مع البول الاسود شدة قوة  
من الرائحة کان دالاً علی الحاررة  
وان کان معه عدم الرائحة او  
ضعف من قوتها کان دالاً علی  
البرودة فانه اذا انقضت الطبیعة  
جداً لم یکن له رائحة

غلاہ ازیں حرارت و برودت میں فرق یہ بھی ہے  
کہ اگر سیاہ قارورہ کے ساتھ بد بھی تیز ہو تو وہ حرارت کی  
علامت ہے ؛ اور اگر اس کے ساتھ قارورہ میں کسی قسم کی بو  
نہ ہو تو یہ برودت کی نشانی ہے۔ کیونکہ طبیعت جب غلبہ برودت  
سے مغلوب و مقہور ہو جاتی ہے تو قارورہ میں کسی قسم کی بو نہیں  
پیدا ہوتی (کیونکہ طبیعت کے تعطل سے اس قسم کے مود پیشاب  
کی راہ خارج بھی نہیں ہوتے جو مائیت بول کی بد کو متغیر کر سکیں) +

ولیستدل علی الحادث لسقوط الغریزة  
بما یعقبہ من سقوط القوة الغریزیه  
وا تخللها

سواد سقوط قوت

اگر قارورہ میں سیاہی حرارت غریزیہ بدلی  
حرارت کے ساقط ہونے کی وجہ سے عارض ہوگی، تو اس کی  
شہادت قوتوں کے مٹ جانے سے ملے گی +

ولیستدل علی الکائن علی سبیل تنقیة  
والبحران کما یكون فی اواخر الرابع  
وا تخلل علل الطحال و اوجاع الظھر  
والسرحم و الحمیات السوداء و  
والنھاریة واللیلية

سواد بحرانی

گنا ہے قارورہ میں سیاہی بحران کی وجہ سے  
اور اس وجہ سے حاصل ہوتی ہے کہ طبیعت بدن کو پاک کرنے کی  
غرض سے سیاہ مواد کو پیشاب کی را خارج کر دیتی ہے : جیسا  
کہ حمی ریح (جو تھیا بخا کے اواخر میں، امراض طحال کے زوال کے  
وقت، پشت اور رحم کے امراض اور حمیات سوداویہ ہمارے، اور

لیلیہ کے زوال کے وقت (گاہے) سیاہ قارورہ آیا کرتا ہے۔

اسی طرح پیشاب (گاہے) اُس وقت بھی سیاہ آتا ہے

جبکہ احتباس حیض اور احتباس خون بوا سیر وغیرہ کے امراض

و آفات زائل ہونے لگتے ہیں کیونکہ ان حالات میں بدن کے

اند سیاہ مواد جمع ہو جاتے ہیں، جسکو طبیعت پیشاب کی راہ خارج

کرنا چاہتی ہے (علی الخصوص اگر طبیعت کی امداد دوسری مدد

الواتی قد احتبس طمھن فلم یول ادویہ سے بھی کی جائے۔ اسی طرح گاہے اُن عورتوں کا

بھی پیشاب سیاہ ہو جاتا ہے۔ جن کا خون حیض بند ہو، کیونکہ

اس حالت میں خون کے فضلات (جو رحم کی طرف سے بصورت

خون حیض خارج ہوا کرتے تھے) انہیں طبیعت قبول نہیں کرتی ہے

(بلکہ وہ پیشاب کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ

خارج ہونے لگتے ہیں) +

اس حالت میں جبکہ قارورہ میں سیاہی بجران اور

تنقیہ کے طور پر پیدا ہوتی ہے (چند باتیں شاہد ہوتی ہیں:

(۱) اس سے پہلے (یعنی پیشاب میں سیاہی نمودار ہونے

سے پہلے) پیشاب بغیر نفع کے پانی جیسا آتا ہوگا +

(۲) سیاہ پیشاب کے بعد مرین کو اپنے مرض میں

خفت و سکون محسوس ہوگا +

(۳) پیشاب مقدار میں زیادہ آئیگا +

لیکن اگر پیشاب میں سیاہی بجران کی وجہ سے نہ ہو

(اور نہ کوئی ایسی رنگین چیز کھائی گئی ہو) تو یہ ایک بُری علامت

ہے، خصوصاً اگر ایسا واقعہ حاد امراض میں ہو (کیونکہ ان

امراض میں پیشاب بدلتا رہتا ہے، اس لئے ان میں

شدید احتراق کے بغیر سیاہی پیدا ہی نہیں ہو سکتی) علی الخصوص

اُس صورت میں اور بھی زیادہ بُرا ہے جبکہ قارورہ بھڑکی

والافات العارضة عن احتباس

الطمث واحتباس المعتاد و

سبب من المقعدة وخصوصاً

اذا اعانت الطبيعة والصناعة

بالادسار وکما یصیب النساء

الواتی قد احتبس طمھن فلم یول ادویہ سے بھی کی جائے۔ اسی طرح گاہے اُن عورتوں کا

تقبل الطبيعة فضلة الدم

بأن یكون قد تقدم بول غیر

نضیم مائی

ویصادف البدن عقیبه خفا

ویكون کثیر المقدار غریباً

واما ان لم یکن هکذا فان البول

الاسود علامة سادیة وخصوصاً

فی الامراض الحادة ولا سيما اذا

کان مقداراً قليلاً فیعلم من

قلته ان السطویة قد افناها

الاحتراق

تھوڑی مقدار میں آ رہا ہو؛ کیونکہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ  
بدنی رطوبات کو حرارت نے اس درجہ فنا کر دیا ہے کہ پیشاب  
کی مقدار بھی گھٹ گئی ہے +

ایسا قارورہ جس قدر زیادہ غلیظ ہوگا، اُسی قدر زیادہ  
بڑا ہوگا؛ اور جس قدر زیادہ رقیق ہوگا، اُسی قدر اُس میں  
ردائت کم ہوگی +

گاہے سیاہ یا سیاہی مائل سرخ (احمرقانی) شراب پینے  
سے قارورہ اسی رنگ سے رنگین ہو جاتا ہے راوہ شراب کے  
رنگ پر سیاہ یا احمرقانی خارج ہوتا ہے (یعنی شراب جس طرح بدن  
میں داخل ہوتی ہے، بغیر تغیر و تبدل کے اُسی طرح خارج ہوتی  
ہے)۔ اس حالت میں قارورہ کی سیاہی سے ڈرنا نہ چاہئے +

گاہے امراض حادہ میں بھی سیاہ قارورہ بحر ان  
صاح (اچھے بھران) کی علامت سمجھا جاتا ہے (چنانچہ یرقان ہفر  
میں گاہے پیشاب زرد ہونے کی بجائے سیاہ ہو جاتا ہے،  
حالانکہ صفرا میں احراق بھی لاحق نہیں ہوتا، بلکہ صفرا میں  
ایک قسم کا کثافت عارض ہو جاتا ہے) +

اگر سیاہ قارورہ باوجود رقیق ہونے کے اس میں  
رسوبی اجزاء متفرق طور پر ہر طرف معلق اور منتشر ہوں، تو یہ  
عام طور پر درد سر، بیداری، ثقل سماعت، اور اختلاط عقل  
پر دلالت کرتا ہے۔ علی الخصوص اگر رقت بول کے ساتھ پیشاب  
تھوڑا تھوڑا اور دیر کے بعد آتا ہو، اور بوجہ اس کی تیز ہواؤں  
مریض بخار کی حالت میں مبتلا ہو تو یہ درد سر اور اختلاط عقل  
بے عقلی، پرز زیادہ دلالت کریگا +

اور اگر قارورہ کی سیاہی کے ساتھ بیداری، ہر اپن  
اختلاط عقل (بے عقلی) اور درد سر موجود ہو تو سمجھنا چاہئے

وکلما کان اغلظ کان اسداً وکلما  
کان اساق فهو اقل اسداً

وقد يعرض ان يبال بول اسود  
او احمرقانی بسبب شراب شراب  
هذه الصفة لم تعمل فيها الطبيعة  
اصلاً فيخرج بحاله فهذا الاخطافيه

وربما كان دليل بجران صالح  
في الامراض الحادة ايضاً

والبول الذي يبوله المريض، رقيقاً وفيه  
تعلق في نواحي مختلفة فانه كثيراً ما يدل  
على صداع وسهر وصمم واختلاط عقل  
لا سيما اذا بيل قليلاً قليلاً وفي زمان طویل  
وكان حاداً المثلثة وكان في الحميات  
فانه حشد يدل الدلالة على الصلح  
والاختلاط في العقل

واذا كان هناك سهر وصمم واختلاط  
عقل وصولاً على اعراض

یكون

ويمكن ان يكون سبباً للحصاة في الكلية

قال زعفران البول الاسود يوجب

مطلقاً في علل الكلى والمثانة والعلل لهلجنة

من الاخلط الغليظة وهو دليل مهلك

في الامراض الحادة

ونقول قد يكون البول الاسود ايضاً دليلاً

في علل الكلى والمثانة اذا كان هناك

احتراق شديد فمماثل سائر

العلامات

والبول الاسود في المشاخص ليس

نصالحاً لهم مما يعلم ولا هو واقع

الافساد عظيم وكن في النساء

والبول الاسود بعد التعب يدل

على تشنج

وبالحكمة البول الاسود في ابتداء

الحميات قتال وكن ذلك الذي

في انتهاها اذا لم يصحبه خفة ولم

يكن دليلاً على بجران

کہ نکسیر پھوٹنے والی ہے +

گا۔ سیاہ اور رقیق قارورہ گرمی پتھری کا سبب ہو کر رہتا ہے +

روغن س کا قول ہے کہ "امراض گرمہ

و شامہ میں اور غلیظ اخلاط کے امراض میں قارورہ کا سیاہ

ہونا بلا قید ہر حالت میں اچھا ہے (اچھی علامت ہے) اور

اس کا امراض عادیہ میں ظاہر ہونا خطرناک علامت ہے +

لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر وہ اور شامہ کے امراض میں ہی

گا۔ سیاہ قارورہ برآمد ہو کر تسبب بشرطیکہ وہاں شدید

احتراق اور غلبہ حرارت موجود ہو۔ اس لئے رہا تامل ہو سکے

اچھا نہ کہدینا چاہئے، بلکہ تمام علامات پر ایک نظر ڈال لینی

چاہئے (تا کہ غلطی واقع نہ ہو) +

اور بوڑھیوں اور عمر رسیدہ لوگوں میں (جن میں قدرتشہ

حرارت بدنیہ ضعیف ہو کر پتی ہے) سیاہ قارورہ کا آنا اچھا

نہیں ہے، کیونکہ ان میں فساد عظیم کے بغیر ایسا ہر ہی نہیں

سکتا، اور یہی حال عورتوں کا بھی ہے +

سیاہ پیشاب مکان و ریاضت کے بعد تشنج کی علامت

ہے +

حمیات یعنی بخاروں کے شروع میں قارورہ کا سیاہ

ہونا خطرناک ہے (کیونکہ ابتداء مرض میں نہ بجران واقع

ہو سکتا ہے، اور بجران کا پیغام اور یوم اندازہ اس لئے

اوائل مرض میں قارورہ کا سیاہ ہونا محض شدت حرارت

اور قوت احراق ہی کی علامت بن سکتا ہے، جس کا خطرہ ظاہر

ہے)۔ اسی طرح بخاروں کے انتہاء کے وقت بھی سیاہ

قارورہ کا برآمد ہونا خطرناک علامت ہے، بشرطیکہ اس کے

ساتھ مرض میں تخفیف ظاہر نہ ہو۔ اور بشرطیکہ بجران کی دلیل

و علامت نہ ہو (ورنہ انتہاء کے وقت اگر بحران کی وجہ سے

سیاہ قارورہ خارج ہو، تو یقیناً یہ علامت خیر ہے) +

واما بول الا بیض فقد یقصم [بول ابیض سفید پیشاب] بول سفید (ابین) کے دو معنی  
منہ معنیان لئے جاتے ہیں :

حقیقی اور مجازی، ”بیاض حقیقی“ یا اصلی سفیدی دودھ اور چونہ میں پائی جاتی ہے۔ اور ”بیاض مجازی“  
شفات جنہ شلاً شفات شیشہ اور صاف پانی میں پایا جاتا ہے، جیسا کہ ذیل کے بیان سے واضح ہے :

احدہما ان یکون رقیقاً مشفاً فان الناس قد یسمون المشف ابیض کما یسمون الزجاج الصافی والبلور الصافی ابیض  
اول یہ کہ قارورہ رقیق وشفاف ہو (جس میں شعاعیں نفوذ کر جائیں، اور اس سے پیچھے کی چیز دکھائی دے سکے)۔  
شفات چیز کو بھی لوگ سفید (ابین) کہہ یا کرتے ہیں، جیسا کہ اگر شیشہ صاف ہو، یا اگر بلور صاف ہو، تو انہیں عوام میں سفید ہی کہا جاتا ہے (حالانکہ یہ حقیقت میں سفید نہیں ہیں) +

والثانی الا بیض بالحقیقۃ وهو الذی لہ لون مفرق للبصر مثل اللبث والکاغذ وهذا الا یکون مشفاً ینقد فیہ البصر لان الاشفا فی الحقیقۃ هو عدم الا لوان کلہا  
دویم، ابین حقیقی (سچا سفید) جس کا رنگ مفرق بصر ہو (یعنی جس کا رنگ اس سے بچا ہو کہ اس میں بینائی اور شعاعیں نفوذ نہ کر سکیں، بلکہ شعاعیں پھیل جائیں)، مثلاً دودھ اور کاغذ کا رنگ۔ ایسا قارورہ شفات نہیں ہوتا ہے جس میں بینائی روبرو گھس سکے؛ کیونکہ شفات ہونے (اشفات) کے اصلی معنی تو یہ ہیں کہ اس میں کوئی رنگ نہ ہو +

اس لئے اسے بے رنگ کو سفید کہنا، جس کے پیچھے کی چیز میں نظر آسکیں، حقیقتاً درست نہیں، اور اگر عوام میں ایسا استعمال مروج ہے، تو اس میں شک نہیں کہ یہ استعمال مجازی ہے +

فالابیض بمعنی المشف ۱ ل [شفات] چنانچہ سفید بمعنی شفاف قارورہ ابیضاً علی البرد چملاً وموش عن النضج برووت پر دلالت کرتا ہے اور النضج (نضج مواد اور ہضم غذا) کی مایوسی کو بتاتا ہے +

شفات قارورہ کا ہے۔ تین ہوتا ہے، جس میں صاف مائیت ہوتی ہے؛ اور کچھ غلیظ ہوتا ہے جبرائیل بنم کی آمیزش ہوتی ہے۔ لیکن یہ دونوں صورتیں برودت پر دلالت ہیں، خواہ برودت سادہ (بلا مادہ) ہو، اور خواہ مادہ کے ساتھ (گیلائی)۔



فان کان مع غلظ دل علی البلغم  
پھر اگر شفاف قارورہ میں غلظت ہو تو یہ بلغم (کی مروجہ) کو بتاتا ہے +

ایک اہم انتباہ: مذکورہ بالا شفاف قارورہ، جس میں غلظت بھی ہو، جدید ملاح میں بول نہ نکالی، بول ماحی، اور بول بلیضی کہلاتا ہے۔ اس قارورہ میں بالفاظ طب جدید سرطوبت بیضیہ ہوتی ہے، جو دراصل طب قدیم کی اصطلاح میں ایک قسم کا بلغم ہے۔ ایسے شفاف قارورہ کو جب گرم کیا جاتا ہے، تو اس کی صفائی نکدہ بول جاتی ہے۔ کیونکہ انڈے کی سفیدی کی خاصیت بھی یہی ہے کہ وہ گرمی سے جم جاتی ہے۔ اسی طرح سرطوبت بیضیہ جو قارورہ میں گھلی ہوئی ہوتی ہے، وہ حرارت پا کر جم جاتی ہے، جس طرح بلغم کے متعلق قدما رفن نے لکھا ہے کہ وہ خون میں ملا ہوا پایا جاتا ہے، اور جب خون کو گرم پانی میں گرہایا جاتا ہے، تو بلغم جم کر پانی کی سطح پر نمودار ہو جاتا ہے +

۱۔ البومی نوریا + ۲۔ البومن +

۳۔ اِذَا اخْتَلَطَ فِي الْمَاءِ الْحَمِئِ ظَهَرَ جِسْمَانِ آخَرَانِ، جِسْمٌ أَبْيَضٌ مِثْلُ بَيَاضِ  
الْبَيْضِ وَجِسْمٌ غَلِيظٌ أَسْوَدُ سَرَّاسِبٌ كَالْمِلْدَادِ (گیلائی شرح قانون) +

ترجمہ: خون فصد جب گرم پانی میں لیا جاتا ہے، تو (خون کے جھاگ یا رغوہ کے علاوہ) دو دوسرے جسم نمودار ہوتے ہیں: ایک سفید جسم انڈے کی سفیدی کے مانند (جو بلغم ہے) اور دوسرا سیاہ غلیظ جسم سیاہی (مادہ) کے مانند جو تہ میں بیٹھ جاتا ہے (جو سودا ہے) +

ہیں اس وقت پر گیلائی کے قول سے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ فصد کا خون جب گرم پانی میں ڈالا جاتا ہے۔ تو پانی کی گرمی سے جو ایک سفید چیز جم کر نمودار ہو جاتی ہے، وہ متقدمین کے نزدیک بلغم ہے۔ اور یہی چیز متاخرین کی اصطلاح میں ماح یا سرطوبت بیضیہ کہلاتی ہے۔ اور جب یہی رطوبت خون سے قارورہ میں خارج ہوتی ہے، تو قارورہ شفاف و غلیظ ہوتا ہے، جو گرم کرنے سے مکدر ہو جاتا ہے۔ رہی وہ چیز جو تہ میں سیاہی کے مانند بیٹھ جاتی ہے، وہ سودا ہے، یا کوئی اور چیز؟ یہ اس وقت میری بحث سے خارج ہے +

یہاں مجھے اس قدر اور بھی بتانا ہے کہ جب ایسے بلغمی قارورہ کے ساتھ کوئی رنگین مادہ مل جائیگا، تو یہ رنگین چیز بھی لیکن گرم کر نیسے رطوبت بیضیہ کا وجود متحقق ہو سکے گا؛ کیونکہ گرم کرنے سے اس کی شفافیت جاتی رہتی ہے، خواہ وہ مثلاً رنگ میں زرد شفاف ہی کیوں نہ ہو +

اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ آجکل جس قارورہ کو بول زلالی یا بول ماحی (البومن نوریا) کہا جاتا ہے، وہ طب قدیم میں مذکور ہے۔ اگرچہ اس وقت اس کا کوئی خاص نام نہیں رکھا گیا تھا، بلکہ صرف اس طرح بیان کیا گیا کہ یہ اتارورہ بلغم کی وجہ ہوتا ہے، جو ایک حقیقت واقعہ ہے۔ ہم رطوبت بیضیہ کو بلغم کی ایک قسم ضرور کہہ سکتے ہیں +

و اما الابيض الحقيق فلا يكون **مقیق سفید** جس قارورہ میں بیاض حقیقی (اصلی سفیدی) ہوتا ہے، وہ غلط سے خالی نہیں ہوتا ہے +

کیونکہ پانی یا امیرت کا اتنا سفید ہو جانا کہ اس میں بینائی نفوذ نہ کر سکے، اسی وقت ممکن ہے، جبکہ اسکے اندر کوئی غلیظ مادہ مل جائے جس سے قارورہ اگر سفید ہو جائے گا، تو اس کے ساتھ ہی اس میں غلطی بھی پیدا ہو جائے گی۔ (گیلانی)

فمن ذلك ما يكون بياضه بياضاً **سفید قارورہ** (اس قسم کے سفید قارورہ کی سات قسمیں ہیں):  
مخاطياً ويدل على كثرة بلغم **کی قسمیں** (۱۔ قارورہ کی سفیدی مخاطی (بلغمی) ہو  
ورغم كونه رطباً (۲۔ بلغم کے رنگ پر ہو) بر بلغم اور خام کی کثرت پر دلالت کرتا ہے +

خام لیسدار بلغم کا نام ہے، جس کا قوام غلیظ ہو۔ بلغم کی وجہ سے قارورہ کی سفیدی کثیر اور تیز ہے اگرچہ بلغم مخاطی کی وجہ سے بھی گا ہے قارورہ میں سفیدی حاصل ہو ا کرتی ہے + (آملی)  
یہاں خام سے عام معنی مراد ہیں، جس میں بلغم مخاطی بھی شامل ہے (گیلانی) +

ومنہ ما بياضه بياض دسمی ويدل **۲۔ قارورہ کی سفیدی چکنائی جیسی ہو (بیاض دسمی ہو)**  
على ذوبان الشحم **بوجہ چربی کے گھسنے پر دلالت کرتی ہے +**

ومنہ ما بياضه بياض اهالی ويدل **۳۔ قارورہ میں گھمی جیسی سفیدی (بیاض اہالی) ہو**  
على بلغم وعلة ذوب واقعه اوسيقع **جہ بلغم پر دلالت کرتا ہے، اور مادہ کے ذوبان (گھسنے) کو بتاتا ہے، جو ہو چکا ہو، یا قریب ہی ہونے والا ہو اور کچھ ہو بھی چکا ہو) +**

اہالہ گوشت کی چکنائی (گیلانی) +

بیاض اہالی اور بیاض دسمی میں فرق یہ ہے کہ بیاض اہالی کا قارورہ باوجود وسوسہ یعنی چکنائی کے کسی قدر غلیظ ہوتا ہے۔ آملی

ومنہ ما بياضه بياض فقاعی مع **۴۔ قارورہ کی سفیدی فقاعی ہو (فقاع نامی شراب**  
ساقۃ ویدل على قروح **جیسی ہو) اور اس کے ساتھ ہی رقیق ہو، اور پیپ بھی ہوا**  
متقيحة في آلات البول وان لم **ہو۔ یہ قارورہ آلات بول (اعضاء بول) کے قروح پر**

له الشبيه بالنسب المتخذ من الزبد بالذرب ۱۲۔ آملی +

لیکن معمدۃ فلعلیۃ الما دۃ دلالت کرتا ہے، جن میں پیپ پڑچکی ہو (قروح متیقہ) اور  
 الکثیرۃ الخامة الفجة و سرما اگر پیپ ساتھ نہ ہو۔ تو ایسا قارورہ اس امر کو بتاتا ہے کہ کچے  
 کان مع حصاة المثانة اور خام مادہ اور بلغم نام (غلیظ بلغم) کی کثرت اور اس کا غلبہ  
 ہے۔ اور گاہے ایسا قارورہ اس وقت آتا ہے، جبکہ شانہ  
 میں پتھری ہو +

یعنی پتھری جس مادہ سے بنتی ہے، وہ سیلابی صورت میں قارورہ کے ساتھ خارج ہو رہا ہے +  
 ومنہ ما یشبه المني فرجما کان ۵۔ قارورہ کی سفیدی منی جیسی ہو (بیاض منوی) +  
 بحران لا ورام بلغمیۃ ورمہل فی ایسا قارورہ گاہے بحران ہو تا ہے، یعنی اختار کے تھل اور  
 الاختاء و امراض تعرض من اور ام بلغمیۃ کا بحران ہوتا ہے، یا ایسے امراض کا بحران  
 البلغم الزجاجی ہوتا ہے، جو (مثلاً) بلغم زجاجی سے پیدا ہوتے ہیں +  
 ان امراض کے مواد جب بصورت بحران بول کی طرف دفع ہونگے، تو ایسا قارورہ رونما ہوگا +  
 تڑھل سے مراد ڈھیلے بلغمی اور ام ہیں، جن میں بلغمی مواد کی کثرت ہوتی ہے۔ اس کی شال میں گیلانی نے  
 استقاء اور تیج کو پیش کیا ہے، جو ضعف جگر سے پیدا ہوا ہو +

بلغم زجاجی یاں بطور مثال کے لکھا گیا ہے، ورنہ دوسرے بلغموں سے بھی ایسا قارورہ ہو سکتا ہے۔ گیلانی +  
 واما اذا کان البول شیبھا یا لہنے اگر قارورہ منی کے مشابہ ہو، اور وہ اور ام بلغمیۃ کے  
 و لیس علی سبیل البحران ولا بحران کے طور پر ہو، بلکہ وہ ابتداء یعنی بحران کے بغیر نمودار  
 لا ورام بلغمیۃ بل انما وقع ابتداء ہوا ہو، تو ایسا قارورہ سکتے یا فاج کا منذر ہوگا (یعنی یہ کہ  
 فانه ینذر بسکتۃ او فالج سکتے یا فاج پیدا ہونے والا ہے) +  
 واذ کان البول ابیض فی جمیع اوقات اگر بخار کے پورے اوقات میں (ابتداء سے اخیر تک)  
 الحمی او شک ان ینقل الی الرابع قارورہ سفید خارج ہو، تو قرینہ غالب ہے کہ یہ بخار حمی ربع  
 (چوتھا) کی طرف منتقل ہو جائیگا +  
 والبول الرصاصی بلا رسوب حرشی ۶۔ بول رصاصی (یعنی وہ قارورہ جس کی سفیدی  
 جلدًا نائل بہ سبزی ہو) کے ساتھ اگر کوئی رسوب نہ ہو، تو یہ بہت  
 رزی سمجھا جاتا ہے +

لہ قوام اور رنگ کے لحاظ سے۔ گیلانی +  
 لہ رصاص = رنگ، تعلق +

بول رصاصی کے پیدا ہونے کی کئی صورتیں ہیں: ایک یہ کہ بطن میں کسی قدر کودت (نیپلاہٹ) آگئی ہو اور ایسا بطن قارورہ میں شامل ہو جائے، دوسرے یہ کہ قارورہ کے ساتھ کسی قدر سودا ملگیا ہو (آٹلی) +  
واللبنۃ ایضاً فی الامراض الحادة ۷۔ بول لنبی (دودھ جیسا قارورہ) بھی امراض حادہ مہلک (تیز بخاروں) میں روی اور مہلک ہے +

امراض حادہ سے یہاں مراد حمیات حادہ یعنی شدید بخار ہیں۔ گیلانی ۱۰

وبیاض البول فی الحمیات الحادة ۸ حمیات حادہ (تیز بخاروں) میں پہلی رنگت کے زائل کیفما کان البیاض بعد ان یعدم ہونے کے بعد قارورہ کا سفید ہو جانا، خواہ یہ سفیدی کسی قسم کی الصبغ یدل علی ان الصفر ۹ ہو، اس امر کو بتلاتا ہے کہ صفرا کثیفی کی طرف چلا گیا ہے، جو (عنقریب) مالت الی عضویتو ترم او الے متورم ہوگا؛ یا دستوں کی طرف چلا گیا ہے (اور پانچہ کے اسہال و اکثر یدل علی انه مالت ساتھ خارج ہوگا)؛ مگر زیادہ تر یہ قارورہ اس امر پر دلالت الی ناحیۃ السراس کہتا ہے کہ صفرا نواح سر (ناحیہ راس) کی طرف مائل ہے +

خلاصہ یہ ہے کہ حمیات مادہ میں قارورہ کا سفید ہو جانا، دراصل ایک پہلے وہ رنگین تھا، اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کسی دوسری جانب متوجہ ہو گیا ہے + اور جس عضو میں ورم پیدا ہونے والا ہے، اُدھر مادہ دردی و ج سے جاتا ہے (یعنی طبیعت ایسا سامان کرتی ہے کہ وہاں مادہ زیادہ پہنچتا ہے) + اور کسی مادہ کا سر کی طرف متوجہ ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ سر تک پہنچ ہی جائے، چہ جائیکہ مادہ کی توجہ محض سر کے نواح کی طرف ہی ہو، گیلانی وکن لا یدکان البول رقیقاً فی اسی طرح سے اگر بخاروں میں قارورہ پہلے رقیق ہو، الحمیات ثمرابيض دفعة دل علی پھر یک نخت سفید ہو جائے، تو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اختلاط اختلاط عقل یكون عقل ہونے والا ہے +

یعنی دماغ میں ورم ہونے والا ہے، اور یہاں ساد کا اجتماع ہو رہا ہے؛ اس لئے وہ اب قارورہ میں خارج نہیں ہو رہا ہے +

واذا دام البول فی حالة الصحة علی اگر صحت کی حالت میں قارورہ ایک عرصہ تک سفیدی لون البیاض دل علی عدم النضج پر قائم رہے۔ تو یہ عدم نضج پر دلالت کرتا ہے +

حالت صحت کے ساتھ اسکو مخصوص کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی، کیونکہ قارورہ کا سفید یعنی بے رنگ ہونا بال عدم نضج پر دلالت کرتا تھا (قرشی) مگر گیلانی نے لکھا ہے کہ "حالت صحت" کی قید بیکار نہیں ہے۔ کیونکہ امراض کی صورت میں قارورہ کی سفیدی محض عدم نضج ہی کو نہیں بتاتی ہے؛ بلکہ اس سے مذکورہ امراض سمجھے جاتے ہیں، مثلاً مادہ کا

دوسری جانب متوجہ ہو جانا +

ولا ہالی الشبیر بالتریت فی الحمیات  
بول اہالی جو روغن زیتون سے مشابہ ہوا کرتا ہے، یہ  
الحادۃ یمنذر بموت او بدق حیات حادثہ میں موت کی خبر دیتا ہے، یادق کا پیغام سناتا ہے +  
اس کے بعد شیخ نے جو کچھ بیان کیا ہے، اس سے مقصود یہ ہے کہ قارورہ کی سفیدی سے مختلف باتیں بھی  
جاتی ہیں، اور سب کے ساتھ جدا جدا قرائن ہوتے ہیں، اسی طرح سُرخ کی بھی حال ہے، یہ نہیں ہے کہ ساری سفیدی  
برودت ہی پر دل ہر، اور ساری سُرخ حرارت ہی کو بتلاتی ہو، چنانچہ وہ کہتا ہے: (گیلانی)

واعلم انہ قد لیکون بول ابیض  
تھمارے علم میں یہ بات بھی آئی چاہئے کہ گاہے قارورہ  
والمزاج حار صفراوی و بول سفید ہوتا ہے، دراختا لیکہ مریض کا مزاج گرم اور صفراوی ہوتا  
احمر والمزاج بار د بلغمی فان لصفراً ہے؛ اور گاہے قارورہ سُرخ ہوتا ہے، دراختا لیکہ مریض کا  
اذا مالت عن مسلك البول فلم مزاج سرد اور بلغمی ہوتا ہے؛ کیونکہ صفرا جب پیشاب کے  
یختلط بالبول بقی البول ابیض راستے (مسلك بول) گزردہ وغیرہ سے رُخ بھیر کر کسی دوسری  
جانب چلا جاتا ہے، تو وہ پیشاب کے ساتھ نہیں ملتا، اس لئے  
قارورہ سفید رہتا ہے +

فیجب ان یتامل البول الا بیض  
اس لحاظ سے یہ ضروری ہے کہ سفید قارورہ میں غرورہ  
فان کان لونہ مشرقاً و ثقلہ غزیراً  
تامل سے کام لیا جائے، چنانچہ اگر قارورہ کا رنگ روشن ہو  
غلظاً و قوامہ مع ہذا الی الغلط فاعلم (مشرق ہو) اسکا ثقل (رسوب) مقدار میں زیادہ اور غلیظ  
ان البیاض من برد و بلغم و اما ہو، اور ان باتوں کے ساتھ قارورہ کا قوام غلظت کی طرف مائل  
ان کان اللون لیس یا المشرق ولا ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ قارورہ کی سفیدی برودت اور بلغم کی وجہ  
الثقل بالغزیر ولا بالمصقول ولا سے ہے، اور اگر قارورہ کا رنگ روشن نہ ہو، اور نہ ثقل  
البیاض الی کمودۃ فاعلم انہ (رسوب) مقدار میں زیادہ ہو، اور نہ ثقل کے اجزاء اکٹھے ہوں  
لکمون الصفراء اور نہ سفیدی مائل بہ کموت (نیلا ہٹ) ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ  
قارورہ میں سفیدی صفرا کے پوشیدہ ہو جانے (کسی دوسری  
طرف چلے جانے) سے آئی ہے +

شیخ کے مذکورہ بالا قول سے دونوں قسم کی سفیدیوں میں فرق کرنا مقصود ہے، یعنی اگر سفیدی برودت کی  
وجہ سے آئی ہو، تو تینوں باتیں پائی جائیں گی: (۱) قارورہ کے رنگ کا روشن ہونا (۲) ثقل کا زیادہ اور غلیظ ہونا

جواد اللہ رب العالی (موسم بہار)

اور (۳) قارورہ کے توام کا غلظت کی طرف مائل ہونا۔ اور اگر قارورہ کی سفیدی صفراء کی پوشیدگی کی وجہ سے ہوگی، تو ان تین باتوں میں سے ایک، یا دو، یا تینوں غائب ہوگی؛ کیونکہ یہ ممکنات سے ہے کہ مزاج گرم ہو، مرض صفراوی ہو، اور باوجود ان تمام باتوں کے صفراء کہیں پوشیدہ ہو (اور پیشاب کے ساتھ خارج نہ ہو رہا ہو)۔ گیلیانی و اذا کان البول فی المرض الحاد یبصر اگر مرض حاد (شدید مرض) میں قارورہ سفید ہو، اور وکان هناك دلائل لسلامة لا یخاف باوجود اس کے یہاں ابھی علامتیں ایسی موجود ہوں کہ ان کے معها السراسام ونحوہ فاعلم ان المادة ہوتے ہوئے سراسام وغیرہ کا خطرہ نہ ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ الحادة مالت الى العجری الاخر والامعاء مادة حادة (تیز مادہ) دوسرے راستہ کی طرف چلا گیا ہے، اور یعرض لها الاستحاج قریب ہے کہ آنتوں میں کج (خراش) عارض ہو +

آنتوں میں خراش اسوقت ہوگا جبکہ مادہ آنتوں کی طرف آئے، جس کا احتمال زیادہ ہے۔ (گیلیانی، واما العلة فی کون البول فی الاھراض الباردة احمر اللون فسیبہ احد اموا؛ سرد امراض میں قارورہ کے ٹھنہ ہونے کی وجہ مندرجہ ذیل امور میں سے کوئی ایک امر ہو کر تا ہے؛ اما شدة الوجع وتحلیله الصفراء ۱۔ درد کی شدت جو صفراء کو حل کر دیتی ہے (صفراء کو ہیمان میں لے آتی ہے جس سے وہ قارورہ کے ساتھ ملجاتا ہے) مثل ما یعرض فی القولنج البارد جیسا کہ قولنج بار د میں عارض ہوتا ہے +

واما سدة وقعت من غلبة البلغم فی المجری الذی بین المرءة والامعاء پیدا ہو جائے، جو مرادہ (پتہ) اور آنتوں کے درمیان ہوتا ہے فلیس ینصب المرءة الى الامعاء (مجراے صفراوی مشترک)۔ اس سدہ کی وجہ سے صفراء لا ینصاب الطبیعی المعتاد بل یضطر آنتوں پر عادات اور طبیعت کے مطابق نہیں گرتا ہے، بلکہ الى مرافقة البول والخروج معه کما پیشاب کے ساتھ چلنے اور اس کے ساتھ نکلنے پر مجبور ہو جاتا یعرض ایضاً فی القولنج البارد ہے، چنانچہ یہ بھی قولنج بار د ہی میں ہوتا ہے +

جب سدہ کی وجہ سے صفراء آنتوں پر نہ گر سکے گا، تو وہ خون کے ساتھ ملکر تمام بدن میں پلا جائیگا، اور گردن میں بھی پہنچے گا۔ گرمے اسکو پیشاب کے ساتھ خارج کر کے شانہ کی طرف روانہ کر دیں گے + (ترجمہ)

واما الضعف الکبد وقصور قوته عن التمايز بین المائۃ والدم کما یکون (عاجز) ہو کہ مائیت اور خون میں تمیز کر سکے، جیسا کہ استسقاء فی الاستسقاء البارد بار د میں ہوتا ہے +

استقار بارد سے مراد بیاں وہ ہے جس کے ساتھ بخار نہ ہو (گیلانی) +

وفی امراض ضعف الکبد فی الاکثر  
لیکون البول شبیہا بغسالة اللحم الطری  
و اما للاحتقان الذی یوجب السد  
فیغیر لون البلیغم فی العروق  
لعفونة ما یلحقه و علامته ان  
لیکون مائیة البول و ثقله علی  
الوجه المذکور  
ضعف جگر کے امراض میں اکثر اوقات قارورہ تازہ  
گوشت کے دھوون (غسالہ) کے مانند آتا ہے۔  
۴۔ گاہے احتقان (یعنی مواد کا کہیں اکٹھا ہو جانا)  
سدوں کا موجب ہوتا ہے، جو بلیغم کے رنگ کو عفونت کے  
لاحق ہونے کی وجہ سے رگوں میں متغیر کر دیتا ہے۔ اسکی علامت  
(یعنی عفونت بلیغم سے قارورہ کے سرخ ہونے کی علامت) یہ  
ہے کہ مائیٹ بول اور اسکا ثقل (درسوب) مذکورہ بالا شکل  
میں ہوگا +

یعنی بول کا توام غلیظ ہوگا، اور رسوب کی کثرت و غلظت ہوگی (گیلانی) +

ثم لیكون صبغاً ضعيفاً غیر مشرق  
فان الصفراء وی لیكون صبغاً مشرقاً  
بعض لوگوں نے اس امر کو دشوار اور مشکل سمجھا ہے کہ بلیغم باوجود سفید ہونے کے عفونت کی وجہ سے سرخ  
کیونکر ہو سکتا ہے، اور صفراء باوجود زرد ہونے کے اس کی زردی میں کمی کیونکر آ سکتی ہے۔ اس کا صحیح جواب  
یہ ہے کہ عفونت اور احتراق کی وجہ سے اخلاط اور رطوبات کی رنگتوں میں کئی قسم کی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں؛ مثلاً  
ان میں تغیرات کے بعد سیاہی آ جاتی ہے، اور بعض اوقات ان میں سرخی یا زردی بھی پیدا ہو جاتی ہے +  
و کثیراً ما لیكون البول فی اول الاھرا  
ابيض ثم یسود و ینتن کما  
بسا اوقات قارورہ پہلے (نسباً) سفید ہوتا ہے، پھر  
و بدت رتج) سیاہ اور بدبو دار ہو جاتا ہے، جیسا کہ یہ قانون  
میں ہوتا ہے +  
یعرض فی الیرقان

والبول بعد الطعام بیض ولا  
یزال کذلک حتی یأخذ فی الھضم  
فیاخذ فی الصبغ و لذلک ما لیكون  
بول اصحاب السھر ابیض و یعین  
علیه تحلل الحار السراخریزی لکنہ  
کھانے کے بعد قارورہ کھانے کے بعد پانی کے زیادہ منجذب  
قارورہ کا رنگ ہونے سے سفید ہو جایا کرتا ہے یا اور یہ اس  
وقت تک اسی حالت میں رہتا ہے، جب تک کہ ہضم (کبدی)  
شروع ہو جاتا ہے؛ چنانچہ اسوقت قارورہ بھی رنگین ہونے  
اسی طرح سے قارورہ جاگنے والوں کا کمی ہضم کی وجہ  
سبب قارورہ کی کمی ہضم کی وجہ سے

سبب قارورہ کی کمی ہضم کی وجہ سے

غیر مشرق بل الی کد و سرتا لعدم  
النضج

اگرچہ کمی ہضم کے علاوہ حرارت غریزی کا تحلیل بھی اس پر (رنگ کی کمی پر) معین ہوتا ہے۔ لیکن بیداری کا قارورہ روشن نہیں ہوتا، بلکہ عدم نفج (ہضم کے نہ ہونے) سے سیلا سا (مائل بہ کدورت) ہوتا ہے +

والصبر الاحمر فی الامراض الحادة  
افضل من المائي

امراض حادہ میں سرخی کا ہونا اس سے اچھا ہے کہ قارورہ پانی جیسا (مائي) ہو +

والابيض لقوامه ايضا خیر  
من المائي

**سفید قارورہ** وہ قارورہ جو اپنے قوام کی وجہ سے سفید ہو یعنی اسوجہ سے سفید ہو کہ اُس میں سفید مادہ ہسکڑا یا ہو (وہ اُس سفید قارورہ سے بہتر ہے، جو پانی کی طرح (شفاف) ہو +

والاحمر الدموی اکثر ایمانا من  
الاحمر الصفراوی والاحمر الصفراوی  
ایضاً لیس بذلک الخوف ان کان  
الصفراء ساکناً وخوف ان کان  
متحرکاً

**سرخ قارورہ** احمد موسیٰ (خونی سرخ قارورہ) بمقابلہ احمر صفراوی احمر الصفراوی سرخ قارورہ کے بے خطر ہے، اور سرخ صفراوی قارورہ بھی ایسا زیادہ خطرناک اور ڈراؤنا نہیں ہے؛ بشرطیکہ صفراء ساکن ہو، اور خطرناک اُس وقت ہے جبکہ صفراء متحرک اور جوش میں ہو +

والبول الاحمر فی امراض الكلية  
سادی فانه يدل في الاكثر  
على ورم حار

امراض گردہ میں قارورہ کا سرخ ہونا ردی علامت ہو، کیونکہ ایسا قارورہ علی العموم گردہ کے ورم حار پر دلالت کیا کرتا ہے +

وفي اوجاع الراس ينذر بالاختلاط  
اختلاط (اختلاط عقل - بدہوشی) کی خبر دیتا ہے (پیشینگی کرتا ہے) +

يعني اسی حالت میں خون کی کثرت سے دماغ میں بسا اوقات دم پیدا ہو جایا کرتا ہے +  
واذا ابتداء البول في الامراض الحادة  
بالاحمر وبقی کذلک ولم یرسب خفیف  
منه الا هلاک ویدل علی ورم الکلی

اگر امراض حادہ میں قارورہ ابتداً سرخ ہو، اور اسی طرح وہ قائم رہے، اور اس میں کوئی رسوب نہ بیٹھے، تو ہلاکت کا خطرہ ہے، اور ورم گردہ کی موجودگی کی خبر دیتا ہے +

وان کان کدراً مع الحمرة وبقی کذلک  
دل علی ورم فی الکبد وضعف الحار الغریزی

اور اگر قارورہ سرخی کے ساتھ کد ہو، اور اسی طرح وہ قائم رہے، تو یہ ورم جگر اور حرارت غریزی کے ضعف کو بتاتا ہے +



ومن الوان البول الوان مرکبة الوان مرکبة (مرکب رنگ) قارورہ کے رنگوں میں سے

چند مرکب رنگ بھی ہیں +

یعنی قارورہ کا رنگ گاہے مذکورہ بالا الوان سے مرکب بھی ہو جاتا ہے (گیلانی) +

من ذلك اللون الشبيه بغسالة اللحم الطرهي ويشبه دمًا دليق [بول غسالي] ان مرکب الوان میں سے ایک وہ رنگ ہے جو تازہ گوشت کے دھوون (غسالہ) سے مشابہ ہوتا ہے، یا اُس خون سے فی اطباء

مشابہ ہوتا ہے، جو پانی میں بھگو یا گیا ہو +

ایسے قارورہ کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اجزاء درمویہ (خون کے اجزاء) اُس مائیت کے ساتھ مل جاتے ہیں، جو مشابہ

کی طرف گردشوں سے جاتی ہے۔ (آملی) +

وقد يكون من ضعف الكبد وقد يكون من كثرة الدم واكثر من ضعف الكبد من اتى سوء مزاج

ایسا قارورہ گاہے ضعفِ جگر کی وجہ سے ہوتا ہے، اور گاہے خون کی کثرت سے، لیکن یہ زیادہ تر ضعفِ جگر ہی کی وجہ سے

ہوا کرتا ہے۔ خواہ ضعفِ جگر کسی سوء مزاج کے غلبہ کی وجہ سے ہو، چنانچہ ایسا قارورہ جب ضعفِ جگر کی وجہ سے ہوتا ہے، تو

هضم خراب ہوتا ہے، اور قوتِ ہضم ہوتی ہے (کمزوری ہوتی ہے) لیکن اگر قوتِ کمزور نہ ہو، بلکہ قوی ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ ضعفِ جگر

کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ خون کی کثرت کی وجہ سے ہے۔ اور خون اتنا زیادہ ہے کہ قوتِ تمیز پرورے طور پر اس کی تمیز سے قاصر

و عاجز ہے اس لئے خون کے اجزاء پانی کے ساتھ ملے ہوئے چلے جاتے ہیں، اور وہ جدا ہو کر وہیں رہ نہیں سکتے +

المميزة بتميزه بكماله

لون زيتي الوان مرکبہ میں سے وہ سلاٹون زیتئی ہے (جو روغن

دیر زیتئی [دیر زیتون سے مشابہ ہوتا ہے]۔ ایسے رنگ میں زردی

ومن ذلك اللون الزيتي وهو صفرة يخالطها سلقية ويشبه لون الزيت

ہوتی ہے، جس کے ساتھ سلقیت (روغنیت) ملی ہوئی ہوتی ہے۔

النزوجة فيه واشفاف مع بریق

ایسا قارورہ روغن زیتون سے اس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے کہ اس میں

دسمی و قوام مع السف الى الغلظا

نرہ جت (میس) ہوتی ہے، صفائی (اشفان) کے ساتھ روغن

هو وفي اكثر الاحوال يدل على اشتر

چمک ہوتی ہے، اور اس کے قوام میں رقت کے ساتھ غلظت ہوتی

ولا يدل على الخير والنضج

ہے (یعنی اس کا قوام نہ زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہوتا ہے، اور نہ

والصلاح

زیادہ رقیق) . ایسا قارورہ علی الموم شرر برائی (پرالات  
کرتا ہے . خیر، نفع (نچنگی مواد) ، اور صلاح (بھلائی) کی  
نشانی نہیں ہے +

وربما دل فی النادر علی استفراغ  
مواد دمویۃ دسمۃ علی سبیل البحران  
وہذا انما تكون اذا تعقبہ راحة  
اور گا ہے شاذ و نادر طور پر اس امر کو بھی بتاتا ہے کہ  
خون کے روغنی مواد بحران کے طور پر (قارورہ کے ساتھ) خارج  
ہو رہے ہیں . ایسے (بحرانی) قارورہ کی نشانی یہ ہے کہ اسکے  
بعد مریض کو راحت و صحت نصیب ہوگی +

والمهلك منه ما كان مع دسومۃ  
منتناً وخصوصاً البول منه قليلاً  
قليلاً  
گاہے بول زیتی ہلک بھی ہوتا ہے ؛ بشرطیکہ اسکے  
اندروست (چکنائی) کے ساتھ بدبو بھی ہو ، اور خصوصاً  
جبکہ پیشاب تھوڑا تھوڑا آ رہا ہو +

واذا خالطه شئ كفسالۃ اللحم  
الطری فیہو اسرداً و هذا اکثرہ  
فی الاستسقاء والسلس والقولنج  
الردي  
جب اس کے ساتھ تازہ گوشت کے دھوون کی سی  
کوئی چیز ملی ہوئی ہو تو وہ اور بھی زیادہ ردی ہوتا ہے . ایسا  
قارورہ اکثر اوقات استسقاء ، سلس ، اور بُرے قولنج (دخست  
قولنج) میں ظاہر ہوا کرتا ہے +

وربما يعقب الزيتي بولاً اسود  
متقدماً فكان علامة صلاح  
بھلائی کی علامت ہے +

وكتيرا ما دل البول الزيتي في المربع  
علی ان المریض سیموت فی السابع  
اعني في الامراض الحادة  
بول زیتی (مرض کے) چوتھے روز اکثر اوقات اس  
امر کو بتاتا ہے کہ مریض ساتویں روز مر جائیگا . میری مراد  
یہ ہے کہ ایسی صورت امراض حادہ میں واقع ہوا کرتی ہے +

وبالجمله فان البول الزيتي ثلثة  
اصناف فانه اما ان يكون كله دسماً  
او يكون اسفله فقط او يكون  
اعلاه دسماً فقط  
بول زیتی کی اجمالی تقسیم اس لحاظ سے کہ قارورہ کا کون سا حصہ  
زیتی ہے ، بول زیتی کی تین قسمیں ہیں :- (۱) سارا  
قارورہ دسم (چکنائی) ہو ؛ (۲) اس کا زیرین  
حصہ فقط روغنی ہو ؛ (۳) اس کا محض بالائی حصہ  
روغنی ہو +

شیخ کا قول بقراط کی کتاب البندیہ سے ماخوذ ہے . لیکن جالینوس نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ

کوئی ایسا قارورہ نہیں پایا جاتا ہے، جسکا زیرین حصہ روغنی ہو؛ کیونکہ روغن ہمیشہ قارورہ کے اوپر تیرا کرتا ہے۔ (گیلانی) +

وایضا فانه اما ان یکون من بیتیا  
فی لونہ فقط مکافی السل و خصوصاً  
فی اولہ او فی قوامہ فقط او فیہما  
جمیعاً مکافی علل الکلی و فی کمال السل  
بہر قارورہ گا ہے محض رنگ کے لحاظ سے زہتی ہوتا  
ہے، جیسا کہ سل میں اور خصوصاً ادل سل میں دیکھا جاتا ہے  
اور گا ہے محض قوام کے لحاظ سے؛ اور گا ہے دونوں کے  
محافظ سے؛ جیسا کہ گردہ کے امراض میں، اور سل کے  
درجہ کمال اور اس کے اوائل میں دیکھا جاتا ہے +

ومن ذلک الاسر جوانی و هو رخی  
قتال لانه یدل علی احتراق  
المرتین  
بول ارجوانی [الوان مرکبہ میں سے "لون ارجوانی" (ارغوانی  
رنگ) بھی ہے، جو ردی اور قتال (مہلک) ہوا کرتا ہے؛ کیونکہ  
ایسا قارورہ اس امر کو بتاتا ہے کہ دونوں مرتزہ (صفراء و سوار)  
جل گئے ہیں +

ارغوانی رنگ سُرخ اور سبزی سے مرکب ہوتا ہے، جس کے ساتھ کسی قدر سیاہی بھی آمیز ہوتی ہے۔ (گیلانی)  
وقد یکون لون احمر یجری فیہ  
سواد فیدل علی الحمیات المرکبۃ  
والحمیات التی من الاخلاط  
الغلیظۃ فان کان اللون اصف  
وکان السواد امیل الی سراسہ  
دل علی ذات الجنب  
بول جبری [الوان مرکبہ کی چوتھی قسم "لون جبری" ہے جو  
(انگاہہ کماندا) انگارہ کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے چنانچہ ذیل  
میں اسی کو بیان کیا گیا ہے؛ گا ہے قارورہ سُرخ ہوتا ہے  
جس کے اندر سیاہی بھی ہوتی ہے۔ ایسا قارورہ حمیات  
مرکبہ پر دلالت کرتا ہے، اور ان بخاروں پر دلالت کرتا ہے  
جو اخلاط غلیظہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر قارورہ کا رنگ  
اور سیاہی قارورہ کے سرے (اوپر) کی طرف مائل ہو، تو ایسا  
قارورہ ذات الجنب پر دلالت کریگا +

الفصل الثانی فی قوام البول و صفاء و کدورتہ فصل (۳) قارورہ کا قوام، صفائی، اور کدورت

قوام البول اما ان یکون رقیقاً و اما ان  
یکون غلیظاً و اما ان یکون معتدلاً  
والرقیق جداً یدل علی علل النجس  
قارورہ کا قوام گا ہے رقیق ہوتا ہے، گا ہے غلیظ  
اور گا ہے معتدل (اوسط درجہ کا) +  
رقیق قارورہ [چنانچہ اگر قارورہ نہایت رقیق ہو، تو یہ ہر حال

فی کل حال

میں اس امر کو بتاتا ہے کہ (مراد میں) نفع نہیں ہوا ہے +

”ہر حالت میں“ اس سے مراد یہ ہے کہ مرض خواہ ابتدا میں ہو، یا تیز و غیرہ میں - (گیلانی) +

او علی السدد فی العروق او علی  
ضعف الکلیۃ و حجابی البول  
فلا یجذب الا الرقیق او یجذب  
فلا یدفع الا الرقیق الملطیم  
للدفع  
گاہے نہایت رقیق قارورہ اس امر پر دلالت کرتا  
ہے کہ رگوں میں سد سے ہیں، یا گردوں میں، اور مجاری بول  
(پیشاب کے راستوں) میں نفع ہے، اور نفع کی وجہ سے  
یہ اعضا محض رقیق اجزاء ہی کو جذب کرتے ہیں؛ یا یہ کہ تیز و کثیف  
جذب کرنا چاہتے ہیں، مگر غلیظ اجزاء جذب و دفع ہی نہیں ہوتے  
صرف رقیق اجزاء آسانی سے جذب ہو کر (مثانہ کی طرف) مندرج  
ہو جاتے ہیں +

یہاں ”رگوں“ سے مراد دونوں ہرنخ (رئین) اور دونوں مالب ہیں۔ برعین وہ دو رگیں ہیں، جن کی راہ  
مائیت بولہ خون کے ساتھ مل کر گردوں تک پہنچتی ہے، اور حالبین وہ دو نایاں ہیں جنکی راہ پیشاب گردوں میں  
بکرخانہ تک روانہ ہوتا ہے۔ (گیلانی)

او علی کثرة شرب الماء او علی  
المزاج المتشدد البارد مع  
یابس  
نہایت رقیق قارورہ گاہے اس امر کو بتاتا ہے کہ  
پانی بکثرت پیایا گیا ہے، اور گاہے اس امر کو بتاتا ہے کہ اس  
آدمی کا مزاج نہایت بار دہے، اور اس کے ساتھ کسی قدر

یہ سب سے بھی ہے +

ایسے شخص کی علامت یہ ہے کہ اس کے قارورہ میں کسی قدر کروت (نیلا ہٹ) ہوگی، اور خوردہ شخص لاغر  
و نحیف ہوگا۔ (گیلانی) +

و یدل فی الامراض الحادة علی  
ضعف القوة الهاضمة و عدم النضج  
امراض حادہ میں نہایت رقیق قارورہ قوت ہاضمہ  
کے ضعف اور عدم نضج پر دلالت کرتا ہے +

اور ایسا قارورہ نہ صرف امراض حادہ ہی میں قوت ہاضمہ کے ضعف اور عدم نفع پر دلالت کرتا ہے، بلکہ امراض  
مزمنہ میں بھی اس کی یہی حالت ہے۔ (آملی) +

و ربما دل علی ضعف سائر القوى  
حتى لا ینصرف فی الماء التبتیل  
یزلق کما یدخل  
اور گاہے ایسا قارورہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ  
تمام قوتیں کمزور ہیں، اس لئے وہ مائیت میں بالکل تغیر پیدا  
نہیں کر سکتیں، اور مائیت جیسی اندر داخل ہوئی تھی، ویسی ہی

باہر آ جاتی ہے ۔

یہاں ”تمام قوتوں“ سے وہ قوتیں مراد ہیں، جو انیت میں تغیر پیدا کرتی ہیں۔ (گیلانی)  
والبول الرقیق علی هذه الصفة هو اس قسم کا رقیق (نہایت رقیق) قارورہ بچوں میں بمقابلہ  
فے الصبیان اسر دأمنه فی الشبان جوانوں کے ردی ہے ؛ اس لئے کہ بچوں کا طبعی قارورہ جوانوں  
لان الصبیان بولهم الطبیع اغلظ امن کے قارورہ سے نسبتاً غلیظ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ بچے زیادہ  
بول لشبان لا تهمل رطوب لان ابدانهم مرطوب ہوتے ہیں، اور چونکہ نمو و افزائش کے لئے بچوں میں  
للرطوبات اجذب لانها تحتاج الى فضل زیادہ مادہ کی ضرورت ہوتی ہے، اس لئے بچوں کے بدن  
مادۃ بسبب الاستمراء فاذا رقیق بولهم رطوبات کو زیادہ جذب کرتے ہیں۔ پس جب ان کا قارورہ  
فی الحیات الحادۃ جداً اکانوا قد بعدوا حیات مادہ (شدید بخاروں) میں بہت زیادہ رقیق ہو گا، تو یہ  
عن حال تهمل الطبیعیۃ جداً سمجھا جائیگا کہ یہ اپنی طبعی حالت سے بہت دور ہو گئے ہیں ۔  
واستمرر ذلك بهم یدل علی چنانچہ اگر ایسا رقیق قارورہ بچوں میں مسلسل قائم رہے  
العطب فانه اذا دام دل علی لہلاك تو یہ ہلاکت پر دلالت کرے گا، کیونکہ حیات مادہ میں قارورہ کی  
الا ان یرافقہ علامات صالحۃ وثبات رقت اگر یوں بھی قائم رہے، تو یہ موت کی خبر دیتا ہے (بچہ جائیکہ  
قوة فی یدل علی خراج یحدث بچوں میں ایسا ہو)۔ ہاں اگر اچھی علامتیں اس کے ساتھ ہوں  
وخصوصاً تحت ناحیۃ الکبد اور قوت بھی قائم رہے تو ایسا قارورہ اس امر پر دلالت کرے گا کہ  
کوئی پھوٹا (خراج) کہیں، اور علی الخصوص ناحیۃ جگر (زائد کبد)  
کے نیچے پیدا ہونے والا ہے ۔

وکن ذلك اذا دام هذا بالاصحاء بحيث اسی طرح اگر یہ قارورہ تندرستوں میں مسلسل اس طرح  
لا یستحیل عنہم فانه یدل علی ورم قائم رہے کہ اس میں تغیر نہ آئے، تو یہ اس امر کی اطلاع دے گا کہ  
یحدث حیث یحسّون فیہ بالوجع جس مقام پر درد کا احساس ہو رہا ہے، وہاں ورم پیدا ہو جائیگا  
وفی الاکثر یعرض لہمان یحسّوا مع ایسے لوگوں میں علی العموم کمر یا گردوں میں درد کا احساس ہو  
ذلك وجعاً فی القطن وفی الکلی فیدل کرتا ہے، جو اس امر کو بتاتا ہے کہ یہ (کمر اور گردے) متورم  
علی استعداد لورم ہونے کے لئے تیار ہیں ۔

ورہ خواہ کسی مقام میں ہو، اس کی اطلاع دیتا ہے کہ وہ دم کے لئے مستعد (مادہ) ہے۔ (گیلانی)  
فان لم یختص بذلك الوجع اگر درد اور بوجھ کا احساس کسی مخصوص مقام کے

والثقل ناحية بل عمد دل علی بنشور ساتھ وابستہ نہو، بلکہ اس کا احساس عام بدن میں ہو، تو وجد سری و اورام تعمر البدن یہ اس بات کی خبر دیگا کہ عام بدن میں بنشور (دالے) پیچک (مجدری) اور اورام پیدا ہونے والے ہیں +

ورقة البول عند البهائم بلانداکچہ بحر ان کے وقت قارورہ کا ایک سخت (بلا تدریج) رقیق ہونا، نکس (عود مرض) کی خبر دیتا ہے +

واما البول الغلیظ جدا فانہ يدل غلیظ قارورہ نہایت غلیظ قارورہ اکثر اوقات تو عدم نفع فی اکثر الاحوال علی عدم النضج (خامی مواد) پر دلالت کرتا ہے، اور بعض اوقات اس امر کو دنی اقلها علی نضج اخلاط غلیظة القوام بتاتا ہے کہ غلیظ توام کے اخلاط نفع پاکر خارج ہو رہے ہیں، ویكون فی منتهی حیات خلطية و جیسا کہ حیات خلطیہ کی انتہار میں ہوا کرتا ہے؛ یا اس امر کو النجاس اورام بتاتا ہے کہ اورام (نچتہ اورام) پھوٹے ہیں +

غلیظ مواد کے اورام جب پھوٹتے ہیں، تو قارورہ کے توام کو غلیظ کر دیتے ہیں، بشرطیکہ ان کے مواد پھوٹ کر قارورہ کی طرف روانہ ہوں - (گیلائی) +

واکثر دلالتہ فی الامراض الحادة اکثر دلالتہ فی الامراض الحادة ہو علی الشرکن دوام الرقة علی زیادہ تر شروفا کو بتایا کرتا ہے۔ لیکن قارورہ کا رقت پر الشرا دل فان الغلیظ يدل قائم و دائم رہنا اور بھی زیادہ شروفا پر دلالت کرتا ہے؛ علی المضم ما هو الذی یفید القوام کیونکہ غلیظ قارورہ گا ہے ہضم کی بھی خبر دیا کرتا ہے، جو ہضم قارورہ میں توام پیدا کر دیتا ہے +

فما يدل علی هضم واستقلال چنانچہ اس وجہ سے کہ یہ (غلیظ قارورہ) ہضم کی علامت من القوة بالدفع یرجی وبما ہے اور اس امر کی علامت ہے کہ قوتیں مواد کے دفع کرنے یدل علی فساد المادة وکثرتها پر قادر ہیں، یہ (بھلائی کی) امید پیدا کر دیتا ہے؛ اور اس وامتناعها عن النضج المہیا للمرسب وجہ سے کہ یہ (غلیظ قارورہ) مادہ کے فساد اور اس کی کثرت یدل علی الشر پر دلالت کرتا ہے، اور اس امر کی علامت ہے کہ مادہ میں

ایسا نفع نہیں پیدا ہوا ہے کہ وہ (مادہ) متمیز ہو کر قارورہ کی تہ میں بشکل رسوب بیٹھ جائے، یہ (غلیظ قارورہ) شروفا پر دلالت کرتا ہے +

ولستدل علی الغالب من الاھرمین رہا یہ امر کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی چیز غالب  
بما یتعقبہ من الراحة او بتعقبہ ہے؟ (شروفاً وغالب ہے۔ یا بھلائی کی امید غالب؟)  
من زیادۃ الضعف اس کا پتہ بعد کے حالات سے چلتا ہے، کہ آیا انجام کار راحت  
و آرام کی صورت نمایاں ہوتی ہے، یا انجام کار ضعف میں یا دقت  
پیدا ہو جاتی ہے +

والاسلم من البول الغلیظ فی الحمیات بخاروں میں اگر قارورہ غلیظ ہو، تو بہتر یہی ہے کہ  
ما یتفرغ منہ شیئ کثیر دفعۃً واما الذی یک نحت وہ بکثرت خارج ہو۔ رہا وہ غلیظ قارورہ جو متعوطاً  
یتفرغ قلیلاً قلیلاً فھو دلیل علی تھوڑا نکلا کر تلے، وہ اس بات کی نشانی ہے کہ اخلاط کی کثرت  
کثرة اخلاط وضعف قوۃ ہے، اور قوت کمزور ہے +

۱۰ دونوں علامتیں ہر غلیظ قارورہ کی ہیں۔ اس میں بخاروں کی کوئی تخصیص نہیں ہے، مگر شیخ نے یہاں  
بخاروں کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ غلیظ قارورہ بخاروں ہی میں زیادہ تر ہوا کرتا ہے + گیلانی +  
والنافع منہ یعقبہ بول معتدل نفع بخشنے والے غلیظ قارورہ (کی علامت یہ ہے کہ اس)  
مقارن للراحة کے بعد معتدل (توام کا) قارورہ آنے لگتا ہے، اور راحت  
وسکون اس کے ساتھ ہوتے ہیں +

واذا استحال الرقیق الی الغلظ فی جب رقیق قارورہ امراض حادہ میں بدل کر غلیظ ہو جاتا  
الامراض الحادۃ ولم یعقب لراحة ہے، اور اس کے ساتھ راحت کی صورت نہیں پیدا ہوتی، تو  
دل علی الذوبان یہ مواد کے گھٹنے پر دلالت کرتا ہے +

والصحیح اذا دام بہ البول الغلیظ اگر کسی تندرست شخص کو جو اس وقت بظاہر تندرست  
وکان یحس بوجع فی نواحی الرأس ہے) بلا بر غلیظ قارورہ آتا ہے، اور وہ سر کے نواحی میں (سر کے  
وانکسار فھو منذر الہ بالحق جانب) کوئی درد محسوس کرے، اور اعضاء شکنجی بھی ساتھ ہو،  
تو یہ بخار کی خبر دیتا ہے (یعنی یہ کہ وہ عنقریب ہی بخار میں مبتلا  
ہوگا) +

اعشار شکنجی (انکسار) کی وجہ وہ مواد ہوتے ہیں، جو عضلات کے اندر جمع ہو جاتے ہیں۔ (گیلانی)  
وربما کان ذلک بہ من فضل نکا ہے ایسا قارورہ (جو پہلے رقیق ہو، اور پھر غلیظ  
اندفعوا النجاسا و اسرام او قروح بن گیا ہو) کسی فضل کی وجہ سے ہوا کرتا ہے، جو ربحان کے

بنوا حی مسالك البول

طور پر) دفع ہوا ہو، یا مسالک بول (آلات بول) کے نزاجی کو اور ام یا زخموں کے چھوٹنے کی وجہ سے ہوتا ہے +

وانما كانت الرقة والغلظة تدلان على عدم النضج لان النضج يتبعه اعتدال القوام فالغليظ نضج ان ينضم الى الرقة والرقيق نضج ان ينظم الى الغلظة

رہا یہ امر کہ قارورہ کی رقت و غلظت دونوں عدم نضج پر دلالت کرتی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ نضج کے بعد قوام معتدل ہو جایا کرتا ہے، اس لئے غلیظ مادہ کا نضج یہ ہے کہ وہ ہضم ہو کر رقت حاصل کرے، اور رقیق مادہ کا نضج یہ ہے کہ وہ یک کر غلظت حاصل کرے +

والبول الغليظ كما قلناه فيما سلف قد يكون صافيا مشفا وقد يكون كدرا والفرق بين الغليظ المشف وبين الرقيق ان الغليظ المشف اذا موج بالتحريك لم يصغر اجزاؤه الممتوجة بل حدث فيه امواج كبار وكان حركتها بطيئة واذا انزل كان سريدا كبيرا لنفاخات بطيئة الانفقاء

غلیظ شفاف قارورہ کا فرق رقیق سے اور گا ہے مکر اور میلا؛ چنانچہ اگر قارورہ غلیظ اور شفاف ہو تو اس میں اور رقیق قارورہ میں یہ فرق ہے کہ غلیظ شفاف قارورہ میں جب تحریک سے (ہلانے سے) موجیں پیدا کی جاتی ہیں، تو اس کے موج مارنے والے اجزاء چھوٹے چھوٹے نہیں ہوتے بلکہ اس میں بڑی بڑی موجیں (لہریں) پیدا ہوتی ہیں، اور ان موجوں (لہروں) کی حرکت سست ہوتی ہے (لیکن دونوں جگہ تحریک کی قوت مساوی ہونی چاہئے)؛ اور جب اس میں (غلیظ شفاف میں) جھاگ اٹھایا جائیگا، تو اس کے بلبلے بڑے بڑے ہونگے، اور دیر میں ٹوٹیں گے +

وتولد مثل هذا هو عن بلغم جيد الانضمام او صفراء محبة ان كان له صبغ الى لصفراء واذا لم يكن صبغ دل على انحلال بلغمه ناجي وهذا كثيرا ما يكون في ابوال المصرعين

ایسے غلیظ شفاف قارورہ کی پیدائش اس بلغم سے ہوا کرتی ہے، جو ابھی طرح پختہ ہو چکا ہو، یا صفراء محبہ سے، بشرطیکہ قارورہ کی رنگت زردی کی طرف مائل ہو + لیکن اگر قارورہ میں زردی نہ ہو تو اس وقت یہ سمجھا جائیگا کہ بلغم زجاجی حل ہو گیا ہے اور قارورہ میں شامل ہو کر اسکو غلیظ بنا دیا ہے + اور یہ (اخیر قسم جو بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے) بسا اوقات مصرعین (مرگی والوں) کے قارورہ میں پائی جاتی ہے +



والرقيق الذي يكثر فيه الصبغ  
يعلم ان صبغه ليس عن نضج والا  
تفعل النضج فيه القوام او لا لكنه  
من اختلاط المرأة به فان اول  
فعل الانضاج التقويم ثم الصبغ  
جس رقیق قارورہ میں رنگت زیادہ ہو، تو یہ نہ سمجھنا  
چاہئے کہ اس کی رنگت نضج (نضج حقیقی) کی وجہ سے ہے (جیسا کہ  
جالینوس کا خیال بتایا جاتا ہے)۔ اگر نضج کی وجہ سے رنگت  
ہوتی، تو اس میں (نضج کی وجہ سے) قوام بھی یقیناً اثر دے چکی  
موجود ہوتا۔ بلکہ رقیق قارورہ میں یہ رنگت صرف ارک کے لمبانے  
کی وجہ سے حاصل ہوا کرتی ہے، کیونکہ انضاج کا پہلا کام قوام  
بنانا ہے، اور دوسرا کام رنگت بخشنا +

یعنی نضج کا پہلا کام یہ ہے کہ وہ قارورہ کو معتدل القوام بنائے، اس کے بعد اس کے رنگ کو زرد کر دے + (گیلانی)  
والنضج في القوام اصله منه في اللون  
فلذلك البول الرقيق الا صفرا اذا  
دام في مدة المرض الحاد دل  
على شروع فتور القوة الهاضمة  
چنانچہ اگر قوام میں نضج حاصل ہو (اور رنگ زیادہ نہ ہو)  
تو یہ بمقابلہ اس کے زیادہ خوب ہے کہ رنگ میں نضج حاصل ہو (اور  
قوام معتدل نہ ہو)۔ یہی وجہ ہے کہ اگر مرض حاد میں رقیق اور  
زرد قارورہ ایک عرصہ تک قائم رہے، تو یہ شروع فساد اور قوت  
ہاضمہ کی مستی کو بتاتا ہے +

اس قول سے اس خیال کی تردید مد نظر ہے کہ رنگت نضج پر زیادہ دلالت کرتی ہے، جیسا کہ جالینوس  
سے منقول ہے (گیلانی) +

واذا رايت بولا رقيقا وهناك اختلا  
اجزاء من الحمرة والصفرة فاحس  
تعبا ملها  
اگر کسی رقیق قارورہ کے اندر مختلف اجزاء، سرخ،  
زرد، نظر آئیں، تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی وجہ تعب شدید  
(سخت نیکان) ہے +

تعب مله بـ سوزش پیدا کرنے والی نیکان، اس سے مراد شدید نیکان ہے +  
وان كان رقيقا فيه اشياء كالنخالة  
من غير علة في المثانة فذلك  
لاحتراق البلغم  
اور اگر رقیق قارورہ میں بھوسہ (نخالہ) جیسی چیزیں پائی  
جائیں، اور مثانہ میں کوئی مرض نہ ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی  
وجہ بلغم کا احتراق ہے +

والبول الغليظ في الامراض الحادة  
يبدل بالجملة على كثرة الاخلط  
وربما دل على الذوبان وهو الذي  
علی العموم اخلاط کی کثرت پر دلالت کیا کرتا ہے، اور گاہ بہ  
ذوبان (اعضائے گھٹنے) کی خبر دیتا ہے۔ چنانچہ وہ قارورہ

اذا بقى ساعة جمد فغلظ

(جو ذوبان کی وجہ سے ہوتا ہے) جب کچھ دیر تک چھوڑ دیا جاتا ہے، تو جم کر غلیظ ہو جاتا ہے +

وبالجملة كد و سرة البول لا رضية

مفاد و کدورت خلاصہ کلام یہ ہے کہ کدورت (بول کے کدور

مع ریح یخا لط المائیة فاذا

ہونے) کی وجہ اجزاء ارضیہ ہوتے ہیں، اور ان اجزاء کے

اختلطت هذه كانت كد و سرة

ساتھ ریح ہوتی ہے، جو کہ مائیت (مائیت بولیہ) کے ساتھ

وفي انفصال بعضها من بعض يتم

مل جاتی ہے؛ اور جب یہ تینوں مل جاتے ہیں، تو قارورہ

الصفاء ثم يجب ان ينظر الی

میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ان اجزاء کے انفصال

احوال ثلثة

اور علیحدگی سے قارورہ میں صفائی آ جاتی ہے (یعنی جب

آمینرش کے بعد یہ اجزاء ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے

ہیں، تو قارورہ صاف ہو جاتا ہے)۔ پھر تین باتوں کی طرف

نظر رکھنی چاہئے :-

(۱) رقیق توام کا غلیظ ہو جانا۔

(۲) غلیظ کا رقیق ہو جانا۔ (۳) توام کا اپنے حال پر قائم رہنا۔

لانه اما ان يبال رقیقا

۱۔ کیونکہ یہ صورت ہوگی کہ جب قارورہ خارج

ثم يغلف فيدل على ان الطبيعة

ہوگا، تو پہلے رقیق ہوگا اور اس کے بعد ٹھہر کر وہ غلیظ ہو جائیگا۔

عجاجة هوذا تنضج لكن الماداة

اگر یہ صورت ہوئی تو یہ اس امر کی علامت ہوگی کہ طبیعت

بعد لم تطعم من كل وجه وهي

نضج کے لئے کوشاں ہے، وہ غمقرب مادہ کو پکا دے گی۔

متأثرة وربما دل على ذوبان

لیکن اب تک مادہ پورے طور پر طبیعت کی فرمانبرداری میں

الأعضاء

نہیں ہے (ورنہ قارورہ میں شکل رسوب تہ میں بیٹھ جاتا)

اگرچہ وہ طبیعت کے فعل سے متاثر ہو چکا ہے (ورنہ یہ

صورت نہ ہوتی کہ نکلنے کے بعد وہ کاڑھا ہو جائے)۔ اور گاہ

یہ صورت اعضاء کے گھٹنے پر دلالت کرتی ہے +

واما ان يبال غلیظا ثم يصفو

۲۔ یا یہ صورت ہوگی کہ پیشاب کے وقت تو وہ

ويتميز منه الغليظ سبب فيدل

غلیظ ہوگا، مگر پھر وہ ٹھہر کر صاف ہو جائے گا، اور اس کے

على ان الطبيعة قد قهرت

غلیظ اجزاء تہ نشین ہو جائیں گے۔ یہ صورت اس امر پر

المادته وانضجتها وكلما كان

دلالت کرتی ہے کہ طبیعت مادہ پر غلبہ پا چکی ہے، اور اسے

الصقاع اکثر السوب و فرو  
السرع فهو على النضج ادا ل

نفع دے چکی ہے۔ اس صورت میں لہ بھی یاد رکھنے کی  
ضرورت ہے کہ جس قدر قارورہ میں صفائی زیادہ ہوگی،  
رسوب جس قدر زیادہ ہوگا، اور جس قدر جلدتہ میں چلا جائیگا  
اُسی قدر وہ نفع پر زیادہ دلالت کریگا \*

والحالة المتوسطة بين الا و ل  
والاخر :-

۳۔ تیسری صورت پہلی اور دوسری صورت کے درمیان  
ہے (یعنی جس صورت میں قارورہ خارج ہونے کے بعد اپنے  
حال پر قائم رہے، خواہ وہ غلیظ ہو، یا رقیق) اگر یہ صورت ہو  
تو اس کی چند صورتیں ہیں :-

ان دامت وكانت الطبيعة قوية  
والقوة ثابتة حدس انه سيبلم  
منه الا نضاج التام  
وان لم تكن القوة ثابتة خيف  
ان يسبق الهلاك النضج

اگر وہ اسی طرح (اسی حال پر) قائم رہے (اور اُس میں  
کوئی تبدیلی نہ واقع ہو) اور طبیعت بھی قوی ہو، اور قوت بھی  
قائم ہو، تو سمجھنا چاہیے کہ عنقریب پورا نفع ہو جائے گا \*  
اور اگر قوت اپنے حال پر قائم نہ رہے (بلکہ وہ روز بروز  
ضعیف ہوتی چلی جائے) تو نفع کے حاصل ہونے سے پہلے مرض  
کے ہلاک ہو جانے کا خطرہ ہے \*

واذا طال ولم تكن علامة مخيفة اند  
بصداع لا نه يدل على ثوران على  
سرايا بخارية

اور اگر وہ اسی حالت پر قائم رہے (اور قارورہ کے  
توام میں کوئی تبدیلی نہ ہو، خواہ توام غلیظ ہو، یا رقیق) اور کوئی  
خوفناک علامت موجود نہ ہو، تو یہ درد سر کی خبر دیتا ہے کیونکہ  
یہ بتلاتا ہے کہ مادہ میں ثوران (جوش) ہے، اور ریاخ بخاریہ  
موجود ہیں \*

ریاخ بخاریہ :- وہ ریاخ جس میں رطوبت ہو، اور اس سے حرارت پوسے پر جدا ہوتی ہو، (گیلانی) \*

والذي ياخذ من الرقة الى الخشورة  
وليستم خيرا من الواقع على الخشورة  
في كثير من الاوقات

جو رقیق قارورہ خارج ہونے کے بعد غلیظ ہو جایا کرے تا  
ہے، اور اسی حالت پر مسلسل قائم رہتا ہے، یہ اُس قارورہ  
کی نسبت اکثر اوقات بہتر ہوتا ہے جو اپنی غلظت پر باقی رہے \*

یعنی جو قارورہ خارج ہوتے وقت غلیظ ہو، اور اپنی غلظت پر برابہ قائم رہے، وہ اُس قارورہ سے  
لہ گرا بی نے کما ہے کہ اس صورت میں قارورہ کا غلیظ ہونا شرط ہے، یعنی قارورہ ایک حال پر قائم رہے۔ اور وہ غلیظ ہو

رہی ہے، جو خروج کے وقت رقیق ہو، اور پھر ٹھکر کر غلیظ ہو جایا کرتا ہو۔ (گیلانی)

وکتیرا ما یغلظ البول ویکدر السقوط اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ قوت کے ساقط ہو جانے (ضعف)

القوة لا لدفع الطبيعة قوت کی وجہ سے قارورہ غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے، نہ اس لئے

که طبیعت (مادہ کو) دفع کرتی ہے (جیسا کہ غشی میں دیکھا جاتا ہے)

واما البول الذی یبال مائئاً وبقی اگر قارورہ پیشاب کرتے وقت مائی (رقیق) ہو، اور

مائئاً فهو دلیل علی عدم انضج وہ اسی طرح مائی رہے، تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ بالکل نفع نہیں

البتہ ہوا ہے +

والبول الغلیظ احملا ما کان سهل غلیظ قارورہ (خواہ وہ کیسا ہی غلیظ ہو۔ اس) میں بہتر

الخروج کثیرا لانفصال معاً و مثل وہ ہے جو آسانی سے خارج ہو، اور یک سخت بہت سا خارج ہو۔

هذایبرئی الفالج وما یجری اس قسم کا قارورہ فالج جیسے امراض (شلاً تشنج، رعش) کو چھا

کردیتا ہے +

واذا کان البول غلیظاً ثم جب ایک شخص کے چند قارورے (کئی روز تک)

اخذت ترق علی التدریج مع غلیظ رہے ہوں، پھر وہ بتدریج رقیق ہونے لگیں، اور اسکے

غزاسرة فذلک محمود ساتھ ہی وہ مقدار میں زیادہ ہو، تو یہ اچھی علامت ہے +

لیکن اگر وہ یک سخت رقیق ہو جائے تو یہ سدہ کی علامت ہے۔ (گیلانی) +

وربما کان تعقب الغلیظ الکدر بول غلیظ قلیل المقدار کے بعد بول کا غلیظ، مکدر اور

الکثیر الغلیظ القلیل دلیل خیر و زیادہ آنا، بسا اوقات بھلائی کی علامت ہو کر تا ہے (یعنی

ذلک اذا انفجر الغلیظ الکدر الذی پہلے قارورہ غلیظ ہو، اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں آتا ہو،

کان یبال قلیلاً قلیلاً فبیل دفعة اور پھر اس کے بعد غلیظ قارورہ مکدر ہو جائے، اور زیادہ

واحدة بولا کثیرا بسهولة فان مقدار میں آنے لگے، تو یہ اکثر اوقات خیر و صلاح کی علامت

مثل هذاکثیرا ما یجلی به العلة ہو کر تا ہے)۔ اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جبکہ غلیظ و مکدر

سواء کان العلة شیئاً من الحمیاء قارورہ، جو پہلے تھوڑا تھوڑا آ رہا ہو، وہ یک سخت بڑی مقدار

الحادة او غیرها من الامراض میں سہولت سے خارج ہونے لگے۔ چنانچہ اس قسم کے قارورہ

الامتلائیة او کان امتلاء لم تعرض سے بسا اوقات بیماری دور ہو جایا کرتی ہے۔ خواہ وہ کوئی

بعده من مرض ظاہر تیز بخار ہو، یا کوئی مرض امتلائی ہو، یا محض امتلاء ہو، جس سے

اب تک کوئی نمایاں مرض لاحق نہ ہوا ہو +

وهذا ضرب من البول نادرا

قارورہ کی یہ قسم شانہ و نادر قسموں میں سے ہے (یعنی وہ غلیظ، مکدر، اور کثیر المقدار قارورہ جو غلیظ و قلیل المقدار کے بعد آتا ہے، اور ایسے امتلا رکبو جو سے ہوتا ہے، جس سے اب تک کوئی نمایاں مرض پیدا نہ ہوا ہو شانہ و نادر قسموں میں سے ہے) +

والبول الطبیع اللون اذا افرط في

طبعی رنگ کا قارورہ (بول اُتر جی) جب بہت غلیظ

الغلظ دل احیاناً على جودة نفيض

ہوتا ہے، تو گاہے اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ بہت سے مواد

لحموا كثيرة ويصحح سهولة

کے دفع کرنے پر طبیعت قادر ہے + اس دلیل کی صحت اس سے

الخروج وقد يدل احياناً على

حاصل ہوگی کہ قارورہ آسانی خارج ہوگا (یعنی آسانی کے ساتھ بکثرت خارج

التلف للدلالة على كثرة الاخلاط

ہوگا، نہ کہ تھوڑا تھوڑا) اور گاہے ایسا قارورہ ہلاکت کی دلیل بنتا ہے، اسلئے کہ

وضعت القوة ويدل عليه

یہ غلطی کی کثرت پر اور قوت کے کمزور ہوجانے پر دلالت کرتا ہو چنانچہ اسکی نشانی

عسر الخروج وقلة ما يخرج

یہ کہ قارورہ مشکل سے اور تھوڑی مقدار میں خارج ہوگا +

والبول الغليظ الجيد الذي هو

وہ غلیظ اور بخید (چھا) قارورہ جو طحال کی بیماریوں، اور حمیات مختلفہ

بحران الامراض الطحال والحميات

بے قاعدہ بخاروں) کا بحران ہو (یعنی ان امراض کے مواد بحران کے روز

المختلطة لا يتوقع فيه الاستواء

قارورہ کی راہ خارج ہوتے ہوں) اس میں اس امر کی توقع نہ کرنی چاہئے کہ اسکا قوام مستوی

فان الطبيعة تعمل في الدفع

(ہموار) ہوگا، کیونکہ طبیعت ان حالات میں (بلا استعوار) دفع ملو کو دپے ہوتی ہو +

والبول المتشور في الجملة يدل على

جوش مارنے والا (متشور) قارورہ عموماً اس امر کو بتاتا

كثرة الاخلاط مع اشتغال من الطبيعة

ہے کہ اخلاط کی کثرت ہے، اور باوجود کثرت کے طبیعت ان

بها وبانضاجها

مواد میں مشغول ہے، اور انیس نفخ دے رہی ہے +

جوش مارنے والے قارورہ سے مراد وہ پیشاب ہے، جو شیشہ کے اندر جوش مارے (گیلانی) +

والبول الغليظ الذي له ثقل

وہ غلیظ پیشاب جسکا ثقل (رسوب) زہتی ہو (یعنی

زہتی يدل على حصة

رنگ اور قوام میں روغن زیتون جیسا ہو) وہ پتھری پر دلالت

کرتا ہے +

یہاں پتھری سے صرف گمہ کی پتھری مراد نہیں ہے، جیسا کہ آملی نے کہا ہے، بلکہ یہاں عام معنی مراد ہیں، جس میں مثانہ کی پتھری بھی شامل ہے۔ اور یہ ضروری ہے کہ مثانہ کی پتھری سفید ہی ہو، جیسا کہ آملی نے

کھا ہے، بلکہ مثانہ کی پتھری سُرخ اور اتمِ سیاہی اہل سُرخ) بھی ہوا کرتی ہے، جیسا کہ مشاہدہ میں آیا ہے + (گیلانی)  
 والبول الغلیظ الدال علی الفجار وہ بول غلیظ جو (پختہ) درموں کے پھوٹنے پر دلالت  
 الا ورام یستدل علیہ بما یخالطہ کرتا ہے، اس کی صحیح رہنمائی دو باتوں سے ہوتی ہے: اَوَّل  
 وبما قد سبقہ اُن چیزوں سے جو پیشاب کے ساتھ مخلوط ہوتی ہیں۔ دویم  
 سابقہ اور گزشتہ حالات سے +

اَمَّا بما یخالطہ فکاملۃ ویدل  
 علیہا السراخۃ الممتنۃ ایک چیز تو مِلّا (پیپ) ہے، جس کی علامت بدبو کا ہونا جو ہم  
 پیپا گاہے نمایاں ہوتی ہے، اور گاہے قارورہ میں نمایاں نہیں ہوتی ہے، بلکہ نظروں سے پوشیدہ ہوتی  
 ہے۔ جب پیپ نظروں سے پوشیدہ ہوتی ہے، تو اس کی موجودگی کا بدبو سے پتہ چلتا ہے۔ (گیلانی) +  
 والحجرات المنفصلۃ معہ کصفائح  
 بیضیۃ او حمراء او کخالۃ او غیر (دوم سے) مجدا ہو کر آنے اور قارورہ کے ساتھ ملکر خارج ہوتے  
 ذلک مما سندل علیہ بعد ہیں۔ یہ گاہے سفید، یا سُرخ صفائح (طبقات) کی شکل میں ہوتے  
 ہیں، اور گاہے نخالہ (سبوس، بھوسی) وغیرہ کے مانند، جن کو  
 ہم عنقریب (بحث رسوب میں) بتائیں گے +

مثانہ کے قرحوں میں چھلکوں کا سفید ہونا، اور گردہ کے قرحوں میں سُرخ ہونا اکثری ہے، دائمی نہیں ہے (گیلانی)  
 وَاَمَّا بما یسبقہ فان یكون قد کان  
 فیما سلف علامۃ لورام او قرحة ہے کہ گزشتہ اوقات میں مثانہ، گردہ، جگر، یا سینہ کے نوامی  
 بالمثانۃ والکلیۃ والکبد او نواحی (حصوں) میں ورم یا قرحہ کے ہونے کی علامتیں پائی گئی ہوں گی،  
 الصدک فیدل ذلک علی الانفجار من الورم جو ورم کے پھوٹنے کی نشانی بنیں گی +  
 وان کان قبلہ بول یشبہ غسالۃ اللحم  
 الطری فہو من حدبۃ الکبد او چنانچہ اگر اس سے قبل تازہ گوشت کے دھوون (غسالہ)  
 جواز کذلک فالورام فی تقعرہ (محدب سطح) سے آ رہا ہے، اور اگر اسی قسم کا (غسالی) براز آیا ہو  
 تو سمجھنا چاہئے کہ ورم جگر کی تقعر (مقعر سطح) میں ہے +

وان کان سبق ضیق النفس سعال  
 یا لبس ووجع فی اعضاء الصدر اور اگر ایسے قارورہ سے پہلے تنگی نفس (ضیق نفس)  
 خشک کھانسی اور سینہ کے اعصاب میں چُھنے والا درد (وجع اعضا)

ناخس فهو ذات جنب النحر و رہ چکا ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ ذات الجنب تھا، جو رپک کر پھوٹا  
انذ فعر من ناحية الشريان العظيم گیا ہے، اور شریان عظیم کے راستہ سے اس کا مادہ دفع ہو رہا ہے  
پیپ کا شریان عظیم کے اندر داخل ہو کر پیشاب کی راہ خارج ہونا ایک ایسا مسئلہ ہے، کہ اسے شکل سے  
ثابت کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ شارمین نے اس پر بہت زور لگایا ہے۔ مترجم +

واذا كان في ذلك الذي هو المدة اگر اس پیپ میں جو قارورہ سے ملکر خارج ہوتی ہے،  
نفع ہو یعنی یہ پیپ سفید، چکنی، ہموار اور ایک قوام ہوتا ہے  
محمود ہے (یعنی ایسی پیپ کا خارج ہونا اچھا ہے) +

وربما بالالصحة المتداع التارك گا ہے تندرست آدمی جو آرام پسند ہو، اور ریاضت کو  
لریاضة بولا کاملدة والصلید چھوڑے ہوئے ہو، وہ یدہ اور صدیہ جیسا پیشاب کرتا ہے، جس  
فتیق بدنه ويزول ترهله الذي ہے اس کا بدن پاک صاف ہو جاتا ہے، اور اس کے بدن کا وہ  
تزلزل (ڈھیلا پن) نازل ہو جاتا ہے، جو اس کو ترک ریاضت  
به لترك الرياضة کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے +

بدنه = پیپ + قیح = سفید پیپ، جس کے ساتھ خون ملا ہوتا ہو +

صدید = رقیق اور بتلی پیپ + (گیلانی)

تزلزل سے یہاں مراد ہلکان ہے، نہ کہ ڈھیلا گوشت۔ (گیلانی)

والصنا اذا كان في الكبد وما يليه سدا نیز اگر جگر میں، یا اس کے آس پاس سدے ہوں، تو  
فربما كان غلظ البول تابعا لثفاهما گا ہے بول کی غلظت ان سدوں کے کھٹنے کی وجہ سے ہوتی ہے  
واندفاع مادتها ولا يكون هذا جس کا مادہ بول میں ملکر خارج ہوتا ہے۔ لیکن یہ غلظت قیچی (پیپ)  
الغلط قیحا والذي عن الانفجاس کی نہیں ہوتی ہے۔ برعکس اس کے جو غلظت اور ام کے پھوٹنے  
يكون قیحا سے حاصل ہوتی ہے، یہ قیچی دریم دار ہوتی ہے +

وان كان ذلك البول مع الغلظ السواد و كان معه وجع في ناحية (ہے) غلظت کیساتھ سیاہی مائل بھی ہو، اور ساتھ ہی بائیں  
اليسار فهو من ناحية الطحال طرف کچھ درد بھی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ یہ ناحیہ طحال (تلی کی طرف)  
سے آ رہا ہے +

وعلى هذا القياس ان كان فوق السرة وعلى هذا القياس اگر نائف کے اوپر اور شکم کے بالائی

والاعلیٰ البطن فهو من ناحية المعدة  
 وأكثر ذلك يكون من الكبد ومجاری  
 البول  
 حصے میں درد ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ معدہ کی طرف سے آرہا ہے  
 یہ غلیظ قارورہ (جو سدوں کے کھلنے سے ہوتا ہے)  
 اکثر اوقات جگر اور مجاری بول (پیشاب کے راستوں) ہی سے  
 آیا کرتا ہے +

بلکہ عام قارورہ بھی اکثر اوقات جگر اور مجاری بول ہی کے حالات بتایا کرتا ہے۔ (گیلانی)۔  
 والبول الكدر كثير ما يدل على سقوط  
 القوة واذا سقطت القوة استولى  
 البرد فكان البرد الخارج  
 بول گدرا کدرا اور میلا قارورہ) اکثر اوقات قوت  
 کے ٹہال ہونے کی خبر دیتا ہے، اور قوت جب ٹھال چلاتی  
 ہے، تو برووت کا غلبہ ہو جاتا ہے، اور اس برووت کی حالت  
 خارجی برووت کے مانند ہوتی ہے +

یعنی جس طرح خارجی برووت جب پانی میں اتر کر تپتی ہے، تو اسے کاٹھا اور غلیظ کر دیتی ہے، یہی حال بدنی  
 برووت کا ہے، جو قوت کے سقوط کے وقت پیدا ہو جاتی ہے (آملی) +

والبول الكدر المشبه بلون الشراب  
 الری اوماء الحمص يكون للحمای واخفا  
 اورام حارۃ مرمنۃ فی الاخشاء  
 کدرا قارورہ جو بڑی شراب کے، یا چنے کے پانی کے رنگ  
 کا ہو، یہ حاملہ عورتوں میں ہوا کرتا ہے، یا ان لوگوں میں ہوا  
 کرتا ہے جنکے اعضاء میں گرم اور مرمن اورام ہوں +

والبول الذی یشبه ابوال الحمیر  
 وابوال الدواب وکانه ملخۃ بشدة  
 تشویرۃ یدل علی فساد اخلاط البدن  
 وأكثرۃ علی خام عملت فیہ حرارۃ  
 ما فتورث ریحاً غلیظۃ ولذا لا  
 قد یدل علی الصداغ الکائن او  
 المطل وقد یدل اذا دام علی  
 لیث رخس

پیشاب سے مشابہ ہو، اور جوش کی شدت سے ایسا ہو کہ گویا  
 اسے ہلا کر پھینٹ دیا گیا ہے، یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے  
 کہ بدن کے اخلاط فاسد ہو گئے ہیں، اور زیادہ تر یہ اس امر کو  
 بتاتا ہے کہ بلغم خام میں کسی حرارت نے عمل کیا ہے، جس سے  
 اس میں غلیظ ریح پیدا ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے ایسا قارورہ  
 گاہے اس امر کو بتاتا ہے کہ درد سر ہونے والا ہے، یا موجود  
 ہے۔ اور جب یہ مسلسل قائم رہتا ہے، تو گاہے یہ لشرخس  
 (سرسام بارد) پر دلالت کرتا ہے +

والبول الذی یشبه لون عضوما فان  
 دوام یدل علی علة بذلک العضو  
 جو قارورہ کسی عضو کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے، اگر  
 وہ اسی رنگ پر قائم رہے تو یہ اس عضو کے کسی مرض کو بتاتا ہے +



قال بعضهم انه اذا كان في اسفل البول  
شبيه بغليم او دخان طال المرض  
بعض اطباء کا قول ہے کہ جب قارورہ (شیشہ) کے  
زیرین حصے میں ابر (عُیم) کی سی کوئی چیز، یا دھوئیں کی سی کوئی  
چیز ہو تو سمجھنا چاہئے کہ مرض دراز ہو گا۔  
وان كان في جميع المرض اندر  
بموت موت کی خبر دیتا ہے +  
بعض نسخوں میں عبارت اس طرح ہے :- اور اگر یہ صورت سارے قارورہ میں ہو، تو یہ موت کی خبر دیتا ہے۔

والخام يفسر ق المدة بالنسبة  
والبول المختلف الاجزاء كلما كان  
الاجزاء الكبار فيه اكثر دل على  
ان عمل الطبيعة فيه انفذ والطبيعة  
افتدس والمسام اشتد انفتاحا  
اور خام (بلغم) اور پیپ میں فرق بدبو کے لحاظ سے ہے  
(پیپ میں بدبو ہوتی ہے۔ اور بلغم میں بدبو نہیں ہوتی) +  
جس قارورہ کے اجزاء (چھوٹے بڑے) مختلف ہوں،  
اس میں بڑے اجزاء جس قدر زیادہ ہوں گے، اُسی قدر وہ اس  
ان عمل الطبيعة فيه انفذ والطبيعة  
افتدس والمسام اشتد انفتاحا ہے، اور وہ بہت قادر ہے (عاجز نہیں ہے) اور مسامات  
غوب کھلے ہوئے ہیں +

والبول الذي يري فيه كالخيوط  
المختلط ببعضها بعض يدل على انه  
بيل اختراجماع  
وہ قارورہ جس میں دھاگے سے نظر آتے ہیں، ہوا یکدہ دوسرے  
سے ملے ہوئے ہوں، وہ اس امر کو بتاتا ہے کہ جوار کے بعد پشاپ  
کیا گیا ہے +

اور جوار کے بعد کچھ مٹی بھرے بول میں مٹی کے ساتھ ملی ہوئی رہ گئی ہے، جو پشاپ کے ساتھ نایج ہوئی ہے۔ دیکھائی

### الفصل الرابع في دلائل رائحة البول فصل (۴) بوئے قارورہ کے دلائل

قالوا الميربول مريض قطيوا فوق  
رائحة رائحة بول الاصحاء  
ونقول ان كان البول لا رائحة له  
البتة دل على برد مزاجه وفجاجة  
مفرطة وسر بمارد في الامراض  
الحادة على موت الغريزة  
اطباء کا قول ہے کہ کبھی کسی مریض کا قارورہ ایسا نہیں  
دیکھا گیا ہے جس کی بو تندرستوں کے قارورہ کے مانند ہو +  
ہم کہتے ہیں کہ اگر قارورہ میں کسی قسم کی کوئی بو نہ ہو،  
تو یہ مزاج کی برودت اور فجاجت (مادہ کی خامی) کی کثرت پر  
دلائل کرتا ہے، اور بعض اوقات، یہ قارورہ امراض حادہ  
میں غریزہ (حرارت غریزیہ) کی موت پر دلالت کرتا ہے +

فان كانت له سرائحة منكرة فان  
كان هناك دلائل النجس كان سببه  
جرباً وقرحاً في آلات البول  
ويستدل عليه بعلامات ذلك  
اگر قارورہ میں بُری بو ہو (بدبو ہو) تو اس کی چند  
کان هناك دلائل النجس كان سببه  
جرباً وقرحاً في آلات البول  
ويستدل عليه بعلامات ذلك  
اگر قارورہ میں بُری بو ہو (بدبو ہو) تو اس کی چند

وان لم يكن له نجس جازان يكون  
من ذلك وجازان يكون للعفونة  
وإن لم يكن له نجس جازان يكون  
من ذلك وجازان يكون للعفونة  
یعنی کُتالہ (بھوسی، جراثیم) تشورہ اور صفراغ (بلقات) قارورہ میں برآمد ہونگے۔ (گیلانی)  
اور اگر قارورہ میں نجس مادہ کی علامتیں نہ ہوں، تو ممکن  
من ذلك وجازان يكون للعفونة  
وإن لم يكن له نجس جازان يكون  
من ذلك وجازان يكون للعفونة  
یعنی کُتالہ (بھوسی، جراثیم) تشورہ اور صفراغ (بلقات) قارورہ میں برآمد ہونگے۔ (گیلانی)  
اور اگر قارورہ میں نجس مادہ کی علامتیں نہ ہوں، تو ممکن

واذا كان ذلك في الحميات الحادة  
ولم يكن بسبب اعضاء البول فهو  
دليل سارحی  
جب یہ صورت (یعنی قارورہ کی گندگی) میات حادہ میں  
ولم يكن بسبب اعضاء البول فهو  
دليل سارحی  
جب یہ صورت (یعنی قارورہ کی گندگی) میات حادہ میں

کیونکہ یہ عفونت کی کثرت پر اور اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ عفونت تمام بدن میں عام ہے، مرض بھی حاد  
ہے اور وہ نجس سے محروم ہے۔ (گیلانی) +

وان كان الى الحموضة دل على  
ان العفونة في اخلاط باردة  
الجوهر استولى عليها حلاوة غريبة  
واما ان كانت العلة حادة فهو  
دليل الموت لانه يدل على موت  
الحارسة الغريزية واستيلاء برد  
في الطبع مع حر غريب  
اگر قارورہ کی گندگی، ترشی کی طرف مائل ہو تو یہ اس  
امر کو بتاتا ہے کہ عفونت ٹھنڈے اخلاط (اخلاط باردة) الجوہر  
استولى عليها حلاوة غريبة  
واما ان كانت العلة حادة فهو  
دليل الموت لانه يدل على موت  
الحارسة الغريزية واستيلاء برد  
في الطبع مع حر غريب

اور اگر مرض حاد ہو، تو یہ (گندگی و ترشی قارورہ)  
موت کی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ حرارت  
غریزیہ مرجحی ہے، اور طبیعت میں برودت کا غلبہ ہو گیا ہے  
اور اس کے ساتھ ہی حرارت غریبہ کا بھی تسلط ہے +

والسرايحة الضاربة الى الحلاوة  
تدل غلبة الدم  
والمنتنة شديداً صفراويةً والمنتنة  
الى الحموضة سوداويةً  
قارورہ کی بوجھ مٹھاس (حلاوت) کی طرف مائل ہو،  
خون کے غلبہ پر دلالت کرتی ہے +

تارورہ میں سخت بدبو کا ہونا صفراغ (غلبہ صفرا) کی دلیل  
ہے، اور بدبو کے ساتھ ترشی کا پایا جانا سوداغ کی +

بدبودار قارورہ کا تندرستوں میں عرصہ تک آنا اُن

بالاصحاء دل علی حمیات تحت ث  
من العفن او علی استفاض عفونة  
محتبسة فیهم ویدل علیہ وجود  
الخفة اثره  
نخاروں پر دلالت کرتا ہے جو عفونت سے پیدا ہوتے ہیں؛  
یا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جو عفونت ان کے بدن میں بند  
تھی (دبی ہوئی تھی) وہ خارج ہو رہی ہے، اور اس کی علامت  
یہ ہے کہ اس کے بعد خفت نمودار ہوگی +

وفي الامراض الحادة اذا فارق البول  
تنتن کان یلزمہ فیہا وزال عنہ وکان  
ذلك الزوال دفعة ولم یعقب راحة فهو  
علامة سقوط القوى واستیلاء الضعف  
اگر امراض حادہ میں قارورہ سے بدبودور ہو جائے  
جو پہلے سے ہو، اور یک نخت دور ہو جائے، اور اس کے  
بعد راحت بھی نمودار نہ ہو، تو یہ قوی کے ساقط ہونے اور غلبہ  
ضعف کی علامت ہے +

الفصل الخامس فی الدلائل  
فصل رہ، وہ علامات جو قارورہ کے زبد (جھاگ)

الماخوذة عن الزبد  
سے ماخوذ ہیں

الزبد يحدث عن الرطوبة و  
من الریح المنزركة فی القمار وریة  
مع زرق البول  
جھاگ کی پیدائش رطوبت سے، اور اُس ریح (ہوا)  
سے ہوا کرتی ہے، جو پیشاب کے خروج کے ساتھ (مشانہ سے)  
قارورہ میں (مشیشہ میں) خارج ہوتی ہے +

والریح الخارجة مع البول فی جوهر  
البول معونة لا محالة وخصوصا  
اذا كانت الریحة غالبية فی البدن  
كما یعرض فی بول اصحاب التمدد  
من النفاخات الکثیرة  
علی نفا اُس ریح کو بھی یقیناً جھاگ کی پیدائش میں مدخل  
ہے، جو پیشاب کے ساتھ پیشاب کے جوہر میں خارج ہوتی ہے  
علی الخصوص اُس وقت جبکہ ریح بدن میں غالب ہو، (بکثرت  
ہو) جیسا کہ تمدد مالوں کے قارورہ میں بڑے بڑے بیلے (نفاخات)  
پیدا ہو جاتے ہیں +

والزبد قد یدل بلونه کما  
یدل لبوادة وشقته علی الیرقان  
یہ یرقان سیاہ میں جھاگ کا رنگ سیاہی اہل ہما کرتا ہے، اور یرقان زرد میں شقرت (سُرخ زردی کے  
درمیان) کی طریت + گیلیانی  
گا ہے جھاگ کی رنگت سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔  
جیسا کہ اگر جھاگ سیاہ یا اشقر (سُرخ و زرد کے درمیان) ہو تو  
یہ یرقان کو بتاتا ہے +

یرقان سیاہ میں جھاگ کا رنگ سیاہی اہل ہما کرتا ہے، اور یرقان زرد میں شقرت (سُرخ زردی کے  
درمیان) کی طریت + گیلیانی  
وقد یدل بصره وکبره فان کبره  
گا ہے جھاگ کے چھوٹے بڑے ہونے سے بھی استدلال

یدل علی الزوجة

کیا جاتا ہے؛ چنانچہ جھاگ کا بڑا ہونا مادہ کی لزوجت ریسدا  
ہونے کو ظاہر کرتا ہے +

واما بقلته وکثرته فان کثرته  
تدل علی لزوجة ورايح کثيرة

گاہے جھاگ کی کمی و زیادتی سے بھی استدلال کیا جاتا ہے  
چنانچہ جھاگ کی زیادتی مادہ کی لزوجت اور ریاچ کی کثرت پر  
دلالت کرتی ہے +

واما بانفقاؤه بطياً وبانفقاؤه  
سريعاً فان انفقاؤه بطياً يدل  
علی الزوجة

گاہے جھاگ کے بدیر یا سرعت ٹوٹنے سے بھی استدلال  
کیا جاتا ہے؛ چنانچہ اگر جھاگ دیر میں ٹوٹیں تو مادہ کے ریسدا  
ہونے کی علامت ہے +

والقُبْبُ اَبَاقِيَّةٌ فِي عِلْلِ الْكُلِّ تَدَلُّ  
عَلَى طَوْلِ الْمَرَضِ لِلدَّلَالَةِ عَلَى  
الرَّيَاحِ وَالزَّوْجَةِ وَبِالْجَمَلَةِ فَنَاحِ  
الْخُلْطِ الزَّجَرِ فِي عِلْلِ الْكُلِّ رَدِي  
وَيَدُلُّ عَلَى اخْلَاطِ سَرَدِيَّةٍ وَبَرَدٍ

امراض گردہ میں جھاگ کے قُبْبُ (بیلے) اگر زیادہ دیر  
تک قائم رہیں تو یہ طول مرض کی علامت ہیں؛ کیونکہ یہ ریاچ  
اور لزوجت مادہ پر دلالت کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ امراض گردہ  
میں خلط کا ریسدا ہونا خراب علامت ہے، اور یہ ردی اخلاط  
(اخلاط سوداویہ و بلغمیہ) پر دلالت کرتے ہیں، یا برودت پر  
(یا گردہ کے سور مزاج بارود پر) +

### فصل (۶) رسوب کی قسموں کے علامات

الفصل السادس في دلائل انواع الرسوب

رسوب کی اقسام کو بیان کرنے سے پیشتر ہم یہ بتا دینا چاہتے  
ہیں کہ اصطلاح اطباء میں ”رسوب“ اور ”ثقل“ کا لفظ مشہور  
معنی (مجری متعارف) سے ہٹا ہوا ہے۔ اس لئے کہ اطباء  
”رسوب“ اور ”ثقل“ کا لفظ فقط ان اشیاء پر استعمال نہیں کرتے  
جو قارورہ میں نشین ہو جائیں (یعنی بیٹھ جائیں)، بلکہ ہر اشیاء  
جو ہر پر استعمال کرتے ہیں، جس کا قوام پانی سے زیادہ غلیظ  
ہو، اور اس سے متناظر نظر آئے، خواہ وہ جوہر قارورہ کے دینا  
میں معلق ہو، یا قارورہ کی سطح پر تیر رہا ہو +

نقول اولاً ان اصطلاح الاطباء  
في استعمال لفظ الرسوب والثقل  
قد نزل عن المجري المتعارف  
وذلك لانهم يقولون رسوب  
وثقل لما يرسب فقط بل لكل  
جوهر اغلظ قواماً من المائية  
تميز عنها وان تعلق وطفلاً

اس کے بعد ہم کہتے ہیں کہ رسوب حالات بدن پر پسند

فئة لان الرسوب قد يستدل

منہ من وجوہ من جوہرہ ومن طریقوں سے دلالت کرتا ہے: اپنے جوہر سے — اپنی مقدار کمیتہ ومن کیفیتہ ومن وضع سے — اپنی کیفیت سے — اپنے اجزاء کی وضع سے — اجزائہ ومن مکانہ ومن زمانہ اپنے مکان و محل سے — اپنے زمانہ و قیام سے — ومن کیفیتہ مخالطہ اور اپنے اختلاط سے ملنے کی کیفیت سے) +

اما دلالتہ من جوہرہ فہو انہ چنانچہ جوہر کے اعتبار سے رسوب کے دلالت کرنیکی صورت اما ان یكون رسوباً طبعیاً یہ ہے کہ (مثلاً) وہ رسوب طبعی و محمود ہو، جو طبعی ہضم و طبعی محموداً دالاً علی الهضم والنضج نفع (بخنگی) پر دلالت کرتا ہے۔ طبعی رسوب کی رنگت سفید الطبعیین و ہوا بیض، اسب ہوتی ہے، قارورہ کے زیرین حصہ میں یہ نشین (راسب) متصل الاجزاء متشابهہا مستویا ہوتا ہے، اس کے اجزاء آپس میں ملے ہوئے متصل الاجزاء متشابهہا اور مستوی رہوا ہوتے ہیں +

و يجب ان يكون مستديراً الشكل رسوب محمود کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس کی شکل گول و يجب ان يكون مستویاً لطيفاً شبيهاً ہو، وہ چکنا ہو، مستوی رہوا اور لطیف ہو، اور عرق گلاب برسوب ماء الور د کے رسوب (دروہی) سے مشابہ ہو +

رسوب محمود کے لئے یہ آخری صفیں اس وقت پائی جاتی ہیں جبکہ رسوب محمود بہترین حالت میں ہو + ونسبۃ دلالتہ علی نضج الامداد فی جس طرح سفید، چکنی، اور تشابہ القوام (ایک قوام کی) البدن کلہ کنسبۃ دلالة المدة بیپ ورم کی بخنگی پر دلالت کرتی ہے، اسی طرح رسوب (طبعی البیضاء الملساء المتشابهة القوام محمود) سارے بدن کے مادہ کو نفع پر دلالت کرتا ہے (دونوں کی علی نضج الورم لکن المدة کثیفة نسبت اس بارہ میں ایک جیسی ہے)۔ مگر آپس میں دونوں کے و هذه لطیفة والرسوب الثقیل اندر فرق یہ ہے کہ بیپ کثیف ہوتی ہے۔ اور یہ (رسوب کے دلیل جید وان فات الصبر اجزاء) لطیف ہوتے ہیں۔ قارورہ میں رسوب و ثقل کی موجودگی ایک اچھی علامت ہے۔ اگرچہ اسکے اندر رنگ معدوم ہو +

ذیل میں اس اختلاف کا ذکر کیا جاتا ہے کہ قارورہ کا رنگین ہونا مادہ کے نفع پر زیادہ دلالت کرتا ہے، یا قارورہ کا قوام + مترجم

والاستواء ا دل عند الاقدام استواء قوام (رسوب کے قوام کا ہموار ہونا) اخبار علی النضج فان المستوی الذی قدیم (راقمین) کے نزدیک نفع مادہ پر بمقابلہ سفیدی کے زیادہ

لیس بذالک الا بیض بل هو احمر اصله من الا بیض الخشن واکثر السوب علی لون البول

دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کا مستوی اور ہموار قوام کا رسوب جس کے اندر ایسی اچھی سفیدی نہ ہو، بلکہ وہ سُرخ لے ہوئے ہو، اس سفید رسوب سے بہتر ہے، جو کہ کھردرا (خشن) ہو۔ علاوہ ازیں رسوب کا رنگ زیادہ تر قارورہ کے رنگ ہی پر ہوا کرتا ہے (یعنی جیسا رنگ پیشاب کا ہوتا ہے، علی العموم رسوب کا رنگ بھی وہی ہوتا ہے) +

واجود ما خالف الا بیض هو الاحمر شمل الا صفر شمل الزرینخی

(بھریہ بھی ہے کہ سُرخ رنگ کا درجہ سفید سے بہت زیادہ گھٹا ہوا بھی نہیں ہے؛ بلکہ) سفید رنگ کے خلاف جو رنگ ہیں ان میں سب سے بہتر سُرخ (سُرخ رنگ کا رسوب) ہے، اسکے بعد زرد، اس کے بعد زرنخی (پڑتال کے رنگ کا یا سُرخ مائل بہ زردی) +

ویبتدئ الشر من العدسی

(یہ سب رنگ تو اچھے تھے، اب عدسی رسوب (مسور) کے رنگ کے رسوب یا سیاہی مائل سُرخ) سے برائی شروع ہو جاتی ہے +

ولا يلتفت الی ما یقولہ الاخرون فان البیاض قد یكون لا للنضج والا ستواء لیس الا للنضج و من البیاض ما یكون عن مخالطة سراج مخالطة شدیدة

اطباء متاخرین (مثلاً ذکر کیا) کے اس قول کی طرف نہ رنگ نفع پر قوام سے زیادہ دلالت کرتا ہے) قطعی توجہ نہ کرنی چاہئے؛ کیونکہ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ قارورہ کے اندر سفیدی ہوتی ہے، مگر اس کی وجہ نفع نہیں ہوتی۔ مگر قوام کا ہموار (ہمواری) نفع کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ سفیدی (سفید رسوب) کی ایک قسم وہ بھی ہے جو کہ ریاح کے شدید احتلاط کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے (جو یقیناً نفع سے خالی ہوتی ہے) +

واما الرسوب المردي المذموم فتشتت خیر من استوائه والرسوب الردي هو الذي تعبر عنه عن قریب واما الرسوب

دوسری و مذموم قسم کا رسوب اگر ہو تو اس کا پیرا گندہ ہونا اسکے مستوی اور ہموار ہونے سے بہتر ہے +

دوسری رسیب وہ ہیں جنکو تم عنقریب جان لوگے۔ لیکن رسوب جتید (اچھا رسوب) جس میں ہم گفتگو کر رہے ہیں، بعض

الجيد الذی کلامنا فيه فقد يشبه المدة والحام الرقيقين ولكن المدة تخالفه بالنتن والحام يخالفه بالتدماج اجزائه وهو يخالف كليهما باللطافة والخفة

اوقات رقیق پیپ اور قیق بلغم خام سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن پیپ اور رسوب جید میں یہ فرق ہے کہ وہ (پیپ) میں بڑا ہوتی ہے اور رسوب میں بونیس ہوتی۔ اور بلغم خام اور رسوب جید میں فرق یہ ہے کہ بلغم خام کے اجزاء کشیف ہوتے ہیں؛ چنانچہ قارورہ کو اگر ہلایا جائے تو بلغم کے اجزاء جلد ہی منتشر نہ ہونگے اور رسوب جید کے اجزاء تمام قارورہ میں بہت جلد پھیل جاتے ہیں)۔ اور رسوب جید ان دونوں (پیپ اور بلغم) سے لطافت و خفیت کے ذریعہ اختلاف رکھتا ہے (یعنی رسوب جید خفیف و لطیف ہوتا ہے، اور پیپ اور بلغم دونوں ثقیل ہوتے ہیں)۔

وهذا الرسوب انما يطلب في الامراض ولا يطلب في حال الصحة وذلك لان المريض لا يشك في احتباس مواد دية في بدنه وفي عروقه فاذا لم تنضج دل على الفساد واما الصحيح فليس يجب دائمان يكون في عروقه خلط ينقص بل الاولى ان يدل ذلك منهم على فضول تفضل فيهم عن الغذاء عديم الهضم ثم تفضل فضل يرسب في البول نصيبا او غير نصيب

یہ رسوب (طبعی محمود اور افضل، جس میں ہم اس وقت کلام کر رہے ہیں) تندرستی کی حالت میں اس کی تلاش نہ کرنی چاہئے، بلکہ اس کا انتظار امراض (مادیہ خلطیہ) میں کرنا چاہئے؛ کیونکہ اس میں شک نہیں کہ مریض کے بدن اور اس کی رگوں میں مواد ردیہ بند ہوتے ہیں، اور یہ مواد ردیہ اگر نفع نہ پائیں تو فساد پر دلالت کریں گے۔ رہا تندرست شخص تو اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ اس کی رگوں میں کوئی ایسی خلط موجود رہتی ہو، جو قارورہ کے ساتھ شکل رسوب) خارج ہوتی رہے، بلکہ اگر یہ رسوب حالت صحت میں پایا جائے تو یہ اس امر پر دلالت کرے گا کہ کچھ کچھ فضلات غذا، عدم ہضم کی وجہ سے نفع نہ پائیں اور وہ پھر قارورہ میں جا کر تہ نشین ہو گئے ہیں؛ خواہ ان فضلات میں نفع موجود ہو یا نہ ہو۔

والقضاء يقل فيهم انقل الراسب في حال الصحة وخصوصاً المزاولون للرياضات واصحاب الصنائع المتعبة وانما يكثر هذا الرسوب لاغر وخيف لگوں میں صحت کے اندر نیچے بیٹھے ہوئے رسوب (رسوب تہ نشین) کی مقدار کم ہوتی ہے، خصوصاً ان لوگوں میں جو کہ ہمیشہ ورزش کرتے رہیں، یا سخت محنت کے پیشے والے ہوں (جیسے ہمارا اور ٹریڈی) اس کے برعکس فربہ و

فی ابوالسَّمانِ المَشْدِ عین آرام پسند لوگوں کے قارورہ میں اس رسوب کی مقدار بہت زیادہ ہوا کرتی ہے +

وَلَكِنْ لَكَ اَيْضًا لَيَجِبُ اِنْ يَتَوَقَّعُ  
فی ابوال المرضی القَصَافِ مَنْ  
الرسوب ما يتوقع فی ابوال المرضی  
السَّمان فان اولئك كثير ما يقلم  
اهم اضرهم ولم ير سبوا شيئا  
وكثيرا ما لا يبلغ الرسوب في  
ابوالهملی ان تيسفل بل ربما كان  
منه شيء يسير طاف او متعلق  
وليس كما يقال كل بول فانه يرسب  
ولا البول النصيب جدا بل يجب  
ان يصبر عليه قليلا

اسی طرح سے لاغر مرینوں کے قارورہ میں رسوب کی کم امید رکھنی چاہئے، اور فریبہ مرینوں کے قارورہ میں زیادہ توقع رکھنی چاہئے؛ کیونکہ لاغر مرینوں میں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ان کے امراض بھی دُفع ہو جاتے ہیں، لیکن ان کے قارورہ میں کوئی چیز از قسم رسوب نظر نہیں آتی، اور اکثر اُن کے قارورہ کا رسوب اس حد تک پہنچتا ہی نہیں، جو کہ زیرین حصہ میں بیٹھ جائے۔ بلکہ کچھ ہوتا بھی ہے، تو یاد دہر تیرتا ہوا نظر آتا ہے، یا درمیان میں معلق ہوتا ہے +

یہ قول بھی صحیح نہیں ہے کہ ہر قارورہ میں پیشاب کرتے ہی رسوب بنتا ہے، اور نہ نہایت پختہ اور نفع یافتہ قارورہ کا یہ حال ہے۔ بلکہ رسوب بننے کے لئے تنہا دیر تک قارورہ کو رکھ دینا چاہئے (بعد ازاں اس کو دیکھا جائے) +

واما الرسوب الغير لطيف فمِنْهُ  
خراطی نخالی ادکرسنی اودشیشی  
اوشبیه بالزرینخ الا حمر والمشبع  
صفرة

غیر طبعی رسوب رسوب غیر طبعی کے اقسام حسب ذیل ہیں:-  
"خراطی" (خرا کے چھلکے کے مانند)۔ پھر خراطی کی کئی قسمیں ہیں: (۱) "نخالی" (بھوسے کے مانند) (۲) "کرسیتی" (مڑکے کے مانند) (۳) "دشیشی" (سستو کے مانند) (۴) "سرخ" اور گہرے زرد پڑتال کے مانند +

(۵) پانچوں قسمیں خراطی کی ہیں۔ باقی نو قسمیں یہ ہیں:-  
ومنہ لحمی ومنہ دسمی ومنہ مدی  
ومنہ مخاطی ومنہ شبیه بقطر  
الخمير المنقوع ومنہ دموی علق  
ومنہ شعری ومنہ رملي حصوی

(۶) پانچوں قسمیں خراطی کی ہیں۔ باقی نو قسمیں یہ ہیں:-  
"لحمی" (گوشت کے مانند) "دسمی" (روغن کے مانند) "مدی" (پپ والا) "مخاطی" (مخاط یا بلغم والا رسوب) "نخالی" (بھوسے کے مانند) "دشیشی" (سستو کے مانند) "سرخ" اور گہرے زرد پڑتال کے مانند +

لہ صفاً طبعی کا ذکر کرنے کو اس مرتبہ پر نہیں کیا، جو مگر وہ بھی ذہنی کے اقسام میں داخل ہے، جیسا کہ آگے چل کر شیخ نے خود بتایا ہے (مترجم)



ومنہ رمادی

ترقی حصوتی (ریت پتھری کے رسوب) اور سہادتی دراکہ  
کے مانند) +

والخراطی القشوری منہ صفائے چنانچہ رسوب خراطی قشوری (جو چھلکوں کے  
کبار الاجزاء بپض و حمر تدل مانند ہوں) اس کی ایک قسم صفائے ہے، جس کے اجزاء بڑے  
فی اکثر الاہر علی انفصالها من اعضاء بڑے ہوتے ہیں (پیلی ہونی سطح یا طبقات کے مانند چڑے  
قریبة من منفصل البول وہی چڑے ہوتے ہیں)۔ فواہ سفید ہوں یا سرخ۔ یہ رسوب اکثر  
اعضاء البول والا بیض يدل علی اوقات اس امر کی راہست ہوتا ہے کہ یہ اعضا بول کے قریب  
انہ من المثانة لقروح فیہا او جرب ترین اجزاء سے (مثلاً شانہ و گردہ سے) علحدہ ہو کر آ رہا ہے۔  
او تاكل والا حمر اللحم يدل علی چنانچہ یہ رسوب، اگر سفید ہو تو اس امر کی دلیل ہے کہ یہ شانہ کے  
انہ من الكلية زخم (قروح) کی وجہ سے، یا شانہ کے جرب و تاكل کی وجہ سے  
علحدہ ہو کر آ رہا ہے۔ اور اگر یہ گدشت جیسا سرخ ہو، تو سمجھا  
جائیگا کہ یہ گردہ سے علحدہ ہو کر آ رہا ہے +

یہ ظاہر ہے کہ شانہ سے سفید رسوب کا آنا اور گردہ سے سرخ رسوب کا برآمد ہونا اکثری ہے، دائمی اور کلی  
نہیں ہے۔ (گیانی) +

وقد يكون من الصفاحي ما هو رسوب صفاحي (چھٹی قسم کا رسوب) بعض دفعہ  
کمال اللون اذکن او شبیه بفلوس نیلے رنگ کا ہوتا ہے، بعض دفعہ اذکن (سیا ہی مائل)، اور  
السفک بعض دفعہ چھلی کے چھلکوں کے مشابہ ہوتا ہے (یعنی چمک میں،  
رنگ میں، یا شکل میں بھی چھلی کے چھلکوں کے مانند ہوتا ہے) +

وهذا رادی جداً ارسداً من جميع اس قسم کے رسوب (جو چھلی کے چھلکوں کے مانند ہوں)  
اصناف الرسوب الذي تذكره ان تمام اقسام سے زیادہ خراب ہونے پر، جن کو ہم بیان  
ویدل علی انجراد صفائح الاعضاء کریگے۔ اور اصلی اعضا کے صفحات (طبقات یا جلیوں) کے  
الاصلية چھلنے پر دلالت کرتے ہیں +

واما الجسنان الاولا فکتیرا ما رہیں پہلی دونوں قسمیں (رسوب صفائحی و سفیدی)  
لايضان البتة بل ربما نقيا تو وہ اکثر اوقات بالکل نقصان نہیں پہنچاتی ہیں، بلکہ بعض

لہ خراطی، اور قشوری، دونوں مترادف لے گئے ہیں +

المثانة

اوقات مشانہ کو (اور گردہ کو) صاف کر دیتی ہیں +

وقد حكه بعضهم من رجليه

بعض اطباء نے (محمد بن زکریا نے) حکایت بیان کی

الذی سار یحی فبال قشوراً بیضاً

ہے کہ ایک شخص نے ذرا ریح (تیلنی مکھی) کھائی تھی . اس کے

کا لغم فی فکانت اذ اخلت فی

بعد اس نے پیشاب کیا، جس میں سفید رنگ کے بہت سے

المائیة اخلت وصبغت صبغاً

چھلکے غرق (پوست اندرونی بیض) کے مانند تھے . جب ان

احمر فبراً وعاش

قتور (چھلکوں) کو پانی میں حل کر دیا جاتا تھا تو وہ حل ہو جاتے

تھے ، اور قارورہ کو سرخ رنگ میں تبدیل کر دیتے تھے ، اس

قسم کا قارورہ آنے کے بعد مریض کو نجات ہو گئی ، اور صحت پائی

ومن الخراطی ما یکون اقل عرضاً

گا ہے رسوب خراطی کی چوڑائی مذکورہ بالا دونوں

من المذکورین واثخن قواماً

اقسام (رسوب صفائی سرخ و سفید) سے بہت کم ہوتی ہو

فان کان احمر سمی کرسنیاً وان

مگر و با زت میں زیادہ (قوام میں زیادہ غلیظ ہوتی ہے) .

لمیکن احمر سمی نخالیا

چنانچہ اگر ایسے رسوب کا رنگ سرخ ہو تو اس کو "کرسنی"

کہتے ہیں ، اور اگر سرخ نہ ہو تو اس کو "نخالیا" کہتے ہیں +

والکرسنی ان کان احمر فقد یکون

پھر رسوب کرسنی اگر سرخ رنگ کے ہیں ، تو وہ

اجزاء من الکبد محترقة وقد

گا ہے جگر کے اجزاء محترقہ (جلے ہوئے) ہوتے ہیں ، اور گاہی

یکون دما محترقا فیہا وقد یکون

جگر کا جلا ہوا خون (دم محترق) ، اور گاہی وہ گردہ سے آتے

من الکلیۃ لکن الکائن من الکلیۃ

ہیں . رانیں باہمی فرق یہ ہے کہ گردہ کا جو ہر چو نکہ زیادہ

اشد اتصالاً لحمیاً والاخر ان

ٹھوس ہے ، اس لئے گردہ سے جب اس قسم کے رسوب خارج

اشبه بما یس بلحمہ و قبل

ہوتے ہیں ، تو اس میں گوشت کا سا اتصال ہوتا ہے ، اور

للتفتیت

باقی دونوں قسموں میں گوشت جیسا اتصال نہیں ہوتا (بلکہ منجر

خون کا سا اتصال ہوتا ہے ، یعنی گردہ کا رسوب گوشت کے

مانند ہوتا ہے اور خون و جگر کا رسوب منجر خون کے مانند) .

نیز یہ دونوں قسمیں باسانی متفتت (ریزہ ریزہ) ہو جاتی ہیں +

وان کان شدید الضرب

اگر مذکورہ بالا رسوب زردی کی طرف مائل ہوں تو چھنا

الی الصفرۃ فهو عن الکلیۃ لا

چاہئے کہ یقیناً وہ گردہ سے آرہے ہیں . کیونکہ جگر سے جب

محالة فان الذی عن الکبد اس قسم کے رسوب خارج ہوتے ہیں تو وہ سیاہی کی طرف  
یضرب الی القمۃ وقد یشارکہ (رقمت کی طرف) مائل ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس میں رقمت  
فہذا احیاناً الذی عن الکلیۃ میں بعض اوقات گردہ کا رسوب بھی شریک ہو جاتا ہے (یعنی  
بعض اوقات گردہ کا رسوب بھی سیاہی مائل خارج ہو جا یا  
کرتا ہے) \*

ولما التخالی فقد یكون من جرب المثانة وقد یكون من ذوبان الاعضاء والفرق بینہما انہ اذا کان هناك حکۃ فی اصل القضیب ومنتن فهو من المثانة وخصوصاً اذا سبقه بولٌ ممدٌّ وخصوصاً اذا دل سائل الدلائل علی نضج البول فیكون الحروق العالیۃ صحیحۃ المزاج لا قلبۃ بها بل بالمثانة

رسوب نخالی گا ہے جرب شانہ کی وجہ سے آتے  
ہیں، اور گا ہے اعضاء کے ذوبان (گھٹنے) کی وجہ سے آتے  
ہیں، مگر ان دونوں کے اندر یہ فرق ہے کہ جب رسوب کی آمد  
کے وقت قضیب (عضو تناسل) کی جڑ میں خارش ہو، اور قارورہ  
میں بدبو ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ شانہ سے آرہے ہیں، خصوصاً  
جبکہ اس رسوب کی آمد سے پیشتر ہی (پیپ دار) قارورہ  
آچکا ہو، اور خصوصاً جبکہ نضج بول کی دوسری علامتیں موجود  
ہوں۔ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ (شانہ سے) آمد پر کی  
رگیں صحیح المزاج ہیں۔ ان میں کوئی تغیر نہیں ہے (یہی وجہ ہے  
کہ بول میں نضج کی علامتیں پائی جاتی ہیں)۔ بلکہ شانہ ہی سے  
اس رسوب کا تعلق ہے \*

واما ان کان مع التهاب وضعف قوۃ وسلامة اعضاء البول وكان اللون الی الکودۃ فهو من ذوبان الاخلاط

اگر اس رسوب (رسوب نخالی) کے ساتھ قارورہ میں  
سوزش ہو، قوت ضعیف ہو، اعضاء بول درست ہوں، اور  
قارورہ کا رنگ سیاہی مائل ہو، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ اخلاط  
کے گھٹنے کی وجہ سے آرہے ہیں \*

واما السویقی والد شیشی فاکثر من احتراق الدم وهو الی الحمۃ وقد یكون کثیرا من ذوبان الاعضاء والجردھا ان کان الی البیاض وقد یكون ایضاً من المثانة الجربۃ فی الاقل

رسوب سویقی و دیشی زیادہ تر احتراق  
خون کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، بشرطیکہ سرخی مائل ہوں۔  
اور کثر اعضاء کے گھٹنے اور چٹنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں،  
بشرطیکہ ان کا رنگ سفید ہو۔ اور بہت ہی کم یہ جرب شانہ  
کی وجہ سے بھی آجاتے ہیں \*

وانت یمكنك ان تتعرف وجه  
الفرق بينهما بما قد علمت

اگر تم ان دونوں کے درمیان فرق معلوم کرنا چاہو  
تو اسی طریقہ سے فرق معلوم کر سکتے ہو جو اوپر بتایا جا چکا ہے  
(یعنی قصب میں خارش کا محسوس ہونا اور قارورہ میں  
بدبو کا پایا جانا) +

واما ان كان السواد فهو من  
احتراق الدم وخصوصا في الطحال

اگر اس رسوب کا رنگ سیا ہی مائل ہو تو سمجھنا چاہئے  
کہ وہ احتراق خون کی وجہ سے آرہے ہیں، خصوصاً امراض  
طحال میں +

وجميع السواد صفائحی الذي لا يكون من  
سبب في المثانة والكلية ومجاری البول  
فانه في الامراض الحادة يردى مهلك

جملہ اقسام کے صفائحی رسوب، جنکا سبب نہ مثانہ میں  
موجود ہو، اور نہ گردہ و مجاری بول میں ہی پایا جائے، تو وہ  
امراض حادہ میں خراب و مہلک ہوتے ہیں +

وقد عرفت من هذه الجملة حال  
اللحم وان اكثره يكون من الكلية  
وانه متى لا يكون من الكلية

ان تمام مباحث سے (جو خراطی کے بارہ میں لکھے  
گئے ہیں) اس رسوب لحمی کا حال بھی معلوم ہو گیا (یعنی  
دونوں کے احکام ایک جیسے ہیں) اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ  
اکثر گردہ کی وجہ سے ہوا کرتا ہے؛ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ  
کب وہ (رسوب لحمی) گردہ سے نہیں ہوتا +

وانما يكون عن الكلية اذا كان اللحم  
صحيح اللحمية ولا ذوبان في البدن

اس رسوب لحمی کا گردہ سے ہونا اسی وقت سمجھا جائیگا، جبکہ رسوب  
لحمی کی کیفیت صحیح ہو، اور بدن میں ذوبان نہ ہو +

اور احضار میں ذوبان نہ ہونے کی علامت شیخ نے اپنے طرز سے ذیل میں بیان کی ہے +  
والبول لنضج يدل على صحة الاوردة  
فان علل الكلية لا تمنع نضج البول  
لان ذلك فوقها

پختہ قارورہ اور وہ کی صحت پر دلالت کرتا ہے (اور  
یہ کہ وریدوں میں ذوبان کی آفت لاحق نہیں ہے) کیونکہ امراض  
گردہ قارورہ کے نضج کو نہیں روکتے، اس لئے کہ نضج گردہ سے  
بالائی اعضا میں ہوتا ہے +

واما الرسوب الدسمي فيدل على  
ذوبان الشحم والسمين واللحم  
ايضا وبلغه الشبيه بماء الذهب

رسوب دسمی (چکنار رسوب) شحم و سمن کے پگھلنے  
(ذوبان) اور گوشت کے ذوبان پر بھی دلالت کرتا ہے؛ اور  
خصوصاً وہ جو کہ سونے کے پانی سے مشابہ ہو +

و يستدل على مبدئه من القلة والكثرة ومن المخالطة والمفارقة فانه اذا كان كثر الامم مميذاً فاحد من انه من ناحية الكلية لذوبان شحمها وان كان اقل وشديد المخالطة فهو من مكان ابعد

و اذا رأيت في البول قطعة بيضاء مثل اللبن فلذلك من شحم الكلية واما المديتي فيدل على قرحة منجزة وخصوصاً في اعضاء البول ولا سيما اذا كان هناك ثقل محمود

س اسب والمخاطي يدل على خلط غليظاً اما كثير في البدن او مدفوع عن آلات البول او بحران عرق النساء ووجع المفاصل ويستدل عليه بالخفة تعقبه

يكون مكر معلوم هو كهو رسوب كما من آراءه اسكا مبدأ کیا ہے؟ اس کا پتہ اس کی کمی اور زیادتی سے، اور اس کی آمیزش اور عدم آمیزش (مفارقت) سے چلتا ہے۔ چنانچہ اگر اس رسوب کی مقدار زیادہ ہو، اور وہ قارورہ ہو متاخر بھی ہو (یعنی مائیت کے ساتھ ملا ہوا) اور اس میں پھیلا ہوا نہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ گردہ کی طرف (نواحی کلیہ) سے آ رہا ہے اور یہ کہ گردہ کی چربی گھل رہی ہے۔ اور اگر اس کی مقدار قلیل ہو اور وہ قارورہ میں شدت کے ساتھ ملا ہوا ہو تو خیال کر لینا چاہئے کہ یہ رسوب کسی بعید مقام سے آ رہا ہے۔

اگر قارورہ میں انار کے دانے کے برابر سفید رنگ کا ٹکڑا نظر آئے تو سمجھنا چاہئے کہ یہ گردہ کی چربی سے بنا ہے۔

س رسوب ملامی (سپید دار) اس پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی زخم بہ رہا ہے (قرحہ منجرہ)؛ خصوصاً اگر یہ قرحہ اعضاء بول میں ہو، اگر قارورہ کی تہ میں ثقل محمود (رسوب محمود) بھی ہو، تو اس کی دلالت قرحہ پر زیادہ مکمل ہوگی۔

س رسوب مخاطی (بلغمی رسوب) خلط غلیظ و خام پر دلالت کرتا ہے، خواہ وہ (عام) بدن میں زیادتی کے ساتھ موجود ہو، یا بدن میں تو زیادتی کے ساتھ نہ ہو، لیکن آلات بول کے ذریعہ دفع ہو رہی ہو؛ یا یہ کہ عرق النساء اور وجع مفاصل کا بحران ہو جس سے ان امراض کے مواد، یعنی بلغمی اخلاط خارج ہو رہے ہوں (لیکن بحرانی ہونے کی صورت میں رسوب کے خارج ہونے کے بعد خفت (تحفیف مرض) پیدا ہوگی۔

گا ہے اس قسم کے رسوب لطیف و رقیق ہو جاتے ہیں اور بمالطف و رقیق فظن رسوباً محموداً فلذلك يحجب ان لا يغتروني

توان پر رسوب محمود کا گمان گزرتا ہے۔ اسی وجہ سے طبیب

الامراض بما یرى فیہ من  
هذیة الرسوب المحمود اذا لم  
یکن وقت النضج ولا دلائله  
حاضرة

وقد یدل علی شدة برد من  
مزاج الکلیة

والفرق بین المدی والخاص ان  
المدی یكون مع نتن وتقدم دلیل  
ورم ویسهل اجتماع اجزائه  
وتفرقها ویكون منه ما یخالطه  
المائیة جدا ومنه ما یتمز واما  
الخاص فانه کدر غلیظ لا یجتمع  
بسهولة ولا یتشتت بسهولة

والبول الذی فیہ رسوب مخاطی  
کثیر اذا کان غزیرا وکان فی  
آخر النقرس وادجاع المفاصل  
دل علی خیر

واما الرسوب الشعری فهو  
لا نغقاد رطوبة مستطیلة من  
حرارة فاعلة فیها ورمما کان  
ابیض ورمما کان احمر ویكون  
انغقادہ فی الکلیة وقیل انه  
رمما کان اشباراً فی طوله

رسوب شعری (بال کے مانند) اسوجہ سے  
پیدا ہوتا ہے کہ کسی حرارت فاعلہ (سوثرہ) کیوجہ سے کوئی  
لبوتری رطوبت (رطوبت مستطیلہ) بستہ ہو جاتی ہے اور بال  
کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، رسوب شعری کا رنگ گاہے  
سفید ہوتا ہے، اور گاہے سرخ، اور (زیادہ تر) گہرے میں  
بنا کرتا ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ رسوب بعض اوقات

کئی باشت تک طویل ہوتا ہے +

واما الشبیه بقطع الخمیر المنقوع  
فی دال علی ضعف المعدة والامعاء  
وسوء الهضم فیہما ویربما کان  
سبب تناول اللبن وحبین

واما الرملی فیدل داثما علی  
حصاة منعقدة او فی الا نغقاد  
او الی الا نخلال والا حمر منه  
من النکیة والذی لیس با حمر هو  
من المثانة

گیدنی کہتے ہیں کہ رنگت کے لحاظ سے یہ حکم اکثری ہے، کیونکہ گاسے شانہ سے بھی سرنج رنگ کی پتھری  
خفی کہ دم الاخوین جیسی لال پتھری برآمد ہوتی ہے +

واما الرمدی فالکثر دلالت علی  
بلغم او مدة عرض لها بطول  
اللبث تغیر لون و تقطع اجزاء  
وقد یكون الاحتراق عارض لها

واما الرسوب الیعلق فان کان  
شدیدا الممازجة دل علی ضعف  
الکبد او دون ذلك دل علی جراحة  
مجاہدی لبول وتفرق اتصال فیہا

وان کان ممیذا فالکثرة من المثانة

والقضیب و سنستقصہ هذا  
فی الامراض الجزئیة فی باب  
بول الدم

ہو تو یہ اکثر مشانہ اور عضو تناسل سے آتا ہے۔ اور اس کو ہم "امراض جزئیہ" میں بول الدم (خون کا پیشاب) کے اندر زیادہ تفصیل سے بیان کریں گے +

واذا کان فی البول مثل علق احمر  
والمریض مطحول ذبل طحالہ

جب قارورہ کے اندر سرخ رنگ کے نوٹھڑے آئیں، اور مریض مطحول ہو، (مرض طحال میں مبتلا ہو) تو اس کے بعد مریض کی طحال چھوٹی پڑ جائے گی (دورم طحال اس سے دور ہو جائے گا) +

واعلم انه لا یخرج فی علل المثنانۃ  
دم کثیر لان عروقها خفا لطة  
مندستہ فی جرمها ضیقۃ قليلة

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ امراض مشانہ میں خون زیادہ مقدار میں خارج نہیں ہوتا، کیونکہ مشانہ کے عروق جسم مشانہ کے اندر بہت زیادہ گھسے ہوئے ہوتے ہیں۔ نیز وہ مقابلہ تنگ اور قلیل ہوتے ہیں +

واما دلالة الرسوب من کمیتہ  
فاما من کثرۃ وقلتہ ویدل علی  
اکثرۃ السبب الفاعل لہ وقلتہ

**رسوب کی کمیت (مقدار)** | رسوب کی کمیت سے چند طور پر استدلال کیا جاتا ہے :- (۱) رسوب کی کثرت اور قلت سے، چنانچہ رسوب کی کثرت سبب فاعل (سبب مؤثر) کی کثرت پر دلالت کرتی ہے۔ اور اس کی قلت سبب مذکور کی کمی پر +

واما من مقدارہ فی صغیر وکبرہ  
کما ذکرناہ فی الرسوب الخراطی  
واما دلالتہ من کیفیتہ فاما من

(۲) رسوب کی مقدار، یعنی اس کے چھوٹے بڑے ہونے سے، جیسا کہ ہم رسوب خراطی میں تحریر کر چکے ہیں +

**رسوب کی کیفیت** | رسوب کی کیفیت سے بھی کئی طور پر استدلال کیا جاتا ہے :- (۱) رنگ سے، چنانچہ سیاہ رسوب کی وہ قسمیں ردی ہیں، جنکو ہم پہلے (سیاہ رنگ کے ضمن میں) بتا چکے ہیں (اور یہ کہہ چکے ہیں کہ سیاہ قارورہ یا احتراق کی شدت پر دلالت کرتا ہے، یا برووت کی شدت پر، یا حرارت غریزی کی موت پر)۔ البتہ سیاہ رسوب میں سے بہترین وہ ہے جس کا رسوب تو سیاہ ہو مگر بائیت سیاہ نہ ہو

والمائیۃ لیست بسوداء



والا حریدل علی الدامویة  
وعلی القم والاصفر علی شدّة الحرارة  
وخبث العلة والابيض منه محمود  
علی ما قلناه ومنه مذموم  
مخاطی اومدی او غروی مضاد  
للنضج والاکضر ایضاً طریق  
الی الاسود

اور سرخ رنگ کے رسوب خون و بدہضمی (تخمہ) پر  
دلالت کرتے ہیں۔ زرد رنگ کے رسوب شدت حرارت و خبث  
مرض کی علامت ہیں۔ سفید رسوب کی دو قسمیں ہیں؛ اول رسوب  
محمود جسکو ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ دوم رسوب غیر محمود  
(مذموم)، اس میں مخاطی، مدی اور غروی (سریش کے  
مانند) قسم کے رسوب شامل ہیں۔ یہ سب رسوب نفیج کے  
مخالف (مضاد) ہوتے ہیں۔ اور سرخ رنگ کا رسوب دراصل  
سیاہ رسوب کی ایک منزل ہے (یعنی عنقریب وہ سیاہ  
ہونے والا ہے)۔

واما من را ثمتہ فعلی ماسلف

رسوب کی بوجہ سے جو استدلال کیا جاتا ہے، اس کا ذکر  
پہلے ہو چکا۔

واما من وضعه فمن ملاءتہ  
وتشتہ فان الملاءتہ والاستواء  
فی الرسوب المحمود احمد و  
فی المذموم اسداد والتشتت يدل  
علی ریاح وعلی ضعف هضم

رسوب کی وضع سے جو استدلال کیا جاتا ہے، اس میں  
اس کی ملاءت (چکنا پن) اور تشتت (پراگندگی) داخل ہے۔  
چنانچہ ملاءت و استواء (ہمواری) رسوب محمود میں تو بہتر  
علامت ہے، اور رسوب غیر محمود میں خراب علامت ہے۔ اور  
رسوب کا تشتت اس کا پراگندہ ہونا (ریاح و ضعف ہضم پر  
دلالت کرتا ہے)۔

واما دلالتہ من مکانہ فهو اما  
ان یکون طافیا ویسمی غماماً واما  
متعلقاً وھو الواقف فی الوسط  
وھو اکثر نضجاً من الاول وخیر المتعلق  
ما مال خملہ وھدبہ الی اسفل

رسوب کا مقام | گاہے رسوب کے مقام سے استدلال کیا  
جاتا ہے۔ چنانچہ رسوب گاہے اوپر (سطح قارورہ پر) تیرتا ہے جسکو  
غمام (ابر) بھی کہتے ہیں۔ گاہے (قارورہ کے درمیان میں) معلق  
ہوتا ہے، یعنی درمیان فی حصہ میں ٹھہرا ہوا ہوتا ہے، یہ قسم پہلی قسم  
کی نسبت زیادہ نچتہ (نفیج یافتہ) ہوتی ہے۔ معلق رسوب میں  
سے بہترین وہ ہے جس کے نخل (چٹ) اور اہلاب (دوئیں) زریں  
جانب مائل ہوں۔

واما سبب الی الاسفل وھو

گاہے رسوب قارورہ کی تریں میں بیٹھا ہوا ہوتا ہے

احسن لضجاً (راسب) ۰ یہ بہت ہی نچتر (نچج یا نٹہ) ہوتا ہے +  
 هذا في السوب المحمود واما المذموم فاختار صلحاً مثل الاسود  
 مذکورہ بالا تمام احکام رسوب محمود کے لئے ہیں۔ لیکن رسوب مذموم میں وہی بہتر اور اچھا ہے، جو کہ زیادہ ہلکا ہو اور نیچے کی طرف مائل ہونے کی بجائے اوپر کی طرف میلان رکھتا ہو؛ مثلاً رسوب سیاہ وہی بہتر ہوتا ہے جو زیادہ ہلکا ہو +  
 وذلك في الحميات الحادة  
 رسوب سیاہ کا یہ حکم دیکھو ہلکا ہوتا ہے وہی بہتر ہوتا ہے (حمیات حادہ کے ساتھ مخصوص ہے +  
 کیونکہ حمیات حادہ میں رسوب کا سیاہ ہونا بڑا ہے۔ پھر اگر یہ سیاہ رسوب ماسب ہو، یعنی قارورہ کی تہ میں بیٹھا ہو، تو یہ اور بھی بڑا ہے۔ آئی +  
 وكذلك اذا كان المخلط بلغمياً او سوداوياً فالسحاب خير من الراسب فانه يدل على تلطيفه الا ان يكون سبب الطفو الرية الكثير جدا فاذا لم يكن كذلك فان الطافي منه اسلم شمل متعلق وشرة الراسب  
 اسی طرح سے جب خلط (مادہ مرض یا بخار کا مادہ) بلغمی یا سوداوی ہو تو اس وقت بھی اوپر تیرتا ہوا رسوب (سحاب - ابر) بہ نسبت نیچے بیٹھے ہوئے (راسب) کے بہتر ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ ظاہر اس کی لطافت پر دلالت کرتی ہے۔ ہاں اگر اس کے تیرنے کا سبب کثرتِ ریاہ ہو تو اس وقت اوپر تیرنے والا رسوب ردی شمار کیا جائیگا۔ اور اگر اس کا سبب یہ نہ ہو تو اوپر تیرنے والا رسوب شمل متعلق و شرة الراسب (طافی) نہایت بہتر ہوگا۔ اس کے بعد درجہ متعلق کا ہے (جو دریاں میں ٹپکا ہوا ہو)، اور سب سے بڑا رسوب راسب ہے (جو قارورہ کی تہ میں بیٹھا ہوا ہو) +  
 وسبب الطفو حراصة مصولة او رية  
 اوپر کی طرف رسوب کے تیرنے کا سبب گاہے حرارت مضاعفہ (اوپر چڑھانوالی) ہو کر پتی ہے، اور گاہے ریاہ ہوتے ہیں +  
 والرسوب المميز يطفو في الغليظ وخصوصاً اذا خفت ويرسب  
 جو رسوب کہ قارورہ کے اندر ممتاز ہوتے ہیں، وہ غلیظ و خصوصاً اذا خفت ویرسب (پیشاب کے اندر اوپر تیرنے لگتے ہیں؛ خصوصاً اس وقت جبکہ اس لہ حرارت مضاعفہ ہے: حرارت کا کام تصعید اس طرح ہے کہ حرارت کی وجہ سے اجسام میں لطافت پیدا ہو جاتی ہے، جسکی وجہ سے انکا میلان اوپر کی طرف ہو جاتا ہے۔ مثلاً پانی میں حرارت جب عمل کرتی ہے، تو حرارت کی لطیف سے پانی ہلکا ہوتا ہے، اور جب مزید لطیف پہنچتی ہے، تو پانی بخارات کی شکل میں تبدیل ہو کر اُڑتا ہے +

فی الرقیق وخصوصاً اذا اقل

رسوب میں ہکا پن ہو۔ اور رقیق قارورہ میں نیچے بیٹھ جاتے ہیں  
فخصوصاً جبکہ وہ بھاری ہوں +

واذا ظهر المتعلق والطاقی فی اول

جب کسی مرض کے شروع میں معلق یا طافی قسم کے رسوب

المرض ثم دام دل علی ان الجحان

نمایاں ہوں، اور اسی حالت پر قائم رہیں، تو یہ اس امر پر دلالت

یکون بالخراب لکن الخفاء قد

کرتے ہیں کہ بحر ان خراج (بھوڑا) کے ذریعہ ہو گا۔ لیکن لاغرمضو

ینقض مرضهم برسوب محمود

مرض گا ہے اسی طرح ختم ہو جاتا ہے کہ قارورہ میں رسوب محمود

طاقی او متعلق کما ذکرنا فیما

طافی (تیرنے والا) یا معلق خارج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پیشتر

سلف

بیان کر دیا ہے کہ بیا اوقات ایسے لوگوں کا رسوب اس حد تک

والطاقی والمتعلق الدسوی اذا

نہیں پہنچتا کہ وہ تہ نشین ہو جائے +

کان شبیہا بسیر العنکبوت او تراکم

ذہبی قسم کا رسوب، خواہ اوپر تیرنے والا ہو یا معلق ہو

الزلائی فهو علامۃ سردیۃ

اگر مکڑی کے جالے کے مانند (سج عنکبوت) نظر آئے، یا اس طرح

نظر آئے جس طرح جلیبیاں (زلابی) اوپر تے ہوتی ہیں، تو یہ علامت

روی خیال کی جاتی ہے +

زلائی رطیبی، مشہور ٹھائی ہے۔ (گیلانی)

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ خراب قسم کا رسوب قارورہ کے

وکنیرا ما یظهر ثقل طافی غیر

اوپر تیرتا ہوا نظر آتا ہے، جس سے خطرہ ہو جاتا ہے، مگر یہ (در اصل)

جلیب فیخاف منه لکنہ یکون

نفع کی ابتداء ہوتی ہے اور جلد ہی بھلائی (جودت) کی طرف منتقل

ذاک ابتداء للنضج ویحول الی

ہو جاتا ہے۔ اور (کچھ عرصہ بعد) وہ معلق ہو جاتا ہے، پھر اس

الجودۃ ثم یتعلق ثم یرسب فیکون

بن جاتا ہے۔ چنانچہ یہ خراب علامت نہیں ہے۔ لیکن اگر اس کے

دلیل غیر سردی واما اذا تعقبہ

بعد خراب قسم کے رسوبات آنے لگیں اور مذکورہ بالا قسم کی تبدیلی

رسوبات سردیۃ فالخوف الذی

نہ واقع ہو تو جو خوف کہ شروع میں اس قسم کے رسوب سے

وقع منه فی اول الامر واجب

پیدا ہوا تھا، وہ خوف اب پختہ ہو جائیگا +

واما دلالۃ الرسوب من زمانہ

زمانہ کے اعتبار سے | رسوب اس طریقہ سے علامت بنتا ہے

فانہ اذا بیل فاسرع الرسوب

کہ جب کسی مریض نے پیشاب کیا، اگر اس میں رسوب بہت جلد

فانہ اذا بیل فاسرع الرسوب

نہو علامۃ جیدۃ فی النضج واذا البطا لم یجی بیٹھ گیا، تو نفع مادہ کے لئے یہ ایک اچھی علامت ہے۔ اور

فانہ اذا بیل فاسرع الرسوب

یرسب فهو دلیل عدم النضج بقدر حالہ اگر رسوب دیر میں بنے، یا بالکل نہ بنے، تو وہ اس رسوب کی حالت کے مطابق عدم نضج کی علامت ہوگا +

واما الدلالة من هيئة مخالطة رسوب کی آمیزش (مخالطت) کی کیفیت سے بھی رسوب فکما ذکرنا فی ذکر بول الدم کی حالت علامت بنتی ہے، جیسا کہ ہم نے بول الدم اور بول دسم والدسم میں بیان کیا ہے +

وہ بیان یہ ہے کہ جو خون پیشاب کے ساتھ خارج ہوتا ہے، اور اسی طرح جو چکنائی خارج ہوتی ہے، وہ اگر آلات بول، اگر وہ یا مثلاً، سے خارج ہوتی ہے، تو وہ مائیت سے متاثر ہوتی ہے؛ اور اگر دوسرے اعضاء سے آتی ہے، جو ان سے اوپر واقع ہیں تو وہ مائیت کے ساتھ ملی ہوئی برآمد ہوتی ہے (گیلانی) +

الفصل السابع فی کمال کثرة البول وقلة فصل (۷) قارورہ کی کثرت و قلت کے دلائل

البول القلیل المقدر یدل علی قارورہ کی کمی قوت (قوت جاذبہ یا دافعہ وغیرہ) کے ضعف القوۃ والذی یقل عن المشرّب ضعف کو بتاتی ہے؛ اور اگر قارورہ اس پانی کے لحاظ سے کم یدل علی تحلل کثیر واستطلاق خارج ہوا ہو، جو پیسا گیا ہے، تو یہ اس امر کو بتا گیا کہ تحلل زیادہ بطن واستعداد للاستسقاء ہوا ہے (مثلاً پسینہ زیادہ آیا ہے)، یا دست آرہے ہیں، یا استسقاء کی تیاری ہے (استسقاء بن رہا ہے) +

وکثیر المقدر قد یدل علی کثرت قارورہ گا ہے ذوبان کی علامت ہوتی ہے جیسا ذوبان وعلی استسقاء فضول کہ میات محرقہ میں ہوا کرتا ہے) اور گا ہے ان گھلے ہوئے فضول ذائبۃ فی البدن (ذائبہ) کے استسقاء کی، (جنکو طبیعت بجران کے وقت اور ان کے ذریعہ سے خارج کرتی ہے، جیسا کہ عرق النساء اور وجع خاں وغیرہ میں ہوا کرتا ہے) +

ویستدل علی اصابة الفرق بینہما ان دونوں صورتوں میں فرق محض قوت کی حالت کو دیکھنے پر کیا جاسکتا ہے (چنانچہ اگر اس کے بعد ضعف ظاہری ہو جائے، تو سمجھنا چاہئے کہ اعضاء میں ذوبان ہو رہا ہے؛ اور اگر اس کے بعد قوت قائم رہے، تو سمجھنا چاہئے کہ فعلات بذریعہ بجران کے کھل رہے تھے) +

البول السردی اللون الدال علی الشر  
کلمما کان اغترس کان اسلم واذ کان  
منقطعاً دل علی الشر اکثر کالاسود  
والغلیظ  
وہ قارورہ جو رنگ کے لحاظ سے ردی ہو، اور شر و فساد کی علامت  
ہو، وہ جس قدر زیادہ مقدار میں خارج ہوگا، اسی قدر اچھا ہے،  
اور اگر وہ رک رک کر آئے (کم کم آئے) تو یہ برائی کی علامت ہے،  
مثلاً سیاہ اور غلیظ قارورہ +

والبول المختلف الاحوال الذی  
یبال تاراً کثیراً و تاراً یبال قليلاً  
وتاراً یجتبس فهو دلیل جهاد  
متعب من الغریزة وهو دلیل  
سردی  
وہ قارورہ جس کی حالت مختلف ہو، یعنی کبھی زیادہ مقدار  
میں آجائے، اور کبھی کمی کے ساتھ، اور کبھی بند ہو جائے، تو یہ  
اس امر کی دلیل ہے کہ طبیعت کے ساتھ مرض کا اس سختی کیساتھ  
جہاد ہو رہا ہے کہ وہ تھک تھک جاتی ہے، یہ ایک خراب  
علامت ہے +

والبول الغریز فی الامراض الحادة  
اذ الم یعقب سراحة فهو دلیل  
دق او تشنج من التهاب  
امراض حادہ میں اگر قارورہ زیادہ مقدار میں آئے،  
اور اس کے بعد بھی کسی قسم کا آرام نہ پیدا ہو، تو یہ اس امر کی  
علامت ہے کہ التهاب (سوزش) کی وجہ سے دق یا تشنج پیدا  
ہو جائے گا +

وکن لک حکم العرق  
اسی طرح سے پسینہ کا بھی حکم ہے (یعنی جو قارورہ کا حکم  
ہے، یہی حکم پسینہ کا بھی ہے۔ امراض حادہ میں اگر پسینہ بکثرت  
آئے، اور اس کے بعد مرض میں کسی قسم کی تخفیف نمودار نہ ہو، تو  
اس وقت بھی دق یا تشنج کا اندیشہ کرنا چاہئے) +

والبول لذی یقطر فی الامراض الحادة  
قطراً قطراً من غیر سلا دة يدل علی افه  
فی الدماغ تأدت الی العصب وعضل فان  
کانت الحمی ساکنه و هناك دلائل  
السلامة انذر برعاف و الاذن علی  
اختلاط العقل والفساد  
اگر امراض حادہ میں قارورہ بغیر ارادہ کے قطرہ قطرہ  
خارج ہو، تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ دماغ میں کوئی آفت  
ہے، جو دماغ سے اعصاب و عضلات تک پہنچ گئی ہے، پھر  
ایسی حالت میں اگر بخار میں سکون ہو، اور سلامتی کی علامتیں  
رو نما ہوں، تو (اس وقت اس قسم کا قارورہ) رعاف کی خبر دیتا  
ہے، ورنہ اختلاط عقل اور فساد و پر دلالت کرتا ہے +

واذا قل بول الصبح و سرق و دام ذلك  
واحتس بثقل و وجع فی القطن  
اگر کسی تندرست کا قارورہ کمی کے ساتھ آئے گئے، اور  
رقیق ہو، اور اسی صورت پر وہ قائم رہے، اور کمر میں بوجھ اوپر

علم و سرم صلب بنوا حی الکلیۃ اور دردی بھی محسوس کرے، تو یہ گزردہ کے قرب و جوار میں ورم

صلب کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے +

واذا اغترس البول فی علة القولنج فزما جب مرض قولنج میں قارورہ کی مقدار زیادہ ہو جائے،

بشر باقبال من الطبیعة خاصة تو وہ اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ طبیعت مرض کی طرف متوجہ

اذا کان ابیض سهل الخروج ہو گئی ہے، خصوصاً جبکہ قارورہ کا رنگ سفید ہو، اور اخراج

میں بھی آسانی موجود ہو +

الفصل الثامن قول فی البول النضج الفصال فصل (۹) صحت کا، نضج یافتہ بہترین قارورہ کیسا ہوتا ہے؟

هو معتدل لقوام لطیف الصبغ الی اس قسم کا قارورہ معتدل القوام ہوتا ہے، رنگ ہلکا ہوتا

اکلا ترجیة محموا السوب ان کان فیہ ہے، اور اگر ترنج (ترنج) کے رنگ کی طرف یہ مائل ہوتا ہے (یعنی

علی الصفة المذکورہ من البیاض ہلکی زردی ہوتی ہے)، رسوب اگر اس میں موجود ہو تو وہ

والملاسة والخفة والاستواء واستدلرت مذکورہ بالا صورت پر محمود ہوتا ہے، یعنی رسوب سفید، چکنا چکا

الشکل وتكون الرائحة معتدلة لا متنتہ مستوی (ہموار) اور گول ہوتا ہے۔ اس کی بو معتدل ہوتی ہے۔

ولا خاملة نہ اس میں بدبو ہی پائی جاتی ہے، اور نہ بوسرا سر معدوم

ہوتی ہے +

ومثل هذا البول اذا سؤی فی مرض اس قسم کا قارورہ اگر مرض کی غایت شدت میں نفعاً

فی غایة الحدیة دفعة دل علی فراق ظہور پذیر ہو جائے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دوسرے

من مرض دور ہو جائیگا +

یکون فی الیوم الثاني

الفصل لتاسع فی ابوالالاستن فصل (۱۰) مختلف عمروں کے قارورے

الاطفال بوالهم تضرب الی اللبنة اطفال، یعنی بچوں کا قارورہ (جنکی عمر چار سال تک

من جمعة غلظ ثم ورسطوبة مزاجهم کی ہو) انکی غذا و رطوبت مزاج کی وجہ سے دودھ جیسا سفیدی

ویکون امیل ای البیاض مائل گاڑھا) ہوا کرتا ہے، اور سفیدی کی طرف مائل ہوتا ہے +

والصبیان بولهم غلظ واخفن من صبیان (لڑکوں) کا قارورہ (جن کی عمر چار سال

بول الشبان والکثر ثور او قد ذکرنا سے زیادہ کی ہوں، مگر ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں) بہ نسبت

ہذا من قبل

جوانوں کے زیادہ غلیظ اور گاڑھا ہوتا اور اس میں جوش و ثوران

زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو ہم پیشتر بھی بیان کر چکے ہیں +

جوانوں کا قارورہ ناریت (زر دی) کی طرف مائل ہوتا اور معتدل القوام ہوتا ہے +

کھول (ادھیڑ) کا قارورہ سفیدی درخت کی طرف مائل ہوتا ہے، اور گاہے فضول کی کثرت استفرغ کی وجہ سے غلیظ بھی ہو جاتا ہے +

مشائخ (پلوڑے) کا قارورہ نہایت رقیق و سفید ہوتا ہے، اور ان کے قارورہ میں مذکورہ بالا غلظت بہت کم لاحق ہوتی ہے۔ لیکن جب ان کا قارورہ بہت زیادہ غلیظ ہو جائے تو سمجھنا چاہیے کہ ان میں پتھری (حصات) پیدا ہونے والی ہے +

وبول الشبان الى النارية واعتدل القوام

وبول الكحول الى البياض والرقه  
وربما كان غليظا بحسب فضول  
فيهم يكثر استفرغهاوبول المشائخ اشد رقة وبياضا  
وليعرض لهم الغلظ المذكورند رقة  
واذا كان بولهم شديدا الغلظ  
كانوا معرضين لحدوث الحصاة  
فيهم

فصل (۱۰) مردوں اور عورتوں کے قارورے

عورتوں کا قارورہ ہر حالت میں مردوں سے زیادہ غلیظ، زیادہ سفید، اور کم رونق ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ عورتوں میں فضلات کی کثرت ہوتی ہے، حرارت کی کمی کی وجہ سے انکے ہضم ضعیف ہوتے ہیں، نیز ان کے منافذ کشادہ ہوتے ہیں۔ علیٰ ہذا ان کے رحم سے اعصار بول کی طرف کچھ فضلات چلے جایا کرتے ہیں جو پیشاب کی رونق کو کم کر دیتے ہیں) +

الفصل العاشر في بوال النساء والرجال

بول النساء على كل حال اغلظ واشد  
بياضا واقل رونقا من بول الرجال  
وذلك لكثرة فضولهن وضعف  
هضمهن وسعة منافذ ما يدفع  
عنهن ولما يتخلل الى آلات البوالهن  
من اسرارها من

مردوں کا قارورہ جب ہلایا جاتا ہے، تو گدلا رکھ کر

ہو جاتا ہے، اور اس کی یہ کدورت اوپر کی جانب مائل ہوتی ہے۔ مردوں کا قارورہ اکثر پیشتر و تحریک سے گدلا ہی ہو جاتا ہے۔ مگر عورتوں کے قارورے میں حرکت دینے سے

وبول الرجال اذا حركته تكدرو  
مال كدرا الى فوق وهو في الاكثر  
يكدر وبول النساء لا يكدر  
الحميات لقلة تميزه ويكون

فی الاكثر على رأسه من بدل مستدیر کدورت پیدا نہیں ہوتی؛ کیونکہ عورتوں کے قارورے میں  
وان تكدس كان قليل الكدر اجزاء کدوہ کم متمیز اور جدا ہوتے ہیں۔ نیز عورتوں کے قارورے

کے بالائی حصہ میں گول قسم کا جھاگ موجود ہوتا ہے یعنی جھاگ  
کے سارے بلبلے اس طرح اکٹھے ہوتے ہیں کہ سب کے ملنے  
سے پیچ میں بندی اور گولائی پیدا ہو جاتی ہے، اور عورتوں کا  
قارورہ اگر گدلا بھی ہوتا ہے تو وہ بہت کم ہے۔

وبول الرجل على اثر جماع فيه جمل کے بعد مردوں کے قارورے میں خیوط (دھاگے)  
خیوط منسجج بعضهم من بعض ہوتے ہیں، جو کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بُنے ہوئے  
(منسجج) ہوتے ہیں۔

وبول الحبات صاف عليه ضباب و بول عورتوں کا قارورہ بالکل صاف ہوتا ہے، اور  
فی رأسه و ربما كان على لون کے بالائی حصہ میں ضباب (ہلکا ابر) ہوتا ہے۔ گاہے  
ماء الحمص و ماء الاكاسر (یعنی شاف و نادر) اور کئے قارورہ کا رنگ آبِ نخل دیا آبا کا سرخ  
اصفر فيه من رقة و على رأسه (سری پائے کے پانی) کے مانند ہوتا ہے، جبکہ اندر قدرے  
ضباب و كيف كان في وسطه نقطن منفوش و كثير نیلاہٹ کیساتھ زردی ہوتی ہے، اور اس کے بالائی حصہ میں  
فی وسطه نقطن منفوش و كثير ضباب (ہلکا ابر) ہوتا ہے۔ حاملہ کا قارورہ خواہ ان میں سے  
ما يكون مثل الحب ينزل کسی صورت میں ہو، قارورہ کے وسط میں ایسا معلوم ہوگا  
و يصعد گویا کہ دھنی ہوئی ردئی (قطن منفوش) کا ٹکڑا اس کے اندر  
تیر رہا ہے، اور اکثر اوقات دانہ کے مانند ایک چیز قارورہ  
میں نظر آتی ہے، جو نفٹ کی وجہ سے اوپر تلے حرکت کرتی  
رہتی ہے۔

وان كانت الشرة شديدة الظهوك اگر قارورہ میں زرق (نیلاہٹ) زیادہ ظاہر ہو  
فهو اهل الحبل وان كان بد لها تو سمجھا جائے کہ حمل کا ابتدائی زمانہ ہے؛ اور اگر نیلے ہونے  
حمره فهو اخلا و خصوصاً اذا كان کے بجائے اس میں سرخی آجائے، تو سمجھا جائے کہ حمل کا آخری  
يتكدس بالخریات زمانہ ہے، خصوصاً جبکہ حرکت دینے سے وہ گدلا ہی ہو جائے  
وبول للنساء في الاكثر يكون اسود نفاس والی عورت کا قارورہ اکثر صورتوں میں شادابی



فیہ کاملہ ادا والسخام

(دعا) یا ہانڈی کی سیاہی (کا جل) کے مانند سیاہ ہو  
کرتا ہے +

## الفصل الحادی عشر فی ابوال حیوانات فصل دہم جانوروں کا قارورہ اور انسان کے و مخالفہا لا بوال الناس قارورہ سے اسکا اختلاف

قدیم زمانہ میں لوگ اطباء کا امتحان اس طرح کیا کرتے تھے کہ قارورہ میں جانوروں کے پیشاب، اور  
دوسری سیال چیزیں بھر کر انکے سامنے پیش کیا کرتے تھے؛ اس لئے ان اطباء کو اس امر کی ضرورت ہوتی کہ وہ  
جانوروں کے پیشاب کو پہچانیں، اور ان کے فریب سے بچیں؛ اگرچہ یہ ایک یہودہ حرکت ہے، اور اس سے ہمیں ہرگز  
شائستہ ہونا چاہئے + مترجم

ربما انتفع الطبيب عند وقوده  
على ابوال حیوانات فيما يجرب  
به اذا اتفق ان اصاب وذ لك  
عسر

اگر اتفاقاً طبیب کے امتحان کے لئے جانوروں کا پیشاب  
پیش کیا جائے، اور وہ اسکے پہچاننے میں غلطی نہ کرے، تو اس سے  
گاہے طبیب کو فائدہ پہنچتا ہے (اور اس کی شہرت کا باعث  
بن جاتا ہے)، اگرچہ یہ ایک شکل امر ہے +

قالوا ان بول الحمار يكون في  
القارورة كالسمن الذائب مع  
كد وتغلظ من خارج  
وبول الدواب يشبهه لكنه اصف  
منه ويخيل ان نصف القارورة  
الا على صاف ونصفه الا سفلى  
كد

بیان کرتے ہیں کہ گدھے کا پیشاب شیشے میں ایسا  
ہوتا ہے، جیسے کسی نے چربی کو گچھلا کر شیشے کے اندر بھر دیا ہو  
اور باہر سے دیکھنے میں کدورت و غلظت نمایاں ہوتی ہے +  
خیر کا قارورہ بالکل گدھے کے مشابہ ہوا کرتا ہے،  
لیکن اس سے زیادہ صاف ہوتا ہے، اور دیکھنے والا یہ خیال  
کرتا ہے کہ شیشے کا نصف بالائی حصہ صاف ہے اور اضعف  
ذیرین حصہ کدرا لگتا ہے +

وبول الغنم بيض في صفة قريب  
من بول الناس ولكن ليس له  
قوام وثقله كالدهن او كثقل الدهن  
وكما كان غذاؤه اجود فهو  
اصفى

بکری کا قارورہ سفید ہوتا ہے، اور زردی میں آدمی  
کے قریب قریب ہوتا ہے، مگر قوام میں انسانوں جیسا نہیں ہوتا  
اس کا ثقل (درسوب) روغن کے مانند یا تیل کی تلچٹ کے  
مثل ہوتا ہے۔ نیز جب قدر بکری کی غذا عمدہ ہوگی، اسی قدر قارورہ  
زیادہ صاف ہوگا +

بہرن کا قارورہ بکری اور آدمی کے مشابہ ہوتا ہے  
لیکن نہ انکے قارورے میا قوام ہوتا ہے، اور نہ ثقل (رسوب)  
نیز وہ بکری کے قارورہ سے زیادہ صاف ہوتا ہے +  
گھوڑے کا قارورہ آدمی کے قارورہ سے قریب  
ہوتا ہے +

بول الظبی یشبه بول الغنم والناس  
لکن لیس له قوام ولا ثقل له  
وهو اصف من بول الغنم  
بول الفرس قریب من بول  
الناس

فصل (۱۲) اُن سیال شیار کا بیان جو قارورے  
کے مشابہ ہوتی ہیں اور باہمی فرق

سکنجین اور تمام سیال چیزیں مثلاً مارا، غسل، آب شہد  
مارا، اتبن (بھوسے کا پانی) مارا، الزعفران وغیرہ، جس قدر رقم انکو قریب  
سے دیکھو گے، اُسی قدر ان چیزوں میں صفائی زیادہ  
محسوس ہوگی؛ برعکس اس کے پیشاب میں یہ بات نہیں ہوتی +  
نیز مارا، اصل میں زرد رنگ کے جھاگ پیدا ہوتے ہیں؛  
مارا، اتبن (بھوسے کا پانی) کا رسوب قارورہ میں ایک طرف کو  
بٹھ جاتا ہے، نہ وسط میں ہوتا ہے، نہ اچھی طرح اپنی جگہ پر قائم  
ہوتا ہے اور نہ اس میں حرکت ہوتی ہے +

اس موقع پر قارورہ کا اس قدر بیان کافی ہے۔ اسکے  
بعد کتب جزئیہ (کتاب سویم و چہارم) میں قارورہ کی پھر ایک  
دوسری تفصیل آنے والی ہے +

فصل (۱۳) علاماتِ براز (پانخانہ)

مقدارِ براز | گا ہے براز کی مقدار سے استدلال کیا جاتا  
ہے، یعنی اس میں یہ دیکھا جاتا ہے، کہ آیا وہ کھانے کی مقدار  
سے کم ہے یا زیادہ یا برابر ہے +

اور یہ امر معلوم ہے کہ پانخانہ کی زیادتی اخلاط کی کثرت

الفصل الثانی عشر فی اشیاء سیالۃ تشبه

الابوال والفرق بینہا  
السکنجین وجميع السیالات من  
ماء العسل و ماء التبن وغیر ذلک  
من ماء الزعفران و نحوه کما قربت  
منہ ازدا دصفاء و البول بالمخلاف  
و ماء العسل اصف الزبد و ماء  
التبن یرسب ثقله من جانب لا  
فی الوسط ولا بالهندام ولا حرکة  
له

فلیکن هذا الطبلعہ کا فیافی ذکر  
احوال الابیال و سیاتی فی الکتاب  
الجزئیة تفصیل اخر للبول

الفصل الثالث عشر فی دلائل البراز

قد یستدل من کمیتہ بان ینظر انہ  
اقل من المطعوم او اکثر او مساو

و من المعلوم ان زیادتہ بسبب

اخلاط کثیرہ و قلتہ لقلتمہا ولاحتبنا کی وجہ سے ہوا کرتی ہے، اور اس کی کمی اخلاط کی کمی وجہ سے  
کثیر منہ فی الاعور والقولون ہوتی ہے؛ یا اس کی کمی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اعور و قولون،  
واللفائف وذلك من مقدار اور لطف نامی آنتوں میں براز کا بیشتر حصہ بند ہو جاتا ہے؛ اور یہ اخیر امر قولی کے  
القولنج وقد يدل على ضعف لقوة الدافعة مقدمات (قوت کی ابتداء) سے ہے۔ گاہے براز کی کمی قوت دفعہ کے ضعف کی علامت ہوتی ہے  
وليستدل من قوامه فيدل الرطب قوام براز کا ہے براز کے قوام سے بھی استدلال کیا جاتا ہے؛  
منه اما على سدد واما على سوء هضم چنانچہ قوام کا رطب ہونا (براز کا معمول سے زیادہ تر ہونا)  
وقد يدل على ضعف من سدوں پر، یا سور ہضم پر دلالت کرتا ہے۔ علیٰ ہذا ایسا  
المجدول فلا يمتص الرطوبة براز کا ہے اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جداول نامی عروق  
کمزور ہیں (یعنی ان کی قوت جاذبہ ضعیف ہے)؛ کیونکہ ایسی  
صورت میں براز کی رطوبت ماسارینا کے ذریعہ جذب نہیں  
ہوتی، بلکہ براز ہی میں شامل ہو کر آ جاتی ہے \*  
وقد يكون لنزلات من الراس براز میں رقت کا ہے سر کے نزلہ (یا آنتوں کے نزلہ)  
اولتناول شئ مرطب للبراز کی وجہ سے بھی ہوتی ہے؛ اور گاہے کسی ایسی چیز کے  
استعمال سے بھی براز کا قوام رقیق ہو جاتا ہے، جو کہ اس کو  
رطب کر دینے والی ہو \*  
واما اللزوجة من الرطب فقد براز رطب کے ساتھ لزوجت (لین) کا ہونا گاہے  
يدل على ذوبان وذلك يكون مع اعضاء کے پگھلنے پر (ذوبان پر) دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ  
نتن وقد يدل على كثرة اخلاط ایسی صورت میں لزوجت کے ساتھ بدبو بھی موجود ہوتی  
سادیة لنزجة وذلك لا يكون ہے۔ اور گاہے خراب اور لیسدار اخلاط کی کثرت پر دلالت  
مع فضل نتن کرتا ہے۔ لیکن اس صورت میں زیادہ بدبو نہیں  
ہوتی ہے \*  
وقد يدل على اغذية لنزجة گاہے براز میں لزوجت کا ہونا اس امر کو بتاتا ہے  
تنوالت غير قليلة مع حرارة کہ لیسدار غذائیں زیادہ مقدار میں کھائی گئی ہیں، اور  
قوية في المزاج لم يجد بها اس کے ساتھ ہی مزاج میں قوی حرارت موجود ہے، جس کی  
الهضم وجہ سے ان لیسدار غذاؤں میں اچھا ہضم نہ ہو سکا \*

واما الزُّبْدُ مِمَّنْ فانه يدل على **براز زُبْدِی** یعنی جھاگ دار براز اس امر پر دلالت  
 غلیان من شدّة حرارة او على **براز زُبْدِی** کرتا ہے کہ شدت حرارت کے باعث غلیان (جوشش)  
 مخالطة من ریا ح کثیرة ہو گیا ہے؛ یا یہ کہ اس کے ساتھ ریاح بکثرت ملتی ہے +  
 واما الیابس من البراز فیدل **براز یابس** یعنی خشک براز تعب (تھکن) اور کثرت  
 على تعب وتخلل او على کثرة در و ر (کار) اور تخلل پر دلالت کرتا ہے؛ یا اس امر پر کہ بول کا  
 بول او على حرارة ناسیة ویس اور از زیادہ ہوا ہے؛ یا یہ کہ بدن میں غیر معمولی حرارت  
 اغذیة او على طول لبث في المعاء (حرارت ناریہ) ہے؛ یا یہ کہ غذا خشک ہے؛ یا یہ کہ معاء  
 على ما س نصفه في بابہ میں غذا زیادہ دیر تک ٹھہری رہی ہے، جیسا کہ ہم معاء  
 کے بیان میں تحریر کرینگے +

واذا خالط الیابس الصلب رطوبة **اگر خشک اور سخت براز کے ساتھ رطوبت بھی شریک**  
 دل على ان یبس بطول احتباسہ ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی خشکی ایسے رطوبات میں زیادہ دیر  
 فی رطوبات مانعة له عن البروز تک رکنے کے باعث ہے، جنہوں نے براز کے خارج  
 وعدم مرار لاذع معجل ہونے میں رکاوٹ پیدا کی؛ اور یہ کہ لذع پیدا کرنے والا  
 صفرار بھی نہیں ہے، جو براز کے اخراج میں عجلت کا باعث  
 ہوتا +

واذا لم یکن هناك طول احتباس **اور اگر وہاں (جیکہ خشک براز کے ساتھ رطوبت بھی**  
 ولا علامات رطوبة فی الامعاء شریک ہو) زیادہ دیر تک معاء میں براز کے رکنے کی  
 فالسبب فيه انصباب فصل علامت موجود نہ ہو، اور نہ اس قسم کی علامتیں موجود ہوں  
 صديدی لاذع انصب من جن سے پتہ چلے کہ آنتوں کے اندر رطوبات کا اجتماع ہے  
 الکبد فيما يليها ولم یهمل بلذعه تو سمجھنا چاہئے کہ اس کا سبب صديدی اور لاذع فضلات  
 رایت ان یختلط ہیں، جو جگر سے آس پاس کے اعضا (آنتوں) میں گرے  
 ہیں، اور اپنی لذع (تیزی) کی وجہ سے اتنی عجلت نہیں دی  
 ہے کہ وہ براز کے ساتھ مخلوط ہو جائیں (اس لئے اس صورت  
 میں رطوبت الگ اور سخت براز الگ خارج ہوتا ہے) +

وقد یستدل بلون البراز ولونه **رنگ براز** گاہے براز کے رنگ سے بھی استدلال

الطبیعی ناسری خفیف الناریۃ کیا جاتا ہے۔ طبعی براز کا رنگ ناری یعنی ہلکا ناری ہوتا  
 فان اشتد دل علی کثرۃ المرارۃ ہے۔ اگر اس کی ناریت (زردی) میں زیادتی ہو جائے تو  
 وان نقص دل علی النہوۃ زیادتی صفرا کی علامت ہے۔ اور اگر اس کی ناریت میں  
 وعدم النضج کمی ہو، تو غذا کی خامی اور عدم نضج پر دلالت کرتا ہے +  
 وان کان ابیض فربما کان بیاضہ اگر براز کا رنگ سفید ہے، تو اس کی سفیدی کی  
 بسبب سداۃ فی مجری المرارۃ وجہ بعض اوقات مجرائے مرارہ (مجری صفراوی) کا بند ہو جانا  
 فدل ذلک علی یرقان وان (سدہ پڑ جانا) ہوتی ہے، جو یرقان کے پیدا ہونے کی دلیل  
 کان مع البیاض قیحاۃ ریجۃ المداۃ ہے۔ اگر سفیدی کے ساتھ براز تیلی ہو، جس سے پیپ کی  
 فانه یدل علی انفجار دبیلۃ برآتی ہو، تو وہ دبیلہ (پھوٹے) کے پھٹنے پر دلالت کرتا  
 ہے +

و کثیرا ما یجلس الصبح المتداع اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ تندرست اور آرام پسند  
 التارک للریاضۃ صلیا و آدمی جو کہ ورزش کو چھوڑ دیتے ہیں، صلیا دی (زرداب  
 صلیا فیکون ذلک استنقاء واستفراغا جیسا، اور صلیا (پیپ جیسا) براز خارج کرتے ہیں، مگر  
 محموداً ینزل بہ ترہلہ الحادث یہ ان لوگوں کے لئے (برائیں) ہے، بلکہ استنقاء و صفائی  
 لہ لعدم الریاضۃ کما قلنا اور استفراغ محمود ہے، اور ایسے براز کی وجہ سے ان کے بدن  
 فی البول کما ترہل (ڈھیلا پن) زائل ہو جاتا ہے، جو عدم ریاضت کی  
 وجہ سے پیدا ہوا کرتا ہے، جیسا کہ ہم نے متعارفہ میں بتایا  
 ہے +

واعلم ان اللون الناسری المفرط یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اتنا مرض کے اوقات میں براز  
 جداً من البراز کثیرا ما یدل کے اندر ناریت (زردی) بہت شدید ہو جائے، تو یہ اکثر اوقات  
 فی اوقات منتهی الامراض علی النضج نضج کی دلیل بنتا ہے، اور اکثر اوقات حالت کی خرابی پر بھی دلالت  
 و کثیرا ما یدل علی سداۃ الحال کرتا ہے +  
 والا سودیدل علی مثل دلائل سیاہ رنگ کا براز | بالکل انہیں علامات کو بتاتا  
 البول الاسود فانه یدل علی ہے جن پر سیاہ رنگ کا قارورہ دلالت کیا کرتا ہے۔ چنانچہ  
 احتراق شدید او علی نضج مرض سیاہ براز یا تو احتراق شدید پر دلالت کرتا ہے، یا کسی

سوداوی او علی تناول صابغ مرصن سوداوی کے نفیج پر یعنی اس امر پر کہ سوداوی مرض  
او علی شرب شراب مستفیغ کا سیاہ مادہ نفیج پاکر براز کے ساتھ خارج ہو رہا ہے؛ یا کسی  
نیچین چیز کے استعمال کرنے پر درجو کہ براز کو بھی سیاہ رنگ  
سے رنگین کر دے؛ یا کسی ایسی شراب کے استعمال کرنے پر جو  
کہ سودا کو خارج کرے +

والاول هو الردي والكاثن ان میں سے پہلی صورت (یعنی احتراق والی صورت)  
عن السوداء الصنف ليس يكف سب سے بُری ہے، اگر خالص سودا کی وجہ سے براز سیاہ  
ان يستدل عليه من لونه بل من رنگ کا آیا ہے، تو صرف اُس کی رنگت دلیل کے لئے کافی نہیں  
حموضته وعفوصته وغليان الارض ہے، بلکہ اُس کی ترشی اور عفوصت (دکیلا پن) بھی دیکھنی چاہئے  
منه وهو ردي برازاً او ثباتاً اور یہ کہ جب وہ زمین پر گر گیا، تو زمین پر جوش پیدا کرے گا۔  
یہ ایک بُری چیز ہے، خواہ براز کی صورت میں خارج ہو، یا  
تھے کی صورت میں +

ومن خواصه ان له بريقاً وبالجملة اس کے اس قسم کے سودا غیر طبعی کے) خواص میں سے  
فان الخلط السوداء الصنف ایک یہ بات بھی ہے کہ اس کے اندر چمک ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ  
قاتل فی اکثر الامراض ووجه ای دلیل کہ خالص خلط سوداوی کا خارج ہونا اکثر حالات میں ہلاکت  
علی الاهلاك کی دلیل ہے +

اکثر حالات سے مراد یہ ہے کہ خالص سودا ابتداء مرض میں خارج ہو، تو یہ علامت موت ہے + (آملی)  
خالص سودا اُسی وقت خارج ہو سکتا ہے، جبکہ دوسری رطوبتیں فنا ہو چکی ہوں، اور جب ایسا ہوگا  
تو یقیناً موت قریب ہے؛ جیسا کہ خود شیخ نے ذیل میں بتایا ہے + (گیلانی)

واما الكيموس الاسود فكثر اما راکیموس سیاہ (خلط سیاہ، جس میں سودا و دوسرے)  
نفع خروج و ذلك لان خروجه اخلاط کے ساتھ ملا ہوا ہو) کا خارج ہونا اکثر اوقات ہلک ہونے  
السوداء الاصلية يدل على غایة کی بجائے نفع بخش ہوتا ہے (لیکن خالص سودا کا خارج ہونا  
احتراق البدن وفتاء رطوباتہ علامت ہلاکت ہے) اس لئے کہ اصلی سودا کا خروج غایت  
احتراق بدن اور فتار رطوبت برد لالت کرتا ہے +

واما البراز الاخضر فانه يدل سبب براز حرارت غریزیہ کے بجھ جانے کی علامت ہے

على الطفاء الغريزة والكمال كذلك وقد يستدل من هيئة البراز ايضا في الضمور والانتفاخ فان المنتفخ كذب بل البقر يدل على ريقه  
اسی عرب براز کند (نیلا) بھی اسی کی علامت ہے +  
ہیئت براز | گاہے براز کی ہیئت سے بھی استدلال کیا جاتا ہے؛ یعنی اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ پھولا ہوا (منتفخ) ہے، یا ٹھوس اور سکڑا ہوا (ضام) ہے۔ چنانچہ اگر براز گاہے کے گوبر کی طرح پھولا ہوا ہو، تو یہ ریاہ پر دلالت کرتا ہے +

وقد يستدل من وقته فان البراز اذا اسرع خروجه وتقدم العادة فهو دليل ردي يدل على كثرة هراس وضعف القوة الماسكة وان ابطأ خروجه دل على ضعف الهاضمة وبرد الامعاء وكثرة الرطوبة  
اوقات | گاہے براز کے اوقات سے بھی استدلال کیا جاتا ہے؛ چنانچہ اگر وہ (غدار کے بعد کسی سبب محرک کے بغیر) جلد خارج ہو جائے، اور عادت (وقت مقررہ) سے پیشتر آئے، تو یہ خراب علامت ہے؛ اس لئے کہ یہ کثرت صفراء اور ضعف قوت ماسکہ پر دلالت کرتا ہے، اور اگر (ہلکا سی سبب حابس کے) وقت مقررہ سے دیر میں آئے، تو یہ قوت ہاضمہ کے ضعف پر، وراثتوں کی برودت پر، اور رطوبت کی کثرت پر، دلالت کرتا ہے +

والصوت يدل على رياح نافخة  
اخراج براز کے وقت آواز کا ہونا ریاہ نافخہ پر دلالت کرتا ہے +

والا لوان المنكره والمختلفة ردية وسند كرها في الكتاب الجزئي  
براز کے اندر بُرے اور مختلف رنگوں کی موجودگی خراب علامت ہے جس کو ہم نے کتاب جزئی (معاجزات قانون) میں بیان کیا ہے +

وافضل البراز المجتمعة المتشابهة الاجزاء الشديدة الاختلاط المائية باليوسنة الذی ثخنه كخن العسل وهو سهل الخروج ولا يلذع  
بہترین براز | وہ ہے، جو کہ اکٹھا ہوا (پھولا ہوا نہ ہو)؛ بالاجزاء المتشابهة المائية ہوں (متشابه الاجزاء ہوں)؛ اُس کے رفیق اجزاء خشک اجزاء کے ساتھ خوب ملے ہوئے ہوں؛ شہد کے مانند گاڑھا ہو؛ بغیر سوزش کے آسانی سے خارج

لہ بقول آملی، یہاں شہد کے توام سے اس کا طبعی توام مراد ہے، جو نہ بالکل جامد ہوتا ہے، اور نہ بالکل رقیق۔ آملی کے استاد نے اس بیان پر بدلتا لفظ اعتراض کیا ہے کہ توام براز کہ تینہ شہد سے بنا، کوئی مستحکم بات نہیں ہے؛ کیونکہ شہد کا توام نہایت خفیف ہوتا ہے، لہذا اس کی غلطت صلاحیت تک پہنچ جاتی ہے۔ اور کہا ہے اس کی نرمی غایت سیلان تک، ہونی سے (شرت آملی)۔

ولونه الى الصفرة غير شديد  
النتن ولا عادمه غير ذي بقايا بق  
وقراقر غير ذي سبب دية والذی  
خروجہ فی الوقت المعتاد بمقدار  
تقارب الماکول فی الکمية

واعلم انه ليس كل استواء بران  
محمود ولا كل ملاسة فانهما ربما  
كانا للنجس البانغ المتشابه في كل جزء  
وربما كانا لاحتراق وذوبان  
متشابه وهما حينئذ من  
شراعلامات

یہ بھی جاننا چاہئے کہ برستوی براز (بس کا قوام ہوا)  
(ہم) محمود نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ ہر املس (چکن) براز محمود  
ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں بعض اوقات بہترین نفع کی  
وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، جو کہ تمام اجزاء میں یکساں کام کرتا  
ہے (چنانچہ جب یہ صورت ہوتی ہے، تو یہ بھلائی کی علامت  
ہے)؛ اور بعض اوقات یہ دونوں باتیں احتراق و ذوبان  
متشابه کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں (جبکہ تمام اجزاء میں ایک  
جیسا احتراق و ذوبان لاحق ہوتا ہے)۔ جب یہ صورت  
ہوتی ہے تو یہ بدترین علامت ہے +

واعلم ان البراز المعتدل القوام  
الذی هو الى الرقة انما يكون  
محموداً اذا لم يكن مع قراقر وریاح  
ولا كان منقطع الخرج قليلاً قليلاً  
ولا فيجوز ان يكون اندفاعه  
لصلب یا یخالطه من عجل فلابد  
يجتمع - هذا

یاد رکھنا چاہئے کہ معتدل القوام براز، جو کہ رقت  
کی طرف مائل ہو، وہ اُس وقت محمود ہوتا ہے جبکہ اگر ساتھ  
قراقر وریاح موجود نہ ہوں، اور نہ وہ تھوڑا تھوڑا کٹکٹ  
کر خارج ہو (منقطع الخرج نہ ہو)۔ ورنہ ممکن ہے کہ ایسے رتن  
براز کا اندفاع و خروج صمد کی وجہ سے ہو جو براز کے  
ساتھ مل گئی ہو، اور جس نے اُسے اکٹھا ہونے (اور غلیظ بننے)  
کی مہلت نہ دی ہو +

وقد تراعى علامات تظهر في العرق  
وفي اشياء اخرى الا ان الكلام فيها  
اخص بالكلام انجزي ولذا لا يتجدد  
في الكلام الجزئي فصل شرح كلام

گا ہے ایسی علامتوں کا بھی سکاظ کیا جاتا ہے جو پسینہ  
وغیرہ (مثلاً تھوک، درخون حیض وغیرہ) سے متعلق ہیں، لیکن  
ان اشیاء کی گفتگو کے لئے قانون کا حصہ جزئی زیادہ ضروری  
رکھا ہے، اسی وجہ سے تھیں وہاں بول و براز وغیرہ کے



البراس والبول وغير ذلك فافهم حالات کی مزید تفصیل و شرح ملے گی . اس وقت تو تم ان  
جميع ما بيننا ساری باتوں کو ذہن نشین کر لو، جو ہم نے بیان کی ہیں ۔  
ثم الفر الثاني من الكتاب الاول في الطب پہلی کتاب کا دوسرا فن تمام ہوا، جس میں اٹھانوے  
وهو ثمانية وتسعون فصلاً تفصیل تھیں ۔



## فن ثالث

## الفن الثالث

### حفظان صحت

### في حفظ الصحة

وهو يشتمل على فصل واحد وخمسة وعشرون اس فن کے اندر ایک فصل اور پانچ تعلیمیں ہیں ۔  
الفصل المقرر منه في السبب والمرض ضروري الموت فصل مقرر سبب صحت مرض اور یہ کہ موت ضروری ہے  
ان الطب ينقسم بانقسمه الاولی (تمہیں کتاب کے ابتدائی حصہ میں یہ معلوم ہو چکا ہے)  
الی جزئين جزء نظري و جزء عملي کہ طب کی ابتدائی تقسیم سے اس کے دو حصے حاصل ہوتے  
وكلاهما علم ونظر لكن المخصوص ہیں: (۱) حصہ نظری (۲) حصہ عملی . اور یہ بھی تمہیں معلوم  
باسم النظری هو الذي يفيد علم ہو چکا ہے کہ یہ دونوں حصے علم و نظر ہی ہیں . فرق صرف  
اسرائء فقط من غير ان يفيد علم اس قدر ہے کہ جس حصے کا نام "نظری" رکھا گیا ہے ،  
عمل التبتة مثل الجزء الذي يعلم یہ محض رساوہ اعتقادات اور آراء کا علم بحثنا ہے ، اور عمل میں  
فيه امر المزاج والاخلاط والقوى کسی قسم کا علمی اصافہ نہیں کرتا یعنی کیفیت عمل کا اس میں کچھ تذکرہ  
واصناف الامراض والاعراض نہیں ہوتا . مثلاً علم طب کا وہ حصہ جس میں مزاج ، اخلاط ،  
والاسباب اور قوی کا ذکر کیا جاتا ہے ، اور مثلاً وہ حصہ جس میں امراض ،  
اعراض ، اور اسباب کے اقسام بیان کئے جاتے ہیں (یعنی

لہ نظر اور علم دونوں ہم معنی اور مرادفات الفاظ ہیں ۔

و لو نه الى الصفره غير شديد  
النقن ولا عاده غير ذي بقا بق  
وقراقر غير ذي سربديته والذ  
خر وجه في الوقت المعتاد بمقدار  
تقارب الماكول في الكمية

ہو جائے، رنگ زردی مائل ہو۔ نہ زیادہ بدبو دار ہو، اور  
نہ بول بالکل مفقود ہو، اخراج کے وقت بقایا بق و قراقر کی آواز  
پیدا نہ ہو، جھاگ سے خالی ہو، وقت معتاد (مقررہ وقت)  
پر خارج ہو، اور کھانے کی مقدار کے موافق تقریباً اُس کی  
مقدار ہو +

واعلم انه ليس كل استواء براز  
محموداً ولا كل ملاسته فانهما ربما  
كانا للنضج البائع المتشابه في كل جزء  
وربما كانا لاحتراق وذبوان  
متشابه وهما حينئذ من  
شراعلامات

یہ بھی جاننا چاہئے کہ ہر مستوی براز (بس کا قوام ہوا)  
(ہو) محمود نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ ہر اُس (چکن) براز محمود  
ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں باتیں بعض اوقات بہترین نضج کی  
وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، جو کہ تمام اجزاء میں یکساں کام کرتا  
ہے (چنانچہ جب یہ صورت ہوتی ہے، تو یہ بھلائی کی علامت  
ہے)؛ اور بعض اوقات یہ دونوں باتیں احتراق و ذوبان  
متشابه کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں (جبکہ تمام اجزاء میں ایک  
جیسا احتراق و ذوبان لاحق ہوتا ہے)۔ جب یہ صورت  
ہوتی ہے تو یہ بدترین علامت ہے +

واعلم ان البراز المعتدل القوام  
الذي هو الى الرقة انما يكون  
محموداً اذا لم يكن مع قراقر ورياح  
ولا كان منقطع الخرج قليلاً قليلاً  
ولا فيجوز ان يكون اندفاعه  
لصليل فيخالطه مزيج فلايد  
يجتمع - هذا

یاد رکھنا چاہئے کہ معتدل القوام براز، جو کہ رقت  
کی طرف مائل ہو، وہ اُس وقت محمود ہوتا ہے جبکہ اگر اس وقت  
قراقر و ریاح موجود نہ ہیں، اور نہ وہ تھوڑا تھوڑا اکٹھا  
کر خارج ہو (منقطع الخرج نہ ہو)۔ ورنہ ممکن ہے کہ ایسے رقیق  
براز کا اندفاع و خروج صمد کی وجہ سے ہو، جو براز کے  
ساتھ مل گئی ہو، اور جس نے اُسے اکٹھا ہونے (اور غلیظ بننے)  
کی مصلحت نہ ہی ہو +

وقد تراعى علامات تظهر في العرق  
وفي اشياء اخرى الا ان الكلام فيها  
اخص بالكلام الخرجي ولذلك تجد  
في الكلام الخرجي فصل شرح الكلام

گا ہے ایسی علامتوں کا بھی سحاط کیا جاتا ہے جو پسینہ  
وغیرہ (مثلاً تھوک، اور خون حیض وغیرہ) سے متعلق ہیں، لیکن  
ان اشیاء کی گفتگو کے لئے قانون کا حصہ جزئی زیادہ مفصل  
رکھنا ہے، اسی وجہ سے تھیں وہاں بول و براز وغیرہ کے

البراز والبول وغير ذلك فاقسم حالات کی مزید تفصیل و شرح ملے گی۔ اس وقت تو تم ان  
 جمیع مائیناً ساری باتوں کو ذہن نشین کر لو، جو ہم نے بیان کی ہیں۔  
 ثم الفن الثاني من الكتاب الاول في الطب پہلی کتاب کا دوسرا فن تمام ہوا، جس میں اٹھانوے  
 وهو ثمانية وتسعون فصلاً تفصیل تھیں۔



## فن ثالث

## الفن الثالث

### حفظان صحت

### في حفظ الصحة

وهو يشتمل على فصل واحد وخمسة وعلم اس فن کے اندر ایک فصل اور پانچ تعلیمیں ہیں۔  
 الفصل المفرد في السبب والمرض ضروري الموت فصل مفرد؛ سبب صحت مرض اور یہ کہ موت ضروری ہی  
 ان الطب ينقسم بالنسبة الى اولی (تمہیں کتاب کے ابتدائی حصہ میں یہ معلوم ہو چکا ہو  
 الى جزئين جزء نظري وجزء عملي کہ طب کی ابتدائی تقسیم سے اس کے دو حصے حاصل ہوتے  
 وكلاهما علم ونظر لكن المخصوص ہیں: (۱) حصہ نظری (۲) حصہ عملی۔ اور یہ بھی تمہیں معلوم  
 باسم النظرى هو الذى يفيد علم ہو چکا ہے کہ یہ دونوں حصے علم و نظر ہی ہیں۔ فرق صرف  
 اسراء فقط من غير ان يفيد علم اس قدر ہے کہ جس حصے کا نام "نظری" رکھا گیا ہے،  
 عمل التبتة مثل الجزء الذى يعلم یہ محض رسادہ اعتقادات اور آراء کا علم بخشتا ہے، اور عمل میں  
 فيه امر المزاج والاعراض والى اس قسم کا علمی اصناف نہیں کرتا یعنی کیفیت عمل کا اس میں کچھ تذکرہ  
 واصناف الاعراض والاعراض نہیں ہوتا۔ مثلاً علم طب کا وہ حصہ جس میں مزاج، اخلاط،  
 ولا اسباب اور قوی کا ذکر کیا جاتا ہے، اور مثلاً وہ حصہ جس میں امراض،  
 اعراض، اور اسباب کے اقسام بیان کئے جاتے ہیں (یعنی

لہ نظر اور علم دونوں ہم معنی اور مرادفات الفاظ ہیں۔

اس حصہ میں جو چیزیں بیان کی جاتی ہیں، ان کو علی طب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس سے طبیب یا معلم طب کو چند ضروری سائل اور چند ضروری اصطلاحات وغیرہ کا علم حاصل ہو جاتا ہے، \*

اور جس حصے کا نام ”عملی“ رکھا گیا ہے، یہ حصہ کیفیتِ عمل اور کیفیتِ تدبیر نہیں سکھاتا؛ مثلاً (علم طب کا) وہ حصہ جو ہمیں یہ بتائے کہ جس بدن کی مثلاً یہ حالت ہو، اُس کی صحت کی تم کیونکر حفاظت کرو گے؛ اور جس بدن میں مثلاً اس قسم کا مرض ہو، اُس کا تم کیونکر علاج کرو گے۔ تمہیں یہ گمان ہرگز نہ کرنا چاہئے کہ جس حصہ کا نام ”عملی“ ہے، وہ نفسِ مباشرت اور عمل کا نام ہے، بلکہ اس سے مراد وہ حصہ ہے جس میں ”مباشرت اور عمل کا علم“ سکھایا جاتا ہے (یعنی جس میں طریقہ عمل بتایا جاتا ہے؛ اور کسی عمل کا بتانا یا سکھانا بھی دراصل ”علم“ ہی ہے، خالص عمل نہیں ہے)۔ چنانچہ اس بات سے ہم تمہیں گذشتہ بیان میں (کتاب کے ابتدائی حصہ میں) آگاہ کر چکے ہیں \*

(یہ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ) کلیات طب کے حصہ نظری سے فنِ اولِ دفن و دوئم میں ہم فارغ ہو چکے ہیں، اب ہم اپنی توجہ علم طب کے حصہ ”عملی“ کے باقی دونوں حصوں (علم حفظ صحت، اور علم علاج) کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں، اور اسے ہم بطریقہ کلی بیان کرتے ہیں (یعنی حفظ صحت اور علم علاج کے عام اصول لکھتے ہیں):

چنانچہ حصہ ”عملی“ کی دو قسمیں ہیں: (۱) تہِ رست ابدان کی تدبیر کا علم کہ کیونکر ان کی (صحت کی) حفاظت

والمخصوص باسم العملی هو الذي يفيد علم كيفية العمل والتدبير مثل الجزء الذي يعلمك انك كيف تحفظ صحة بدنك بحال كذا وكيف تعالج بدنا به مرض كذا ولا تظن ان الجزء العملی هو لمباشرة والعمل بل الجزء الذي يتعلم فيه علم لمباشرة والعمل وكما تأتد بحرفنا ك هذا فيما سلفت

وقد فرغنا في الفن الاول والثاني من الجزء النظري الكلي من الطب ونحن نصرف وكدنا في الباقيين الى الجزء العملی منه على نحو کلی

والجزء العملی منه ينقسم قسمين احدهما علم تدبير الابدان الصالحة انه

له مباشرت اور عمل دونوں مترادف وہم سے الفاظ میں \*

کیف یحفظ علیہا صحتہا و لا یطیی علم حفظ الصحة کی جائے، اس کا نام "علم حفظ صحت" ہے۔  
والقسم الثاني علم تدبیر البدن المریض کہف (۲) بدن مریض کی تدبیر کا علم کہ کیونکر اسے حالت صحت  
یُرَدُّ اِلٰی حال الصحة و یسمی علم العلاج کی طرف لوٹایا جائے، اس کا نام "علم العلاج" ہے۔  
"علم حفظ صحت" کو اٹھارہ تین حصوں میں تقسیم کر کے تین ناموں سے نامزد کیا ہے: (۱) تدبیر البدن  
ضعیفہ (۲) تقدم بالحفظ (۳) حفظ صحت۔ چنانچہ جو لوگ غلطہ کمزور ہوں، مثلاً بچے اور بوڑھے، یا جو لوگ کسی  
سور تدبیر سے کمزور ہو گئے ہوں، مثلاً ناتین، ان کی تدبیر صحت کو تدبیر البدن ان ضعیفہ کہا جاتا ہے۔ اور جن  
لوگوں کی صحت ضعف کی طرف اہل ہو، اور ان کے بدن میں کسی مرض، یا کسی تغیر کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، ایسے  
لوگوں کی تدبیر کو تقدم بالحفظ کہا جاتا ہے (پہلے سے بچاؤ کی تدبیر کرنا)۔ اور جن لوگوں کی صحت کامل ہو، اور  
ضعف کی طرف قطعاً میلان نہ ہو، ان کی تدبیر کو مطلقاً اور بلا تدبیر حفظ صحت کہا جاتا ہے۔  
اسی طرح "علم العلاج" کی بھی تین قسمیں ہیں: (۱) علاج بالتدبیر (۲) علاج بالذواء (۳) علاج بالید۔  
پہلی صورت میں مرض کا علاج اسباب سے ضروریہ کے تصرفات اور تغیرات سے کیا جاتا ہے، مثلاً غذا میں تصرف  
کرنا، بھوکا رکھنا، تبدیلی آب و ہوا کرنا، ورزش شروع کرنا۔ حام کی خاص خاص صورتوں کا اختیار کرنا، نیند لانے  
کی تدبیریں کرنا وغیرہ۔ دوسری صورت میں دوائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ اور تیسری صورت میں اعمال جراحیہ  
اور ہاتھ پاؤں کے دوسرے کام استعمال کئے جاتے ہیں؛ مثلاً نشتر دینا، جوڑ بٹھانا، فص کرنا، سنگلیاں لگانا،  
داغ دینا، وغیرہ۔ (ید = ہاتھ)  
و نحن نبداً فکتاب فی هذا الفن (اس ضروری تدبیر کے بعد) اب ہم راصل مقصود)  
موجزاً من الکلام فی حفظ الصحة شروع کرتے ہیں، اور اس فن میں (فن سولم میں) اختصار کے  
ساتھ "حفظان صحت" کا تذکرہ کھتے ہیں۔  
فبقول إنه لما کان المبدأ الاول ہم کہتے ہیں: چونکہ ہمارے ابدان کی ابتدائی پیدائش  
یکون ابداننا شیبین احدهما دو چیزوں سے حاصل ہوتی ہے: (۱) مرد کی منی سے (۲)  
المنی من الرجل والاخر من امراة عورت کی منی اور خون حیض سے۔ مرد کی منی کے بارہ میں  
قائم مقام افعال والثانی منی المرأة زیادہ صحیح یہ خیال ہے کہ یہ (انسانی پیدائش کے لئے) قاعداً  
و دم البطم والاخر من امراة در سبب علی کے قائم مقام ہے جو سطح عورت کی منی اور خون حیض "مادہ" کا اصل بنیادی  
قائم مقام مادہ و هذا ان الجوهان کے قائم مقام ہے۔ اور یہ دونوں جوہر (یعنی مرد اور عورت کی منی، دونوں) اس  
مشترکان فی آن کل واحد منہما بات میں شریک اور متحد ہیں کہ ان میں کوہر ایک سیال اور رطب ہے؛ اگرچہ

سِیَالٌ سَرَطِبٌ وَإِنْ اِخْتَلَفَ بَعْدَ اس کے بعد اس اتحاد و اشتراک کے بعد دونوں میں باہم  
ذَلِكْ وَكَانَتْ الْمَائِيَّةُ وَالْاَرْضِيَّةُ اس قدر اختلاف بھی ہے، کہ مائیت اور ارضیت خون میں  
فِي الدَّمِ وَمِنْهُ الْمَرْأَةُ أَكْثَرُ وَالْهَوَلِيَّةُ اور عورت کی منی میں زیادہ ہوتی ہے (یعنی اجزاء مائیلہ و ارضیہ  
وَالنَّارِيَّةُ فِي مَنْى الرَّجُلِ اَغْلَبُ خون میں اور عورت کی منی میں زیادہ ہوتے ہیں) اور مائیت  
وَنَارِيَّةُ مَرْدٍ كِي مَنْى فِي غَالِبٍ ہوتی ہے، (اجزاء ہوائیہ اور  
ناریہ مرد کی منی میں زیادہ ہوتے ہیں) +

وَجِبَ اِنْ يَكُونُ اَوَّلُ اِنْعِقَادِ هَذَيْنِ اس لیے یہ ضروری ہے کہ ان دونوں جوہروں (دونوں  
اِنْعِقَادًا سَرَطِبًا وَاِنْ كَانَ تِلْكَ اِلْاَرْضِيَّةُ مینوں) کا ابتدائی انعقاد رطب ہو، (یعنی ان دونوں مادوں  
وَالنَّارِيَّةُ مَوْجُودَتَيْنِ اِلْتِصَافِيَّيْنِ کے ملنے اور آمیزش پانے کے بعد جو چیز بستہ ہو کر تیار ہوتی  
تَكُونُ مِنْهُمَا وَكَانَتْ اِلْاَرْضِيَّةُ بِمَا ہے، اُس میں رطوبت کا ہونا ضروری ہے)۔ اگرچہ یہ بھی صحیح  
فِيهَا مِنْ الصَّلَابَةِ وَالنَّارِيَّةُ بِمَا ہے کہ (جو چیز ان دونوں مادوں (کی آمیزش) سے تیار ہوگی  
فِيهَا مِنْ اِلْتِصَافِ قَدْ تَعَاوَنَتَا (یعنی جو بدن ان دونوں مینوں کے ملنے سے بنتے گئے) اس میں  
فَصَلَّبَتَا الْمُنْعَقَدَ وَعَقَّدَتَا اجزاء ارضیہ اور اجزاء ناریہ ضرور موجود ہوں گے) اور  
فَضْلَ تَصْلِيْبٍ وَتَعْقِيْدٍ (یہ بھی صحیح ہے کہ) چونکہ اجزاء ارضیہ میں صلابت ہوتی ہے اور  
اجزاء ناریہ میں پکانے کی قوت (قوت انصاف و ہضم) ہوتی ہے  
اس لئے یہ ضروری ہے کہ جو چیز دونوں مینوں کے ملنے کے  
بعد ایک بستہ صورت میں تیار ہوگی، یہ دونوں قسم کے اجزاء  
ایک دوسرے کی باہمی امداد کر کے اس کی صلابت، سختی، اور  
بستگی میں اضافہ کر دیں گے (اور اُسے زیادہ سخت، زیادہ  
منجملہ اور زیادہ بستہ بنا دیں گے) +

اَلْكُنْهَ لَيْسَ يَبْلُغُ ذَلِكْ حَدَّ اِنْعِقَادِ الْاَجْسَاءِ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ باوجود سختی، اور بستہ  
الصَّلْبَةِ مِثْلَ الْحَجَارِ وَالزَّجَاجِ حَتَّى ہونے کے) اس کی سختی اور بستگی پتھر اور کانچ جیسے سخت اجسام  
اَلَا يَتَحَلَّلُ مِنْهَا شَيْءٌ اَوْ يَتَحَلَّلُ مِنْهَا شَيْءٌ غَيْرِ کی سختی اور بستگی کی سی نہیں ہوتی ہے، کہ اس سے کچھ تحلیل ہی  
مَحْسُوسٌ فَتَكُونُ فِي اَمْنٍ مِنَ الْاَفَاتِ نہ ہو سکے، یا اگر اس سے کچھ تحلیل ہو، تو غیر محسوس سا ہو، اور  
اِعْجَازُهُ بِسَبَبِ التَّحْلُلِ دَائِمًا اَوْ طَوِيلًا دائمی تحلیل سے یا عرصہ دراز کے تحلیل سے ہوا نہیں لاحق ہو سکتی

الزمان جلداً

ہیں، ان سے وہ بچا رہے +

ولیس الامر هكذا ولذلك فان بلدنا  
مَعْرِضَةٌ لِنَوْعَيْنِ مِنَ الْآفَاتِ وَكُلُّ  
وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَهُ سَبَبٌ مِنْ دَاخِلٍ  
وَسَبَبٌ مِنْ خَارِجٍ

نہیں یہ بات نہیں ہے، بلکہ ہمارا بدن متناسخ اور  
مرطوب ہے کہ اس کی رطوبتیں ہمیشہ تحلیل ہوتی رہتی ہیں +  
اس لئے کہ ہمارے ابدان دو قسم کی آفتوں کے آماجگاہ ہیں، اور  
ان دونوں قسم کی آفات کے لئے دونوں قسم کے، اندرونی اور

بیرونی اسباب ہیں +

وَاحِدٌ نَوْعِي الْآفَةِ هُوَ تَحْلُلُ الرُّطُوبَةِ  
الَّتِي مِنْهَا خُلِقْنَا وَهَذَا قِسْمٌ  
بِالْتَدَارِ

پہلی قسم کی آفت تو اس رطوبت کا تحلیل ہونا ہے  
جس سے ہماری پیدائش ہوئی ہے، چنانچہ ہمارے بدن کے  
رطوبات کا تحلیل بند رہ جاتی رہتا ہے +

وَالثَّانِي تَعَفُنُ الرُّطُوبَةِ وَفَسَادُهَا  
وَتَغْيِيرُهَا عَنِ الصُّلُوحِ الْأَمَلَةِ  
الْحَيَوَةِ

اور دوسری قسم کی آفت رطوبات (بدنی  
رطوبات) کا تعفن و فساد ہے، اور ان کا اس قابل نہ رہنا کہ یہ  
زندگی اور حیات کو جاری رکھ سکیں +

وهذا غير الوجه الأول وإن كان  
يؤدى تادياً ذلك إلى الجفاف  
بأن تَفْسُدَ الْأَرْصُوبَةُ وَتُخَالِفَ  
هَيْئَةَ صَلُوحِهَا لِأَنَّ شَمْسَ  
الْخَرِّ الْأَمْرَ تَحْلُلُ عَنْ التَّعَفُّنِ فَان  
الْعَفُونَةُ أَوَّلًا تَفْسُدُ الرُّطُوبَةَ  
ثُمَّ تَحْلُلُهَا وَتَذَرُ الشَّيْءَ الْيَابِسَ  
الْمَرْمَادِي

یہ دوسری صورت پہلی صورت سے الگ ہے، اگرچہ  
اس کا انجام بھی پہلی صورت کی طرح ہی ہوتا ہے کہ بدن کی  
رطوبتیں زائل ہو کر خشک ہو جاتی ہیں؛ بایں طور کہ تعفن  
و فساد کی وجہ سے پہلے رطوبتیں بگڑ جاتی ہیں، اور ان کی  
ہئیت و کیفیت ہمارے بدن کے لائق نہیں رہتی ہے؛ پھر  
آخر کار تعفن کی وجہ سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ عفونت کا  
کام ہی یہی ہے کہ پہلے یہ رطوبات کو بگاڑ دیتی ہے، اس کے  
بعد انہیں تحلیل کر دیتی، اور خشک خاک کی جسم (کے ذرات) کو  
پراگندہ اور منتشر کر دیتی ہے +

وهاتان الآفتان خاسرتان  
عن الآفات للآحققة من أسباب  
أخرى كالبرد والجهد والسهموم والنوع  
تفرق الاتصال المهلك وسائر

یہ دونوں قسم کی آفتیں "ان آفات سے الگ ہیں جو  
دوسرے (غیر طبعی) اسباب کی وجہ سے ہمارے بدن میں  
لاحق ہوا کرتی ہیں، مثلاً برد و جھرجھا دینے والی شدت کی ستری،  
گرم دھوپیں یا سمیات کا استعمال، تفرق اتصال کی جنگ

الامراض

قسمیں، اور سارے امراض :-

ولكن النوعين المذكورين اخص  
بجئنا هذا وأخرى ان نعتبرهما  
في حفظ الصحة

لیکن ہماری اس بحث کا تعلق محض اُن ہی دونوں  
بجئنا هذا وأخری ان نعتبرهما  
آفات اس قابل ہیں کہ "حفظانِ صحت" میں ان کا کما کما

کیا جائے :-

یعنی جہاں تک ممکن ہو، بدن کو تحلیل اور تعفن سے بچایا جائے؛ تاکہ انسان زیادہ عرصہ تک جی سکے، اور  
اُس کی عمر دراز ہو، ورنہ بدنی رطوبات کا تحلیل ایک ایسی لازمی چیز ہے کہ اس سے منفر کی کوئی صورت نہیں، اور اسکا  
انجام "لازمی موت" ہے۔ قدرتِ دافِئہ رکچہ ہیں اگر حاصل ہے، تو صرف اس قدر کہ حتی الامکان تحلیل کی مقدار کو کم  
کیا جاسکتا ہے، اور عمر کے دراز کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح رطوبات کا تعفن بھی ایک کثیر الوقوع  
آفت ہے۔ اگر اس کو روکا نہ جائے، تو اس کا انجام بھی موت ہی ہے۔ اس لئے حفظانِ صحت میں اس کو بھی کافی  
اہمیت حاصل ہے۔ اگرچہ چند دوسری ضروری چیزیں بھی ہیں، جن سے انسان کو گاہ بگاہ واسطہ پڑا کرتا ہے؛ مگر  
وہ اس بارے میں اتنی اہمیت نہیں رکھتی ہیں :-

وكل واحد منهما يقع من اسباب  
خارجية ومن اسباب باطنية واما  
الاسباب الخارجية فمثل الهواء  
المحلل والمعفن واما الاسباب  
الباطنية فمثل الحار والبريدية  
التي فينا المحللة لمرطوباتنا  
والحرارات الغريبة المتولدات  
فينا عن اغذيتنا وغيرها  
المعفنة لمرطوباتنا

یہ دونوں قسم کے آفات (تحلیل و تعفن رطوبات) دونوں  
قسم کے، بیرونی و اندرونی، اسباب سے لاحق ہوا کرتے ہیں۔  
چنانچہ بیرونی اسباب میں سے مثلاً ہوا کہ لیجے جو رطوبات  
کو تحلیل بھی کرتی ہے، اور ان میں عنونت بھی پیدا کر سکتی ہے۔  
اور اندرونی اسباب میں سے مثلاً حرارت غریزہ کو لیجے،  
جو ہمارے بدن کے اندر ہوتی ہے، یہ ہمارے بدن کی رطوبتوں  
کو تحلیل کرتی رہتی ہے؛ اسی طرح (اندرونی اسباب میں سے)  
حرارت غریبہ کو لیجے، جو ہمارے بدن میں مختلف اغذیہ وغیرہ  
سے پیدا ہو جاتی ہے، یہ ہمارے بدن کی رطوبتوں کو تعفن  
کر دیتی ہے :-

وهذا الاسباب كلها متعادلة  
على تحفيظنا

یہ سارے کے سارے اسباب (اسبابِ محللہ و معفنہ) ہمارے  
بدن کی رطوبات کے خشک کرنے پر ایک دوسرے کے معاون  
و مددگار ہوا کرتے ہیں (اور روز بروز ہمارے بدن میں خشکی



بڑھتی ہی چلی جاتی ہے) \*

بل اول استکمالنا وبلوغنا و تمکیننا  
من افاعیلنا یكون بجفاف کثیر  
یعرض لنا  
بلکہ ہمارے بدن کی ابتدائی تکمیل، (اس کے بعد)  
ہماری جوانی، اور ہمارے بدن میں افعال و حرکات کی قدرت  
کا حاصل ہو جانا، یہ سب اُس کافی خشکی و بیہوشی کا نتیجہ ہے  
جو ہمیں لاحق ہوتی ہے \*

خلاصہ یہ ہے کہ جس مادہ منویہ اور نطفہ سے انسان کی پیدائش ہوئی ہے، اگر یہ اسی طرح مرطوب  
اور سیال رہے، اور اس کی رطوبات خشک نہ ہوں، تو نہ بدن مکمل طور پر بنکر تیار ہو، نہ جوانی کی صورت پیدا ہو،  
اور نہ اعضا میں ایسی قدرت حاصل ہو، جس سے انسان بڑے بڑے قوی حرکات اور زور کے کام انجام  
دے لیتا ہے \*

اس تمہید کے بعد کہ برقی رطوبات کا تحلیل ہونا ضروری ہے، اور یہ کہ اس سے منقر کی کوئی صورت  
نیں، اب شیخ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ موت کا ۲۱ ضروری ہے، اور اس سے بچاؤ کی کوئی تدبیر نہیں :

ثم لیستمر الجفاف الی ان یتمر

مزا ضروری

اس رہے

پھر اس خشکی کا سلسلہ برابر اس طرح قائم رہنا  
ہے کہ اسکی پوری تکمیل ہو جاتی ہے، لہذا بدن کی  
رطوبت مزید یہ پورے طور پر تحلیل ہو جاتی ہے، اور اسکے  
تحلیل ہو جانے کے بعد حرارت غریبہ یہ جو اسی رطوبت کے  
ساتھ قائم تھی، بجھ جاتی ہے، حتیٰ کہ موت آ جاتی ہے۔ اسی  
قسم کی موت کو "طبعی موت" کہا جاتا ہے) \*

وهذا الجفاف الذی یعرض لنا

موت سے

امرض وری لا یدل منه فان فی

منقر نہیں

اول الامر ما تكون فی غایة

الرطوبة و یجب الاحالة ان تكون

حرارتهما مستولیة علیها و الا

اختلفت فیها ففی تفعل فیها

لا محالة دائما و تحفمها دائما

یہ خشکی جو ہمارے بدن کو لاحق ہوتی ہے، ایک  
ایسی ضروری چیز ہے کہ اس سے چھٹکارہ کی کوئی  
صورت نہیں کیونکہ ہم ابتدائی زمانہ میں رطوبہ کی ابتدائی  
صورت میں) نہایت درجہ مرطوب ہوتے ہیں (اس زمانہ  
میں رطوبت کا بہت ہی غلبہ ہوتا ہے)۔ اور باوجود اسکے  
(کہ رطوبت اس زمانہ میں بکثرت ہوتی ہے) یہ بھی ضروری ہے  
کہ ہمارے بدن کی حرارت رطوبت پر غالب ہو، ورنہ اگر  
ہمارے بدن کی حرارت غالب ہونے کی بجائے مغلوب اور

دہی ہوئی ہو تو) وہ اس رطوبت میں دب کر ٹھٹ جائے (اور  
حرارت بدنہ ایسی حالت میں اپنا کوئی کام نہ کر سکے)۔ انفرض  
وہ اس رطوبت میں برابر اپنا عمل جاری رکھتی ہے، اور اسکو  
ہمیشہ خشک کرتی رہتی ہے۔ +

ویکون اول ما یظہر من تجفیفھا  
حوالی الاعتدال

(بدنی حرارت کی) اس تجفیف کا اثر جو اولاً نمودار  
ہوتا ہے، وہ (لازمی طور پر) اوسط درجہ کا ہوتا ہے (یعنی  
بدن میں پہلے اوسط درجہ کی خشکی لاحق ہوتی ہے، جیسا کہ  
مثلاً جوانی کے زمانے میں اعضا اوسط درجہ کے خشک  
اور سخت ہوتے ہیں) +

ثم اذا بلغت ابداننا الى الحد  
المعتدل من الجفاف والحراۃ  
بما لها فلا یكون التجفیف بقدر  
التجفیف الاول بل اقوی لان المادۃ  
اقل فہی اقبل فیؤدی لا محالة  
الی ان یزداد التجفیف علی المعتدل  
فلا یزال یزداد لا محالة الی ان یفنی  
الرطوبة فتصیر الحراۃ الغریزیۃ  
بالعرض سبباً لاطفاء نفسھا اذا  
صار سبباً لافناء مادتها  
کالمسراج الذی ینطفئ اذا فنیت  
مادته

بیر جب ہمارا بدن خشکی کے اوسط درجہ تک پہنچ  
جاتا ہے، اور حرارت اپنی اُسی حالت پر قائم رہتی ہے، تو  
اس وقت (حرارت کا) عمل تجفیف پہلی تجفیف کے برابر  
نہیں رہتا، بلکہ اس وقت اس کا عمل پہلے سے زیادہ  
ہو جاتا ہے، کیونکہ اس وقت مادہ کم ہوتا ہے (اور  
بہت سی رطوبتیں جوانی کے زمانہ تک تحلیل ہو جاتی ہیں)،  
اسلئے وہ تجفیف کو زیادہ قبول کرتا ہے (اور تحلیل کی زیادتی  
کی وجہ سے خشکی جلد جلد بڑھتی چلی جاتی ہے)۔ انفرض اسکا  
لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حد اعتدال سے تجفیف بڑھ جاتی  
ہے، اور اسی طرح روز بروز بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، حتیٰ کہ  
ایک وقت ایسا آتا ہے کہ (بدن کی) ساری رطوبت فنا  
ہو جاتی ہے، اور حرارت غریزیہ اپنے مادہ کو فنا کر کے بالعرض  
اپنے آپ کو بجھانے کا خود ہی ذریعہ بن جاتی ہے۔ اسکی  
مثال اُس چراغ کی سی ہے، جو اپنے مادہ ریتیل کے ختم  
ہونے پر (خود بخود) گل ہو جاتا ہے۔ (اسی طرح زندگی کا  
چراغ بھی رطوبت غریزیہ کے ختم ہو جانے پر بجھ جاتا ہے) +

وکلما اخذ التجفیف فی الزیادۃ  
اخذت الحرارة فی النقصان فرض  
دائمًا محجور مستمر الی الامعان وعجز  
عن استبدال الرطوبة بدال  
ما یحلل متزائدًا دائمًا فیزداد  
التجفیف من وجهین

پھر جس قدر تجفیف بڑھتی چلی جاتی ہے، اُسی قدر حرارت  
گھٹتی چلی جاتی ہے، جس سے حرارت کی بے بسی کا سلسلہ روز  
بروز بڑھتا ہی چلا جاتا ہے، اور جتنی رطوبت تحلیل ہو چکی ہے  
اس کے عوض اور بدل لانے پر اسکی بے بسی یوں فیوٹا کرتی ہی  
کرتی چلی جاتی ہے۔ بہر حال اس سے تجفیف میں دو طور پر اضافہ  
ہوتا چلا جاتا ہے:

احدہما لتناقص لحوق المادۃ  
والآخر لتناقص الرطوبة فی نفسها  
بتحلیل الحرارة

ایک تو اس وجہ سے کہ مادہ کی درآمد میں کمی آ جاتی  
ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ جتنی رطوبت بدن میں موجود  
ہے۔ وہ بھی بذات خاص حرارت کی تحلیل سے گھٹتی چلی  
جاتی ہے۔

فیزداد ضعف الحرارة لاستیلاء  
البیوسۃ علی جوہر الاعضاء  
ونقصان الرطوبة الغریزیۃ  
التي هی کالمادۃ والدھن  
للسراج لان السراج لہ  
رطوبة تان ماء و دھن یقوم  
بأحدہما وینطفئ بالأخر  
کذلک الحرارة الغریزیۃ تقوم  
بالرطوبة الغریزیۃ و تنطفئ  
بالغریبۃ

بہر حال حرارت غریزیہ کا ضعف روز بروز اس وجہ  
سے بڑھتا چلا جاتا ہے کہ (۱) جو ہر اعضا میں پیوست کا  
غلبہ ہو جاتا ہے، اور (۲) اس وجہ سے کہ رطوبت غریزیہ  
(روز بروز) گھٹتی چلی جاتی ہے، جو بدن کے لئے ایسی ہے۔  
جیسا کہ چراغ کے لئے روغن اور مادہ (یعنی جس طرح بنا مادہ  
اور روغن کے چراغ جل نہیں سکتا ہے، اسی طرح بلا رطوبت  
غریزیہ کے بدن کے اندر حرارت غریزیہ قائم نہیں رہ سکتی ہے)  
کیونکہ چراغ میں دو قسم کی رطوبتیں ہوتی ہیں: ایک پانی اور  
دوسری تیل۔ ایک رطوبت سے رتیل ہے، چراغ جلتا ہے،  
اور دوسری رطوبت سے بجھ جاتا ہے۔ اسی طرح حرارت غریزیہ  
کا حال ہے، جو رطوبت غریزیہ کے ساتھ تو قائم رہتی ہے، مگر  
رطوبت غریبیہ سے بجھ جاتی ہے۔

واخر دیا دالرطوبة الغریبۃ  
اس وجہ سے حرارت غریزیہ کا ضعف بڑھتا چلا

لہ بعض مخصوص قسم کے شیشے کے ظروف ہوتے ہیں، جن میں نیچے پانی بھر دیا جاتا ہے، اور اوپر تیل، اور بیج جس جتنی  
کسی طریقے سے کھڑی کر دی جاتی ہے۔

التي هي عن ضعف الهضم التي جاتا ہے کہ رطوبت غریبہ جو حرارت غریزہ سے کہہ چرائے کے ہی کا اس طوبہ المائۃ للسراج پانی کے مانند بجھانے والی رطوبت ہے، ضعف ہضم کی وجہ سے روز افزوں بڑھتی ہوئی چلی جاتی ہے \*

فاذا اتم الجفاف طفیت الغریزة پس جب رطوبت غریزہ کے جفاف کی تکمیل ہو جاتی ہے فکان الموت بطبیعہ تو حرارت غریزہ بجھ جاتی ہے۔ اسی کا نام "طبعی موت" ہے \*

وانما بقی البدن مدة بقاءه پھر یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ انسان جتنے عرصہ تک لا کان رطوبة الطبیعیۃ لا ولیۃ کہ زندہ رہتا ہے، اس کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ اس شخص قاومت تحلیل حرارة العالم کی ابتدائی رطوبت غریزہ جو اس کے بدن میں لطفہ سے، وحرارة بدنہ فی غریزہ یا والدین کے مادہ منویہ سے بہت ہی قلیل مقدار میں حاصل وما یحدث من حرکاتہ ہذا ہوتی ہے) اتنے عرصہ دراز تک (پوری زندگی تک) تمام المقاومۃ المدیۃ فانہا دنیا کی حرارتوں کا، خود اس شخص کی بدنی حرارت کا، جو طبعاً اضعف قواً من ذلک اس کے بدن میں پیدا ہوا کرتی ہے، اور اس حرارت کا

مقابلہ کرتی اور تحلیل سے بچی رہتی ہے، جو اس شخص کے بدن اور اعضاء کے اندر حرکات سے پیدا ہوتی رہتی ہے؛ کیونکہ اس رطوبت کے اندر (قلب مقدار کی وجہ سے) اتنے مقابلہ کی سکت نہیں ہے کہ اتنے عرصہ دراز تک اتنی حرارتوں کی قوت تحلیل سے مقابلہ کرے، اور خرچ نہ ہونے پائے) \*

بلکہ اگر یہ رطوبت اتنی حرارتوں سے اتنے عرصہ دراز تک (مقابلہ کرتی رہتی ہے، تو اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جس قدر یہ رطوبت تحلیل ہو جاتی ہے، اسکا بدل و عوض یعنی غذا (کک کے طور پر) برابر پہنچتی رہتی ہے \*

پھر یہ بھی ہم (فن اول کی تعلیم سویم کی تیسری فصل میں) بیان کر چکے ہیں کہ غذا میں قوت کا تصرف اور عمل ایک حد ہی تک (اور ایک مدت ہی تک) قائم رہتا ہے

لکن انما اقامها استبدال بدل ما یتحلل منها وهو الغذاء

ثم قد بینا ان الغذاء انما تنصرف فیہ القوة وتستعملہ الی حد

زندہ کرازل سے اب تک، ہمیشہ قوت جہانگیر کام کرتی رہے کہ موت اور بڑھاپا نہ آنے پائے۔ شیخ نے فصل مذکور میں لکھا ہے کہ ”تمام جسمانی قوتیں تنہا ہی اور ختم ہونے والی ہیں؛ کوئی قوت ان تک نہیں ہے۔ اس مسئلہ کو دلیل دہرہاں سے علم طبعی میں ثابت کیا گیا ہے۔“

وصناعة حفظ الصحة ليست صناعة تضمن الأمان عن الموت ولا تخليص البدن عن الآفات الخارجية ولا أن تبلغ بكل بدن غاية طول العمر الذي بحسب الأنساب مطلقاً

علم حفظ صحت موت اور بڑھاپے سے روک نہیں سکتا

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ علم حفظ صحت کوئی ایسا علم نہیں ہے کہ انسان کو مرنے سے بچائے رکھے؛ نہ اس کا یہ کام ہے کہ بدن کو بیرونی آفات مثلاً ڈوبنے، گھٹنے، کٹنے، دینے وغیرہ سے بچائے رکھے؛ نہ اس علم کا یہ فریضہ ہے کہ عام انسانوں کے سچاٹے و رازی عمر جو پائی جاتی ہے، اس کی انتہا تک مثلاً ایک سو بیس سال تک ہر شخص کو پہنچا دے۔

دنیا کی بیشتر آبادی میں ”دراز ترین عمر“ کی جو مثالیں ملتی ہیں، وہ لگ بھگ ایک سو بیس سال کی ہوتی ہیں۔ اگرچہ شاذ و نادر مثالیں اس سے بڑی بھی پائی گئی ہیں۔ گیلانی کہتا ہے: ”اگر کوئی امر مانع نہ ہو اور تیر حفظان صحت کا پورا پورا احاطہ رکھا جائے، تو دنیا کی بیشتر آبادی میں لوگوں کے جو مزاج پائے جاتے ہیں، وہ ایک سو بیس سال تک پہنچنے کی قابلیت و استعداد رکھتے ہیں۔“

روایات و حکایات میں یہ جو ملتا ہے کہ پہلے زمانہ میں لوگوں کی عمریں بہت زیادہ دراز ہوا کرتی تھیں؛ حتیٰ کہ حضرت نوحؑ کے متعلق منقول ہے کہ اُنکی عمر نو سو سال کے قریب ہوئی ہے؛ اس کے متعلق لوگوں نے جواب دیا ہے کہ اُس زمانہ میں آج کل کی طرح اتنے بڑے سال (۱۲ ماہ کے) نہیں ہوتے تھے۔ مگر دوسرے لوگوں نے اس کا دوسرا جواب دیا ہے، وہ یہ کہ اُس زمانہ میں اوضاع فکلیہ (تاروں اور سیاروں کی وضع اور ان کی چال) کچھ اس قسم کے تھے کہ وہ درازی عمر پر موثر ہوتے تھے۔

ابھی زندگی قرشی کہتے ہیں: تمام لوگوں کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ موت ایک ضروری چیز ہے؛ اس سے کسی طرح مفرا و جھٹکارہ نہیں۔ ہاں بعض متقدمین دعیان فلسفہ کا خیال ہے کہ دنیا میں ہمیشہ زندہ اور باقی رہنا غیر ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے مخصوص دوائیں تیار کی تھیں، اور ان کو شیشیوں میں حفاظت سے رکھا تھا، جنکے بارہ میں انکا دعویٰ تھا کہ یہ دوائیں موت سے باز رکھنے والی ہیں (از حکایت جالینوس)۔

پھر قرشی کہتے ہیں کہ : موت ایک ضروری چیز ہے۔ اور یہ کہ ”بقا دوام“ بخشد و جوہ سنائی حکمت و مصلحت ہے :

(۱) انسان کے بدن کی ترکیب جن عناصر اور اجزاء سے ہوئی ہے، یہ (نفسا، ماحول میں) تفرق و انتشار کے خود طالب ہیں، اور یہ کہ قوت مؤثرہ کوئی ان تھک چیز نہیں ہے کہ اُس کا فعل بدن میں ہمیشہ جاری رہ سکے۔  
(۲) بدن کی ترکیب جن اجسام سے ہوئی ہے، یہ بخارات بنکر اُڑانے کی قابلیت رکھتے ہیں، اور یہ کہ بدل مایخل یعنی غذا کا ایک نہ ایک وقت ختم ہو جانا ضروری ہے، کیونکہ غذا کے حصول کا ذریعہ بھی کوئی نہ کوئی جسمانی قوت ہی ہے، اور ہر جسمانی قوت ایک نہ ایک دن ختم ہو جانے والی چیز ہے۔

(۳) انسانی زندگی کے لئے قوتِ غاذیہ کی ضرورت ہر حال ہے : اور قوتِ غاذیہ کا عمل یقیناً حرارت کے ساتھ ہوتا ہے، اور حرارت کا کام مادہ کو تحلیل کرنا ہے۔ پھر اس حرارت کا فعل (تجفیف و طوبت و دما) روز بروز امتداد زمانہ کے ساتھ استمرار اور دوام تاثیر کی وجہ سے قوی تر ہوتا چلا جاتا ہے، اور نقطہ بہ نقطہ مادہ اور طوبت کم ہوتی چلی جاتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا ایک دن ختم ہو جانا ضروری ہے۔

(۴) اگر بقا و دوام اور ابدی زندگی کی صورت قائم ہوتی، تو اگلے لوگوں کی کثرت کی وجہ سے ہم لوگوں کی پیدائش کا سامان ہی نہ رہتا یہ لوگ تمام جان کی غذا اُس کھا پی کر بڑھ کر جاتے، اور پھر تنگے بعد کے تلاش پڑے رہتے؛ نہ ہیں رہنے کو مکان ملتا، اور نہ کھانے کو غذا ملتا ہوتی۔

(۵) اگر کوئی آدمی نہ مرنے، تو یقیناً ظالم کو بھی موت نہ آتی، اور جہان میں ظالم کا ظلم و جور برابر قائم رہتا جو یقیناً حکمت و مصلحت کے سنائی ہے۔ ایسی حالت میں مظلوم کو کسی دوسری زندگی میں ظالم سے داد خواہ ہونے کی توقع رہے گی، اور نہ کسی امید پر دنیا کے لوگ دنیاوی لذتوں کو ترک کر کے نیک بننے کی تمنا کرینگے۔  
نہ ہو مرنے تو جینے کا خراکیا

گیانی کہتا ہے کہ قرشی کے ان براہیں و دلائل میں کئی باتیں قابل غور ہیں :

بل انما تضمن اھرمین من العفونۃ بلکہ علم حفظ صحت تو محض دو باتوں کا ضامن و کفیل بتنا  
اصلاً و حمایۃ السطوبۃ کی ہے : (۱) اس علم کے ذریعہ طوبت و غربت یہ کو عفونت سے  
لا یسرع الیہ التحلل قطعاً باز رکھا جاتا ہے (یا باز رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے)۔

(۲) طوبت و غربت یہ کی نگہبانی کی جاتی ہے کہ وہ بہت جلد تحلیل نہ ہو جائے (چنانچہ اس مقصد کے لئے ہر قسم کے غیر طبعی محلات سے روکا جاتا ہے، اور بدل مایخل یعنی غذا مناسب

مقدار میں پہنچائی جاتی ہے) +

وفی قوتھا ان تبقى الى صدقة یقتضیہا بحسب مزاجہا الاول

چنانچہ اس رطوبت میں اتنی شان اور قابلیت ہوتی ہے کہ جب اسکو عفونت اور تحلیل زائد سے محفوظ کر لیا جاتا ہے،

تو اس مدت اور اس عمر تک ختم نہیں ہوتی ہے؛ جب تک ہر شخص اپنے ابتدائی اور اصلی مزاج کے لحاظ سے زندہ رہتا ہے +

ویکون ذلک بالتدبیر الصواب اور اسکے ذرائع (یعنی رطوبت کو عفونت سے بچانے اور

فی استبدال البدن بدل ما یحلل تحلیل زائد سے باز رکھنے کے ذرائع) تین ہیں: (۱) بدن کے منہ مقدار امکن وبال تدبیر بدل ما یحلل حاصل کرنے کے حتی الامکان صحیح تدبیر اختیار کئے

المانع من استیلاء اسباب معجلۃ جانیں۔ (۲) جن اسباب سے رطوبت کے جلد خشک ہونیکا

للتجفیف دون الاسباب الموجبة اندیشہ ہے، ان کے دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ (۳)

للتجفیف وبالتدبیر المحرز عن تولد ایسے تدابیر و ذرائع اختیار کئے جائیں کہ بدن میں عفونت لاحق

العفونة بحماية البدن وحراسته نہ ہو؛ جس کی صورت یہ ہے کہ بدن کی نگہداشت کی جائے،

عن استیلاء حرارة غریبة خارجا اور بیرونی یا اندرونی طور پر بدن کے اندر حرارت غریبہ کا غلبہ

او داخل اذلیست الا بدن ان کلہا متساویۃ اسلئے کہ تمام لوگ رطوبت اصلہ اور حرارت اصلہ کی قوت

فی قوت الرطوبة الاصلية (مذکورہ بالا شان و قابلیت) کے لحاظ سے باہم مساوی اور ایک

والحرارة الاصلية بل الا بدن جیسے نہیں ہوتے (کہ سب کی عمریں برابر ہوں)؛ بلکہ لوگ اس

مختلفۃ فی ذلک بارہ میں اختلاف رکھتے ہیں (بعض لوگوں کی رطوبت جلد خشک

ہو جاتی ہے، اور بعض لوگوں کی دیر میں؛ اور اسی لحاظ سے ان کی عمریں دراز ہوتی ہیں؛ چنانچہ شیخ کہتے ہیں: +

وکل بدن حد فی مقامة اور ہر بدن میں اس لازمی جفا و تحلیل سے (جس سے

الجفا الواجب یقتضیہ مزاجہ جھٹکارہ کی صورت میں) مقابلہ کرنے کی ایک معین حد اور

وحرارۃ الغریزیۃ ومقدارہ ایک مقررہ اندازہ ہوتا ہے، جو حسب تقاضائے مزاج اصلی

رطوبتہ الغریزیۃ لا یتعداہ حسب تقاضائے حرارت غریزیہ، اور حسب تقاضائے مقدار

ولکن قد یسبقه بوقوع اسباب رطوبت غریزہ یہ (کم و بیش) ہوتا ہے۔ جس حد سے کوئی شخص معینۃ علی الجفیف او مہلکہ بوجہ آگے تجاوز نہیں کر سکتا (اور اس معین مدت سے زیادہ جی نہیں سکتا)؛ بلکہ بعض اوقات اُس حد سے پہلے ہی اُسکا

خاتمہ ہو جاتا ہے (اور وہ شخص گویا قبل از وقت مر جاتا ہے) جسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بعض اوقات ایسے اسباب لاحق ہو جاتے ہیں جو رطوبت غریزہ کے (قبل از وقت) خشک و تحلیل کرنے پہلے داکرتے ہیں (مثلاً غیر طبعی حرکات، اعراض نفسانیدہ استفرغات وغیرہ) جو زندگی میں پیش آیا کرتے ہیں (۱) یا وہ اسباب کسی دوسرے طور پر باعث ہلاکت ہوتے ہیں (مثلاً ڈوبنا، گھٹنا، کٹ کر مر جانا، وغیرہ)

اس بیان کا حاصل یہ ہوا کہ موت کی تین قسمیں ہیں:

- (۱) وہ موت جو حسب اتفاق نراج رطوبت غریزہ کے لازمی تحلیل سے واقع ہوتی ہے، جس میں کوئی غیر طبعی سبب قبل از وقت تحلیل کا سبب نہیں بنتا ہے، اور نہ قبل از وقت کسی دوسرے سبب موت آتی ہے۔
- (۲) وہ موت جو ایسے اسباب سے واقع ہوتی ہے، جو قبل از وقت تحلیل زائد کے باعث بنتے ہیں، مثلاً غیر طبعی حرکات، اعراض نفسانیدہ، استفرغات، جو زندگی میں پیش آیا کرتے ہیں۔
- (۳) وہ موت جو دیگر اسباب ملکہ اور اتفاقی ساختات سے واقع ہوا کرتی ہے، مثلاً ڈوبنا، تلوار سے کٹنا، وغیرہ۔

اس کتاب کے ابتدائی حصے میں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ شیخ کے نزدیک ”طبعی موت“ وہی پہلی قسم ہے، جسکی مدت ہر شخص کے لئے، اُس کے مزاج کے لحاظ سے، الگ الگ مقرر ہے۔ مگر بہت سے لوگ دوسری موت کو ”طبعی موت“ کہا کرتے ہیں، اور ”عارضی موت“ تیسری قسم کو، جو اتفاقی حادثات سے پیش آیا کرتا ہے۔ (گیلانی) چنانچہ شیخ فرماتے ہیں:

و کثیر من الناس یقول ان الالاجال الطبیعیۃ ہی ہذا وان الالاجال العرضیۃ ہی اخری بہت سے لوگ آجال طبعیہ (طبعی موتیں) نہیں موتوں کو کہا کرتے ہیں (جو زندگی کے ایسے اسباب تعلق سے لاحق ہوا کرتی ہیں، جو تحلیل زائد کے باعث بنا کرتے ہیں)؛ اور

آجال عرضیہ دوسری موتوں کو (جو ملکہ اسباب اور اتفاقی ساختات کی وجہ سے لاحق ہوا کرتی ہیں)۔ حالانکہ صحیح



وہی خیال ہے، جسکو شیخ ابتدا سے کتاب میں ظاہر کر چکا ہے؛  
یعنی ”طبعی موت“ وہی ہے، جو رطوبت غریزیہ کی طبعی اور ضروری  
تحلیل سے واقع ہوا، اور جس میں ایسے اسباب شریک نہ ہوں،  
جو قبل از وقت تحلیل کے باعث بنتے ہیں) +

چنانچہ ”علم حفظ صحت“ ہی کا یہ فریضہ ہے کہ وہ بدن  
انسان کو مناسب امور کے تحفظ سے (اور اسباب مستضروریہ  
کی مناسب پابندیوں کے ذریعہ) اُس عمر تک پہنچا دے، جو  
اُسکے لئے ایک طبعی مدت (اجل طبعی) ہے +  
ان امور مذکورہ کے تحفظ کی دکیل و کفیل دو قوتیں ہیں  
اور حفظانِ صحت میں طبیب (دور اصل) مامی دونوں قوتوں کی  
خدمت کرتا ہے (اور طبیب کے تمام تدابیر: مساعی اور جد و  
جہد کا حاصل محض یہی ہوتا ہے) +

وكان صناعة حفظ الصحة هي  
المبلغه بدلت الانسان هذا  
السن الذي يسمي اجلاً طبعياً على  
حفظ الملائمات  
وقد وكل بهذا الحفظ قوتان مجتهدتا  
الطبيب

ایک قوت ”طبعیہ“ یعنی غاذیہ ہے، جو بدن کے اُن  
اجزاء (اعضاء) کے تحولات کا بدل و عوض حاصل کرتی ہے؛  
جسکے جوہر میں اجزاء ارضیہ اور مائیکہ کا غلبہ ہوتا ہے؛ اور  
دوسری ”قوت حیوانیہ“ یعنی قوت نابغہ ہے، جو روح کے  
تحولات کا بدل و عوض حاصل کرتی ہے، جس کا جوہر ہوائی  
اور ناری ہے (یعنی جسکے جوہر میں اجزاء ہوائیہ اور ناریہ  
کا غلبہ ہے) +

احد هما طبعیة وهي الغاذية فيحلف  
بدل ما يتحلل من البدن الذي  
جوهره الى الارضية والمائية والثانية  
حيوانية وهي القوت النابضة فيحلف  
بدل ما يتحلل من الروح الذي  
جوهره هوائي وناري

ان دونوں قوتوں کے اعمال جب تک پورے طور پر درست ہوتے ہیں، اُس وقت تک دونوں آنتوں  
تحلل و تعفن سے بدن بچا رہتا ہے؛ مناسب غذا اور ہوا پہنچتی رہتی ہے؛ غذا اگر اعضا کے لئے  
بدل ما يتحلل بنجاتی ہے، تو ہوا روح کے لئے بدل ما يتحلل ہے +  
اب شیخ بتانا چاہتے ہیں کہ قوت غاذیہ کی بدن کو ضرورت کیا ہے، اور یہ کہ قوت غاذیہ مواد غذائیہ  
میں کیا عمل کرتی ہے +

ولما لم يكن الغذاء شيئاً باعتمداً  
چونکہ غذا ایسے (جسکو ہم کھاتے ہیں)؛ غسل

بالفعل خلقت القوة المغيرة (یعنی اعضا کے) متغی کے (یعنی اعضا کے) متغیہ نہیں ہوتیں (بلکہ ان  
 لتغیر لاغذیة الی مشابہة المتغیة یا اغذیہ کے اور اعضاء کے درمیان جو ہر کیفیت کے لحاظ سے  
 بالفعل بل الی کو تھا غذاء بالفعل و بہت کچھ اختلاف ہوا کرتا ہے) اس لئے ایک ایسی قوت بدن  
 بالحقیقة کے اندر بنا دی گئی ہے جو ان غذاؤں میں تغیرات پیدا کر کے

بالفعل متغی کے (یعنی غذا حاصل کرنے والے اعضاء کے)  
 مشابہ بنا دے، — (نہیں) — بلکہ انہیں بالفعل حقیقی غذا  
 بنا دے :

گوشت اور روٹی وغیرہ جو ہم کھاتے ہیں، اور جنکو ہم "غذا" کہا کرتے ہیں، یہ بالفعل غذا نہیں ہیں  
 اور نہ "حقیقی غذا" ہیں؛ بلکہ ان کو ہم مجازاً اس وجہ سے غذا کہتے ہیں کہ ان میں حقیقی اور بالفعل غذا بننے  
 کی قابلیت ہوتی ہے۔ یہ غذائیں حقیقت میں "بالقوة" ہیں۔ غذا "بالفعل" تو اس سے کہتے ہیں جو عضو متغی  
 کے مشابہ ہر لحاظ سے ہو؛ کیا بلحاظ کیفیت، اور کیا بلحاظ جہز۔ اور یہ ظاہر ہے کہ روٹی اور گوشت وغیرہ  
 ہر لحاظ سے ہمارے اعضاء سے مشابہ نہیں ہوتے؛ ہاں جب یہ بدنی اخلاط و رطوبات میں تبدیل ہو جاتے  
 ہیں، اور پھر ان میں سلسلہ تغیرات جاری رہتا ہے، تو یہ بتدریج اعضاء کی ساخت سے مشابہ ہوتے  
 چلے جاتے ہیں، حتیٰ کہ جب پورے طور پر عضوی ساخت کے مشابہ ہو جاتے ہیں، تو اس عضو کی ساخت پر  
 شامل ہو کر اس کا جز ہو جاتے ہیں +

وخلق لذلك آلات و مجاری ہی چنانچہ اس مقصد کے لئے (یعنی اس مقصد کے لئے کہ  
 للجدب والدفع والامساك والضمم وہ قوت غذاؤں کو بالفعل حقیقی غذا بنا دے) چند آلات  
 و مجاری جذب، دفع، امساك، اور ہضم کے لئے بنا دیے  
 گئے ہیں تاکہ ان کی مدد سے مناسب مواد کا انجذاب ہو سکے  
 فضلات اعضاء سے خارج ہو سکیں، مناسب مواد کو اعضاء  
 اور ساختوں کے اندر رد کیا جاسکے، اور قوت باضمہ ان میں  
 میں مناسب تغیرات کر سکے، اس کے بعد قوت مغیرہ + یا  
 بالفاظ دیگر، قوت غاذیہ ان مواد کو جو بدن بنا سکے +

گیلائی کہتا ہے کہ چونکہ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ زندگی کا دار مدار قوت نابضہ (قوت حیوانیہ)  
 پر ہے، اس لئے شیخ نے اس کے ذکر کرنے کی چند ان ضرورت نہ سمجھی +

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ قوت حیوانیہ، جس سے قلب متحرک رہتا ہے، اور جس سے نسیم اور خون شریانی تمام اعضاء میں پہنچتا ہے، جب اپنا کام نہ کرے گی، تو ظاہر ہے کہ اعضاء سے قوت حیات باطل ہو جائیگی اور جب اعضاء سے قوت حیات باطل ہو جائے گی، تو یہ بھی ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا تغیرات، جنکو قوت غذائی کا نفل کہا گیا ہے، بھی باطل ہو جائیگی۔

فبقول ان ملاک الامور فی صناعة حفظ الصحة هو تعديل الاسباب العامة اللازمة الملتكوسة و اکثر العناية بها هو فی تعديل امور سبعة تعديل المزاج و اختيار ما يتناول وتنقية الفضول و حفظ التركيب و اصلاح المستنشق و اصلاح الملبوس و تعديل الحركات البدنية و النفسانية و يدخل فیها بوجیه ما النوم و اليقظة

ان سارے امور کے بتانے کے بعد اب ہم کہتے ہیں کہ "صناعت حفظ صحت" (علم حفظان صحت) کا دارو مدار ان عام اور ضروری اسباب (اسباب شہ ضروریہ) کی تعدیل (میان روی) پر ہے، جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ان اسباب میں سے بھی زیادہ تر توجہ مندرجہ ذیل سات امور کی تعدیل کی طرف کی جاتی ہے (یعنی حفظان صحت کے اصول کے لحاظ سے مندرجہ ذیل سات امور میں میان روی کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے) : (۱) مزاج انسانی کو مناسب ہوا وغیرہ سے اعتدال پر قائم رکھنا — (۲) مناسب ماکول و مشروب کا اختیار کرنا — (۳) بدنی فضلات کا تنقیہ — (۴) بدنی ترکیب (اور عضوی ساخت) کی حفاظت — (۵) ہوا مستنشق کی اصلاح — (۶) ملبوسات بدنی کی اصلاح (یعنی ان چیزوں کی اصلاح جو بدن سے مس کرتی ہیں، جن میں لباس بھی شامل ہے) — (۷) بدنی اور نفسانی حرکات کی تعدیل (میان روی)؛ اور نیند اور بیداری انہیں بدنی اور نفسانی حرکات میں کسی کیسی طرح داخل ہے (کیونکہ یہ بتایا جا چکا ہے کہ نیند سکون سے مشابہ ہے، اور بیداری حرکت سے)۔

وانت تعرف مما سلف بیانہ انه لا اعتدال حد واحد ولا للصحة

گزشتہ بیان میں (بحث مزاج میں) تمہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ نہ اعتدال کے لئے کوئی ایک معین حد ہے (یعنی اعتدال کے لئے کوئی واحد نقطہ مقرر نہیں ہے، جس میں

وسعت اور گنجائش نہ بھل سکے)۔ اور نہ صحت کا یہ حال ہے  
 رکہ ہمیشہ ایک ہی نقطہ پر ہوا کہے، بلکہ مزاج معتدل  
 یا مزاج صحیح ایک کافی وسعت رکھتا ہے، اور کسی ویشی  
 کے لحاظ سے یہ دو حدود سے گھرا رہتا ہے۔ چنانچہ  
 مختلف لوگ باوجود باہم مختلف المزاج ہونے کے صحیح  
 اور تندرست پائے جاتے ہیں) +

اولا ايضا كل واحد من المراض  
 داخل في ان يكون صحته ما او  
 اعتدالاً ما في وقت ما بل لا  
 بين الا مريضين  
 اسی طرح یہ بھی درست نہیں ہے کہ ہر مزاج کسی کسی  
 وقت کسی نہ کسی صحت میں، یا کسی نہ کسی اعتدال میں داخل  
 ہو چنانچہ بہت سے لوگوں کے مزاج ملتے ہیں، جو صحت  
 اور اعتدال سے خارج ہوتے ہیں)؛ بلکہ معاملہ ان دونوں  
 باتوں کے بیچ میں ہے +

یعنی نہ اعتدال و صحت اتنی تنگ چیز ہے کہ سب ایک ہی نقطہ پر ہوں، اور اس میں گنجائش نہ بھل سکے  
 اور نہ اس قدر وسیع ہے کہ جو مزاج بھی ملے، وہ سب حدود اعتدال و صحت میں داخل ہو جائیں۔ بلکہ معاملہ  
 ان دونوں باتوں کے لحاظ سے بیچ میں ہے: یعنی اعتدال و صحت میں ایک کافی گنجائش ہوتی ہے، جس میں  
 بہت سے مزاج باوجود اختلاف رکھنے کے صحیح و تندرست ہوتے ہیں، اور بہت سے مزاج حدود اعتدال  
 و صحت سے خارج ہو کر "مزاج مریض" کی حد میں داخل ہو جاتے ہیں +

فلیندا اولاً بتعلیم تدبیر المولود  
 المعتدل المزاج في الغاية  
 (اس تمہید کے بعد) اب ہیں اولاً ایسے بیچ کی تدبیر  
 بتائی جائے، جو مزاج کے لحاظ سے پورے طور پر معتدل  
 پیدا ہوا ہو (رہے بچوں کے امراض، تو انکا ذکر تیسری  
 فصل میں آتا ہے) +

## تعلیم اول: (بچوں کی) تربیت

## التعلیم الاول فی التربیة

وهو اربعة فصول  
 الفصل الاول تدبیر المولود كما يولد الى ان ينضج  
 اما تدبیر المولود والحوامل واللوآی یفتارین  
 اس تعلیم میں چار فصلیں ہیں۔  
 فصل اول: تدبیر مولود، پیدائش سے کھڑے ہونے تک  
 رہی حاملہ عورتوں، اور ان عورتوں کی تدبیر

الولادة فستكتب في الكا قاي ويل جنک ولادت کے دن قریب ہوں، تو اسکا بیان عنقریب  
الجزئية جزئی مباحث میں (معاصجات قانون میں) آنے والا ہے (اور)

وہیں جنین کا حفظان صحت بھی لکھا جائیگا) +

واما المولود المعتدل المزاج اذا جب بچہ پیدا ہو، اور وہ بلحاظ مزاج کے معتدل ہو یعنی  
ولد فقد قال جماعة من الفضلاء وہ بچہ تندرست اور صحیح پیدا ہو، اور اسکا سانس جاری ہو تو  
انه يجب ان يبدأ اول شئ فيقطع اس کے لئے فاضل اطباء کی ایک جماعت کی ہدایت کے مطابق  
سنة فوق اسربع اصابع وتربط سب سے پہلے جو تمبر کی جائیگی، وہ یہ سہ کہ بچہ کی ناف (پینے  
بصوف نفی قتل فتلا لطيفاً کی ناف سے لگی ہوئی نال) چار انگلی اور پے کاٹی جائے، اور اس کے  
لا يولم ويوضع عليها خرقة بعد زوال كزنان سے متصل ایک انگلی کے فاصلہ پر) ایک پاک  
مغموسة في الزيت صاف ادون سے (ادنی دوسرے سے) باندھا جائے جسے ہلکا

سابٹ لیا گیا ہو، تاکہ بچہ کو (دورہ کی سختی سے) کوئی تکلیف  
نہ پہنچے۔ پھر اس پر دوغن زیتون سے ترکیبا ہوا خرقة (کپڑا)  
رکھ دیں +

گاہے نال کو کاٹنے سے پہلے ہی دو مقام سے باندھ لیتے ہیں، ایک بچہ کی ناف سے متصل، اور دوسرے  
تین چار انگلی اور پر۔ پھر ان دونوں گہ ہوں کے بیچ میں نال کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ اس عمل کی وجہ سے شیر  
اور بچہ کے جریبان خون کا اندیشہ جاتا رہتا ہے +

ہندوستان میں بسا اوقات روغن زیتون کی بجائے کپڑہ کو سرسوں کے تیل میں تر کر دیتے ہیں، پھر  
یہ دھبی جو ناف پر رکھی جاتی ہے، بقول گیلانی اس کے لئے ”کمان“ بہتر ہے۔ لیکن کمان کا بدل ہم مل ہتھال کر کئے ہیں۔ ملی  
بندہ تیل اور کپڑا اصولی طور پر پاک اور صاف ہونے چاہئیں، ورنہ کٹی ہوئی ناف میں عفونت، ورم، اور تفرج کا  
اندیشہ ہے۔ تیل میں دھبی کو ڈال کر خوب گرم کر لیا جائے، تو اس سے تعفن کا اندیشہ بہت کم ہو جاتا ہے +

ومما اهرب من قطع السرة ان يوحذ ناف کاٹنے میں یہ بھی ہدایت کی جاتی ہے کہ ہلدی،  
عروق الصفرة ودم الاخوين والا بنزوت دم الاخوين، انزروت، زہرہ، آشنہ، سب دوائیں  
والکون والاشنة والمزاجاء سلو وسمو وین علی ستر ہموزن لیکر باریک پس لیں، اور کٹی ہوئی ناف پر چھڑکیں +  
یہ دوائیں، جبکہ ناف پر چھڑکنے کی ہدایت کی گئی ہے، جراحات کے لئے مفید ہیں، خون بند کر کے  
زخم کو جلد خشک کر دیگی، اور تازہ زخم کو سموت عفونت سے باز رکھیں گی +

ان دواؤں کے چھرنے کے بعد اس طرح بٹی باتمدہ دیں کہ ناف دینی رہے، تاکہ متور السرد یعنی ان کے  
اوبھر آنے کا اندیشہ نہ رہے؛ ورنہ بہت سے بچوں میں ناف یا ہرادیہر آتی ہے، اور شکم پر یہ غیرا منظر نظر  
آتا ہے +

ناف کاٹنے سے پہلے ہی اگر بچہ کے منہ کو چھپ دار بعم سے صاف کر لیا جائے۔ تو مناسب ہے +  
ویبادرالی تصلیح بد نہ بماء الملی اسکے بعد بشرہ کو سخت اور جلد کو قوی کرنے کے خیال  
الرفیق یصلب بشرته ویقوی سے جلد تر بچہ کے بدن کی تیج کی جائے۔ یعنی بچہ کے بدن پر نمک  
جلداتہ کارفیق پانی (جس میں زیادہ نمک نہ ہو) لگا یا جائے +

بچہ میں بقا بل بچی کے کس قدر زیادہ نمک ملا یا جاتا ہے۔ نمک کم لانے کی ہدایت اسلئے کی جاتی ہے کہ  
نمک کی حدت و قوت سے بچہ کی جلد میں زیادہ تکلیف نہ پہنچے +

واصلح الاملاح ماخالطه شی من ہترین نمک اس مقصد کے لئے وہ ہو سکتا ہے، جس  
شاد بخ و قسط و ساق و حلبہ میں کسی قدر شاد بخ، قسط۔ ساق، علیہ (یعنی)۔ اور صعتر کی  
وصعتر آمیزش ہو +

اس موقع پر نمک جس مقصد سے استعمال کیا جاتا ہے، ان دواؤں کی آمیزش سے یہ مقصد بہتر طریقہ پر  
حاصل ہوتا ہے، اور نمک کا نعل ان کے نعل سے ملکر قوی ہو جاتا ہے؛ کیونکہ یہ دوائیں حمل، قابض، اور  
مجفف ہیں +

ولا یصلح الفہ ولا فمہ لیکن بچہ کی ناک اور اس کے منہ کو اس نمک سے بچایا  
جائے (کیونکہ ناک اور منہ کی غشاء نمک کی تیزی کی متحمل نہیں ہو سکتی)  
اور نہ ان جھلیوں میں اس کی حاجت ہے کہ ان میں سختی پیدا  
کی جائے) +

والسبب فی ایثارنا تصلیت بد نہ بچہ کے بدن (اور اس کی جلد) کو ہم سخت کرنا کیون چاہتے  
انہ فی اول الولادۃ یتادی من ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیزیں بچہ کے بدن سے لگتی ہیں،  
کل ملاق یتخشہ ویستبدہ وذلك ابتدائے پیدائش میں (نازک ہونے کی وجہ سے) بچہ کا بدن  
لرقة بشرته وحرارته فکل شی ہر چیز کو کھردرا اور ٹھنڈا محسوس کرتا ہے (اور تمام چیزوں سے  
عندہ بارساد و صلب و خشن اُسے تکلیف پہنچتی ہے)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نوزائیدہ بچہ  
کا بشرہ رقیق ہوتا ہے، اور نوزائیدہ بچہ گرم ہوتا ہے (کیونکہ

وہ ابھی گرم مقام سے باہر نکلا ہے۔ اور ابھی تک اُسے کسی ٹھنڈی چیز کی ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا ہے، اسلئے اُس کے نزدیک (بیرونی دنیا کی) ہر چیز ٹھنڈی، سخت اور کھردری ہے +

وان اجتہنا الى ان نكسر التملیحة و  
ذلت اذا كان كثير الوسخ والرطوبة  
فعلنا ثم نغسله بماء فاتر ونسقي  
مغريه دانما باصابع مقلية الاظفار  
ويقطر في عينيه شئ من الزيت  
اگر نورائیدہ بچہ کے بدن پر میل کچیل اور رطوبت فراوان ہو تو اس میں کوئی مقلیہ (تھوڑا سا گرم) پانی سے نلانا چاہئے۔ اور بچہ کے تھنوں کو ہمیشہ انگلیوں سے، جگے جگے ناخن کٹے ہوئے ہوں صاف کرتے رہنا چاہئے۔ اور کسی قدر روغن زیتون بچہ کی آنکھ میں ٹپکا دینا چاہئے +

ویدا غلغ دبرہ بالخنصر لينفتح  
بچہ کی مقعد میں چھوٹی انگلی داخل کر کے گدانا چاہئے تاکہ راستہ کھل جائے اور بچہ کا مخصوص پاخانہ معارستہ سے خارج ہو جائے، جو پورے عرصہ حل میں بند پڑا رہتا ہے + بچہ جب تک رحم کے اندر پڑا رہتا ہے، اُس وقت تک زہن سے کچھ کھانا پیتا ہے، نہ دُبر سے پاخانہ پھرتا ہے، اور نہ ناک اور نہ سے سانس لیتا ہے۔ اس لئے جب بچہ پیدا ہوتا ہے، تو تبرکے لئے گدگانے کی ضرورت پڑتی ہے، تاکہ راستہ کھل جائے، جو اب تک بند پڑا ہوا تھا، اور اس نئے راستہ سے براز چل سکے + ویتونی ان یصیبه جرد  
اس کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ بچہ کو ٹھنڈ لگنے نہ پائے +

فاذا سقطت سترته وذلك بعد ثلثة  
ایام ادا ربعة فالصواب ان یدر  
علیه ما دالصدف و ما د  
عرقوب العجل او الرصاص المحرق  
مسحوقا ایھا کان بالشراب  
جب بچہ کی ناف گر جائے، جو (عموماً) تین چار روز میں گر ا کرتی ہے، تو اس وقت مناسب یہ ہے کہ خاکستر صدف، یا خاکستر عرقوب عجل (بچھڑے کی ایڑی کی نس) یا قلعی سوختہ، ان میں سے کوئی ایک چیز لیکر اور باریک کر کے شراب کے ساتھ (یعنی پہلے شراب لگا کر) ناف پر چھڑک دی جائے +

واذا اردنا ان نقمطه فيجب  
بچہ کی تقیط جب بچہ کی تقیط کی جائے (یعنی جب بچہ کے ہاتھ

لہ تقیط کا رواج ہمارے ملک میں نہیں ہے، تاہم ایران، خوجا و غیرہ میں اس کا رواج ہو +

ان تبدل القابله و تغیر اعضا ۴ پاؤں پٹی سے باندھے جائیں، تو قابلہ (دایہ) کو چاہئے کہ پہلے بالرفق فترض مایستعرض و نرمی اور آہستگی سے بچہ کے اعضا کو دبا دبا کر ٹھیک کرے؛ حتیٰ قد مایستدق وتشکل کل عضو یعنی جن اعضا کو چوڑا ہونا چاہئے، انہیں چوڑا کرے، اور جن اعضا کو باریک اور دقیق ہونا چاہئے، انہیں باریک کرے، علیٰ احسن شکله کل ذلک بغمین اور ہر عضو کو (اپنے ہاتھوں کی ہمارت سے) ملکی بہترین شکل پر لطیف باطراف الاصابہ و تتوالی لے آئے۔ یہ سارے کام نہایت نرمی اور آہستگی سے انگلیوں فی ذلک معاودات متوالیہ کے سروں کے ذریعہ دبا دبا کر کئے جائیں، اور چند روز تک اس عمل کو دوہرایا جائے۔

وتدیم مسیح عینیہ بشیٰ کالحریر و غمّ مثنیہ لیسہل انفصال لبول عنہا قالم کو چاہئے کہ بچہ کی آنکھیں رشیم جیسی کسی (نرم دنا کی) چیز سے برابر پوچھتی رہے؛ اور پیشاب کراتے وقت (بچہ کے شانہ کو دبا دیا کرے؛ تاکہ شانہ سے پیشاب بہ آسانی خارج ہو سکے۔

شمنفزش یدیدہ وتلصق ذرا عیہ برکتیہ پھر قابلہ کو چاہئے کہ (تقیط کئے وقت) بچے کے دونوں ہاتھوں کو پھیلا دے، اور ان کو دونوں زانوں سے ملا دے (تاکہ دونوں ہاتھ سیدھے رہیں، اور بندش کی وجہ سے ان میں کجی نہ آئے)۔

وتعممہ او تقلنسہ بقلنسوی مہند مہ علیٰ اسہ بچے کے سر پر یا پگڑی باندھ دی جائے، یا ٹوپی پہنائی جائے، جو سر پر ٹھیک بیٹھ جائے۔

آلی کہتا ہے: تاکہ سر کی شکل محفوظ رہے، اور تاکہ بچے کے دماغ میں ٹھنڈک نہ لگے ورنہ اسے نزل ہو جائے گا۔

وتنومہ فی بیت معتدل الهواء بچہ کو ایت کمرہ میں سلا یا جائے، جس کی ہوا معتدل لیس بیاسد ہو، ٹھنڈی نہ ہو۔

بچہ کو بہت سلا بہتر ہے۔ کمرہ پر سلانے سے شانہ کی شکل کے بگڑ جانیکا اندیشہ، اور پٹ سلانے سے بچہ کے سانس لینے میں تنگی واقع ہوتی ہے۔ پھر جب نیند سے بیدار ہو، ترقیق دکھل دیا جائے، تاکہ اس کی بندہ نرکی کھف سے نجات پے، اور اس کے فضلات خارج ہو سکیں۔ گیلانی



و يجب ان يكون البيت الى الظل  
والظلمة ما هو ولا يسطع فيه شعاع غالب

یہ بھی ضروری ہے کہ بچہ کی خواہ گاہ سایہ دار اور تاریک  
موسم سرما میں ہماری عورتیں بچہ کو دھوپ میں سلاتی ہیں، اور اسکو تجربہ مفید سمجھتی ہیں۔ مترجم

و يجب ان يكون رأسه في مرقده  
اعلى من سائر جسده ويجذران

یہ بھی ضروری ہے کہ بچہ کو بستر پر بچے کا سر اس کے سارے  
جسم سے اونچا رہے۔ (جبکی صورت یہ نہیں ہے کہ بچہ کے سر پر  
تکیہ رکھا جائے، اس سے بچہ کی گردن مڑ جاتی ہے؛ بلکہ  
پلنگ کے سرانے کو بلند رکھا جائے) اور اسکا خیال بھی  
ضروری ہے کہ بچہ کو بستر پر اس طرح نہ سلا یا جائے، جس سے  
اسکی گردن، یا ہاتھ پاؤں، یا پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے۔ (مثلاً  
اسکی گڑھی یا ٹوپی سوتے وقت اس طرح نہ پڑی رہے کہ اسکی  
گردن ٹیڑھی رہے)۔

و يجب ان يكون احمامه بالماء  
المعتدل صيفاً وبالما لل الى الحار رة

بچہ کو نہلانا موسم گرم گرما میں بچہ کو معتدل پانی سے (اوسط درجہ)

کے گرم پانی سے، جو زیادہ گرم نہ ہو) غسل دینا چاہئے۔ اور

جاڑوں میں ایسے پانی سے جو حرارت کی جانب اس سے زیادہ

مائل ہو، مگر بہت تیز گرم نہ ہو۔

واصل وقت يغسل ويستحم به فيه

اصل وقت غسل و استحمام بہ فیہ

هو بعد نوم لا طول وقد يجوز ان

ہو بعد نوم لا طول وقد يجوز ان

يفعل في اليوم مرتين او ثلاثا وان ينقل

بالتدريج الى ما هو اضر باله

الفتور ان كان الوقت صيفاً واما

في الشتاء فلا يفارق به الماء

المعتدل الحار رة

و انما يحمم بمقدار ما يستحسن

بدنه ويحیی شمع يخرج ويصان

صاخره عن سبق الماء اليه

احتیاط برتی جائے کہ کان کے سوراخ میں پانی نہ چلا جائے +  
اس مقصد کے لئے غسل کے وقت کان میں روئی رکھ دی جائے، اور غسل کے بعد اگر یہ گمان ہو کہ کان کے اندر کچھ پانی چلا گیا ہے، تو اسے چوس کر خارج کر دیا جائے +

و یجب ان یکن اخذ وقت لغسل نملاتے وقت بچہ کی گرفت اس طرح ہونی چاہئے کہ  
علیٰ ہذا الصفتہ یوخذ بالید قابلہ اپنے دائیں ہاتھ سے بچہ کو پکڑ کر اپنی بائیں کلائی پر  
الیمنہ علی الذراع الایسر معتمداً اس طرح رکھ دے کہ بچہ کا سینہ قابلہ کی بائیں کلائی پر رہے  
علی صدرہ دون بطنہ بچہ کا پیٹ کلائی پر نہ رہے، (گرفت کی یہ صورت اس

وقت کی ہے، جبکہ بچہ کے پچھلے اعضاء کو دھونا ہو) +  
ویجتہد فی وقت الغسل ان یلزم غسل کے وقت (یعنی بچہ کے اگلے اعضاء کے دھونے  
سراحتاً ظہرہ و قدما لا رأسہ کے وقت حتی الامکان) اس امر کی کوشش کی جائے کہ نرمی  
بلطف و سرفق اور سہولت کے ساتھ غسل دینے والے کی دونوں ہتھیلیاں

بچہ کی پشت سے لگی رہیں، اور بچہ کا سر اس کے دونوں قدم  
سے، (تاکہ بچہ پلٹ کر گر نہ پڑے) +

اسکی صورت گیلانی نے اس طرح بتائی ہے کہ قابلہ اپنی ٹانگوں کو ملا کر پھیلا دے، اور زان پر بچہ  
کو اس طرح ٹا دے، جس طرح پٹنگ پر ٹانے کے لئے ہدایت کی گئی ہے، (یعنی چپٹا ٹا دے) اور ٹانگوں پر  
بچہ کو اس طرح ٹا دے کہ بچہ کا سر قابلہ کے دونوں قدم کی پشت سے لگا رہے، یہ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں  
پانی ڈالنے والا دوسرا ہی آدمی ہوگا +

ثم یشفہ جھرق ناعمة ویمسحہ اس کے بعد نرمی کے ساتھ بچہ کا بدن کسی ملائم کپڑے  
بالرفق ویضعہ اولاً علی بطنہ ثم سے پوچھ کر خشک کر دیا جائے، اور اسکے بعد اسے پہلے  
علی ظہرہ ولا یزال مع ذلک یمسحہ پیٹ کے بل (پیٹ) ٹا دیا جائے، پھر پشت کے بل (چپٹا)  
ویغمر ویشکل ثم یرد فی عصب اس کے ساتھ ساتھ (یعنی بچہ کے بدن کو پوچھنے اور ٹانے  
فی خرقة ویقطر فی النفع الزیت کے ساتھ ساتھ) برابر بچہ کے اعضاء کو پوچھتے رہیں، ملنے رہیں  
العذاب فانہ یغسل عینہ و اور شکل درست کرتے رہیں، اور ہر عضو کو اس کی وضع اور  
طبقا تھا شکل پر لانے کی (تعمیت کی طرح) کوشش کریں، اور اسکے  
بعد کسی کپڑے کی پٹی (نمط) باندھ دیں۔ اور بچہ کی ٹانگ

میں روغن زیتون شیر میں ٹپکا دیں۔ اس سے آنکھ اور اس کے  
طبقات دھل جاتے ہیں +

## الفصل الثامنہ فی تدبیر الرضاع ونقل فصل (۲) بچہ کی رضاعت اور تغذیہ کی تدابیر

اس فصل میں دو باتوں کا تذکرہ ہے: (۱) تدبیر رضاعت، یعنی دودھ پلانے کی تدابیر و ہدایات۔  
(۲) دودھ پلانے کے زمانہ میں اور اس کے بعد بچہ کو دودھ سے دوسری بھاری غذاؤں، مثلاً ردئی، چاول،  
دال وغیرہ پر لگانا۔ یعنی دودھ سے دوسری غذاؤں کی طرف بچہ کو منتقل کرنا +

واما کیفیت الرضاعه وتغذیته بچہ کی رضاعت اور اصول تغذیہ کے بارہ میں مندرجہ  
فیجب ان یرضع ما امکن بلبین امہ ذیل ہدایات پر کاربند ہونا چاہئے: (۱) جہاں تک ممکن ہو  
فانہ اشبه الاغذیۃ بجمہور سلف یہ ضروری ہے کہ بچہ کو اس کی اپنی ماں کا دودھ پلا جائے؛  
من غداۃ وہو فی الرحمہ کیونکہ بچہ رحم مادر میں جس غذا سے اب تک تغذیہ حاصل  
اعنے طمٹ امہ فانہ بعینہ کرتا رہا ہے، یعنی ماں کا خون حیض، اس کے جوہر سے ماں  
ہو المستحیل لبناً و هو اقبل لذات ہی کا دودھ بمقابلہ دوسری غذاؤں کے زیادہ مشابہ اور  
وآلف لہ حتیٰ انہ قد صحّ بالتجربۃ مانٹل ہو سکتا ہے؛ اسلئے کہ وہی ماں کا خون (جو حیض کی  
ان القامہ حکمۃ امہ عظیم النفع صورت میں عروق سے خارج ہوا کرتا ہے) چھاتیوں میں آکر  
جلد فی دفعہ مایو ذیہ دودھ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے، جو بچہ کے لئے ایک شئی

ماون ہے، اور اسکو بچہ کی طبیعت زیادہ گرم جو شئی اور توجہ  
سے قبول کر لیتی ہے۔ حتیٰ کہ یہ بات تجربہ سے پوری اور تر  
چکی ہے کہ بچہ کی اذیتوں کو (جو بہت زیادہ تکلیف دہ نہ ہوں)  
دور کرنے کے لئے بچہ کے منہ میں ماں کا سر پستان دیدینا  
بہت کارگر اور سودمند ثابت ہوتا ہے (اور بچہ اس سے  
اتنی لذت پاتا ہے کہ دوسری تکلیفوں کو بھول جاتا ہے) +

(۲) یہ بھی مناسب ہے کہ بچہ کو دن میں صرف دو تین  
بار ہی دودھ پلایا جائے۔ (یعنی بعض اوقات دن میں  
صرف دو بار ہی دودھ پلانا کافی ہوتا ہے، اور بعض

ویجب ان یکتفی بار رضاعہ فی الیوم  
مرتین او ثلثا

اوقات تین بار) +

ولا یبدأ فی اول الامر فی ارضاعه  
باسضاع کثیر

(۳) ابتدائی زمانہ میں بچہ کو زیادہ دودھ نہ پلایا جائے (یعنی اس کے پیٹ کو یک سخت بلا فاصلہ دیئے، بھر نہ دیا جائے، کہ بچہ کو گرائی شکم لاحق ہو جائے، بلکہ اس طرح دودھ پلایا جائے کہ جب بچہ دودھ پینے لگے، تو بیچ میں تھوڑا تھوڑا وقفہ دیدیا جائے کہ بچہ تھک نہ جائے، اور وہ آرام لے لیا کرے) +

على انه يستحب ان یکون من  
یرضعه فی اول الامر غیر امه  
حتى یعتدل مزاج امه

(۴) لیکن ابتدائی زمانہ میں اچھا یہ ہے کہ ماں کے سوا کوئی دوسری عورت اس وقت تک دودھ پلائے، جب تک ماں کا مزاج درست ہو جائے اور وہ بیشتر عوارض درد و حرارت وغیرہ کے قبیلے سے ساکن ہو جائیں جو عموماً اس وقت پیدا ہو جایا کرتے ہیں) +

والاجود ان یلعق عسلًا ثم یرضع  
(۵) (ولادت کے بعد) بہتر یہ ہے کہ بچہ کو پہلے شہد چٹایا جائے، اس کے بعد دودھ پلایا جائے +

شہد باوجود مرغوب الطبع ہونے کے مودہ کو دھو دیتا ہے، بدن میں حرارت پیدا کرتا ہے، اور دودھ کی دیگر رطوبات کے ضرر سے بچاتا ہے +

ویجب ان یحلب من اللبن الذی  
یرضع منه ایصب فی اول النهار  
حلبتان او ثلثه ثم یلعم الحلمة  
وخصوصًا اذا کان باللبن عیب

(۶) یہ بھی مناسب ہے کہ صبح کے وقت بچہ کو دودھ پلانے سے پہلے چھاتیوں سے دو تین مرتبہ دبا کر دودھ نکال لیا جائے، (تاکہ پہلا دودھ جو سرپستان کے پاس جاری لبن میں ہو کر تا ہے، وہ نکل جائے)، اس کے بعد بچہ کے منہ میں سرپستان ڈالا جائے، خصوصاً جبکہ دودھ میں کوئی عیب بھی ہو +

ولا ولی باللبن الردی والمخلیف

(۷) اگر ہر مرتبہ دودھ پلانے سے پہلے سرپستان کو دھو لیا جائے، تو بہت ہی بہتر ہے۔ اگر چہ ہماری عورتیں اس کی عادی نہیں ہیں؛ لیکن اگر اس کی عادت ڈالیں، تو بچہ کی صحت پر بہت اچھا اثر پڑ سکتا ہے +

(۸) اگر دودھ میں رداست یا حرافت (چربی اور

ان لا ترضعها المرصعة وهي على (اور تیزی) ہو، تو بہتر یہ ہے کہ اتنا (مرصعہ) ہمارا منہ ہونے کی الماریق حالت میں دودھ نہ پلائے ۔

کیونکہ بھوک اور پیاس کی حالت میں رومی دودھ کی رداست اور بھی بڑھ جایا کرتی ہے، اور رطوبات غذائیہ و مائیکہ کے مخلوط ہو جانے سے دودھ کی رداست میں ایک حد تک کمی آ جاتی ہے ۔

ومعد ذلك فانه من الواجب ان يلزم [بچہ کو] (۱) ان باتوں کے ساتھ ساتھ بچہ کی تقویت مزاج الطفل شيتين نافعين ايضا لتقوية (اور نبی بنا) کے لئے دو مفید باتوں کا التزام بھی ضروری ہے :

مراجعه احدهما التمر ياك اللطيف (۱) بچہ کو ہلکے ہلکے ہلانا، اور (۲) اسکے ساتھ گاتے جانا (موسیقی والا) اخر الموسيقى والتلحين الذي (اور تھین)، جیسا کہ بچوں کے سنانے کے لئے دہر جگہ عورتوں جرات بہ العادة لتنويم الاطفال (میں) رواج ہے، (اور جسکو اردو میں "توری دینا" کہتے ہیں) ۔

عام طور پر ہر جگہ رواج ہے کہ بچوں کے سنانے کے لئے مائیں بچہ کو گود میں لیکر ہلاتی جاتی ہیں، اور ہلکے ہلکے گاتی جاتی ہیں، جس کے ساتھ ڈھول باجہ نہیں ہوتا ہے۔ ان دونوں باتوں سے بچہ جلد سوجاتا ہے ۔

اسکے بعد یہ ظاہر ہے کہ بعض بچے لوری سے جلد سوجاتے ہیں، اور بعض دیر میں، یعنی بعض بچوں میں اس عمل کو دیر تک جاری رکھنا پڑتا ہے، اور بعض میں کم؛ اسی طرح مختلف بچوں میں تحریک اور تھین بمطابق شد وضعف اور سرعت و بطور کے کم و بیش مؤثر ہوتے ہیں۔ اسی امر کو شیخ اب بتانا چاہتے ہیں :

وبمقدار قبوله لذلك يوقف (یعنی ہلانا اور گانا شدت وضعف) اور سرعت و بطور کے لحاظ سے) اسی قدر ہوں، جس قدر بچہ على قهيته للرياضة والموسيقى قبول کر سکے، (اور اُسے آرام و راحت ملے، نہ اس قدر اُسے احد هما ببدنه والاخر زور سے ہلایا جائے کہ بچہ کو تکلیف پہونچے، اور نہ اس قدر خفیف بنفسه طور پر، کہ بچہ اس سے متاثر ہی نہ ہو۔ یہی حال گانے کا بھی ہو)

اسکی واقفیت رکھتے زور سے بچہ کو ہلانا اور اسکو گانا سنانا مؤثر ہوگا) اس طرح ہو سکے گی کہ بچہ میں ریاضت اور موسیقی کی کتنی قابلیت ہے۔ ان دونوں چیزوں میں سے ایک کا تعلق بدن سے ہے، (یعنی ریاضت کا تعلق بدن اور اعضا سے ہے) اور دوسری چیز کا تعلق نفس سے ہے، (یعنی گانے کا تعلق نفس سے ہے) ۔

چنانچہ اس کی واقفیت حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مختلف مقدار سے یہ دونوں چیزیں استعمال کی جائیں، بتدریج ان کو بڑھا یا جائے، اور بچہ کی طبیعت کا تاثر دیکھا جائے۔ اس کے بعد یہ بات بھی درست ہے کہ ان دونوں چیزوں، یعنی ہلانے اور گانے کی استعداد بھی مختلف بچوں میں کم و بیش ہوتی ہے۔ بعض بچے بمقابلہ گانے کے تحریک سے زیادہ خوش ہوتے ہیں، اور بعض اسکے برعکس +

علیٰ ہذا جب بچہ کو زوری سے سنانا مقصود ہو تو گانے میں تیز سُر نہ الاپے جائیں، اور بچہ کو ہلکے طور پر ہلایا جائے۔ اور جب کسی درد و تکلیف سے بچہ کا دھیان ہٹا ہو تو گانے میں تیز نغمے الاپے جائیں، اور تحریک بھی زور سے دی جائے، اور اگر دھیان ہٹا کر سنانا بھی ہو تو ان دونوں چیزوں کی تیزی کو تبدیل زری سے تبدیل کر دیا جائے۔ گیلانی

فان منع عن ارضاع لبن والدته اگر بچہ کی ماں اپنی کمزوری کی وجہ سے، یا اپنے مانع من ضعفا و فساد لبنھا او میلہ دودھ کی خرابی کی وجہ سے، یا اس وجہ سے کہ بچہ کی ماں طبعاً الی الترفہ فینبغی ان یختار لہ ضعتہ عیش و راحت کی طرف مائل ہو، اپنے بچہ کو دودھ نہ پلا سکے، علی الشرائط الی نصفھا بعضھا فی تو کوئی دوسری دودھ پلائی (مرضعہ) اُن شرائط کے مطابق سنھا و بعضھا فی سحنھا و بعضھا فی رکھ لی جائے، جنکا تذکرہ ہم ابھی کرنے والے ہیں۔ ان اخلاقھا و بعضھا فی ہیئۃ ثدیھا شرائط میں سے (۱) بعض کا تعلق دودھ پلائی کی عمر سے ہے و بعضھا فی کیفیت لبنھا و بعضھا فی (۲) بعض کا اُس عورت کے سحنے سے (طویل ڈول اور انگلیٹ مقدار مدد ما بینھا و بین وضعھا و بعضھا من (۳) بعض کا اُس عورت کے اخلاق سے (رم) بعض کا وضعھا و بعضھا من جنس اُس عورت کی چھاتی کی ہیئت سے، (۵) بعض کا اُس عورت کے دودھ کی کیفیت و حالت سے، (۶) بعض کا اس کا کھانا سے مولودھا کہ اُسے بچہ جنے کتنا عرصہ گزر چکا، اور (۷) بعض کا اس کا کھانا سے کہ اُس عورت کا اپنا بچہ کس جنس سے ہے (وہ بچہ ہے،

یا بچی) +

گیلانی کہتے ہیں کہ بعض لوگ ان سات باتوں کے ساتھ اور دو باتوں کا بھی لحاظ کیا کرتے ہیں :-  
اول یہ کہ دودھ پلائی عورت کا اپنا عمل کتنی مدت تک رہا تھا، مثلاً وہ سات ماہ تک حاملہ رہی تھی، یا زواہ نکاح و ویم یہ کہ اُس کے اعضاء کی ترکیب و ساخت کیسی ہے۔ اگرچہ شیخ نے ان دونوں باتوں کا تذکرہ دوسرے شرائط کے ذیل میں ضمناً کر دیا ہے +

فاذا اصاب بشرا اظہا فیجب جب کوئی دودھ پلائی ان شرائط کے ساتھ مل جائے  
ان یجاد غذا وھا فیجعل من الخطة قراب اُسکی غذا کا بہترین انتظام کرنا چاہیے (مندرجہ ذیل  
والخندروس ولحوم الخرفان غذائیں بطور مثال کے بتائی جاتی ہیں) گیہوں، خندروس  
والجداء والسک الذی لیس بعض اللحم (جوار)، بھیڑ کے بچہ اور بکری کے بچہ کا گوشت، چھلی جسکا گوشت  
ولاصلبہ والخس غذا محموا واللون متعفن اور سخت نہ ہو، (چونے، تیتڑ، فرہ مرغیاں، اندے،  
ایضاً والبندق وغیرہ) کا ہو بھی اسکے لئے ایک اچھی غذا ہے؛ علیٰ ہذا  
بادام اور فندق بھی +

وشرا البقول بما الجرجیر والخردل دودھ پلائی کے لئے بُری سبزیاں جرجیر (ترا تیزک)،  
والبادرس وج فاختسدا اللبب رائی، اور بادرس (جنگلی تلسی) ہیں؛ کیونکہ یہ چیزیں دودھ  
وفی النعناع قوۃ من ذلك کو خراب کر دیتی ہیں۔ (اسلئے ان کے ساگ استعمال نہ کئے  
جائیں) اور نعناع میں بھی اسی قسم کا (دودھ کو بگاڑنے کا)  
اثر پایا جاتا ہے +

واما شرائط الموضع فسنذكرها دودھ پلائی کے اب ہم دودھ پلائی کے شرائط بیان کرتے ہیں؛  
وَأَبْدَأُ الْبَشْرِيَّةَ سَنَهَا صفات وشرائط اور اس کی ابتدا عمر کی شرط سے کرتے ہیں؛  
فنقول ان الاحسن ان يكون ما بين خمس (۱) شرط عمر چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ دودھ پلائی کی عمر بہتر یہ ہے  
وعشرین سنتا لی خمس ثلثین سنة فان کہ پچیس اور پینتیس سال کے درمیان ہو؛ (عورتوں کے لئے)  
هو سن الشباب من الصحة والكمال یہی جوانی، صحت اور کمال کی عمر ہے +

یہاں جوانی سے مراد، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، "سن وقوف" ہے۔ لیکن کامل اصناف میں  
مرضع کی عمر "پچیس سے پچیس سال" لکھی ہوئی ہے +

واما فی شریطة سختها وترکیبها (۲) شرط سمنہ و ترکیب بدن رہی مرضع کے سمنہ اور بدنی ساخت  
فیجب ان یکون حسنة اللون کی شرط، تو یہ مناسب ہے کہ عورت کی رنگت اچھی ہو یعنی  
قویۃ العنق والصدرا واسعۃ سرخی مائل سفید ہو، نیز رنگت میں تازگی ہو۔ مگر شفا، میں

لہ خندروس گیہوں کی ایک قسم ہے، جو ملک روم میں پیدا ہوتی ہے۔ اسکی مقدار گیہوں اور جو کے درمیان ہوتی  
ہے۔ اس میں پوست نہیں ہوتا ہے، اور اس کی روٹی بہت سفید ہوتی ہے۔ (آئی)  
اس کا مزاج گیہوں اور جو کے درمیان ہوتا ہے، اور یہ جید غذا ہے۔ (گیلانی)

عضلانیۃ صلبۃ اللحم متوسطۃ لکھا ہے کہ گندمی رنگ کی عورت کا دودھ بہتر ہوتا ہے (اسکی  
فی السمن والہزال لحمانیۃ گردن مضبوط ہو، اور اسکا سینہ قوی اور کشادہ ہو، وہ  
لا شحمانیۃ عورت عضلاتی ہو، (یعنی اُسکے بدن کے عضلات بڑے بڑے  
نمایاں اور قوی ہوں، اُس کے بدن کا گوشت سخت ہو،  
(اُسکی حرارت غریزہ قوی ہو،) فریبی اور لاغری کے لحاظ سے  
اوسط درجہ کی ہو، تھماتی ہو (پر گوشت ہو)، تھماتی نہ ہو، (یعنی  
اُس کا بدن چربیلانہ ہو،)

سَحْنۃ = بدن کی حالت رنگت، فریبی لاغری، اور سختی و تھکنے کے لحاظ سے؛ اور گاہے اس کے مفہوم  
میں خشونت اور ملاست کا بھی کافیا کیا جاتا ہے۔ گیلانی +

واما فی اخلاقہا فان تكون حسنة (۳) مرضعہ کے اخلاق مرضعہ کو بلحاظ اخلاق کے خوش خلق، اور  
بہ اخلاق محمود لہا بطیثۃ عن الانفعالا اخلاق محمودہ سے آراستہ ہونا چاہئے۔ نیز چاہئے کہ وہ  
النفسانیۃ الردیۃ من الغضب والغمر بُرے انفعالات نفسانیہ، مثلاً غصہ، غم، اور ہردلی وغیرہ  
والجبن وغیرہ فان جميع ذلك سے دور اور کم اثر پذیر بننے والی ہو۔ کیونکہ یہ ساری باتیں  
يعضد المزاج و ربما اعدى بالتصنع مزاج کو بگاڑ دیتی ہیں، اور بسا اوقات اس کا بچہ تک اثر  
ولذلك فہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ بہونج جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول خدا، صَلَّی اللہُ  
والہ وسلم عن استرضاع الجنونۃ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، نے اس امر سے مانعت فرمائی ہے کہ  
بچہ کو دیوانی عورت کا دودھ پلویا جائے +

على ان سوء خلقها ايضا مما يسلك بها علاوہ ازیں مرضعہ کی بد اخلاقی سے یہ خرابی بھی لاحق  
سبیل سوء العنایۃ بتعہد المصیہ ہو سکتی ہے کہ وہ بچہ کی نگہداشت اور رکھ رکھاؤ میں بدسلوکی  
واقلال مداسرۃ اور کم توجہی کا راستہ اختیار کر لے +

طیش و غضب اور غم و ہیم سے یقیناً بچہ کی نگہداشت اور رکھ رکھاؤ میں فرق آ جاتا ہے۔ پھر اگر غصہ  
اور غم وغیرہ کی حالت میں مرضعہ دودھ پلائے، تو اس وقت بچہ پر خاصا اثر ہو جاتا ہے۔

واما فی ہیئۃ ثدیہا فان یکون (۴) چھاتیوں کی ہیئت مرضعہ کے پستان ٹھوس (سٹے ہوئے)  
ثدیہا مکنزاً عظیماً لیس مع عظمہ نہ کہ چلیے اور بڑے ہونے چاہئیں؛ نہ کہ بڑے اور چیلے  
بعضترخ ولا ینبغی ان یکون فاحش ہوں۔ مگر یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ بہت زیادہ بڑے



العظم ويجب ان يكون معتدلاً  
فی الصلابة واللین  
ہوں، رکڑ انکی بڑائی حد اعتدال سے بڑھ کر معیوب صورت  
اختیار کر لے۔) اور یہ بھی ضروری ہے کہ پستان کی نرمی و سختی  
اوسط درجہ کی ہو۔

واما فی کیفیت لبنها فان يكون  
(۵) دودھ کی کیفیت تمام شرطوں میں یہی شرط سب سے  
قوامہ معتدلاً ومقدراً معتدلاً  
اہم اور بنیادی ہے (مرضعہ کا دودھ توام اور مقدار کے لحاظ سے  
ولونه الى البياض لا كمداً ولا اخضر معتدل، اور رنگت کے لحاظ سے سفید ہونا چاہئے۔ نہ کہ سیاہ  
ولا اصفر ولا احمر وان يكون طرية طيبة یا سبز، یا زرد، یا سرخ؛ اُسکی بو اچھی ہونی چاہئے، جس میں  
لا حموضة فيها ولا عفونة وطعمه الى الحلاوة کسی قسم کی ترشی اور عفونت کا شائبہ نہ ہو؛ اُس کے مزہ میں  
لا مرارة فيه ولا ملوحة ولا حموضة والی مٹھاس ہو، کڑواہٹ، نمکینیت، اور ترشی نہ ہو۔ مرضعہ کی  
الکثرة ما هو واجزاؤه متشابهة في چھاتیوں میں دودھ کی پیدائش کثرت سے ہو۔ دودھ کے  
لا يكون رقيقاً سيالاً ولا غليظاً جذاً تمام اجزاء (توام وغیرہ کے لحاظ سے) ہموار ہوں۔ ایوان  
جنبياً ولا تختلف الاجزاء ولا كثير میں دودھ نہ زیادہ رقیق و سیال ہوتا ہے، اور نہ پنیر کی  
الرغوة کثرت کی وجہ سے بہت غلیظ؛ نہ اُسکے اجزاء مختلف ہوتے  
ہیں، اور نہ اُس میں جھاگ کی کثرت ہوتی ہے۔

وقد يجرب قوامه بالتقطير على لطف  
فان سال فهو رقيق وان وقف  
على الامالة من الظفر فهو ثخين  
دودھ کے قوام کا تجربہ گاہ ہے اس طرح لیا جاتا ہے۔  
کہ دودھ کا قطرہ ناخون پر ڈالا جاتا ہے، اگر وہ بہ نکلتا ہے  
تو اُسے پتلا سمجھا جاتا ہے، اور اگر ناخون کے جھکانے پر دودھ  
کا قطرہ ٹھہرا رہتا ہے تو اُسے گاڑھا سمجھا جاتا ہے۔

ويختبر ايضا في رجا جة بان يلقى  
عليه شئ من المترويح كالبلا صبع  
فيرف مقدراً عجيبته ومائته  
فان اللبن المحمود هو المتعادل  
الجنية والمائية  
بعض اوقات دودھ کے قوام کا تجربہ شیشہ میں بھی  
اس طرح کیا جاتا ہے کہ شیشہ میں دودھ ڈال کر اس میں  
کسی قدر مٹر (بول-مرکی) ملا کر اٹھکی سے ہلا دیا جاتا ہے،  
جس سے دودھ کے پنیر اور پانی (جُبْنِيَّة اور مائیت) کی  
مقدار معلوم ہو جاتی ہے (کیونکہ دودھ میں مرکی کے ملائے  
سے یہ دونوں چیزیں الگ ہو جاتی ہیں)۔ چنانچہ اچھا دودھ  
دہی ہو سکتا ہے، جس میں پنیر اور پانی درمیانہ حالت پر ہوں۔

دودھ میں پنیر اور پانی کس قدر ہیں؟ اس کے دیکھنے کے لئے اور مختلف طریقے بھی ہوتے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ دودھ کو اتنی دیر تک چھوڑ دیا جائے کہ دودھ خود بخود پھٹ جائے؛ پنیر پانی سے جدا ہو جائے؛ اور مثلاً یہ کہ دودھ میں کسی قدر سرکہ ملا دیں، جس سے وہ فوراً پھٹ جاتا ہے +

فان اضطرابی من لیس لبنھا بهذا الصفة دبر فیہ من وجہ السق ومن علاج المرضعة

اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ایسی عورت کا دودھ پلانا پڑے، جس میں یہ اوصاف نہ ہوں، تو اس کی اصلاح و تدبیر دو طور پر کی جاسکتی ہے: (۱) دودھ پلانے کا مخصوص طریقہ اختیار کیا جائے؛ (۲) مرضعہ کا علاج کیا جائے +

اما وجہ السق فما كان من الالبان غلیظا کرایہ الرائحة فلا صوب ان یسق بعد حلب و تعریض للهواء وما كان شديدا الحرارة فلا صوب ان لا یسق علی الریق البتہ

دودھ پلانے کا مخصوص طریقہ یہ ہے کہ اگر دودھ پلائی کا دودھ گاڑھا اور بودار ہو (اُس کی بو مکروہ ہو)، تو ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ دودھ دودھ کر اس میں ہوا لگنے دیا جائے؛ اس کے بعد بچہ کو پلایا جائے۔ (شہوار لگنے سے دودھ کی بو بھی کم ہو جاتی ہے، اور اسکی غلظت بھی گیلانی) اور اگر دودھ میں حرارت کی زیادتی ہو (دودھ زیادہ گرم ہو) تو ہمارے ہرگز نہ پلایا جائے +

واما علاج المرضع فانها ان كانت غلیظة اللبن سقیت من السکنجین البزوری المطبوخ بالمطافات مثل الفودنج والرز و فاوالحاشا والصعتر الجبلی و یطعم الطریقہ ونحوہ کھانے میں کسی قدر مولی دیدیا کریں؛ اور مرضعہ کو ہدایت مجمل طعام ہاشوم الفجل سیرتو مران تنقیہ کی جائے کہ وہ سکنجین یا گرم پانی سے قے کر لیا کرے؛ اور بسکنجین واء حار وان تعاطی ریاضۃ معتدلة اوسط درجہ کی ریاضت جاری رکھے +

طریخ ایک قسم کی چھوٹی مچلی ہے، جو نیک ملا کر شہروں میں لائی جاتی، اور فروخت کی جاتی ہے یہ قطع بنم اور لطف اخلاط ہے۔ (گیلانی) بقول بعض اسکا نام "علواما ہی" ہے +

فان کان مزاجا حاراً سقیت السکنجین اگر عورت کا مزاج گرم ہو، (حرارت مزاج کی وجہ سے مع الشراب الرقیق مجموعین و اُس کا دودھ گاڑھا ہو) تو شراب رقیق کے ساتھ سکنجین

مفردین

پلائی جائے، دونوں کو ملا کر، یا الگ الگ، (یعنی دونوں کو ایک ساتھ ملا کر پلا دیں، یا آگے پیچھے الگ الگ کر کے) میں جا کر دونوں مل جائیں)۔

وان کالبنها الی الرقة رفعت ومنعت الریاضة وغذیت بما لیولد دما غلیظا ورجما سقوها ان لم یکن هناك مانع شرا بآ حلوا و عقید العنب وتوهم بزیادة النوم

**رقت لبن** اگر مرضعہ کا دودھ مائل بہ رقت ہو، تو اُس عیش و آرام سے رکھا جائے، اور ریاضت سے روکا جائے، اور ایسی غذا اُس دی جائے جو گاڑھا خون پیدا کرنے والی ہیں۔ بسا اوقات ایسی عورتوں کو لوگ شراب شیریں اور عقید العنب (مٹھنچ) پلایا کرتے ہیں؛ بشرطیکہ کوئی امر مانع (راز قبیل تپ وغیرہ) نہ ہو۔ علیٰ ہذا ایسی عورتوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ خوب سویا کرے۔

یہ علاجات و تدابیر اُس وقت کے لئے ہیں، جبکہ دودھ کی رقت کی وجہ خون کی کمی اور اسکی رقت ہو۔ چنانچہ خون کی کمی اور رقت کی صورت میں ریاضت کرنا وبال جان ہے، کیونکہ جب اُس کے بدن میں خون کم ہوگا، تو ریاضت کرنے سے اور بھی کم ہو جائیگا، اور اُس کے اپنے اعضاء سے فاضل نہ نچ سکے گا۔ ایسی صورت میں دودھ کا سامان کہاں سے حاصل ہوگا۔

فان کان لبنها قلیلا تو مل السبب فیہ مل ہو سوء مزاج حار فی بدنہا کلہ اوفی ثلثیہا ویتعرف ذلک من العلامات المذکورۃ فی الابواب الماضیۃ و ملمس الثدي

**قلت لبن** اگر مرضعہ کی چھاتیوں میں دودھ کی پیدائش کم ہو، تو اسکی سبب پر غور کیا جائے؛ آیا اسکا سبب سوء مزاج حار تو نہیں ہے، جو عورت کے سارے بدن میں عام ہو، یا محض اس کی چھاتیوں میں مخصوص طور پر ہو۔ اگر قلت تولید کا سبب سوء مزاج حار ہوگا، تو اس کی شناخت اُن علامات سے ہو سکے گی، جنکا ذکر گذشتہ ابواب میں ہو چکا ہے۔ نیز پستانوں کا لمس بھی تشخیص میں امداد دیگا (یعنی انکے چھونے سے گرمی محسوس ہوگی)۔

فان دل الدلیل علی ان بها حارۃ غذیت بمثل کشک الشعیر ولا سفا ناخ وما اشبهہ

**حرارت مزاج** اگر علامات سے پتہ چلے کہ عورت کے بدن میں حرارت لاحق ہوگئی ہے، (خواہ یہ حرارت صرن پستانوں میں ہو یا سارے بدن میں)، تو آتش جو اور پاک جیسی

(ٹھنڈی) غذائیں عورت کو کھلائی جائیں \*

**برودت مزاج** اگر علامات سے پتہ چلے کہ عورت کے مزاج میں برودت لاحق ہو گئی ہے، یا (اُس کی رگوں میں) سوسے ہیں، یا اسکے بدن میں قوتِ جاذبہ ضعیف ہے، تو ایسی عورت کو لطیف (زود ہضم اور ہلکی) غذائیں بکثرت کھلائی جائیں، جو نال بہ حرارت ہوں۔ اور پستانوں کے نیچے سنگھیاں کھجوائی جائیں؛ مگر سنگھیاں کھجوانے میں زیادہ سختی نہ برتی جائے، اور زیادہ زور نہ لگایا جائے۔ (یہ اس وقت مفید ہے، جبکہ پستانوں کے عروق میں سُدے ہوں، یہ تنگ ہوں، یا قوتِ جاذبہ میں ضعف ہو۔) \*

وان دل الدلیل علی ان ہما  
برد مزاج او سدا او ضعفا  
من القوة الجاذبة زید فی  
غذا الہا اللطیف المائل لی الحرارة  
وعلق علیہا الہا جسم تحت  
الشدین بلا تعیف

قلبِ لبن کی صورت میں تخمِ گذر مفید ہے۔ علیٰ ہذا  
خود کا جربھی اس حالت میں بہت فائدہ دکھلاتی ہے \*

**کمی غذا** اگر قلبِ لبن کا سبب غذا رک کی کمی ہو (خواہ کسی  
مجبوری سے، یا ارادۃً) تو ایسی صورت میں ایسے جربے  
پلائے جائیں جو جو، جو کی بھوسی، اور دوسرے (مناسب)  
دانوں سے بنائے گئے ہوں۔ یہ بھی مناسب ہے کہ ایسی  
عورت کی غذاؤں، اور حریروں میں بیخِ بادیاں، تخمِ بادیاں  
و تخمِ شبت (سویا)، اور کلونجی شامل کئے جائیں۔ اس  
حالت میں بھیڑ اور بکری کی کھیری کا کھانا بھی مشاکلت و  
مشابہت کی وجہ سے، یا اپنی ذاتی خاصیت کی وجہ سے  
بہت ہی مفید بتایا گیا ہے۔ مگر طریقہ استعمال یہ ہے کہ  
جو کچھ تھن میں دودھ وغیرہ ہو، اُس کے ساتھ استعمال  
کیا جائے \*

وینفع من ذلک بزر الجزر  
والجزر نفسه له منفعۃ شدیدۃ  
وان کان السبب فیہ استقلالہا  
من الغذاء غلات بالاحساء  
المتخذۃ من الشعیر و الخالۃ  
والحبوب و یجب ان یجعل فی احساھا  
واغذیتھا اصل الرز یا فج و بنرۃ  
والشبت والشونیز و قد قیل ان  
اکل ضرع الضان و الماعز بما  
فیہا من اللبن نافع جلدًا لہذا  
اشان لما فیہ من المشاکلة و الخالصۃ  
فیہا

اس کی صورت یہ ہے کہ تھن سے پہلے چمڑہ اوتا ر لیا جائے، پھر اس کے منہ کو یعنی سر پستان کو  
جہاں سے دودھ نکلے صائغ ہونے کا اندیشہ ہے، باندھ دیا جائے، اس کے بعد اسے جڑ سے کاٹ لیا

انجا کہ اسی طرح پکا کر کھا لیا جائے . گیلانی

وقد جرب ان یوخذ ورن درہم

من الارضۃ والخریطین المخفضۃ

ماء الشعیرا یا ماء متوالیۃ ووجد ذلک غایۃ

وکن ذلک سلاکۃ سرؤس سمک المالح

فی ماء الشبث

اس مقصد کے لئے اسکا بھی تجربہ کیا گیا اور بہت ہی

منفید پایا گیا ہے کہ ساڑھے تین ماشہ دیمک یا خراہین خشک

لیکر مارا شعیر کے ساتھ چند روز تک برابر ہستمال کیا جائے \*

اسی طرح نمکین مچھلیوں (نمک لگا کر خشک کی ہوئی

مچھلیوں) کے سروں کا جو شانہ آب شبت کے ہمراہ بغایت

نافع ثابت ہوا ہے \*

ومما یغیر اللبن ان یوخذ اوقیۃ من

سمن البقر فیصب علیہ کاس من

شراب صرف ویشرب

او یوخذ طحین السمسم ویخلط

بالشراب ویصفی ویسقی

ویضمد التدی بشفل النار دین

معزیت ولبن اتان

یہ بھی دودھ بڑھانے والی چیز ہے کہ ایک اوقیہ

(تقریباً ڈھائی تولہ) گائے کا گھی لیکر اور ایک پیالی شراب

ملا کر پلایا جائے \*

یا تل کا آٹا لیکر اور شراب میں ملا کر صاف کر کے

پلایا جائے \*

بطور رضا دے نار دین (سنبھل ہندی) کی کھلی ڈنفل

(روغن نار دین) روغن زیتون اور گدھی کے دودھ کے ساتھ

پستانوں پر لگایا جائے \*

یا بھجھلائے ہوئے بیگن کا گودہ ایک اوقیہ لیکر شراب

میں اچھی طرح گھول کر پلایا جائے \*

یا چوکر (گیہوں کی بھوسی) اور مولی کو شراب میں

جوش دیکر پلایا جائے \*

یا تخم شبت تین اوقیہ ، تخم خندق قوی (سبکچرا)

تخم گندنا ، ہر ایک ایک اوقیہ ، تخم رطبہ (سپت) ، میتھی

ہر ایک دو اوقیہ ، ان سب کو لیکر (باریک کر کے) آب بادیان

تازہ ، شہد ، اور گھی میں ملا کر رکھ لیں ، اور تھوڑا تھوڑا

استعمال کریں \*

او یوخذ بذر الشبث ثلثۃ اواق وبذر

الحندق قوی وبذر الکراث من کل واحد

اوقیۃ وبذر الرطبۃ والحلبۃ من کل واحد

او قیتان یخلط بعصارۃ الرتر یا بنیو لمسل

والسمن ویشرب منه

واذا کان اللبن بحیث یوذی ویفسد

دودھ کی کثرت اگر دودھ کی اتنی کثرت ہو کہ کثرت متدار

من اکثره لا حقا نه و مکافئه فينقص (احتقان) اور تکاثف کی وجہ سے (عورت کی چھاتی میں) باعث بتقليل الغذاء و تناول ما يقل غذاء و بتضميد الصدر و الثدي کم کرنے کے لئے غذا میں کمی کی جائے، ایسی نذائیں کھلائی بکمون و خل او بطین حُر و خل جائیں، جن میں غذائیت کم ہو، سینہ اور پستان پر زہرہ او بعد من مطبوخ مجل و لشراب اور سرکہ کا ضاد لگایا جائے، یا خالص مٹی اور سرکہ کا، یا سرہ الماء المالح علیہ و کذلک استعمال کا، جبکہ سرکہ میں پکایا گیا ہو۔ غذا کے بعد نمکین پانی پلایا النعناع الکثیر و الاستکثار من جائے۔ اسی طرح نفعاً کثیر مقدار میں استعمال کیا جائے دلت الثدي یغیر اللبن (ریاضت کرائی جائے، اور غلام معدہ کی حالت میں حمام کرایا جائے۔ اگر بدن میں خون کی کثرت ہو تو فصد کرائی جائے؛ علی الخصوص جبکہ عورت کو چیلے سے اس کی عادت ہو۔) چھاتیوں کا زیادہ ملنا دودھ کو زیادہ کر دیتا ہے، (اسلئے) ایسی صورت میں اس سے پرہیز کیا جائے)۔

واما اللبن الکریه الراخه فیعالج بسق الشراب الریحانی و تناول الاغذیه الطیبه الرواحی و اما اللبن الکریه الراخه فیعالج بسق الشراب الریحانی و تناول الاغذیه الطیبه الرواحی دودھ میں بدبو اگر دودھ کی بو مکرہ ہو، تو اسکا علاج یہ ہے کہ شراب ریحانی پلائی جائے، اور خوشبودار غذائیں کھلائی جائیں۔ اسی طرح بدبودار چیزوں، مثلاً لہسن اور پیاز سے پرہیز کیا جائے)۔

واما التدبیر الماخوذ من مدّة وضع المرضع فجب ان یکون ولا دتها قریبۃ لا ذلک القرب جدّاً بل ما بینہما و بینہ شہر نصف او شہران (۶) مدت وضع حمل کی شرط دودھ پلائی کو بچہ جنے کتنا عرصہ ہو چکا، تو رضاعت میں اس لحاظ سے اصول یہ ہے کہ اُسے بچہ جنے زیادہ عرصہ نہ گذرا ہو۔ بلکہ اسکی ولادت کا زمانہ قریب ہی ہو۔ لیکن ایسا زیادہ قریب؛ بلکہ ڈیڑھ دو ماہ گذرے ہوں، (تو بہتر ہے)۔

ڈیڑھ دو ماہ کے عرصہ میں دودھ پلائی کا مزاج درست ہو جاتا ہے، اور وہ نفاس سے پاک ہو جکتی ہے دودھ کی زیادتی سے کئی خرابیاں لاحق ہوتی ہیں؛ (۱) دودھ کی کثرت امتلا سے تپید ہوتا ہے، اور اور تناؤ کی وجہ سے چھاتیوں میں درد ہو جاتا ہے؛ (۲) کثرت کی وجہ سے دودھ کم خرچ ہوتا ہے، اور وہ چھاتیوں میں بند پڑا رہتا ہے (مکثف)، اسلئے وہ بگڑ جاتا ہے۔ انہی دونوں نقصانات کی طرف شیخ نے اشارہ کیا ہے۔

ہے۔ لیکن اپنی ماں کا دودھ پلانے کے لئے صرف ایک ہی دن کا وقفہ کافی ہے، اس کی وجہ کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماں کے دودھ کا مادہ، جو رحم کے اندر بچہ کے تغذیہ میں اب تک صرف ہوتا رہا تھا، اس سے بچہ ماؤس والوں ہوتا ہے؛ اسلئے ماں میں، اور دوسری عورت میں اس لحاظ سے فرق ہے +

وان یكون ولا دتھا الذکر (یعنی شرط جنس مولود) یہ بھی ضروری ہے کہ دودھ پلائی نے اولاد نہ دینے جانا ہو، (اسکے اپنے گود میں بچہ ہو، بچی نہ ہو) +

ارباب تجربہ کا قول ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے، تو دودھ زیادہ معتدل اور بہتر ہوتا ہے + بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ”بچہ والی آٹا کا دودھ بچہ کے لئے مناسب ہے، اور بچی والی آٹا کا بچی کیلئے“ مگر شیخ نے اسکی پرواہ نہیں کی ہے، گیلانی

گاہے اسکا بھی لحاظ کیا جاتا ہے کہ دودھ پلائی کے جوڑواں بچے نہ ہوئے ہوں، جن میں سے ایک بچہ ہو، اور دوسری بچی، طے ہذا یہ بھی درست نہیں ہے کہ مرضہ کی گود میں ٹھنڈی رہیجڑا بچہ ہو + اس کے بعد گیلانی شفاء سے قول شیخ نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت کے بٹریچے ایک ساتھ پیدا ہوئے تھے، جن میں ایک کے سراسر نہرینہ تھے، اور دوسری عورت کے پندرہ بچے ہوئے تھے +

وان یكون وضعہا المدة طبعیة یہ بھی ضروری ہے کہ مرضہ کی وضع حل طبعی مدت کے بعد (تقریباً نو ماہ کے بعد) ہوئی ہو؛ اسے اسقاط لاحق نہ ہوا ہو، اور نہ اسے اسقاط کی عادت رہی ہو، کیونکہ اسقاط ضعف و ناتوانی کی دلیل ہے؛ اور یہ ظاہر ہے کہ ایسی عورت کا دودھ، جسکے قوی درست نہ ہوں، کیسے اچھا ہو سکتا ہے) +

گیلانی کہتے ہیں: مرضہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ زیادہ شہوتناک اور جماع کی حریم نہ ہو +

ووجب ان يؤمر المرضع بریاضة مرضہ کے لئے مرضہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ اوسط درجہ معتدلة وتغذی باغذیة حسنة کی ریاضت جاری رکھے، اور اسے جلد الکیموس الکیموس ولا تجامع البتہ فان غذائیں کھلائی جائیں، اور وہ جماع سے قطعاً پرہیز کرے؛ ذلک تمہارے منہا دم الطمست کیونکہ جماع سے خون حیض حرکت میں آجاتا ہے، جس سے فیفسد رائحة اللبن ویقل مقلار دودھ کی بو بگڑ جاتی ہے، اور اس کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔ بل ربما حبلت فکان من ذلک بلکہ بسا اوقات استقرار حل ہو جاتا ہے، جس سے دونوں ضرر عظیم علی الولدین جمیعاً بچوں (دودھ پیتے اور پیٹ کے بچہ) کو بھاری نقصان پہنچتا

اما المرء تضع فلا نصرفا للطيف ہے : دودھ پیتے بچہ کو تو اس لئے کہ لطیف خون جنین من الدم الى غذاء الجنين واما کی غذا کی طرف چلا جاتا ہے ، اور پیٹ کے بچہ کو اسلئے الجنين فقللة ما يأتيه من الغذاء کہ اس کے لئے جو غذا آتی ہے ، وہ نا کافی اور مقدار میں کم لا احتیاج الاخر الى اللبن ہوتی ہے ، کیونکہ دوسرا بچہ بھی دودھ کا محتاج ہوتا ہے

(اسلئے خون کی ایک بڑی مقدار چھاتیوں کی طرف چلی جاتی ہے۔ الغرض دونوں بچوں کو نا کافی غذا ملتی ہے)۔

خون حیض کے حرکت میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ جاع اور شہوت کی وجہ سے مہل ، رحم ، اور خصیتہ الرحم کے عروق میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے ، اور ان میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں یہ ظاہر ہے کہ خون کی توجہ چھاتیوں کی طرف سے یقیناً گھٹ جائیگی ، اور چھاتیوں میں اچھا خون نہ بن سکیگا ۔

و يجب في كل رضاعه وخصوصاً یہ بھی ضروری ہے کہ ہر مرتبہ دودھ پلاتے وقت ، اور في الا رضاء الاول ان يحلب شيء خصوصاً دن میں پہلی مرتبہ دودھ پلاتے وقت تھوڑا سا دودھ من اللبن وليسيل وان يعان بالغمر دودھ کر (چھاتیوں کو دبا کر اور دودھ نکال کر) بہا دیا جائے ۔ کیلا يضطره شدة المص الى اور یہ بھی ضروری ہے کہ بچہ کو دودھ پلاتے وقت چھاتیوں کو ايلام الحلق والمري (اپنے ہاتھ سے) دبا کرے ، تا کہ اس سے دودھ کے خارج ہونے میں املا دے ، اور بچہ کو زیادہ زور سے چوسنا يفتجف به جس سے اس کے آلات حلق اور مری دکھ نہ جائیں ، اور انہیں نا قابل برداشت تکلیف نہ پہنچے ۔

وان العقب قبل الارضاع كل مرة ملعقة من عسل فهو نافع وان مزج بقليل شراب كان صواباً اگر ہر مرتبہ دودھ پلانے سے پہلے ایک چمچی شہد چٹا دیا جائے ، تو یہ ایک مفید عمل ہے ۔ اور اگر اس کے ساتھ تھوڑی سی شراب بھی ملا دی جائے ، تو اور بھی بہتر ہے ۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ ایک ہی مرتبہ بہت سا دودھ پلا دیا جائے ، بلکہ بہتر یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا رکنگ کر پلا دیا جائے ، کیونکہ یکبارگی بچہ کو دودھ پلا کر اس کا شکم سیر کر دینا بسا اوقات تمدد اچھا رہ (نفخہ) ، کثرت ریاخ ، اور سفیدی بول پیدا کر نیکا باعث ہو جاتا ہے ۔



پہلے بتایا جا چکا ہے کہ بچہ کو دن میں دو تین بار دودھ پلانا کافی ہوتا ہے۔ اب بتانا مقصود یہ ہے کہ جب مرضہ بچہ کو دودھ پلانے بیٹھے، تو یک سخت اسکا پیٹ نہ بھروسے، بلکہ ٹھہر ٹھہر کر اور رک رک کر اسے دودھ پلائے۔  
”تھوڑا تھوڑا رک رک کر دودھ پلانے“ کا مطلب یہی ہے +

بچوں کا پیشاب بعض اوقات گاڑے دودھ کے مانند نیلا اور سفید ہوا کرتا ہے، گیلانی

فان عرض ذلك فيجب ان لا يرضع  
بل جوع شديد او يشتغل  
بتنويمه الى ان ينفضه ذلك  
اگر بچہ میں یہ عوارض ز عوارض مذکورہ نسا دہنم کی  
وجہ سے پیدا ہو جائیں، تو دودھ روک دیا جائے، اُسے  
خوب بھوکا رکھا جائے، اور اُسے سُلانے کی کوشش کی جائے  
یہاں تک کہ اسکا پیٹ پورا ہو جائے، اور اگر کوئی غیر منہضم  
اور فاسد چیز اُسکے اعضائے ہضم میں نہ رہے +

واكثر ما يرضع في الايام الاول  
وهو في اليوم ثلث مرات وان  
ارضعته في اليوم الاول غير امه  
على ما قل ذكرنا كان اصوب  
زولادت کے بعد) او اہل زمانہ میں زیادہ سے زیادہ  
دن میں بچہ کو تین بار دودھ پلانا چاہئے، اور جیسا کہ بتایا  
جا چکا ہے، اگر پہلے دن ماں کے سوا کوئی دوسری عورت بچہ  
کو دودھ پلائے، تو بہتر ہے +

وكذلك اذا عرض للرضع مزاج  
ساردي او علة موطنه او اسهال كثيرا  
او احتباس مود فالاولى ان يتولى  
ارضاعه غيرها الى ان يستقل  
اسی طرح اگر مرضہ کو کوئی ردی مزاج (سود مزاج)، یا  
کوئی تکلیف دہ مرض، یا کثرت اسهال، یا کوئی تکلیف دہ احتباس  
مارض ہو جائے، تو بہتر یہ ہے کہ اُسکے تندرست ہونے تک  
کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے کی خدمت سپرد کی جائے +

وكذلك اذا اوجبت الضرورة  
الى سقيها دواء له قوّة وكيفية  
غالبه  
اسی طرح اُس وقت بھی دوسری مرضہ مقرر کی جائے  
جبکہ مرضہ کو ایسی دوا کھانے کی ضرورت پیش آئے، جس میں  
کوئی قوی اثر اور تیز کیفیت غالب ہو۔ (کیونکہ با اوقات  
دوا کا اثر دودھ تک منتقل ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ بعض اوقات  
عورت منار کا سہل لیتی ہے، تو بچہ کو بھی دست شدد رخ  
ہو جاتے ہیں) +

واذا نام عقيب الرضاع لم يعنف  
عليه بتجريك شديد اللهم  
دودھ پینے کے بعد جب بچہ سو جائے، تو گھوارہ کہ  
زور زور سے نہ بلایا جائے، جس سے بچہ کے معدہ میں دودھ

فَيُخَفَضُ اللَّبَنُ فِي مَعْدَنَةٍ بِلِ  
رُجِّجٍ بَرَفَقٍ (بُری طرح) حرکت کرتا رہے؛ بلکہ جھولے کو (حسب عادت)  
لکے لکے بلایا جائے +

وَالْبُكَاءُ الْيَسِيرُ قَبْلَ الرِّضَاعِ  
دودھ پینے سے قبل بچہ کا تھوڑا سا رونا بچہ کے لئے مفید  
ہے؛ (کیونکہ بچہ کے لئے رونا دراصل بچہ کی ایک ریاضت ہی)

يَنْفَعُ  
چنانچہ ہمارے ملک کی عورتیں اس باریکی سے واقف، اور اس اصول پر عامل ہیں، بچہ کے تھوڑا رونے کی  
پر مہم نہیں کرتی ہیں، بلکہ اسی طرح رونا چھوڑ دیا کرتی ہیں +

وَالْمَدَّةُ الطَّبِيعِيَّةُ لِلرِّضَاعِ  
رضاعت کی طبعی مدت (جو طبعاً اور شرعاً، اور عادتاً  
سنتان انسان میں جاری ہے) دو سال ہے +

اس لئے کہ اس عرصہ میں بچے کے بیشتر دانت نکل آتے ہیں، اور اس کے اعضائے غذا رستے ترقی ہو جاتے  
ہیں کہ دودھ کے سوا دوسری غذاؤں کو قبول کر سکیں +

وَإِذَا اشْتَهَى الطِّفْلُ غَيْرَ اللَّبَنِ أَعْطِ  
[انتقال غذائی] جب بچہ دودھ کے سوا دوسری چیزوں کو چاہنے  
بتدریج ولم يشد عليه شئ مگے، تو دوسری غذائیں بتدریج دی جائیں اور اس بار میں  
إِذَا جَعَلْتَ شَأْنًا يَهْتَظِرُ نَقْلَ  
بچہ پر سختی نہ کی جائے، (یعنی بچہ کو سختی سے روکا نہ جائے، اور  
إِلَى الْغِذَاءِ الَّذِي هُوَ اقْتَوَى  
مے زیادہ مجبور نہ کیا جائے کہ وہ محض دودھ ہی پر رہے)  
بِالتَدَرُّجِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُعْطَى  
جب بچے کے ثنایا (اگلے دونوں دانت) نکلنے لگیں، (جو عموماً  
شَيْئًا صَلْبًا مُضِرَّ  
ساتھ ماہ نکلا کرتے ہیں) تو بتدریج غذاؤں کی قوت بڑھاتے  
چلے جائیں، (پہلے اگر زیادہ لطیف غذا دی گئی تھی، تو اب  
اس سے زیادہ ترقی غذا دینی شروع کریں، اور اسی طرح  
دانتوں کے اُگنے کے مطابق غذا کی قوت بڑھاتے چلے جائیں،  
مگر ایسی کوئی چیز برگزینہ نہ دیں، جو چبانے میں سخت ہو +

وَأَوَّلُ ذَلِكَ خَبْزٌ بِمُضْغَةِ الْمِرْضَعِ  
دودھ کے علاوہ پہلے پہل جو چیز بچہ کو دی جاسکتی  
شَمَّ خَبْزِ بَمَاءٍ وَعَسَلٍ أَوْ لَبَنٍ شَرَابٍ  
ہے، وہ روٹی تہ، جتہ، مرضعہ اپنے منہ میں چٹکا کر حل کر لے،  
مِنْ زُجْرٍ أَوْ بَلْبَلٍ وَيَسْقَى عِنْدَ  
اسکے بعد پانی اور شہد کے ساتھ روٹی دی جائے، یا شراب  
ذَلِكَ قَلِيلٌ مَاءٌ وَفِي الْإِحْيَانِ  
مزدوج کے ساتھ، یا دودھ کے ساتھ، (ان چیزوں میں  
لہ بشرطہ بقاء منہ صاف ہو، اور دانت، سبڑھے وغیرہ میں کوئی مرض نہ ہو +

مع لیسیر شراب ممزوج ولا  
تدعه یتملأ

روٹی حل کر دی جائے۔ (روٹی کھلانے کے بعد قدسے (غصے) پانی پلا دیا جائے، اور بعض اوقات کسی قدر شراب ملا کر پانی پلایا جاتا ہے۔ غلے ہذا بچہ کو زیادہ کھانے نہ دیا جائے کہ وہ اپنا پیٹ بھرے۔

فان عرض له كظة وانتفاخ بطن  
وبياض بول منعت كل شئ

اگر بچہ کو (کثرتِ غذا سے) گرانی شکم، نفخ شکم، یا بیاض بول لاحق ہو جائے، تو تمام غذائیں روک دی جائیں (اور اسے بھوکا رکھا جائے، یہاں تک کہ ہضم کی تکمیل ہو جائے، اور امتلا کے عوارض دور ہو جائیں)۔

واجود تغذیته ان یؤخرالی ان  
یمرخ و یجمم

بچہ کے تغذیہ کے لئے بہترین اصول یہ ہے کہ تیل کی باتش اور غسل و حمام کے بعد اسے غذا دی جائے۔

ثم اذا فطم نقل الی ما هو من  
جنس الاحساء واللحوم الخفیفة  
ویجب ان یكون الفطام بالتدریج  
لا دفعة واحدة ویشتغل  
ببلا یط متخذة من خبز و سکر

نظام (دودھ چھڑانا) بچہ جب بچہ کا دودھ چھڑایا جائے، تو اسے ہلکی غذاؤں، مثلاً حریروں، اور زود ہضم گوشتوں پر لگایا جائے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ بچہ کا دودھ یک سخت نہ چھڑایا جائے، بلکہ بتدریج اور بہ آہستگی، (ورنہ اس سے بچہ کو سخت تکلیف پہونگی، اور یک سخت اس کے بدن پر خلاف عادتِ اغذیہ وارد ہونگی)۔ اور بچہ کو بہلانے کے لئے روٹی اور شکر کے بلا یط و بلوطی شکل کی کجوریں) بنا کر دیں، (کہ اس میں بچہ لگا رہے، اور دودھ پینا نہ چاہے)۔

فان الح علی الثدي واسترضع  
وبکی فیجب ان یوخذ من المر  
والفرخ من کل واحد و سرن  
درهم لیحق ویطلم منه  
علی الثدي

لیکن اگر بچہ چھاتیوں میں منہ لگانے، اور دودھ پینے کے لئے رو رو کر ضد باندھے، (در انجا یکد اب قطعی دودھ چھڑانے کا ارادہ ہو، اور تدریج اور آہستگی کا درمیانی دور ختم ہو چکا ہو) تو مرکی اور تخم خرفہ، دونوں ایک ایک درہم (یعنی ہوزن) لیکر پیس لیا جائے، اور پستان پر لگا لیا جائے، (تا کہ بچہ نفرت کی وجہ سے دودھ نہ پی سکے)۔

مرکی کے مزہ سے بچہ کو نفرت ہوگی، اور تخم خرفہ کی آمیزش سے لب میں سیاہی آجائگی۔ اسکے منظر

سے بچہ کو نفرت ہوگی +

بعض لوگ اسکی بجائے سرپٹاں پر رسوت لگانے کو زیادہ بہتر خیال کرتے ہیں۔ اگر اتفاقاً بچہ اسکے لگانے کے باوجود دودھ پی بھی لے، اور رسوت بچہ کے معدہ میں فرو بھی ہو جائے۔ تو زیادہ مضر نہیں ہے۔ طہ ذیہ لوگ یہ بھی بتاتے ہیں کہ زیادہ کھانا لگانے کے لئے اگر کسی قدر سیاہی (توسے کی سیاہی) ملا لی جائے، تو بہتر ہے۔ ہماری بعض عورتیں سرپٹاں پر ایلو اتھیا کسی قدر سیاہی کے ساتھ لگا لیتی ہیں، جس کی کڑواہٹ نظر نہ آئے کہ ضرب المثل ہے۔ علیٰ ہذا اسکی بواور اسکا سیاہ منظر بھی بچہ کیلئے موجب نفرت و دھشت ہوتا ہے +

وَنَقُولُ بِالْجُمْلَةِ اِنْ تَدْبِيرُ الطِّفْلِ  
هُوَ التَّرْطِيبُ لِمَشَاكِلِهِ اَجْهَ طُورٍ بِرَبِّانٍ كَرْتِے ہیں کہ بچوں کی تدبیر حفظانِ صحت کا نام  
لِذَلِكَ وَلِحَاجَتِهِ اِلَيْهِ فِي تَغْدِيَتِهِ دُوبَاتُورُنْ پَر تہ: (۱) بچہ کے بدن میں رطوبت ہو جائے،  
وَنَمُوۃ اس لئے کہ بچہ کا مزاج رطوبت ہی سے مشابہت و مشابہت

رکھتا ہے (اور وہ ترطیب ہی چاہتا ہے)، اور اس لئے کہ  
بچہ کے تغذیہ اور تنمییہ کے لئے بھی رطوبت ہی کی حاجت ہے  
کیونکہ بچہ کا مزاج اور اس کی قوتیں خشک غذاؤں کے ہضم  
کرنے سے عاجز ہوتی ہیں) +

وَالرِّيَاضَةُ الْمَعْدِلَةُ الْكَثِيرَةُ  
وَهَذَا كَالطَّبِيعِ لِهَمْ فَكَانَ  
الطَّبِيعَةُ تَقَاۡضَاۡهُمْ بِهٖ وَلَا  
سِوَاۡ اِذَا جَاۡوَزَاۡ الطُّفُوۡلِيَّةَ  
اِلَى الصَّبِي  
(۲) بچہ سے ریاضت کرائی جائے، جو (الطحاظ شدت کے) اوسط درجہ کی ہو، اور (الطحاظ عدت کے) لمبی ہو،  
ریاضوں کا کیا جائے کہ جو (الطحاظ کیفیت کے) معتدل ہو، اور  
الطحاظ کمیت کے کثیر ہو۔ یہ چیز (یعنی ریاضت) بچہ کے  
لئے، تو گویا ایک طبعی چیز ہے، گویا ان کی طبیعت ان کو  
اُبھارتی رہتی ہے، (اور ان کو مجبور کر کرتی رہتی ہے کہ وہ  
کیس جین سے بیٹھیں،) غلے انخصوص جبکہ وہ سن  
طفولیت سے تجاوز کر کے سن بطنی تک پہنچ جاتے ہیں  
(جو سموائیاً چار سال سے سات سال تک کی عمر ہے) +

یہ نہیں جانتے کہ بچہ کے بدن میں تغذیہ کے علاوہ تنمییہ بھی ہوتا ہے، اس لئے ان کے اعتدال میں غذاؤں

تغیرات باقی عمروں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے قدرت نے بچوں کی طبیعت میں تحریک اعضاء اور ریاضت کا میلان رکھ دیا ہے، جس سے بچوں کو بہت ہی فائدہ پہنچتا ہے۔ بدنی پرورش میں اس سے مدد ملتی ہے، اعضاء و عضلات قوی اور مستحکم ہوتے ہیں۔ نیز بچوں کی ریاضت کو یا ان کے اعضاء کے لئے ابتدائی مشق ہے۔

فاذا اخذ بھض ویتحرک فلا  
جب بچہ کھڑا ہونے اور چلنا پھرنا شروع کرے۔ تو یہ  
ینبغی ان یمکن من الحركات  
مناسب نہیں ہے کہ بچہ سے سخت حرکات کرائے جائیں۔ اور  
الغنیة ولا یجوز ان یحمل علی  
یہ بھی درست نہیں ہے کہ بچہ کے ذاتی میلان کو پھنسنے والا خواہ مخواہ  
المشی او القعود قبل ان یحاشی  
اسے پھرایا جائے، اور بٹھایا جائے۔ اس سے اسکی پٹیاں  
الیہ بالطبع فیصیب ساقیہ وصلیہ اذہ  
اور سبب مآوٹ ہو جاتے ہیں۔ \*

والواجب فی اول ما یتعد ویزحف  
جب بچہ پہلے پہل بیٹھنے اور زمین پر سرکے رہے یا گھٹنے  
علی الارض ان یجعل مقعدا علی  
کے بل چلنے لگے۔ تو یہ مناسب ہے کہ اسے کسی چکنے قطع (پڑھ  
نظم املس لثلا یخذلہ خشونة  
کے فرش) پر بٹھایا جائے؛ تاکہ زمین کی خشونت سے بچہ کو  
الارض وینحی من وجہ الخشب  
فرش نہ پہنچے۔ اور اس کے سامنے سے لکڑیاں، پٹریاں  
والسکاکین وما شبه ذلک مما  
اور اسی قسم کی دوسری چھینے اور کاٹنے والی چیزیں ہٹا لی  
ینفس او یقطع ویحیی عن التزلیق  
جائیں۔ یہ بھی خیال رکھا جائے کہ بچہ کسی بلندی سے پھسل کر  
من مکان عال  
گرنے پڑے۔ (کیونکہ اس زمانہ میں اسے زیادہ تیز نہیں

ہوتی ہے) \*

واذا جعلت الانیاب تفضض منعوا  
جب انیاب (کچلیاں) ٹھکنے لگیں۔ تو بچہ کو کوئی ایسی  
کل صلب للمضغ لئلا یقتل المادۃ  
چیز چبانے نہ دیں، جسکا چبانا سخت اور دشوار ہو۔ تاکہ وہ مادہ  
التي منها یتخلق الانیاب بالضعف  
چبانے کی وجہ سے تحلیل نہ ہو جائے، جس سے انیاب پیدا  
الذی یولع بہ  
ہوتے ہیں؛ اسلئے کہ بچہ (اس زمانہ میں) چبانے کا دلدادہ  
اور شیدا ہوتا ہے، اور اس کی کثرت کی پرواہ نہیں  
کرتا۔ علاوہ ازیں سخت چیزوں کے چبانے میں یہ بھی اندیشہ  
ہے کہ انیاب ٹیڑھے ہو جائے، اور وہ سیدھے نہ ہو سکیں

لہ نفع۔ ایک فرش ہے، جو چوڑے سے تیار کیا جاتا ہے۔ مگر یہاں پیرہ کی خصوصیت نہیں ہے متعہ۔ بخش۔ تدریج  
کہ بچہ کا فرش چکنا ہو۔ کھردرا اور ناموار نہ ہو۔ \*

سکس . گیلانی .

وحینئذ یمرخ عمورهم بدماغ الارث  
وشحمالد جاج فان ذلک یسهل  
فطورها  
اس زمانہ میں خرگوش کا بھجا، اور مرغی کی چربی سوڑھوں  
پر ملی جائے۔ اس سے دانتوں کے نکلنے میں سہولت پیدا  
ہو جاتی ہے +

فاذا انفلق عنها العمور مرخت  
سروسمم و اعنا قهمج بالزیت  
المغسول مضروباً بماء حار و  
قطر من الزیت فی اذا نفم  
جب دانتوں کی وجہ سے سوڑھے پھٹ جائیں، تو بچہ کے  
سر اور گردن پر روغن زیتون مغسول کی ماسح کی جائے، جسے  
گرم پانی میں پھینٹ لیا گیا ہو۔ اس سے بچہ کے سر اور گردن  
کا درد اور تھکان دور ہو جاتی ہے، اور ان کے اعصاب دماغ  
و نخاعیہ قوی ہو جاتے ہیں، جس سے دانتوں کے نکلنے میں سہولت  
واقع ہوتی ہے + اور چند قطرے روغن زیتون کے بچہ کے کان  
میں ٹپکائے جائیں +

واذا صارت یحیث یمکنہ ان  
یعض بها فانہ یعزلی با صبعہ  
وعضہ فیجب ان یعطی قطعہ من  
اصل السوس الذی لم یحجف بعد  
اکثیرا فان ذلک ینفع فی ذلک  
الموقت و ینفع من القرح و  
ولا و جاع فی اللثة بخاصیة  
فیہ  
جب بچہ کے دانت اس قابل ہو جائیں کہ وہ ان سے  
چیزوں کو کاٹ سکے، چنانچہ بچوں کی عادت ہو ا کرتی ہے کہ  
وہ اپنی انگلی منہ میں لیکر اسے رکھ لکھ اپنے دانت کاٹا  
کرتے ہیں، اور اس سے انہیں تسلی رہتی ہے، تو اسے تازہ  
لمٹی کا ایک ٹکڑا، جو اب تک زیادہ سوکھ نہ چکا ہو، دیدینا  
چاہئے، تاکہ بچہ اپنا شغل اس سے جاری رکھے، اور منہ میں  
انگلی نہ ڈالے رہے + لمٹی اس وقت بچہ کے لئے مفید ثابت  
ہوتی ہے، (کیونکہ یہ سوڑھوں کو مضبوط بناتی ہے)، اور اپنی  
ذاتی خاصیت کی وجہ سے سوڑھے کے قروح و اد جاع میں نفع  
پہونچاتی ہے +

وکن ذلک یجب ان یدلک فمہ  
بعلی و غسل لثلا یصیبہ ہذا  
الا و جاع  
اسی طرح یہ بھی مناسب ہے کہ بچہ کے منہ میں نمک اور  
شہد ملا جائے، تاکہ وہ ان امراض مذکورہ (قروح و ادوام لثہ  
وغیرہ) سے بچا رہے +

شماد استحکم نباتھا اعطوا شیئا  
جب پورے طور پر دانت نکل چکیں، تو اس وقت بھی

من ربنا السوسل ومن اصله الذی لیس بشدیدا الجفاف یمسکونه فی الفم ویوافقهم قمرہ فی اعناقهم فی وقت نبات الانسان بذیت عذاب او دھن اخر عذاب

کسی قدر رب السوس، یا ملٹھی، جو زیادہ سوکھی ہوئی نہ ہو، بچہ کو دیں، کہ وہ اپنے منہ میں لئے رہیں +

دانتوں کے اُگنے کے زمانہ میں بچہ کے لئے یہ ایک مفید عمل ہے کہ ان کی گردن پر روغن زیتون شیریں، یا کسی اور شیریں روغن کی مالش کی جائے +

واذا اخذوا ینطقون تعہدوا با دامة ذلك اصول السنہم

جب بچہ بولنے لگیں، تو ان کی زبان کی جڑ اور زبان کی پشت (کو برابر باندھی سے ملتے رہیں۔ تاکہ زبان کے فضلات صاف ہوتے رہیں، اور ان کی بولی جلد صاف ہو جائے) +

### الفصل الثانی فی الامراض تعرض للصبيان وعلاجها

الغرض المقدم فی معالجة الصبيان هو تدبير المرض حتى ان حدس ان بها امتلاء من دم فصدات او حجت او امتلاء من خلط استفراغ منها الخلط او اجترأ الى حبس طبعية کرتے ہیں۔ حتی کہ اگر (علامات سے) یہ محسوس ہو کہ مرضہ او اطرقها او منعجأ من الرأس او اصلاح الاعضاء التنفس وتبدیل لسوء مزاج عولجت بالمتنأكلات الموافقة لذلك

بچوں کے علاج میں پہلی غرض (اور آہم اصول) یہ ہے کہ دودھ پلائی کی تدبیر کی جائے، (اس لئے کہ مرضہ کی صحت و مرض سے بچہ کے صحت و مرض پر بجد اثر پہنچتا ہے، اور مرضہ کے بہت امراض دودھ کے ذریعہ بچہ تک منتقل ہو جاتا ہے) یہ محسوس ہو کہ مرضہ کے بدن میں خون کی کثرت ہے، تو عورت کی نصہ کھولی جائے، یا (بچپنوں کے ساتھ) سنگھیاں کھجوائی جائیں، یا اگر کسی دوسری خلط کی کثرت ثابت ہو، تو اس خلط کا استفراغ کیا جائے، یا اگر استفراغ مواد کو روکنے کی ضرورت ہو، یا اگر تبیین (تبیین و استفراغ) کی ضرورت ہو، یا اگر اسکی ضرورت ہو کہ سر کی طرف بخارات کو صعود کرنے سے روکا جائے، یا اگر اعضاء تنفس کی کسی اصلاح کی ضرورت ہو، (جن میں قلب کو بھی گیلانی نے داخل کیا ہے) یا اگر کسی سوء مزاج کے بدلنے کی ضرورت ہو، تو مناسب چیزیں کھلا پلا کر علاج و

تدبیر کی جائے ۛ

جب دودھ پلائی کا علاج (کسی ضرورت سے) دستوں کے ذریعہ کیا جائے، یا اسے خود بخود کافی دست آجائیں، یا جب اس عورت کا علاج (ضرورتاً) تھے سے کیا جائے، یا اسے خود بخود سختی کے ساتھ تھے ہو جائے، تو مناسب یہ ہے کہ اس روز کوئی اور عورت بچہ کو دودھ پلائے ۛ

**بچوں کے امراض** یہ اصولی باتیں بچوں کے امول علاقہ اور حفظان صحت کے لئے

بطور قوطہ اور تمہید کے تھیں، اب ہم ان امراض جزئیہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو عموماً بچوں کو مراض ہو کرتے ہیں ۛ  
**سوڑھے وغیرہ** چنانچہ بچوں کے ان امراض میں سے ایک **بھول جب** تو وہ ورم ہے جو دانت نکلنے وقت سوڑھوں میں آتا ہوتا ہے، اور دوسرا وہ ورم ہے جو دونوں ٹکڑوں میں رکنپٹی کے نیچے اور کان کے سامنے عضلات ماضعہ کے اوتار کے پاس پیدا ہوتا ہے۔ نیز وہ <sup>تھیلہ</sup> ہے جو ان اوتار میں ان کے متصل عضلات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، (جس سے بچہ منہ کھولنے پر قادر نہیں رہتا) ۛ

جب اس قسم کے اور ام پیدا ہو جائیں، تو مناسب یہ ہو کہ ان کو انگلی کے ذریعہ نرمی سے دبا دیا جائے۔ اور ان روغنیات کا استعمال کیا جائے، جنکا ذکر نباتات انسان کے باب میں کیا گیا ہے، رشداً روحن زیتون، مرغی کی چربی، نرگوش کا بیج، یا شہد کہ روغن بابونہ میں پھینٹ کر، یا شہد کو ملا کر، یا بٹم و لیستعل علی السراؤس کے ساتھ۔ اور یہ جو شادہ بابونہ اور شبت کا

لے تیغ سے مراد یہ ہے کہ ورم و درد کی وجہ سے یہ عضلات پھیل نہیں سکتے، اور منہ کھولنے میں تکلیف ہوتی ہے ۛ  
 لے ملک، بٹم، درخت جتہ، مخضر، رین کا گوند ۛ

واذا عولجت باسہال او وقع طبعاً بافراط او عولجت بقی او وقع طبعاً وقوعاً قویاً فلا حرجی ان ترضع ذلك الیوم غیرھا

فلنذكر امراضاً جزئیة تعرض للصبيان

فمن ذلك اورام تعرض لهم في اللثة عند نبات الاسنان واورام تعرض لهم عند اوتار في ناحية اللحين وتشين فيها

واذا عرض ذلك فيجب ان يغمر عليها بالاصبع بالرفق ویمرر بالدهنیات المذکورة فی باب نبات الاسنان وبالعلسل مضروباً بل هن البابونہ او العسل مع علك البطم و لیستعل علی السراؤس لے تیغ سے مراد یہ ہے کہ ورم و درد کی وجہ سے یہ عضلات پھیل نہیں سکتے، اور منہ کھولنے میں تکلیف ہوتی ہے ۛ  
 لے ملک، بٹم، درخت جتہ، مخضر، رین کا گوند ۛ



لفلول بقاء قد طخ فيه البابو فج والثبت فلول (ترطہ) کیا جائے +

ومما يعرض للصبيان هو استطلاق **بچوں کے دست** بچوں کو (عموماً) دست بھی لائق ہو جاتے البطن وخصوصاً عند نبات ہیں، علی الخصوص دانت نکلتے کے زمانہ میں۔ (کیونکہ بچے اپنی الا سنان ہر عمر بعضہما نہ یعرض حرص کی وجہ سے کھانے پینے میں بہت بیقا عدگی ہرستے ہیں؛ للطفل لانه يمص فضلاً ما لحاً نیز ان کے مزاج میں طبعاً رطوبت کا غلبہ ہوتا ہے۔) بعض اطباء قحياً من لثة مع اللبہ کا ان دستوں کے بارہ میں تمان ہے کہ چونکہ بچے دو دو کے ساتھ نکلے، پیپ آمیز رقیق، فضلات اپنے سرور ہوں سے چوس لیا کرتے ہیں، اسلئے ان کو دست لائق ہو جاتے ہیں۔ (چونکہ شیخ اس خیال کو پسند نہیں کرتا، اسلئے وہ اس طرح اس خیال کی تردید کرتا ہے)؛

و یجوز ان لا یكون لذلک بل و یجوز ان لا یكون لذلک بل لا اشتغال الطبيعة بتخلیق عضو عن اجادة الهضم و لحر و ض الوجع و هو مما یمنع الهضم فی الا بذا ان الضعیفة بہت ممکن ہے کہ ان لوگوں نے دستوں کا جو سبب قرار دیا ہے، وہ نہو، بلکہ اس کی یہ وجہ ہو کہ چونکہ طبیعت اس زمانہ میں ایک عضو کے (دانت کے) بنانے میں مشغول و مہمک ہوتی ہے، اسلئے اس کی توجہ ہضم کی طرف سے ہٹ جاتی ہے، اور (اعضاء ہاضمہ میں) غذاء اچھی طرح پک نہیں سکتی؛ یا اسکی وجہ یہ ہو کہ چونکہ اس زمانہ میں ردانت اور سرور ہونے وغیرہ میں) درد لائق ہوتا ہے جس کی وجہ سے درد میں ہضم کا فعل مرکب جاتا ہے اور فساد ہضم کی وجہ سے دوزن صورتوں میں دست لائق ہو جاتے ہیں) +

و اقلیل منه لا یجب ان یشغل بہ فان خیف من ذلک افراط تدثرک بتکمد بطنہ بنزول لوجہ اوکالانیسوا و بنزول لکرفس او الکمون او یضد بطنہ بکمون و ویراد مبلولین بخل و یجاء و من مطبوخ مع قلیل خل علاج: چنانچہ اگر دست تھوڑے اور معمولی ہوں، تو توجہ کرنے (علاج بالدار) کی ضرورت نہیں ہے، لیکن خوف افراط ہو، تو اسکا تدارک اس طرح کیا جائے کہ بچے کے شکم کی زرد و رد (تخم گلاب)، یا انیسون، یا تخم کرفس، یا زیرہ سے سینک کی جائے؛ یا زیرہ اور زرد کو سرکہ سے ترک کر کے یا باجرہ کو کسی قدر سرکہ میں پکا کر بچے کے شکم پر لپ کیا جائے +

وان لم یجمع سقوا من الفحة الجدی  
دیف بماء باسرد  
اگر اس علاج سے فائدہ نہ ہو، تو بکری کے بچے کا پیرایہ  
(کسی قدر لیکر) ٹھنڈے پانی میں گھول کر پلایا جائے۔  
بعض نسخوں میں عبارت اس طرح ہے: ”بکری کے بچے کا پیرایہ ایک دانگ (تقریباً ۴ مرقی) لیکر  
ٹھنڈے پانی کے ساتھ پلایا جائے“ مگر گیلان اس نسخہ کو اس وجہ سے نسلط کرتا ہے کہ پیرایہ ایک قوی القبض چیز ہے  
بچہ اس مقدار کو برداشت نہیں کر سکتا۔

ویخذ ریح من تجبن اللبن فی معدته  
اس وقت بچے کے معدہ کو تجبن اللبن (دودھ بجنے)  
بأن یغذی ذلک الیوم ماینوب  
سے بچایا جائے، یعنی اس دن دودھ کی بجائے کوئی دوسری غذا  
عن اللبن مثل الینمیرشت من  
دی جائے، جو دودھ کے قائم مقام ہو، مثلاً نیمبرشت انڈے  
صفرة البیض ولباب الخبز مطبوخا  
کی زردی، اور روٹی کا گودہ پانی میں پکا کر، یا سترو پانی میں  
فی ماء او سویق مطبوخ فی ماء  
پکا کر۔

وقد یعرض لهم اعتقال الطبیعة  
بجوں کا قبض  
فیشیفون بذبل الفار وشیافه  
لئے بچوں کی معائنہ - تقیم میں جو ہے کی سینگی کا (دروغن کنجد میں  
من عمل معقود وحادۃ او مع  
چرب کر کے) شافہ کریں، یا منجھ اور بستہ شہد سے شیاف  
فودنج او اصل السوسن الاسمانجونی  
بنا کر محض اسے تنہا داخل کریں، یا پودینہ کے ساتھ (یعنی اوپر  
کما ہوا و محرقا  
سے پودینہ چھڑک کر)۔ یا بخ سوسن آسمانجونی اسی طرح (بغیر کچھ  
ملائے، اور بغیر جلائے) یا جلا کر بطور شافہ استعمال کی جائے۔

او یطعم قلیل عسل او مقدار حصیۃ  
یا بچہ کو تھوڑا سا شہد کھلائیں، یا ایک چنے کے برابر  
من علك البطم ویمر خبطنه  
علك البطم۔ بچہ کی شکم پر دروغن زیتون (یا دروغن کنجد) چلے چلے  
بالزیت تصریحاً لطیفاً وکلیط  
لگا یا جائے۔ یا بچہ کی نان پر گائے کا پتہ اور بخور مریم (یا تھا  
سرتہ بملا رتۃ البقر و بخور مریم  
جوڑی بوٹی) تمبیڑا جائے۔

اگر ان علاجات سے اثر نہ ہو، تو بچہ کو کسی قدر شیر خشک، یا تربخین کھلائیں۔ اگر تہہ مزاج کی ضرورت ہو  
تو عرق نیلوفر اور شربت آئوبخارا کا اضافہ کریں۔ بچہ کے قبض کی حالت میں مرضہ کو طین غذائیں کھلائیں، مثلاً پالک  
نرذہ، یقندر، شلم وغیرہ۔

وربما عرض ببلشۃ لذع فیکمد  
لذع اللبۃ  
بدھن وشمع و اللحم المالح  
لگا ہے بچہ کے سروٹ سے میں لذع (خارش  
کے ساتھ درنہ) پیدا ہو جاتا ہے۔ اس صورت

العفن ینفعہ

میں روغن اور موم کی مالش کی جائے (مسوڑھوں پر ملا جائے)  
اور نمکین متعفن گوشت (نمک لگا کر خشک کی ہوئی پھلی کا گوشت)  
اس مرض میں مفید ہے (جس کا طریقہ ہتھال ہے) کہ اس کے جو ٹنڈے کو لائی جائے  
تشخیص اطفال گاہ بچوں میں بلی انھیں دانت نکلتے وقت تشبیہ عارض ہو جایا کرتا  
ہے، جبکی وجہ زیادہ تر یہ ہوتی ہے کہ بچوں میں عصبی ضعف کی شدت کے ساتھ فساد  
ہضم بیشتر لاحق ہوا کرتا ہے (جس سے فاسد رطوبات پیدا ہو کر اعصاب اور  
مباہی اعصاب تک پہنچتے ہیں) علی الخصوص ان بچوں میں جو فربہ و مرطوب مزاج ہوں  
علاج :- اسی حالت میں روغن ابرسا، یا روغن سوسن،  
یا روغن نثار، یا روغن خیرسی (گل شہد) سے علاج کیا جائے (یعنی ان  
روغنوں کی بدن پر مالش کی جائے) +

وربما عرض لهم خاصة عند نبات الأسنان  
تشبیہ و اکثرہ بسبب ما یعرض لهم من  
فساد الهضم مع شدة ضعف العصب  
وخصوصاً فیمن بدنہ غلب رطوب  
فیعالج بدن ابرسا و دهن السوسن  
او دهن الحناء او دهن الخیرسی

وربما عرض کزاز

کزاز اطفال

کزاز کے معانی متعدد ہیں، جنکا ذکر بحث کزاز، معالجات امراض میں کیا گیا ہے۔ لیکن خواہ اسکے  
معنی کچھ ہی ہوں، ہر صورت یہ دو تشبیہوں سے مرکب ہوا کرتا ہے، جس میں بدن اکڑ جاتا ہے، اور وہ کسی طرف حرکت  
نہیں کر سکتا۔ یعنی مثلاً گردن کے اگلے اور پچھلے دونوں طرف کے عضلات اکڑ جاتے ہیں۔ گیلانی  
فیعالجہ بماء طنجہ فیہ قثاء الحما را و اسکا علاج آپ جو شانڈہ قثاء الحما را (بنال) سے کریں  
بدن البنفسج مع دهن قثاء الحما را یا روغن بنفشہ روغن قثاء الحما را کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر پتہ  
فان حدس ان التشبیہ العارض بہ من چلے کہ یہ تشبیہ جو بچہ کو لاحق ہوا ہے، بیہوشی کی وجہ سے ہے  
یس لوقوعه عقیب الحمی والاسہال یعنی یہ تشبیہ بخاروں کے بعد، یا شدید اسہال کے بعد لاحق ہوا  
العیف ولحدوثہ قلیلاً قلیلاً غرت ہو، یا یہ کہ یہ تشبیہ رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو (دفعۃ لاحق نہ ہوا ہو)  
مفاصلہ بدن البنفسج و حد لا و الغرض ان باتوں سے پتہ چل جائے کہ یہ تشبیہ بیہوشی کی وجہ  
مضروباً بآتش من الشمع المصفی و صبت سے ہے (تو اس کے جوڑوں کو تھاروغن بنفشہ سے تر کریں،  
علی دماغہم زیت و دهن بنفسج یا اسکو کسی قدر موم مصفی کے ساتھ پھینٹ لیں۔ اس مرض  
وغیر ذلک صبا کثیراً و کذلک ان میں بچہ کے دماغ پر روغن زیتون، اور روغن بنفشہ وغیرہ  
عرض لهم کزاز یا بس خوب ڈالا جائے۔ علی نذا اگر بچہ کو کزاز یا بس لاحق ہو جائے  
تو بھی (روغن بنفشہ وغیرہ مفید ہیں) +

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بچوں کو کز ان یا بس کتر ہی لاحق ہوا کرتا ہے۔ اور زیادہ تر ان کو کز انز  
امتلائی ہوا کرتا ہے۔ لیکن روغن بنفشہ اور روغن زیتون دونوں صورتوں میں مفید ہیں۔ گیلانی

وقد يعرض لهم سعال وزكام [سعال وزكام] گا ہے بچوں کو کھانسی اور زکام کی شکایت  
وقد امر في ذلك بماء حار كثير پیدا ہو جاتی ہے۔ (بچے خارجی بردت سے بہت زیادہ  
يصب على رأس من أصيب لك متأثر ہو کرتے ہیں، اور ان کو نزلہ بکثرت لاحق ہوا کرتا ہے)  
منهم ويلطخ لسانه بعسل جو بچے اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ گا ہے بتایا جاتا  
کثیر شمر بغض علی اصل لسانہ ہے کہ ان کے سر پر گرم پانی بکثرت ڈالا جائے۔ (اس سے  
بالأصبع ليتقيأ بلغاً كثيراً زکام اور کھانسی اور تھے کو بھی فائدہ پہنچتا ہے)۔ اور  
فيعافى اسکی زبان شہد سے خوب تھیر دی جائے؛ پھر اس کی  
زبان کی جڑ انگلی سے دبائی جائے، تاکہ تھے آجائے اور  
تھے میں بلغم بکثرت نکل پڑے، اور اسے آرام آجائے۔

او يوخذ صمغ عربي وكثيرا و حب السفرجل و رب السوس (سب چیزوں کو کوٹ پیس کر چھان لیں) اس میں سے  
وفانيد و ليقه منه كل يوم روز کسی قدر لیکر تازہ دودھ کے ساتھ بچہ کو پلا دیا کریں۔  
شياً بلبن حليب (اگر یہ دوا مرض غل کے دودھ کے ساتھ دی جائے، تو بہتر ہے)

وقد يعرض للطفل سوئ تنفس فيجب [سوئ تنفس] گا ہے بچہ کا سانس بگڑ جایا کرتا ہے (سوئ  
ان يد من اصول اذنيه واصل تنفس)؛ اس وقت مناسب ہے کہ بچہ کے کان کے  
لسانه بالزيت و لقياً جڑوں پر اور زبان کی جڑ پر روغن زیتون لکرتے کرائی جائے۔  
گیلانی کہتے ہیں: "اصول اذنین (کان کی جڑیں) اندر کی طرف سے (منہ کی طرف سے) وہ حصہ ہے  
جو لوزین کے قریب واقع ہے۔"

وكذلك تكبس لسانه فهو نافع جداً اسی طرح بچہ کی زبان دبا کر بھی تھے لائی جاسکتی ہے  
ويقطر الماء الحار في افواههم جو ایک نہایت ہی مفید عمل ہے۔ (یعنی بہر حال تھے اس  
وان يلغوا شيئا من بزرا لكتان مرض میں ایک مفید تدبیر ہے)۔ اسی طرح بچہ کے منہ میں  
بالعسل گرم پانی ٹپکایا جائے (جس سے متلی اور تھے آئے) اور  
تخم کتان (سفوف) شہد کے ساتھ ملا کر کسی قدر چٹایا جائے۔

وقد يعرض لهذا القلاع كثيرا فان قلاع (منه آتا) قلاع کی شکایت بچوں کو بکثرت اس وجہ سے  
 غشاء افواہهم والسننهم لا حق ہوا کرتی ہے کہ ان کے منہ اور زبان کی جھلی نہایت ہی  
 لین جدا لا یحتمل المص لینا نرم ونازک ہوتی ہے، اتنی نرم ونازک کہ امتصاص (مہرستان)  
 فلیکف جلاء مائتہ اللین بان دودھ چوسنے کے معمولی فعل کو بھی برداشت نہیں کر سکتی،  
 ذلک یوذیہم ویوسنہم چہ جائیکہ وہ مائتہ لبن کی قوت جلاء کو برداشت کر سکے۔  
 القلاع الغرض یہی چیز بچہ کے لئے باعث اذیت ہو کر قلاع پیدا  
 کر دیتی ہے۔ +

قلاات (منه آتا) سے مراد وہ پیشہ جو نئے شروع ہیں جو سنہ اور زبان کی جھلی میں پیدا ہو جاتے ہیں۔  
 جب یہ متعفن ہوتے ہیں۔ فراہیں آکھ کما جاتا ہے۔ کیلانی  
 واسر دا القلاع الفحیم الاسود قلاع کی برترین قسم قلاع فحیمی ہے، جو سیاہ  
 وهو قاتل واسلمہ الا بیض ہوتی ہے (فحم کوئلہ)؛ یہ قسم مہلک ہے۔ اور اسکی کم خطرناک  
 والا حصہ قسم آبیض اور اخصا (سفید اور سرخ) ہیں +  
 فینبغ ان یعالجوا بما خف من ادویۃ علاج: کتاب جزئی (معاجات) میں قلاع کے  
 القلاع المذکورۃ فی الکتاب لئے جو دوائیں بتائی گئی ہیں، بچوں کے علاج کے لئے انہی  
 الجزئی ورمما کفاه البنفسج المہقوق میں سے ہلکی دوائیں استعمال کی جائیں۔ گاہے یہ بھی کافی  
 وحده او مخلوطا بورد و قلیل ہر جاتا ہے کہ بنفشہ پیس کر (ذرہ کے طور پر) تنہا استعمال  
 زعفران و الخرنوب و حده کیا جائے، یا گل سرخ اور کسی قدر زعفران کے ساتھ ملا کر۔  
 ورمما کفاه مثل عصا رة الخمر اسی طرح گاہے تنہا خرنوب بھی کافی ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات  
 و غلب الثعلب و الفرفخ عصارہ کا ہو، (آب کا ہو)، آب کھوئے، آب ترخ  
 جیسی چیزیں بھی کافی ہو جایا کرتی ہیں +

فان کان اقوی من ذلک فاصل فان کان اقوی من ذلک فاصل  
 السوسن المحکول ورمما یفعم پیس کر استعمال کریں۔ گاہے ثبوریشہ اور قلاع لیلیہ نسخہ  
 ثبوریشہ و قلاع المر العفص ثبوریشہ بھی سفید ثابت ہوتا ہے: مرکبی، مازو، قشور کندر، سبکو  
 لہ ثبور کندر کنند، آٹے چوڑے چوڑے کر۔ جو کندر کے بلانے سے الگ ہو جاتے ہیں؛ اور جو باریک اجزاء ہر نام  
 ہوتے ہیں، انہیں "دقان کندر" کہتے ہیں +

مصحوۃ جلداً مخلوطۃ بالعسل وربما باریک پیکر اور شہد میں ملا کر (دانوں پر لگا یا جائے)۔  
کفایہ رب التوت الحامض وحده علی ہذا گاہے اسکے لئے رب توت ترش تنہا کافی ہو جاتا ہے  
ورب الحصرم اور گاہے رب انگور ترش بھی کافی ہو جاتا ہے +

وقد ينفع من ذلك غسله بشارب گاسپہ یہ بھی مفید ثابت ہوتا ہے کہ منہ کو (یا زخمی جھلی  
العسل او ماء العسل ثم ابتاعہ کو) شربت شہد سے، یا مارا عسل سے دھو کہ مذکورہ بالا ادویہ  
بشی مما ذکرنا من المجففات مجففہ میں سے کسی چیز کا استعمال کرایا جائے +

فان احتیج الی ما هو اقوی فلیوخذ اگر اس سے قوی تر دوا کی ضرورت ہو، تو بلند ہی،  
عروق و تشویر لہرمان والمجلنا والسم پوست انار، گلنار، سماق، ہر ایک چھ درہم، بازو، چار  
من کل واحد ستر درہم ومن العفص لبعہ درہم، پشگری، دو درہم، سب کو کوٹ چھانکر (اس میں سے  
درہم من الشبانی درہان یدق و یخل و یدک کسی قدر لیکر منہ میں) چھڑکا جائے +

منہ، سوڑھے، اور زبان کے قروح دیر میں اچھے ہوا کرتے ہیں، اور تا کل رسترن گلن (کو جلد قبول کرتے  
ہیں۔ اسلئے کہ اول تو اس مقام کی ساخت نرم اور ملائم ہے، و ویم، یہاں عاب بکثرت نکلتا اور ہتارتا  
ہے، جو قروح کے اتھام و نذمال میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے، سویم، یہاں زبان وغیرہ کی حرکت برابر جاری  
رہتی ہے، اور رطوبتیں بہا کرتی ہیں، چہارم، یہاں قروح پر دوا کے ٹھہرنے کا موقع کم ملتا ہے، پنجم دانہ  
اور سوڑھے کے رخنوں میں غذا، بخیر کریشے اور اجزاء اور میل کچیل پڑے مڑا گلا کرتے ہیں۔ (گیلائی مع اضافہ) +

گیلائی نے قلاع کے لئے ایک اور بہت ہی مفید نسخہ بتایا ہے: مندی کی پتیاں نیکر اسکا پانی پھوڑا  
جائے، اور اس میں کسی قدر کا فور مل کر کے اس سے کلی کی جائے، یا بچہ کی زبان اور منہ وغیرہ پر لگایا جائے۔  
اگر مندی کی پتیاں خشک ہوں۔ تو انیس کو ٹکر پانی میں بھگو یا جائے۔ اور اس پانی میں اسی طرح کا فور مل  
کیا جائے +

وقد یعرض فی آذانہم سیلان الرطوبۃ سیلان الاذن گاہے بچوں کو کان بہنے کی شکایت پیدا  
فان ادا انہم وخصوصا دمغٹہم ہو جاتی ہے؛ کیونکہ بچوں کے بدن میں، اور طے اختہمان  
رطوبۃ جلداً کے دماغوں میں رطوبت بکثرت ہوتی ہے

فنجبان یغمس بہم صوفۃ فی غسل و علاج: اس وقت یہ ضروری ہے کہ شہد اور ستراب میں  
خمر مخلوط بہ شئی یسیر من شب او کسی قدر پشگری یا زعفران ملا کر، یا کسی قدر نظرون ملا کر اس  
زعفران و شہد من نظرون و یجعل میں بتی تھیر لیں۔ اور بچہ کے کان میں داخل کریں۔ بسا

فی اذانہم ورجا کفہ ان یغس بہم صوفۃ اوقات یہ بھی کافی ہو جاتا ہے کہ شراب عقص (کیسی شراب) فی شراب عقص و لیستعمل مع شئی میں کسی قدر زعفران (زعفران محلول و مسفوف) ملا کر اور من الزعفران یجعل فی ذلک الشراب اس میں بتی کو تھیر کر کان میں داخل کریں +

طبری نے اپنے رسالہ میں ذکر کیا ہے کہ مرہم شنباز (مرہم رتن جوت) بچوں کے کان کے قروح کیلئے بہت ہی مفید ہے: رتن جوت کو روغن گل میں اس قدر پکائیں کہ وہ نکل جائے، پھر روغن کو چھانکر پھوک سے الگ کر لیں، اور اس میں دس گنا سرکہ ملا کر پھر جوش دیں، یہاں تک کہ سرکہ اڑ جائے، اور روغن باقی رہ جائے پھر اس روغن سے قیروطی بنائی جائے، اور اس میں کسی قدر سفیدہ قلعی ڈال دیا جائے۔ اور اچھی طرح ملا کر رکھ لیا جائے۔ اب مرہم تیار ہے۔ اس مرہم سے قیتلہ تھیر کر کان میں داخل کیا جائے۔ گیلانی

وقد یعرض للصبيان كثيرا وجع الاذن **درد گوش** بسا اوقات بچوں کو ریاح کی وجہ سے، یا رطوبت من سلیجہ اور طوبہ کی وجہ سے درد گوش کی شکایت پیدا ہو جایا کرتی ہے +

فیعالج بالخفض والصعتر والمیل اسکا علاج یہ ہے کہ رسوت، صعتر، نمک طبرزد الطبرزد والعدس والمر وحب (نمک لاہوری)، مسور، مرکبی، تخم حنظل، اہل، ان میں الحنظل والاہل یعنی ایتھا کان فے سے کسی دوا کو لیکر اور تیل میں پکا کر اس تیل کو کان میں دھن ویقطر ٹپکایا جائے +

درد گوش کے لئے گیلانی نے ایک نسخہ بتایا ہے: آب پیاز، نجر کی لید کا بخور تازہ، ان دونوں میں کسی قدر زعفران مل کر کے دردناک کان میں گرما گرم ڈالا جائے؛ جب یہ ٹھنڈا ہو جائے، تو اسے نکال کر دوبارہ ڈالا جائے۔ اسی طرح تین چار مرتبہ کیا جائے۔ درد میں انشاء اللہ سکون ہو جائیگا +

وربما عرض فی دماغ الصبيان ورم **عطاش** گاہے بچوں کے دماغ میں ایک (خاص قسم کا) حار یسم العطاش ورم حار پیدا ہو جاتا ہے، جسکو عطاش کہا جاتا ہے +

اسکو "عطاش" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ بچہ اس مرض میں پانی بکثرت پیتا ہے۔ (عطاش پیاس کی بیماری) اسی وجہ سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ صحیح لفظ عطاس (غین کے ساتھ) ہے، جبکہ معنی پانی میں ڈوبنے کے ہیں۔ یہ دماغ کا ایک گرم ورم ہے، جس میں تاووب جاتا ہے۔ گیلانی

وقد یصل وجعہ كثيرا الى العينين بسا اوقات اسکا درد آنکھ اور حلق تک پہنچ جاتا والخلق ویصف له الوجه فیجب ہے، جسکی وجہ سے چہرہ زرد پڑ جاتا ہے۔ علاج: اس حینئذ ان یبرد دماغہ ویرطب وقت ضروری ہے کہ تبرید اور ترطیب کی غرض سے

نقشور القرع والخيار وماء تراشه کدور کدو کے تازہ چھلکے، تراشه خیار، آب  
عنب الثعلب وعصارۃ لبقلۃ کدوی سبز، آب خرفہ تازہ، جو ایک مخصوص چیز ہے،  
الحمقاء خاصۃ ودھن الورث مع روغن گل، کسی قدر سرکہ کے ساتھ، اور انڈے کی زردی  
قلیل خل و صفراء البیض مع روغن گل کے ساتھ (بیرونی طور پر) استعمال کئے جائیں  
دھن الورث دو تبدل ایٹھا کان اور ان میں سے جو دوا بھی استعمال کی جائے، برابر  
دانٹھا اسے بدل دیا جائے، (تا کہ دماغ تک لٹھک برابر  
پہنچتی رہے) +

گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ درم دماغ کے آثار نہیں پائے جاتے، اور تاویمہ بانہ سے بچہ نہایت  
درجہ ضعیف والا غرہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بعض دویہ لازوقیہ کے ساتھ مضمی کالیپ (لطون)  
لگایا جائے۔ گیلانی

وقد یعرض للصبہ ماء فی الساسہ مارالراس گاہے بچوں میں مارالراس کی شکایت  
(استقرار دماغی) پیدا ہو جاتی ہے، راس میں بچہ کے  
سر کے اندر غیر معمولی طور پر رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔  
قد ذکرنا علاجہ فی علل الراس اس میں کچھ علامات بھی درج ہیں۔ اس سے کچھ شبہ نہیں  
یہ پانی سر میں کہاں جمع ہوتا ہے؟ اس کی دو صورتیں ہیں: گاہے یہ پانی کھوپڑی کے  
جمع ہوتا ہے، اور گاہے کھوپڑی کے باہر۔

حقیقی مرض کی صورت وہی پہلی ہے، جس میں مائیت کھوپڑی کے اندر جمع ہوتی ہے۔ خواہ یہ  
مائیت دماغی جھلیوں میں جمع ہو، یا بطون دماغیہ میں، اس مرض میں بچہ کا سر بڑا ہو جاتا ہے، پیشانی اوپر  
جاتی ہے، دماغ لاغر ہو جاتا ہے، دماغی کمزوری لاحق ہو جاتی ہے، تشنج کے دورے پڑتے ہیں۔ بچہ آنکھ  
بند کرنے کی قدرت نہیں پاتا، آنکھوں سے آنسو ہمیشہ بہتے رہتے ہیں۔ بقول گیلانی یہ خرابی دماغی  
مشکل ہے۔ ہر صورت اخراج مائیت کی کوشش کی جائے۔

اور جب پانی کھوپڑی کی ہڈیوں کے باہر جمع ہوتا ہے۔ خواہ کسی قی و پڑنے والے درمیان میں  
یا سحاق اور جلد کے درمیان، تو استقرار بھی کی طرح دبانے پر دباؤ کا نشان پڑ جاتا ہے۔ بچہ روتا  
رہتا ہے، اور اسے نیند نہیں آتی۔ اسکا علاج یہ ہے کہ سر میں دو تین شکاف دیکر اخراج رطوبت کیا جائے  
اور اس کے بعد معمولی جراحت کی مرہم پٹی کی جائے۔ مگر یہ غلط ارادہ ہے کہ یہ شکاف سر میں کیا جائے



جبکہ دوسرے کچھ علاج، از قسم اظہار و منادات، کارگر نہ ہوں۔ گیلانی +

و ربما انتفخت عیونہم فیطل علیہا انتفاخ العین گاسے بچ کی آنکھیں پھول جایا کرتی ہیں ۔  
حضن بلین ثمر یغسل بطبیخ (آنکھ سوچ جانا) اس صورت میں رسوت دودھ کے ساتھ  
البا بونج و ماء البادس و ج (حل کر کے پوٹوٹا پیرا) طلا کریں ۔ پھر اسے جو شاندہ بابونج

اور آب بادروج (بابری۔ جنگلی تلسی) سے دھو ڈالا کریں +  
"انتفاخ العین" امراض جن میں سے ہے ۔ شیخ کا قول ہے : "انتفاخ وہ درم بارد (ورم  
تبخی) ہے، جس کے ساتھ ساتھ گدگدی اور خارش سی بھی ہوتی ہے" +

اس مرض میں صبر۔ زعفران، فیلز ہرج (دار بلد) اور شیان، ایشا بھی طلا و منادات استعمال کئے  
جاتے ہیں +

و ربما احد ثنت کثرة البكاء بیاضا ثبور قمریہ گاسے (بچوں میں) شدت بکار اور گرمی و زاری  
فی احلا قہم فیعالجون بعصارۃ کی وجہ سے آنکھ کی سیاہی میں (آنکھ کے سیاہ حصے  
کے سامنے) سفیدی پیدا ہو جاتی ہے (یعنی طبقہ قمریہ  
میں ثبور پیدا ہو جاتے ہیں، جو سفید نظر آیا کرتے ہیں) +  
ایسی صورت میں عصارۃ غلب الثعلب (آب مکوئے سبز  
بیرون چشم پر طلا کی صورت میں) استعمال کریں +

وقد یعرض لجنف الصبۃ سلاق من کثرة سلاق چشم گاسے کثرت بکار سے بچوں کی آنکھ میں مرض  
البكاء فکلک علاجہ ایضاً عصارۃ سلاق لاحق ہو جاتا ہے ۔ مگر اس کا علاج بھی (ثبور  
غلب الثعلب قمریہ کی طرح) آب مکوئے سبز ہی سے کیا جاتا ہے +

"مرض سلاق" میں پوٹے موٹے پڑ جاتے ہیں، ان میں سُرخی ہوتی ہے (ورم حار ہوتا ہے)، اور  
بسا اوقات پلک جھڑ جاتے ہیں +

وقد یصیبہم حیات و کلاوی ہما حیات اطفال گاسے بچے بخاروں میں مبتلا ہر جاتے ہیں۔  
ان قد برامرضۃ و لیستہ ہوا یضاً (بچوں کو بخار) اس حالت میں بہتر یہی ہے کہ مرضہ کی تدبیر  
مثل ماء الرمان مع مسکنجبین و و اصلاح کی جائے (اور دودھ پلائی کو مناسب دوا ایس  
عسل و مثل عصارۃ الخیار مع کھلائی جائیں) اور اس کے ساتھ کچھ کو بھی ایسی چیزیں دی  
قلیل کافور و سکر جائیں، جیسے آب انار، ہمراہ کنجین شند اور جیسے آب خیار کسی

قدر کا فوراً اور شکر کے ساتھ +

یعنی بچہ کو بخار کی حالت میں ادویہ مفتوحہ، مدرہ، مرققہ، اخلاط، اور ادویہ سہرہ دی جائیں۔  
پہلی مثال مفتوحہ، مدرہ اور مرققہ کی ہے، اور دوسری مثال مدرہ کی ہے +

اگر کوئی اعتراض کرے کہ ترش دوائیں دودھ پیتے بچہ کے لئے مضر ہیں، ایسی حالت میں سکنبین  
کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے؟ اس کے دو جواب ہیں: (۱) ضرورت کے وقت انفعہ جیسی چیز بھی  
استعمال کی جاتی ہے، اور اس وقت دودھ کے جھنے کے خون سے دودھ کی بجائے بچہ کے تغذیہ کے لئے  
اور چیزیں دی جاتی ہیں؛ اسی طرح ان ترشیوں کے استعمال کے وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ اور ظاہر  
ہے کہ ان ترشیوں میں دودھ جانے (تجبین) کی قوت انفعہ سے کم ہی ہے۔ (۲) شیخ کے کلام سے  
یہ لازم نہیں آتا ہے کہ براہ راست ان ہی دواؤں کو دیں، بلکہ یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ان جیسی چیزیں دیں،  
جو بخار کے لئے مفید ہوں +

ثم يعرضون بان يعصر القصب  
الرطب ويجعل عصارة على الهامة  
والرجل ويدشروا فان هذا  
يعرفهم  
پھر کوشش کی جائے کہ بچہ کو پسینہ آجائے۔  
الرطب ويجعل عصارة على الهامة  
والرجل ويدشروا فان هذا  
يعرفهم  
پانی کو بچہ کے سر پر اور پاؤں پر لگا کر بچہ کو گرم کپڑے  
اوڑھا دیے جائیں۔ اس سے بچوں کو پسینہ آجائے +

ہے +

وربما عرض لهم مغص فيثون  
ويكون فيجب ان يكبد البطن بالماء  
الحار والدمن الكثير الحار  
بالشمع اليسير  
مغص (مریض) بیشتر اوقات بچوں کو (دودھ کی گڑ بڑ اور  
فساد ہضم سے) مروڑ کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے،  
جس سے بچے اپنے آپ بل کھاتے اور روتے چلاتے  
ہیں۔ اس وقت مناسب ہے کہ بچہ کے پیٹ کو گرم  
پانی سے، اور گرم روغن سے، جس کی مقدار زیادہ ہو،  
اور جس میں تھوڑی مقدار موم کی ملائی جائے، سینکا  
جائے، (اور روغن بید انجیر خالص اور عاب صمغ عربی  
بصورت مستحب بچہ کو پلایا جائے) +

وقد يعرض لهم عطاس متواتر  
عطاس متواتر (چھینک کی کثرت) گاہے بچوں کو عطاس متواتر

فریما کان ذلک من ورم فی نواحی کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کا سبب بعض اوقات  
الدماع فان کان کذلک عولجہ دماغ کے آس پاس کا ورم ہوتا ہے جو بیرون تحف  
الورم بالتبرید والطلاء میں لاحق ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر ورم کی وجہ سے لاحق  
والتمریج بالملبردات من ہو تو ورم کا علاج کیا جائے: تبرید استعمال کی جائے،  
العصارات والادھان عصارات بارودہ اور ادھان بارودہ طلاء اور قریح کے طور  
پر استعمال کئے جائیں +

چینک کی کثرت ورم کی وجہ سے ہو، اسے قرشی نے بہت بعید سمجھا ہے۔ اور انہیں اپنا پیش کیا ہے کہ  
سرام غشائی میں بھی چینکیں پیدا ہونی چاہئیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا +  
گر گیلانی نے جواباً کہا ہے کہ یہ کوئی امر محال نہیں ہے، بلکہ بچوں میں بیرون تحف کے اور ام سے چینک  
پیدا ہو سکتی ہے +

وان لم یکن من ورم عرض لہم اور اگر ورم کی وجہ سے نہ ہو (بلکہ بیرونی ہو) اور  
فجب ان ینفخ البادری وج المسوق کی سردی سے لاحق ہو، جو اکثری الوجود ہے) تو بادری وج  
فے مناخرہم (جنگلی تلسی) پیکر بچوں کے نفعوں میں پھونک دیا جائے +  
وقد یعرض لہم فی البدن بثور ثبور (پھنیاں) گاہے بچوں کے بدن پر پھنیاں نکل آتی  
فما کان قرحیا اسود فهو قتال اما ہیں۔ چنانچہ اگر پھنیاں متفرج (ریم دار) اور سیاہ  
الابيض فاسلم من وکذا الاحمر لو کان ہوں، تو مملک ہوتی ہیں۔ لیکن سفید رنگ کی پھنیاں انکے  
فلا غاۃ قط کان قنالا فکیف اذا مقابلہ میں بے خطر ہوتی ہیں۔ اسی طرح سرخ رنگ کی پھنیاں  
انتشر بھی (بے خطر ہی ہوتی ہیں)۔ (تمہیں معلوم ہے کہ) جب  
سیاہ رنگ کے ثبور منہ میں بطور قلاع کے ہوتے ہیں تب  
تو یہ مملک ہوتے ہیں، چہ جائیکہ جب سارے بدن پر پھیلے  
ہوئے ہوں (اُس وقت کیونکر نہ مملک ہو گئے) +

وربما کانت فی خرجہا منافع بعض اوقات بدن پر دانے پھنیوں کے نکل جانے سے  
کثیرۃ بہت سے فوائد ہو جاتے ہیں: (بدن کے ناسود مراد دانے  
پھنیوں کی شکل میں خارج ہو جاتے ہیں، اور ان کے ذریعہ  
بدن کا تنقیہ ہو جاتا ہے) +

وعلى كل حال فيعالج بالمجففات اللطيفة علاج : بہر حال (ان دانوں کا کوئی رنگ بھی ہو) انکا  
مجمولة في مائه الذي يغسل به مطبوخة علاج : ہے کہ ہلکے مجففات پانی میں جو ش دیے جائیں، اور  
فيه كالور دو الاكس وورق شجر اس پانی سے بدن دھویا جائے؛ مثلاً گل سرخ، آس، برگ  
المصطكى والطرفا وادهان هذه درخت مصطكى، برگ جھاؤ۔ ملے ہذا ان دانوں کے روغن  
الاشياء ايضا بھی استعمال کئے جائیں :-

والبثور السليمة تترك حتى تنضج شہرہ سلیمہ (بے ضرر پھنسیوں) کو یوں ہی چھوڑ دیا  
شم تعالج جائے، کہ پک جائیں۔ اس کے بعد انکا علاج کیا جائے۔  
اندر کی پیپ خارج کر دی جائے، اور مناسب مرہم پیپی  
کر دی جائے) +

وان تقحت استعمل مرهم اگر شہرہ متفرج ہو جائیں (قرصہ کی شکل میں تبدیل  
الاسفید اجر و ربما احتيج الى ہو جائیں) تو مرہم اسفید اجر (مرہم سفید) استعمال کیا جائے۔  
ان يغسل بماء العسل وتلييل گاہے اس امر کی ضرورت پیش آتی ہے کہ ان کو مارا، اسل سے  
نظرون وكذلك القلاع اذا دھویا جائے، جس میں کسی قدر نظرون بھی شامل کر لیا گیا  
تقرح ہو۔ قلاع جب متفرج ہو جاتا ہے، تو اس کا علاج بھی  
(ہلکے مجففات سے) اسی طرح کیا جاتا ہے +

واذا كثفت احتيج الى ما هو اقوى واذا كثفت احتيج الى ما هو اقوى  
فيغسل بماء البورق نفسه وقت اس سے زیادہ قوی چیز کی ضرورت واقع ہوتی ہے  
منزوحاً بلبن ليحتمله چنانچہ اس وقت آب بورق (بورہ ارمنی کے پانی) سے دھویا  
جائے، جس میں دودھ ملا لیا گیا ہو، تاکہ بچہ اسے برداشت  
کر سکے۔ (ورنہ بورہ ارمنی کی تیزی ناقابل برداشت ہوگی) +

فان تنفط بشرتهم حموا بما طبيخ الاكس والورق والاخرو وورق اگر بچہ کے بشرہ پر آبلے مکھل آئیں، تو آس، گل سرخ  
شجر المصطكى واول هذا كله اصلاح اخر، برگ درخت مصطكى کے آب جو شانہ سے بچہ کو  
غذا الموضع ملایا جائے۔ اور ان سب تدابیر سے پہلے مرضہ کی غذا  
کی اصلاح کی جائے +

وربما احداث اكثر البكاء فيهم تنور اشتره (ناف کا دھبہ جانا) گاہے بچوں میں زیادہ رونے

نقوای السرة او احداث سبباً من کی وجہ سے تنور السرة لاحق ہو جاتا ہے، یا فتق کے اسباب الفتق وقد امر فی ذلک اسباب میں سے کوئی سبب پیدا ہو جاتا ہے۔ یا فتق بان لیحق الناحیة ولینجن بیاض کے اقسام میں سے کوئی قسم پیدا ہو جاتی ہے۔ اس بارہ البیض ویلطح علیہ ویغل بحرقۃ میں گاسے یہ بتایا جاتا ہے کہ اجوائن دیسی پیکر اور انڈے کتان رقیق او تبل حرارة الشمس کی سفیدی میں ملا کر ناف پر پھیلا دیا جائے، اور کتان کے المر بنبیل ویشد علیہ واقوی باریک کپڑے سے ڈھک دیا جائے۔ یا ترس تلخ کے حرقۃ منه القوابض الحارۃ مثل المر (سوختہ) کو بنید میں تر کر کے ناف پر باندھ دیا جائے۔ اور وقتور المس و وجوزہ الصلا ان سے زیادہ قوی اور مؤثر قوابض حادہ ہیں، جیسے مرکب ولا قاقیا وما یقال فی باب الفتق پوست سرو، جوز سرو (سرو کا پھل) صبر، اقا قیا، اور وہ دوائیں جو "فتق" کے باب میں بتائی گئی ہیں +

وربما عرض الصبیان وخصوصاً **ورم ناف** گاہے بچوں کو علی الخصوص ناف کا ٹٹنے کے عند قطع السرة ورم فیحجب وقت، (ناف کے مقام میں) ورم عارض ہوا کرتا ہے۔ ان یوضد الشکال وهو الفجوش اس وقت مناسب ہے کہ شکار (دتن جوت) یعنی وعلک البطم ویدان فی فنجوش اور علک البطم، دونوں کو لیکر روغن کنجد میں پگھلایا دھن الشیرج ویسقی منه **النصب** جائے، اس میں سے تھوڑا سا بچہ کو کھلا دیا جائے، اور ویطلى به سرتہ اس کی ناف پر اسکا طلا کیا جائے +

وقد یعرض للنصب ان لا ینام **بچہ کا نہ سونا اور** گاہے یہ صورت پیدا ہوتی ہے کہ بچہ کو ولا ینزال یبکی ویدمد دمدمۃ زیادہ رونا نیند نہیں آتی ہے، اور وہ براہر دوتا ویضطر ضرورۃ الی اسرقا دے چلا جاتا ہے، اور بے چین و بیقرار رہتا ہے۔ (جس کی فان امکن ان ینوم بقشور الخشخاش وجہ یہ ہوتی ہے کہ بچہ کے معدہ میں دودھ بگڑ جاتا ہے۔) وبنزرة ویدھن الخس و دھن اسی صورت میں بچہ کو سٹلانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ الخشخاش یوضع علی صدغہ اس مقصد کے لئے پوست خشخاش، تخم خشخاش، روغن کاموٹا وھامتہ فلک اور روغن خشخاش کنپٹی اور سریر (بطور ضاد و قریح) لگایا جائے؛ اس سے بچہ سو جائے تو خیر +

وان احتیج الی اقوی من ذلک اور اگر اس سے زیادہ قوی اور مؤثر دوا رکھی

فهذا الدواء يوخل حبال السمّة وجوز جندم وخنثاش اصفر وخنثاش  
جندم وخنثاش اصفر وخنثاش (چرونجی)۔ جز جندم ہنثاش زرد، خنثاس سفید، تخم کتان،  
ابيض و بذر الکتان وحب الخوزی حب خوزی (۹۹۹)۔ تخم خرفه، تخم بارتنگ، تخم کاپور  
و بذر الفرفر و بذر لسان الحمل بادیان، انیسون، زیرہ، (تمام اجزاء ہوزن) سب کو پتھر  
و بذر الخس و بذر الرازیانہ و انیسون تھوڑا بھون کر کوٹ لیا جائے؛ اور اسپنول سلمہ بریاں،  
والکمون یقلی الجحیم قلیلاً قلیلاً وید ایک جز اس میں شامل کر کے سب دواؤں کے برابر شکر  
و یجعل فیہا جزء من بذر قطونا ملا دی جائے۔ اس دوا میں سے بقدر سات ماشہ رادو  
مقلواً غیر مدقوق و یخلط الجميع درہم) لیکن بچہ کو کھلایا جائے۔ اگر اس دوا کو اس سے  
بمثله سکر و یسقى الصبی منه قدامہرین بھی زیادہ قوی بنا نا ہو تو اس میں کسی قدر انیسون —  
فان اریدان یكون اقوی من هذا المذہل فیہ ایک جز کی تہائی کے برابر، یا اس سے بھی کمتر شامل  
شہن الانیسون قدر ثلث جزء او اقل کر دیں +

وقد یعرض للصبی فواق فیجب تروق (بچگی) گاہے (دودھ کی کثرت اور خرابی کی وجہ سے)  
ان یسقى جوز الہند مع السکر بچہ کو بچگی لاحق ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں بچہ کو ناریل  
شکر کے ساتھ کھلایا جائے +

وقد یعرض للصبی قی مؤرخ فریما قی مؤرخ (افراطی) گاہے بچہ کو دودھ زیادہ پلا دینے کی وجہ سے  
نفع ان یسقى نصف دانق من تکلیف وہ قی کی شکایت پیدا ہو جاتی  
القرنفل و ربما نفع منه تضمید ہے۔ ایسی صورت میں گاہے دورتی لونگ کھلا دینے سے  
المعداة لشی من حوالس اللفی فائدہ ہو جاتا ہے۔ اور گاہے اس سے بھی فائدہ ہو جاتا  
الضعیف ہے کہ معدہ پر کوئی معمولی اور کمزور حالبس قی دوا بطور  
مناو کے لگا دی جائے۔ مثلاً ستو ہمراہ گلاب و  
آب برگ مورد +

وقد یعرض للصبی ضعف المعداة ضعف معدہ گاہے بچہ کو ضعف معدہ کی شکایت ہو جاتی  
فیجب ان یلطخ معدتہ بمیسوسن ہے۔ ایسی صورت میں مناسب ہے کہ اس کے معدہ پر  
بماء الورد و ماء الہاس و یسقى میسون (شراب سوسن)، گلاب۔ اور آب آس و آب

لہ جز جندم و چنے کے مانند ایک دانہ ہے، جو من بدن خاصیت رکھتا ہے۔ آملی

ماء السفر جل بشئ من القر نعل برک مورد) طلاء کے طور پر لگائے جائیں۔ اور آب بھی کسبند  
والسک او قیراط من السک فی لونک اور مشک کے ساتھ، یا ایک قیراط (دورتی) مشک کسی  
شئ یسیر من المیبہ قدر ینبہ (شراب بھی) کے ساتھ کھلائیں۔  
مشک اصلی میں سے آتا ہے۔ یہ وہاں آلودہ اور مشک سے تیار کیا جاتا ہے۔ آتی

وقد یعرض للصب احلام تفرع احلام بالک گاہے بچے نیند میں ایسے خواب دیکھتے ہیں،  
فی نومہ واكثره من الامتلاء (ڈراؤنے خواب) جس سے وہ ڈر جاتے ہیں۔ اسکی وجہ زیادہ  
لشدۃ فمہ فاذا فسد الطعام ترہ ہوا کرتی ہے کہ حرص کی وجہ سے اپنا پیٹ زیادہ بھر  
واحست المعدة به تأدی ذلک لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ جب غذا فاسد ہو جاتی ہے، اور  
الاذی من القوة الحساسة الی اس کا احساس معدہ (کے اعصاب حساسہ) کو ہو جاتا ہے،  
القوة المصورة والمخیلة فتمثلت تو یہ اذیت (معدہ کی) قوت حساسہ سے دماغ کی قوت تصور  
احلاما هائلة متخیلہ تک پہنچ جاتی ہے، جو اس اذیت کو ڈراؤنے خواب  
کی صورت پنا دیتی ہے۔

یہ ٹکو معلوم ہے کہ دماغی قوت متخیلہ، جسکا دو سر نام تصور ہے، کسی وقت چین سے نہیں  
بیٹھتی ہے؛ اس کا کام ہی مختلف صورتیں بنانا، اور جوڑ توڑ کرتے رہنا ہے۔ اسے نہ بیداری میں  
سکون ہے، اور نہ نیند میں؛ نہ ہوش میں بیکار رہتی ہے، اور نہ نشہ میں۔ چنانچہ نیند کی حالت میں جب  
معدہ اور آنتوں کے اندر دودھ بگڑ جاتا ہے، اور بچہ کو اس سے اندرونی اذیت پہنچتی ہے، تو اعصاب کے  
دریغہ یہ عصبی تاثرات معدہ وغیرہ سے دماغ تک منتقل ہوتے ہیں۔ وہاں قوت متخیلہ انہی موزی تاثرات کے  
مطابق کوئی ڈراؤنی شکل بنا دیتی ہے، اور میدان خیال میں یہ تصویریں ڈراؤنے سوانگ بھر کر اپنے  
خونفاک کرتب شروع کر دیتی ہیں، جس سے بچہ ڈر کر دوتا، چیختا، چلاتا، اور بالآخر جاگ اٹھتا ہے۔  
بعضہ ہی صورت بچہ کے علاوہ بڑوں میں بھی ہوا کرتی ہے۔ گیلانی ص ۱۵۸

فیجب ان لا ینوم علی کظۃ وان ایسی حالت میں ضروری ہے کہ بچہ کو معدہ کی گرانی  
یلعق العسل لیھضم ما فی معدتہ کی موجودگی میں سونے نہ دیا جائے، اور اسے شدید چٹا یا  
ویمجدرا جائے، تاکہ جو کچھ معدہ میں ہو، اُسے ہضم کر کے نیچے (آنتوں  
کی طرف) اوتا روے۔

وقد یعرض للصبی ورم الحلق ورم ملق گاہے بچہ کے حلق میں رُمنہ اور مری کے درمیان

بین العنق والمری وربما امتدّ لك ورم لاحق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یہ ورم گاسے عضلات تک  
الی العضل والی خرنز العفاء اور گردی کے عمروں (گردن کے عمروں) تک دوڑ جاتا ہے؛  
بقول آئی یہاں اس محدود ورم مطلق سے مراد "ورم نوزتین" ہے۔ بقول گیلانی، اس سے مراد  
وہ مشہور مرض خناق نہیں ہے۔

یہاں "عضلات" سے خنجرہ، سراور گردن کے محرک عضلات مراد ہیں۔

فیجب ان یلین بطنہ بالشافۃ ثم علاج :- ایسی حالت میں مناسب ہے کہ شاذ کے ذریعہ  
یعالج بمثل رب التوت وخنوخہ تلمین شکم کی جائے۔ اس کے بعد رب توت اور اسی قسم  
دوسری دواؤں سے علاج کیا جائے۔ (یعنی ان اور ام  
کے مختلف اوقات کے لحاظ سے ادویہ رادعہ، منفعیہ، اور  
مرغیہ استعمال کی جائیں)۔

وقد یعرض له خرخرۃ عظیمۃ خرخرۃ عظیمۃ گاسے بچہ نیند میں (مجاری تنفس کے  
فی نومہ فیجب ان یلعق من بذر (خرخرۃ) بغم کی وجہ سے) بڑے بڑے خرخرٹے لیتا  
الکثان المدقوق بالعلس او ہے۔ ایسی صورت میں مناسب ہے کہ تخم کتاں کو کوٹ کر  
من اللمون المدقوق الملحون اور شہد میں ملا کر چٹایا جائے، یا زہرہ کو کوٹ کر اور شہد  
بالعلس میں ملا کر چٹایا جائے۔

وقد یعرض للصبيان ریج الصبیان ریج الصبیان گاسے بچہ کو ریج الصبیان ہو جاتا  
وقد ذکرنا علاجه فی باب امراض (أم الصبیان) ہے رجو أم الصبیان کے نام سے  
المراس لکن اندک شیئا قد یجمع مشہور ہے؛ اسکا علاج ہم "سرک امراس" کے باب میں  
فیہم کثیرا وھوان یوخذ من ذکر کرچکے ہیں۔ لیکن یہاں بھی ہم کچھ ذکر کرنا چاہتے ہیں  
الصعتر والجند بید ستر جس سے بعض اوقات بچوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے، اور  
واللمون اجزاء سواء فیسحق وہ یہ ہے کہ صعتر، جند بید ستر، زیرہ، سب چیزیں ہوزن  
سحقا ویسق والشربۃ ثلث حبات لیکر باریک پیسا جائے، اور تین رتی کی مقدار سے کھلایا  
جائے۔ (یہ دوا نہایت ہی مفید ہے۔ گیلانی)

وقد یعرض للصبی خروج المقعد خروج مقعد گاسے بچہ کو خروچ مقعد کا عارضہ  
فیجب ان یوخذ قشور الرمان (کاخج کلان) ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں



والا اس الرطب وجفت البلوط و مناسب ہے کہ پوست انار، آس رطب دبرگ مورد سبز،  
یا بس و قرن الایل محرق والشب جفت بلوط، گل سرخ خشک، قَرْنُ الْاَبْنُ محرق (شاخ گوزن)  
الیمانی وظلف المعن وجلنار وعفص سوخته، پشکری، بکری کا کھر، گلنار، مازو، سب چیزیں  
(اجزاء سواء من کل واحد درہم) برابر برابر (ہر ایک ایک درہم) لیکر پانی میں ابھی طرح جوش  
یطنخ فی الماء طمًا شدیدا حتے دیا جائے، حتی کہ ان دواؤں کا اثر (پورے طور پر)  
یستخرج قوته ثم یقعد فی طبیخہ پانی میں آجائے۔ پھر اس کے نیگرم جو شانہ میں، بچہ کو  
فاترًا بٹھایا جائے +

گیلانی نے اس موقع پر دو مفید نسخے اور بھی کھے ہیں: سنبل، کمز مازج، گل سرخ، مازو، چھایا،  
ہر ایک ایک جزر، اہل دو جزر، اذخر، مرکئی، ساق، ہر ایک نصف جزر، بوسج کی کڑا ہی میں جوش  
دیا جائے۔ اور آب جو شانہ میں مرین کو بٹھایا جائے۔ مرض خروج المقعد میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔  
اگر مرین کی کائی پر یہ دوا چھڑک دی جائے، تو بہت ہی بہتر ہے: - سفیدہ، سرمہ، ہر ایک ایک جزر،  
اہل، دقاق کندر، ہر ایک تین جزر، مازو، دو جزر، پشکری، تھوڑی سی، سب کچھ خوب باریک پسکر اور  
ریشم سے چھان کر بطور ذرور کے استعمال کیا جائے +

وقد یعرض للصبيان من حایل زحیر (پیش) گاہے بچوں کو ٹھنڈ لگ جانے کی وجہ سے  
من برد یصیبهم فینفعهم ان پیش ہو جایا کرتی ہے۔ ایسی حالت میں یہ نسخہ مفید ہے۔  
یوخذ حرف و کمون من کل واحد بابون، زبرہ، دونوں تین تین درہم کوٹ چھانکر گائے کے  
ثلثہ در اہم یداق و یخل و یجمن پرنے لگی میں ملائیں، اور اس میں سے کسی قدر لیکر ٹھنڈے  
بسم البقا العتیق و یسقے منه پانی کے ساتھ کھلائیں۔ (شکم کی تکید رطب اور تنطیل کریں۔  
ہما عیاسد اس سے آنتوں کی حرکت دودھ کی تسخیر کم ہو جاتی ہے، اور مروڑ  
میں تخفیف و تسکین ہو جاتی ہے) +

گیلانی کہتا ہے کہ اگر ابھی اور صاف افون لیکر روغن گل میں حل کریں، اور اس میں انڈے کی زردی  
اضافہ کر دیں، اور روئی کے پھایہ میں لتھیر کر بچہ کی مقعد پر رکھیں، تو پیش میں فائدہ پہونچتا ہے +  
وقد یتولد فی بطن الصبيان دیدان شکم گاہے بچوں کے پیٹ میں چھوٹے کیرے  
دو دصغاسر تو دہم و اکثرہ (پیٹ کے کیرے) (دیدان صغارے چرنے، چٹنے) پیدا ہو جاتے  
فی نواحی المقعدۃ اور بچہ کو اذیت پہونچاتے ہیں۔ یہ زیادہ تر (معاستقیم میں)

مقعد کے آس پاس ہوا کرتے ہیں +

علیٰ ہذا گاہے ان میں لمبے کیڑے (دیمان طوال  
حیات) بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر چوڑے کیڑے  
(دیمان عراض کدودانے) ان میں کمتر ہی پیدا  
ہوتے ہیں +

وَيَتَوَلَّدُ فِيهِمْ مِنْهُ الطَّوَالُ اَيْضًا  
وَاَمَّا الْعَرَاضُ فَقَلِمَا تَوَلَّدَ

علاج :- لمبے کیڑوں (کیچوؤں) کا علاج آب شیخ  
د آب درمنہ سے کیا جاتا ہے، یعنی بقدر برداشت تھوڑا  
سا آب شیخ دودھ کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ (شیخ میں  
ایک مخصوص جوہر، "درمنین" ہوتا ہے، جو ان کیچوؤں  
کے قتل و ہلاکت کی مخصوص قوت رکھتا ہے) +

وَالطَّوَالُ يَعْالَجُ بِمَاءِ الشَّيْخِ لَيْسَقُونَ  
مِنْهُ فِي اللَّبَنِ شَيْئًا لَيْسَ بِمَقْدَرِ  
قَوْتِهِمْ

لگتا ہے اس امر کی ضرورت لاحق ہوتی ہے کہ ان کے  
پیٹ پر فستین، برنگ کا بلی (باؤ بھڑنگ) زبرہ گاہ  
(بیل کا پتہ)، اور شحم خنظل کا ضاد کیا جائے +  
لیکن چھوٹے کیڑے (چرنے، چنچنے) جو بچوں کے  
پانخانہ کے مقام پر ہوا کرتے ہیں، ان کے لئے مناسب  
ہے کہ راسن (زنجبیل رومی)، اور بلدی، ایک ایک جز  
لیکر: اور دونوں کے برابر شکر ملا کر ٹھنڈے پانی کے ساتھ  
(دوسے لیکر) کھلایا جائے +

وَرَبَّمَا احْتَبَرُ اِلَى اَنْ يَضُدَّ بِطَوْنِهِمْ  
بِالْاَفْسَنِينَ وَالْبَرْجِ الْكَابِلِي وَهَرَاكَا  
الْبَقَرِ وَشَحْمِ الْخَنْظَلِ  
وَاَمَّا الصَّغَارُ الَّتِي تَكُونُ فِيهِمْ  
فِي الْمَقْعَدِ لَا يَجِبُ اَنْ يُوْخَذَ  
الرَّاسُ وَالْعُرْوُ وَالصَّفْرُ مِنْ كُلِّ  
وَاحِدٍ جُزْءٌ سَكْرٌ مِثْلُ الْجَمِيعِ  
فَيَسْقَى فِي الْمَاءِ

بقول گیلانی: اگر کسی قدر کیل لیکر باریک پسا جائے، اور بچہ کی مقعد پر چھڑکا جائے، یا  
روٹی وغیرہ میں تھیر کر معائے مستقیم میں پہنچایا جائے، تو مفید ثابت ہوتا ہے +

وَقَدْ لَعِزَّ لِلصَّبِيِّ فِي الْفَحْدِ رَانِ يَسْخَرُ اش گاہے بچہ کی ران میں خراش آ جاتی  
فَيَجِبُ اَنْ يَذَرَ عَلَيْهِ الْاَسَّ ہے۔ ایسی صورت میں اس پر آس مسوق (باریک پسا  
المسحوق) اصل سوسن المسحوق ہوا برگ مورد، پنج سوسن مسفوف، مسفوف کی ہوئی،  
او الوردا المسحوق او سعد او گل سنخ مسفوف چھڑکے جائیں، یا سعد مسفوف، یا آرد بڑا

لہ منزلی طب دوائے، و جب بڑا استعمال کرتے ہیں +

دقیق الشعیرا و دقیق العدس یا آرد و سرچھڑ کے جائیں۔ (یا سرکہ میں مردار سنگ کو پسیکر خشک کر لیا جائے، اور ران پر چھڑ کا جائے، تو نافع ثابت ہوتا ہے۔ گیلانی ۱۰) +

فصل الرابع فی تدبیر الاطفال اذا انتقلوا الى سن الصبی فصل ۱۲۲ پنچمی تدبیر جبکہ وہ سن صبی میں داخل ہو جائیں

بچہ نہ لیکن و کد العنایۃ مصروفہ بچہ سن صبی میں داخل ہو جائیں، تو مناسب ہے کہ پوری توجہ و ذلک بان یحفظ کی لا یعرض لہ لڑکوں کے اخلاق کی دیکھ بھال میں مصروف رکھی جائے، تاکہ غضب شدید او خوف شدید یہ اعتدال اور میانہ روی سے تجاوز نہ کریں۔ اسکی صورت او غم یہ ہے کہ بچہ کی نگہبانی کی جائے کہ اُسے سخت غصہ لاحق نہ ہو، شدید خوف اور غم سے واسطہ نہ پڑے +

یہ تین چیزیں بطور مثال کے بیان کی گئی ہیں۔ ورنہ اخلاق اور نفسانی جذبات انہی میں میں مختصر نہیں ہیں + بعض نسخوں میں "غم" کے بعد "بیداری" کا بھی ذکر ہے، بسکا تعلق اخلاق سے بالواسطہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ بیداری کی وجہ سے غصہ اور غم کے لئے قریب ترین استعداد پیدا ہو جاتی ہے +

و ذلک بان یتامل کل وقت ما الذی یشقیہ و یجئ الیہ فی قرب الیہ وما الذی یکرہہ فینتی عن وجہہ اور اس نگہبانی کی صورت یہ ہے کہ ہر وقت یہ امر زیر غور رہے کہ بچہ کیا چاہتا ہے، اور اسکا میلان کس چیز کی طرف ہے، اور کن چیزوں سے اُسے نفرت ہے؟ جن چیزوں کی طرف بچہ کا (طبعاً) میلان ہو، وہ بچہ کے قریب کر دی جائیں، (بشرطیکہ ان میں کوئی مضرت نہ ہو) اور جو چیزیں اُسے بُری معلوم ہوں۔ اُس کے سامنے سے وہ چیزیں ہٹا دی جائیں +

بچہ کی خواہشات جب برابر پوری ہوتی رہیں گی، تو اس سے بچہ کے اخلاق اور جذبات پر یہ اثر پڑے گا کہ وہ تنگدل نہ بنے گا، فراخ حوصلہ ہوگا۔ بخل و حرص اور ظلم وغیرہ اُسکے ضمیر میں سرسبز نہ ہو سکیں گے + اور جب بچہ کو اس کے طبعی کمزوریاں سے دور رکھا جائیگا، تو اُسکے نفس میں غصہ و کینہ وغیرہ پرورش نہ پا سکیں گے۔ گیلانی

وفی ذلک منفعتان احدهما في  
 نفسه بان ينشأ من الطفولية  
 حسن الاخلاق ويصير ذلك له  
 ملكة لا زمة والثانية لبدنه  
 فانه كما ان الاخلاق الرذیة  
 تابعة لانواع سوء المزاج فكذا  
 اذا حدثت عن العادة استتبع  
 سوء المزاج المناسب لها  
 اس میں دو فائدے ہیں: ایک فائدہ کا  
 تعلیق بچہ کے نفس سے ہے، اور دوسرے  
 کا بچہ کے بدن سے۔ (۱) نفسانی فائدہ کا تو یہ ہے کہ  
 اخلاق حسنہ (بہترین اخلاق و عادات) بچپن ہی سے نشو و  
 نما پاتے رہتے ہیں، اور یہ بچہ کے لئے ایک ملکہ (اسخ) اور  
 تابعدار انواع سوء المزاج فکذا (۲) بدنی فائدہ  
 کی صورت یہ ہے کہ جس طرح بُرے اخلاق اقسام سوء مزاج  
 کی وجہ سے پیدا ہو کرتے ہیں، اسی طرح اخلاق جب  
 عاداتاً پیدا ہوتے ہیں۔ تو اپنے مناسب سوء مزاج بھی پیدا  
 کر دیتے ہیں +

یعنی جس طرح سوء مزاج کی وجہ سے بُرے اخلاق پیدا ہو جاتے ہیں، اسی طرح بُرے اخلاق کی  
 وجہ سے سوء مزاج بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اخلاق بعض اوقات "مزاج" کے تابع ہوتے ہیں اور  
 بعض اوقات "عادت" کے۔ لیکن جب اخلاق عادت کے تابع ہوں گے۔ تو بھی وہ اپنے نتیجہ کے طور پر  
 سوء مزاج پیدا کر دیں گے، جسکی مثال درج ذیل ہے +

فان الغضب یسجن جداً والغم  
 یجفف جداً والتبدل یرسخی القوی  
 النفسانیة ویهمل بالمزاج البلیغیة نفسانی، نفس کی کاہلی، تو اسے نفسانیہ (مدرکہ و محرکہ) کو  
 ففی تعدیل الاخلاق حفظ الصحة  
 للنفس والبدن معا  
 (یعنی بدن میں رطوبات بلیغیہ اور چربی جمع ہو جاتی ہے)  
 الغرض اخلاق کی تعدیل اور میانہ روی میں "صحبت  
 نفس" اور "صحبت بدن" دونوں کی حفاظت مضمون ہے +

واذا انتبه الصبح من نومه فلا یرى  
 ان یستحم ثم یخلی بینہ و بین  
 اللب ساعة ثم یطعم شیئاً  
 یسیراً ثم یطلق له اللعب الا طول  
 چنانچہ جب بچہ (صبح کے وقت) نیند سے بیدار ہو  
 تو مناسب ہے کہ پہلے حمام کر لیا جائے (نہلایا جائے)  
 اس کے بعد کھیل کے لئے ایک گھنٹہ کا وقفہ دیا جائے، الگ  
 بعد بچہ کو کچھ تعویذ سا کھلا یا جائے (بطور ناشتہ کے

## شمسیتھم شریغذی

کوئی رقیق القوام اور لطیف غذا دیجائے، اس کے بعد  
بچہ کو دیر تک کھیلنے کے لئے چھوڑ دیا جائے، پھر حمام کرایا  
جائے (نہلایا جائے)، اور حمام کے بعد اسے (پورے طور  
پر بدن کی) غذا دی جائے۔ (حمام اور کھیل کو دو دونوں  
مقوی بدن، محلل فضلات اور مسمن عضلات ہیں) \*

و یجبتون ما امکن شرب الماء جہاں تک ممکن ہو (اور کوئی امر مجبور کرنے والا  
علی الطعام لئلا ینفذ فیہم نیا از قسم گرمی ہوا، و موسم وغیرہ نہ ہو) کھانے پر بچہ کو  
قبل الهضم (بلاتا خیر) پانی پینے سے روکا جائے، تاکہ وہ کبھی غذا کو  
ہضم ہونے سے قبل ہی نفوذ نہ کرادے \*

اگر معدہ میں حرارت ہو۔ یا ہوا گرم ہو، تو ایسی حالت میں کھانا کھاتے ہی پانی پینے میں حرج  
نہیں ہے۔ مگر وہ بھی اعتدال کے ساتھ نہ اس قدر کہ معدہ کی قوت باضمہ اور رطوبت باضمہ دونوں کمزور ہو جائیں  
یہ بھی یاد رکھو کہ پانی کی یہ احتیاط بچوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، بلکہ جوانوں اور بڑھوں کو بھی اسپر عمل پیرا  
ہونا چاہیے۔ مگر بچوں میں زیادہ خیال کرنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ وہ کھیل کود میں بے چین و سبقت ر  
رہتے ہیں۔ حالانکہ ہضم کے لئے سکون کی ضرورت ہے۔ بیقاعدہ حرکت سے ہضم خراب ہو جاتا ہے۔  
نیز بچے چونکہ حریص ہوتے ہیں، اس لئے کھانے کے بعد اگر تھوڑی سی پیاس ہوتی ہے، تو قوت تیزی کی  
کمی کی وجہ سے بہت سے پانی سے اپنے پیٹ کو بھریتے ہیں، اور دوڑ دھوپ میں مشغول ہو جاتے ہیں \*

واذا اتی علیہ من احوالہ ست سنین جب بچے چھ سال کے ہو جائیں، تو علم و ادب سکھانے  
یفجب ان یقدم الی المودب والمعلم والے استاد (مودب و معلم) کے پاس بٹھائے جائیں \*

چھوٹے بچوں کے معلم کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاکیزہ اخلاق و عادات سے آراستہ ہوں۔ غضبناک  
اور چڑچڑے مزاج کے نہ ہوں۔ بچوں کی علمی اور اخلاقی تعلیم میں جبر و تعدی، مار پیٹ، اور زور سے کام  
نہیں لیں، بلکہ محبت اور پیار سے اس طرح برتاؤ کریں کہ بچے اپنے استادوں سے مانوس رہیں، اور ذوق و شوق  
سے مدرسہ جایا کریں۔ استادوں، بچوں اور مدرسہ کی کشش بچوں کو اپنی طرف وقت پر کھینچ لیا کرے \*

وید ترج ایضاً فی ذلک ولا تحمل علیہ اس معاملہ میں بھی تدبیر و آہستگی کا خیال  
ملازمة الكتاب کرۃ واحدا رکھا جائے، اور کیا رگی کتاب (کتب، اور پڑھائی) کی  
پابندی کا بار بچہ پر نہ ڈال دیا جائے \*

واذا بلغ سنهم هذا السن نقص  
من احمامهم وزيد في عجم قبل  
الطعام

علیٰ ذاجب بچے اس عمر کو پہنچ جائیں (یعنی جب وہ  
چودہ سال کے ہو جائیں) تو ان کے حمام و غسل میں کمی کر دی  
جائے (اور دن میں دو مرتبہ نہلانے کی بجائے صرف ایک  
مرتبہ نہلانا کافی سمجھا جائے) اور کھانے سے قبل کی محنت و ریاضت  
بڑھا دی جائے، تاکہ ریاضت کی وجہ سے بچے کے اعضاء سخت  
اور قوی ہو جائیں۔

وجنبوا النبیذ خصوصاً ان کان  
احدهم حالاً لمزاجه مرطوبه لان  
المضرة التي تنفع من النبیذ وهي  
توليد المرار في شارب بیه  
تسرع اليهم لبهولة و المنفعة  
المتوقعة من سقيه وهي ادراك المرار  
منهم و ترطيب مفاصلهم غیر  
غیر مطلوبه لان مرارهم  
لا تكثر حتى تستدر بالبول کلان  
مفاصلهم مستغنية عن الترطيب

بچوں کو نبیذ سے (شراب سے) بچایا جائے، علیٰ انقص  
اُس وقت جبکہ ان کے مزاج میں حرارت و رطوبت ہو، کیونکہ  
جس مضرت کے اندیشہ کی وجہ سے نبیذ سے پرہیز کروایا جاتا  
ہے، اور وہ یہ ہے کہ پینے والوں میں صفراء پڑھ جاتا ہے،  
وہ مضرت نہایت آسانی سے بچوں میں پیدا ہو سکتی ہے، اور  
جس فائدہ کی نبیذ سے توقع ہو سکتی ہے، یعنی اورار صفراء  
اور ترطيب مفاصل، اُس کی بچوں میں ضرورت ہی نہیں،  
کیونکہ بچوں میں صفراء اتنا زیادہ ہوتا ہی نہیں کہ اُسے بذریعہ  
پیشاب کئے بہانے کی کوشش کی جائے، علیٰ ہذا ان کے مفاصل  
بھی (ذاتی رطوبت کی افراط کی وجہ سے) ترطيب کے محتاج  
نہیں ہوتے +

ولیطلق لهم من الماء البارد  
العذب السقي شهوتهم

بچوں کو ان کی خواہش اور مانگ کے مطابق شیریں،  
صاف، ٹھنڈے پانی کی اجازت دی جائے (اور اس سے  
روکا نہ جائے) +

ویكون هذا هو النهج في تدبيرهم  
الی ان یوافقوا المرار بعش من  
سنهم مع الا حاطة بما هو ذا  
ینالهم کل یوم من تنقص المرطوب  
والتجفف والتصلب فیدرجون

بچوں کے حفظ صحت کا یہی دستور اور اصول (سن  
میں سے) اُس وقت تک جاری رکھا جائے، جبکہ یہ چودہ سال  
کی عمر (سن ترعرع) تک پہنچ جائیں، مگر اس کے ساتھ  
ساتھ احاطہ تدبیر میں اسکا بھی لحاظ رکھا جائے جو ہر روز  
بچوں میں (عمر کی زیادتی کے ساتھ) لاحق ہوتا جا رہا ہے:

فی تقلیل الرياضة و هجر المعضنة منها ما بين سن الصب الى سن التمرع ويلزمون المعتدل

یعنی ان کے بدن کی رطوبتیں روزمرہ گھٹتی جا رہی ہیں، ان میں تشکی بڑھتی جا رہی ہے، اور ان کے اعضاء ذہر و زخمت ہوتے جا رہے ہیں، اس لئے (عمر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ) سستی صبحی سے سن ترعرع تک بتدریج ریاضت میں بھی تھوڑی تھوڑی کمی کرنی چاہئے، اور شدید ریاضتیں چھڑا دینی چاہئیں اور محض اوسط درجہ کی ریاضت کی پابندی کرانی چاہئے +

وبعد هذا السن تدبیرهم هو تدبیر الانماء وحفظ الصحة فلننتقل اليه ولنقدم القول في الاشياء التي فيها ملاك الاصر في تدبیر الاصحاء البالغين ولنبدأ بالرياضة

اس عمر کے بعد (یعنی چودہ سال کے بعد) تو ان کی تدبیر وہی تندرستوں کی معمولی تدبیر، اور حفظان صحت کے اصول ہیں، اس لئے اب ہمیں اسی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور سب سے پہلے ہمیں ایسی چیزوں کا تذکرہ کرنا چاہئے، جو جوان تندرستوں کی تدابیر (اور اصول حفظان) کے مدار و محور ہیں (اور جن کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

چنانچہ یہ تین چیزیں ہیں: ریاضت، غذا، اور نیند)۔ چنانچہ (ان اہم امور میں سے) ”ریاضت“ کو سب سے پہلے ہم بیان کرتے ہیں:

## تعلیم دویم

## التعلیم الثانی

في التدبیر المشترك للبالغين وهو سبعة عشر فصلا

جوانوں کے لئے مشترک تدابیر (اور عام اصول) اس میں سترہ فصلیں ہیں +

### فصل (۱) ریاضت کا ایک مجمل بیان

### الفصل الاول هو جملة القول في الرياضة

لما كان معظم تدبیر حفظ الصحة هو ان يرياض ثم يدبیر الغذاء ثم يدبیر النوم وجيلان نبدأ بالكلام في الرياضة

چونکہ حفظان صحت کا اصل الاصول (مدار و محور) تین چیزیں ہیں: ریاضت، تدبیر غذا، اور تدبیر نوم، اس لئے مناسب ہے کہ پہلے ہم ریاضت کا تذکرہ کریں +

فنقول ان السریاضۃ ہی حرکت ارادیۃ **ریاضت کی** چنانچہ ہم کہتے ہیں : ساریاضت ایک ارادی  
تَضَطُّعٌ اِلَى التَّنَفُّسِ الْعَظِیْمِ الْمُتَوَاتِرِ **تعریف** حرکت ہے، جو بڑے بڑے اور پے درپے  
سانس لینے پر مجبور کرتی ہے ۔

شیخ نے یہ تعریف ساریاضت کلیہ کی کی ہے۔ جسکو ساریاضت حقیقیہ بھی کہا جاتا ہے۔  
باقی بہت سی ریاضتیں دراصل ساریاضت جزئیہ ہیں، مثلاً یہ کہا جاتا ہے کہ باریک حروف کا گاہ بگاہ  
پڑھنا آنکھ کی ریاضت ہے، رونا بچوں کی ریاضت ہے، غصہ مبرودین کی ریاضت ہے، یہ سب چیزیں  
اصلی ریاضت نہیں ہیں، بلکہ یہ اصلی ریاضت کے قائم مقام ہیں، جو مخصوص اعضاء اور مخصوص قوی سے  
وابستہ ہوتی ہیں ۔

والموفق لاستعمالها على جهة اعتدال لها **فوائد ریاضت** جس شخص کو اعتدال کے ساتھ، ٹھیک وقت  
فی وقتها به غنی عن کل علاج یقتضیہ میں۔ ریاضت کرنے کی توفیق حاصل ہو۔ وہ تمام امراض  
الامراض المادیۃ والا مراض المزاجیۃ مادیہ کے علاج و دوا سے۔ اور تمام امراض مزاجیہ کے  
التي تتبعها وتحدث عنها وذلك علاج و دوا سے بے پرواہ اور بے نیاز رہے گا، جو  
اذا كان سائر تدبیرہ موافقاً امراض مادیہ کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں بشرطیکہ اُس  
شخص کی دوسری تدبیریں بھی مناسب اور ٹھیک ہوں۔ صواباً

یعنی جو شخص ٹھیک وقت پر اوسط درجہ کی ریاضت کرتا رہیگا۔ وہ امراض مادیہ اور سور مزاج  
مادی سے محفوظ رہیگا، اسلئے اُسے علاج اور دوا کی ضرورت ہی نہ پڑے گی؛ بشرطیکہ باقی امور سستہ  
ضروریہ کے تدبیر بھی مناسب اور باقاعدہ ہوں۔ کیونکہ ریاضت کی وجہ سے بدن کے فضلات تحلیل  
ہوتے رہتے، اور جمع نہیں ہونے پاتے ہیں ۔

ریاضت کے شرائط میں آٹھ چیزوں کو دیکھا جاتا ہے جنہیں سے شیخ نے اس موقع پر اہمیت کی درجہ  
سے دو کو صراحتاً بتا دیا، اور باقی کو مجملہ اس جملہ سے ظاہر کر دیا کہ اُس شخص کی دوسری تدبیریں بھی مناسب  
اور درست ہوں :- (۱) مقدار ریاضت — (۲) وقت ریاضت — (۳) ریاضت سے پہلے کی غذا —  
(۴) ریاضت کرنے والے کی عمر — (۵) ریاضت کرنے والے کا مزاج — (۶) ریاضت کرنے والے  
کی جسمانی حالت — (۷) موجودہ وقت — (۸) اعضائے ماؤذ کی حالت ۔

بقراط کا قول ہے : ”جو شخص بھوکا ہو، وہ ریاضت اور بھوکا کوئی کام ہرگز نہ کرے۔“  
بقراط نے بھوک کا ذکر محض اہمیت کی وجہ سے کیا ہے۔ ورنہ اور شرطیں بھی قابلِ ملاحظہ ضرور ہیں ۔



**بقصر اطلی کا دوسرا قول ہے:** جو شخص کسی خاص قسم کی ریاضت کا عادی ہو کر رہتا ہے، وہ بمقابلہ دوسرے لوگوں کے اس قسم کی ریاضت کا زیادہ متحمل ہوتا ہے، خواہ وہ ضعیف البدن ہو، اور دوسرے لوگ قوی اور جوان ہوں۔

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ زیادہ سوچ اور فکر کے عادی ہوتے ہیں، انکی سوچنے کی قوت قوی ہوتی ہے اور جو لوگ قوت حافظہ سے زیادہ کام لیتے ہیں، انکی یادداشت کی قوت قوی ہوتی ہے۔

وبیان هذا هو انما علمت اسکا بیان اور اس کی تفصیل یہ ہے (یعنی ریاضت مضطرون الی الغذاء و حفظ کرنے والا ہر قسم کے علاج سے بے نیاز رہتا ہے، اس کی تفصیل صحتنا هو بالغذاء الملائم لنا یہ ہے) کہ، جیسا کہ تمہیں معلوم ہے، ہم لوگ (یقیناً) غذاء المعتدل فی کمیتہ و کیفیتہ و لیس کے محتاج ہیں (اور غذاء کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے) اور شئی من الاغذیۃ بالقوۃ لیستحیل ہماری صحت اُنسی غذاء سے قائم رہ سکتی ہے، جو ہمارے بکلیۃ الی الغذاء بالفعل بل لئے مناسب ہو، اور جو اپنی کیفیت اور کیفیت کے لحاظ سے یفضل عنہ فی کل ہضم فضل معتدل (اوسط درجہ کی) ہو۔ اور جتنی بالقوہ غذا ایس ہیں والطبیعة تجتهد فی استفادہ (مثلاً روٹی، گوشت، دال، چاول وغیرہ) ان میں سے کوئی و لکن لا یكون استفادہ الطبیعة چیز بھی ایسی نہیں ہے جو ساری کی ساری بالفعل غذاء بن جائے وحدھا استفادہ مستوفی بل (اور اس کے سارے اجزاء جز و بدن ہو جائیں) بلکہ ہر ہضم قد یبقی لا محالۃ من فضلات میں ان غذاؤں سے فضلہ ضرور بنتا ہے۔ پھر طبیعت اس کل ہضم لطیخۃ و اثر فاذا اتواثر فضلہ کو بدن سے خارج کرنے کی کوشش بھی کرتی ہے، لیکن تلك و تکررات اجتماع ضہا شئی تنہا طبیعت کے نکالنے سے یہ فضلات پورے طور پر نہیں نکلا لہ قدر و حصل من اجتماعہ کرتے ہیں (کیونکہ طبیعت بدن کے دوسرے مشاغل میں بھی مواد فضلیۃ ضارۃ بالبدن حصہ لیتی ہے؛ اس کے لئے صرف ایک ہی کام تھوڑا ہی ہے؛ بلکہ ہر ہضم کے فضلات میں سے کچھ نہ کچھ یقیناً اور پس ماندہ لازمی طور پر رہ ہی جاتا ہے، جو تھوڑا تھوڑا متواتر اور بار بار اکٹھا ہوتا ہوتا ایک معتد بہ مقدار میں جمع ہو جاتا ہے، اور ان مواد فضلیہ کے اجتماع سے بدن کو بچند وجہ مضرت و نقصان لائق ہوتا ہے:

احداھا انھا ان عفنت احداثت  
امراض العفونة وان اشتدت  
کیفیا تھا احداثت سوء المزاج  
وان کثرت کمیتھا اور شدت  
امراض الامتلاء المذکورۃ  
واذا انصببت الی عضوا وراثت  
الا ورام و بخار تھا تفسد مزاج  
جو ہل اس روح فیضطر لا محالة  
الی استفراغھا

ایک تو یہ کہ اگر یہ مواد فضلیہ متعفن ہو جاتے ہیں،  
تو عفونت کے امراض پیدا کر دیتے ہیں؛ (۲) اگر ان کی  
کیفیات شدید ہو جاتی ہیں، تو سوء مزاج پیدا کر دیتے  
ہیں؛ (۳) اگر ان کی کثرت (مقدار) زیادہ ہو جاتی ہے  
تو امتلاء کے امراض پیدا کر دیتے ہیں؛ اور (۴) اگر کسی  
عضو میں انکا انصباب ہوتا ہے، تو اور امراض پیدا کر دیتے ہیں  
(۵) علاوہ ازیں ان مواد کے بخارات جو ہر روح کے  
مزاج کو فاسد کر دیا کرتے ہیں۔ ان وجوہ سے ان مواد کا  
خارج کرنا لازمی اور ضروری ہے +

واستفراغھا فی اکثر الامراض  
یتم ویجوز اذا کان بادویۃ سمیۃ  
ولا شک انھا تنھک الغریزۃ و  
لولم یکن سمیۃ ایضا لکان لا  
یخلو استعمالھا من حل علی الطبیعة  
کما قال بقراط ان الدواء  
ینقی وینکی

(یہ بھی معلوم ہے کہ) بسا اوقات ان مواد کا کلی  
استفراغ اُسی وقت بہتر طور پر ہو سکتا ہے، جبکہ اس مقصد  
کے لئے زہریلی دوائیں (ادویہ سہلہ سمیہ) استعمال کی جائیں  
اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ ایسی دوائیں طبیعت  
کو دکھ پہونچاتی ہیں (اور اسے کمزور کر دیتی ہیں) اور اگر  
یہ دوائیں سمی نہ بھی ہوں، تو بھی ان کا استعمال  
طبیعت پر بار ضرور ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ بقراط کا قول ہے  
کہ دوار (دوار سہل) جس طرح تنقیہ کرتی ہے، اسی طرح  
مصیبت بھی ڈھاتی ہے (دکھ بھی پہونچاتی ہے) +

ومع ذلك فانھا تستفیع من الخلط  
الفاضل والرطوبات الغریزیۃ  
والروح الذی ہو جوہل الحیوة شیئا  
صالحا وھذا کلہ مما یضعف قوۃ  
الاعضاء الرئیسیۃ والحادیۃ  
فھذا وغیرھا مضار الامتلاء  
ان ترک علی حالہ او استفراغ

علاوہ ازیں ان (سہل) دوائوں کی وجہ سے اخلاط  
صالحہ، رطوبات غریزیہ، اور روح، یعنی جو ہر حیات  
کی ایک کافی مقدار بھی نکل جایا کرتی ہے۔ یہ ساری  
باتیں ایسی ہیں، جن سے اعضاء رئیسیہ اور اعضاء خادما  
دونوں کی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں +

الغرض، امتلاء کی یہ مضر تیں، اور ان کے علاوہ  
دوسری مضر تیں ہیں۔ اسکو اپنے حال پر چھوڑ دیں، تو؛

اور استفراغ کرنے کی کوشش کریں، تو۔ دونوں حالتیں

خطرہ اور نقصان سے خالی نہیں) +

ختم السیاسة المنع سبب الاجتماع  
مبادی الامتلاء اذا اصيب في  
سائر البدن بامر معها مع انعاشها  
الحركة الغريزية وتعودها  
البدن الخفة وذلك لانها  
تتأثر حراراً لطيفة فيحلل  
ما اجتمع من فضل كل يوم  
وتكون الحركة معينة في انكلاقيها  
وتوجهها الى خارج فلا تجتمع  
على سر الايام فضل يعتد به  
ماں، ریاضت ایک ایسی چیز ہے جو شروعات ہی  
سے زبردست رکاوٹ پیدا کر دیتی، اور مادہ کو جمع ہونے  
نہیں دیتی ہے، بشرطیکہ باقی دوسری تدبیریں (تدابیر مستہ  
مضرہ وغیرہ) درست ہوں (اور ان میں کوئی غلطی غلاف  
توانین حفظان صحت نہ کی جائے) اسکے علاوہ ریاضت  
سے اور بھی بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں (ریاضت حرارت  
غریزیہ کو بھڑکا دیتی ہے؛ رکسل و ماندگی اور بوجھ کو دور  
بدن میں ہلکا بن لے آتی ہے؛ اسلئے کہ ریاضت  
کی وجہ سے بدن میں ایک لطیف حرارت بھراک اٹھتی ہے،  
جس سے وہ فضلات تحلیل ہو جاتے ہیں، جو ہر روز بدن میں  
اکٹھے ہوتے رہتے ہیں۔ اور (ریاضت کی) حرکت ان مواد  
کے پھسلانے اور ان فضلات کو ان کے خارج کی طرف متوجہ کرنے  
میں امداد کرتی ہے؛ (کیونکہ حرکت حرارت پیدا کر کے فضلات  
کو رقیق و سیال کر دیتی، اور مسامات کو کھول دیتی ہے۔  
حرکت کی وجہ سے عضلات و غدود وغیرہ کے افعال تغذیہ و  
انفعال استحالہ تیز ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ریاضت  
کے وقت پسینہ خوب خارج ہوتا ہے)۔ اس لئے ایک مدت  
گزر جانے پر بھی بدن میں معتد بہ فضلات اکٹھے نہیں ہونے  
پاتے +

ومع ذلك فانها كما قلنا تنف  
الحركة الغريزية وتصلب  
المفاصل والاوتار فتقوى على  
اس کے علاوہ، جیسا کہ ہم ابھی بتا چکے ہیں، ریاضت  
حرارت غریزیہ کو بڑھاتی ہے، ریاضت جوڑوں، نسون،  
(عضلات)، کو سخت بناتی ہے، جس سے ان کے افعال قوی  
لے ریاضت کی وجہ سے بدن میں جتنی حرارت بڑھ جاتی ہے اسے "حرارت لطیفہ" بخار کی حرارت کے مقابل میں کہ گیا ہے +

الا فعال وتأمن الافعال ہو جاتے ہیں، اور افعال و تاثر سے درجہ ضعف کا نتیجہ ہوتے  
وتعد الاغضاء لقبول الغذاء بما ينقص منها من الفضل فيتحرك القوة الجاذبة وتقل العقد من الاغضاء فتلين الاغضاء وترق الرطوبات وتوسع المسام  
قبول کرنے کے لئے آمادہ کر دیتی ہے؛ کیونکہ ریاضت کی وجہ سے اعضا سے فضلات (نکل کر) کم ہو جاتے  
ہیں، اس لئے ان کی قوت جاذبہ میں تحریک واقع ہوتی ہے، (اور وہ زیادہ تیزی سے اپنا کام شروع کر دیتی ہے)۔ ریاضت اعضا کو کھول دیتی ہے (چست کر دیتی ہے)، جس سے اعضا نرم ہو جاتے، رطوبات رقیق ہو جاتی، اور مسامات کشادہ ہو جاتے ہیں +

وكثيرا ما يقع تآكل الرياضة في الدق لان الاغضاء تضعف قواها لتترك الحركة الجالبة اليها الروح الغريزية التي هي الة حيوة كل عضو  
بسا اوقات تآكل رياضية (والا) دق میں مبتلا ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اعضا کی قوتیں ترک حرکت کی وجہ سے اس لئے ضعیف ہو جاتی ہیں کہ روح غریزی کو، جو دراصل ہر عضو کی حیات کا ذریعہ ہے، حرکت اعضا کی طرف کھینچ لیا کرتی ہے، (اور جب اعضا میں حرکت نہ ہوگی، تو روح حیوانی بھی جذب نہ ہوگی، اور قوی کمزور ہو جائیگی۔ اور قوی کی کمزوری دق کے قوی ترین اسباب میں سے ہے) +

## فصل (۲) ریاضت کی قسمیں

## الفصل الثاني في أنواع الرياضة

الرياضة منها ما هي رياضة تدعو اليها الاشتغال بعمل من الاعمال الانسانية  
رياضة عرضية اقسام رياضية میں سے ایک تو وہ ریاضت ہے، (جس میں قصد اور نیت ریاضت کی نہیں ہوتی ہے، بلکہ جو انسانی مشاغل میں سے کسی مشغلہ میں مصروف ہونے کے باعث کرنی پڑتی ہے) مثلاً لہاروں کا پیشہ، دھو بیوں کا پیشہ، راج مزدوروں کا پیشہ، وغیرہ +

ومنها ما هي رياضة خالصة  
رياضة خالصة دوسری ریاضت خالصہ ہے

التي تقصد لانها رياضة فقط وتحرى جس میں قصد اور نیت محض ریاضت کی ہوتی ہے ، اور  
منها ما فاعل الرياضة  
ولها فصول  
جس میں ریاضت کی منفعتیں مطلوب ہوتی ہیں +  
پھر ریاضت خالصہ کے چند امتیازات ہیں (جنگلے

محافظ سے ریاضت کی بہت سی قسمیں ہلو جاتی ہیں) :  
فان من هذه الرياضة ما هو قليل  
ومنها ما هو كثير  
چنانچہ اقسام ریاضت میں سے ایک تو ریاضت  
قلیلہ ہے ، اور دوسری ریاضت کثیرہ +

”ریاضت قلیلہ“ (تھوڑی ریاضت) سے مراد یہ ہے کہ ریاضت شروع کر کے جلد ہی ختم  
کر دی جائے . یعنی تھوڑے عرصہ تک جاری رکھی جائے . اور ”ریاضت کثیرہ“ (لمبی ریاضت) اسکے  
مقابلہ میں ہے +

ومن هذه الرياضة ما هو قوي  
شديد ومنها ما هو ضعيف  
اسی طرح ریاضت کے اقسام میں سے ایک تو  
ریاضت قویہ شدائد ہے اور دوسری ضعیفہ  
”ریاضت قویہ“ یا ”ریاضت شدیدہ“ (دست ریاضت) میں قوت زیادہ استعمال کیجاتی ہے ،  
اور ”ریاضت ضعیفہ“ میں نرمی برتی جاتی ہے +

ومنها ما هو سريع ومنها ما  
هو بطي  
اسی طرح اقسام ریاضت میں سے ایک تو ریاضت  
سریعہ ہے ، اور دوسری ریاضت بطیہ +  
”ریاضت سریعہ“ (تیز ریاضت) میں حرکات جلد جلد کی جاتی ہیں . اور ”ریاضت بطیہ“ میں سستی کے ساتھ +

ومنها ما هو حثيث اى مركب  
من الشدة والسرعة ومنها ما  
هو متراخ  
اسی طرح اقسام ریاضت میں سے ایک تو ریاضت  
حشیہ ہے ، یعنی جس میں شدت اور سرعت دونوں ملی ہوئی  
ہوتی ہیں (یہ ریاضت قوی بھی ہوتی ہے ، اور سریع بھی)  
اور دوسری ریاضت متراخہ (جو ریاضت حشیہ کے  
مقابلہ میں ہوتی ہے ، یعنی جو ضعیف اور بطی ہوتی ہے) +

وبين كل طرفين معتدل موجود  
معتدل کا وجود بھی ضروری ہے .  
(یہ بھی ظاہر ہے کہ) ہر دو کنارے کے وسط میں ایک

یعنی ان تمام تقیسات میں جو مقابلہ دو دو قسمیں پائی جاتی ہیں . ہر دو قسم کے وسط میں ”اوسط درجہ“ کا  
معتدل ضروری ہے ، مثلاً ریاضت قلیلہ و کثیرہ کے وسط میں ”اوسط درجہ“ کا ہونا ، قویہ اور ضعیفہ کے

وسط میں اوسط درجہ کا ہونا؛ سرلیعہ اور بطیئہ کے وسط میں اوسط درجہ کا ہونا؛ وسطیٰ نہ القیاس +  
 اسی طرح اقسام ریاضت میں سے ایک ریاضت جزئیہ ہے، جس کا تعلق عام بدن سے نہیں  
 ہوتا، بلکہ مخصوص اعضا اور مخصوص قوتی سے ہوتا ہے، اور دوسری ریاضت کلیہ + ان دونوں اقسام  
 کا ذکر ابتدا ہی میں آگیا ہے +

واما انواع الرياضة فالمصاعرة [اقسام ریاضت] ریاضت (ریاضت خالصہ) کی بہت سی قسمیں  
 والمباطشة والملاکرة والاحصا ہیں: (۱) مَصَارَعَتُ (کشتی لڑنا)۔ (۲) مَبَاطَشَةُ  
 وسرعة المشي والرحی عن القوس (ایک دوسرے کو پکڑ کر زور کرنا)۔ (۳) مَلَاكِرَةُ  
 ورحی الزوبین والقفر الے (گھوڑہ بازی کرنا)۔ (۴) احصا (دھجگان دڑنا)۔  
 شئ لیتعلق به والمجل على احدى (۵) تیز چلنا۔ (۶) کمان سے تیر چلانا۔ (۷)  
 الرجلین والمناقفة بالسيف زوبین پھینکنا زوبین = نیزہ کی ایک چھوٹی قسم ہے، جو پھینکی  
 والرحی وركوب الخيل والحقق جاتی ہے)۔ (۸) اوچل کر کسی چیز سے ٹک جانا۔  
 بالیدین وهوان یقف انسان (۹) ایک پاؤں سے کود کود کر چلنا۔ (۱۰) گھوڑے پر  
 على اطراف قدمیه ویمدید سوار ہو کر شمشیر زنی اور نیزہ بازی کرنا۔ (۱۱) خَفَقَ  
 قَدَامًا وخلقًا ویجرکھما بالسرعة بالیدین، جس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے قدموں کے  
 سرے کے بل (بجیوں کے بل) کھڑا ہو کر ہاتھوں کو آگے بٹھے  
 پھیلائے اور تیزی کے ساتھ حرکت دے۔ یہ سب ریاضت  
 سرلیعہ میں سے ہیں (یا یہ قسم اخیر، یعنی خفق بالیدین ریاضت  
 سرلیعہ میں سے ہے) +

ومن اصناف الرياضات اللطيفة [ریاضت کی ہلکی قسمیں] ہلکی اور نرم ریاضات کے اقسام میں مندرجہ  
 اللینة الترحیح فی الارواح والمہود ذیل ریاضتیں داخل ہیں: (۱) جھولوں اور گھواروں میں  
 قائمًا وقاعدًا او مضطجعًا وركوب کھڑے ہو کر، یا بیٹھ کر، جھوننا۔ (۲) کشتیوں  
 الزواریق والسماریات واقوی میں سوار ہونا (زورق اور ساریہ جھوٹی قسم کی کشتیاں ہیں)۔  
 من ذلك ركوب الخيل والجمال ان ریاضتوں سے قوی (۳) گھوڑے کی سواری۔ (۴)  
 والعماسریات وركوب العجل اونٹ کی سواری۔ (۵) ہودہ (کچا وہ) کی سواری اور  
 لہ دیا، ایک دوسرے کے سینے پر گئے مارنا +

(۶) گاڑیوں کی سواری ہے +

ومن الرياضات القوية الميلاية <sup>م</sup> [توی ریاضتیں] مندرجہ ذیل ریاضتیں "توی ریاضات" کے  
وہی ان لشد الا انسان عد ولا اقسام میں سے ہیں: (۱) مینڈا نیہ، (میدانیہ) ایک کیل  
فی میدان مالی غایۃ شرمینکص (۲) جس میں انسان کسی میدان کے اندر کسی مقرر حد تک تیز  
سراجاً متقیقراً فلا يزال ینقص المسافۃ بھاگتا ہے، پھر وہاں سے اگلے پاؤں واپس لوٹتا ہے،  
کل کرۃ حتی یقف اخرۃ علی چنانچہ اسی طرح ہر مرتبہ سافت کو وہ گھٹاتا چلا جاتا ہے حتی کہ  
الوسط بالآخر بیچ میں آکر ٹھہر جاتا ہے +

ومنہا مجاہد الظل والتصفیق (۲) مَجَاهِدٌ هَذَا ظِلُّ رَسَايَةٍ سِیَہ سے لڑنا، اس کیل  
بالکفین والطفر والترج بالروح میں انسان اپنے سایہ کو فریق مقابل بنا کر تلوار یا نیزہ سے اسپر  
واللعب بالصولجان بالکرة حله آور ہوتا ہے (۳) تصفیق بالکفین (۴) دونوں  
الکبيرة والصغيرة واللعب ہتھیلوں سے، یا دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا (۵) م  
بالطبطاب واشالة الحجر و طفر (پھاندنا) — (۵) نیزہ بازی کرنا — (۶)  
کرض الخیل واستقطاھا صوب جان سے کھینا، بڑی گیند کے ساتھ رپیدل، یا چوٹی  
گیند کے ساتھ (گھوڑے پر سوار ہو کر) (۷) طبطاب  
(۸) لکڑی کی تلوار سے کھینا — (۸) پتھر اٹھانا —  
(۹) گھوڑے کو دانا — (۱۰) سواری کے وقت گھوڑے  
کو تیزی سے روکے رکھنا (لگام کو کھینچے رہنا) +

والمصارعة والمباطشة انواع فن کشتی اور زونائی مسارعت اور مباغتہ رشتی لڑنے  
ذلك ان يشبك كل واحد من کی قسم اور زور کرنے کی بہت سی صورتیں ہیں  
الرجلين يدايه علی وسط صاحبہ (۱) ایک صورت تو یہ ہے کہ دو آدمی ہوں، ان میں سے  
ویلزمہ ویتکلف کل واحد منهما ہر ایک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے دوسرے کی کمر کو کپڑے  
ان يتخلص من صاحبہ وهو ميسكه پھر ہر ایک کی یہ کوشش ہو کہ وہ اپنے ساتھی سے (مقابلہ سے)  
لہ دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا "ریاضت تویہ" میں کیونکر شامل ہو سکتا ہے؟ یہ مترجم کی سمجھ میں نہیں آیا، ممکن  
ہے کہ یہ کوئی خاص اصطلاحی نام ہو، یا یہ کسی دوسرے لفظ کی بدلی ہوئی شکل ہو + مثلاً صوب جان دونوں طور پر  
کھیلا جاتا ہے: گھوڑے پر سوار ہو کر بھی، چھوٹی گیند کے ساتھ، اور رپیدل بھی۔ بڑی گیند کے ساتھ رکیڈائی +

چھوٹ جائے اور خود اپنے مقابل کو پکڑے رہے +

والیضان یلتوی بیدایہ علی  
صاحبہ ویدخل الیمین  
انی یمین صاحبہ والیسارالی  
لیسارہ ووجہہ الیہ ثم  
یشیلہ ثم یقلبہ ولاسیماوہو  
یعنی تاسرۃ وینسبط اخری  
(۲) دو آدمی ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح  
پٹ جائیں کہ ایک آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو مرد مقابل کے  
دائیں ہاتھ کے اندر پونچا دے، اور بائیں ہاتھ کو اُس کے  
بائیں ہاتھ کے اندر، بائیں طور کہ اس کا منہ مرد مقابل کی طرف  
ہو (اور مرد مقابل کی پشت اُس کی طرف)۔ پھر یہ شخص مقابل  
کو اٹھائے۔ اور پھر اُسے پٹ دے۔ علی الخصوص (اُس وقت  
زور نہ زیادہ صرف ہوگا) جبکہ مرد مقابل کبھی تو مڑ جائے، اور  
کبھی پھیل جائے (اور سیدھا ہو جائے) +

شیخ نے یہ دوسری صورت جو بتائی ہے۔ جس میں ایک شخص کا دایاں ہاتھ دوسرے کے، ائیں ہاتھ  
کے اندر ہو، اور بایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اندر، اور پہلے شخص کا منہ دوسرے کی طرف ہو، نہ کہ اُس کی پشت دوسرے  
کی طرف ہو، عملی طور پر اس کی شکل تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ دوسرا آدمی زمین پر اس طرح پڑا ہوا ہو جس طرح پہلوان  
دونوں زانوؤں کو سمیٹ کر زمین کو تھام لیتے ہیں، اور دوسرا پہلوان اُس کی پشت پر سوار ہو کر اُس سے چپت کرنا  
چاہتا ہے +

یا مکن ہے کہ قلع و بخرہ کی کوئی خاص ترکیب زور لگانے کی ہو، جہاں کے باشندے شیخ صاحب ہیں +  
ومن ذلک الہذا فاعلہ بالصدرین  
(۳) دو آدمی باہم اپنے سینے لڑائیں (یعنی  
دونوں پیچھے ہٹ کر آگے بڑھیں، اور سینے سے ٹکڑ دیں) +

ومن ذلک ملازمۃ کل واحد منہما  
غلق صاحبہ یجذبہ الی اسفل  
(۴) دونوں میں سے ہر شخص دوسرے کی گردن کو  
پکڑ کر نیچے لانے کی کوشش کرے +

ومن ذلک ملاقاتہ السرجلین  
والشغریۃ وفجر سرجلی صاحبہ برجلیہ  
(۵) ایک شخص دوسرے شخص کی ٹانگ میں ٹانگ  
یا (کشتی کے داؤ کے طور پر) بیچڑالے،  
یا اپنی دونوں ٹانگوں سے دوسرے کی ٹانگوں کو پھیلائے +

اس اخیر عمل کی صورت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو پشت کی طرف سے پکڑے، اور اپنے دونوں  
پاؤں کو مقابل کے دونوں پاؤں کے پیچ میں داخل کر کے دونوں ایڑیوں کو پیچوں کے بل زور دیکر اس طرح پھیلائے  
کہ دوسرے کی ٹانگیں پھیل جائیں۔ اس صورت میں دوسرا آدمی گر جایا کرتا ہے +



وما يشبه هذا من الهياآت التي  
ليست لها المصارعون  
ومن الرياضات السريعة مبادلة  
سريعين مكانهما بالسرعة و  
مواترة طفرات الى خلف يخلها  
طفرات الى قدام بنظام وبغير نظام  
ومن ذلك رياضة المسلتين  
وهو ان يقف الانسان موقفا  
شمخا عن جانبيه مسلتين  
في الارض بينهما باع فيقبل  
عليهما ناقلا المتيامنتهما الى  
المخراخ الايسر والتمتيا سرقة الى  
المخراخ الايمن ويتحري ان يكون  
ذلك اعجل ما يمكن

اسی طرح اور بہت سی صورتیں (اود داؤ بیچ) ہیں،  
جنکو پہلوان کشتی کے وقت استعمال کرتے ہیں +  
تیز ریاضتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دو آدمی تیزی  
کے ساتھ ایک دوسرے کی جگہ بدلا کریں، دوسری یہ ہے کہ  
نظام و ترتیب کے ساتھ، یا بلا نظام و ترتیب، بار بار لگے  
پچھے کودیں (جیسا کہ رقص و سماع میں ہوا کرتا ہے) +  
ریاضات سریعہ میں سے ریاضۃ المسلتین  
(دو سوؤں کی ریاضت) بھی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے  
کہ کسی جگہ انسان کھڑا ہو جائے، پھر اپنے دونوں جانب  
زمین میں دو سوئے گاڑے، جن کے درمیان اتنا فاصلہ ہو  
جتنا کہ ایک انسان کے دونوں ہاتھ پھیلانے کا فاصلہ ہوتا  
ہے (مسافت باع)؛ پھر ان دونوں سوؤں کی جگہ کو اس  
طرح بدلتا شروع کرے، کہ دائیں سوئے کو بائیں جگہ گاڑے  
اور بائیں کو دائیں جگہ۔ اور اس عمل میں جہاں تک ممکن ہو  
عجلت اور تیزی سے کام لے (تاکہ اُسے جلد ہی پسینہ آجائے) +  
اسی طرح ایک ریاضت کا ذکر جالینوس نے کیا ہے، جو ریاضت مذکورہ سے مشابہ ہے: بعض لوگ  
اپنے سامنے دو پتھر رکھتے ہیں، جنکے درمیان ایک باع کا فاصلہ ہوتا ہے، یعنی محض اتنا فاصلہ ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھ  
آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ پھر وہ شخص دونوں پتھروں کے بیچ میں کھڑا ہو کر ادران دونوں پتھروں کو جھک کر  
اس طرح اٹھاتا ہے کہ بائیں طرف کا پتھر دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے، اور دائیں طرف کا بائیں ہاتھ میں۔ اور ہر  
ایک پتھر کو دوسرے کی جگہ رکھ دیتا ہے۔ اور یہی عمل بار بار کرتا ہے، حتیٰ کہ اُسے پسینہ آجاتا ہے  
والریاضات الشدیدۃ والسرعة ہدایات ورزش سخت اور تیز ورزش جب کریں تو (بلا وقفہ)  
تستعمل مخلوطۃ بفترا ت او اور مسلسل کریں، بلکہ بیچ میں وقفے ڈال دیا کریں، یا بیچ بیچ  
میں کوئی ہلکی قسم کی ورزش جاری رکھیں (تاکہ اس سے ایک قسم  
کی استراحت مل جائے) اور نہ ورزش کی تیزی اور سختی سے  
وہ شخص بڑھال ہو جائیگا) +

و یجب ان یتفنن فی استعمال لریاضات  
المختلفة ولا یقام علی واحد  
یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف ریاضتوں کے استعمال  
میں رد و بدل اور جدت کی جائے، اور ایک ہی ورزش پر  
قائم نہ رہا جائے تاکہ مختلف اقسام کی ورزش سے مختلف  
اعضاء، مفاصل، اور عضلات کو فائدہ پہنچے +

ولکل عضو ریاضة تخصه اما  
ریاضة البدن والسر جلین  
فلا خفاء بها  
ہر عضو کی مخصوص ریاضت (یہ بھی یاد رکھو کہ ہر عضو کے لئے  
ایک مخصوص ریاضت ہے، چنانچہ ہاتھ پاؤں کی جو ریاضت  
ہے، وہ تو کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے +

واما ریاضة الصدر و اعضاء  
النفس فتارة تراض بالصوت  
الثقیل العظیم وتارة بالحاد و  
مخلوطا بینہما فیکون ذلك ایضا  
ریاضة اللغف والہاۃ واللسان  
والعق ویحسن اللون ویسقی  
الصدر  
رہی سینہ اور اعضاء تنفس کی ریاضت، تو  
اسکی مختلف صورتیں ہیں) گا ہے ان کی ریاضت بھاری  
اور بڑی آواز نکالنے سے ہو جاتی ہے۔ اور گا ہے باریک  
اور تیز آواز نکالنے سے۔ اور گا ہے دونوں قسم کی آوازوں  
سے اس ریاضت کی مثالیں گانا، تقریر کرنا، قرارت وغیرہ  
(ہیں)۔ اس سے (سینے اور اعضاء تنفس کی ریاضت  
کے علاوہ) منہ، ہاۃ، زبان، اور گردن کی ریاضت بھی  
ہو جاتی ہے۔ نیز بشرہ کے رنگ کو بہتر بنا دیتا ہے  
اور سینہ کا تنفیہ کرتا ہے +

وتراض بالنفخ مع حصر النفس  
فتكون ذلك ریاضة ما للبدن  
كله وتوسع مجاریه  
سانس روک کر بھوک مارنے سے بھی سینہ اور اعضاء  
تنفس کی ریاضت ہوتی ہے مثلاً سناں بھونکنی کے  
ذریعہ بھونکا کرتا ہے)۔ چنانچہ اس سے (جس طرح سینہ  
حجاب عاجز، اختار اور عضلات شکم کی ورزش ہوتی ہے  
اسی طرح اس سے) سارے بدن کی ریاضت ہو جاتی ہے۔  
نیز اس کی وجہ سے مجاری (سارے بدن کے مجاری، مثلاً  
مجاری تنفس اور عروق و شرائین وغیرہ) کشادہ ہو جاتے  
ہیں +

واعظام الصوت خرمانا طویلا  
بہت دیر تک آواز نکالنا طویل

## جداً انحاط طرۃ

رہنا) خطرناک ہے +

کیونکہ اس عمل میں سانس روکنا پڑتا ہے، اور آلات تنفس سختی سے کام کرتے ہیں۔ خون کی آمد و رفت میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے، اور بعض اوقات رگیں پھٹ جاتی ہیں +

و ادامۃ تشدید لا تحوج الے اسی طرح دیر تک سخت آواز کے نکالنے میں چونکہ جذب ہوا کثیر و فیہ خطرو بہت زیادہ مقدار میں (سینے کے اندر) ہوا کھینچنے کی ضرورت تطویلہ محوج الی اخراج ہوا پڑتی ہے، اس لئے یہ خطرہ سے خالی نہیں۔ اسی طرح لمبی کثیر و فیہ خطر عظیم آواز کے نکالنے میں چونکہ بہت سی ہوا (سینے سے) خارج کرنی پڑتی ہے، اس لئے اس میں خطرہ عظیم ہے (چہ جائیکہ اگر لمبی آواز بڑی اور سخت بھی ہو) +

و یجب ان یبدؤ بقراءۃ نینۃ ثم یرفع بہا الصوت علی تدریج ثم اذا شد الصوت واعظم وطول جعل زمان ذلک معتدلاً فی نفع نفعاً بیناً عظیماً فان اطیل زمانہ کان فیہ خطر للمعتدین الصیحین

(سینے کی ریاضت میں) یہ ضروری ہے کہ ابتداً نرم اور ہلکی آواز سے کی جائے۔ اس کے بعد بتدریج آواز بلند کی جائے۔ پھر جب آواز سخت، بڑی، اور لمبی کر دی جائے، تو اس کی مدت اوسط درجہ کی رکھی جائے (اس ریاضت کی مدت دراز نہ کی جائے)۔ ایسی حالت میں (اس ریاضت سے اعضا تنفس کو) بہت بڑا اور نمایاں فائدہ حاصل ہوگا۔ لیکن اگر (غلطی سے) اسکا زمانہ دراز کر دیا گیا، تو معتدل المزاج اور تندرستوں کے لئے اس میں خطرہ ہے۔ (اور اسی پردہ و سرے کمزور لوگوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے) +

## وکل انسان بحسبہ ریاضۃ

(جس طرح ہر عضو کے لئے مخصوص ریاضت ہوتی ہے اسی طرح) ہر شخص کے (ذاتی حالات کے، لحاظ سے ایک مخصوص ریاضت ہوتی ہے (جو اس کے لئے زیادہ مناسب و مفید ثابت ہوتی ہے) +

کیونکہ ہر شخص کا مزاج، عمر، قوت، عادت، پیشہ، اور تدابیر سابقہ و موجودہ وغیرہ الگ الگ ہوتے ہیں، اسلئے ہر شخص کے لئے ایک ہی ریاضت بلا اشتراک مناسب اور مفید نہیں ہو سکتی +

و یجب ان یتفنن فی استعمال الریاضات المختلفة ولا یقام علی واحدۃ  
یہ بھی ضروری ہے کہ مختلف ریاضتوں کے استعمال میں رد و بدل اور جدت کی جائے، اور ایک ہی ورزش پر قائم نہ رہا جائے تاکہ مختلف اقسام کی ورزش سے مختلف اعضاء، مفاصل، اور عضلات کو فائدہ پہنچے +

ولکل عضو ریاضۃ تخصہ اما ریاضۃ البدن والرجلین فلا خفاء بہا  
ہر عضو کی مخصوص ریاضت (یہ بھی یاد رکھو کہ ہر عضو کے لئے ایک مخصوص ریاضت ہے، چنانچہ ہاتھ پاؤں کی جو ریاضت ہے، وہ تو کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے +

واما ریاضۃ الصدر و اعضاء النفس فتأثر بالصور الثقیل العظیم وتأثر بالحاد و مخلوطا بینہما فیکون ذلک ایضا ریاضۃ للقم واللہاۃ واللسان والعنق ویحسن اللون ویسقی الصدر  
رہی سینہ اور اعضاء تنفس کی ریاضت، تو (اسکی مختلف صورتیں ہیں) گاہے ان کی ریاضت بھاری اور بڑی آواز نکالنے سے ہو جاتی ہے، اور گاہے باریک اور تیز آواز نکالنے سے، اور گاہے دونوں قسم کی آوازوں سے (اس ریاضت کی مثالیں گانا، تقریر کرنا، قرارت وغیرہ ہیں)۔ اس سے (سینے اور اعضاء تنفس کی ریاضت کے علاوہ) منہ، ہاتھ، زبان، اور گردن کی ریاضت بھی ہو جاتی ہے۔ نیرہ بشرہ کے رنگ کو بہتر بنا دیتا ہے اور سینہ کا تنقیہ کرتا ہے +

وتأثر بالنفس مع حصر النفس فتكون ذلک ریاضۃ ما للبدن کله وتوسع مجاریہ

سانس روک کر پھوک مارنے سے بھی سینہ اور اعضاء تنفس کی ریاضت ہوتی ہے مثلاً سناں پھونکنی کے ذریعہ پھونکا کرتا ہے)۔ چنانچہ اس سے (جس طرح سینہ حجاب حاجز، احتشاء اور عضلات شکم کی ورزش ہوتی ہے اسی طرح اس سے) سارے بدن کی ریاضت ہو جاتی ہے۔ نیز اس کی وجہ سے مجاری (سارے بدن کے مجاری، مثلاً مجاری تنفس اور عروق و شرائین وغیرہ) کشادہ ہو جاتے ہیں +

واعظام الصوت زمانا طویلا بہت دیر تک آواز کا بڑھانا مثلاً دیر تک پیچنے

## جداً انحاطرة

رہنا) خطرناک ہے +

کیونکہ اس عمل میں سانس روکنا پڑتا ہے، اور آلات تنفس سختی سے کام کرتے ہیں۔ خون کی آمد و رفت میں رکاوٹ واقع ہوتی ہے، اور بعض اوقات رگیں پھٹ جاتی ہیں +

و ادامة تشدید ہوجا اے اسی طرح دیر تک سخت آواز کے نکالنے میں چونکہ جذب ہوا کثیر و ذیہ خطرو بہت زیادہ مقدار میں (سینے کے اندر) ہوا کھینچنے کی ضرورت تطویلہ ہوجا الی اخراج ہوا پڑتی ہے، اس لئے یہ خطرہ سے خالی نہیں۔ اسی طرح لمبی کثیر و ذیہ خطر عظیم آواز کے نکالنے میں چونکہ بہت سی ہوا (سینے سے) خارج کرنی پڑتی ہے، اس لئے اس میں خطرہ عظیم ہے (چہ جائیکہ اگر لمبی آواز بڑی اور سخت بھی ہو) +

و یجب ان یبدأ بقراءة نینۃ ثم یرفع بها الصوت علی قدر یجی و یجب ان یبدأ بقراءة نینۃ ثم یرفع بها الصوت علی قدر یجی ثم اذا شد بالصوت و اعظم بلند کی جائے۔ پھر جب آواز سخت، بڑی، اور لمبی کر دی و طول جعل زمان ذلک معتدلاً جائے، تو اس کی مدت اوسط درجہ کی رکھی جائے ر اس فی نفع نفعاً بیناً عظیماً فان اطلیل ریاضت کی مدت دراز نہ کی جائے۔ ایسی حالت میں زمانہ کان فیہ خطر للمعتدین (اس ریاضت سے اعضا تنفس کو) بہت بڑا اور نمایاں فائدہ حاصل ہوگا۔ لیکن اگر غلطی سے اسکا زمانہ دراز کر دیا گیا، تو معتدل المزاج اور تندرستوں کے لئے اس میں خطرہ ہے۔ (اور اسی پردہ دوسرے کمزور لوگوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے) +

## وکل انسان مجسبہ ریاضۃ

د جس طرح ہر عضو کے لئے مخصوص ریاضت ہوتی ہے (اسی طرح) ہر شخص کے (ذاتی حالات کے) لحاظ سے ایک مخصوص ریاضت ہوتی ہے (جو اس کے لئے زیادہ مناسب و مفید ثابت ہوتی ہے) +

کیونکہ ہر شخص کا مزاج، عمر، قوت، عادت، پیشہ، اور تداویر سابقہ موجودہ وغیرہ الگ الگ ہوتے ہیں، اس لئے ہر شخص کے لئے ایک ہی ریاضت بالاشتراك مناسب اور مفید نہیں ہو سکتی +

وما كان من الرياضات اللينة **ترجمہ (جھول جھلانا)** جو ریاضتیں جھول جھولنے کی طرح نرم  
 مثل الترجيح فهو موافق لمن اضعفته اور ملکی ہیں، وہ ایسے نقیہ لوگوں کے لئے مناسب ہیں جنکو  
 الحمیات واعجزته عن الحركة بخاروں نے (یا دیگر امراض محللے) کمزور کر دیا ہو، اور  
 والقعود من الناقهين ولمن اضعفهم شرب الخمر بق ونحوه وہ چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے سے معذور ہو گئے ہوں ؛  
 وللمن به مرض في الحجاب کرنے سے کمزور ہو گئے ہوں ؛ اور جن کے حجاب عاجز  
 میں ورم ہو +

ایسی نرم ریاضت سے تکان چڑکے لاحق نہیں ہوتی ہے، اس لئے اس سے ریاضت کے فوائد بھی  
 حاصل ہو رہے ہیں، بدنی مواد بھی تحلیل ہوتے ہیں، اور قوت بھی نڈھال نہیں ہوتی ہے +  
 واذا سرفق به نوم وحلل الرياح اگر جھول نرمی اور آہستگی سے جھلایا جائے، تو اس  
 ونفع من بقايا امراض الرأس سے نیند آجاتی ہے۔ ریاح تحلیل ہوتی ہے، اور امراض  
 مثل الغفلة والنسيان وحركات السر کے بقیہ اثرات مثلاً غفلت اور نسیان میں فائدہ پہنچتا  
 الشهوات ونبتة الغريزة ہے، خواہشات (مثلاً خواہش غذا) میں تحریک حاصل  
 ہوتی ہے، اور طبیعت بیدار ہو جاتی ہے +

واذا رويح على السرير كان اوفق اگر مریض کو تخت (یا پلنگ) پر جھلایا جائے، تو یہ  
 لمن به شطر الغب والحميات شطر الغب والوں، حمیات مرکبہ وبلغیہ والوں، استفادہ  
 المركبة والبلغية ولصاحب والوں، درد فقرس، اور امراض گردہ والوں کے لئے  
 الحبن وصاحب اوجاع الفقرس زیادہ موافق ہو گا۔ (اس میں مریض کو زور لگانا نہیں  
 وامراض الكلى فان هذا الترجيح بڑھیکا، اس لئے یہ ریاضت کی نہایت ہی خفیف قسم ہے  
 يهيئ المواد الى الانقلاع جھول جھلانے کی یہ قسم مواد کو اس امر کے لئے تیار کر دیتی  
 ہے کہ اوکھڑ کر خارج ہو جائیں +

واللين لما هو لين والقوى پھر جو مواد نرم ہوں (یا جن امراض کے مواد نرم  
 لما هو اقوى اور آسانی دفع ہو جانے کی قابلیت رکھتے ہوں) اُنکے  
 لئے نرمی سے جھول جھلایا جائے، اور جو مواد سخت ہوں  
 (یا جن امراض کے مواد سخت ہوں، اور آسانی سے

دفع ہو جانے کی قابلیت نہ رکھتے ہوں، ان کے لئے سختی سے  
تھلا یا جائے +

واما سركوب العجل فقد يفعل هذا كالأفعال لكنه أشد اثارة

گاڑیوں کی سواری گاڑیوں کی سواری بھی اگرچہ یہی کام کرتی ہے (جو پٹنگ کا جھولہ کرتا ہے)، لیکن وہ جھولہ کے مقابلہ میں ہيجان زیادہ پیدا کرتی ہے (یعنی گاڑیوں کی سواری میں انسان کو ہچکولے اور دھکے بہت لگتے ہیں، اور بسا اوقات اس کی رفتار بھی تیز اور سخت ہوتی ہے، بقول گیلانی غلیظ مواد سے جو دوسرے پیدا ہوتا ہے، اس کے لئے گاڑیوں کی سواری مفید ثابت ہوتی ہے) +

وقد يدكب العجل والوجه اذا خلف فينتفع ذلك من ضعف البصر وظلمته نفعاً شديداً

گاڑیوں پر لوگ سوار ہو کر اپنا منہ پیچھے کی طرف کر لیتے ہیں، چنانچہ یہ عمل ضعف بصر اور ظلمت بصر (بنیائی کی تاریکی و کمزوری) کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے (نیز اس حالت میں سوار کی آنکھیں گردوغبار وغیرہ سے محفوظ رہتی ہیں) +

اس کی وجہ شارحین نے یہ بتائی ہے کہ اس حالت میں چونکہ سوار کا سر ہمہ وقت پیچھے کی طرف ہوتا رہیگا، اس لئے سر کے اگلے حصے کے مواد پیچھے کی طرف منجذب ہونگے، اس لئے بینائی قوی ہو جائیگی۔ کیونکہ بینائی کا قطن مقدم و مانع سے ہے۔ (واللہ اعلم)

نیز گیلانی نے لکھا ہے کہ پیچھے کی طرف نگاہ رکھنے میں بینائی کی ریاضت بھی زیادہ اچھی ہوتی ہے +

واما سركوب الترواسيق والسفن كشتی اور ہماز کی سواری كشتی اور سفینہ (جھوٹی بڑی کشتی اور سفینہ من الجذا ام والا ستقاء ہماز) کی سواری ہذا م، استقاء، سکتہ، برد و بد معدہ، والسکتہ و برد المعدۃ و نفختها اور نفخ معدہ میں مفید ہے؛ بشرطیکہ کشتیاں کنارہ دریا و ذلک اذا كان یقرب الشطوط (اور ساحل) کے پاس پاس چلائی جائیں، اگر اس رد ریائی و اذا ہاج منه غشیان شمس سکن (اور بحری) سواری سے متلی کا ہيجان ہو، اور پھر اس میں کان نافعاً للمعدۃ سکون آجائے، تو اس سے معدہ کو فائدہ پہنچتا ہے (کیونکہ اس سے معدہ گرم ہو جاتا، اور اسکا تنقیہ ہو جاتا ہے، اگرچہ

ستلی معدہ کے لئے خود ایک آفت ہے ۔ اسی لئے سکون  
کی شرط لگائی گئی ہے) +

واما ركوب السفن مع التلجج اگر کشتیوں (یا جہازوں) پر سوار ہو کر سمندر کے  
فی البحر فذلک اقوی فی قتلہ گہرے حصوں میں (ساحل سے دور) چلائی جائیں، تو امراض  
الامراض المذكورة لما مذکورہ کے دور کرنے میں یہ زیادہ مؤثر اور قوی ہیں؛ کیونکہ  
یختلف علی النفس من فرح و حزن اس وقت نفس پر خوشی، اور غم و ہراس کے مختلف اثرات  
و خوف پہنچتے رہتے ہیں +

یعنی کبھی نفس سمندر کے نئے اور عجیب و غریب مناظر دیکھ کر خوش ہوتا ہے، اور کبھی اس کی مہیب  
سلج اور قیامت ڈھانے والی موبیں روح کو سہا دیتی ہیں۔ اس حالت میں انسان اپنی زندگی کو امید و ہم کے  
درمیان سلج آب پر مذہب اور ڈانواں ڈول محسوس کرتا ہے +

واما اعضاء الغذاء فی ریاضتها اعضائے غذا کی ریاضت رہی اعضاء غذا کی ریاضت  
تا بعة لریاضة البدن تو اس کی ریاضت بدن کی ریاضت کے تابع ہوتی ہے +  
یعنی اعضاء غذا کی انگ کوئی مخصوص ریاضت نہیں ہے؛ بلکہ ان کی ریاضت یہی ہے کہ کسی قسم کی

بدنی ریاضت کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام جسمانی ریاضتوں اور دوڑ و چوہ کے کاموں سے غذا و خوب ہضم  
ہوتی ہے، بیوک خوب لگتی ہے، اور اعضاء غذا خوب کام کرتے ہیں۔ ان مرض جسمانی ریاضت کو سلسلہ میں اعضاء غذا کی ورزش خوب ہوتی ہے +  
والبصیر اراض بتامل الاستیاء الدقیقة بینائی کی ریاضت بینائی کی ریاضت یہ ہے کہ باریک چیز کو دیکھ بگاھ (غور و تامل) کیا جائے  
والتمساج احياناً فی المشتقات بدقہ اور کبھی کبھار پچھلی چیز پر تپتی ہوئی نگاہ (البحاب) نہیں غور و تامل اور دیرینہ نگاہ کیا جائے +  
باریک حروف اور باریک چیز کو زیادہ دیکھنے سے اسی طرح چھکی، اور باریک چیزوں پر زیادہ نظر نہانے سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے

کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باریک حروف کی کتابیں پڑھنے سے ہمارے طلبہ کی نگاہ میں قبل از وقت یکبار ہو جاتی ہے + اور جن چیزوں  
میں تیز و شنیں سے واسطہ پڑتا ہے، ان کے پیشہ وروں کی نگاہ بہت جلد نراب ہو جاتی ہے +

ولسمع یرتاض بتامل الاصوات الخفیة سامع کی ریاضت سامع کی ریاضت (نگاہ ہے) اس طرح کرانی جاتی ہے کہ ہلکی آوازوں کو  
وفی المد مر تہ بسمع الاصوات العظيمة غور سے سننے کی کوشش کی جائے، اور شاید دیرینہ اور بڑی آوازوں کے سننے سے +  
پہلی صورت یعنی ہلکی آوازوں کا سننا گاہ بگاھ ہی سودمند ہو سکتا ہے، نہ کہ کثرت کے ساتھ، کیونکہ اگر کان بڑی آوازوں

کاں کی ریاضت کیلئے بڑی آوازوں کا سننا گاہ بگاھ ہی سودمند ہو سکتا ہے، نہ کہ کثرت کے ساتھ، کیونکہ اگر کان بڑی آوازوں  
کے عادی ہو گئے، تو پھر ہلکی آوازوں کا ادراک کرنا ان کیلئے دشوار ہو جائیگا +

وکل عضو ریاضة خاصة و نحن (ہر بال نلاحظہ یہ ہے کہ) ہر عضو کے لئے ایک



نذکر ذلک فی حفظ صحۃ عضو مخصوص ریاضت ہوتی ہے (اسلئے اس جگہ کہاں تک انکی تفصیل عضو و ذلک اذا اشتعلنا بالکتاب بیان کی جائے) اس کو ہم ہر ہر عضو کی حفظ صحت میں لکھینگے، جبکہ الجزئی ہم کتاب جزئی میں مشغول ہونگے (اور معالجات امراض بیان کرینگے)

ووجب ان یحذر المرء من تاض ووصول **ہدایت ضروری** مرطاض (دور زش کرنے والے) کے لئے یہ احتیاط تحتہ الریاضۃ الی ما ہو ضعیف ضروری ہے کہ جو اعضا کمزور ہوں، اُن کو ریاضت کی شدت سے من اعضاءہ الاعلیٰ سبیل التبع بچائے؛ ہاں اگر ایسے اعضاء کی ریاضت تبعاً اور منہا ہو جائے مثلاً من یعتبریہ الدوالی تو کوئی حرج نہیں؛ مثلاً جس شخص کی ٹانگوں میں مرض دوالی ہو فالواجب لہ من الریاضۃ (اُس کی پنڈلی کی رگیں پھول کر گہ ہمار ہو گئی ہوں)، اُس کے الیٰ لیستعملہا ان لا یکثر تحریک لئے ضروری ہے کہ اپنی ریاضتوں میں ٹانگوں کو زیادہ حرکت سر جلیہ بل یقلل ذلک و یحمل نہ دے، بلکہ (جہاں تک ممکن ہو) ٹانگیں کم ہلائے، اور اس امر بریاضۃ علیٰ اعلیٰ بدنہ من کی کوشش کرے کہ ریاضت کا بار بدن کے بالائی حصے، مثلاً غرقہ و سراسہ وید یہ بحیث گردن، سر، اور ہاتھوں، پر پڑے؛ اور ریاضت کا جو کچھ اثر یصل تا ثیر الریاضۃ الیٰ اس کی ٹانگوں تک پہنچے، وہ محض اوپر (کے اعضاء کی ریاضت سر جلیہ من فوق کی وجہ سے پہنچے)۔

والبدن الضعیف ریاضۃ ضعیفہ کمزور بدن کی ریاضت بھی کمزور ہی ہونی چاہئے، اور والبدن القوی ریاضۃ قویۃ قوی بدن کی قوی +

اب شیخ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ چونکہ ہر ہر عضو کے لئے ایک مخصوص ریاضت ہوتی ہے، اسلئے اُسکی ریاضت اُس عضو کے مخصوص فعل کے مناسب ہونی چاہئے، جس سے اُسکی مخصوص قوت میں تحریک واقع ہو۔ یہ نہ قیاس کرنا چاہئے کہ اگر مثلاً ایک عضو کی ریاضت اُن سے ہوتی ہے، تو آنکھ اور کان کی ریاضت کے لئے بھی اُنکو ملا جائے :

واعلم ان لكل عضو فی نفسه ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہر عضو کے لئے ایک ایسی ریاضۃ تخصّصہ کما للعين فی تبصر ریاضت ہر اکرتی ہے، جو اُسی کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے، الدقیق والخلق فی اجهار الصوت جس طرح آنکھوں کے لئے (گاہ بگاہ) باریکیوں کا بغور دیکھنا، اور بعد ان یكون بتدریج و للسن خلق کے لئے بتدریج آواز کا بلند کرنا۔ اسی طرح دانتوں کے لئے والاذن کذلک وکل فی بابہ اور کانوں کے لئے بھی (مخصوص ریاضتیں) ہیں؛ چنانچہ ان سب کو ان کے مخصوص ابواب میں بیان کیا جائیگا +

## الفصل الثانی فی وقت ابتداء الریاضة وقطعها فصل (۳) ریاضت کے شروع اور ختم کرنیکا وقت

یعنی ریاضت کس وقت شروع کی جائے، اُس وقت بدن کی کیا حالت ہونی چاہئے، اور کس وقت ریاضت بند کی جائے، اور کتنی دیر تک ورزش جاری رکھی جائے +

وقت شروع فی الریاضة ان یکون البدن نقیاً و لیس فیہ نواحة (۱) بدن (مواد فضلیہ سے) پاک ہو، اور احشاء اور عروق میں اکھشائے والعروق کیموسات خامہ سردیۃ تنشر الریاضة فی البدن (۲) گزشتہ روز کا کھ یا ہوا کھانا معدہ، جگر، اور ویکنون الطعام الا حصہ قد انفضم فی المعدة والکبد والعروق و عروق میں ہضم ہو چکا ہو، اور دوسرے کھانے کا دنت حضر وقت غذا آخر آچکا ہو +

یہاں ریاضت سے عام ریاضت مراد نہیں ہے، کیونکہ ہر ریاضت میں یہ ضروری نہیں ہے کہ دوسرے دن کا کھانا ہضم ہو چکا ہو، بلکہ ہضم معدی کی تکمیل کے بعد ریاضت کرنا جائز ہے، خواہ اُسی دن کھانا کھا یا گیا ہو، بلکہ یہاں ریاضت سے ”صبح کے وقت کی ریاضت“ مراد ہے، جو ہمارے نام نامیہ کے طور پر کچھ تھوڑا سا کھا کر، بشرطیکہ کوئی خاص مجبوری ہوتی ہے +

ویدل علی ذلک نضج البول بالنعوام واللون ویکن ذلک اول وقت هذا الا انفضام اس کا پتہ دکھل والا کھانا قینوں ہضموم : ہضم معدی، کبدی، اور عروقی، کو طے کر چکا) اپنے قوام اور رنگ سے قارور کا نضج بتا دیگا، اور یہی زمانہ انفضام (انضام حقیقی، انفضام عضوی) کا ابتدائی وقت ہوگا (اس لئے ریاضت شروع کرنے کا موزوں ترین وقت یہی ہو سکتا ہے، جبکہ قینوں ہضموم کے بعد انفضام عضوی شروع ہو گیا ہو، تاکہ اعضا خوب تغذیہ حاصل کر سکیں) +

فان العهد اذا بعد به و خلّت الغریزیۃ مدّة عن التصرف فی الغذاء واشتعلت الناریۃ فی لیکن جب اسکو ایک عرصہ گزر چکا ہو یعنی ہضم عضوی کا ابتدائی زمانہ گزر چکا ہو، اور غذائی تصرفات اور مشاغل تندرست سے طبیعت کچھ عرصہ پہلے فارغ ہو چکی ہو، پیناب میں ناریت

البول وجاوزت حد الصفرۃ کا غلبہ ہو چکا ہو (جو اس امر کو بتاتا ہے کہ انضمام حقیقی یا عضو  
الطبیعیۃ فان السریاضۃ ضارۃ کا ابتدائی زمانہ گزر چکا۔ اور قادر و کی زردی طبعی حد سے  
لانها تنهک القوۃ تجاوز کر چکی ہو، تو اس وقت ریاضت کرنا موجب ضرر ہوتا

ہے (یعنی ایسی حالت میں بھجنا چاہئے کہ ریاضت کے شروع  
کرنے کا وقت گزر گیا، اس لئے اگر ایسی حالت میں ریاضت شروع  
کی گئی، تو یہ موجب ضرر ہوگا) اس لئے کہ اس وقت کی ریاضت  
قوتوں کو کمزور کر دیتی ہے (اور اصلی رطوبات اور حرارت  
غریزہ ایسی ریاضت کی وجہ ضائع ہوتی ہے) \*

ولهذا قيل ان الحال اذا اوجبت اسی وجہ سے ہدایت کی جاتی ہے کہ جب بمقتضائے  
سریاضۃ شدیدۃ فبالحرسی حالت شدید ریاضت کرنی پڑے، تو ایسی حالت میں مناسب  
ان لا تكون المعدة خالیۃ جلد ہی ہے کہ معدہ بالکل خالی نہ رہے، بلکہ اس میں تھوڑی سی  
بل یكون فیہا غذا قلیل اما غذا ضرور موجود ہو (یعنی خلوے معدہ میں شدید ریاضت ہرگز نہ  
فی الشتاء فغلیظ واما فی الصيف نہ کی جائے، بلکہ ایسی حالت میں کچھ تھوڑا سا کھا لیا جائے)؛ چنانچہ  
فلطیف جاڑوں کے موسم میں یہ غذا غلیظ ہونی چاہئے، اور گرمیوں  
کے موسم میں لطیف \*

یعنی شدید ریاضت شروع کرنے سے پہلے اسکا خیال کر لیا جائے کہ معدہ قطعاً خالی تو نہیں ہے، اور بھوک  
کا غلبہ اور کمزوری کا اثر تو نہیں ہے؛ اگر یہ حالات ہوں، تو ریاضت ہرگز نہ شروع کی جائے، بلکہ معدہ میں کچھ تھوڑی  
سی غذا بھر لی جائے۔ چنانچہ سردیوں کا موسم ہو، تو غلیظ غذا (بھاری قسم کی غذا) تھوڑی سی کھائی جائے، اور  
گرمیوں کا موسم ہو تو ریاضت سے پہلے کچھ لطیف غذا کھائی جائے۔ الغرض خلوے معدہ کی شدت میں شدید  
ریاضت ہرگز نہ کی جائے \*

حشمان اسر تاض ممتلیا خیر پھر اگر کوئی شخص امتلا کی حالت میں ریاضت کرے، تو  
من ان یر تاض خاویا وان یہ اس سے بہتر (اور کم اندیشہ ناک) ہے کہ خلائے کی صورت  
اسر تاض حار اور طباً خیر میں ریاضت کرے (یعنی خلائے معدہ کے وقت کی ریاضت  
من ان یر تاض والبدن بارد بہت زیادہ مضعف اور مضر ہے)۔ اسی طرح اگر کوئی  
اوجاف شخص حار یا رطب ہونے کی صورت میں ریاضت کرے،

تو یہ اس سے بہتر ہے کہ بدن کے بار دیا یا بس ہونے کی صورت  
میں کوئی شخص ریاضت کرے (یعنی بار دیا بس ہونے کی صورت  
میں ورزش زیادہ اندیشہ ناک ہے) +

اس قول سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جس طرح استلائے معدہ کی صورت میں ریاضت ناجائز ہے، اسی  
طرح خلا، معدہ کی صورت میں بھی؛ مگر خلائے معدہ کی صورت میں زیادہ مضر ہے۔ اسی طرح اگر مزاج میں حرارت  
و رطوبت کا غلبہ ہو، یا اگر مزاج میں برودت و ہیوست کا غلبہ ہو، تو ان دونوں صورتوں میں ریاضت مضر ہے؛  
مگر برودت و ہیوست کی صورت میں زیادہ مضر ہے +

شیخ کے اس قول پر بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حرارت مزاج کی صورت میں چونکہ ورزش  
سے اور بھی حرارت بڑھ جاتی ہے، اس لئے یہ مضر ثابت ہوتی ہے؛ اور برودت مزاج کی صورت میں چونکہ ورزش  
سے حرارت کا اضافہ ہوتا ہے، اور برودت کے زوال سے اعتدال آ جاتا ہے، اس لئے یہ مفید ثابت ہوتی ہے +  
واصوب اوقاتہ الاعتدال ریاضت کے لئے بہترین وقت وہ ہے جبکہ اعتدال

حاصل ہو (یعنی جبکہ بدن حرارت و برودت کے لحاظ سے  
معتدل ہو) +

وربما وقعت الرياضة حار المزاج یا بسۃ فی امراض فاذا  
لوگ ریاضت کی وجہ سے مختلف امراض میں مبتلا  
ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ ریاضت ترک کر دیتے ہیں،  
تو (خود بخود، بلا کسی علاج کے) اچھے ہو جاتے ہیں +

و يجب علی من یرتاض ان یبدأ  
فیفضل الفضل من الامعاء  
ومن المٹانة شمر شغل بالریاضۃ  
ریاضت کرنے والوں کے لئے یہ ضروری ہدایت ہے  
کہ ریاضت شروع کرنے سے پہلے آنتوں کے اور شانہ کے  
فضلات کو خارج کر لیں (یعنی پیشاب و پاخانہ سے فارغ ہو لیں)  
اور شانہ اور آنتوں کے بوجھ اور تناد کو پہلے دور کر لیں،  
اس کے بعد ریاضت میں مشغول ہوں +

و یتدلك اولاً للاستعداد لک  
ینعش الغریزۃ ویوسع المسام  
وان یکون التمدلک بشئ خشن  
ریاضت کرنے والوں کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ  
ریاضت شروع کرنے سے پہلے ورزش کی استعداد پیدا کرنے  
کے لئے بدن کی مالتش کریں، جس سے حرارت غریزہ برانگیختہ

شم یتمرخ بدن عذب شم ہو جائے (یا طبیعت بیدار ہو جائے) اور مسامات کشادہ ہو جائیں  
 یتمرخ فی التمریح الی ان یضغط اور یہ ماش کسی کھر درمی چیز سے کریں، اور اس کے بعد کوئی  
 العضوبہ ضغطاً غیر شدیداً لوغول بیٹھا تیل بدن پر لیں (جس میں کسی قسم کی قوت قابضہ نہ ہو)۔  
 ویکون ذلک باید کثیرۃ و مختلفۃ تیل ملنے میں تدریجاً زور اور قوت بڑھاتے اور عضو کو دبائے  
 اوضاع الملاقات لیبلغ ذلک جمیع چلے جائیں، لیکن بہت زیادہ شدت کے ساتھ بھی نہ دبائیں (کہ  
 شظایا العصل شم یترک وہ ریاضت سے پہلے ہی تھک جائے، اور اسے ماش کی تکلیف  
 شم یاخذ المدا لوک فی الس ریاضۃ ہی بقرار کر دے)۔ یہ ماش (جو ورزش کی استعداد و قابلیت  
 پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے) بہت سے ہاتھوں سے ہونی  
 چاہئے، جو مختلف طور پر بدن سے ملائی ہوں؛ تاکہ ماش کی  
 رسائی سارے بدن کے عضلی ریشوں تک ہو جائے۔ پھر  
 ماش بند کی جائے، اور ماش بند کرنے کے بعد وہ شخص ریاضت  
 کرنی شروع کرے۔

”یہ ماش بہت سے ہاتھوں سے ہونی چاہئے“ اس میں شارحین کا اختلاف ہے؛ بعض کہتے ہیں کہ ان کی  
 کثرت بلحاظ تعداد کے ہونی چاہئے؛ جسکی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کی ماش کے لئے چند آدمی کام کریں۔ اور دوسرے  
 لوگ کہتے ہیں کہ زیادہ ہاتھ اس کا خاصے ہوں کہ وہ بدن پر جلد جلد اور تیزی کے ساتھ پھیرے جائیں؛ اور انکا گذر بدن  
 کے ہر حصے پر بہت تھوڑے وقت میں ہو۔ لیکن دونوں صورتوں میں غرض محض ایک ہے؛ وہ یہ کہ سارا بدن تھوڑے  
 وقت میں گرم اور ورزش کے لئے تیار ہو جائے؛ اور سارے بدن میں تقریباً ایک سی گرمی ہو۔ یہ نہ ہو کہ ایک  
 عضو کی ماش کے بعد دوسرے عضو کو اتنی دیر تک ملتے رہیں کہ پہلا عضو ٹھنڈا ہو جائے۔

پھر دلک اور ماش کبھی خود اپنے ہاتھوں سے کی جاتی ہے، جس میں دونوں ریاضتیں ہو جاتی ہیں، اور  
 کبھی دوسرے لوگوں سے کرائی جاتی ہے۔

اما فی زمان الربیع فافق چنانچہ ریاضت کے لئے بہترین وقت ربیع میں  
 اوقاتا قارب انتصاف النہاس دوپہر کے قریب ہے، جو کسی معتدل مکان میں کی جائے (اسی طرح  
 فی بیت معتدل ویقدم فی الصیف موسم خریف میں بھی یہی وقت مناسب ہوگا)۔ اور گرمیوں میں  
 اس سے پہلے ہی (صبح کے قریب) کر لی جائے (کیونکہ

لہذا؛ ”دبانے کے وقت زیادہ زور کے ساتھ انگلیاں اعصاب کے اندر داخل نہ کریں“۔

دوپہر کے قریب گرمی زیادہ ہوگی۔ جو تحلیل و ضعف کی موجب  
ثابت ہوگی) +

رہا جاڑوں میں تو قیاس تو اس امر کا مقتضی تھا کہ  
ورزش دیر سے شام کے وقت کی جائے، لیکن دوسری  
رکاوٹیں چونکہ اس صورت میں درپیش ہیں (مثلاً یہ گزشتہ  
دن کی تھراؤ کو زیادہ عرصہ گزر جائیگا۔ بھوک شام تک بڑھ  
جائیگی۔ اور اسپر صبر نہ کیا جاسکے گا، اور رات کی سردی بھی  
ریاضت کے بعد جلد ہی آجائے گی)۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ  
سردیوں کے موسم میں (شام تک دیر نہ کی جائے، اور)  
مکان کو گرم کر لیا جائے۔ تاکہ وہ معتدل ہو جائے (اور اسکی  
سردی جاتی رہے)۔ پسینہ جلد آجائے، اور ٹھنڈی ہوا  
کی مغفرت سے ورزش کرنے والا بچا رہے)۔ اس کے بعد  
اسی گرم کئے ہوئے کمرہ میں وہ شخص ورزش کرے، اور ورزش  
کا وہی بہترین وقت رکھے، جو ہم نے انہضام غذا اور اخراج  
فصلات کے لحاظ سے اوپر بتایا ہے (چنانچہ اوپر بتایا گیا ہے  
کہ ورزش انہضام غذا کے بعد اور حوائج ضروریہ سے فراغت  
کے بعد کی جائے) +

ریاضت کی مقدار رہی ریاضت کی مقدار (کہ ورزش کتنی کی  
جائے، اور اسے کتنی دیر تک جاری رکھ کر بند کیا جائے)۔  
تو اس میں تین چیزیں دیکھی جاتی ہیں:

(۱) رنگ — چنانچہ جب تک بدن کا رنگ نکھرتا  
رہے (اور سرخی بڑھتی رہے) اس وقت تک بھجن چاہئے کہ  
ابھی ریاضت کا وقت باقی ہے (اور ابھی ورزش جاری رکھی  
جاسکتی ہے) اور جب رنگ زرد ہونے لگے تو ورزش بند کر دی جائے۔  
(۲) حرکات — چنانچہ جب تک

واما فی الشتاء فكان القياس  
ان يؤخر الى وقت المساء لكن  
الموانع الاخرى تمنع منه فيجب  
ان يبدأ في الشتاء المكان ويحسن  
ليعتدل وليستعمل الرياضة  
في الوقت الا صوب بحسب ما  
ذكرناه من انهضام الغذاء  
ونفض الفضل

واما مقدار الرياضة فيجب  
ان يراعى فيه ثلاثة اشياء

احدها اللون فما دام يزداد  
جودة فهو بعد وقت

والثاني الحركات فانها ما دامت

خفیفۃً فهو بعد وقت

بدنی حرکات ہلکے طور پر جاری رہیں، اُس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ ابھی ریاضت کا وقت ہے (اور اسے جاری رکھا جاسکتا ہے) اور جب عضلی حرکات دوبھر ہو جائیں، تو سمجھنا چاہئے کہ اب ورزش کا وقت باقی نہیں رہا، اور اسے اب بند کر دیا جائے)۔

والثالث حال الاعضاء في انتفاخها فمادامت تزداد اعضا ۱۰ پھولتے چلے جائیں، اُس وقت تک ریاضت کا وقت سمجھنا چاہئے \*  
(۳) اعضاء کا پھولنا — چنانچہ جب تک

و اما اذا اخذت هذه الاحوال في الانتفاص وصار العرق البخار سائلا فيجب ان يقطع اور جب ان باتوں میں کمی آنے لگے (مثلاً رنگ ٹھہرنے کی بجائے بگڑنے لگے، حرکتیں بوجھل ہو جائیں، اور اعضا پھولنے کی بجائے لاغر ہونے لگیں)، اور بدن کا پسینہ بخاری ہونے کی بجائے (معمولی ہونے کی بجائے) پانی کی طرح بہنے لگے، تو ریاضت ختم کر دینی چاہئے +

واذا قطعها اقبل عليه بالدهن الممروق ولا سيما وقد حصر نفسه اور جب وہ شخص ریاضت ختم کر دے، تو اس کے بدن پر اچھی طرح تیل چھڑ دیا جائے (اور تیل کی خوب مالش کی جائے تاکہ تیل کی رطوبت اندر جذب ہو، اور اعصاب و عضلات وغیرہ نرم ہو جائیں، اور تاکہ تیل کی مالش سے جلد کے بقیہ فضلات تحلیل ہو جائیں)۔ علی الخصوص اُس وقت جب کہ ورزش کرنے والے نے ورزش کے وقت سانس کو بھی روکا ہو

ریاضت کی مقدار میں ان تین باتوں — رنگ، حرکات، اور اعضا کے پھولنے — کے علاوہ چند دوسری باتیں بھی دیکھی جاتی ہیں، مثلاً پہلی غذا، موجودہ وقت، سحنہ بدن، مزاج، پیشہ، عادت، قوت، اور عمر۔ چنانچہ جب کوئی شخص لطیف اور تھوڑی غذا کھایا کرتا ہو، اسی طرح جبکہ موجودہ وقت گرم ہو، جبکہ اُس شخص کا مزاج گرم ہو، جبکہ اُس شخص کا سحنہ لاغر ہو، جبکہ وہ گرم اور محلل پیشہ کرتا ہو، جبکہ اُس کی قوت کمزور ہو، تو ان تمام صورتوں میں تھوڑی ورزش مناسب ہے، اور ان کے مقابل صورتوں میں زیادہ +

لیکن پہلی تین باتیں ایسی جامع اور اصولی ہیں کہ ان کے اندر یہ ساری باتیں آجاتی ہیں۔ مثلاً جب قوت کمزور ہوگی، تو یقیناً اُس شخص کی رنگت زیادہ دیر تک ٹھہرتی رہے گی، بلکہ جلد ہی رنگت زرد پڑ جائیگی، حرکات

بوجھل ہو جائیگے، اور بدن کا بھولنا جلد تر ختم ہو جائیگا۔ اس لئے اگر کوئی شخص انہی تین باتوں کا خیال رکھے، تو ان ساری باتوں کی طرف دھیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں +

فاذا وقفت فی الیوم الاول علی  
حَدِّ سِرِّ یَا ضَبَّہِ وَ غَدَّ وَ یَہِ فَعَرَفْتَ  
الْمَقْدَارَ الَّذِیْ اِحْتَمَلَهُ مِنَ الْغِذَاءِ  
فَلَا تَغْیِرْ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ شَیْئًا  
بَلْ قَدْ رَغَدَا ثَبَہِ وَ سِرِّ یَا ضَبَّہِ  
فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ عَلَی حَدِّ وَ یَہِ فِی الْیَوْمِ الْاَوَّلِ مَقَرَّرَ کُنِیْ جَابِئًا +

اس سے غرض یہ ہے کہ پہلے دن ریاضت کی مقدار اور غذا کی مقدار معین کرنے میں کافی غور و تامل ہو کام لینا چاہئے۔ پہلے دن تجربہ سے جتنی مقدار مفید ثابت ہو، دوسرے دن اسی کے مطابق معیار قائم کرنا چاہئے۔ اگر پہلے دن کی ریاضت زیادہ ثابت ہو تو دوسرے دن اس میں کمی کر دینی چاہئے۔ اسی طرح غذا کے احکام میں بھی تغیر کیا جاسکتا ہے +

اس کے بعد یہ بھی ظاہر ہے، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، کہ جو ریاضت ایک عرصہ تک کی جاتی ہے، عادت کے بعد اسکا اثر کم ہونے لگتا ہے، ادا اعضاء میں اس ریاضت کے کرنے کی قابلیت روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے، اس لئے ظاہر ہے کہ روزمرہ ریاضت کی مقدار بھی بڑھتی چلی جائیگی۔ مثلاً اوائل میں ایک شخص کو اگر پچاس ڈنڈ میں پسینہ آ جاتا تھا، تو کچھ عرصہ کے بعد اسے پچھتر اور سو ڈنڈ میں پسینہ آئیگا۔ اسی طرح اگر وہ شخص اوائل میں آدھ سیر دودھ علاوہ دوسری غذاؤں کے ہضم کرتا تھا، تو ممکن ہے کہ چند روز کے بعد ایک سیر دودھ ہضم کر سکے +

## فصل (۴) دَلْک (ماش)

## الفصل الرابع فی الدَلْک

دَلْک کی کئی قسمیں ہیں: (۱) دَلْک صُلْب رَسْمَت

الدَلْک مِنْهُ صُلْب فِی شَدَد

ماش، جس میں خوب دبا دیا کر ملا جاتا ہے، اس سے بدن میں سختی آ جاتی ہے (عضلات میں اس سے سختی آ جاتی ہے) +

(۲) دَلْک لَیِّن رَئِمَ مَاش، جس میں نرمی سے

وَمِنْهُ لَیِّن خِیْرُ خِی

ماش کی جاتی ہے، اس سے اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں +



ومنہ کثیر فیھزل

(۳) دلک کثیر (جس میں دیر تک ماش کی جاتی ہے)

اس سے بدن دُلا ہو جاتا ہے +

ومنہ معتدل فخصب

(۴) دلک مُعتدل (اوسط درجہ کی ماش) جس سے

فرہی پیدا ہوتی ہے +

اسی طرح دلک صلب اور دلک لین کے وسط میں دلک مُعتدل ہے، جس میں بدن کی ماش نرمی اور سختی کے لحاظ سے اوسط درجہ کی جائے۔ طے ہذا دلک کثیر کے مقابلہ میں دلک قلیل ہے، جس میں تھوڑی دیر تک ماش کی جائے۔ بہر حال مذکورہ بالا بیان کے مطابق کیت (مقدار) اور کیفیت کے لحاظ سے دلک کی کُل چھ قسمیں ہوں گی +

واذا سكب ذلک حدثت

جب ان قسموں کو باہم ترکیب دیا جائے، تو مرکب کی

مزاوجات تسع

نو قسمیں پیدا ہو جاتی ہیں (جو تین کو تین میں ضرب دینے سے حاصل ہوتی ہیں):

اس طرح: (۱) دلک صلب کثیر — (۲) دلک صلب قلیل — (۳) دلک صلب معتدل

(بمطابق مقدار) — (۴) دلک لین کثیر — (۵) دلک لین قلیل — (۶) دلک لین معتدل (بمطابق

مقدار) — (۷) دلک مُعتدل کثیر — (۸) دلک مُعتدل قلیل — (۹) دلک مُعتدل معتدل (مقدار

اور کیفیت دونوں لحاظ سے) +

وايضاً من الدلک ما هو خشن

دلک کی اور بھی چند قسمیں ہیں، مثلاً دلک خشن

ای بخرق خشنۃ یجذب بالدم

(کھردری ماش)، جس میں کھردرے کپڑے سے ماش کی جاتی

الی الظاہر سر یعاً

ہے۔ اس کی وجہ سے خون باہر کی طرف (جلد اور عضلات کی

طرف) تیزی کے ساتھ کھینچ آتا ہے (بیرونی حصے میں دوران

خون تیز ہو جاتا ہے، اور رگیں پھول جاتی ہیں) +

ومنہ امس ای بالکف او بخرقۃ

دلک اَمْلَس (چکنی ماش، یہ دلک خشن کے مقابلہ

لینۃ یجمع الدم ویحبسہ

میں ہے) اس میں ہاتھ سے یا کسی نرم کپڑے سے ماش کیجا جاتی

فی العضو

ہے۔ اس سے عضو میں خون (جلد اور عضلات میں) اکٹھا

ہو کر رک جاتا ہے (یعنی دلک اَمْلَس سے عضو میں خون جمع ہوتا

لہٰذا معتدل بمطابق کیفیت کے، جو نرم اور سخت ماش کے درمیان ہے +

ہے، اور زیادہ تحلیل نہیں ہوتا ہے) +

والغرض فی الدالک تکلیف الانبذات **ماش کی غرض** دلک سے غرض یہ ہوا کرتی ہے کہ اگر بدن متخلل المتخلخلہ وتصلیب اللینۃ واخللہ **اپولا** ہے، تو اس کو کثیف (ٹھوس) بنایا جائے؛ اگر نرم ہے الکثیفۃ وتلیین الصلیبۃ تو اسکو سخت بنایا جائے؛ اگر کثیف ہے، تو اس کو متخلل بنایا جائے +

ان مقاصد کے علاوہ دلک سے گاہے اور قاصد بھی وابستہ ہوتے ہیں۔ مثلاً (۱) اگر کسی خاص عضو کی کوئی مادہ باقی ہو، اور مسلسل سے اس عضو کا مادہ خارج نہ ہوا ہو، تو ماش سے اسکو رقیق بنا کر تحلیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے +

(۲) کسی خاص عضو کو فریہ اور عظیم بنانا ہو، تو اس کی ماش کی جاتی ہے، تاکہ ماش کی وجہ سے خون اور صر زیادہ منجذب ہو +

(۳) ماش سے ریاح بھی تحلیل ہوتی ہے، جیسا کہ اچارہ کی صورت میں نمک مسفون وغیرہ سے شکم کی ہلکی ہلکی ماش کی جاتی ہے +

(۴) گاہے ازالہ ہرودت کے لئے ماش کی جاتی ہے +

(۵) گاہے ماش اس غرض سے کی جاتی ہے کہ کسی عضو کا مادہ دوسرے عضو کی طرف متوجہ ہو جائے، اور پہلے عضو کی طرف اسکا زور نہ رہے +

(۶) گاہے روغن کے ساتھ اس غرض سے ماش کی جاتی ہے کہ اس عضو کی رطوبتیں جلد تحلیل نہ ہونے پائیں +

(۷) گاہے تسکین درد کے لئے ماش کی جاتی ہے، جیسا کہ درد شکم میں بعض اوقات ہلکی ماش سے اور درد سر میں سرد ہانے سے تسکین ہو جایا کرتی ہے۔ گیلانی ۔

ومن الدالک دلک الاستعداد **دلک استعداد** دلک کی ایک قسم دلک استعداد ہے، جو ریاضت سے وهو قبل الریاضۃ ویبدأ پہلے (ورزش کی تیاری کے لئے) کی جاتی ہے۔ اسے شروع لینا شمار کیا دیکھو مرنے تو نرمی سے کیا جاتا ہے، لیکن جب ریاضت کرنے کا وقت قریب آجاتا ہے، تو اس کی نرمی کو سختی سے تبدیل کر دیا جاتا

ہے (یعنی اس وقت ماش خوب زور اور قوت سے کی جاتی ہے، تاکہ بدن پورے طور پر گرم ہو جائے) (استعداد)

## تیار کرنا، آمادہ کرنا) +

مختلف حالات میں چونکہ دلک استعداد کی کم و بیش مختلف ضرورت ہوتی ہے، اس لئے دلک استعداد کی مختلف قسمیں کی جاتی ہیں، جو مختلف حالات میں کارآمد ہوتی ہیں؛ مثلاً: سختہ کیسا ہے؟ بدن کے فضلات اور مواد کا وکیفاً کیسے ہیں؟ عمر کیسا ہے؟ اور اعصابے ماؤنہ کیسے ہیں؟ اور کتنی قوت برداشت ہے؟ چنانچہ اس لحاظ سے دلک کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں: قوی — ضعیف — اور معتدل — طویل — قصیر — اور معتدل۔ پھر ان کی تعریف اور ان کا استعمال اس طرح بتایا جاتا ہے:

دلک قوی وہ ہے جس میں زور سے تھوڑی دیر تک ماش کی جاتی ہے۔ یہ اتنی تحلیل نہیں کرتا، جتنی کہ تسخیں پیدا کرتا ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لئے مناسب ہے، جنکا بدن ٹھوس ہو، وہ بھی فریہ ہوں، قوت قوی ہو، مادہ کثیر اور غلیظ ہو، موسم سرما ہو، اور جوانی کی عمر ہو +

دلک ضعیف وہ ہے جس میں ہلکے ہلکے ماش کی جاتی ہے۔ اور وہ بھی تھوڑی دیر تک۔ ظاہر ہے کہ ایسی ماش تحلیل بھی کم کرتی ہے، اور تسخیں بھی کم۔ یہ اُن لوگوں کے لئے موافق ہے جنکا بدن تحلیل ہو، قوت ضعیف ہو، مواد لطیف ہوں، اور موسم خریف ہو +

دلک طویل وہ ہے جو دیر تک اور ہلکے ہلکے کی جائے۔ یہ تسخیں سے زیادہ تحلیل کرتی ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لئے موافق ہے، جنکا بدن ٹھوس ہو، قوت قوی ہو، مواد بدن بکثرت ہوں، وہ بھی فریہ ہوں۔ موسم بہار اور عمر خواہ کوئی ہو، سوائے سن بچی کے +

دلک قصیر وہ ہے جو نرمی سے کی جائے۔ اور مدت بھی تھوڑی ہی ہو؛ لیکن بمقابلہ دلک ضعیف کے اس کی مدت دراز ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی ماش دلک کثیر کے مقابلہ میں تسخیں اور تحلیل، دونوں کم کرتی ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لئے مناسب ہے، جنکے مواد لطیف ہوں، قوت ضعیف ہو اور موسم گرم ہو۔ (از نیلائی) +

ومنہ دلک الاسترداد وهو دلک الاسترداد دلک کی ایک قسم ہے، اس قدر دلک الاسترداد بعد المریاضۃ ویسمی الدلک ہے۔ جو ریاضت کے بعد جاتی ہے؛ اسکو دلک مسکن بھی اہلکین ایضاً کہا جاتا ہے (استرداد = لڑنا لانا۔ مسکن = تسکین بخش) +

اس دلک کو ”دلک الاسترداد“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ورزش سے جو قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں، اس ماش سے وہ قوتیں لوٹ آتی ہیں (استرداد = لوٹ لانا)۔ اور اسکو ”دلک مسکن“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے اعصاب کے دردیں، جو ریاضت کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے، سکون ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ اس ماش کا اختتام سکون پر ہوتا ہے +

والغرض فیہ تحلیل الفضول المحتبسة فی العضل مما لم یستفرغ بالریاضة لینفش فلا تحدث الا عیاء

دلک استرداد سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جو عضلات

عضلات میں بند ہوتے ہیں، اور جو ریاضت کی وجہ سے

فارغ نہیں ہو سکے ہیں، انہیں تحلیل کر کے فارغ کر دے

تا کہ یہ مواد (عضلات میں بند ہو کر) مکان نہ پیدا کر سکیں۔

وهذا الدلک یجب ان یکون رفیقاً معتدلاً واحسنہ ما کان بالذہن ولا یجب ان یتختمہ علی جُساۃ وصلابة وخشونة فیجسہ بها الاعضاء ویمنع فی الصبیات عن النشو وضررہ فی البالغین اقل

دلک استرداد کے لئے مناسب یہ ہے کہ نرمی کے

ساتھ ہو، اور اوسط درجہ کی ہو۔ اور اچھا تو یہ ہے کہ تیل

کے ساتھ ہو۔ اور یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کو (دلک استرداد)

کو شددت، صلابت، اور خشونت پر ختم کیا جائے (یعنی

جس طرح دلک استرداد میں ابتداء نرمی کے ساتھ کی جاتی

ہے، اور آخر میں سختی کے ساتھ، دلک استرداد میں یہ مناسب

نہیں ہے)؛ ورنہ اس سے اعصاب میں سختی آجائے گی۔ اور

بچوں میں اس سے نشو و نما ترک جائیگا۔ لیکن جوانوں میں بڑا

ضرر (بچوں کے مقابلہ میں) کم ہے +

ولا ینقع فی الدلک خطاً مائل الی الصلابة فهو اسلم من الخطاء المائل الی اللین لان التحلیل لشدتہ اسهل تلافیاً من اعداد البدن بالذلک اللین لقبول الفساد

اگر مالش میں کوئی بیقاعدگی ہو جائے، اور اس

بیقاعدگی کا میلان صلابت کی طرف ہو (یعنی بیقاعدگی سے

دلک صلب استعمال کی جائے) تو یہ اتنا بڑا نہیں ہے جتنا اگر بیقاعدگی

کا میلان نرمی کی طرف ہو (یعنی دلک لین استعمال کیا جائے) کیونکہ

تحلیل شدیدہ کا تدارک کرنا (نشہ آسان ہو) جو دلک صلب کی بیقاعدگی کو حاصل

ہوگی، مگر دلک لین کی وجہ سے بدن میں نف و کے قبول کرنے کی جو

قابلیت پیدا ہو جاتی ہے، اُنکی تلافی آسان نہیں ہے +

لیکن ابوسلیمی نے اسکے برعکس لکھا ہے، اور بعض لوگوں نے اسی کا ساتھ دیا ہے +

علی ان الدلک الصلب والختن اذ افرط فیہ والصبیان منعہم النشو

علاوہ ازیں دلک صلب اور خشن کی جب بچوں

کے اعصاب میں (جو ابھی بالغ نہ ہوئے ہوں) زیادتی کی جاتی

ہے۔ تو اس سے ان کے نشو و نما میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے

اسکے بعد بار بار مختلف مقامات پر (تھیں) دلک کا

وَسَيَجْزُءُ ذَٰلِكَ مِنْ بَعْدِ وَقْتُ

الد لك وشرائطه

وقت اور اس کے شرائط کا ذکر ملیگا +

چنانچہ مندرجہ ذیل فصول میں دلک کا کافی بیان موجود ہے : ٹنڈے پانی سے غسل کرنا —  
 لاغر کو فرہ کرنا — عضو کے حجم کو بڑھانا — باب زینت —. بقول جن میں مکان کا تذکرہ ہے +  
 لکن اس وقت ہم صرف دلک استرداد کے متعلق کچھ  
 بیان بڑھانا چاہتے ہیں :-

فبقول انه بالحقیقة كانه جزء  
 اخير من الرياضة ويحب فيه  
 ان يمدأ اولاً بالدهن وبالقوة  
 ثم يمال به الى الاعتدال فلا  
 يقطع على عنفه ولا حسن ان  
 يحتمه عليه ايدي كثيرة

چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ دلک استرداد حقیقت میں  
 ریاضت ہی کا گویا آخری حصہ اور جزو ہے، اس لئے  
 دلک استرداد میں ابتدا تو زور اور قوت سے کی جائے،  
 اور تیل کے ساتھ ماش کی جائے، پھر اس زور اور سختی کو  
 اعتدال کی طرف منتقل کیا جائے (یعنی ابتداً ماش زور سے  
 کی جائے، اور اس کے بعد تدریجاً اس میں کمی کی جائے، اور  
 اسے اعتدال کی طرف منتقل کیا جائے)۔ اور جب ماش ختم  
 کی جائے، تو اسے شدت کی صورت میں ختم نہ کیا جائے (بلکہ  
 زور اور شدت سے بتدریج اسے نرم اور ہلکا کر کے ختم  
 کیا جائے)۔ اور بہتر یہ ہے کہ دلک استرداد بہترے ہاتھوں  
 سے کی جائے (تاکہ تقریباً سارے اعضاء میں ماش کا اثر ہموار  
 اور برابر رہے؛ یہ نہ ہو کہ ایک عضو ٹنڈا ہو جائے، اور  
 دوسرا عضو گرم رہے) +

ويجب ان يوترامدا لوك  
 الا اعضاء المدا لوكة بعد الد لك  
 لينفض عنها الفضول فيوخذ  
 قماط ويمر على نواحي الاعضاء  
 كلها وهي موترية ويحصر النفس  
 له شخص مد لوك - ده شخص جيك بدن كى ماش جار هى هـ -  
 له شخص مد لوك - ده شخص جيك بدن كى ماش جار هى هـ -

یہ بھی مناسب ہے کہ شخص مد لوك اپنے اعضاء  
 مد لوك کو دلک کے بعد خوب کھینچے اور تانے (اور بقول جالینوس  
 ماش کی حالت میں بھی یہ عمل کیا جائے)، تاکہ (تساؤ کی حرکت  
 سے) اعضاء مد لوك کے فضلات خارج ہوں۔ پھر ماش کرنے  
 والا (مد لوك) اپنے ہاتھ میں قماط دیا کر لئی کپڑا از قسم تولیہ یا  
 وہ شخص جس میں بچہ کو ولادت کے بعد تقییط کے وقت پیٹا جاتا ہے +

حينئذ ما امکن ولا سيما مع اخفاء رومال) ليكره طرف تمام اعضا پر پھیرے؛ اور ان اعضا  
عصل البطن وتوتر عضل كراس حالت میں اسی طرح تنا ہوا رکھا جائے (تا کہ بدن کا  
الصلدان سہل شریوتر پسینہ اور میل کچیل صاف ہو جائے، جیسا کہ ورزش کرنے والوں  
آخر الامر عضل البطن ایضاً کا دستور بھی ہے)؛ اور اس وقت جہاں تک سانس کو  
یسيراً یصیب الاحتاء بذلك روکا جائے، روکے رکھے (تا کہ پسینہ نکلنے میں اس سے  
استرداد ما علی انحصار اگر آسانی سے ممکن ہو تو اس حالت  
میں شکم کے عضلات کو ڈھیلا رکھا جائے، اور سینہ کے عضلات  
کو تان لیا جائے، اور پھر آخر میں شکم کے عضلات کو بھی تان  
لیا جائے؛ تا کہ اس سے کچھ حشار (بھی متاثر نہ ہوں، اور  
اُن کی قوتیں بھی لوٹ آئیں +

شیخ نے یہ کیوں کہا کہ ”اگر آسانی سے ممکن ہو؟“ اسلئے کہ عضلات شکم اور عضلات صدر میں سے ایک کو  
ڈھیلا رکھنا، اور دوسرے کو تاننا ہر شخص کے لئے آسان نہیں ہے +

وفیما بین ذلک یتمشی ویستلقی اس اثنا میں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ شخص چلے پھرے  
ولیشابک برجلہ رجلی صاحبہ لیٹے، اور اپنے ساتھی کی ٹانگوں میں اپنی ٹانگیں پھنسائے +  
والمبرزون من اهل الرياضة جو لوگ ریاضت میں، ہر و مشاق ہوتے ہیں، وہ  
یستعملون حصل لنفس فیما بین دوران ریاضت میں سانس ریک لیا کرتے ہیں (اور کافی  
ریاضا تھم دیر تک سانس روکنے پر انہیں قدرت ہوتی ہے) +

وربما ادخلوا ذلک الاسترداد بسا اوقات ایسا بھی کرتے ہیں کہ ریاضت کے وسط  
فی وسط الرياضة فقط قطعوها میں دلک استرداد شروع کر دیتے ہیں، یعنی ریاضت کو  
وعاودوها ان اس ادا و تطویل درمیان میں منقطع کر دیتے، اور (دلک کے بعد) پھر اس کی  
الرياضة طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، ایسا اُس وقت کرتے ہیں جبکہ  
ریاضت کو طول دینا چاہتے ہیں +

ولا حاجة الى الدلك الكثير جو شخص (ریاضت کے بعد) دلک استرداد کرنا چاہے  
لمن یرید الاسترداد وهو اُسے دلک کثیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بشرطیکہ وہ اپنی  
ممن لا ینکر شیئاً من حاله حالت میں کوئی غیر معمولی بات اور کوئی خرابی نہ پائے (اور

ولا یزید المعادۃ بل ان مکان وغیرہ محسوس نہ ہو، اور نہ اس کا ارادہ مزید ریاضت و جدایا عیاء یمرخ لیناً بالذہن کرنے کا ہو (جیسا کہ بعض لوگ ریاضت بیچ سے منقطع کر نیکی علی ما نصف دان وجد یسائلہ بعد پھر شروع کرتے ہیں)۔ ہاں اگر مکان محسوس ہو، تو فی الدلک حتی یوافی بہ الاعتدال آہستہ آہستہ تیل کی ماش کرنی چاہئے، جیسا کہ ہم آگے (باب عیار میں) بتائیے، اور اگر بہت محسوس ہو تو تیل کی ماش زیادہ کیجا، (تاکہ رطوبت کے انجذاب کے بعد دور ہو جائے حتیٰ کہ اعضا بہت اعتدال پر آجائیں)۔

وقد ینتفع بالذلک والغمز الشدید سوتے وقت بعض لوگ ماش کرتے، اور بدن عند النوم فانہ یجفف البدن خوب دہواتے ہیں۔ اس سے گاہے یہ فائدہ پہنچتا ہے ویمنع الرطوبة عن السیلان کہ بدن کی رطوبتیں خشک ہوتی ہیں، اور جوڑوں کی طرف الی المفصل جانے سے رک جاتی ہیں اس لئے جوڑوں کے امراض سے وہ شخص مامون رہتا ہے)۔

پاؤں دبانے اور تلہ سہلانے سے نیند آجایا کرتی ہے؛ اسلئے کہ اس معتدل اور نرم تحریک کا اثر اعصاب کی آخری شاخوں کے ذریعہ دماغ تک پہنچتا ہے، جس سے نفس درکہ کولات و سکون حاصل ہوتا ہو نیز چونکہ ٹانگیں اساقل بدن میں واقع ہیں، اور ان میں چلنے پھرنے کی وجہ سے حرکت بکثرت واقع ہوتی ہے، جس سے فضلات بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو در وادریکان کے موجب ہوتے ہیں، اسلئے جب ماش کی جاتی ہے، تو اس کے اثر سے فضلات پرکندہ اور تحلیل ہونے لگتے ہیں، اور دماغ کو لذت و راحت ملتی ہے، اس لئے نیند آ جاتی ہے۔

بعض اوقات ماش کرنے سے پسینہ بکثرت آتا ہے، اور بعض اوقات کم، مثلاً جب بیرونی ہوا میں باوجود حرارت کے رطوبت زیادہ ہوتی ہے، تو پسینہ بکثرت آتا ہے، اور بدن پر زیادہ نظر آتا ہے، اور جب بیرونی ہوا خشک ہوتی ہے، تو گوپسینہ بدن سے بکثرت خارج ہوتا ہے، مگر وہ جلد سے جلد اڑ کر خشک ہو جاتا ہے؛ اس لئے بدن پر قطرات کی شکل میں زیادہ دیر تک ٹھہرنے نہیں پاتا ہے۔

تیل کے ساتھ ماش کرنے میں رطوبت اس لئے حاصل ہوتی ہے کہ تیل مسامتہ بدن کی راہ کافی مقدار میں جذب ہو جاتا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ بیرونی ہوا کی اکثر دواؤں میں کوئی روغن شامل کر دیا جاتا ہے، یا تیل میں چکا کر یا اس میں حل کر کے بہت سی دوائیں جلد پر استعمال کی جاتی ہیں۔

## الفصل الخامس في الاستحمام وذكر الحمامات فصل (۵) حمام کرنے کی تدبیریں و رہنماؤں کا تذکرہ

چونکہ عادت جاریہ یہ ہے کہ ریاضت اور ماش کے بعد لوگ حمام کیا کرتے یا گرم پانی سے نہایا کرتے ہیں، اس لئے ان دونوں چیزوں کے بعد "حمام" کا ذکر کیا جاتا ہے۔ گیلانی +

اما هذا الانسان الذي كلامنا  
في تدبيره فلا حاجة به الى  
الاستحمام المحلل لان بدنه  
نقى  
جس شخص کی تدبیر حفظ صحت کا ہم اس وقت ذکر کر رہے ہیں، یہ ظاہر ہے کہ اسے "حمام محلل" کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کا بدن ایسے فضلات سے، جسکے تنقیہ کی ضرورت پڑے، پاک و صاف ہوا کرتا ہے +

جو شخص صحیح و تندرست ہوگا، یا جو شخص ریاضت کر چکے گا، ظاہر ہے کہ اس کے بدن میں اتنے فضلات نہ ہونگے، جسکو حمام محلل سے خارج کیا جائے؛ جیسا کہ مرطوب البدن اور مریضان استقامت اسکے محتاج ہوتے ہیں، اور اگر غلطی سے ایسے شخص کو حمام محلل کی اجازت دی گئی، تو یقیناً اسکے بدن سے اصلی رطوبات کا استفرار ناواقب طور پر ہو جائیگا، اور ضرورت سے زیادہ تحلیل ہو جائیگی +

وانما يحتاج الى الحمام من يحتاج  
اليه ليستفيد منه حرارته لطيفة  
وترطيباً معتدلاً فلاذ لك يجب  
عليه ان لا يطيلوا اللبث  
فيه بل ان يستعملوا الا بزن  
استعملوا سريئاً يحمر فيه بشرتهم  
وتربوا يفارقونه عندما  
يبتدئ يتحلل  
ایسے لوگوں میں سے جس کسی کو حمام کی ضرورت پڑتی بھی ہے، تو صرف اسلئے کہ حمام کی محض لطیف حرارت اور معتدل ترطیب سے فائدہ اٹھائے (چنانچہ لطیف حرارت کی وجہ سے خواہش غذا بڑھ جاتی ہے، اور ہضم میں امداد پہنچ جاتی ہے)، اسی لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگ حمام میں دیر تک نہ ٹھہریں؛ بلکہ اگر یہ لوگ (ضرورتاً) آبنزن استعمال کریں، تو وہ بھی صرف اس وقت تک، جب تک اُن کا بشرہ سرخ ہو کر چھوٹا رہے؛ اور جب تحلیل بدن (لانری) شروع ہو جائے، تو فوراً اس سے نکل آئیں +

آبنزن = مرطوب بوٹیوں اور پھولوں کا شیریں پانی میں جگونا یا جوش دینا، اور پھر اس پانی میں انسان کر بٹھانا +

ويجب ان يندوا الهوا بصب  
الماء العذب حوالهم  
ان لوگوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے ارد گرد (فرش حمام پر) شہیں پانی ڈال کر ہوا کو مرطوب کر لیں، اور



و یغتسلوا سریعاً و یخرجوا  
جھٹ پٹ بنا کر حمام سے باہر نکل آئیں (اور حمام میں شیریں پانی استعمال کریں) +

و یحب ان لا یبادر اطرأتا ض  
الحمام حتی یستریح بالتمام  
متراض در ریاضت کرنے والے شخص کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں ہے کہ پورے طور پر آرام لینے سے پہلے بجلت حمام میں داخل ہو جائے +

واما احوال الحمامات و شرائطها  
فقد شرحت و قلت فی غیر هذا  
الموضع و الذی ینبغ ان نقوله  
هنا هو ان جمیع المستحمین یجب  
ان یتدبر جوفی دخول بیوت  
الحمام و لا یقیموا فی البیت  
الحار الا مقداراً ما لا یکرب  
فیخرج یحل الفضول و اعدا البدن  
للغذاء مع التحرر عن الضعف  
والکرب و عن سبب قوی من  
اسباب حمیات العفونة

رہے مختلف حمام کے حالات، اور ان کے شرائط، تو انہیں ہم دوسری جگہ مشرح طور پر بیان کر چکے ہیں۔ البتہ ہم اس موقع پر صرف اس قدر بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ سارے حمام کرنے والوں کے لئے یہ ضروری ہے (خواہ وہ تندرست ہوں، یا بیمار، ریاضت کی ہو، یا نہ کی ہو) کہ وہ درجہ بدرجہ حمام کے مختلف کمروں میں داخل ہوں (یک تخت و دراتے ہوئے وہ آخری گرم خانہ میں نہ چلے جائیں)۔ اور گرم کمرہ میں محض اتنی دیر تک قیام کریں کہ کرب و بے چینی نہ پیدا ہو جائے چنانچہ اس سے (محض اتنی دیر تک قیام کرنے سے) انہیں راحت ملے گی، کیونکہ اس سے فضلات تحلیل ہو گئے، اور بدن میں غذا کے قبول کرنے کی استعداد و قابلیت پیدا ہو گئی، اور ساتھ ساتھ وہ ضعف اور بے چینی سے بھی بچے رہیں گے۔

نیز وہ حمیات عفونت کے قوی ترین سبب سے محفوظ رہیں گے +  
یعنی اگر وہ گرم خانہ میں اس حد تک قیام کریں گے کہ کرب و بے چینی پیدا ہو جائے، تو یہ عفونت کے قوی ترین سبب میں سے ہے، اور یہ حائے عفونت کا موجب ہو سکتا ہے؛ جبکہ وجہ یہ ہوتی ہے کہ اتنی دیر تک گرم خانہ میں قیام کرنے کی وجہ سے قوت حیوانیہ اور طبیعت مدبرہ بدن کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے موجبات عفونت کو کام کرنے کا زیادہ موقع مل جاتا ہے، اور طبیعت کی طرف سے رافعت کمزور ہو جاتی ہے +

ومن طلب السمن فلیکن دخولہ  
الحمام بعد الطعام ان آمن  
حدوث السدد فان اراد  
جو شخص فرہ بردار ہو، اسے کھانے کے بعد حمام میں داخل ہونا چاہیئے؛ بشرطیکہ اس کے بدن میں سددوں کے پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہو (اور خطرہ نہ ہونے کی صورت

الاستظہار و کان حار المزاج یہ ہے کہ اسکے بدن میں غلیظ اور لزج اخلاط کی کثرت نہ ہو۔  
استعمل اسکنجین لیمنع السدد چنانچہ اگر ایسا شخص اس خطرہ سے پیش از وقت بچنا چاہے  
او کان باردا المزاج استعمل لقودجی تو وہ اسکنجین استعمال کرے۔ تاکہ سردی نہ پیدا ہونے  
والفلا فلی پائیں (کیونکہ اسکنجین رقیق مواد اور مفتوح سد ہے) بشرطیکہ

اُس کا مزاج گرم ہو، اور اگر اس کا مزاج باردا ہو، تو فودی  
(جو ارش پودینہ) اور فلا فلی (جو ارش فلا فلی) استعمال  
کرے +

واما من اراد التحلیل والتھنیل اور جو شخص تحلیل اور لاغری چاہتا ہو، اُسے چاہئے  
فیجب ان یستحم علی الجوع ویکثر کہ بھوک کی حالت میں حمام کرے، اور دیر تک حمام میں  
القعود فیہ حمام محل میں بیٹھا رہے +

واما الذی یرید حفظ الصحۃ اور جو شخص رلاغری یا فربہی کا خواہاں نہ ہو، بلکہ  
فقط فیجب ان یدخل الحمام فقط اپنی صحت کی حفاظت چاہتا ہو، اُسے حمام میں اُس  
بعد مضطرب ما فی المعدۃ والکبد وقت داخل ہونا چاہئے جبکہ معدہ اور جگر میں غذا نہ ہو  
ہو چکی ہو یعنی تقریباً غذا کے تین چار گھنٹے کے بعد، جبکہ  
نذرا کا بوجھ معدہ میں نہیں رہتا) +

وان خاف ثوران صراہات اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ اگر ایسا کیا گیا، یعنی  
فعل هذا واستحم علی السریق ہمارے حمام کیا گیا، تو صفراء میں بیجان پیدا ہو جائے گا،  
فلما خذا قبل الاستحمام شیشا تو حمام میں داخل ہونے سے قبل تھوڑی سی کوئی بلی پیسز  
لطیفاً یتناولہ والحار المزاج (مثلاً انار، سیب، ہی وغیرہ) کھا لینی چاہئے، چنانچہ  
وصاحب المزاج قد لا یجید گرم مزاج والوں اور صفراء یوں کو تو اسکے بغیر پارہ ہی  
بدلاً من ذلك ومثله یحرم علیہ نہیں ہے (انہیں تو لازمی طور پر ایسا کرنا ہی چاہئے)۔  
دخول البیت الحار وفضل ما نیز اس قسم کے لوگوں کے لئے یہ قطعی ناجائز ہے کہ یہ حمام  
یجب ان یتلھن بہ ہٹولا خبز کے گرم کمرہ میں داخل ہوں، ایسے لوگوں کے لئے بہترین  
منقوع فی ماء انفاکیمہ چیز جو انہیں تھوڑی سی پوری غذا سے پہلے کھانے جاتی ہے، جو  
لہ لہنہ وہ چیز جو تھوڑی سی پوری غذا سے پہلے کھانے جاتی ہے، جو

لہ لہنہ وہ چیز جو تھوڑی سی پوری غذا سے پہلے کھانے جاتی ہے، جو

اوماء الوارد

جاسکتی ہے، وہ روٹی ہے جسے میوہ کے رس یا گلاب  
میں بھگو دیا گیا ہو۔

ولیتوق شرب شئی بارد بالفعل  
عقب الخروج من الحمام  
اوفي الحمام فان المسام تكون  
منفتحة فلا يلبث ان يندفع  
البرد الى جوف الاعضاء الرئيسة  
فيفسد قواها

حمام کرنے والوں کو یہ بھی چاہئے کہ حمام سے نکلنے کے  
بعد، یا حمام کے اندر کوئی ایسی چیز نہ پیئیں، جو بارد بالفعل ہو  
جس میں کافی ٹھنڈک موجود ہو، کیونکہ اس وقت  
مسامات (باریک عروق وغیرہ) کھلے ہوئے ہوتے ہیں، اسلئے  
اعضاء رئیسہ تک ٹھنڈی چیز کی ٹھنڈک سرایت کر جانے میں  
دیر نہیں لگتی ہے، جس سے ان اعضا کی توہین فاسد  
ہو جاتی ہیں کیونکہ برودت حیات کی دشمن ہے۔ اور اگر  
ایسی چیز کے پینے کی ضرورت پڑے، تو چوس کر تھوڑا تھوڑا  
پیا جائے، یا تسکین کے لئے صرف ٹکڑی کر لی جائے)۔

ولیتوق ايضاً كل شئ شديد  
الحرا سراً وخصوصاً الماء فانه  
ان يتناول خيف ان يسرع  
نفوذ الى الاعضاء الرئيسة  
فيحدث السيل والدق

اسی طرح (حمام کرنے کے بعد اور حمام کے اندر) ہر  
ایسی چیز سے بھی پرہیز کرنا چاہئے، جو (بالفعل) زیادہ گرم  
ہو، علی الخصوص گرم پانی سے؛ کیونکہ گرم پانی اگر ایسی  
حالت میں پیا جاتلے، تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ یہ اعضا  
رئیسہ تک جلد نفوذ کر کے کہیں سل و دق نہ پیدا کر دے۔  
(یعنی یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ طبیعت کو کمزور کر کے ان امراض  
کے اسباب حقیقیہ کو کام کرنے کا موقع نہ دیدے)۔

بقول گیلانی "سل سے بیاں مراد ذبول ہے، اور دق اس کا مرادوں، اور اسکی تفسیر ہے؛

ولیتوق مغاضة الخروج عن  
الحمام وكشف الرأس بعده  
وتعرض البدن للبرد بل  
يجب ان يخرج من الحمام ان  
ان كان الزمان شتاءً  
وهو متدني في ثيابه

یہ بھی ضروری ہے کہ حمام کرنے کے بعد انسان حمام  
سے دفعۃً باہر نہ نکل پڑے (علی الخصوص، جبکہ موسم ٹھنڈا ہو)  
اور ٹھنڈی ہوا لگنے کا اندیشہ ہو)؛ اور نہ حمام کے بعد سر  
کھلا رکھے، اور نہ بدن میں ٹھنڈ لگنے دے؛ بلکہ اگر جاڑوں  
کے دن ہوں (یعنی بیرونی ہوا کسی وجہ سے ٹھنڈی ہو)، تو  
حمام سے اس طرح نکلنا چاہئے کہ وہ گرم کپڑوں میں ڈھکا

ہوا ہو \*

وینبغی ان یحذر الحمام من کان  
محمومًا فی حماہ او من بہ تفرق اتصال  
اسی طرح جو شخص بخمار میں مبتلا ہو، اُسے بخمار کی  
حالت میں حمام نہ کرنا چاہئے۔ اسی طرح اُس شخص کو بھی حمام  
سے پرہیز کرنا چاہئے جسے تفرق اتصال یا ورم کی شکایت ہو۔

یہاں ”بخمار“ سے مراد ایسے بخمار ہیں جن میں باری اور وقفہ کی توقع ہو سکتی ہے، نہ کہ تپ دق؛  
کیونکہ تپ دق میں حمام مرطب اور آہزن کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ گیلانی ۱۰

تفرق اتصال کی صورتوں میں حمام سے روکنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ حمام کرتے وقت باہر کا  
گندہ پانی بدن کے میل کچیل کے ساتھ زخم میں داخل ہو سکتا ہے، جو عفونت اور تلوث کا باعث بن سکتا ہے  
جس سے بعض اوقات، بقول گیلانی، تشنج اور موت تک واقع ہو جاتی ہے۔

”ورم“ سے یہاں غالباً ورم حاد کا ابتدائی زمانہ مراد ہے، جس کے ساتھ بدن میں استلاء بھی ہو۔ ورم  
ورم کی بعض صورتوں میں حمام مضر ہونے کی بجائے مفید ثابت ہوا کرتا ہے +

وقد علمت فیما سلف ان الحمام  
مصنخ مبرد مرطب میسر  
نافع ضرار  
نکودہ بیانات سے تمہیں یہ علم ہو گیا ہو گا کہ حمام  
(کی بہت سی قسمیں ہیں) مصنخ بھی ہے، اور مبرد بھی؛  
مرطب بھی ہے، اور میسر بھی؛ مفید بھی ہے، اور مضر  
بھی۔ (چنانچہ حمام کے منافع اور مضرتیں درج ذیل  
ہیں: ) +

ومن منافع التتویم والتفتیہ  
والجلاء والتخلیل والانصاج  
وجذب الغذاء الی ظاہر البدن  
ومعونۃ انما ہونی تحلیل ما یراد  
ان یحلل ونفص ما یراد ان  
یتنفض فی جہت الطبیعیۃ  
وجس الاسہال وازالة الاعیاء

۱) حمام منوم ہے (نیند لاتا ہے)؛  
۲) مسامات کھولتا ہے، (۳) جلاء بخشتا ہے (یعنی بدن  
کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے)۔ (۴) مواد کو تحلیل  
کرتا ہے۔ (۵) مادہ کو نفع دیتا ہے (یہاں نفع دینے سے  
مراد غلیظ مواد کو رقیق بنانا ہے۔ تاکہ طبیعت اسکو آسانی  
کے ساتھ نفع دے سکے)۔ (۶) غذا کو ظاہر بدن کی طرف  
جذب کرتا ہے۔ (۷) جن مواد کو طبیعت تحلیل کرنا چاہتی  
ہے، ان کے تحلیل کرنے میں، اور جن مواد کو جن راستوں  
سے خارج کرنا چاہتی ہے، ان کے خارج کرنے میں حمام

طبیعت کی اعانت کرتا ہے۔ (۸) دستوں کو روکتا ہے۔ اور

(۹) مکان کا ازالہ کرتا ہے +

ومضائركم تضعيف القلب ان افراط **حمام کی مفرق** (۱) حمام قلب کو ضعیف کرتا ہے، بشرطیکہ

منه وابدات الغش والعتیان وتحريك اس کی زیادتی کی جائے۔ (۲) غشی اور سستی پیدا کرتا ہے۔

المواد الساكنة وتهبطها للعقونة (۳) ساکن مواد کو حرکت میں لے آتا ہے، اور ان میں غفرت

واما لها الى الافضية والى الاعضاء کی استعداد پیدا کر دیتا ہے۔ (۴) ان مواد کو فضائوں کی

الضعيفة فتحدث عنها اور اصرام فی طرف رجاں گلٹیاں پائی جاتی ہیں، مثلاً نصنار کنج لان، نصنار

ظاھر الاعضاء وباطنها بغل وغیرہ اور اعضائے ضعیفہ کی طرف مائل کر دیتا ہے، جس

سے بیرونی اور اندرونی اعضا میں اور ام پیدا ہو جاتے ہیں +

بعض لوگ استحمام کے شرائط اس طرح گناتے ہیں:

شرائط: (۱) حمام میں زیادہ قیام نہ کیا جائے۔ (۲) فرش حمام پر پانی ڈالکر دباؤ کی ہوا کو مرطوب

بنالیا جائے۔ (۳) ریاضت کی تھکن دور ہونے کے بعد حمام کیا جائے۔ (۴) حمام کے مختلف کمروں میں روند

بتدریج ہونا چاہئے + (۵) حمام میں ہوا سے زیادہ پانی استعمال کیا جائے۔ (۶) حمام کے اندر آبن کا

استعمال کیا جائے۔ (۷) حمام کا پانی شیریں ہونا چاہئے، نہ کہ نگیں، کھارسی، وغیرہ۔ (۸) کھانا کھانے

کے بعد حمام نہ کیا جائے، ورنہ مہضم کے خراب ہونے اور سردوں کے واقع ہونے کا اندیشہ ہے۔ (۹) بھوک

کی حالت میں بھی حمام نہ کیا جائے؛ ورنہ اس سے بدن میں جفاف پیدا ہوگا۔ (۱۰) جماع کے بعد اور دیگر حرکات

نفسانیہ کی شدت کے بعد حمام نہ کیا جائے +

ایکے بعد گیلانی کہتے ہیں کہ دسویں شرط کے سوا تمام شرطیں شیخ کے کلام میں موجود ہیں؛ دسویں

شرط قابل غور بھی ہے۔ چنانچہ جنابت (حاجت غسل) کے بعد نہانے میں دیر کرنا کوئی مفید بات نہیں ہے، بلکہ اسکو

شیخ نے مختلف مقامات میں بڑا کہا ہے۔ ہاں اگر اس حالت میں غسل ممنوع ہے، تو وہ محض ٹھنڈے پانی

سے؛ نہ کہ گرم پانی سے حمام کرنا، اب رہے دوسرے اعراض نفسانیہ کے بعد حمام کرنے کا سوال، تو یہ بھی

قابل غور امر ہے۔ بہت سے اعراض نفسانیہ، مثلاً ہجوم و غموم اور حزن و ملال حمام کی وجہ سے کم ہو جایا کرتے

ہیں، اور غصہ ٹھنڈا ہو جایا کرتا ہے۔ (گیلانی)

پڑھیں: اسی طرح لوگوں نے جو پھر بتایا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حمام کے اندر اور حمام کے بعد

غذا بار دبا نفع اور حار با نفع پانی نہ پیا جائے، غذا نہ کھائی جائے، جماع، ریاضت، اور غضب سے اجتناب

کیا جائے۔ حمام کے اندر سونے اور آگ جلانے سے گریز کیا جائے، اور حمام کے بعد یک نخت حمام سے باہر آجانا اور روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ گیلانی

اگر غلطی سے امتلا، شکم کی صورت میں، یا غلطی سے خلا، شکم کی صورت میں حمام کیا گیا، تو ان دونوں غلطیوں میں سے کون سی غلطی بڑی ہوگی، اور کس سے زیادہ نقصان پہونچےگا؟ اس سوال کا جواب اگرچہ مختلف ہے، مگر زیادہ تر لوگوں کا یہی خیال ہے کہ دوسری غلطی بڑی ہے، اور خلا کی صورت میں زیادہ مضرت پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ اس کی آہٹم مضرتیں تحلیل ادرار، قضیب قوی، غشی، اور خفقان وغیرہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ، طباء کہتے ہیں کہ اس لحاظ سے لوگ دو قسم کے ہیں: بعض تو وہ ہیں جن کیلئے حمام میں داخل ہونا قطعاً حرام و ناجائز ہے۔ اور بعض وہ ہیں، جن کے لئے حرام و ناجائز نہیں ہے بلکہ وہ اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ گیلانی +

## الفصل السادس في الاغتسال بالماء البارد فصل (۶) ٹھنڈے پانی سے نہانا

انما يصلح ذلك لمن كان تدبيره من كل الوجوه مستقصا وكان سنه وقوته وسخنته وفصله موافقا ولم يكن به تخمة ولا قيء ولا اسهال ولا سحر ولا نوازل ولا هوصبي ولا شيخ وفي وقت يكون ببدنه شيطا والحركات موالية

ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا ایسے ہی آدمی کے لئے درست ہے، جسکی تدبیر میں ہر لحاظ سے پوری اور مکمل ہوں (یعنی تمام ستہ سرور یہ میں باقاعدگی ہو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب ستہ ضروریہ میں باقاعدگی ہوگی، تو ایسی حالت میں بدن فضلات سے نفی اور صاف ہوگا)۔ نیز اس کی عمر، اسکی بدنی قوت، اس کا سحنہ (انگلیٹ)، اور موسم مناسب ہو (یعنی جوانی کی عمر ہو، بدنی قوت قوی ہو، موسم گرما ہو، اور بہت ہی لاغر اور بہت ہی فرہنگی نہ ہو)۔ نیز اس آدمی کو بخیر (فساد و ہضم)، قے، دست، بیداری، اور نوازل (نزلات) کی شکایت نہ ہو، وہ نہ بچہ ہو۔ اور نہ بوڑھا، اور ایسے وقت میں غسل کیا جائے۔ جبکہ اس کا بدن ہلکا بھلکا ہو، اور حرکات بدنہ چست ہوں (نہ بدن بھاری ہو، اور نہ صستی کا اہل اور مکان کی کیفیت ہو۔ بدن کا بوجھل اور سست نہ ہو، اور کاہلی کا پایا جانا اس امر کی علامت ہے کہ بدن نفی اور

صاف نہیں ہے۔ اسی حالت میں ٹھنڈے پانی سے نہانا

مضرت سے خالی نہیں) \*

گاہے بشرہ (اور عضلات) کی تقویت اور حرارت برقی کو اندر بند کرنے کی غرض سے گرم پانی سے نہانے کے بعد ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جاتا ہے؛ چنانچہ جب ایسا ہی کرنا منظور ہو تو (غسل بار وکے وقت) اس پانی کو بہت زیادہ ٹھنڈا ہونے کی بجائے معتدل ہونا چاہئے \*

ریاضت کے بعد گاہے ریاضت کے بعد ٹھنڈے پانی سے غسل کیا جاتا ہے؛ ایسی صورت میں تین شرطوں کا لحاظ ضروری ہے؛ (۱) ریاضت سے قبل ماش (دک) عادت سے زیادہ سخت ہوئی چاہئے؛ لیکن روغن کی ترمیم عادت ہی کے مطابق ہونی چاہئے \*

(۲) دک اور ترمیم کے بعد ریاضت کی مقدار معتدل ہونی چاہئے؛ لیکن عادت سے کسی قدر تیز \*

(۳) ریاضت کے بعد یک نخت ٹھنڈے پانی سے غسل شروع کر دینا چاہئے؛ تاکہ ٹھنڈا پانی تمام اعضا تک بیک وقت پہنچ جائے۔ پھر ٹھنڈے پانی کے غسل کو انسان محض اتنی دیر تک جاری رکھے، جب تک اُسے بجلا معلوم ہوتا رہے، اور وہ برداشت کرتا رہے، اور قشریہ (پھریری) ظاہر نہ ہونے پائے۔ جب وہ نہا کر باہر نکل آئے تو اس کے اعضاء کی اُس طرح ماش کرنی چاہئے جس طرح ہم آئینہ (باب اعیار میں) بتانے والے ہیں؛ اور تدار بڑھا دینی چاہئے، اور شراب کم کر دینی چاہئے \*

یہ بھی دیکھتے رہنا چاہئے کہ اُس کے بدن کی اصلی رنگت

اور بدنی حرارت کب لوٹتی ہے؛ اگر کہ دونوں چیزیں جلد

وقد يستعمل ذلك بعد استعمال

الماء الحار لتقوية البشرة

وحصر الحار مرة فان اسرید

ذلك فيجب ان يكون ذلك الماء

غير شديد البرد بل معتدلا

وقد يستعمل بعد الرياضة

فيجب ان يكون ذلك قبله اسند

من المعتاد وما تميز الدهن

فيكون على العادة

ويكون الرياضة بعد الدلك والتميز

معتدلة واسرع من المعتاد قليلا

ثم يشرع بعد الرياضة في الماء

البارد دفعة ليصيب اعضاءه

معاً ثم يلبث فيه مقدار النشاط

والاحتمال وقبل ان يصيبه قشيري

ثم اذا خرج ذلك كما ذكره

ونزید في غذائه ونقص عن

شرابه

ونظر في مدة عود لونه اليه

وحرا رته ان كان سر يعا علم

ان اللبث فیہ قد کان معتدلاً وان کان بطیئاً علم ان اللبث فیہ قد کان ازید من الواجب فبقدر سر فی ایوم الثانی بقدر ما یعلم من ذلك

لوٹ آئیں (جلد ہی بدن کا اصلی رنگ نکھر جائے، اور بدن گرم ہو جائے) تو سمجھنا چاہئے کہ غسل کی مدت (سر و پانی استعمال کرنے کی مدت) معتدل تھی؛ اور اگر دیر میں لوٹیں، تو سمجھنا چاہئے کہ ضرورت سے زیادہ دیر تک ٹھنڈے پانی کا استعمال رہا؛ اسلئے دوسرے روز سہی اندازہ کے مطابق غسل بارد کا وقت معین کیا جائے۔

وربما ثنی دخول الماء بعد الدلك واسترجاع اللون والحرا سرة

بعض لوگ ایسا بھی کرتے ہیں کہ ماش کرنے اور بدنی رنگت اور حرارت کے واپس لوٹ آنے کے بعد مکرر غسل بار دہ کرتے اور ٹھنڈے پانی میں داخل ہو جاتے ہیں۔

ومن اسر ادا ان يستعمل ذلك فليترك فيه وليبدأ اول مرة من اسخن يوم في الصيف وقت الهاجرة وليتحرز ان لا يكون فيه سحر ولا يستعمله عقيب الجماع ولا عقيب الطعام والطعام لم يهضم ولا يستعمله عقيب التقى والاستفراغ والحيضة والسهر ولا على ضعف من البدن ولا من المعدة ولا عقيب الیضة الا لمن هو قوی جداً فليستعمل على الخوالذی قلنا

جو لوگ ایسا کرنا چاہیں (یعنی جو لوگ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا چاہیں) اُن کے لئے مناسب یہ ہے کہ وہ اس کے استعمال میں تدریج کا خیال رکھیں؛ جسکی صورت یہ ہے کہ اسکی ابتداء موسم گرما کے کسی گرم ترین روز اور دوسرے وقت سے کریں، اور اسکا لحاظ رکھیں کہ اُس وقت ہوا، نہ چل رہی ہو، غلے بڑا جماع کے بعد اور غذا کے بعد، جب تک وہ ہضم نہ ہوئے۔ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا ممنوع ہے اسی طرح قے، استفراغ، ہیضہ، اور بے خوابی کے بعد ٹھنڈے پانی سے غسل نہ کرنا چاہئے؛ اور نہ اُس وقت جبکہ بدن یا معدہ میں ضعف ہو؛ اور نہ ریاضت کے بعد۔ البتہ ان تمام حالات میں) نہایت قوی لوگوں کو اجازت دی جاسکتی ہے (اور وہ اس حکم امتناعی سے مستثنیٰ ہو سکتے ہیں)۔ لیکن ایسے قوی لوگوں کو بھی ٹھنڈے پانی کا استعمال اُسی طریقے کے مطابق کرنا چاہئے، جسے ہم بتا آئے ہیں (جس میں دلک اور تدریج وغیرہ کے ہدایات دیئے گئے ہیں)۔

واستعمال الاغتسال بالماء

حضرت غزالی کا اندر بھاگنا اور غیر متصل ہونا مذکورہ بالا طریقوں کی پابندی



البارح علی الانحاء المذاکور تا یختم کے ساتھ جب غسل کیا جاتا ہے، تو حرارت غریزی ایک نخت اندرون الحائل لغریزی الی داخل دفعۃً ثم یقویہ بدن کی طرف بھاگ جاتی ہے، پھر پہلے سے کئی گونی زیادہ علی الاستظہار البرونہ اصنعاً فالماکان قوی ہو کر نمایاں ہوتی ہے۔

چنانچہ تندرستوں اور قوی جوانوں میں دیکھا جاتا ہے کہ جب وہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرتے ہیں، تو پہلے انکا بدن باہر سے سرد ہو جاتا ہے، اس کے بعد حرارت غریزیہ میں ایک خاص اشتعال ہوتا ہے، اور بدن کے اندر مخصوص قسم کی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ ہاں کمزور اور بوڑھوں میں ایسا نہیں ہوتا، اسی لئے شیخ نے غسل بارود کے لئے اتنے شرائط بیان کئے ہیں۔ اگر کسی انسان میں غسل بارود سے حرارت میں یہ مخصوص اشتعال نمودار نہ ہو، تو اسے ہرگز اسکی اجازت نہ دینی چاہئے۔

اطباء کا یہ مشہور قول ہے کہ حرارت غریزی برودت کی وجہ سے اندرون بدن کی طرف بھاگ جاتی ہے، پھر وہ قوی ہو کر باہر نمودار ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حرارت غریزی کوئی جانور ہے، یا اس میں قوت شاعرہ ہے کہ اپنے دشمن برودت کو دیکھ کر بھاگ جاتی ہے (شفار و نجات از شیخ)۔ بلکہ ایسی حالت میں صورت یہ ہوتی ہے کہ برودت کے اثر سے جلد اور عروق کے مسامات اور ان کی باریکیاں تنگ ہو جاتی ہیں، جس سے اُن موادِ حارہ کی مقدار اور ان کی آمد و خروج کے ساتھ بیرونی اعضاء اور جلد میں کم ہو جاتی ہے، جن سے بدن کا ہر ایک حصہ گرم رہا کرتا ہے، اس لئے وہ بیرونی تیز برودت سے مقہور ہو جاتے ہیں، اور بدن ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

پھر برودت کا اثر ما بعد یہ ہوتا ہے کہ طبیعت در بدن اس دشمن روح کے مخالف حیات عمل کو، اعصاب کے ذریعہ، بیدار ہو جاتی ہے، اور اپنے فعل، تولید حرارت، کو تیز کر دیتی ہے، جس سے بدن میں حرارت کی گویا نئی کمک محسوس ہوتی ہے۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ طبیعت قوی و قادر ہوتی ہے، اور حرارت پیدا کرنے کا سامان اسکے پاس کافی ہوتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں برودت کے مضر اثر سے انسان بچار ہیگا، لیکن جن نحیف و ناتواں لوگوں کے بدن میں اتنا کافی سامان موجود نہیں ہے، وہ ٹھنڈے پانی کے مضر اثر سے نہ بچ سکیں گے۔ اس لئے اُن کو ٹھنڈے پانی سے نہانا حرام ہے۔

ٹھنڈے پانی سے جو لوگ نہانے کے عادی ہیں، وہ یہ خوب جانتے ہیں کہ سردی محض ابتدا میں تکلیف دیتی ہے۔ اسکے بعد جہاں بدن پر دایک لڑے ٹھنڈے پانی کے ڈالے گئے، کہ اندرون بدن سے ایک قسم کی نئی حرارت پھیلی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ جو ٹھنڈ کی تکلیف کو کم کر دیتی ہے۔ یہ وہی طبیعت کا اثر ما بعد ہے، کہ وہ فوراً بیدار ہو کر اپنے فعل کو تیز کر دیتی ہے۔ نیز اس کے بعد بدن کے مسامات بھی تنگ اور بند

ہو جاتے ہیں، جس سے تحلیل اور ضیاع حرارت کی مقدار گھٹ جاتی ہے +

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ حرارت کے منابع ہونے کے کئی طریقے ہیں: (۱) حرارت شعاع کی طرح بیرونی محیط اجسام کی طرف دوڑتی اور پھیلتی رہتی ہے: (۲) ٹھنڈے اجسام جب گرم اجسام سے ملائی ہوتے ہیں تو گرم اجسام کی گرمی ٹھنڈے اجسام میں سرایت کر جاتی ہے: (۳) بذریعہ تخیل کے حرارت یا اجسام حارہ ضائع ہوا کرتے ہیں +

## الفصل السابع فی تدبیر الماکول (فصل ۷) تدبیر ماکول (غذا کی تدبیریں)

اس فصل میں ماکول کے علاوہ "غیر ماکول" مشروب کا ذکر آگیا ہے، تو وہ نمٹا آگیا ہے +

تدبیر ماکول میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ کیا جاتا ہے:

- (۱) غذا جو استعمال کی جائے، وہ کیفیت و دوائیہ سے خالی ہو: (۲) غذا بچی بھوک کے وقت کھانی جائے: (۳) غذا کھاتے وقت اس کی کیفیت کا لحاظ کیا جائے (یعنی غذا گرم گرم کھائی جائے، یا ٹھنڈا کھائے)
- (۴) کھاتے وقت غذا کی مقدار کا لحاظ کیا جائے: (۵) مختلف اغذیہ میں صحیح ترتیب کا لحاظ کیا جائے: (۶) اُس شخص کے معدے کے مزاج کا لحاظ کیا جائے: (۷) اُس شخص کے مسکن و ملک کا لحاظ کیا جائے: (۸) سمعہ (بدنی فرہی) کا لحاظ کیا جائے: (۹) مزاج کا لحاظ کیا جائے: (۱۰) عادت کا لحاظ کیا جائے: (۱۱) اُس شخص کے اخلاط کے مزاج کا لحاظ کیا جائے: (۱۲) اُس شخص نے پہلے کس قسم کی غذا کھائی ہے: (۱۳) مختلف غذاؤں کو الگ الگ یا ملا کر کھایا جائے: (۱۴) کتنی دیر تک کھاتے رہنا چاہئے: (۱۵) غذا کی طرف خواہش کا میلان ہے: یا اس سے نفرت ہے: (۱۶) مختلف اعضا کے مزاج کا لحاظ کرنا چاہئے: (۱۷) کتنی مرتبہ غذا کھانی چاہئے: (۱۸) پانی اور شراب غذا کے ساتھ کس طرح استعمال کرنی چاہئے: (۱۹) میٹھی غذاؤں کے احکام: (۲۰) عمروں کے احکام: (۲۱) حرکت و سکون اور نیند کے احکام: (۲۲) میوؤں کے احکام جو کھانے کے ساتھ استعمال کئے جائیں: (۲۳) بُری غذاؤں کے احکام +

ان مباحث کی تعداد میں اور بھی اصناف ہو سکتے ہیں +

يجب ان يجتهدا حافظا الصمة في [غذا غالیس کی] حافظ صحت (صحت کی حفاظت کر نیوالے) ان کا لیکن جوہر غذا اٹھ شیئا [ابیت] انسان کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے من الاغذیة الدوائیة مثل کہ اسکی اصلی غذا اغذیہ دوائیہ میں سے کوئی چیز نہ ہو، لیکن بالقول والفواکھ وغیر ذلک اغذیہ دوائیہ کو صحیح و تندرست انسان اپنی اصلی غذا نہ قرار دے

فان الملطفة محقة للدم والغليظة مبلغة للبدن  
 کہ اسکی غذا میں ساری کی ساری اغذیہ دوائیہ ہی ہوں، یا اسکی  
 غذا کا بیشتر حصہ غذا دوائی ہی پر مشتمل ہو، مثلاً یہ کہ کوئی  
 شخص صرف سبزیاں اور فواکھ وغیرہ ہی پر قناعت کرے۔  
 رہاں اگر کوئی چیز مزے کے لئے، یا کسی خاص مقصد کے حاصل  
 کرنے کے لئے غذا میں شامل کر دی جائے، تو اس میں کوئی  
 مضائقہ نہیں ہے، بشرطیکہ اُس کی مقدار درجہ اعتدال سے  
 تجاوز نہ کر جائے؛ کیونکہ اغذیہ دوائیہ میں سے جو چیزیں  
 ملطف (اور گرم) ہوتی ہیں، وہ خون میں احتراق پیدا  
 کر دیتی ہیں؛ اور جو غلیظ ہوتی ہیں، وہ بلغم پیدا کر کے  
 بدن کے بوجھ اور نقل کا باعث بن جاتی ہیں۔

بل يجب ان يكون الغذاء من  
 مثل اللحم خصوصاً الحم الحماض  
 والعجاجيل الصغار والحملان  
 بلکہ غذا میں مندرجہ ذیل قسم کی چیزیں ہونی چاہئے  
 (۱) گوشت، اور خصوصاً بھیر کے بچے کا، بیل کے چھوٹے  
 بچے کا، بچھڑے اور بچھا کا، اوس بکری کے بچے کا۔ (اسی طرح  
 بہت سے پرندوں کے گوشت چوپایوں کے گوشت سے بھی  
 بہتر ہوتے ہیں) +

والحنطة المنقاة من الشوائب  
 المأخوذة من سراع صحیح لم  
 تصبأفة  
 (۲) صاف گیہوں، جو دوسری آمیزشوں سے  
 پاک ہو، اور اچھی کھیتی سے حاصل کیا گیا ہو، جس پر کوئی آفت  
 نہ آئی ہو +

والشئ الحلو الملائم للمزاج  
 والشراب لطيب الریحانی  
 (۳) کوئی میٹھی چیز، جو مزاج کے مناسب ہو،  
 اور (۴) خوشبودار شراب ریحانی +

شراب ریحانی = شراب کی ایک بہترین قسم ہے، جو شیریں، نچتہ اور بہترین انگور کے عصاڑ  
 سے اس طرح تیار کی جاتی ہے کہ کسی بریام یا روغنی شکر میں، جسے دھونی دیکر پہلے سے معطر کر لیا جاتا ہے، انگور کے

سبزیاں، جیسے خرد، پالک، سویا، میتھی وغیرہ کے ساگ، کدو، شلغم، چقند، مولی، وغیرہ +

۲۵ فواکھ وغیرہ، مثلاً تربوز، خربزہ، انار، سیب، ناشپاتی، اسرو، سنترہ، کیلہ وغیرہ +

۲۶ بعض آفتیں کھیت کے لئے ایسی ہوتی ہیں، جیسے انسان کے لئے دیار +

عصارہ کو ڈال دیتے ہیں؛ اور اس کے اندر خوشبو دار چیزوں کی قیمتی چھوڑ دیتے ہیں +

ولا یلتفت الی ما سوی ذلک الا علی سبیل التعالج والتقدم بالحفظ

عائظ صحت کو ان چیزوں کے سوا (اصلی غذاؤں کے سوا) کسی اور چیز کی طرف (کسی غذا و دوائی کی طرف) متوجہ نہ ہونا چاہئے؛ ہاں اگر کسی خاص بات کے تدارک اور تقدم بالحفظ (بچاؤ) کے طور پر کسی غذا و دوائی کا استعمال کیا جائے، تو کوئی مضائقہ نہیں ہے +

واشبه الفواکہ بالغذاء التین والعنب النضج المحلوجداً والتمر فی البلاد ولا سواضی المعتاد فیہا ذلک

میوہ جات (فواکہ) میں سے جو چیزیں غذا سے بہت مشابہ (تقریباً غذا حقیقی) ہیں، وہ انجیر، اچھے پختہ انگور اور چھوٹے ریاحجور ہیں؛ لیکن چھوٹے انجیر، قطعات اور مالک کے لئے (غذائے حقیقی کے قریب ہو سکتے ہیں) ان کے کھانے کی عادت ہے +

فان استعمل هذه وحدت منها فضل یا دسالی استفراغ ذلک الفضل

چنانچہ جب ان کا رذاکہ کا، یا اندیشہ حقیقی کا استعمال کیا جائے، اور ان سے فضلات پیدا ہو جائیں (جس کا ہوا ضرر کا ولا بدی ہے) تو ان کو جلد تر نکالنے کی تدبیر کرنی چاہئے +

ویجب ان لا یوکل الا علی شہوة

[بھوک اور غذا] یہ بھی ضروری ہے کہ بھوک اور پوری خواہش کے بغیر غذا ہرگز نہ کھائی جائے +

ورداً سکا انجام بدیہ ہوگا کہ غذا معدہ میں پڑی رہے گی، اور طبیعت اس طرف کوئی توجہ نہ کریگی، جس سے لازماً غذا معدہ کے اندر فاسد ہو جائیگی۔ رطوبت معدہ جو ہضم کا کام کرتی ہے، یہ بھوک ہی کے وقت طبیعت کی توجہ سے مترشح ہوا کرتی ہے، جو غذا کو عفونت و فساد سے بچائے رکھتی ہے +

ولا یجوز ان لا یوکل الا علی شہوة اذا حاجت ولم تکن کاذبة کشہوة السکاری واولی التخمیر فان الصبر علی الجوع یلاً المعدة اخلاطاً صلیباً یتسددیة

اسی طرح جب بھوک خوب لگی ہوئی ہو، شرابیوں اور بعض تخمر و لوہوں کی طرح جھوٹی بھوک نہ ہو، تو بھوک کو ٹالنا بھی نہ چاہئے؛ کیونکہ بھوک کے رہنے اور بھوک پر صبر کرنے سے (گناہ ہے) معدہ کے اندر روسی اور صیدیہ اخلاط آجائے گی

شراب کے استعمال سے بعض اوقات جھوٹی قسم کی بھوک بیدار ہو جاتی ہے؛ کیونکہ شراب اپنی مخصوص حد و قوت جلاء سے معدہ کے اندر ایک قسم کا دغ و غیب پیدا کرتی ہے +

تھم اور بد ہضمی کی صورت میں بعض اوقات معدہ کی نذر ترش ہو کر سرکہ اور آب انگور کی طرح دغدغہ پیدا کر کے بھوک کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے +

بھوک کے وقت، جبکہ اسکو روکا جاتا ہے، بعض اوقات رطوبات بلغمیہ اور صفراویہ معدہ کے اندر ترشح ہو جاتی ہیں، جو بھوک کی وجہ سے بگڑ کر متلی، ورقے، وغیرہ کی موجب ہو جاتی ہیں۔ رطوبات صمدیہ سے بھی رطوبات مراد ہیں، نہ کہ قرصہ والی پیسپ؛ کیونکہ اسکا اس موقع پر کسی طرح احتمال ہی نہیں ہو سکتا +

وجوب ان یوکل فی الشاء الطعام الحار یا لفعل و فی انصیف الباسر داوالقلیل

المسحونة ولا یبلغ الحر والبرد الے ملا یطاق

واعلم انه لا شی اسراء من شبع فی الخصب یتبعه جوع فی الجذب وبالعکس والعکس اسراء

فقدرا ینا خلقا ضاق علیهم الطعام فی القحط فلما اتسع الطعام امتلأوا وما توا علی ان لا امتلاء الشدید فی کل حال قتال کان من الطعام او من الشراب فکرم من رجل امتلاء بافراط فاختنق ومات

چنانچہ ہم نے بتیرے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ قحط کے زمانہ میں تو انہیں کھانے کی تنگی رہی، لیکن جب قحط جاتا رہا اور رزق میں فراوانی ہوئی تو وہ لوگ امتلا میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئے۔ علاوہ ازیں امتلاء شدید ہر حالت میں مہلک ہے (اگرچہ قحط کے بعد نہ ہو)، خواہ یہ غذا سے ہو، یا شراب سے۔ چنانچہ ایسے کہتے ہی واقعات ہو چکے ہیں کہ لوگوں نے حد سے زیادہ پُر خوری کی، جس سے ان کا دم گھٹ گیا، اور وہ (ہوار نہ لہنے کے باعث) فوت ہو گئے +

واذا وقع الخطأ فتناول شيئاً من الأغذية الدوائية فوجب أن يدا بر في هضمه وانصاحه والحرز من سوء المزاج المتوقع منه باستعمال ما يصاده عقبة حتى يفهم

اگر غلطی سے کسی غذا دوائی کے کھانے کا اتفاق ہو جائے تو اس کے ہضم کرنے اور نفع دینے کی، اور اس سے جس سور مزاج کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو گیا ہے، اس سے بچانے کی تدبیر کرنی چاہئے؛ جسکی صورت یہ ہے کہ اس کے بعد (ہضم سے پہلے) ایسی چیزیں استعمال کرائیں، جنکی کیفیات اس دوا دوائی کے مضاد ہوں۔ یہاں تک کہ وہ ہضم ہو جائے اور اس کے ساتھ دوسری چیز بھی، جو بطور مُعَدِّل کے کھلائی گئی ہے، منہضم ہو جائے، اور دونوں کے اختلاط و آمیزش سے کوئی زائد کیفیت بدن کے اندر نہ پیدا ہو سکے)۔

فان كان بارداً مثل القثاء والقرع عدل بما يصاده مثل الثوم والكراث وان كان حاراً عدل بما يصاده ايضا مثل القثاء وبقلة الحمقاء وان كان سداً دياً استعمال ما يفتح ويستفرغ ثم يجمع بعده جوعاً صالحاً

چنانچہ اگر وہ غذا دوائی گہری اور سرد کی طرح با سرد ہو، تو اس کی مضاد اور مخالف چیزوں سے، مثلاً لہسن اور گندنے سے۔ اسکی تبدیل کرنی چاہئے، اگر وہ حار ہو، تو اس کی تبدیل بھی اس کی مضاد چیزوں سے۔ مثلاً گہری اور خرد کے ساگ سے، کرنی چاہئے؛ اور اگر وہ سدا دمی (سدا پیدا کرنے والی) ہو، تو ایسی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں جو مفتوح سدا اور استفراغ کرنے والی ہوں (یہ چیزیں اجتماع مادہ کے لحاظ سے از قسم بدرات ہوں، یا سہلات و مقیات)، اور اس شخص کو اس کے بعد کافی عرصہ تک بھوکا رکھا جائے تاکہ بدن کے مواد کو تحلیل ہونے کا کافی موقع ملے، جو غذا سدا سے پیدا ہوئے ہونگے)۔

ولا يتناول شيئاً هو وكل مستصح البتة ما لم يصدق الشهوة و تحل المعدة والأمعاء العليا عن الغذاء الأول فاضر شيء بالبدن ادخال غذا على

ترتیب آور  
باقاعدگی

جب تک سچی بھوک نہ لگے، اور معدہ اور بالائی آنتیں راشنا عشری، صائم، اور لفاغنی (پہلی غذا) سے خالی نہ ہو جائیں، اُس وقت تک یہ شخص — بلکہ ہر وہ شخص، جسکو صحت کی طلب ہوئے برگز کوئی چیز نہ کھائے؛ کیونکہ بدن کے لئے اس سے زیادہ بُری کوئی بات

## غذا المہضم

نہیں کہ غیر ہضم غذا (شکم میں) پہلے سے موجود ہو، اور اس پر  
دوسری غذا رکھائی جائے دھکا ڈخال اور قتل اخل کما جاتا ہے، ایسی موتیں  
ہضم گنہ جاتا ہے، اور اس فساد ہضم سے فاسد غلاط اور یوزی طوباب پیدا ہو جاتی ہیں،  
(اسی طرح احکام غذا میں) تخمہ سے بُری کوئی چیز نہیں

ولا شر من التخمۃ وخصوصاً ما کان

علیٰ اخصوص وہ تخمہ جو بُری غذاؤں سے پیدا ہو، چنانچہ تخمہ

التخمۃ من اعدیۃ سادیۃ فان

جب غلیظ غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے، تو گھٹیا (جوڑ و بکا درد)

التخمۃ اذا عرضت من الاعدیۃ

در دگر دہ، (اور پتھری)، تنگی تنفس، رُبور (دمہ) نفرس بصل

الغلیظۃ اور ثنت وجع المفاصل الکلی

وضیق النفس والربو والمقرئ جساوۃ طحال، صلابت جگر، اور بلغمی و سوداوی امراض پیدا کر دیا

و ضیق النفس والربو والمقرئ جساوۃ

الطحال والکبد والامراض البلیغیۃ وایسے کرتا ہے۔ اور جب لطیف غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے، تو

الطحال والکبد والامراض البلیغیۃ وایسے کرتا ہے۔

اور اس سے خبیث قسم کے حیات حادثہ، اور بُری قسم کے اورام

واما اذا عرضت من الاعدیۃ اللطیفۃ

حادثہ پیدا ہو جاتے ہیں (گاہے یہ اورام حادثہ اندرونی

فتعرض منها حیات حادثۃ خبیثۃ و

اعضائیں ہوتے ہیں، اور گاہے بیرونی اعضا میں)۔

اورام حارۃ سادیۃ

تداخل کے مزید احکام گاہے اس امر کی ضرورت پیش آ جاتی ہے

وربما اجتہادی ادخال طعام

کہ ایک غذا پر دوسری غذا، یا غذا جیسی کوئی چیز کھائی

ما او شئی یشبہ الطعام علی طعام

جائے، جو گو یا اسکے لئے بجائے دوار کے ہوتی ہے، مثلاً

لیکون کانہ دواعلہ مثل الذین

بعض لوگ چٹپٹی اور نکیں غذائیں پہلے کھا لیتے ہیں، اور اسکے

تناولوا اعدیۃ حریفۃ وما لمحۃ

تھوڑی دیر بعد، ہضم کی تکمیل سے پہلے مرطبات میں سے

فاذا اتبعوها بعد زمان لیکون

پسکی غذائیں استعمال کرتے ہیں، اس سے اُس چٹپٹی اور نکیں

لم یتم فیہا المہضم بالمرطبات

نظار کے کیموس کی اصلاح ہو جاتی ہے، جسکو اُنھوں نے

من الاعدیۃ التفہۃ صلیح بذلک

پہلے کھایا تھا اور اغذیہ حریفہ اور ماحہ سے جفاف پیدا ہونے

کیموس ما اغتذوا بہ

کا جو اندیشہ تھا، وہ مرطب غذاؤں کے کھانے سے دور

ہو جاتا ہے)۔

ان لوگوں کے لئے محض یہی تدبیر کافی ہے، اور نہیں

وهو لا یغنیہم ہذا التدبیر

کسی ریاضت کی ضرورت نہیں ہے (یعنی انہیں کسی غیر معمولی

ولا حاجۃ بہم الی السریاضۃ

ریاضت کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ بعض اوقات تخمہ

ریاضت کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ بعض اوقات تخمہ

اور فساد غذا کی صورت میں غیر منضغ غذا کو ہضم کرنے کے لئے مزید ریاضت سے امداد یعنی پڑتی ہے) +

وبصد ہا حال من یسبع الغلیظۃ بعد نماز ہوس یعراہضم  
اس کے برعکس اُن لوگوں کا حال ہے جو غلیظ غذا اُس  
کھانے کے تھوڑی دیر بعد کوئی زود ہضم اور چبٹی چیز کھا لیتے  
ہیں (یعنی ایسے لوگوں کو امداد ہضم کے لئے ریاضت کرنے  
کی ضرورت پیش آتی ہے) +

کیونکہ غلیظ غذا اُس اگر تنہا کھائی جاتی ہیں، جب تو ان کے بعد قوی ریاضت کرنے کی ضرورت  
پیش آتی ہے، چہ جائیکہ غلیظ غذاؤں کے بعد دوسری غذا کا تداخل کیا جائے۔ ایسی صورت میں فساد ہضم  
کا نہ زیادہ اندیشہ ہے، اور ایسی صورت میں ریاضت سے ضرور امداد یعنی چاہئے +

شرائط تداخل  
بیان سابق سے معلوم ہو گیا کہ طبی حیثیت سے "تداخل غذا" ایک بُری بات ہے، اور کبھی  
اس کی جسارت نہ کرنی چاہئے۔ لیکن اطباء نے اس کے بواضع دس شرطیں بتائی ہیں:

- (۱) اُس وقت جبکہ پہلی غذا، رکامعدہ سے بذریعہ قے اور اسہال کے خارج کرنا مشکل ہو +
- (۲) جبکہ اندیشہ ہو کہ اگر غذا پر دوسری غذا نہ کھلا دی گئی، تو کوئی بُرا ضرر پیدا ہو جائیگا +
- (۳) جبکہ پہلی غذا کی مقدار تھوڑی ہو +
- (۴) جبکہ دونوں غذاؤں کے درمیان کی مدت تھوڑی ہو۔ گویا دونوں غذا اُس ایک ساتھ کھائی  
گئیں +

(۵) دوسری غذا پر پہلی غذا کے لئے مصلح ہو، وہ مقدار کے لحاظ سے قلیل۔ اور آخر کے لحاظ سے قوی  
ہو۔ ورنہ ضعیف الاثر کو بڑی مقدار میں استعمال کرنا پڑیگا، جس سے افراط واقع ہو جائیگی +

(۶) دوسری غذا "دیر ہضم" نہ ہو۔ ورنہ فساد ہضم کی صورت پیدا ہو جائیگی +

(۷) دوسری غذا بہت زیادہ زود ہضم بھی نہ ہو +

(۸) دوسری غذا تھیلی کی طرح سریع الفساد نہ ہو +

(۹) دوسری غذا "مقوی معدہ" ہو، تاکہ تداخل کی وجہ سے جو خرابی لاحق ہو سکتی ہے، تقویت ملے

کی وجہ سے اُس کا تدارک ہو جائے +

(۱۰) دوسری غذا ایسی مکروہ نہ ہو، جس سے طبیعت کو تنفر ہو، اور اسکی طرف وہ پورے طور پر توجہ مبذول

نہ کرے۔ (از آملی و گیلانی) +



والحركة الخفيفة على الطعام  
تقراة في المعدة وخصوصاً  
من اساء النوم عليه

غذا کے بعد ہلکی ورزش  
کھانا کھانے کے بعد کوئی ہلکی سی حرکت کرنا (کوئی  
ہلکی ورزش، مثلاً چل قدمی کرنا) غذا کو  
معدہ میں بٹھار دیتا ہے (جس سے ہضم خوب ہوتا ہے۔ لیکن  
اگر کھانا کھانے کے بعد تیز اور قوی حرکت کی جائے۔ تو ہضم بگڑ  
جاتا ہے، اور بعض اوقات غذائے کی صورت میں خارج ہو جاتی  
ہے)۔ علی الخصوص اُس شخص کے لئے تو اس قسم کی حرکت نہایت  
ضروری ہے، جو کھانے کے بعد سونا چاہتا ہو +

والاعراض النفسانية انفاحة  
والحركات البدنية الفادحة  
تضعان الهضم

اعراض نفسانیہ اور حرکات بدنیہ  
اعراض نفسانیہ کی شدت (مثلاً اندود و دلال  
اور غم و غصہ کی شدت و انراط) اور سخت  
بدنی حرکات سے ہضم رک جاتا ہے (اور بعض اوقات اس سے  
غذا اس قدر فاسد ہو جاتی ہے کہ عوارضِ تھمہ لاحق ہو جاتے ہیں) +

ويجب ان لا يוכל في الشتاء  
الاغذية القليلة الغذاء  
كالبقول بل يוכל ما هو  
اغذى من المحبوب واشد الكثاذا  
وفي الصيف بالصند

مختلف موسمی کی غذائیں  
یہ بھی ضروری ہے کہ جاڑوں میں بقول (ساگ  
پات اور سبزیوں) جیسی قلیل غذا چنیں نہ  
کھانی چاہئیں، بلکہ ایسی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں جن میں  
(ناج (حبوب) سے زیادہ غذائیت ہو، اور جو زیادہ ٹھوس  
غذائیں ہوں (مثلاً کھجور وغیرہ)۔ اور گرمیوں میں ان کے  
برعکس (یعنی گرمیوں میں بقول زیادہ مناسب غذا نہیں ہیں) +

جاڑوں میں چونکہ بیرونی ہوا وغیرہ بہت زیادہ سرد ہوتی ہے، جس سے بدنی حرارت بیرونی برودت  
کے مقابلہ کے لئے بہت زیادہ خرچ ہو کر رہتی ہے۔ اس لئے جاڑوں میں اس امر کی ضرورت ہے کہ غذائیں خوب کھانی  
جائیں، جن سے خوب حرارت پیدا ہو + یہی وجہ ہے کہ جاڑوں میں قوتِ باضمہ بتر ہو جاتی ہے، ہضم کا فعل تیز  
ہو جاتا ہے، اور اشتہارِ غذا بڑھ جاتی ہے۔ طے ہذا طوع اور میٹھی غذائیں سردیوں میں مرغوب ہوتی ہیں،  
اور خوب کھانی بھی جاسکتی ہیں۔ ان غذاؤں میں ایسے جواہر اور اجزاء بکثرت ہوتے ہیں، جو "مولد حرارت"  
کے جاسکتے ہیں +

بقول گیلانی: سبزیاں وغیرہ موسمِ گرم کے لئے بہترین اور مناسب ہیں؛ گوشت وغیرہ جیسی قوی  
غذائیں سرما کے لئے؛ اور ناج وغیرہ، جو بقول کھجور کے درمیان ہیں، موسمِ ربیع و خریف کے لئے

مناسب ہیں +

ثم يجب ان لا يمتلأ منه حتى  
لا مكان لفضله بل يجب ان  
يمسك عنه وفي النفس من بعد  
بقية من الشهوة فان تلك البقية  
من تقاضى الجوع تبطل بعد ساعة  
ويجب ان يحفظ هجرى العادة  
في ذلك

بھوک سے کم کھانا چاہئے  
خدا سے شکم کو اتنا ہرگز نہ بھرنے  
چاہئے کہ شکم میں مزید گناہ نش قطعاً نہ رہے ؛ بلکہ یہ ضروری  
ہے کہ کسی قدر اشتہار باقی رہنے ہی کی حالت میں خدا سے  
ہاتھ روک لیا جائے ۔ کیونکہ تھوڑی سی بھوک جو باقی رہ جاتا  
کرتی ہے ، وہ کچھ دیر کے بعد خود بخود زائل ہو جایا کرتی ہے  
(کیونکہ ٹھوس غذائیں اتنا سے ہضم میں رطوبات ہاضمہ کے عمل  
بلخ سے حجم میں بڑھ جایا کرتی ہیں) ، خدا سے ہاتھ روک لینے  
میں اپنی سابقہ رفتار اور گزشتہ عادت کا خیال کرنا چاہئے  
اس کے لئے کوئی محدود قانون اور متعین ضابطہ نہیں بتایا  
جاسکتا ، جو سب لوگوں کے لئے یکساں کارآمد ہو سکے) +

فان شرب الاكل ما اقل المعدة  
وشرب الشرب ما جاوز الاعتدال  
فقطاً في فوق المعدة

کیونکہ کھانے کی بدترین شکل یہ ہے کہ غذا بھرتے بھرتے  
معدہ کو بوجھل کر دیا جائے ، اور پینے کی بدترین صورت یہ  
ہے کہ پیتے پیتے حد اعتدال سے تجاوز کر جائیں ، جو (کثرت  
کی وجہ سے) معدہ میں تیرنے لگے :

فان اخرط يوماً جاع في الثاني  
واطال النوم في مكان معتدل  
لا حرقه ولا برد واذالم  
يساعداهم النوم مشوا مشياً  
كثيراً لينا متصلاً لا فترة فيه  
ولا استراحة وليس بون  
شرباً قليلاً صراً

اگر کسی روز کھانے میں زیادتی ہو جائے ، تو دوسرے  
روز بھوکا رہنا چاہئے ، اور ایسے معتدل مکان میں دیر تک  
سوتے رہنا چاہئے ، جس میں نہ زیادہ گرمی ہو ، اور نہ زیادہ  
خنکی (کیونکہ سردی اور گرمی ، دونوں کی زیادتی ہضم کو خراب  
کرتی ہے ، اور ایسی جگہ نیند بھی اطمینان کی نہیں آتی) ۔  
اگر ایسے لوگوں کو (کسی وجہ سے) نیند میسر نہ ہو ، تو انہیں  
چاہئے کہ ہلکے ہلکے لگاتار ، بغیر وقفہ اور سکون کے ، دیر تک  
ٹہلتے (یا چہل قدمی کرتے) رہیں ، اور تھوڑی سی خالص  
شراب پی لیں (کیونکہ اس قسم کی ہلکی چہل قدمی اور تھوڑی  
مقدار کی شراب ، یہ دونوں چیزیں ہضم میں ادا کرتی ہیں) +

قال سرفس انا احمد هذا المشی  
وخصوصاً بعد العشاء فانه  
یہی لوجود موقعا العشا  
سرفس کا قول ہے: میں اس قسم کی چہل قدمی  
کی، اور خصوصاً "غداے صبح" کے بعد والی چہل قدمی کی تعریف  
کرتا ہوں، اور اسے اچھا سمجھتا ہوں، کیونکہ اس کی وجہ سے  
رات کے کھانے کا بہترین موقع حاصل ہو جاتا ہے (اور  
رات کے وقت بھوک ابھی طرح بیدار ہو جاتی ہے) \*  
صبح کے کھانے کو، جو دوپہر سے پہلے کھایا جائے، عربی میں "غدا" کہتے ہیں، اور رات کے  
کھانے کو "عشاء" +

ووجب ان يكون النوم على الطعام  
على اليمين او لا سيما اثر  
ینام على اليسار شربینام  
على اليمين  
کھانے کے بعد  
سونے کی صورت  
کھانا کھانے کے بعد (اگر نیند سے ہضم غذا  
میں امداد لینی چاہیں، تو) مناسب ہے کہ  
پہلے تھوڑی دیر تک دائیں کروٹ پر سوئیں، پھر (دیر تک)  
بائیں کروٹ پر، اس کے بعد پھر دائیں کروٹ پر لوٹ  
آئیں +

گیلانی کہتے ہیں کہ سونے کی یہ ترتیب ہر شخص کے لئے اور ہر غذا کے بعد نہ ضروری ہے، اور  
نہ ممکن اور توہ۔ اتنا فالہ وقت ہر شخص کے لئے کہاں حاصل ہے کہ وہ ہر روز دن کی غذا کے بعد اتنی  
بہی نیند سوا کرے۔ بلکہ اس ہدایت کی غرض یہ ہے کہ جو شخص نیند سے ہضم غذا میں امداد لینی چاہے، اور  
اُس نے غذا ابھی کھائی ہو۔ تو وہ پہلے دائیں کروٹ سوئے، اور پھر اسی ترتیب کی پابندی کرے، اور اگر  
ہضم شروع ہو گیا ہو، اور کھائے ہوئے دیر ہو گئی ہو، تو وہ بائیں کروٹ دیر تک سو کر دائیں کروٹ پر آجائے  
اور اگر کھانا کھائے اتنی دیر ہو چکی ہو، کہ کیلوس بن کر اب منجذب ہونے لگا ہو، تو وہ دائیں کروٹ سوئے  
واعلم ان الدثار و رفع الوسائد  
معین علی الهضم وبالجملة ان يكون  
وضع الاعضاء ما تلا الی تحت  
لیس الی فوق  
اور ہضم، اور بچھونا  
اور تکیہ  
تہہ یہ بھی واضح ہونا چاہیے کہ بدن کو گرم  
پکڑوں سے ڈھانک کر گرم رکھنا اور تکیہ کر  
اوپر کرنا ہضم میں امداد پہنچاتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نیند  
کی حالت میں (زیرین) اعضا کی وضع نیچے کی طرف مائل ہو  
ادپر کی طرف مائل نہ ہو +

الغرض اگر بجا طور پر سونے کی حالت میں سردی پہنچتی ہے۔ یا جبکہ سرمانہ بلند ہونے کی بجائے  
پست ہوتا ہے، تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہضم خراب ہو جاتا ہے +

و تقدير الطعام هو بحسب عادة  
 و القوة  
 غذا کی مقدار کیا غذا کی مقدار کی تعیین عادت اور قوت  
 ہونی چاہئے؟ (قوت ہضم) کے مطابق ہونی چاہئے +

یعنی مقدار غذا کے متعین کرنے میں عادت اور قوت، دونوں کا ایک ساتھ لحاظ کرنا چاہئے۔ مثلاً  
 ایک قوی اور توانا جہان اگر توڑی غذا کھانے کا عادی ہے، لیکن اس کی قوت ہضم اس سے زیادہ ہضم کرنے پر  
 قادر ہے، تو اسے عادت کی رعایت سے بتدریج، نہ کہ دفعۃً غذا کی مقدار کو بڑھا دینا چاہئے۔ گیلانی +

وان يكون مقدار السراة في الصحيح القوة  
 المقدار الذي اذا تناوله لم يثقل  
 ولم يمدد الشل سيف ولم ينفخ ولم  
 يقرقر ولم يطف ولم يعرض غثي ولا  
 شهوة كاذبة ولا سقوط ولا بلادة  
 ذهن ولا اسراق ولم يجد طعمه في الجشاء  
 بعد زمان وكما وجد طعمه بعد  
 مدة اطول فهو اسراة  
 تندرست و توانا اشخاص میں غذا کی مقدار اتنی ہونی  
 چاہئے، کہ اس مقدار سے ان میں نہ گرائی پیدا ہو، نہ شرم  
 میں تناؤ پیدا ہو، نہ شکم میں نفخ و قراقر ہو، نہ طفو و غذا  
 حاصل ہو، نہ متلی اور نہ جھوٹی بھوک لاحق ہو، نہ بھوک  
 مرجائے، نہ ذہن کند ہو جائے، نہ بے خوابی لاحق ہو، اور  
 نہ غذا کا مزہ بہت دیر تک ڈکار میں محسوس ہوتا رہے۔  
 چنانچہ ڈکار میں غذا کا مزہ جتنی ہی زیادہ دیر تک قائم  
 رہتا ہے، اسی قدر وہ زیادہ رومی ہے +

انرض غذا کی زیادتی سے جتنے عوارض پیدا ہوا کرتے ہیں، ان میں سے کوئی بات نہ پیدا ہونے  
 "طفور غذا" سے مراد معدہ کا گنجائش سے زیادہ بھر جانا ہے؛ جیسا کہ بعض اوقات غذا سے  
 معدہ اس قدر بھر جاتا ہے کہ ڈکار کے ساتھ معدہ کی غذا حلق اور منہ میں لوٹ آتی ہے۔ (طفور = تیرنا)۔  
 بعض اوقات غذا کی کثرت سے اس قسم کے تغیرات لاحق ہو جاتے ہیں کہ انسان کو جھوٹی بھوک لاحق  
 ہو جاتی ہے، جسکو اصطلاحاً "شہوت کلبیہ" (رگتے کی بھوک) کہا جاتا ہے +

وقد يدل على ان الطعام معتدل  
 ان لا يعرض منه عظم نبض مع  
 صغر نفس فانه انما يعرض بسبب  
 منراحة المعدة للحجاب فيصغر  
 النفس لذلك ويتواتر ويزداد  
 بذلك حاجة القلب فيعظم  
 النفس الا اذا ضعفت القوة  
 گاہے غذا کی مقدار کے معقول ہونے کا پتہ اس طرح  
 چلا یا جاتا ہے کہ کھانا کھانے کے بعد عظیم نبض کے ساتھ تنفس  
 میں صغر (تنگی) نہ لاحق ہو؛ کیونکہ کھانا کھانے کے بعد اگر  
 تنفس میں صغر لاحق ہوتا ہے، تو اس کی وجہ اسکے سوا  
 اور کوئی نہیں ہوتی کہ معدہ (جب غذا سے بہت زیادہ بھر  
 ہو جاتا ہے، تو وہ) حجاب عاجز کو دباتا ہے، جس سے سانس  
 چھوٹا اور متواتر ہو جاتا ہے۔ اور سانس کی تنگی و تواثر کی وجہ

سے قلب کی حاجت ترویج بڑھ جاتی ہے، جس سے نبض میں  
عظم لاحق ہو جاتا ہے؛ کیونکہ یہاں قوت میں تو کوئی ضعف  
ہے نہیں (کہ نبض میں عظم نہ حاصل ہو سکے)۔

کھانے میں جب بہت زیادہ افراط کی جاتی ہے، تو اس وقت بھی نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ گیلانی  
ومن عرض له على طعامه حرارة کھانیکے بعد کھانا کھانیکے بعد جن لوگوں کے بدن میں کسی قسم  
وسخونة فلا يأكلن دفعة بل قليلاً کی حرارت اور گرمی لاحق ہو جایا کرتی ہو۔ جو  
لثلا يعرض من الامتلاء حالة بعض اوقات بکے بخار سے مشابہت ہو کر کہتی ہے، اور اسکو  
كالنافض ثم تتبعه حرارة كحم لوگ تبخیری کیفیت کہا کرتے ہیں) ایسے لوگوں کو چاہئے  
قوية حين يخن الطعام کہ پورا کھانا ایک دفعہ ہی نہ کھالیں، بلکہ تھوڑا تھوڑا (مستعد  
اوقات میں) کھائیں؛ تاکہ امتلاء کی وجہ سے لہزہ کی سی  
کیفیت نہ عارض ہو، اور پھر جب غذا، معدہ میں (عل ہضم  
سے) گرم ہو جائے، تو اس وقت اچھے خاصے بخار (حائے  
قویہ) کے مانند (یا: حائے یومیہ کے مانند) بدن میں  
حرارت نہ لاحق ہو جائے۔

قرشی نے اپنا ذاتی واقعہ بیان کیا ہے کہ روزوں میں رات کے وقت کھانے کے بعد اسی قسم کی  
حالت پیدا ہو جایا کرتی تھی؛ یعنی لہزہ اور بخار کی سی کیفیت پیدا ہو جایا کرتی تھی۔  
ومن كان يجزع عن هضم الكفاية کافی مقدار ہضم جو لوگ (ضعف ہضم یا صفر معدہ وغیرہ کی  
کثرة غذا غدايته وقلل مقدارہ نہ ہونیکے صورت میں) غذا کی کافی مقدار (بیک وقت)  
ہضم کرنے پر قادر نہ ہوں، انہیں چاہئے کہ کھانے کی تعداد  
کو بڑھا دیں، اور غذا کی مقدار کو کم کریں (یعنی چند بار  
میں تھوڑی تھوڑی غذا کھائیں)۔

والسوداوی يحتاج الى غذاء مطب سوداوی، صفراوی دموی، سوداوی لوگوں کی غذائیں  
کثیراً وسخن قليلاً والصفراوی اور بلغمی لوگوں کی غذائیں ایسی ہونی چاہئیں جو رطوبت  
الی ما یربط ویبرد ومن كان تیز زیادہ پیدا کریں، مگر حرارت کم پیدا کریں؛ اور صفراوی  
الدم الذي يتولد فيه حاراً لوگوں کی غذائیں ایسی ہونی چاہئیں، جو رطوبت اور بڑبڑ

محمومًا فيحتاج إلى اغذية با حرجة  
 قليلة الغذاء ومن كان ما يتولد  
 فيه من الدم بلغيا فيحتاج إلى  
 اغذية قليلة الغذاء فيها  
 سخونة وتلطيف  
 پیدا کریں۔ جن لوگوں کے بدن میں (زیادہ) گرم خون پیدا  
 ہوتا ہو، انہیں ایسی غذا دینی چاہئے جو بار بار دواؤں اور قلیل غذا  
 ہو، اور جن کے بدن میں بلغمی خون پیدا ہوتا ہو، انہیں  
 ایسی غذا دینی چاہئے، جو قلیل غذا ہونے کے باوجود  
 گرم اور ملطف ہو (تاکہ بلغمی خون کی برودت و غلظت حرارت  
 و رقت سے تبدیل ہو جائے) \*

ولا اغذية في استعمالها ترتيب  
 يجب ان يراعيه المحافظ للصحة  
 فليحذر ان يتناول ما هو رقيق  
 سريع الهضم على غذاء قوی  
 اصلب منه فينضم قبله وهو  
 طاف عليه ولا سبيل له الى  
 النفوذ فيعفن ويفسد فيفسد  
 ما في داخله الا على صفة سند كرها  
 اور اسے رقعہ معده سے امعاء کی طرف براہ بواب  
 نفوذ کرنے کا راستہ نہیں ملتا، جس سے وہ خود بھی متعفن ہو کر  
 بگڑ جاتی ہے، اور جس غذا سے یہ مخلوط ہوتی ہے، اسے  
 بھی بگاڑ دیتی ہے (اس فساد و عفونت کے بعد وہی آثار  
 ذائقہ برآمد ہوتے ہیں، جو تھنہ اور فساد ہضم سے برآمد  
 ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح اسکی الٹی صورت بھی نا جائز ہے  
 یعنی زود ہضم غذا کھانے کے بعد ثقیل چیز کا کھانا بھی اسی  
 طرح ممنوع ہے، جیسا کہ گیلانی نے بتایا ہے)۔ ہاں، اس  
 ہدایت کے مطابق اگر ایسی غذا ایس کھائی جائیں، جسے ہم آگے  
 بتانے والے ہیں تو اجازت ہے۔ \*

اس فعل کے اخیر میں شیخ نے ہدایت کی ہے کہ جس شخص کا معدہ خالی ہو، وہ غذا اسے غلط کو کسی قدر

پہلے کھائے، اور تھوڑا تھوڑا کھائے، وغیرہ۔ \*

معدہ کے اندر غذا حرکت دیر کر رہی ہے۔ اسی ذیل میں گیلانی نے منہ فعل معدہ پر اس طرح تبصرہ کیا ہے:

(ہضم معدی کے لئے) یہ ضروری ہے کہ معدہ غذا کو اپنے گیرب میں لیلے؛ اُسے تحریک دوسریہ کی سی حرکت دے؛ اُسے پکائے؛ اُسکے سارے اجزاء کی اس طرح تغیر کر دے کہ سارے اجزاء ایک جوہر میں تبدیل ہو جائیں، اور سب اجزاء بیک صورت منہضم ہو جائیں۔

وایضاً (ایچونز) ان یتناول مثل هذا الطعام النزل ویتناول فی اثره من قریب طعاماً قویاً صلیباً فاسدہ یزلق معه عند نفوذہ انی الامعاء ولما یستوفی الحظ من الهضم والسهل و ما یجری مجراً کالاجب ان یتناول عقیب ریاضۃ متعبۃ فیفسد ویفسد الاخلاط

اسی طرح یہ بھی درست نہیں ہے کہ چکنی غذا (غذا زرقہ پھسلنے والی) کھانے کے بعد جلد ہی کوئی قوی اور سخت غذا کھالی جائے؛ کیونکہ چکنی غذا جب امعاء کی طرف نفوذ کرنے لگے گی؛ تو اس وقت دوسری سخت غذا ابھی پورے طور پر ہضم ہونے سے پہلے اسی کے ساتھ پھسل کر چلی جائیگی۔

ریاضت اور جمیل جمیل اور اسی قسم کی دوسری چیزیں (مثلاً دو دوہ اور خرپہ جیسے نواک وغیرہ، جو جلد تر فساد کو قبول کرنے والی ہیں) سخت ریاضت اور تکان کے بعد اسی گرمی پریشانی اور تکان کی موجودگی میں؛ نہ کھانی چاہئیں؛ کیونکہ ایسی چیزیں (معدہ میں) فاسد ہو کر اخلاط بدن کو فاسد کر دیتی ہیں۔ (یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ شدت ریاضت کے وقت عمل ہضم خراب ہو جاتا ہے) +

ومن الناس من یجوز له تناول ما فیہ قوۃ قابضۃ قبل تناول الطعام وهو صاحب رخاۃ المعدة الذی یتعجل نزول طعامہ فلا یریش ریش الاھضم

کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں، جنہیں کھانا کوئی قابض چیز کھانے سے پہلے کسی ایسی چیز کے کھانے کی اجازت دی جاتی ہے، جس میں کسی قدر قوت قابضہ ہو۔ ایسے لوگ یہی ہوتے ہیں، جنکا معدہ ڈھیلا ہوتا ہے (معدہ کے عضلی ایان ڈھیلے ہوتے ہیں) جسکی وجہ سے غذا معدہ سے جلد اتر جاتی ہے، اور ہضم ہونے تک نہیں ٹھہرتی (اور جب کوئی قابض چیز کھلا دی جاتی ہے، تو یہ ایان قوی اور زیادہ قادر ہو جاتے ہیں) +

اسی طرح بعض لوگوں کو کھانا کھانے کے بعد کوئی قابض چیز کھلا دی جاتی ہے، جس سے انہیں فائدہ پہنچتا ہے۔ چنانچہ سرد و دوار والوں میں ایسا ہی کیا جاتا ہے +

و یجب ان یتامل دائماً حال المعدة و مزاجها فمن الناس من یفسد و یحترق فی معدته الغذاء اللطیف السریع الهضم و ینضم فیها القوی البطلی الهضم و هذا هو الانسان الناسی المعدة و منهم من هو بالصد و کل یدبر علی مقتضی عادته

**مزاج معدہ کی رعایت** معدہ کی حالت اور اسکے مزاج کی رعایت ہمیشہ کرنی چاہئے؛ کیونکہ بعض لوگوں کے معدہ میں لطیف اور زود ہضم غذائیں فاسد ہو جایا کرتی اور جل جایا کرتی ہیں؛ اور قوی اور دیر ہضم غذائیں ہضم ہو جایا کرتی ہیں۔ دراصل ایسے لوگ وہ ہوتے ہیں، جنکے معدہ میں حرارت بہت زیادہ ہوتی ہے (نار سخی المعدہ ہوتے ہیں)۔ اور بعض لوگوں کی حالت اس کے برعکس ہوتی ہے (یعنی بعض لوگوں کے معدہ میں قوی اور بطلی الهضم غذائیں بگڑ جایا کرتی ہیں، اور لطیف و زود ہضم غذائیں ہضم ہو جایا کرتی ہیں)۔ ایسے لوگ پاسرک المعدہ ہوتے ہیں۔ ہر شخص کی عادت (ہر شخص کے معدہ کی عادت) کے مطابق تدبیر و اصلاح کرنی چاہئے +

وللبیلدان خواص من الطبائع ولا مزاجاً امور خاص جة عن القیاس فلیحفظ ذلك و لیغلب التجربة فیہ علی القیاس فرب غذاء مألوف فیہ مضرة ما هو اوفق من الفاضل الغیر المألوف

**مختلف ممالک اور مختلف لوگوں کے مزاج** ہر ملک اپنی طبیعت کے لحاظ سے ایک الگ خاصیت (اور ایک ممتاز خصوصیت) رکھتا ہے (اور ہر ملک کے لئے مخصوص غذائیں مناسب ہوتی ہیں)۔ اسی طرح مختلف مزاجوں (مختلف لوگوں کے مزاجوں) میں اتنی خصوصیات پائی جاتی ہیں، جو حد قیاس میں نہیں آسکتیں؛ اس لئے ضروری ہے کہ ان سب باتوں کی رعایت کی جائے، اور اس معاملہ میں تجربہ کو قیاس پر ترجیح دی جائے؛ چنانچہ بعض مألوف و مرغوب غذائیں جن میں کسی قدر مضرت بھی ہو، اُس غذا کے مفید اثرات موافق ثابت ہوتی ہیں، جو خواہ بہترین بھی ہو، مگر غیر مألوف اور نامرغوب ہو +

بعض غذا ایسے بعض ممالک میں اس کثرت سے کھائی جاتی ہیں کہ اگر یہی غذائیں دوسرے ممالک میں اسی قدر کھائی جائیں، تو لوگ ہلاک ہو جائیں یا سخت بیمار ہو جائیں۔ یہ تو مختلف ممالک کی مثال ہے +



اسی طرح دودھ یا وجود جیدہ لکیرس ہونے کے بعض لوگوں میں سخت مضر ثابت ہو کر تا ہے۔ جس پر کوئی قیاس کام نہیں کرتا، اور کوئی دلیل قائم نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح بعض لوگوں میں بعض غذائیں بیرون قیاس مفید یا مضر ثابت ہو کر تی ہیں۔ ان سب صورتوں میں قیاس کو خیل نہ کیا جائے، بلکہ تجربہ کو قیاس پر فوقیت دی جائے +

بعض مالوث غذائیں باوجود مضر نہ رکھنے کے کیوں موافق ثابت ہوتی ہیں؟ اس کی وجہ یہ کیلائی نے اس طرح بیان کی ہے کہ طبیعت جس غذا کے ہضم و امالہ کی عادی ہوتی ہے، عادت کی وجہ سے طبیعت اس پر قابو پالیتی ہے، را داسکے اجزاء مضرہ کے دفعہ کا سامان بدن کے اندر حاصل ہو جاتا ہے، جس طرح جو اہر سمیہ کے تدریجی استعمال سے ایک وقت میں اتنی قدرت پیدا ہو جاتی ہے کہ ان سمیات کی بڑی مقدار بھی کوئی نمایاں اور مملک اثر نہیں دکھلا سکتی۔ اسی طرح جو شخص جس قسم کی ورزش کا عادی ہوتا ہے، وہ باوجود ضعیف اور بڑھے ہونے کے دوسرے غیر معتاد شخص کے مقابلہ میں اسپر زیادہ قادر ہوتا ہے +

ولکل سخنة و هرا ج غذا سخنة اور مزاج ہر سخنة اور ہر مزاج کے لئے ایک مناسب اور موافق مشاکل فان اسرید تغیرھا ہر شکل (مشبیہ) غذا ہو کر تی ہے (بشرطیکہ وہ شخص پورے طور پر صحیح ہو)؛ لیکن اگر موجودہ سخنة اور مزاج کو زیادہ بہتر حالت کی طرف منتقل کرنا چاہیں، تو اس مقصد کے حاصل کرنے کی اس کے سوا کوئی دوسری صورت نہیں ہو سکتی کہ غذا (جائے ہم شکل اور شبیہ دینے کے) مضاد اور مخالف دی جائے (یعنی بارد المزاج کو گرم غذا دی جائے، اور حار المزاج کو سرد) +

ومن الناس من یضره بعض الاطعمة الجيدة والحمودة بعض لوگوں میں بعض اچھی اور بہتر غذائیں مضر ثابت ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں ان غذاؤں کو چھوڑ ہی دینا چاہئے +

ومن استعمل الاغذية السردية فلا یغلب ذلک فانه سیتولد غذائے سردیہ جو لوگ سردی غذا میں ہضم کر لیتے ہوں، انہیں ترک کرنا اس بات پر اترانا چاہئے اور اس دھوکہ میں نہ رہنا چاہئے؛ کیونکہ بہت ممکن ہے کہ ان سے چند روزہ میں ان کے جسم کے اندر ایسے ردی اخلاط پیدا ہو جائیں، جن کے

یہ لوگ بیمار ہو جائیں، یا ہلاک +

و کثیرا ما یرخص لمن فی بدنه  
اخلاط سردیة ان یتوسع فی لاکل  
المحمود و خصوصاً اذالم  
یحتمل الاسهال لضعفه

روايت اخلاط کی  
اصلاح اغذیہ محمودة

اکثر ایسا بھی کیا جاتا ہے کہ جس شخص کے  
بدن میں اخلاط ردیہ ہوتے ہیں، اُسے  
اچھی غذاؤں کے آزادی سے کھانے کی اجازت دی جاتی  
ہے؛ خصوصاً جبکہ وہ ضعیف ہو، اور ضعف کی وجہ سے  
اسهال کی (اسهال کے دریعہ تنقیہ بدن کی) قدرت نہ رکھتا ہو۔

اگر کسی شخص کے بدن اور عروق میں اخلاط ردیہ ہوتے ہیں، اور اس کے ساتھ وہ خفیف بھی ہوتا  
ہے، یعنی اس قابل نہیں ہوتا کہ تنقیہ اخلاط کے لئے اسے سہل دیئے جائیں، ایسی صورت میں جب اُسے اغذیہ  
ساکھ دی جاتی ہیں، تو ان سے اخلاط محمورہ پیدا ہوتے ہیں، اور وہ بدن کے بقیہ اخلاط کے ساتھ ملکر اُن کی  
روايت میں تخفیف پیدا کر دیتے، اور اُن کے قوام و کیفیت ردیہ کو درست کر دیتے ہیں۔ گیلانی +

ومن کان متخلخل البدن سهل  
التخلل وجبان یغذی السطح  
السریع الانهضام علی ان  
الابدان المتخلخلة اشداً احتمالاً  
للاطعمة الغلیظة والمختلفة والبعده  
من ان یضرها الاسباب الداخلة کم پایا کرتے ہیں، اور بیرونی اسباب سے ضرر  
واقبل للضرر من الاسباب  
الخارجة

ابدان سریح التخلل جس شخص کا بدن متخلخل (پولا) اور آسانی  
تخلیل ہونے والا ہو، اُسے رطب زود جضم غذائیں کھلانی  
چاہئیں؛ اگرچہ متخلل ابدان درشتے اور پولے جسم کے  
لوگوں) میں غلیظ (سخت) اور مختلف غذائوں کی برداشت  
نیز ایسے لوگ اندرونی اسباب سے ضرر  
کم پایا کرتے ہیں، اور بیرونی اسباب سے ضرر قبول کرنے  
کی ان میں استعداد زیادہ ہوا کرتی ہے۔ (اسکے برعکس۔  
ٹھوس بدن کے لوگ اسکے برعکس ہیں۔ گیلانی) +

ثامین کہتے ہیں کہ پولے بدن کے لوگوں میں چونکہ عروق و مسامات کثادہ ہوتے ہیں، اور ایسے ابدان  
میں تخلل کی کثرت ہوتی ہے، اس لئے اندرونی اسباب، مثلاً اغذیہ وغیرہ کی بے اعتدالی سے جو فضلات پیدا ہوتے  
ہیں، انہیں جلد تر تخلیل ہونے کا موقع مل جاتا ہے +

ابا یہ امر کہ ایسے پولے جسم کے لوگ بیرونی اسباب، مثلاً ہوا کی خشکی اور لو وغیرہ، سے زیادہ کیوں متاثر  
ہوا کرتے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ متخلل اجسام میں یہ اثرات تیزی سے نفوذ کر جاتے ہیں +

ومن کان مستکثراً من اللحم مترفعاً  
فلیتعهد الفصل وان کان یمیل  
آرام طلب و عیش پسند ہو (ورزش نہ کرتا ہو)، اُسے برابر

گوشت کی کثرت جو شخص گوشت بہت زیادہ کھایا کرتا ہو اور  
آرام طلب و عیش پسند ہو (ورزش نہ کرتا ہو)، اُسے برابر



فی امر جہا فکان الکید مخالفاً للمعداة مخالفة فوق الطبيعة لمصلحة الی ذلک

دوست، خیر طلب، اور صلح جوہوں (یعنی ان میں غیر معمولی طور پر ایسا مزاج نہ عارض ہو جائے، جسکی وجہ سے یہ ایک دوسرے کے دشمن اور مخالف ہو جائیں)۔ لیکن اگر (ان اعضاء کے مزاج درست نہ ہوں، اور اعضاء کے مزاج ایک دوسرے کے مخالف ہو جائیں؛ مثلاً جگر غیر معمولی طور پر معدہ کا مخالف ہو جائے۔ (تو اس طرف (لذیذ غذا کی موافقت کی طرف) کوئی توجہ نہ کرنی چاہئے۔

ومن مضار الطعام اللذین جلدًا انہ یمن الاستکثار منه

لذیذ غذا سے اندیشہ زیادہ لذیذ غذا کی مفرتوں میں سے ایک مفرت یہ ہے کہ اسکے زیادہ کھانے کا امکان رہتا ہے (یعنی لوگ لذیذ غذاؤں کو لذت کی وجہ سے عادتاً زیادہ کھایا کرتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ غذا کی زیادتی ہر صورت میں بری ہے۔

وان اوفق المرات للاکل المشبع ان یا کل یومًا وجبہً ویومًا ہر تین بیکرۃ وغشیة ویجب ان یراعی العادات فی ذلک مراعاتہ شدیدۃ فان من اعتاد ہر تین قوَجَبَ ضعف و وھنت قوتہ بل یجب ان کان بہ ضعف ہضم ان یتناول ہر تین ویقل الا کل کل مرۃ

دن رات میں کتنی دن نہ کھانا چاہئے

بہترین صورت تو یہ ہے کہ پیٹ بھر کھانے والا ایک دن (دن رات میں) ایک دن کھائے، اور دوسرے دن دو دنہ، صبح کے وقت، اور رات کے وقت (ہر روز ایک ہی بارہ یا ہر روز دو بار نہ کھائے)؛ لیکن اس بارہ میں عادت ہی کا دیکھنا زیادہ مناسب ہے۔ یہ کہ اس بارہ میں عادت ہی کا سختی کے ساتھ لحاظ کیا جائے؛ چنانچہ جو لوگ دن رات میں دو بار کھانے کے عادی ہو کر رہتے ہیں، اگر وہ صرف ایک بار کھانے لگیں، تو وہ کمزور ہو جاتے، اور ان کے قویٰ ضعیف ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اگر ایسے لوگوں کو ضعف ہضم کی شکایت لاحق ہو جائے، تو بھی انہیں دو ہی بار کھلانا چاہئے، مگر ہر مرتبہ غذا کی مقدار

لہ اکل مشبَع = پیٹ بھر کر کھانا کھانے کی صورت میں یہ ہدایت کی گئی ہے، اس لئے ظاہر ہے کہ جو لوگ قویٰ ستار میں غذا کھایا کرتے ہیں، وہ دن رات میں کتنی بار کھا سکتے ہیں۔

کم کر دیں +

اسی طرح جو لوگ (دن رات میں دو پہر کے قریب)  
ایک بار کھانے کے عادی ہو کر رہتے ہیں، جب یہ لوگ دو مرتبہ  
کھانے لگ جاتے ہیں، تو انہیں ضعف، کسل، اور استرخاء  
(اعضاء کی سستی و کاہلی) لاحق ہو جاتے ہیں +

پھر اگر ایسے لوگ (جو صرف ایک بار دو پہر کے قریب  
کھانے کے عادی ہوتے ہیں، محض اپنا وقت بدل لیں اور)  
صبح کی غذا، (کھا کر اسی) پر قناعت کر لیں، تو انہیں رات کے  
وقت کمزوری لاحق ہو جاتی ہے، اور اگر (صرف) رات کے  
وقت کھائیں اور اسی پر قناعت کر لیں، تو انہیں کھانا مضہم  
نہیں ہوتا کیونکہ غذا ایسے وقت معدہ میں وارد ہوتی ہے +  
جس وقت وہ مضہم کرنے کا عادی نہیں، کھٹی ڈکاریں آتی  
ہیں، طبیعت بد مزہ ہو جاتی ہے، متلی آتی ہے، منہ کڑوا  
ہو جاتا ہے، پانچخانہ نرم ہو جاتا ہے پانچخانہ دستوں کی  
صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ان سب باتوں کی وجہ یہ ہے  
کہ بے وقت اور خلاف عادت غذا، کھا کھلانا گویا، یہ ایسی چیز کا  
معدہ میں داخل کرنا ہے جس سے اسے اُلفت و رغبت نہیں +

انتباس قول  
جالیئوس  
خلاصہ یہ کہ (جو لوگ دو وقت کھانے کے عادی  
ہوتے ہیں، جب وہ صرف ایک بار دن میں کھانے  
لگتے ہیں، تو) اس سے وہی عوارض پیدا ہو جاتے ہیں جو اچھی طرح  
غذا مضہم نہ ہونے کی صورت میں لاحق ہو جایا کرتے ہیں، جنہیں  
تم عنقریب (کتاب ثالث میں) معلوم کر دے گے +

ان باتوں کے علاوہ انہیں مندرجہ ذیل شکایات بھی  
لاحق ہو جاتی ہیں: بردلی، بے صبری و اندوہ گینی، نفم معدہ میں  
درد، سوزش، زہیر بھوک کی شدت کے وقت یا دستوں

ومن اعتاد الوجیۃ فتنی عرض  
لہ ضعف و کسل و استرخاء

فان وقف علی الغداء ضعف  
فی مہیتہ وان تہتہ لم یستمری و  
عرض لہ جشاء حامض و خبث نفس  
وغثیان و ہراسۃ فم و لہین  
بطن لا یرادہ علی المعدۃ مالہ  
تألفہ

وعرض ما یعرض لمن لم یجِدْ  
هضم غداً اِیہ مما استعمر فہ  
من العوارض

ومما یعرض لہ جین و جزع و  
وجع فی فم المعدۃ و لذع  
ویظن ان امعاءہ و احشاءہ

معلقة لخلو المعدة و انقباضها الى نفسها وتقلصها ويبول بولا محترقا و يبرز برا سراً محترقا  
 کے بعد انیس ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اُن کی آنتیں اور اخشاء شکم ٹکے ہوئے ہیں؛ کیونکہ اس حالت میں چونکہ معدہ خالی ہوتا ہے، اسلئے اُسکے اجزاء اپنے آپ پر پٹختے اور سکڑتے ہیں (اور معدہ کے سکڑنے کی وجہ سے دوسرے اخشاء بھی اسکی طرف منجذب ہونگے، جنکا تعلق اغشیہ و رباطات کے ذریعہ معدہ کے ساتھ قائم ہے)۔ نیز ایسے آدمی کو (حدت و حرارت کی وجہ سے) جلتا ہوا پیشاب اور جھٹ ہوا پانچخانہ (بول و حرق و براز محترق) آتا ہے +

و ربما عرض له جرد الاطراف بانصباب المر اس الى المعدة وهذا في مرض الاسهال المزمن اكثر و كذلك في مرضي المعدة دون البدن و يفسد نومه و يكون متململاً  
 گاہے ایسے لوگوں میں برد اطراف کی شکایت اس وجہ سے لاحق ہو جاتی ہے کہ معدہ پر صفراء کا انصباب ہوتا ہے۔ لیکن یہ شکایت زیادہ تر صفراءوی مزاجوں میں لاحق اکثر و کثرت فی مرضی المعدة ہوتی ہے؛ نیز اُن لوگوں میں بھی جنکا صرف معدہ صفراءوی ہو، سارا بدن صفراءوی نہ ہو۔ ایسے لوگوں کی نیند بھی بگڑ جاتی ہے، اور یہ (نیند و بیداری کے درمیان) کراٹھیں بدلا کرتے ہیں +

شیخ کی مذکورہ بالا عبارت دراصل جالینوس کے قول کی ترجمانی ہے، جسکو شیخ نے ادائے خاص سے بیان کیا ہے۔ اس مقام پر جالینوس کی اصلی عبارت اس طرح ہے:

”جو لوگ دن میں (دن رات میں) دو مرتبہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں، جب وہ ایک مرتبہ کھانے لگتے ہیں، تو اُن کا بدن سست اور ضعیف ہو جاتا ہے؛ وہ ہر کام سے ڈرنے لگتے ہیں؛ ان کے فم معدہ میں درد لاحق ہو جاتا ہے؛ حتیٰ کہ انہیں یہ وہم ہوتا ہے کہ اُن کے اخشاء ٹکے ہوئے ہیں؛ پیشاب گرم اور پانچخانہ جلتا ہوا آتا ہے؛ گاہے اُن کے منہ میں تلخی محسوس ہوتی ہے، اور گاہے تلی کا احساس ہوتا ہے؛ آنکھیں اور کپشیاں اندر گھس جاتی ہیں؛ (ان میں) اختلاط عارض ہوتا ہے؛ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں؛ بالخصوص جبکہ ان کا مزاج صفراءوی ہو؛ ایسے لوگ اگر صبح کے وقت کھانا کھاتے ہیں، تو رات کا کھانا پورے طور پر نہیں کھا سکتے۔ اور اگر رات کے وقت کھاتے ہیں، تو معدہ بوجھل ہو جاتا ہے، اور سونا و شہوار ہو جاتا ہے۔“

لہٰذا معدہ کے صفراءوی ہونیکے معنی یہ ہیں کہ معدہ میں صفراء کا انصباب بکثرت ہو کر تا ہو +

ولا یبدان التي یجتمع فی معدھا  
مراا کثیرة یحتاجون الی تناول  
مفرق والی سرعة تغذ والی تقدیمه  
قبل الاستحمام واما غیرهم فیحجب  
ان یرتاضوا ویستحموا ثم یرأ کلوا  
ولا یقدموا الا کل علی الاستحمام

معدہ کے اندر

اجتماع صفراء

جن لوگوں کے معدہ میں صفراء کا اجتماع  
(انصباب) بکثرت ہو جایا کرتا ہو، م نہیں  
چاہئے کہ کھانے کی تعداد بڑھا دیں (کھانے کو چند اوقات میں  
منقسم کر دیں)؛ کھانے میں دیر نہ کریں (بھوک کے بعد جلد ہی  
کھانا کھالیں)، اور حام کرنے سے پہلے کھایا کریں۔ رہے  
دوسرے لوگ، ان کے لئے یہی مناسب ہے کہ پہلے ریاضت  
اور حام کریں، اس کے بعد کھانا کھائیں، حام سے پہلے غذا،  
ہرگز نہ کھائیں +

ومن احتاج الی اکل مقدم  
علی الریاضة فلیا کل من الخبز  
وحدہ قدرًا یا خذ منه البضم  
قبل شروعه فی حرکتہ

ریاضت سے

پہلے کھانا

جو لوگ ریاضت سے پہلے کھانے پر (کسی وجہ سے)  
مجبور ہوں، م نہیں چاہئے کہ وہ محض روٹی  
کھائیں (اس کے ساتھ کوئی اور ثقیل غذا، مثلاً گوشت نہ کھائیں)؛  
اور وہ بھی صرف اس قدر کہ ریاضت شروع کرنے سے پہلے اُس  
میں ہضم کا عمل شروع ہو جائے (تاکہ غذا کی خامی کی صورت  
میں ریاضت نہ واقع ہو) +

وکما ان الحركة قبل الطعام یجب  
ان لا یكون ضعیفۃ کذلک الحركة  
بعدها یجب ان لا یكون الارقیۃ  
لینۃ

ریاضت قبل غذا

وبعد غذا

جس طرح یہ ضروری ہے کہ کھانے سے  
قبل کی ریاضت ہلکی اور کمزور نہ ہو، اسی  
طرح یہ بھی ضروری ہے کہ کھانے کے بعد کی ریاضت نرم  
اور ہلکی ہو (کیونکہ کھانے کے بعد اگر سخت اور توری ریاضت  
کی جاتی ہے، تو نا واجب طور پر غذا معدہ کے اندر رہتی ہے،  
اور ہضم خراب ہو جاتا ہے) +

ولا اصل للشهوة الفاسدة المائلة  
إلی الخلوۃ العائقة للخلوۃ والدسمة  
من اقی بمثل السکجین والفعل

فساد اشتہار

ایسے فساد اشتہار کے لئے، جس میں چٹنی چیزوں  
کی طرف (اور نمکین اور کھٹی چیزوں کی طرف) رغبت ہو، اور  
میٹھی اور روغنی چیزوں سے نفرت، اس سے بتر کوئی اور

سلہ محض روٹی سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے ساتھ آب انار وغیرہ جیسی بھی کوئی چیز نہ ہو۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کے  
ساتھ گوشت جیسی کوئی بھاری غذا نہ ہو +

علی السمک

تدبیر نہیں ہے کہ چھلی (سک مٹ) - تمک لگائی ہوئی چھلی، بکجین  
اور مولی جیسی چیزیں کھلا کرتے، کھلائی جائے (تا کہ معدہ کا مٹی  
اور فاسد رطوبات سے تنقیہ ہو جائے، جو اس قسم کی بگڑائی  
ہوئی خواہشات کی باعث بنتی ہیں) +

حمام کے بعد فریہ لوگوں کی غذا کوئی چیز نہ کھائیں؛ بلکہ بھوک ہی کی حالت  
میں کچھ دیر سو رہیں (تا کہ بھوک کی وجہ سے ان کے بدن  
کی زائد رطوبتیں بھی تحلیل ہوں، اور نیند کی وجہ سے انہیں  
استراحت بھی ملے، جسکی ضرورت حمام کے بعد ہوا کرتی ہے)۔  
علاوہ انہیں فریہ لوگوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ دن رات میں  
محض ایک دفعہ کھایا کریں +

و يجب ان لا يأكل السمين من الناس  
كما يخرج من الحمام بل يصبر  
وينام نومة خفيفة ولا يصلح  
لهم الوجبة

کھانا کھانے کے بعد مندرجہ ذیل باتوں کی رعایت ضروری ہے :

(۱) کھانا کھانے کے بعد (فوراً) نہ سونا چاہئے کہ  
غذا، معدہ میں تیر رہی ہو (اور معدہ فم معدہ سے بواب  
تک جبراً ہوا ہو) +

ولا ينبغي ان ينام على الطعام  
وهو طاف

(۲) کھانا کھانے کے بعد سخت حرکت (اور شدید  
ریاضت) سے پورے طور پر اجتناب کرنا چاہئے۔ ورنہ غذا  
ہضم ہونے سے پہلے ہی نفوذ کر جائیگی (اور ایسی غذا عروق  
میں منجذب ہو کر آفتیں پڑ جائیگی)، یا بلا ہضم ہوئے پھسل کر  
خارج ہو جائیگی، یا اس لچل اور گڑبڑ سے اس کا مزاج ہی  
فاسد ہو جائیگا (جس سے نہ معلوم کیسے موزی مواد پیدا ہو کر  
خون میں جذب ہو جائینگے) +

وليتحرز كل التحرز عن الحركة  
العنفية على الطعام فينفذ  
قبل الهضم او يتزلق بلا هضم  
او يفسد مزاجه بالخصخصة

(۳) (غذا کے بعد فوراً) اتنا زیادہ پانی نہ پیا  
جائے کہ غذا کو جرم معدہ سے جدا کر دے، اور غذا اس  
پانی میں تیرتی پھرے۔ (اگر ایسا کیا جائیگا تو ایک طرف

ولا يشرب عليه ماء كثيراً  
يفرق بينه وبين جرم المعدة  
ويطيفه بن يتربص بالشرب



الی حین نزولہ من المعدۃ و لیستدل علیہ بخفۃ اعالی البطن  
معدہ کی حرارت بجھ جائیگی، اور دوسری طرف معدہ کی رطوبت  
مخصوصہ کا عمل ضعیف ہو جائیگا۔ بلکہ پانی پینے کے لئے اتنا  
مہر کیا جائے کہ غذا معدہ سے (آنٹوں کی طرف) اتر جائے۔  
اسکا پتہ اس طرح چلیگا کہ شکم کا بالائی حصہ (جو معدہ کی جگہ  
ہے) ہلکا محسوس ہوگا (ورنہ غذا کی موجودگی میں ایک قسم کا  
بوجھ محسوس ہوا کرتا ہے) +

فان احوال العطش فلیقتص شیئ  
لیسیر من الماء الباس دمضاً  
وکلما کان ابردا قنح الیسیر  
منہ اکثر وھذا القدر ینشط  
المعدۃ ویجمعھا  
لیکن اگر پیاس کی وجہ سے پانی پینا ہی پڑے، تو  
ٹھنڈا پانی تھوڑی مقدار میں چوسنے کی شکل میں پیا جائے۔  
یہ واضح رہے کہ پانی جس قدر زیادہ ٹھنڈا ہوگا، اسی قدر  
اُس کی قلیل مقدار زیادہ کافی (اور تسکین بخش) ہوگی۔ اور  
یہ بھی ظاہر ہے کہ اتنی مقدار معدہ (کے فعل) میں نشاط  
(اور چستی) پیدا کر دیتی ہے، اور قوت تکثیف کی وجہ سے  
معدہ (کے اجزاء) کو سمیٹتی ہے (جس سے اس میں قوت  
آجاتی ہے) +

وبالجملة ان شرب علی الطعام  
بعد الفراغ منہ کافی خللہ مقدماً  
ما ینتفع فیہ الطعام جاز  
خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص (پیاس کی وجہ سے)  
کھانا کھانے کے بعد — نہ کہ کھانے کے اثناء میں — محض  
اتنا پانی پی لے، جس سے غذا بھیگ جائے، تو یہ فعل ناجائز  
نہیں ہے +

آئی کہتے ہیں کہ کھانا کھانے کے بعد پانی کا نہ پینا، اور غذا غذا تک صبر کرنا، یہ کوئی حکم کلی اور  
عام اصول نہیں ہے؛ بلکہ مختلف مزاجوں اور مختلف غذاؤں کے لحاظ سے یہ حکم بدل جاتا ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کے  
معدہ میں سخت حرارت ہوتی ہے، یا جنکی غذائیں بہت زیادہ خشک ہوتی ہیں، اُنکے لئے بہتر یہی ہے کہ غذا کے  
ساتھ اور اس کے بعد خوب پانی پیں۔ اسی طرح جن لوگوں کے مزاج میں برودت و رطوبت اور بغل کا غلبہ ہوتا ہے  
وہ پیاس کو جس قدر برداشت کریں اُسی قدر بہتر ہے +

والمصابرۃ علی العطش و النوم  
علیہ نافع للبرد و دین المرطوبین  
پیاس کو ضبط کر کے سو رہنا سرد و تر مزاج والوں  
(بلغمیوں) کے لئے تو مفید ہی، مگر گرم اور صغریٰ

ضالہ اور بن المہر بن وکذلک الصبر علی الجوع  
 و یعرض للمہر و بن من الصبر  
 علی الجوع ان ینصب امر السرا لے  
 معدہم فاذا تناولوا شیئا فسد  
 طعامہم فحرض لہم فی النوم  
 والیقظہ ما ذکرناہ مما یعرض  
 لمن فسد طعامہ و یعرض ایضاً  
 ان ینصد شہوۃ الطعام فیجب  
 ان یشرب ما یجدہ من ذلک ویلین  
 الطبع مما ہو خفیف عنہ من  
 مثل الا جاص و شئی یشیر من  
 الشیر خشت فاذا عادت الشہوۃ  
 ااکل  
 مخرج والوں کے لئے مضر۔ اسی طرح بھوک کی ضبط کا حال بھی بڑا  
 صغراویوں میں بھوک کی ضبط کرنے سے ایک خرابی ہے  
 بھی لاحق ہو جاتی ہے کہ ان کے معدہ میں صفرا گرنے لگتا ہے  
 پھر جب یہ کچھ کھا لیتے ہیں، تو ان کی غذا (معدہ میں) بگڑ جاتی  
 ہے، اور انہیں بھی نیند اور بیداری، دونوں حالتوں میں  
 وہی شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں، جنکا ذکر ہم ان لوگوں کے  
 عوارض کے سلسلہ میں کر چکے ہیں، جنکی غذا فاسد ہو جاتی ہے  
 مثلاً نیند میں تلل اور بیقراری، اور گہری نیند کا نہ آنا، اور  
 بیداری میں کھٹی ڈکاریں، تلی، اور بد مزگی وغیرہ (۱۰) ان عوارض  
 کے ساتھ اس وقت یہ بھی ہوتا ہے کہ اشتہا بگڑ جاتی ہے۔  
 اس لئے اس وقت مناسب یہ ہے کہ ٹکے لینا سے، جو بغیر کسی  
 شدت و تکلیف کے عمل کرنے والے ہوں۔ معدہ کی غذا وغیرہ کو  
 نیچے اتارنے کی کوشش کریں (بشرطیکہ متلی نہ ہو)، مثلاً آؤ بخار  
 اور قدرے شیر خشت کھلائیں۔ پھر جب غذا کی خواہش  
 اپنی حالت پر لوٹ آئے، تو کھانا کھائیں (اور بھوک کی زیادہ  
 ضبط نہ کریں؛ کیونکہ ان لوگوں میں دیر تک فاقہ کرنا مضر ہے)۔  
 علاوہ انہیں جن لوگوں کے بدن  
 بھوک کی ضبط مرطوب اور خشک بدن والوں میں  
 مرطوب ہوتے ہیں، اور مرطوب  
 بھی اصلی اور طبعی ہوتی ہے (یعنی جن لوگوں کے بدن میں طبعاً  
 رطوبت زائد ہو ا کرتی ہے، مثلاً بچے، وہ جلد تحلیل ہونے کی  
 صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ لوگ خشک بدن والوں  
 کی طرح بھوک برداشت نہیں کر سکتے۔ ہاں، اگر ان کے بدن  
 میں جو براعضار کی اصلی رطوبتوں کے علاوہ دوسری رطوبتیں  
 بھری ہوئی ہوں، نیز وہ (روسی نہ ہوں، بلکہ) بہتر، مناسب  
 اور اس قابل ہوں کہ طبیعت انہیں "غذا یرا بفعل" کی شکل  
 علی ان مرطوبی الا بدن بالمرطوبۃ  
 الطبیعیۃ متھینون لمرعۃ  
 التحمل فلا یصابون علی الجوع  
 صبریاً بسی الا بدن الا ان ینکونوا  
 مملوین من رطوبات غیرا لتی  
 ہی فی جوارہا اعضاھما ذ  
 کانت جیدۃ موافقۃ قابلاً  
 لان تجلیھا الطبیعیۃ الی الغذاء  
 البتام بالفعول

میں پورے طور پر تبدیل کر سکے، (تو ایسے مرطوب لوگ بھی بھوک کی برداشت کر سکتے ہیں) \*

والشراب علی الطعام من اضر الاشياء لانه سر یع المضم والنفوذ فینفذ الطعام ولم ینضم فیو، ث السداد والعفوة

شراب خوار کے بعد کھانا کھانے کے بعد شراب پی لینا بہت ہی مضر ہے (خواہ شراب مزوج ہی کیوں نہ ہو)؛ کیونکہ شراب زود ہضم اور سریع النفوذ ہوا کرتی ہے؛ اس لئے خوار کو غیر منضم حالت ہی میں نفوذ کرا دیتی ہے (یعنی شراب کے ساتھ کچھ ایسے اجزاء غذائیہ عروق میں نفوذ کر جاتے ہیں جو شراب میں حل ہو جاتے ہیں، اور جنکو ابھی معدہ میں کچھ دیر اور بھی رہنا اور ہضم ہونا تھا)، جس سے سدے اور عفونت پیدا ہو جاتی ہے \*

والحلاوات تسرع ایدرات السداد لجذب الطبیعة لها قبل المضم والسداد توقع فی اضر اض کثیرة منها الاستسقاء

حلوے اور مٹھائیاں میٹھی چیزیں (حلوے اور مٹھائیاں) بھی سدے بہت جلد پیدا کر دیتی ہیں؛ کیونکہ طبیعت میٹھی چیزوں کو ہضم ہونے سے پہلے ہی (رغبت و محبت کی وجہ سے) جذب کر لیتی ہے۔ اور سدوں سے بہت سے امراض پیدا ہوا کرتے ہیں، جن میں استسقاء بھی ہے \*

وغلظ الهواء والماء لاسیما فی الصيف مما یفسد الطعام فلا یاس ان یشرب علیہ قد حمن وجا و ماء حار طین فیہ عود ومصطکی

ہوائے غلیظ اور آب غلیظ ہوا کی غلظت اور پانی کی غلظت، علی الخصوص اگر میوں میں، ایسے اسباب میں سے ہیں، جن سے (معدہ اور آنتوں کے اندر) خوار بگڑ جایا کرتی ہے (اور ہضم خراب ہو جاتا ہے)؛ اسلئے ایسے موقع پر اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ کھانا کھانے کے بعد ایک پیالی شراب مزوج پی لی جائے، یا پانی میں عود و مصطکی (یا دوسرے عطریات ہاضمہ) جو ش دیکر گرم گرم پی لیا جائے \*

ہوائے غلیظ: ہوا میں غلظت اُس وقت حاصل ہوتی ہے، جبکہ اسکے ساتھ اجزاء مائے اور اجزاء ارضیہ مل جاتے ہیں۔ اگر ایسی صورت میں ہوا کے اندر گرمی بھی ہو، جیسا کہ موسم بہار میں دیکھا جاتا ہے، تو اس سے ہضم بگڑ جاتا ہے۔ چنانچہ ایسے مرطوب موسم گرمی میں ہیضہ، تھمہ، اور ہضمی

کی وارداتیں بکثرت ہوا کرتی ہیں +

**آب غلیظ :** پانی کے ساتھ بسا اوقات ایسے اجزاء ارضیہ محلول و مخلوط ہوتے ہیں، جو فعل ہضم میں رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی قسم کے پانی کو طبی اصطلاح میں ”غلیظ“ کہا جاتا ہے۔ ورنہ اگر ایک ساتھ مفید نمکیات اور اجزاء ہاضمہ لے ہوں، تو عمل ہضم تیز ہو جاتا ہے، اور ایسا پانی اجزاء غذا ائیر کو جلد ہضم کر کے معدہ و امعاء سے جلد نفوذ کر جاتا ہے +

ومن كانت احتشاءه حاسية **حرارتِ اشتاء** جن لوگوں کے اشتاء (علی الخصوص جگر و منہ) قویۃ فاذا تناول طعاما غلیظا میں بہ شدت حرارت ہوتی ہے، ایسے لوگ جب کوئی غلیظ فکثیرا ما یعرض ان یصیر طعامه غذا کھالیتے ہیں، تو بسا اوقات اُن کی غذا ریاح کی شکل میں سر یا حامدۃ للمعدة و نواجیھا تبدیل ہو جاتی ہے، جو معدہ کو، اور اسکے آس پاس والعلۃ المراقیہ من ذلك دوسرے اعضا کو بوجھ لادیتی ہے۔ عِلَّتِ هَـرَاقِیْہ (جو

التخولیا کی ایک قسم ہے) اسی قبیل سے ہے۔ (یعنی التخریبات مرانی گاہے اسی طرح پیدا ہوتا ہے) +

**غذائے لطیف و غلیظ** اب شیخ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کا معدہ قطعاً خالی ہو، بھوک کی شدت ہو، بھوک کی حالت میں اور فاقد کی وجہ سے معدہ میں صفراء کا انصباب بھی نہ ہو چکا ہو، ایسے لوگوں کو اگر ایک وقت میں دو قسم کی، لطیف و غلیظ، غذائیں کھانی پڑیں، تو دونوں کو ایک ساتھ نہ کھانا چاہیے، بلکہ دونوں کے درمیان ہملت دینی چاہیے:

و خالی المعدة اذا تناول لطیفاً جن لوگوں کا معدہ (بہت ہی) خالی ہوتا ہے، جب اشتملت علیہ معدتہ فان تناول غذائے معدہ کی حالت میں کوئی لطیف غذا کھالیتے ہیں، تو بعد لا غلیظاً نفرت عنه المعدة انکا معدہ ایسی غذائے لطیف پر زکثرت شوق سے (اچھی طرح) ولم تفضله فیفسد اللہم لالا ان حاوی ہو جاتا، اور اسکو اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے۔ یجعل بینہما مہلة و لا ولی ان یقدم لیکن اگر اس کے بعد (ساتھ کے ساتھ) کوئی غلیظ غذا کھالیتا فی مثل هذه الحالة الغلیظة قلیلا ہے، تو معدہ اس سے نفرت کرتا ہے، اور اسے ہضم نہیں فان المعدة تخرج لاجبین عن اللطیف کرتا ہے جس سے وہ غذا بگڑ جاتی ہے۔ ہاں، اگر ان دونوں قسم کی غذاؤں کے درمیان ذاتی (ہملت) دیدی جائے (کہ معدہ کے اندر وہ غذائے لطیف ہضم ہو جائے)

تو یہ شکایت نہ پیدا ہوگی۔ ایسی حالت میں بہتر یہی ہے کہ غلیظ غذا کچھ قبل کھائی جائے (تاکہ تھوڑی دیر کے بعد جب لطیف غذا واردِ معدہ ہو تو دونوں ایک ساتھ ہضم ہو جائیں) چنانچہ ایسی حالت میں معدہ غذائے لطیف کی طرف توجہ کرنے اور اسے ہضم کرنے میں کمزوری نہیں دکھاتا ہے۔

اگر کھانے والا بہت زیادہ کھا جائے (اور اور رتے) فسادِ غذائے معدہ بُری طرح پیٹ بھر لے، یا معدہ کے اندر کی غذا کسی حرکت (مثلاً بقیعہ شدیدہ ورزش) سے بقیعہ شدہ طور پر پھینٹی جائے (تَخَضُّضُ خَضُّضُ) یا (پانی وغیرہ بکثرت) پینے سے اس میں گڑ بڑی ہو جائے، تو فوراً رتے کے ذریعہ معدہ کی غذا کو نکال ڈالنا چاہیے۔ لیکن اگر رتے کا وقت گزر جائے (اور معدہ کی غذا راءِ معاء کی طرف منحدر ہو جائے)، یا کسی وجہ سے رتے کرنا دشوار ہو، تو تھوڑا تھوڑا گرم پانی پلانا چاہیے کیونکہ گرم پانی امتلاء کو نیچے اتار دیتا ہے (امتلاء کو مواء کو دستوں کے ذریعہ خارج کرنے میں آنتوں کی امداد کرتا ہے)، اور نیند لے آتا ہے۔ چنانچہ جب نیند آنے لگے، تو بستر پر بیٹ جائے (اور نیند کو نہ بھگاٹے)۔ اور جتنا جی چاہے، سوتا رہے (یعنی خوب سوئے)۔

اگر یہ تدبیر کارگر نہ ثابت ہو، یا یہ کہ (کسی وجہ سے) اس تدبیر کے کرنے کا موقع نہ حاصل ہو، تو (آثار و قرائن) اور علامات سے (غور کرنا چاہیے)۔ اگر بذاتِ خاص طبیعت ہما یطلق بالرفق اما المحسوس ہی اپنی قوت سے دفع کر دے، تو خیر، ورنہ ہلکی سہل دواؤں بمثل الاطریفل والجلبجین المسهل سے طبیعت کی امداد کی جائے۔ چنانچہ گرم مزاج لوگوں کے اور مخلوطا بشئی من الصعتر المربی لئے تو اطرِ فیل اور گلقد مسهل جیسی چیزیں مناسب ہوں گی واما المبرود بمثل الکسونی (خواہ صرف یہی دونوں چیزیں دی جائیں)، یا ان کو صعتر

واذا اضطرر الالکل فی التملی  
او تَخَضُّضُ مَا فِی مَعْدَتِهِ حَرَكَةً  
اَوْ شَوْشَةً شُرِبَ فَنَلِیْبًا دَرَجَةً  
اِلَى الْقِیَافَاتِ اَوْ تَعْدَرُ  
الْقِیَ شَرِبَ الْمَاءَ الْحَمَاسَ قَلِیْلًا  
قَلِیْلًا فَانْهَیْ حِدَّ السَّامِ  
وَيَجْلِبُ النِّعَاسَ فِی لِقَیْ نَفْسِهِ  
وینام کم شاء

فان لم یکن ذلک او لم یتیسر  
تَامَلْ فَاِنْ كَفَتْ اِنْطِیْعَةُ الْمُوْتَةِ  
بَالِدٍ فَعَرِیْهَا وَنَعْمَتْ وَكَلَامُهَا  
بِمَا یُطْلَقُ بِالرَّفَقِ اَمَّا الْمَحْسُوسُ  
فَبِمَثَلِ الْاَطْرِیْفِلِ وَالْجَلْبَجِیْنِ الْمَسْهَلِ  
اَوْ مَخْلُوطًا بِشَیْءٍ مِنَ الصَّعْتَرِ الْمَرْبِیِّ  
وَاَمَّا الْمَبْرُودُ فَبِمَثَلِ الْكُسُونِیِّ

والشہر یا سرائن والتمری

مرئی کے ساتھ ملا کر دیا جائے ؛ اور سرد مزاج لوگوں کے لئے  
جوارش کمونی، جوارش شہر یاراں، اور جوارش شہر تری  
مناسب ہونگی +

ولان یمتلی البدن من الشراب

(استلار اگرچہ ہر صورت میں مضر ہے، مگر مشروب

خیر من ان یمتلی من الطعام

کا استلار اتنا مجرب نہیں ہے، جتنا کہ ماکولات کا۔ کیونکہ

مشروبات خواہ از قسم شراب ہوں، یا شربت، یا پانی،  
غذا کے مقابلہ میں زود ہضم ہوتے ہیں، اور یہ خود بخود  
اعضاء اور عروق میں بہ سرعت نفوذ کر کے پیشاب و بول  
کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں) +

ومما هو جید ان یتناول

[مفید نسخہ] ایسی غذا کے لئے (جو بیقاعدگی کی وجہ سے

الصبر علی مثل هذا الطعام

معدہ میں بگڑ گئی ہو، اور جسے آنتوں کی طرف روانہ کرنا

قدر ثلث حصات او یوخذ

مقصود ہو) ایک ابھی دوا یہ ہے کہ بعد رتین نخود ایلوا

نصف درہم صبر و نصف

یا نصف درہم ایلوا، نصف درہم ملک الانباط

درہم ملک الانباط و دانتق

اور چار رتی بورہ ارمنی (ملا کر) کھلایا جائے۔ اس سے ہلکی

بوسرق و مما هو خفیف حصان او

چیز یہ ہے کہ ملک البطم دوا تین چنے کے برابر کھلایا جائے

ثلث من ملک البطم و ربما جعل معہ

گا ہے ملک البطم کے ساتھ ہمزون (یا اس سے کم) بورہ

مثله او اقل منه البورق و مما هو

ارمنی ملا لیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں ایک نہایت اچھی چیز

محمود جد اشئی من الکافیتمون

یہ بھی ہے کہ شراب کے ساتھ کسی قدر انقیسوم استعمال

مع شراب

کیا جائے +

وان لم یحصل شی من ذلک نام

اگر ان تدابیر مذکورہ میں سے کوئی تدبیر حاصل نہ ہو

نوماً طویلاً و ہجر الغذاء یوماً

ایا: اگر ان تدابیر سے کوئی نفع حاصل نہ ہو، یا: اگر ان

واحداً فان خفت استحم و کمد

میں سے طبیعت میں کسی کی برداشت نہ ہو تو دیر تک

ولطف الغذاء

سونا چاہئے، اور ایک دن غذا ترک کر دینی چاہئے

(یعنی دوسرے دن فائدہ کرنا چاہئے)۔ پھر جب پیٹ کا  
لے ملک الانباط۔ درخت پستہ کا گوند + ملک البطم = درخت جتہ انخضراء (بین) کا گوند +

گرانی دور ہو جائے، تو حام کرے، (مقوی معدہ گرم دواؤں سے) معدہ کی بحکیمہ کرے، اور ہلکی غذائیں استعمال کرے +  
لیکن اگر ان ساری باتوں کے باوجود غذا (جمعی طرح) منہضم نہ ہو، اور بدن میں گرانی، تمدد، اور کسل پیدا ہو جائے، تو بھجنا چاہئے کہ ان اغذیہ کے فضلات (عروق) میں منجذب ہو گئے، اور ان کی وجہ سے عروق میں استلا، ہو گیا ہے؛ کیونکہ غذا کی زیادتی کی صورت میں اگر اتفاقاً معدہ کے اندر انہضام ہو بھی جاتا ہے، تو عروق میں جا کر ان کا انہضام کم ہی ہونے پاتا ہے، بلکہ یہ خام (اور فاسد) غذائیں رگوں میں رہ کر تمدد پیدا کرتی ہیں؛ بلکہ بعض اوقات ان سے رگیں پھٹ جاتی ہیں، اور بعض اوقات کسل و ماندگی اور انگریزی و جمائی کی باعث بن جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں علاج یہ ہے کہ سہل دوائیں استعمال کریں، جو عروق سے مواد کو خارج کرنے والی ہوں +

لیکن اگر اس سے مذکورہ بالا شکایتیں نہ پیدا ہوں، بلکہ محض بھکان لاحق ہو جائے، تو کچھ عرصہ کے لئے خاموشی و سکون اختیار کرنا چاہئے (یعنی مادہ میں تحریک نہ دینی چاہئے) تاکہ طبیعت شامخوہی اصلاح کر لے۔ پھر اگر یہ بھکان باقی رہے، تو اس مخصوص قسم کا علاج کرنا چاہئے، جسکو ہم عنقریب بتانے والے ہیں +

سن رسیدہ لوگوں کی غذا سن رسیدہ لوگوں کا بدن اتنی غذا قبول نہیں کرتا ہے، جتنی کہ جوانی کے عالم میں قبول کیا کرتا ہے؛ بلکہ ان کی غذا فضلات کی شکل میں تبدیل ہو جاتی ہے، اسلئے انہیں اتنی غذا نہ کھانی چاہئے، جتنی کہ پہلے سے عادت پڑی ہوئی ہے، بلکہ اس سے کم بھی کھانا چاہئے +

فان لم یستمری مع هذا کله و  
اثقل و مدد و اکسل فاعلم انه  
قد امتلاء العروق من فضوله  
فان الغذاء اکثر المفرط و ان  
عرض له ان ینضم فی المعدة فانه  
قلما ینضم فی العروق بل ینقی  
فیہا نیئا یمد دھا و بر بما صدعھا  
و یورث کسلا و تعباً و تمطیبا  
و ثناء یا فلیعالج بما یسهل من  
العروق

فان لم یحدث ذلك بل اورث  
اعیاء فقط فلیسکن مدته ثم  
لیعالج النوع العارض من  
الاعیاء ان بقى بما سئل کره

ومن اوغل فی السن فلا یقبل  
بلانه من الغذاء ما کان یقبله  
وهو شاب فیصلر غذاؤہ فضولا  
فلا یاکلن قدر العاده بل  
دونہ

و معتاد تغلیظ التدبیر اذ الطف التدبیر دخل من الهواء فی المنفذ قدس ما کان یشغله غلظ التدبیر و لیس یشغله الا ان لطفت التدبیر فکما یعود الی التغلیظ یحدث فیہ انسداد

زیادہ کھانے کی عادت جو لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں ریا: جو لوگ اغذیہ غلیظہ بکثرت کھانے کے عادی ہوتے ہیں وہ ایک سخت (ملطیف شروع کر دیتے ہیں) یعنی ہلکی غذائیں تو پڑی مقدار میں کھانے لگ جاتے ہیں، تو ان کے مجاری و مسالک (عروق و منافذ) میں جتنی جگہ زیادہ کھانے سے بھرا کرتی تھی، اور اب کم کھانے سے وہ جگہ خالی ہو گئی ہے، اتنی جگہ میں ہوا بھر جایا کرتی ہے۔ اور پھر جب ایسے لوگ ایک سخت (غلیظہ غذائیں بکثرت کھانا شروع کر دیتے ہیں، ان (کے عروق و مسالک) میں (صحیح مضمّن نہ ہونے کی وجہ سے) سدے پیدا ہو جاتے ہیں \*

قرشی کہتے ہیں: ”شیخ کا یہ کلام نہایت ہی مشکل ہے؛ کیونکہ اگر ملطیف غذا سے ریا: کم کھانے سے مراد یہ ہے کہ لطیف غذائیں استعمال کی جائیں، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مافی العروق کا حجم کم ہو جائے، اور اس خلاف کو ہوا سے بھرنے کی ضرورت پیش آئے، کیونکہ غذائے لطیف اُسے کہتے ہیں، جس سے رقیق خون پیدا ہو، اور اسکے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کم بھی ہو، اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ غذائیں مقدار میں کم استعمال کی جائیں، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ عروق و منافذ میں ہوا داخل ہو جائے۔ یہ تو اُس وقت لازم آ سکتا ہے، جبکہ رگیں اُسی قدر کشادہ رہیں، جس قدر زیادہ کھانے کے وقت کشادہ رہا کرتی ہیں؛ تاکہ خلاف کو پر کھنے کے لئے ہوا کے بھراؤ کی ضرورت پڑے؛ بلکہ رگوں میں جب مافی العروق یعنی خون و اخلاط کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔ تو رگیں تنگ ہو جایا کرتی ہیں، اور انکا جوت چھوٹا ہو جاتا ہے“

قرشی کا یہ اعتراض اپنی جگہ پر بالکل درست اور اٹل ہے، اور یہ بالکل صحیح ہے کہ خون اور رطوبات کی کمی کے وقت عروق کا قطر گھٹ جایا کرتا ہے، اور طبیعت کو شش کرتی ہے کہ ان رگوں کا دباؤ خون پر تقریباً بر حالت میں ایک درمیانی درجہ پر قائم رہے \*

لیکن یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر کسی وجہ سے عروق کے اندر ہوا داخل ہو جائے، جس کی دوسری صورتیں ممکن الوقوع ہیں، مثلاً دریدوں کا بھٹ جانا، اور مقام اشتقاق کا کھلا رہ جانا، تو عروق میں سدے ضرور پیدا ہو جاتے ہیں \*

اسی طرح اس موقع پر اس قدر ضرور صحیح ہے کہ زیادہ کھانے والا شخص جب ایک سخت ہلکی غذائیں کھانے



لیگنا، اور پھر اس کی عادت کے بعد یک تحت غذا میں بکثرت کھانے لگیگا، تودے پیدا ہو جائینگے؛ کیونکہ لطیف غذاؤں کی عادت کے بعد غلیظ غذاؤں کا ہضم ہونا دشوار ہے، اور جب اچھی طرح غذا میں ہضم نہ ہوگی، تودے پیدا ہونے کا احتمال بہت غالب ہے +

والا غذایۃ الحارۃ یتدارک مضرھا **مضرت غذائی صلیح** گرم غذاؤں کی مضرت کا تدارک مہوکی کنجبین خصوصاً بالکنجبین لاسیما البروری فانہ سکنجبین بروری ہو گیا جائے؛ کیونکہ سکنجبین کی ساری قسموں میں انفع انواع السکنجبین ان کان من سکنجبین بروری ہی سب سے زیادہ مفید ہے، بشرطیکہ یہ شکر سکر وان کان عسلیا فالساذج سے تیار کی گئی ہو (سکنجبین سکرٹی)؛ لیکن اگر شہد سے تیار کی منہ کا فی ہو تو سکنجبین سادہ ہی کافی ہے +

والباردة یتبعھا ماء العسل وشرابہ ٹھنڈی غذاؤں کی مضرت کا تدارک اس طرح کیا جائے کہ ان کے بعد ماء العسل، شراب شہد، یا جوارش کمونی کا استعمال کیا جائے +

والغلیظ یتبعھا رطرا طرا سکنجبینا قوی البروری یتبعھا باردا مزاج شیا من الفلاقلی والقودنجی غلیظ غذاؤں کی مضرت کا تدارک گرم مزاجوں میں اس طرح کیا جائے کہ ایسی غذاؤں کے بعد سکنجبین بروری استعمال کی جائے، جس کے بزور (اپنے فعل تلطیف و تفتیح میں) قوی ہوں + اور ٹھنڈے مزاجوں میں قدرے جوارش فلاقلی یا جوارش قودنجی کھلائی جائے +

والا غذایۃ اللطیفۃ حفظ للصحة و اقل معونة للقوة والجلا والغلیظة بالصند لطیف اور غلیظ غذا میں **لطیف غذا میں** اگرچہ صحت کی خوب حفاظت کرتی ہیں (کیونکہ ان سے بدن میں ایسے فضلات کم بنتے ہیں، جو موجب مرض ہو سکتے ہیں؛ نیز یہ آسانی کے ساتھ منہضم ہو کر بول یا تحلیل بن جاتی ہیں)، لیکن قوت اور زور کئے لطیف غذا میں زیادہ مناسب نہیں ہیں (کیونکہ لطیف غذاؤں سے رقیق خون بنا کرتا ہے)۔ اور غلیظ غذا میں اس بارہ میں برعکس ہیں +

۱۰ سکنجبین بروری میں سرکہ اور قوام شکر یا شہد کے علاوہ بہت سی دوائیں از قسم بنزوس (تخم) پڑتی ہیں؛ اور سکنجبین سادہ میں محض سرکہ اور قوام شکر یا قوام شہد ہوتا ہے +

فمن احتاج الى جلد واحتاج  
بسببه الى اغذية قوية اليكموس  
ترصد الجوع الشديد وتناول  
منها غير الكثرة ليضمهم

واصحاب الرياضات والتعب  
الكثير احل للاغذية الغليظة  
ومما يعينهم على هضمها قوة  
نومهم واستغرا قهم فيه

لكنه يعرض لهم لكثرة ما يعرقون  
ويتخلل من ابدانهم ان يسلب  
اكبادهم من الغذاء ما لم  
ينضم بعد فيهضهم لاهراض  
قنالة في اخر العمر او في اوله و  
خصوصا وهم يغتروا  
بهمهم الذي لهم من  
نومهم الذي يبطل اذا عرض  
لهم سهر متواتر خصوصا اذا  
شاخوا

اسلئے جن لوگوں کو زور و طاقت کی ضرورت ہو اور مثلاً  
مشقت کرنے والے مزدور اور گشتی لڑنے والے پہلوان،  
اور اس ضرورت کی وجہ سے وہ قوی الیکموس غذاؤں (اغذیہ  
غلیظہ) کے محتاج ہوں، انہیں چاہئے کہ وہ سخت بھوک (ادب  
بھی اشتہاء) کا انتظار کریں، اور ایسی غذا ایں جب کھا کر  
تو بہت زیادہ نہ کھالیں، تاکہ یہ اچھی طرح ہضم ہو جائیں  
(کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ غلیظ غذا ایں دیر ہضم ہوا کرتی ہیں)۔  
ریاضت و مشقت کر نیوالے ریاضت اور مشقت کرنے والے  
غلیظ غذاؤں کے زیادہ متحمل ہو سکتے ہیں (یعنی غلیظ غذا ایں  
انکے بدن میں آسانی کے ساتھ ہضم ہو جاتی ہیں)۔ ان لوگوں  
میں جن امور و اسباب سے غلیظ غذاؤں کے ہضم میں  
اہلاد ملتی ہے، ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ انہیں  
نیمدغوب گہری اور سخت آتی ہے۔

لیکن چونکہ (ریاضت و مشقت کے وقت) ان کے  
بدن سے پسینہ بکثرت خارج ہوتا ہے (اور رطوبات غذائیہ  
معدہ سے اعضا کی طرف بکثرت منجذب ہوتے ہیں)، اور انکے  
بدن سے رطوبات (بکثرت) تحلیل ہوتے ہیں، اس لئے  
ان کے جگر غذا کو (رطوبات غذائیہ کو) غیر منضم ہونے ہی  
کی حالت میں جذب کر لیا کرتے ہیں، چنانچہ یہ لوگ آخر  
عمر میں، یا اول عمر ہی میں، مملک امراض کا نشانہ بننے کے  
لئے آمادہ رہتے ہیں، علی الخصوص اس وجہ سے کہ اپنے  
ہضم پر مغرور اور نادان ہوتے ہیں، جو انہیں (جوانی کے  
زمانہ میں ان کی گہری) نیمد کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے؛  
حالانکہ ان کی نیمد (اسکے بعد) متواتر بیداری کی وجہ سے  
باطل ہو جاتی ہے؛ خصوصاً جبکہ یہ بوڑھے ہو جاتے

لے بعض نسخہ نہیں ہوتا، خصوصاً جبکہ یہ لوگ خام کرتے ہیں، (خام کو چونکہ بدن میں رطوبات اور بھی زیادہ خارج ہوجاتے ہیں، اسلئے بہت کاغذ ہوا ہے)۔

ہیں :

والفواکہ المرطبة انما تتوا فوق  
المتعبين المرطبين المرطبين  
في الصيف وان يوكل قبل بطعام  
وهي مثل المشمش والتوت والبطيخ  
والخوخ ولا جاص

نواکر رطبہ [ترمیمیوں کے لئے مناسب نہیں ہوتے بلکہ محض ان لوگوں کے لئے مناسب ہوتے ہیں، جو محنت و مشقت کرتے رہتے ہیں۔ اور صغراوی مزاج ہوتے ہیں، اور وہ بھی موسم گرما میں۔ ترمیموں کو غذا سے پہلے کھانا چاہئے۔ ایسے ترمیموں سے یہ ہیں: زردالو (تازہ خوبانی)، توت، تربوز، دغیر، لوزہ، شفتالو، آلو بخارا (تازہ آلو بخارا) اور اسی قسم کے دوسرے میوے شامل ہیں (مگر ان میں انکونا انجیر جیسی چیزیں شامل نہیں ہیں، جو غذا، خالص کے قریب ہوتے ہیں)۔

اگر ایسے لوگ (صغراوی اور محنت و مشقت کرنے والے لوگ) اپنی تدبیر و اصلاح کے لئے ان تازہ پھلوں کے علاوہ دوسری چیزیں استعمال کریں (جو اسی طرح مرطب ہوں، مثلاً شراب مخدوم، اور مار الشعیر وغیرہ) تو بہتر ہے؛ کیونکہ جو چیزیں خون میں مائیت کو بڑھا دیتی ہیں، اور جن چیزوں میں بدن کے اندر اسی طرح جوش و غلیان پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح میوہ جات اور پھلوں کے پانی میں باہر ہوا کرتا ہے، ایسی چیزیں اگرچہ بعض اوقات وقتی طور پر نفع پہنچا کر تھیں، مگر یہ خون کو متعفن کرنے کے لئے آمادہ اور تیار کر دیتی ہیں۔

یہی حال ان چیزوں کا بھی ہے جو خون میں کچے خلط بڑھاتی ہیں، مثلاً کھیر اور گڑھی؛ اگرچہ ایسی چیزیں گاہے گیم مزاجوں کو اور گرمی کے اوقات میں (فائدہ بھی پہنچا دیتی ہیں)۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اس قسم کی غذاؤں کی کثرت کرتے ہیں، وہ بخاروں میں مبتلا ہونے کے لئے خوب تیار رہتے ہیں؛ اگرچہ یہ چیزیں اول میں ٹھنڈک پہنچاتی ہیں اور

وان يدبروا بغيرها فهو احب  
فان كل ذلك مما يملأ الدم  
مائتة ويغلي في البدن غليان  
عصا سرات الفواكه في خارج  
وان كان ربما نفع في الوقت  
فانه يهثئ للعفونة

وکن لک کل ما یملا الدم خلطاً  
نیا وان کان ربما نفع کالغشاء  
والنشد ولذلک ما کان المستلکون  
من هذه الاغذية معرضین  
للحمیات وان بردت فی اول  
الامر

حرارت کی مضرتوں کو اُس وقت زائل کر دیتی ہیں) :

واعلم ان الخلط المائي ربما  
عرض له ان يصير صديداً  
وذلك اذا لم يتحلل وبقى في الفرق وقت هو طاس، جبکہ یہ تحلیل نہیں ہوتے، اور عروق میں پڑ  
یہ بھی واضح رہے کہ گاسے اخلاط مائے رعنوت  
کی وجہ سے "صدیدی" ہو جایا کرتے ہیں، اور ایسا اُس  
رہ جاتے ہیں +

"اخلاط مائے" سے رقیق القوام اخلاط مراد ہیں، خواہ ان کا مزاج کچھ ہی ہو؛ اور "اخلاط صدیدی" سے مراد یہ ہے کہ ان میں حدت و حرارت اور کسی قسم کا لذع پیدا ہو جائے، جیسا کہ رطوبات میں عام طور پر  
پڑے رہنے اور متعفن ہونے سے لاحق ہو جایا کرتا ہے، گیلانی +

وهو كذا اذا استعملوا الرياضات  
قبل ان يجتمع هذه المائيات  
بل كما كانوا يتناولون من  
الفواكه يرتاضون ايضا تحلل  
تلك المائيات وقل تضارهم  
يها  
جب اس قسم کے لوگ (تازہ پھلوں کے بکثرت  
کھانے والے لوگ) خون کے اندر ان مائیتوں کے اکٹھا ہونے  
سے قبل ہی ورزش کر لیتے ہیں۔ بلکہ جب یہ لوگ ان پھلوں  
کے کھاتے ہی ورزش کر لیتے ہیں۔ تو یہ مائیتیں تحلیل  
ہو جاتی ہیں۔ اور ان کا سرور و نقصان گھٹ جاتا ہے (ایسی  
صورت میں یہ لوگ ان میوہ جات کے بُرے اثر سے مامون  
و محفوظ ہو جاتے ہیں) +

واعلم ايضا انه اذا كان في الدم  
خلط خام او مائي متعرا يلتصق  
بالبدن فيقل الغذاء  
یہ بھی واضح رہے کہ جب خون میں خام یا رقیق  
اخلاط (بکثرت) ہوتے ہیں، تو اعضاء کے ساتھ اجزاء خون  
کے التصاق و چسپیدگی میں رکاوٹ ڈال دیتے ہیں، اسلئے  
بدنی تغذیہ (اور اعضاء کی پرورش لازماً) کم ہو جاتا ہے +

وخلق بمن ياكل الفاكهة ان  
يمشي بعدها ثم ياكل عليها  
لتنزلق  
جو لوگ فواکہ استعمال کریں، ان کے لئے بہتر یہ ہے  
کہ اس کے بعد کچھ چل قدمی کریں، اور اس کے بعد غذا کھائیں  
تاکہ (غذا کی نقل و حرکت کے ساتھ) فواکہ بھی پھسل جائیں +

ولاغذية التي تولد المائية  
والخلط الغليظ اللزج والملاصق  
فانها تجلب الحميات لتعفن المائي  
بقول فواکہ کی کثرت جن غذاؤں سے مائیت، اور غلیظ اللزج  
ٹھیک نہیں ہے اور صرف اسی اخلاط پیدا ہوں، وہ بخار  
کی باعث ہو کرتی ہیں؛ کیونکہ ان کا مائی حصہ تو خون میں

منہا للدم وتسديد اللزجة والغليظة عفونت کا باعث ہوتا ہے، اور غلیظ و لزج اخلاط سے  
منہا للمجاسری والما سر و تسخین مجاری و سالک میں سرے پیدا ہو جاتے ہیں، اور صفراوی  
المجاسری منہا للبدن و حدۃ اخلاط سے بدن میں سخرنت حاصل ہو جاتی ہے، اور جو خون  
الدم المتولد عنہا ایسی غذاؤں سے بنتا ہے، اُس میں حدت ہوتی ہے +

والبقول المر اسریۃ ربما کثر بقول حمراۃ رکڑوی اور چرپرہی سبزیاں  
نفعها فی الشتاء کما ان التمهۃ ربما جیسے رائی، سرسوں، سویا، میتھی کے ساگ اور کرملے وغیرہ  
کثر نفعها فی الصيف بسا اوقات سردیوں میں بہت ہی مفید ثابت ہوتے ہیں؛  
جس طرح پھکی سبزیاں را اور پھکی ترکاریاں، مثلاً خرفہ  
پالک، کدو، لکڑی وغیرہ) بسا اوقات گرمیوں میں نافع ثابت  
ہوتی ہیں +

ومن صا سرائی ان ینال من الاغذیۃ انغذیۃ رویۃ جن لوگوں کو (کسی وجہ سے) بری غذا میں کھانی  
المردیۃ فلیقل المرات ولا پڑیں۔ انہیں چاہئے کہ (دن رات میں) کھانے کی تعداد  
یوا ترو لیخلط ہا ما یضادھا (مرات اکل) کم کر دیں، یعنی پے درپے نہ کھائیں رتا کہ جو  
فان تاذی بالحلوشرب علیہ غذا، وارومعدہ ہو، وہ پورے طور پر ہضم ہو جائے، اور  
الحامض من الخل والسرمان فضلات بدن کے اندر زیادہ اکٹھے نہ ہونے پائیں؛ اور ان  
المن وسکنجین الخل والسفرجل غذاؤں کے ساتھ (بطور مصلح) کوئی ایسی چیز ملا دیں جو ان کی  
ونحوۃ وتعمد الاستفراغ مصناد ہوں؛ مثلاً اگر کوئی شخص میٹھی غذاؤں سے متا ذی  
ہو (یعنی اگر کسی شخص کے مزاج کے لئے میٹھی غذا میں نامناسب  
ہوں، اور وہ اس کے استعمال سے ضرر پاتا ہو) تو اُس سے  
چاہئے کہ میٹھی غذاؤں پر کوئی کھٹی چیز کھائے، مثلاً سرکہ، انا  
مینخوش، سکنجین سرکہ، اور بھی وغیرہ؛ اور استفراغ (بعموت  
تے) کی پابندی کر لے +

ومن تاذی بالحامض تناول علیہ اور اگر کوئی شخص (اپنے مخصوص مزاج کی وجہ سے)  
العسل والشراب العتیق وذلك ترش چیزوں سے ضرر پاتا ہو، تو اُس سے چاہئے کہ ایسی غذاؤں  
قبل النضج ولا انفصام پرشہاد و شراب عتیق (شراب کنہ) استعمال کرے۔ یہ بھی

یا در کھوکھ اصلاح کے لئے جو پہلی غذا کے بعد کوئی دوسری چیز استعمال کی جاتی ہے، تو اسے جاسے کہ پہلی غذا کے پک چکنے اور منہ منہ ہو جانے سے قبل استعمال کی جائے، تاکہ معدہ کے اندر دونوں چیزیں مخلوط ہو جائیں اور ایک کی قدرت دوسری سے ٹوٹ جائے) +

یہاں مٹھاس کی اصلاح ترشی سے بتائی گئی ہے، اور ترشی کی مٹھاس سے، نیز اس اصلاح و تدبیر میں ایک غذا کی، اصلاح دوسری غذا سے، یا کسی ایسی چیز سے بتائی گئی ہے جو غذاؤں کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے، مثلاً سرکہ، شہد وغیرہ، لیکن اگر ترشی کی اصلاح کے لئے کوئی دوا استعمال کی جائے، اور ترشی کا پورا مقابل اور کلی، خدا و اختیار کیا جائے، تو وہ دوا یورقی ہے، جس میں شوربیت ہو، محوشت اور بربیت ایک دوسرے کی قطعی مضاد ہیں، اور ایک دوسرے کی حدت کو قطعی توڑ دیتی ہیں +

وکن لک لیتد اسر لک اذی الدسم  
بالعقص مثل الشاہلو ط و  
حب الاس و الخروب الشامی  
والبنق والزعرور و بالمر  
مثل الراسن المر و بالمالح  
والحرلیف مثل الکوامین و التوم  
و البصل و بالعکس  
اسی طرح چکنی (دوغنی) چیز کی اذیت و ضرر رکھتا  
تدارک اور اسکی اصلاح کیسی (یکٹھی) چیزوں کی جائے،  
مثلاً شاہ بلوط، حب الاس، خرنوب شامی، بنق (بیر)،  
زعرور، یا اسکی اصلاح کر دے چیزوں سے کی جائے، جیسے  
راسن تلخ، یا اس کی اصلاح نکین اور چہرہ پری چیزوں  
سے کی جائے، مثلاً کواشیخ، لسن، پیا ز وغیرہ، علیٰ ہذا اسکے  
برعکس ان تمام قسم کی چیزوں کی اصلاح چکنی اور دوغدار  
چیزوں سے کی جائے) +

ومن کان بذا سدی  
الاخلاط مع رقة و سم علیہ  
بدن ردی الاخلاط  
اور سسل التحلل  
جس شخص کے بدن میں ردی اخلاط ہوں،  
اور ساتھ ہی رقت بھی ہو یعنی ردائیت

شاہ بلوط = بوط کی ایک قسم ہے + شاہ خرنوب شامی = میوہ جات میں سے ہے + شاہ زعرور میں  
اختلاف ہے، بقول بعض آلوچ، اور بقول بعض جنگلی سیب، راسن = زنجبیل شامی +  
شاہ کراچی = کاخ کی جگہ ہے، کاخ ایک قسم کی ناخوش یا سائن ہے جو پودینہ، دودھ، ابازیر،  
اور فوج سے تیار کیا جاتا ہے، (فوج = بوزہ = ایک مرکب چیز ہے، جو کاجی اور اسی قسم کی دوسری ترشوں  
کے خیرہ سے تیار کی جاتی ہے) +

فی الغذاء المحمود

اخلاط کے ساتھ بدن میں لاغری بھی ہو، یا اخلاط میں رداست کے  
 باوجود رقت بھی ہو، تو اسے اچھی غذائیں فراخدی کے ساتھ کھلائی  
 جائیں (تاکہ اغذیہ محمودہ سے اخلاط صاف پید ہو کر رداست اخلاط  
 کو دبا دیں) \*

اگر بدن میں رومی اخلاط معمولی طور پر زیادہ ہوں، افراط کے ساتھ زیادہ نہ ہوں، تو مذکورہ بالا تدبیر کی  
 جاسکتی ہے؛ ورنہ اگر بدن میں اخلاط رومیہ بہت زیادہ ہوں گے، تو یہ تدبیر کارگر نہ ہوگی، اور اغذیہ محمودہ سے بھی اخلاط  
 رومیہ میں اضافہ ہوگا \*

بدن میں اگر لاغری ہو، یا اگر اخلاط رومیہ رقیق ہوں، تو ان دونوں صورتوں میں چونکہ ضعف ہوتا ہے،  
 اسلئے ایسے رومی اخلاط کو استفراغ کے ذریعہ نکالنے میں دشواری لاحق ہوتی ہے، اور ایسی صورت میں یہی بہتر  
 ہوتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے، اچھی غذاؤں اور مناسب میلوں سے تدارک کیا جائے \*

ومن كان بدينه سهل التحلل غذي بالمرطب لسريع الانضام قال جالينوس والغذاء السطح هو المفارق لكل كيفية كانه تفه فليس بجلو ولا حامض ولا مر ولا حريف ولا قابض ولا مالح والمتحلل احل للغذاء الغليظ من اهلكتا ثف

اور جن لوگوں کا بدن آسانی کے ساتھ تحلیل ہونے  
 کی قابلیت رکھتا ہو، انہیں غذائیں رطیب اور زود ہضم چیزیں  
 کھلائیں۔ جالینوس کہتا ہے کہ "غذاء السطح" اُسے  
 کہتے ہیں جو ہر قسم کی کیفیت سے (یعنی ہر قسم کے مزہ سے) خالی  
 ہو؛ گویا وہ پکی (بے مزہ) ہو؛ یعنی نہ میٹھی ہو، نہ کٹھی ہو، نہ کڑوا  
 ہو، نہ چرب پری ہو، نہ قابض (کسیلی) ہو، اور نہ نمکین ہو۔  
 جس شخص کا بدن متخلل (پولا) ہو، وہ غلیظ غذاؤں  
 کو شکا ثف (شکاف) کے مقابلہ میں زیادہ  
 برداشت کر سکتا ہے \*

ولا تستكثر من الاغذية اليابسة يسقط القوة ويفسد اللون ويخفف الطبع ومن الدسم يكسل ويذهب بالشهوة ومن البارد يكسل ويقتل ويقتل ومن الحامض يجلب لهرم وكذلك الحريف ومن المالح

مختلف اغذیہ کی زیادتی کے نتائج  
 خشک غذاؤں کی زیادتی سے بھوک مرجاتی  
 ہے؛ بدن کا رنگ بگڑ جاتا ہے، اور پانچاٹ  
 خشک ہو جاتا ہے (جس سے قبض دامگیر ہو جاتا ہے)۔ چکنی  
 اور روغنی غذاؤں کی زیادتی سے بدن میں سستی و کاہلی پیدا  
 ہو جاتی ہے، اور بھوک جاتی رہتی ہے۔ ٹھنڈی غذاؤں  
 کی زیادتی سے بھی سستی و کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ترش

یضر بالعدۃ ویضر بالعین اور چربی غذاؤں کی زیادتی سے بڑھاپا جلد آتا ہے۔ لیکن غذاؤں کی زیادتی معدہ اور آنکھ کے لئے مضر ہے +

نمکین اور شور کے لئے اکثر اوقات اطباء ایک ہی لفظ ”صالح“ استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ جس بلغم میں یا جس رطوبت میں طحیت (نمکینیت) یا برقیق (شوریت) ہوتی ہے، اُسے بلا اشتراک صالح کہا جاتا ہے +

بقول گیلانی شور اور نمکین چیزیں معدہ کے واسطے اس لئے مضر ہیں، کہ اس قسم کی چیزیں معدہ میں لذت اور ہیجان پیدا کرتی ہیں، اور معدہ کی رطوبتوں کو غیر معمولی طور پر بہاتی اور گھلاتی ہیں۔ بالآخر اس کے اس غیر معمولی تحریک و اسالت سے معدہ کی رطوبت کم ہو جاتی ہے +

اور آنکھ کے لئے نمکین اور شور غذائیں اس لئے مضر ہیں کہ ہر عضو اپنے مخصوص مزاج کی وجہ سے مناسب اجزاء غذائیہ ہی سے پرورش پاتا ہے، اسلئے بعض غذائیں بعض اعصار کے لئے زیادہ مضر ہوتی ہیں اور بعض کے لئے کم۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر کسی خاص قسم کی غذا سے بدن میں ضرر پہنچے، تو تمام اعصار یکساں طور پر متاثر اور متاؤدی ہوں۔ بہر حال تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ نمکین غذائیں آنکھ کے لئے زیادہ مضر ہیں +

والغذاء الدسم ملو افق [شذرہ (۱)] جب کوئی مناسب (اور مرغوب الطبع) چکنی غذا اذاتن و ل بعد از غذا سردی کھائی جائے، اور اس کے بعد کوئی سردی اور غیر مؤافق کھالی افسدہ جائے، تو پہلی غذا بھی فاسد ہو جاتی ہے +

والغذاء اللزج ابطأ الفحل اسراً [شذرہ (۲)] غذا لکڑی (سیدار غذا) کا انخدار ولذا لك الحیا سر بقشره اسرع (معدہ سے آنتوں کی طرف، اور بالائی آنتوں سے زہین آنتوں انخداراً من الحیا سر الحقشر و کی طرف) دیر میں ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھلے ہوئے كذلك الخبز بنجا لته اسرع الفحل اگر کھیرے کے مقابلہ میں چھلکے دار کھیرا جلد منسود ہو جاتا ہے۔ اسی من الخنول طرح بھوسی والے آٹے کی روٹی چھنے ہوئے آٹے کی روٹی سے

جلد منسود ہو جاتی ہے +

بیشتر غذائیں اور میوہ جات مرکب القوی ہیں، یعنی ان کے مختلف اجزاء کے اندر مختلف مزاج اور مختلف قوت و تاثیر کے جواہر اور مرکبات پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض اجزاء کی تاثیر دوسرے کے معاً ہوتی ہے۔ اسی لئے اگر کسی پھل کے ایک حصے سے کوئی ضرر پہنچتا ہے تو دوسرا مضاد جزو اس کی اصلاح



کر دیتا ہے۔ ایک جزو مثلاً اگر قابض ہوتا ہے، تو دوسرا ملین۔ یہ تو ایک اصولی امر اور کلی مسئلہ ہے۔ اسی کلیہ کے تحت میں روٹی اور کھیرے کی مثالیں ہیں۔ یہ سب جانتے ہیں کہ باریک آٹے اور میدہ کی روٹی دیر ہضم اور قابض ہوتی ہے، اور اس کے مقابلہ میں موٹے اور بے چھنے آٹے کی روٹی زود ہضم اور نسبتاً ملین ہوتی ہے۔ باریک آٹے کی روٹی زیادہ لیسدار ہوتی ہے، جس میں معدہ کی حرارت اور رطوبت با صنفہ دیر میں اور بدقت نفوذ کر سکتی ہے، اور جب اس کے ساتھ بھوسی بھی مخلوط ہوتی ہے، تو اس کا لیس کم ہو جاتا ہے اور اس میں حرارت و رطوبت آسانی کے ساتھ نفوذ کر کے عمل ہضم کی تکمیل کر دیتی ہے۔ یہی حال پھلے ہوئے اور بے پھلے کھیرے کا ہے۔

والمتعب اذا الطعم تدبیرہ ثم شذره (۳۴) تمکا ہوا شخص جب لطیف غذائیں استعمال تناول غلیظاً کالاسر یا اللبن کرتا ہے، اسکے بعد کوئی غلیظ غذا — مثلاً دودھ چاول — بعد الجوع احد الدام واثنا سرہ بھوک کے بعد کھالیتا ہے، تو اسکے خون میں حدت پیدا ہو جاتی و احتاج الى فصل وان كان اور غلیان و جوش لاحق ہو جاتا ہے، جس سے اسے فصد کی قریب العہد بہ و کن لک حاجت پیش آ جاتی ہے؛ اگرچہ فصد کئے ہوئے زیادہ مدت الغضبان نہ گزری ہو۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو غیض و غضب کے بعد اسی غلطی میں مبتلا ہو جائیں۔

جن ملکوں میں فصد کا عام رواج ہے، حتیٰ کہ معمولی اصلاح مزاج کے لئے فصد سے امداد لینا ایک معمولی بات ہے، ان میں عموماً خون کی کثرت پائی جاتی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہے کہ فصد اسی وقت لی جاتی ہے، جبکہ بدن میں خون کی غیر معمولی زیادتی، یا خون میں فساد ہو۔

مکان کی زیادتی سے بدن مذکور حال اور قوت ہضم کمزور ہو جاتی ہے، اور بھوک کی زیادتی سے اعضا کی قوت جذبہ تیز ہو جاتی ہے۔ اسی حالت میں جب کوئی غلیظ غذا رکھائی جائیگی، تو فساد ہضم کی وجہ سے باوجود کمی مقدار کے خون فاسد ہو جائیگا، جسکی اصلاح کے لئے فصد کی ضرورت ہوگی۔

اسی طرح غصہ وغیرہ کی زیادتی کی صورت میں چونکہ ہضم خراب ہو جاتا ہے، اس لئے اسی صورت میں اگر غذا غلیظ کھائی جائیگی، تو وہی مذکورہ بالا خرابی لازم آئے گی۔

واعلم ان الغذاء الحلو تبثرہ شذره (۳۵) یہ بھی واضح ہو کہ میٹھی غذا کو اس کی زیادتی الطبیعة قبل النضج ولا تھضام کی صورت میں، یا جبکہ ان کی مخصوص قوت با صنفہ کمزور ہو جاتی ہے (طبیعت ہضم و نضج پانے سے پہلے ہی جذب کر لیتی

ہے، اس لئے اس صورت میں بھی خون خراب ہو جاتا ہے  
(اور مذکورہ بالا صورت کی طرح اس وقت بھی فساد خون  
کے اصلاح کی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے، جو گاہے قصد سے  
حاصل ہوتی ہے، اور گاہے دوسرے تدابیر و علاج سے)۔

مختلف غذاؤں کے تالیف و ترکیب کے لحاظ سے غذاؤں کے  
ملانے کے احکام کے احکام کچھ اور بھی ہیں :

وقد يعرض للاغذية من جهة  
تأليفها احكام

مجتربین ہند وغیرہ کا قول ہے کہ ترشہ کے ساتھ دودھ  
الہند وغیرہم انہ لا یسبغ ان یوکل کا استعمال جائز نہیں ہے، اور نہ مچھلی کا دودھ کے ساتھ  
لبن مع الحموضات ولا سمک کھانا جائز ہے۔ ان دونوں باتوں سے مختلف امراض مزمنہ  
مع لبن فانہما یوسران امراضا پیدا ہو جاتے ہیں، جن میں سے ایک جذام (اور دوسرا بدص)  
ہر صنتہ منها الجذام بھی ہے +

وقد قال اصحاب التجارب من اهل  
الهند وغيرهم انه لا یسبغ ان یوکل کا استعمال جائز نہیں ہے، اور نہ مچھلی کا دودھ کے ساتھ  
لبن مع الحموضات ولا سمک کھانا جائز ہے۔ ان دونوں باتوں سے مختلف امراض مزمنہ  
مع لبن فانہما یوسران امراضا پیدا ہو جاتے ہیں، جن میں سے ایک جذام (اور دوسرا بدص)  
ہر صنتہ منها الجذام بھی ہے +

اس حکم پر دلیل و قیاس قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے؛ بلکہ اہل تجارب کے قول کو تجربہ ہی کی کمرٹی  
پر کسنا چاہئے۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس سے اطباء مجربین کی غرض یہ ہے کہ جب یہ چیزیں مدت ہائے دراز تک  
اکٹھی کھائی جاتی ہیں، تو یہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ دو چار ہی بار کی غلطی تمام امراض  
و آفات کولے آئے۔ قرشی +

پنجاب میں عام طور پر دستور ہے کہ دودھ اور دہی دونوں کی تسی ملا کر استعمال کرتے ہیں، اور  
کسی خطرے سے نہیں ڈرتے

وقالوا ایضاً لا یوکلن ماست  
مع الفجل ولا مع لحوم الطیر (ماست) نہ کھایا جائے، اور نہ پرندوں (خواہ چھوٹے ہوں)  
ولا سویق علی اسرنب لبن (یا بڑے) کے گوشت کے ساتھ۔ اور نہ ستم کو دودھ چاول  
ولا یستعمل فی المطعومات دھن کے ساتھ، اور نہ کھانوں میں وہ روغن (یا چکنائی) یا تیل ڈالا  
او دسم کان فی اناء نحاس جائے جو تانبہ کے برتن میں رکھا ہوا ہو (کیونکہ تجربہ سے یہ ثابت  
ولا یوکلن شواء شوی علی ہو گیا ہے کہ ایسا روغن تانبہ کی وجہ سے زہریلا سا ہو جاتا ہے۔  
جھرا الخروع گیلانی)۔ اور نہ ایسا کباب کھایا جائے، جو ازبک کے کوئلہ پر بھونا

تذکرہ

لہ چکنائی، مثلاً چربی وغیرہ، الغرض کوئی بھی روغن خیر ہو +

گیا ہوا اور کباب اندر انگاروں کے درمیان کوئی طرف حاصل نہ ہوا، بلکہ انگاروں کی گرمی براہ راست کباب تک پہنچ رہی ہو، مختلف غذائیں (جو ایک وقت میں اکٹھی کھائی جائیں) دو طور پر مضرت ثابت ہو سکتی ہیں: ایک تو اس طور پر کہ مختلف غذائیں مختلف اوقات میں ہضم ہوتی ہیں، اسلئے (معدہ وغیرہ میں) غذاء کے ہضم اور غیر ہضم دونوں قسم کے اجزاء مخلوط ہو جاتے ہیں (اور اسی حالت میں بہت سے اجزاء منجذب بھی ہو جاتے ہیں)۔

والاطعمة المختلفة تضر من وجهين احدهما لاختلافها في الهضم واختلاط المنهضم وغير المنهضم

دوسرے اس طور پر کہ اس حالت میں بہت ممکن ہے کہ ایک وقت میں متعدد انواع و اقسام کی غذائیں کھائی جائیں، حالانکہ زمانہ قدیم کے اصحاب ریاضت جنگو خاص طور پر بدنی پرورش اور جسمانی قوت کی تربیت کا خیال ہوتا ہے اور جنگے تجارت کی اس بارہ میں کافی وقعت ہوتی ہے) اس گریز کرتے تھے کہ ایک وقت میں متعدد اقسام کی غذائیں معدہ میں جمع کی جائیں۔ یہ لوگ دن کے کھانے (عشاء) دوپہر سے پہلے کا کھانا) میں محض گوشت اور رات کے کھانے (عشاء) میں محض روٹی استعمال کیا کرتے تھے

والثانی انھا یمكن ان یتناول منها اکثر من الباج الواحد وقد هرب اصحاب الرياضة في الزمان القديم من ذلك اذ كانوا يقتصرون على اللحم في الغداء وعلى الخبز في العشاء

وقتِ غذا کھانے کا بہترین وقت موسمِ گرمیوں میں وہ ہے، جو دوسرے وقتوں سے ٹھنڈا ہو (یہی وجہ ہے کہ گرمی کی شدت کے وقت کھانا کھانے سے اکثر ہضم نہیں ہوتا)۔

وانفضل اوقات الاكل في الصيف الوقت الذي هو بارد

بھوک کی ممانعت بھوک کی ممانعت اور مقابلہ کرنے اور بھوکوں مرنے) سے بسا اوقات معدہ میں بُری قسم کی رطوبات صدیر یہ جمع ہو جاتی ہیں (جسکی وجہ اور جسکی پوری تفسیر نذر حکیم)۔

ومما دفعه الجوع ربما تصلا المعدة صديداً بآية

اصحاب ریاضت = جفاکش، محنت، مشقت کرنے والے۔ رہے عیش پسند اور آرام طلب، بھلا یہ لوگ کب ایک غذا پر قناعت کر سکتے ہیں +

واعلم ان الکباب اذا انخفضم کان **کباب** کباب (پورے طور پر) ہضم ہو جاتا ہے، تو بہت  
اغذی غذا و هو بطی لا یخلو خوب تغذیہ بخشتا ہے؛ لیکن یہ بطی الاخذار ہے، اور اعور  
باق فی الاعور نامی آنت میں پڑا رہتا ہے +

والشور باجر غذا جید وان کان **شوربہ** شوربا جرح (شوربہ) بہترین غذا ہے (کیونکہ شوربہ  
ببصل طرد الريح وان لم یکن میں گوشت کے اجزاء گل کر آ جاتے ہیں)۔ شوربہ میں جب  
ببصل هاجر الريح پیاز پڑی ہوئی ہوتی ہے، تو یہ کسر ریح کرتا ہے، اور جب  
پیاز پڑی ہوئی نہیں ہوتی ہے، تو شوربا ریح پیدا  
کرتا ہے +

پیاز اگرچہ خود مولد ریح ہے، مگر جب اسے شوربہ میں پکایا جاتا ہے، تو یہ باخصاصہ دفع ریح کا  
کام کرتی ہے +

ومن الناس من یحسب ان العنب **انگور اور سری** بعض لوگوں کا گمان ہے کہ کُبْنی ہوئی ریا پکائی  
على الرؤوس المشویه جید و ليس (ہوئی) سری کے اور پراگوروں کا کھانا اچھا ہے، حالانکہ یہ  
کما یحسب بل هو ردی جداً گمان صحیح نہیں ہے، بلکہ یہ تو نہایت ہی ردی ہے (کیونکہ  
و کذا لک النبیز بل یجب ان سری پائے شکل سے ہضم ہوا کرتے ہیں، اور جب یہ ہضم  
یوکل علیہ مثل حب الرمان نہ ہونگے، تو ان کے ساتھ معدہ کے اندر انگوروں کا کب  
بلا تفلہ حال ہوگا، اور ان میں نہ معلوم کس قسم کا فساد لاحق ہو جائیگا)  
ہی حال نبیز کا بھی ہے (یعنی سری کے اور نبیز کا پینا بھی  
اسی طرح بُرا ہے)؛ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ سری کھانے کے  
بعد انار دانہ جیسی (مقوی معدہ و معین ہضم) دوا میں کھائی  
جائیں، مگر انار دانہ کا ثقل استعمال نہ کیا جائے +

واعلم ان الطیھوج یا بس یعقل **تیہو اور چوزہ مرغ** تیہو (کا گوشت) خشک ہے، جو پانچا میں  
البطن والقرؤجر رطب یطلق میں قبض پیدا کر دیتا ہے؛ اور چوزہ مرغ (اس کے برعکس)  
رطب اور یمن شکم ہے +

وخیر الدجاج المشوی ما شوی **مرغی** مرغی کے پکانے کی بہترین صورت یہ ہے کہ اسے بکری  
لہ یعنی انار دانہ جیسی دوسری ہاضمہ دوائیں، مثلاً زیرہ، الہیجہ، کستور وغیرہ۔ ساتھ ساتھ ایک پھاڑی چڑیا ہے +

فی بطن جدی او حمل فی حفظ رطوبتہ یا بھیڑ کے بچہ کے شکم میں بند کر کے پکایا جائے۔ اس ترکیب سے مرغی کے گوشت کی رطوبت محفوظ رہتی ہے +

واعلم ان مرق الفروج شدید التعلیل للاخلاط اکثر من مرق الدجاج لکن مرق الدجاج اغذی مرغی کے شوربہ میں تغذیہ زیادہ ہے +

والجدی باسداً اطبیب لسکون فحارہ والحل حاراً اطبیب لذنوبان سھوکتہ استعمال کیا جائے، تو زیادہ لذیذ معلوم ہوتا ہے؛ کیونکہ ٹھنڈا کرنے سے بخارات بند ہو جاتے ہیں، اور بھیڑ کے بچہ (کے شوربہ) کو اگر گرم گرم استعمال کیا جائے، تو زیادہ مرغوب خاطر ہوتا ہے؛ کیونکہ اس حالت میں اس کی بساندہ پگھلی ہوئی رہتی ہے +

بہت سی بساندہ والی چیزیں اس قسم کی ہیں کہ جب انہیں گرم گرم کھایا جاتا ہے، تو بساندہ کم محسوس ہوتی ہے، اور جب ٹھنڈا کر کے استعمال کیا جاتا ہے، تو بساندہ زیادہ محسوس ہوتی ہے +

والزیر بارج للمحرو وریحان یلون زیر بارج گرم مزاجوں کو اگر زیر بارج دیا جائے، تو مناسب بلا زعفران و للمبرود وریحان یہ ہے کہ اس میں زعفران نہ ہو، اور سرد مزاجوں میں زعفران ان یلون بزعفران ضرور ڈالا جائے +

زیر بارج = ایک مخصوص غذا ہے، جو زیرہ، لونگ، اور گوشت وغیرہ سے مرکب ہوتی ہے +

والحلوات وان کانت بسکر کالفا لودج فانھا حریۃ لتسدیدھا و تعطیشھا حلوی (میٹھی چیزیں) اگر فالودہ کی طرح (نشاستہ اور) شکر سے بنائے جائیں، تو یہ جڑے ہوتے ہیں؛ اس لئے کہ یہ شکر اور پیاس کے باعث ہو جاتے ہیں +

واعلم ان مضرة الخبز اذا لم یضم کثیرۃ و مضرة اللحم اذا لم یضم دون ذلک گوشت اور روٹی اگر ہضم نہ ہو تو اس سے مضرت زیادہ فساد ہضم کی صورت میں حاصل ہوتی ہے، اور گوشت اگر ہضم نہ ہو تو اس سے (مقابلہ) مضرت کم پہنچتی ہے +

مضرت و فساد جو عدم ہضم کی صورت میں بدن کے اندر لاحق ہوا کرتے ہیں، اس کا دار و مدار زیادہ تر ان مواد فاسدہ کی نوعیت پر ہوا کرتا ہے، جو عدم ہضم کی حالت میں پیدا ہو جاتے ہیں؛ اس لئے یہ کہنا

بہت ہی مشکل ہے کہ روٹی کے منہم نہ ہونے سے بمقابلہ گوشت کے زیادہ مضر تین لاق حق ہوتی ہیں۔ بہر حال یہ مسئلہ مزید غور و فکر اور تحقیق کا محتاج ہے ۔

### الفصل الثامن فی تدبیر المیاء والشراب وتعلیقہما فصل (۸) پانی شراب اور دیگر متعلقات کی تدبیر

اصح المیاء للامرجة المعتدلة [ٹھنڈا پانی] معتدل مزاجوں کے لئے بہترین پانی وہ ہے  
ماکان معتدلاً فی شدّة البرد جو اوسط درجہ کا ٹھنڈا ہو، یا اسے بیرونی طور پر برف سے  
اوکان تبریداً بالجمد من ٹھنڈا کر لیا گیا ہو؛ علی الخصوص اگر برف بھری ہو رہے  
خارجاً لاسیما اذا کان الجمد شراب پانی سے برف جمی ہو، یا جمائی گئی ہو، تو ایسی صورت  
سرایا وکذلک الحال فی الجمد میں پانی کے اندر برف ہرگز نہ ڈالنی چاہئے؛ بلکہ باہر ہی  
الجمید ایضاً فان المتخلل منه سے پانی کو ٹھنڈا کرنا چاہئے۔ (اوریہی حال اچھی برف کا بھی  
یضر بالاعصاب و اعضاء ہے؛ کیونکہ برف کے پگھلنے سے جو پانی حاصل ہوتا ہے،  
التنفس وجملة الاحشاء وہ (شدت برودت کی حالت میں) اعصاب، اعضاء  
ولا یحتملہ الا الدموی جدا و تنفس، اور سارے اعضاء کے لئے مضر ہے اس لئے  
من لم یضره فی الحال ضرر اچھی برف سے بھی اگر پانی یا شراب کو ٹھنڈا کیا جائے، تو  
علی طول الايام والامعان باہر ہی سے ٹھنڈا کیا جائے؛ پانی یا شراب میں برف نہ ڈالنے  
فی السن جائے، خواہ برف اچھی کیوں نہ ہو؛ اور اسے سوائے ان

لوگوں کے جو نہایت درجہ دسوی (دو گرہم) ہوں، دوسرے  
برداشت نہیں کر سکتے۔ جس لوگوں کو ٹھنڈے پانی سے اگر  
فی احوال ربوئی اور قوت کی وجہ سے نمایاں طور پر (مضر  
نہیں پہنچتی۔ ان لوگوں میں اس کی مضریت ایک عرصہ گزرنے  
اور عمر بڑھنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے ۔

دقال اصحاب التجربة لا یجمعون [کنواں اور نہر] اصحاب تجربہ کا قول ہے کہ کہیں اور نہر کے  
بین ماء البئر والنهر ما لم پانی کو (معدہ کے اندر) اکٹھا نہ کرنا چاہئے، تاوقتیکہ ان  
یتحدرا احدھما میں سے ایک پانی (معدہ سے آنتوں کی طرف) اوتر نہ جائے؛

واما اختیار الماء فقد دلنا رہا یہ امر کہ کیسا پانی اختیار کیا جائے (اور صحت کے

علیہ وکذلک اصلاح الرادی لئے بہترین پانی کون ہو سکتا ہے، تو اسے ہم پہلے بتا چکے ہیں منہ والمازاج بالخل یصلحہ اسی طرح ہم یہ بھی بتا چکے ہیں کہ بُرے پانی کی اصلاح کیونکر کی جا سکتی ہے؛ (اس موقع پر ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ) سرکہ کی آمیزش سے بُرے پانی کی اصلاح ہو جاتی ہے +

سرکہ پانی کی عفونت اور بہت سی خرابیوں کو اپنی مخصوص حموضت کی وجہ سے دور کر دیتا ہے، اور بہت سے اجزاء کو تر میں را سب کر دیتا ہے، جس سے اوپر کا پانی بہت کچھ نئی ہو جاتا ہے +

واعلم ان الشرب علی السریق [پانی کی مانعت] واضح رہے کہ ہمارے پانی پینا، اور ورزش و علی السریاضۃ ولا استھامرو اور حمام کرنے کے بعد پانی پینا، علی الخصوص جبکہ شکم خالی ہو، خصوصاً مع خلل البطن وکذلک نہایت ہی مضر ہے۔ اسی طرح رات کے وقت جھوٹی پیاس طاعة العطش الکاذب باللیل کی فرمانبرداری کرنا (اور پانی پئے چلا جانا) بھی بغایت کما یعرض للسکاسری والمخمومین ضرر رساں ہے، جیسا کہ لگا ہے) شرابیوں اور بد مستوں وعند اشتغال الطبیعة بھضم میں یہ کیفیت طاری ہوتی ہے، اور جیسا کہ لگا ہے) اُس وقت الغذاء وقد سبق الشرب الکافی بھی یہ کیفیت طاری ہوتی ہے، جبکہ طبیعت بھضم غدار کی ضار جداً بل یجب ان کان طرف متوجہ ہوتی ہے، اور باوجودیکہ پہلے پانی کافی طور پر ولا یبدان یجتازی بالهواء پیا جا چکا ہے، پھر بھی جھوٹی پیاس قائم رہتی ہے؛ بلکہ الباسر دوا لمضمضة بالماء اگر ایسی ہی مجبوری ہو، تو ٹھنڈی ہوا کے استعمال اور الباسر دثم ان لم یقع بدن لا ٹھنڈے پانی کی کلیوں سے پیاس کی تسکین کی جائے؛ پھر فن کو یرضیق السراس علی اگر اس سے تسکین نہ ہو، تو ایسی ٹیٹا (کوڑ) سے پانی پیا جائے ان المخمور ربما ینتفع بدن لا جسکی ٹوٹی کامنہ بہت ہی تنگ ہو (تا کہ پیٹے وقت تھوڑا ور بیا المریض ان لیشرب تھوڑا پانی اندر داخل ہو سکے)۔ علاوہ ازیں اگر ہمارے پانی علی السریق پیا جائے، تو بعض اوقات شرابیوں کو (بجائے نقصان کے) اس سے فائدہ حاصل ہوتا ہے، اور بعض اوقات اگر فائدہ حاصل نہیں ہوتا، تو ضرر حاصل نہیں ہوتا۔ (اسی طرح بعض دوسرے محذورات المزاج لوگوں کا بھی حال ہے) +

ومن لم یصبر عن الشرب ب جو لوگ (کسی وجہ سے) ہمارے پیاس کو برداشت

علی السریق وخصوصاً بعد  
 ریاضۃ فلیشرب قبلہ شرباً  
 حمزاً وجاماً حاراً  
 نیکر سکیں، علی الخصوص اگر اس قسم کی بے صبری ریاضت کے  
 بعد عارض ہو، تو انہیں چاہئے کہ پانی پینے سے پہلے شراب  
 اور گرم پانی ملا کر پی لیں (گرم پانی اور شراب کے ملانے  
 سے مزوج و مرکب نیکرم ہو جائے گا، اس کے بعد اگر ٹھنڈا  
 پانی پیا جائیگا، تو ضرر نہ ہو نیچیکا) \*

وَلْيَعْلَمِ الْمُبْتَلى بِالْعَطَشِ الْكَاذِبُ  
 ان النوم ومصابرة العطش يسكنه  
 لان الطبيعة تحلل المادة  
 المعطشة وخصوصاً اذا جمع  
 بين الصبر والنوم واذا اطفئت  
 الطبيعة المنضجة بالشرب طاعة  
 لها عاودة العطش لاقامة الخلط  
 المعطش  
 جو لوگ جھوٹی پیاس میں مبتلا ہوں، انہیں یہ جانتا  
 ان النوم ومصابرة العطش يسكنه چاہئے کہ سونے اور ضبط کرنے سے پیاس بجھ جایا کرتی ہے  
 لان الطبيعة تحلل المادة کیونکہ طبیعت ایسی حالت میں اس مادہ کو دہضم و برقی وغیرہ  
 المعطشة وخصوصاً اذا جمع (کو) تحلیل کر دیتی ہے، جو پیاس کا باعث ہوتا ہے۔  
 بين الصبر والنوم واذا اطفئت علی الخصوص جبکہ دونوں باتیں — ضبط عطش اور نیند  
 الطبيعة المنضجة بالشرب طاعة ایک ساتھ عمل میں لائی جائیں: لیکن جب مادہ معطشہ  
 لها عاودة العطش لاقامة الخلط کی اتباع و فرمانبرداری میں طبیعت منضجہ (طبیعت کی حرارت  
 المعطش منضجہ) کو پانی پلا پلا کر ٹھنڈا کیا جاتا ہے، تو پیاس پھر اسلئے  
 عود کر آتی ہے کہ اس عل سے وہ خلط دور نہیں ہوتی جو پیاس  
 کی باعث ہے، بلکہ وہ قائم رہتی ہے \*

ويجب وخصوصاً على صاحب  
 العطش الكاذب ان لا يعبت الملاء  
 عتياً بل يمتص منه مصاً  
 (پانی پینے والوں کو عموماً اور) جھوٹی پیاس والوں کو  
 خصوصاً چاہئے کہ یک سخت (ایک سانس میں) تیزی کے  
 ساتھ بہت سا پانی نہ پی لیں، بلکہ تھوڑا تھوڑا پانی جو س  
 چوس کر پیں \*

وشرب الملاء البارد جداً  
 فان كان ولا بد منه فبعد طعام  
 كاف  
 (چونکہ) بہت ہی ٹھنڈا پانی پینا بڑا ہے، اس لئے  
 اگر اس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو، تو کافی طور پر کھانا کھانے کے  
 بعد پینا چاہئے \*

والماء المفلتر يغثي والمسخن فوق  
 ذلك اذا استكثر منه او هن الملعدة  
 واذا شرب في الاحيان غسل الملعدة  
 نیکرم رنگنا، پانی متلی کا باعث ہوتا ہے، اور  
 اس سے زیادہ گرم پانی کا بکثرت (مختلف اوقات میں) جب  
 استعمال کیا جاتا ہے، تو یہ معدہ کو کمزور کر دیتا ہے، اور



و اطلاق الطبیعة

جب (ایسا گرم پانی) کبھی کبھی استعمال کیا جاتا ہے، تو یہ  
معدہ کو (فضلات سے) دھو ڈالتا ہے، اور تلبین شکم کرتا ہے۔

واما الشراب فلا یصلح بل لئلا یصدع بل لئلا یشد بل لئلا یشد بل لئلا یشد  
اوفق للموسرین ولا یصلح بل لئلا یشد بل لئلا یشد بل لئلا یشد  
یرطب فحفظ الصداغ الکائن بل لئلا یشد بل لئلا یشد بل لئلا یشد  
من التهاب المعدة ویقوم المروق کاسبب بن جابا کرتی ہے جو سوزش معدہ سے عارض ہوتا  
بالکلف والخبز مقامہ خصوصاً ہے۔ اور سفید رقیق شراب کے قائم مقام وہ شراب ہے جو  
اذا من ج قبل الشرب بساعتین کفک یاروٹی سے مروق کی گئی ہو؛ علی الخصوص جبکہ پینے سے  
دو گھنٹہ پہلے شراب میں پانی ملا دیا گیا ہو (خواہ سفید شراب  
استعمال کی جائے، یا شراب مروق) +

کفک = جسے ہم لوگ "بسکٹ" کہتے ہیں، اسی کو عربی میں کفک اور بھسماط کہا جاتا ہے۔ کفک  
کوٹارین نے خبز یا بس کے لفظ سے سمجھایا ہے؛ اور یہ ظاہر ہے کہ بسکٹ بھی ایک قسم کی شک روٹی ہے +  
کفک یاروٹی سے شراب کو "مروق" کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کفک یاروٹی کا جوہر کر کے شراب میں  
ڈالیں، اور چند گھنٹے تک اس کے اندر بیگنے دیں۔ اس کے بعد اوپر کی شراب کو چھان لیں، اس عمل سے روٹی  
کے کچھ اجزاء مغیرہ شراب میں آجاتے ہیں، اور شراب کی حدت اور اس کی رنگت کی تیزی قد سے ٹوٹ جاتی ہے +  
تروین شراب کا یہ طریقہ زمانہ قدیم میں رائج تھا۔ لیکن اس سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ بادام شیریں پیکر اور شراب  
میں ملا کر چھان لیا جائے، جس سے شراب بہت صاف اور سفید ہو جاتی ہے۔ گیلانی +

واما الشراب الغلیظ المحلوفہو رہی گاڑھی میٹھی شراب، تو وہ ان لوگوں کے لئے

لمن یرید السمن والقوة ولیکن مناسب ہے جو بدنی فرہی اور طاقت چاہتے ہوں۔ لیکن  
من تسدیدہ علی حدیث اس سے چونکہ سدوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے، اسلئے

اس سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ (اور گاہے گاڑھی شراب سے

سودا اور مالخو لیا بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسا اُس وقت

ہوتا ہے، جبکہ شراب باوجود غلظت کے سیاہ رنگ کی

ہوتی ہے) +

والعقیق الا حراً و فوق لصاحب المزاج البارد و البلیغی

میرانی سرخ شراب ٹھنڈے مزاجوں اور بلیغیوں کے لئے زیادہ مناسب ہوتی ہے ۔

و تناول الشراب علی کل طعام من الاطعمه سردی علی ما فرغنا من اعطاء علة ذلك فلا يشربن الا بعد انھضامه و انھضامه

غذا کے بعد شراب کا استعمال کسی قسم کی غذا ہو، جیسا کہ ہم اس کی علت (فصل سابق میں) بتا چکے ہیں کہ اس سے سرد اور عفونت کے لاحق ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اسلئے شراب غذا کے بعد اس وقت تک نہ پینی جائے، جب تک غذا ہضم ہو کر منحدر نہ ہوئے ۔

و اما الطعام السردی الکیھوس فشراب الشراب علیہ وقت تناوله و بعد انھضامه سردی لانه ینفذ الکیھوس السردی الی اقاصی البدن و کذلک علی الفواکھ و خصوصاً البطیخ

لیکن اگر غذا سردی الکیھوس کھا لی ہو تو سہر شراب پینا دونوں صورتوں میں برا ہے؛ نہ کھانا کھاتے وقت رانھضام سے پہلے جائز ہے، اور نہ اس کے ہضم ہونے کے بعد، کیونکہ شراب کیھوس سردی (اور اخلاط فاسدہ) کو دور دراز مقامات تک نفوذ کرا دیتی ہے۔ لیکن ان دونوں صورتوں میں سے پہلی صورت — ہضم غذا سے پہلے شراب کا استعمال زیادہ سردی ہے۔ اسی طرح فواکھ اور علی الخصوص تربوز و خربزہ کے کھانے کے بعد شراب کا استعمال ناجائز ہے ۔

و لا بتداء بالاقطار الصغار منه اولى من الکبار و لکن ان شرب علی الطعام قد حین او ثلثه کان غیر ضاراً للمعتاد کذلک عقیب الفصد للصیح

شراب پیتے وقت اگر چھوٹے چھوٹے پیالوں (ساغر) سے ابتداء کی جائے، تو یہ بڑے پیالوں کے مقابلہ میں بہتر اور اولیٰ ہے (بلکہ چھوٹے ساغروں ہی میں سر صورت میں پینا بہتر ہے۔ اسی طرح ان پیالوں کے درمیان فاصلہ ڈالنا اور رگ رگ کر پینا اولیٰ ہے، گیلانی)۔ لیکن اگر کھانا کھانے کے بعد دو تین پیالیاں (چھوٹے ساغر) پی لی جائیں، تو اس سے معتاد لوگوں میں کسی ضرر کا اندیشہ نہیں ہے (بلکہ بقول قرشی یہ مفید ہے، اور معتاد لوگوں میں اسکے بغیر کھانا ہضم ہی نہیں ہوتا)۔ اسی طرح معتاد لوگوں میں فصد کے بعد کوئی مضائقہ

نہیں ہے کیونکہ قصہ کی وجہ سے کمزوری لاحق ہو جاتی ہے،  
اور شراب مُعَشِّش قوی ہے +

**بعض مبالغہ** شراب چونکہ صفا کا اذکار کرتی ہے، اس لئے یہ  
صفا دیوں میں نافع ثابت ہوتی ہے، اور چونکہ رطوبات و  
مواد میں نفخ کا باعث بنتی ہے، اس لئے یہ مرطوب لوگوں میں  
مفید ثابت ہوتی ہے +

والشراب ينفع الحمى وسرير  
بأدس اسرار طوبى  
بأنصاج الرطوبة

شراب میں عطریات اور خوشبو جسد رز زیادہ ہوگی،  
اور مزہ جس قدر اچھا ہوگا، اسی قدر زیادہ موافق ہوگی +  
شراب غذا کو سارے بدن (کے عروق) میں نفوذ کرنے  
کا بہترین ذریعہ ہے۔ نیز بلغم کی تقطیع (انصاف و ترقیق و تحلیل)  
کرتی ہے۔ اور صفا کو پیشاب وغیرہ کے ذریعہ خارج کرتی ہے  
سودا کو بھلا کر بہ آسانی نکال دیتی ہے، اور دشمن سودا  
ہونے کی وجہ سے سودا کی مضرتوں کا قلع قمع کر دیتی ہے +  
شراب "دشمن سودا" کیوں ہے؟ اسلئے کہ سودا اگر حزن و ملال اور وحشت و غم کا باعث ہوتا ہے

وكلما زادت عطريته و زائد  
طيبه و طاب طعمه فهو وفق  
والشراب نعم لمنقذ للغذاء  
في جميع البدان وهو يقطع  
البلغم و يجلله و يخرج الصفراء في  
البول و في غيره و يزيل السوداء  
فيخرج بسهولة و يجمع عاديها بالمضاد

نیز شراب ہر منجم مادہ کو، غیر معمولی اور زیادہ تسخین  
پیدا کئے بغیر تحلیل کر دیتی ہے۔ شراب کی قسموں کا تذکرہ ہم  
عنقریب اپنی جگہ پر کتاب الادویہ میں کریں گے +

نشراب فرحت و نشاط و سرور و شادمانی کی باعث ہوتی ہے +  
و محل كل منعقد من غير تسخين كثير  
غريب و سندر كرا صناعه في  
موضع

**نشہ کی تیزی** جن لوگوں کا دماغ قوی ہوتا ہے، ان کو نشہ جلد  
درستی نہیں آتا، اور ان کے دماغ ان ردی بخارات  
کو قبول نہیں کرتے، جو دماغ کی طرف صعود کرتے ہیں؛ نیز  
ایسے لوگوں میں انکے دماغ تک شراب کی محض ایک مناسب  
حرارت ہی پہنچتی ہے (جبکی وجہ سے ان کے دماغ میں ایک  
لطیف حرارت پیدا ہو جاتی ہے)، اسلئے ان لوگوں کا ذہن  
(قوت و مدد) شراب سے اتنا صاف ہو جاتا ہے، جتنا دوسرے

ومن كان قوي الدماغ لم يسكر  
بسرعة ولم يقبل دماغه الا بخيرة  
المتقية السريعة ولم يصل اليه  
من الشراب الا حلا سامة الملائمة  
فيصفو ذهنه مالا يصفو بمثله  
اذهان آخرى ومن كان بالخللات  
كان بالخللات

رگزور دماغ) لوگوں کا ذہن اس سے صاف نہیں ہوتا، اور جو لوگ ان کے برعکس ہوتے ہیں، اُن میں یہ باتیں بھی برعکس ہی ہوتی ہیں +

**بعض فضلاء** کا قول ہے کہ شراب "نفسانی و روحانی نوائد" کے لحاظ سے ایسی بے نظیر چیز ہے کہ ہم کسی طرح اس کا بدلہ اور قائم مقام بنانے پر قادر نہیں ہیں۔ رہے اس کے "بدنی نوائد" تو گو ہم ان کے لئے معاجین وغیرہ بنا سکتے ہیں، مگر یہ بھی شکل ہی ہے۔ شراب کے نفسانی (روحانی) فوائد یہ ہیں: نفس میں سرور و انبساط پیدا کرنا، ہمارے بننا دینا، بخل، بندوبست، اور غم کو کھو دینا، نفس کے پوشیدہ اخلاق کو نمایاں کر دینا، وغیرہ؛ اور بدنی فوائد یہ ہیں: بدن میں ایک لطیف حرارت کا پیدا کرنا، بدن میں زہریلا، ہضم کی تقویت، ذہن کا تصفیہ، حرارت غریزی کی تقویت و انعاش، قلب و معدہ کی تقویت، وغیرہ +

دماغ میں جو خیالات پہلے سے راسخ ہوتے ہیں، وہ شراب کے بعد حرکت میں آ جاتے ہیں، مثلاً جو شخص پہلے سے نمکین ہوتا ہے، وہ شراب پینے کے بعد روئے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح شراب سے چونکہ دماغ میں حرارت بڑھ جاتی ہے، اور بعض دماغی قوی میں ہیجان لاحق ہو جاتا ہے، اسلئے شرابی بعض اوقات باتیں غیر معمولی طور پر کرتا ہے، اور اس کا غمہ تیز ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات دماغی خیالات کے مطابق اس کے برعکس قطعاً خاموش ہو جاتا ہے +

شراب کی مقدار کو بعض لوگوں نے اس طرح بتایا ہے کہ جب تک سرور بڑھتا جائے، رنگ نکھرتا جائے، بشرہ چمکتا جائے، بدن نرم ہوتی جائے، حرکات ٹھیک رہیں، اور ذہن اچھا رہے، اُس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ ابھی افراط نہیں ہوئی ہے۔ لیکن اس کے برعکس جب اونگھ اور پنک شروع ہو جائے، تلی ہونے لگے، بدن اور دماغ بوجھل ہونے لگے، ذہن پریشان ہو جائے، حرکات ڈھیلے اور سست ہو جائیں، اور بات چیت میں گڑبڑ ہونے لگے، تو سمجھنا چاہئے کہ اب افراط ہونے لگی ہے۔ (ازگیلانی) +

ومن کان فی صدرہ وھنٌ یضیق  
فی الشتاء نفسہ فلا یقدیر ان  
یستکثر من المشراب شتاء

ضعف صدر

اور شراب

جس شخص کے سینے میں کسی قسم کا ضعف ہو، جس سے موسم سرما میں اُسے سانس کی تنگی کی شکایت ہو جاتی ہو۔ وہ جاڑوں میں زیادہ شراب نہ پی سکے گا (شراب کی زیادتی سے پھیپھڑا اور بھی کمزور ہو جائے گا اور بہت ممکن ہے کہ تنگی تنفس کی شکایت اور بھی بڑھ جائے) +



وَمَنْ ارَادَ انْ يَسْتَكْثِرَ مِنَ الشَّرَابِ  
فَلَا يَمْتَلِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَلِيَجْعَلَ  
فِي طَعَامِهِ مَا يَدْرُ

جو لوگ زیادہ شراب پینی چاہیں، انہیں چاہیے کہ  
کھانا زیادہ نہ کھائیں، اور کھانے میں کوئی درجہ شامل  
کر دیں +

فَإِنْ عَرَضَ امْتِلَاءٌ مِنْ طَعَامٍ مَرَّ  
شَرَابٌ فَلْيَقْذِفْ وَلِيَشْرَبْ  
مَاءَ الْعَسَلِ ثَمَّ لِيَقْذِفْ أَيْضًا  
ثُمَّ لِيَفْسِلَ فَمَةً بِخَلٍّ وَعَسَلٍ وَوَجْهَةً  
بِمَاءٍ بَارِدٍ

اور جن لوگوں کو امتلاء (استلا، معدہ) کی شکایت  
لاحق ہو جائے، خواہ یہ امتلاء غذا کی وجہ سے ہو یا شراب  
کی وجہ سے، انہیں چاہیے کہ تھک کر ڈالیں، اس کے بعد  
مارا عسل پیکر پھر بار دیگر تھک کر ڈالیں، پھر سرکہ اور شہد سے  
رکلی اور غرغره کر کے (اپنا منہ صاف کر لیں، اور ٹھنڈے  
پانی سے چہرہ دھو ڈالیں +

وَمَنْ تَأَذَّى مِنَ الشَّرَابِ لِسُخُونَةِ  
الْبَدَنِ وَخُمِي الْكَبِدِ فَلْيَجْعَلْ غِذَاءَهُ  
مِثْلَ الْحَصْرِ مَيْتَةٍ وَخُوهَا وَنَقْلَهُ  
مِثْلَ الرِّمَانِ وَحِمَاضٍ لَا تَرُجُ

جو لوگ سخونت بدن اور حرارت جگر کی وجہ سے شراب  
سے ضرر پاتے ہوں، اُن کی غذا میں حَصْرِ مَيْتَةٍ (انگور خام کی غذا)  
وغیرہ جیسی چیزیں، اور نقل میں (نار ترش)، اور حَمَاضُ  
مِثْلَ الرِّمَانِ (ترخ کا پوک) جیسی (بارد) چیزیں دینی چاہئیں +

بعض گرم مزاجوں کو شراب کی وجہ سے سوزش، صفرا کا ہیجان، پیاس کی شدت اور بے چینی لاحق ہوتی  
ہے، گاہے تیز بخار مارض ہو جاتا ہے، گاہے جگر میں جھین ہو جاتی ہے، گاہے ملک قسم کے دست جاری  
ہو جاتے ہیں، گیلانی +

اگر کھانسی، نزلہ، یا کسی اور وجہ سے ترشیوں کا استعمال ناجائز ہو، تو غذا میں بجائے حصر مے  
اور دوسری ترش چیزوں کے کدو، کاہر، اور خوقم وغیرہ کی غذائیں دیں، گیلانی +

وَمَنْ تَأَذَّى مِنْهُ فِي نَاحِيَةِ رَأْسِهِ  
قَلْبٍ وَشَرَابٍ الْمَمْرُوجِ الْمَرْقُوقِ  
وَيَنْقَلُ عَلَيْهِ بِمِثْلِ السَّفْرِجِلِ

جن لوگوں کو شراب پینے سے ناحیہ سر (حصہ سر)  
میں تکلیف ہو جاتی ہو (مثلاً شراب سے شدید درد سر  
ہو جاتا ہو) انہیں چاہیے کہ شراب کی مقدار کم کر دیں، اور  
شراب مَمْرُوجِ مَرْقُوقِ استعمال کریں، اور نقل میں بھی جیسی  
(رادیخ اور مقوی) چیز کی ہیں +

وَأَنْ تَأَذَّى فِي مَعْدَتِهِ بِخَرَارِهَا  
مَلَّةً مَرْدُونًا كَرَفَةِ كِي تَرْكِبُ كَذِبَةً صَفِيحَاتٍ فِي كَذِبِكِي هِيَ +

جن لوگوں کو شراب پینے سے معدہ میں حرارت  
ملے مَرْدُونًا کرنے کی ترکیب گذشتہ صفحات میں گذر چکی ہے +

فلینا دل حب الآس المحمص ولیمص (اور سوزش) کی شکایت ہو جاتی ہو، انہیں چاہئے کہ حب آس  
شیثاً من اقراص الکافور وما فیہ قبض وحموضة  
کریں جن میں قبض اور ترشی ہو (مثلاً انگور ترش وغیرہ) +

وان کان تاذیه لبرودتها تنقل بالسر والقرنفل وتشرج  
لیکن اگر شراب پینے سے معدہ میں برودت کی شکایت  
لاحق ہو جائے (جیسا کہ بعض اوقات اس وجہ سے اس کی  
شکایت ہو جاتی ہے کہ شراب معدہ کے اندر سرکہ میں تبدیل  
ہو جاتی ہے)، تو سر، قرنفل، پوست اترج (اور مصطکی  
والا بھی وغیرہ) سے نقل کرنا چاہئے +

واعلم ان الشراب العتیق فی حکم الدواء قليل الغذاء وان الشراب الحدیث ضار بالکبد موذی الی القیام الکبدی لنفعه واسمهاله  
نئی اور چڑانی شراب شراب گنتہ گویا دار ہوتی ہے، اور اس  
میں (بقابلہ نئی شراب کے) غذائیت کم ہوتی ہے اور  
نئی شراب (جبکہ مسطاس کما جاتا ہے) جگر کے لئے  
مضر ہے، حتیٰ کہ گاہے اس سے قیام کبدی (اسہال کبدی)  
عارض ہو جاتا ہے؛ کیونکہ نئی شراب میں (بقابلہ شراب  
گنتہ کے) نفع پیدا کرنے اور دستوں کے جاری کرنے کی  
قوت ہوتی ہے +

جس شراب پر ابھی چھ ماہ نہ گزرے ہوں، اُسے نئی شراب (مسطاس) کہتے ہیں، اور جس پر ایک  
سال سے چار سال تک گزر چکے ہوں، اُسے شراب گنتہ (شراب عتیق) کہتے ہیں +  
واعلم ان خیر الشراب هو المعتدل فی (بہترین شراب) واضح ہو کہ شرابوں میں بہترین شراب وہ ہے  
العتیق والحدیث الصافی لا بیض جو نہ زیادہ گنتہ ہو، اور نہ زیادہ نئی ہو، صاف ہو، سفید  
الی الحمرة الطیب الرائحة المعتدل مائل بہ سُرخ ہو، خوشبودار ہو، مزہ کے لحاظ سے اور طعم  
الطعم لا حامض ولا حلو کی ہو، نہ کھٹی ہو، اور نہ میٹھی +

شراب میں چھ باتیں دیکھی جاتی ہیں، (اور انی باتوں کی وجہ سے شراب کی مختلف قسمیں بن جاتی ہیں):  
(۱) زمانہ :- اس لحاظ سے شراب کی چار قسمیں ہیں: (الف) نئی، جس پر چھ ماہ نہ گزرے ہوں؛  
(ب) آپڑانی، جس پر ایک سال سے چار سال تک گزر چکے ہوں؛ (ج) متوسط، جو ان دونوں کے وسط میں ہو  
(د) قدیم جس پر چار سال گزر چکے ہوں +

(۲) صفحہ و مکد ورت : اس کا طے شراب کی تین قسمیں ہیں : صاف، مکدر، اور متوسط +  
 (۳) رنگ :- اس کا طے شراب کی پانچ قسمیں ہیں : (الف) سفید، (ب) سرخ، (ج) زرد، (د) بنر، (کا) سیاہ +

(۴) بو :- اس کا طے اس کی سات قسمیں ہیں : بے بو — تیز بو — اور اوسط درجہ کی بو۔ پھر  
 اخیر کی دونوں قسمیں تین قسموں میں منقسم ہیں : اچھی بو ہوگی — یا مکدرہ بو ہوگی — یا اوسط درجہ کی ہوگی +  
 (۵) مزہ :- اس کا طے شراب کی مختلف قسمیں ہیں، مثلاً شیریں، کڑوی، چوہری، قابض،  
 نلین، ترش و غیرہ : اور ان کے مرکبات +

(۶) قوام :- اس کا طے شراب کی تین قسمیں ہیں : رقیق، غلیظ، اور متوسط . گیلانی +  
 والشراب الجید المعروف بالمغسول [شراب منسول] شراب کی (یا شربت کی) ایک اچھی قسم  
 وهو ان یخذ ثلثة اجزاء من الحصيد "مغسول" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بنانے کی  
 وجہ من الماء ویغلی حتی یدھب ترکیب یہ ہے کہ تین حصہ آب انگور، اور ایک حصہ پانی، دونوں  
 کو ملا کر اتنا جوش دیں کہ اس میں سے ایک بتائی رہ نہ سکے دیگرہ  
 ایک چرتھائی (جل جائے) +

ومن اصابہ من شرب الشراب لذلک مَصَّ بعدَ الرِّمَّانِ  
 والماء الباسر د و شرب لافستین  
 من الغد واستعمل الحمام وقد تناول شیئا یسیرا  
 شراب پینے کے بعد جن لوگوں کو (معدہ میں) سوزش  
 محسوس ہو، انہیں چاہئے کہ شراب کے بعد انار چریں، اور کسی  
 قدر سرد پانی پیں۔ لیکن اگر شراب معدہ میں جا کر سرکہ  
 میں متحیل ہو گئی ہو، اور اس وجہ سے سوزش کی باعث ہو،  
 تو پہلے تھکریں، اور اس کے بعد انار اور پانی استعمال  
 کریں۔ اور دوسرے روز صبح کے وقت شربت افسنتین  
 استعمال کریں، اور تھوڑی سی کوئی چیز کھانے کے بعد حمام میں  
 داخل ہوں +

واعلم ان المنزج یروخی المحدثۃ یہ بھی واضح رہے کہ شراب منزج معدہ کو ڈھیل  
 لہ عربی میں "شراب" ایک وسیع لفظ ہے، جس کا اطلاق شربت پر بھی آتا ہے؛ اسلئے ترجمہ میں بڑی وقت واقع  
 ہوتی ہے، اور بعض اوقات تمیز کرنا دشوار ہو جاتا ہے، کہ وہاں شراب کا لفظ رہنے دیا جائے، یا شربت کا لفظ  
 لکھا جائے۔ لہذا یہاں بھی اصل میں شراب افسنتین موجود ہے +

ویرطہا ویسکراسع لتنفیذ کر دیتی، اور اس میں رطوبت بڑھادی ہے؛ نیز یہ نشہ جلد المائیۃ لاتی ہے؛ کیونکہ پانی شراب کو اعصار تک جلد نفوذ کر ادیت

ہے \*

اکملی کہتے ہیں کہ یہ امر قابل غور ہے کہ شراب مزوج بمقابلہ شراب خالص کے جلد نشہ لاتی ہے۔ بلکہ عت یہ ہے کہ پانی پینے سے شراب کی حدت اور تیزی ٹوٹ جاتی ہے۔

وليجتنب العاقل تناول الشراب [بھوک، پیاس اور عقل مندوں کو چاہئے کہ مزاج کی گرمی کی علی السریقہ او قبل استیفاء الاعضاء ورزش کے بعد شراب صورت میں نہار منہ شراب پینے سے

من اماء فی المحرورین او عقیب اجتناب کریں۔ اسی طرح (پیاس کی حالت میں) اُس وقت حرکۃ مفراطۃ فان ہذین تک شراب سے اجتناب کریں، جب تک ان کے اعصار

ضائران بالذماغ والعصب اپنے حصے کا پانی جذب نہ کریں (یعنی بھوک اور پیاس کی حالت ویوقعان فی التشنج واختلاط میں شراب نہ پیئیں)۔ طے نہ افراط حرکت اور شدید ورزش

العقل او فی مریض او فصل حار کے بعد بھی شراب سے گریز کریں۔ کیونکہ یہ دونوں صورتیں (بھوک پیاس کے بعد اور ورزش کے بعد شراب کا استعمال)

دامغ اور اعصاب کے لئے مضر ہیں، اور اس سے تشنج اور اختلاط عقل پیدا ہو جاتا ہے۔ طے نہ کسی گرم مرض ہونے

کی حالت میں اور گرم موسم میں بھی شراب کا پینا ناجائز ہے۔ \* والسكر المتواتر مدی یفسد مزاج [سکر متواتر] سکر متواتر یعنی پے درپے نشہ کا آنا، مثلاً

الکبد والذماغ ویضعف العصب یہ کہ نشہ اترتے ہی پھر شراب پی لی جائے؛ یا ایکٹ میں دوبارہ ویورث امراض العصب سے زیادہ شراب پینا) بڑا ہے؛ اس سے جگر اور دماغ کے

والسکنتۃ والموث فجأة مزاج بگڑ جاتے ہیں، اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں، عصبی امراض اور سکنت پیدا ہو جاتے ہیں، اور گاہے اس سے اچانک ہلا

واقع ہو جاتی ہے \*

والشراب الکثیر یستحیل صفراء استعمال بہ صفراء در سکر شراب اگر کثیر مقدار میں پی جائے، تو بعض

سردیۃ فی بعض المعد و خلا معدوں میں اس سے صفراء غیر طبعی بن جاتا ہے، اور بعض حاذقانی بعض المعد و ضرر رہا اوقات یہ ترش سرکہ میں استحیل ہو جاتی ہے؛ اور یہ ظاہر ہے



جميعاً عظيم

کہ ان دونوں کا ضرر معمولی نہیں ہے +

وقدر أی بعضہم ان السکر اذا [قول بقراط] بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اگر ایک ماہ میں دو  
وقم فی الشہر حرۃ او حرۃ تین ایک بار نشہ لایا جائے۔ تو یہ مفید ہے؛ کیونکہ اس سے دماغی  
نفع بما یخفف من القوى النفسانیۃ قوتیں ہلکی پڑ جاتی ہیں، اور انیس راحت مل جاتی ہے، پیشاب  
ویرج ویدر البول او العرق اور پسینہ کا اور ر ہوتا ہے، اور بدن کے فضلات تحلیل  
و یحل الفضول ہوتے ہیں +

ولیعلم ان غالب ضرر الشراب انما هو بالدماء فلا یشر بن ضعیف  
الدماء الا قلیلاً و حماً و جاً + یہ بھی واضح رہے کہ شراب کی مضر توں کا زیادہ تر  
والصواب لمن تملأ من الشراب ان یبأس الی القے فان سھل ولا شرب  
ان یبأس الی القے فان سھل ولا شرب ان یبأس الی القے فان سھل ولا شرب  
علیہ ماء حاراً کثیراً و حلاً او ساتھ قے ہو جائے، تو خیر ورنہ بڑی مقدار میں گرم پانی تنہا  
مع عمل ثم لیستحم بعد القے بلا یا شہد کے ساتھ ملا کر پی لیں (تاکہ آسانی سے قے ہو جائے)  
توق و یمرخ بدن کثیر پھرتے کے بعد بلا خوف و خطر حمام کریں، اور بدن پر تیل کی  
وینام خوب مالش کر کے سو جائیں +

والصبیان شر بہم للشراب کنز یا دۃ نار علی ناس فی حطب  
ضعیف عمروں کے لئے [بچوں کے لئے شراب کا پینا ایسا ہے، جیسے  
تھوڑی لکڑیوں میں آغ پر آئینے بڑھادی جائے (جسکا لازمی  
نیچو یہ ہو گا کہ تھوڑی سی لکڑیاں جلد جل کر راکھ ہو جائیں گی) +

اس میں کوئی شک نہیں کہ بچوں کے اعضاء بہت سے وجہ سے ناقص الخلقہ اور ضعیف ہوتے ہیں  
اور اسکے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہے کہ بچوں کی حرارت جو انوں کے مساوی ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں اگر انیں شراب  
پلائی جائیگی، تو مزاج کی حرارت اور شراب کی حرارت، دونوں ملکر ان کے اعضاء کے رطوبات اعلیہ جلد تحلیل و برباد  
کر کے ختم کر دیگی، اور یہ عمر طبعی سے بہت چلے دے گی اور بیک کہنے پر مجبور ہو گئے۔

وما احتمل الشیخ فاسقہ و عدل الشبان فیہ  
لوڑھے جتنی شراب برداشت کریں، انیں پینے دیا  
جائے (کیونکہ بوڑھوں کے لئے تھوڑی مقدار ہی کافی ہو جاتی

لہ قول بقراط کی طرف منسوب ہے +

ہے)۔ اور جوانوں کو اعتدال پر رکھا جائے (کیونکہ جوان شراب کی کافی مقدار برداشت کر سکتے ہیں، اس لئے انہیں بوڑھوں کی طرح چھوڑ نہ دیا جائے، کہ جتنی برداشت ہو، پیتے رہیں؛ بلکہ بقدر برداشت سے کم ہی دیں)۔

والبلد الباسر یحتمل الشراب  
والحار لا یحتملہ

سرد ملک میں شراب کی برداشت زیادہ ہو سکتی ہے اور گرم ملک میں نہیں۔  
اسی طرح گرم مزاج، گرم غلط، گرم موسم، اور دن کے گرم اوقات کو گرم ملک پر قیاس کیا جائے اور بارود مزاج، بارود غلط، بارود موسم، اور بارود اوقات کو سرد ملک پر۔

ومن اراد التحمل من الشراب فلا  
یمتلی من الطعام ولم یأکل الحلو  
بل یتخے من الاسفید یا ج الدسم  
وتناول ثرید و دسمۃ و لحمًا دسمًا  
مجزعًا واعتدل ولم یتعب یتنقل  
یا للوزر والعدس المملحین و کا ححر  
الکبد وان اکل الکرنبۃ وزیتون  
الماء ونحوہ نفعوا عن الشرب

کثرت شراب کی خواہش جو لوگ (کسی مصلحت یا ضرورت سے) زیادہ شراب پی پی چاہیں اور یہ بھی چاہیں کہ شراب کی زیادتی کے باوجود نشہ زیادہ نہ آئے، انہیں چاہئے کہ کھانا کم کھائیں، اور مٹھاس استعمال نہ کریں (کیونکہ میٹھی چیزوں کے بعد شراب اچھی نہیں معلوم ہوتی ہے)۔ بلکہ چکنا شوربہ (اسفید باج دسم) پیئیں، اور چکنا ثرید اور چکنا گزشت (جس میں چربی زیادہ ہے) کھائیں، گرمیہ چیزیں زیادہ نہ کھائیں، اور نہ زیادہ حرکت کریں (کیونکہ شراب پی کر زیادہ چلنے پھرنے سے نشہ زیادہ آتا ہے) اور شراب کے ساتھ بطور نقل کے نمکین با دام، نمکین مسور اور کاغ کبر استعمال کریں۔ اور اگر غذاء کر بنیہ اور زیتون الماء (پانی کا زیتون) وغیرہ کھائیں، تو یہ مفید ہیں۔ اور ان سے شراب کی زیادتی پر اعانت ملتی ہے۔

ولکن لا جمیع ما یجفف البخار مثل  
بزر الکرنب النبطی والکمون  
والسذاب الیابس والفوفیج  
والملح النقط والناخوالا

اسی طرح وہ ساری چیزیں مفید ہیں اور کثرت شراب پر امداد کرتی ہے (جو بخارات کو خشک (اور کم) کرتی ہیں، مثلاً تخم کرنب نبطی، زیرہ، سداب خشک، پودینہ، نمک لفظی، اور اجرائن۔

لے زیتون الماء زیتون کی وہ قسم ہے جو پانی میں پیدا ہوتی ہے۔

والاغذیة التي فيها الزوجة وتغرية  
 ورمها غلظت البخار وذلث  
 مثل الدسومات لحلوة الترجة  
 فانها تصنع السكر وان كان لا يقبل  
 شرابا كثيرا بسبب انها بطيئة  
 النفوذ

جن غذاؤں میں لزوجت اور غریبیت (سیرا) در چپک  
 ہوتی ہے، اور جن سے بدن کے بخارات غلیظ ہو جایا کرتے ہیں۔  
 مثلاً میٹھی اور سیرا چکنی غذا میں (سیرے کے حصے کی طرح) یہ شراب  
 کے نشہ میں رکاوٹ پیدا کر دیتی ہیں؛ اگرچہ ایسی غذا میں طبی النفوذ پہنچنے  
 کی وجہ سے زیادہ شراب کی پروا اشت نہیں کرنی  
 ہر + (۱)

وسرعة السكر تكون لضعف الدماغ  
 او لكثرة الاخلاط فيه او تكون  
 لقوة الشراب او تكون لقلة الغذاء  
 وسوء التدبير فيه وفيما يتصل به

نشہ کا جلد آنا  
 نشہ جلد مندرجہ ذیل وجوہ سے آتا ہے : (۱)  
 ضعف دماغ کی وجہ سے ؛ (۲) دماغ کے اندر اخلاط کی کثرت  
 کی وجہ سے ؛ (۳) شراب کی تیزی کی وجہ سے ؛ (۴)  
 غذا کی کمی کی وجہ سے (کیونکہ خلصے معدہ کی صورت میں  
 شراب کا عمل تیز تر ہوتا ہے) ؛ (۵) شراب کے استعمال  
 میں بے عنوانی اور غلطی کرنے کی وجہ سے، یا آن تدابیر میں  
 غلطی کرنے کی وجہ سے جو شراب کے ساتھ ہر تے جاتے ہیں (مثلاً  
 نقل اور غذا وغیرہ میں ایسی چیزوں کا استعمال کرنا، جن سے  
 نشہ جلد آجائے) +

والذي يكون لضعف الراس علاجه  
 علاج النزلة المتقدمة من  
 اللطوخات المذكورة في ذلك  
 الباب ولا يشرب منه  
 الا قليلا

چنانچہ اگر یہ کیفیت ضعف دماغ کی وجہ سے ہو، تو  
 اسکا علاج نزولہ کمنہ کی طرح ان لطو خات (وغیرہ) سے کریں، جنکا  
 ذکر اس بارہ خاص میں کیا گیا ہے۔ (نزولہ کمنہ کا علاج تنقیہ دماغ  
 تقویت دماغ، اور تحلیل فضول دماغیہ ہے)۔ نیز ایسا شخص  
 شراب محض قلیل مقدار میں استعمال کرے +

شراب يبطئ بالسكر يوحذ من ماء  
 الكرنب الا بمين جزء ومن ماء الرمان  
 الحامض جزء ومن الخل نصف جزء  
 يغلي غلياً وتواشربة منه قبل الشرب  
 اوقية

نشہ کا دیر میں آنا (تدابیر جن سے) شراب دیر میں نشہ لاسکے ؛  
 (۱) آب کرنب سفید ایک جزو، آب انار ترش ایک جزو،  
 سرکہ نصف جزو، تینوں چیزوں کو ملا کر چند بار جوش دے  
 لیں، اور شراب سے پہلے اس میں سے ایک اوقیہ  
 استعمال کریں +



وَالْيَاثِيَتِخَذُ حَبًا مِنْ الطَّلْحِ وَالسَّنَابِ (۴) نمک، برگ سداب، زیرہ سیاہ، تیزین  
وَالْكُمُونِ الْأَسْوَدِ وَيَجْفَقُهَا وَيَتَنَاوَلُ حَبَّةً كِی گویاں بنا کر خشک کریں، (اور شراب کے بعد) ایک گولی  
بَعْدَ حَبَّةٍ پر دوسری گولی کھاتے چلے جائیں +

وَالْيَاثِيَةُ تَخَذُ بَنَرًا لِّلْكُرْبِ لِنَبْطِ وَالْكُمُونِ اللَّوْنِ (۵) تخم کرنب نبطی، زیرہ، بادام تلخ مقشر، پودینہ  
الْمُقَشَّرِ الْفَوَيْجِ وَالْأَفْسَنْتِينَ لِلْمَلِ الْنَفْطِيِّ وَالْفَوَاہِ افسنتین، نمک نفطی، اجوائن، سداب خشک، مقدار خوراک  
وَالسَّنَابِ لِيَا لِبَسَّ يَشْرَبُ مِنْهُ مَنْ لَا يَتَأَمَّرُ دُورِہم نہار منہ، ٹھنڈے پانی کے ساتھ۔ یہ مقدار اس شخص  
مَنْ جَرَّارَتُهُ وَزَنَ دَهْنِ بَاءَ بَارِدٍ عَلَى السَّرِيقِ کے لئے ہو جسے اس دوار کی حرارت سے کوئی اندیشہ ضرور نہ ہو +

وَمِمَّا يَصِحُّ السَّكْرَانُ أَنْ يَسْقَى الْمَاءَ ہوشیار کرنے کا تدبیر مستوالوں اور نشہ سے بدستوں کو ہوشیار  
وَالْخَلُّ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ مُتَوَاتِرَةً أَوْ مَاءَ کرنے کی ایک تدبیر یہ ہے کہ پانی اور سرکہ ملا کر پے در پے  
الْمَصْلُ وَالرَّائِبُ الْحَامِضُ وَيَتَشَهَّمُ تین بار پلائیں (اور قے کرائیں، چہرہ پر نہایت ٹھنڈے  
الْكَاوُورُ وَالصَّنْدَلُ وَيَجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ پانی کی جبینٹیں ماریں، ان کے ہاتھ پاؤں کو بار بار دھوئیں،  
الْمُبْرَدَاتِ السَّارِدَةِ مِثْلَ دَهْنِ الْوَرْدِ سرکہ سنگھنائیں)؛ یا آب پیاز اور دہی کا کھٹا پانی پلائیں۔  
بِخَلِّ خَمْرَ کا فور اور صندل سنگھنائیں، ان کے سر پر ورد غنگل اور سرکہ وغیرہ

وَأَمَّا عِلَاجُ الْخَمَاسِ فَسَنَذْكُرُهُ مِیسی ہر دوا دے چیزیں رکھیں +  
فِي الْجَزَائِيَّاتِ خمار رہا خُماس (صداع خمار) کا علاج، تو اس کا ذکر  
وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْكُرَ لِمَنْ غَيْرِهِ مَضْرُوعَةً نَقَعُ امراض جزئیہ (حصہ معالجات) میں آئے گا +

فِي الشَّرَابِ الْكَاشَنَةِ وَالْعُودِ الْهِنْدِيِّ بولوگ یہ چاہیں کہ کوئی ضرر نہ ہو پونچے اور نشہ جلد آجائے، انیس چاہئے کہ  
وَمَنْ أَحْتَاجَ إِلَى سَكْرٍ شَدِيدٍ لِعِلَاجِ شَرَابِ مِیْنِ اُمَشَنَةِ (چھڑیل) اور عود ہندی جگودیں +

عَضْوَعَلَا جَا مَوْلًا جَعَلَ فِي شَرَابِهِ دَارِوَسَے بیہوشی بولوگ کسی عضو کے دردناک اور تکلیف دہ

عَلَّاجُ كُنْ لِنَی رَشَا كُی عَلِیْتِ جَرَّاحِیہ کے لئے) سخت، بیہوشی  
مَاءِ الشَّيْلِمْ وَأَيَّاخَذُ مِنَ الشَّاهِزِجِ (اور بے خبری) کے محتاج ہوں، انیس چاہئے کہ آب شیلیم شراب  
وَالْأَفْيُونُ وَالْبَجْنُ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِیْنِ ڈال کر استعمال کریں۔ یا شاہترہ، افیون، اجوائن خزانہ  
نِصْفِ دَرِّہِمٍ وَمِنْ جَوْزِ لَبْوَا ہر ایک نصف درہم، جوز بوا، سگ، عود خام ہر ایک ایک  
وَالسَّلَفُ وَالْعُودُ الْخَامُ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ قِیرَا، (سفوف کر لیں، اور) اس میں سے بقدر ضرورت لیکر  
أَتَبْرَاطُ يَسْقَى مِنْهُ فِي الشَّرَابِ قَدْرًا لِلْحَاجَةِ شراب کے ساتھ استعمال کریں +

اولیٰ بطین البیض الا سود و قشور الیہروج  
 فی الماء حتی یحتر ویصیر بہ الشراب  
 یا اجوائن خراسانی سیاہ، اور پوست یسبروج  
 (پوست بنج نفاع) لیکر پانی میں اسقدر بچائیں کہ پانی کا رنگ  
 سرخ ہو جائے، پھر اسے شراب کے ساتھ ملا کر استعمال کریں۔

### فصل (۹) نیند اور بیداری کے تدابیر

الفصل لتاسع فی النوم والیقظة

اما الکلام فی سبب النوم الطبیع  
 والنسبات وضد ہما من الیقظة  
 ولا رق وما یجب ان یفعل فی  
 جلب کل واحد منہما و دفعہ اذا کان  
 مؤذیا وما یدل علیہ کلا حد منہما  
 وغیر ذلک فقد قیل منہ شیء فی  
 موضعه و سيقال فی الطب الجزئی  
 طبیعی نیند اور غیر طبیعی نیند (نسبات) کا، اور ان  
 دونوں کی ضد — یقظہ اور راق — کا تذکرہ، اور یہ کہ ان کے  
 حاصل کرنے کا ذریعہ کیا ہے، اور مؤذی اور تکلیف دہ ہونے  
 کی صورت میں ان کے دور کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے، اور  
 یہ کہ ان سے کن باتوں کا پتہ چلتا ہے (یعنی یہ کہ نیند اور بیداری  
 کن امور کے لئے دلیل و علامت بنتی ہے)، اسی طرح اور  
 دوسری بہت سی باتوں میں سے کچھ تو نیند و بیداری کی  
 فصل میں مذکور ہو چکی ہیں، اور کچھ باتوں کا تذکرہ 'طب جزئی'  
 (معاجز امراض) میں آئیگا۔

واما الذی یقال فی هذا الموضع  
 فهو ان النوم المعتدل ممکن للقوة  
 الطبیعیة من انما لہا مریئہ للقوة  
 النفسانیة مکثر من جوہر ما حتی  
 انہ ربما عاد باسراء ما نعا  
 من قتل الروح آتی روح کانت  
 ولذلک یھضم الطعام المضموم  
 المذکور ویتدا سر لہ بہ الضعف  
 الکائن عن اصناف التحلل ما کان  
 من اعیاء وما کان من مثل الجماع  
 نوم معتدل رہی یہ بات کہ جو کچھ یہاں بتانا مقصود ہے، وہ یہ  
 ہے کہ اوسط درجہ کی نیند (نوم معتدل) قوت طبیعیہ کو اپنے  
 افعال پر قادر کر دیتی ہے، قوت نفسانیہ (محرک و مدبر) کو  
 راحت و آرام بخشی ہے، اور قوت نفسانیہ کے جوہر روح  
 نفسانی (کو بڑھاتی ہے) اور بیداری حرکات و ادراکات کی  
 وجہ سے جوہر روح کو خارج کرتی ہے؛ بلکہ نیند کی حالت میں  
 چونکہ اعضاء رست اور بے حرکت ہو جاتے ہیں، اسلئے نیند  
 روح کے تحلیل اور خرچ کو روک دیتی ہے، خواہ کسی قسم کی  
 روح ہو (روح حیوانی ہو، یا نفسانی وغیرہ)۔ یہی وجہ ہے کہ  
 نیند کی حالت میں غذا اپنے تمام مدارج ہضم کو جنکا ذکر

لہ نوم نیند یقظہ بیداری غیر طبیعی نیند کو نسبت دیتے ہیں، اور غیر طبیعی بیداری کو راق یا سھر، مثلاً ہضم معدی  
 معوی، کبدی، سہری، مثقوی +

والغضب ونحو ذلك

پہلے ہو چکا ہے (بہت خوبی کے ساتھ) طے کیا کرتی ہے، اور  
نیند کی وجہ سے ہر قسم کے ضعف کا تدارک ہو جایا کرتا ہے، جو  
مختلف اقسام تحمل سے پیدا ہوتا ہے، خواہ وہ مکان کی وجہ  
سے ہو، یا جماع، غصہ، وغیرہ کی وجہ سے +

والنوم المعتدل اذا صادف اعتدال  
الاخلاط في الكمر والكيف فهو مطب  
مستن وهو انفع شئ للشافع فانه  
يحفظ عليهم الرطوبة ويعيدها  
محموظا رہتی ہیں، بلکہ (خشکی کے بعد نمی) رطوبتیں لوٹ  
آتی ہیں +

ولذلك ذكر جالينوس انه يتناول  
كل ليلة بقلة خس مطيب فاما  
الحسن فلينومه واما التطيب  
فليتدارك به تبريد  
جالینوس کی عادت اسی وجہ سے جالینوس روزانہ رات کے  
وقت کا ہو کا مصالحہ دار ساگ (بقلة مَطْيِبَة) کھایا کرتا  
تھا، جیسا کہ اُس نے (اپنی کتابوں میں) تذکرہ کیا ہے +  
چنانچہ کا ہو کا ساگ تو اس لئے کھایا کرتا تھا کہ کا ہو نوم ہے  
اور اسکو مصالحہ دار اس لئے کر لیتا تھا، تاکہ کا ہو کی برودت  
کی اصلاح ہو جائے +

قال فانما الاكل على النوم حريص  
اي في اليوم شئ ينفعه ترطيب النوم  
وهذا نعم التدبير لمن يعصيه  
النوم  
جالینوس کہتا ہے کہ ”اندو ن یس نیند کا حریص ہوں“  
یعنی اندو ن میں بوڑھا ہوں، اسلئے مجھے نیند کی ترطيب سے  
بہت فائدہ پہونچتا ہے۔ جس شخص کو نیند نہ آتی ہو (اور  
اُسے بیداری کی شکایت ہو) اُس کے لئے یہ ایک بہترین  
تدبیر ہے (ایسی حالت میں کا ہو کا استعمال کرنا بہت  
سودمند ہے) +

وان قدم عليه حماما بعد استكمال  
له مَطْيِب کے فطی منے ”خوشبودار کئے ہوئے“ کے ہیں، مگر ہم نے اس کا ترجمہ مصالحہ دار کیا ہے۔ گیلانی نے  
سٹیب سے یہ مفہوم لیا ہے کہ ساگ میں سرکہ یا کانچی چڑک لی جائے +

اور اگر کوئی شخص سونے سے پہلے اور بغیر غذا کے  
سٹیب کے فطی منے ”خوشبودار کئے ہوئے“ کے ہیں، مگر ہم نے اس کا ترجمہ مصالحہ دار کیا ہے۔ گیلانی نے  
سٹیب سے یہ مفہوم لیا ہے کہ ساگ میں سرکہ یا کانچی چڑک لی جائے +

هضم لغذاء المتناول استكثارا من صلب الماء  
الحا على اللسان فانه نعم لمعين اما التدبير الذي  
هو اقوى من ذلك فتذكر في المعالجات  
فوجب على الاصحاء ان يراعوا امر النوم  
وليكن منهم على اعتدال وفي وقت  
ولا يفرطوا فيه وليتقوا ضرر  
السهر باد مغتهم وبقوا همكلاها

بعد حمام کرے، اور گرم پانی سر پر کثرت سے (دیر تک) ڈالے  
تو بہ نیند کے لئے بہترین مددگار ہے؛ لیکن اس سے زیادہ  
مؤثر اور قوی تدبیر کا ذکر ”باب معالجات“ میں کیا جائیگا۔  
تندرست لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ نیند کا خاص  
طور پر بحاظ رکھیں (اور قواعد و اصول کی پابندی کریں)۔  
اعتدال کے ساتھ سوئیں، ٹھیک وقت پر سوئیں، (یعنی انحصار  
غذا کے وقت سوئیں)، اور بہت زیادہ بھی نہ سوئیں۔ اور  
بیداری کی مضرتوں سے اپنے دماغوں، اور ساری قوتوں کو  
بچائیں (کیونکہ بیداری جس طرح دماغ کو کمزور کر دیتی ہے  
اسی طرح یہ بدن کی ساری قوتوں کو ضعیف بنا دیتی ہے)۔

و كثيرًا ما يكلف الانسان السهر  
ويطرده عنه النوم خوفاً من الغش  
وسقوط القوة

بعض اوقات انسان کو غشی (بہوشی) اور سقوط قوت  
کے خوف سے یہ تکلف جگایا جاتا، اور اس کی نیند کو بھگایا  
جاتا ہے (جیسا کہ اگر کوئی شخص افیون کھا لیتا ہے، اور اُسے  
نیند اور بہوشی طاری ہوتی ہے، تو اُسے سونے میں دیا  
جاتا، اور انتہائی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ جاگتا رہے)۔

وأفضل النوم الغرق وما كان  
بعد انخداس الطعام من البطن  
الاعلى وسكون ما عسى يتبعه من النفخ  
والقراقران النوم على ذلك  
ضائر من وجوه كثيرية بل ولا  
يطيب ولا يتصل ولا يفسد  
التملل والتقلب وهو ضائر ومع  
ضرر لا موجد لصاحبه

**بہترین نیند** بہترین نیند وہ ہے جو گہری ہو، اور اُس وقت  
آئی ہو جبکہ غذا شکم کے بالائی حصے سے نیچے اوتر چکی ہو، اور  
جبکہ نفخ و قراقریں سکون ہو چکا ہو، جو بعض اوقات کھانا  
کھانے کے بعد لاحق ہو جاتے ہیں؛ ورنہ ان کی موجودگی میں  
سونا بوجہ کثیر مضر ہے؛ بلکہ ایسی حالت میں (ریاح وغیرہ  
کی وجہ سے) نہ نیند اچھی آتی ہے، نہ مسلسل ہوتی ہے، اور  
تملل اور بے قراری سے خالی ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے  
کہ تملل اور بے قراری (طبی حیثیت سے) ایک مضر چیز ہے،  
اور بیا وجود طبی مضرت کے سونے والے کے لئے ایسی نیند

لم تملل: نیند میں کر دین بدلتا، اور ایک حالت میں آرام و سکون سے نہ سونا۔

باعثِ اذیت و تکلیف ہوتی ہے (اور کوئی راحت نہیں پہنچتی)  
 لہذا اگر ہضم غذا میں کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے، تو  
 انسان کو چاہئے کہ پہلے کچھ دیر چل قدمی کرے اس کے بعد  
 سونے کا قصد کرے +

فلن لك يجب ان يقش يسيراً ان  
 الباطن الاخذ اس ثم ينام

خلو معدہ اور امتلا معدہ [خلو معدہ (اور بھوک) کی حالت میں  
 سونا بڑا ہے؛ اس سے قوتیں بڑھ جاتی ہیں۔ طے ہذا  
 امتلا معدہ کی حالت میں سونا، جبکہ غذا شکم کے بالائی حصے  
 سے نیچے نہ اترتی ہو (اور بڑی طرح پیٹ کھانے سے بھر رہا ہو)  
 بڑا ہے؛ کیونکہ ایسی حالت میں نیند گہری نہیں ہوا کرتی، بلکہ  
 تھل اور بیقراری کے ساتھ ہوتی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں  
 طبیعت جیسے ہی کہ ہضم کی طرف متوجہ ہوگی، جس طرح نیند کی  
 حالت میں متوجہ ہوا کرتی ہے، ویسے ہی نیند ٹوٹ جایا کرے گی، جس سے  
 طبیعت پریشان اور متحیر ہو کر سُست پڑ جائیگی، اور ہضم بگڑ جائیگا +  
 یعنی امتلا کی حالت میں سونے سے بار بار طبیعت ہضم کی طرف متوجہ ہوگی، اور بار بار نیند ٹوٹ جائی کرے گی،  
 جس سے طبیعت پریشان ہو جائیگی، اور ہضم کا عمل خراب ہو جائیگا +

والنوم على الخوى ردى مسقط  
 للقوة وعلى الامتلاء قبل الاخذ  
 من البطن الا على ردى لانه  
 لا يكون غرقا بل يكون معتملاً  
 وكما يشتغل فيه الطبيعة بالاشتغال  
 به في حال النوم من الهضم عارضها  
 استيقاظ مزيج محير يتبدل معه  
 الطبيعة فيفسد الهضم

[دن کا سونا] اسی طرح دن میں سونا بھی بڑا ہے، کیونکہ اس سے  
 امراض الرطوبة والنوازل امراض رطوبہ اور نوازل پیدا ہو جاتے ہیں، بدن کا رنگ  
 بگڑ جاتا ہے، طحال (مرض طحال) پیدا ہو جاتا ہے، اعصاب  
 ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، بدن میں کابلی و سُستی پیدا ہو جاتی ہے  
 بھوک کمزور ہو جاتی ہے، اور بسا اوقات اورام اور حیات  
 پیدا ہو جاتے ہیں +

والنوم النهارى ردى يورث  
 الامراض الرطوبة والنوازل  
 ويفسد اللون ويورث الطحال  
 ويورث العصب ويكسل ويضعف  
 الشهوة ويورث الاورام والحما  
 كثيراً

دن کے سونے کی برائیوں کے اسباب میں سے ایک  
 سبب یہ بھی ہے کہ دن کی نیند جلد جلد ٹوٹ جائی کرے ہے۔

ومن اسباب آفته سرعة انقطاع وتبدل  
 الطبيعة عما كانت فيه ومن

لہ نوازل = بعضہ جمع = نزل کی بیماریاں، یا نزل کی مختلف قسمیں +

لہ حیات = جمی، کی جمع، مختلف اقسام کے بخار +



فضائل نوم اللیل انہ تام مستمر اور طبیعت اپنے مشاغل و فرائض کی بجائے آوری میں کا ہل اور غرق  
سُست ہو جاتی ہے۔ اور رات کی نیند کی خبریوں میں ایک

خوبی یہ ہے کہ رات کی نیند کا بل، مسلسل، اور گہری ہوتی ہے۔  
علیٰ ان من یعاد النوم بالانهار لیکن جو لوگ دن کے سونے کے عادی ہوں، ان کے

لا یجب ان ینھرا دفعةً بغیر لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ دفعۃً اور یک نخت یہ عادت ترک  
تدریج کر دیں +

جو لوگ دن کے سونے کے عادی ہوتے ہیں، وہ اگر اسے یک نخت ترک کر دیں، تو نقصان ہضم کا پیش  
ہے، اس لئے اسے بتدریج، روزانہ تھوڑا تھوڑا کم کر کے، یا ناغائیں کر کے ترک کرنا چاہئے +

واما فصل هیات النوم فان یبندی سونے کی ہیئت سونے کی بہترین صورت یہ ہے کہ انسان پہلے  
علیٰ الیمین ثم ینقلب علی الیسار دائیں کر دٹ سوئے، پھر بائیں کر دٹ پر لوٹ آئے۔ اور اگر

واذا ابتداء علی البطن اعان کوئی شخص پہلے پیٹ کے بل (پٹ) لیٹے، تو یہ صورت ہضم  
علیٰ الھضم معونۃ جیدۃ لما غذا پر اچھی مددگار ثابت ہوتی ہے؛ کیونکہ اس ہیئت سے

یحقق بہ من الحار الغریزی ویحصو حرارت غریزی یہ گھٹ کر اور محصور ہو کر زیادہ ہو جاتی ہے  
لیکن آنکھ کے لئے یہ صورت مضر ہے) +

واما الاستلقاء فهو نوم رخی یتئی راجحاً سونا، تو یہ بُرا ہے؛ اس سے بُرے امراض  
الامراض الردیۃ مثل السکتۃ کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً سکتہ، فاج، کابوس؛

والفالج والکابوس وذلك لانه یمیل کیونکہ چپ لیٹنے سے فضلات (دماغ سے) پیچھے کی طرف چلے  
بالفضول الی خلف فیمتس عن جاتے ہیں، اور اپنے اُن راستوں کی طرف بننے سے رُک

مجاہد الی الی قد ام مثل جاتے ہیں، جو سامنے کی طرف واقع ہیں، مثلاً منخرین اور  
المنخرین والحنك تالور کی جھلیاں جنکی راہ فضلات بلغمیہ خارج ہوا کرتی ہیں) +

والنوم علی الاستلقاء من عادة الضعفاء ناتوان مرضی عادتاً چپ ہی سویا کرتے ہیں، کیونکہ  
من المرضی لما یعرض لعضلاتہم ان کے عضلات اور اعضا ضعیف ہو جاتے ہیں، اس لئے

من الضعف ولاعضا تھم فلا تحمل ایک پہلو دوسرے پہلو کے بار کو اٹھانے کی قدرت نہیں رکھتا،  
جنب جنباً بل یسرع الی الاستلقاء اسلئے یہ جلد ہی پشت کے بل لوٹ آتے ہیں۔ اسلئے کہ اس

علی الظهر اذا الظهر اقوسی بارہ میں بمقابلہ پہلو کے پشت زیادہ قوی ہے رکیہ نہ کہ پیٹ پر

من الجنب و مثل هذا ما ينامون فاغرين  
لضعف العصل التي بها يجمعون  
الفكين  
سرنے سے اعصاب پر زیادہ بوجھ نہیں پڑتا ہے +  
اسی قسم کے وجوہ (اور انہی کمزوریوں) سے ناتواں  
اور کمزور مرضی کے منہ نیند میں کھلے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ عضلات  
کمزور ہو جاتے ہیں، جو دونوں جبڑوں کو باہم ملا تے ہیں،

(مثلاً عضلہ صدغیہ اور ماضغہ وغیرہ) +

ولهذا اباب في الكتب الجزئية  
مستوفى  
اس خاص بیان کے لئے کتب جزئیہ (معالجات)  
میں ایک پر اباب رکھا گیا ہے +

بحوالہ گیلانی  
فرش زمین پر (نرم بستر کے بغیر) سونا اعصاب کے لئے مضر ہے؛ گا ہے اس سے تشنج، تمدد، اور  
فاج پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ زمین کی سختی سے اعصاب رگڑا کھاتے ہیں، اور زمین کی برودت اعصاب تک پہنچتی  
ہے۔ نرم بستروں پر سونا من بدن ہے۔ سردیوں میں روئی اور ریشم (کی تو شک) پر سونا چاہیے، اور گرمیوں  
میں سٹان (یا مٹل) پر اور چمڑے کے نرم فرشوں پر (جو آدن اور بال سے خالی ہوں)۔ دھوپ میں سونا دماغ کو  
بھاری کر دیتا اور درد سر کا باعث ہو جاتا ہے۔ چاندنی میں سونا محرک خون، موجب رعات، اور شہوت باہ  
کا محرک ہے؛ کیونکہ چاندنی میں رطوبات بنیدہ جوش میں آتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چاندنی راتوں میں تہیہ جات  
خوب پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ انار پھٹ جایا کرتے ہیں، اور کھیرے لگاڑیاں نمایاں طور پر بڑھ جاتی ہیں۔ بلکہ بعض  
اوقات ان نباتات سے چاندنی ماتوں میں آوازیں سنائی دیتی ہیں، نیز کوڑوں میں اور جوار بھائے والے  
دریاؤں میں پانی بڑھ جایا کرتا ہے۔ اسی طرح چاندنی کے دنوں میں کھوپڑی کے اندر بھیجہ بڑھ جایا کرتا ہے +

الفضل العاشر فیما یجلی فی هذا الموضع فصل (۱۰) وہ امور جن کا ذکر دوسرے مقام پر کرنا مناسب ہے

المبارکی عادت ہے کہ نیند و بیداری پر گفتگو کرنے کے بعد اس مقام میں چند اور چیزیں بھی بیان کیے  
ہیں، مثلاً بحث جماع، اور اس کے قواعد و اصول، ادویہ سہلہ کا ضرر اور ان سے تحفظ کی تدابیر وغیرہ؛ لیکن شیخ  
ان چیزوں کو بیاں کرنا پسند نہیں کرتے ہیں؛ چنانچہ فرماتے ہیں:

مما ینکر فی هذا الموضع هو امر الجماع  
و تعدیلہ و تداسر ضررہ و تخن  
نوخر القول فیہ الی الكتب الجزئية تدارک ہے؛ لیکن ہم اس کا تذکرہ "کتب جزئیہ" (معالجات)  
لہ نظم (نظر جمع) چمڑے کا فرش +

ومعا يقال ههنا ايضاً امر الادوية في كرتيگه. على هذا جن چیزوں پر یہاں بحث کی جاتی ہے  
المسئلة وتدارك ضررها و ان میں سے دوسری چیز ”مسهل و دوا میں“ ہیں، اور یہ کہ  
فمن ايضاً تو خرا الكلام في بعضه الى ان کی مضر توں کا تدارک کس طرح کیا جائے۔ لیکن ہم اس  
مقالتنا في العلاج وفي بعضه الى بحث کو بھی کچھ تو علم علاج (فن چهارم کلیات قانون) میں  
کلامنا في الادوية المسهلة لکھینگے، اور کچھ ادویہ مسهلہ میں (کتاب ثانی - علم الادویہ میں)  
الا انا نقول يجب على مستحفظ الصحة اس مقام پر ہمیں جو کچھ کہنا ہے وہ صرف اس قدر کا حفظ  
ان يتعاهد الاستفراغ المسهل صحت کے لئے ضروری ہے کہ وہ (طبی اصول کے مطابق)  
والادراسا والتعريق والنفت استفراغ - اسهال، ادرار، تعریق اور نفث - کا پابند  
ويتعاهد النساء بالطمث بما رسم. اسی طرح عورتوں کو چاہئے کہ وہ اصول و قواعد کے  
نوضحه وتعرفه في موضعه مطابق جارح کی پابند رہیں، جنکی و مناعت تفصیل کے ساتھ  
میں اپنی جگہ پر کرونگا۔

الفصل الحادي عشر في تقوية الاعضاء فضل الاعضاء الضعيفة وتسميتها وتعظيم حجمها  
الاعضاء الضعيفة والصغيرة تقوى وتعظم ما فيمن هو بعد في سن  
النمو والنشو وفي المنتهيين فبالذلك المعتدل والرياضة  
الدائمة التي تخصها ثم يطلى بالنزف  
ضعيف اور چھوٹے اعضا کو قوی اور بڑا بنایا جاسکتا ہے  
چنانچہ جو لوگ اب تک سن نو میں ہوں، اور انکے بڑھنے کا زمانہ  
ہو، (مگر بالغ ہوں، بچے نہ ہوں) اور جن لوگوں میں نمو ختم ہو چکا  
ہو (مگر ادھیڑ اور بوڑھے نہ ہوئے ہوں)، ان میں تقویت و  
تسہیل کا ذریعہ یہ ہے کہ اس عضو کی اوسط درجہ کی مالش  
کی جائے، اور اس عضو کی مخصوص ریاضت کی پابندی کی جائے  
اور اس کے بعد نفث بطور طلاء کے لگایا جائے۔

اطفال یعنی چھوٹے بچوں میں دلک اور ریاضت کی کثرت ممنوع ہے، اور ادھیڑوں اور بوڑھوں میں  
یہ نامکن ہے کہ دلک اور ریاضت سے کوئی چھوٹا عضو بڑا ہو جائے۔ علاوہ ازیں تعلیم سوم کی پانچویں فصل میں شیخ  
نے لکھا ہے کہ ”بڑھوں کی مالش گناہ اور کیفا اوسط درجہ کی ہونی چاہئے، اور کمزور اور ماؤت اعضا کو چھڑنا نہ چاہئے“  
(یعنی کمزور اور ماؤت عضو کی مالش کرنی چاہئے، اور نہ اس سے ورزش کرانا چاہئے)۔ گیلانی

وحصر النفس داخل فی هذا الباب خصوصاً اذا كان العضو مجاوراً للصدر والریة  
سانس روکتا بھی اسی قبیلے سے ہے، (یعنی دلک ریات کی طرح یہ بھی تباہیہ رسمہ میں سے ہے، کیونکہ سانس روکنے سے روح، خون، اور سانس بدن میں تخمین حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو)، علی الخصوص جبکہ وہ عضو (وہ ضعیف اور چھوٹا عضو) سینے اور پیچھے کے پاس ہو +

مثال ذلك من كان قضيفاً سابقين فانما نامر به بالاحصاء اليسير والدلك المعتدل ونظيره بالطلاء الزفتی ثمر فی اليوم الثاني تحفظ الدلك بحاله ونزید فی الرياضة وفي الثالث تحفظ ايضاً الدلك بحاله ونزید فی الرياضة  
مثال : مثلاً اگر کسی شخص کی پینڈ لیاں لاغر ہوں، تو اسے ہم ہدایت کریں گے کہ وہ تھوڑا دوڑے، اوسط درجہ کی ماش کرے، اور پینڈ لیوں پر بطور طلاء کے زفت لگائے۔ دوسرے روز ماش تو اسی قدر کرے، مگر ریاضت کچھ بڑھائے (جہ کہ زیادہ دوڑے)؛ تیسرے روز بھی ماش اسی طرح اسی قدر رکھی جائے، اور ریاضت میں قدرے اضافہ کر دیا جائے (وسط ہذا القیاس روزانہ ورزش میں قدرے اضافہ کرتے ہوئے چلے جائیں) +

الا ان يظهر دليل اتساع العروق وانصباب المواد فنفحات فی كل عضو حدوث الورم والافاة الامتلائية کر دینا چاہئے)؛ کیونکہ جس عضو میں اس قسم کی علامتیں پیدا ہوتی ہیں، ان میں ورم کے پیدا ہونے اور اس عضو کی مخصوص امتلائی آفتوں اور مخصوص بیماریوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو جاتا ہے، چنانچہ اس مقام میں (مفروضہ مثال کے مطابق) یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ پینڈ لیوں میں دلوالی اور دار الفیل کین نہ پیدا ہو جائے +

فاذا ظهر شيء من هذا الجنس نقصنا ما كنا نفعله من الرياضة والدلك بل امسكنا واضمحنا  
چنانچہ جب اس قسم کی کوئی بات (علامات امتلائی اور اتساع عروق اس شخص میں) ظاہر ہوگی، تو جو کچھ ہم کر رہے تھے (ورزش و ماش) اس میں کمی کر دیں گے، بلکہ اگر ضرورت ہوگی تو قطعاً بند لے چنا چھوڑ دیں اور دار الفیل ٹانگ کی مخصوص امتلائی امراض میں سے ہیں +

واشلنا بذلک العضو مثلاً فی  
ضام الساق برجله و د لکتہ  
عکس الدلک الاول ای ابتدا انا  
من طرفہ الی اصلہ

یعنی کر دینگے ؛ اور اسے ہدایت کرینگے کہ وہ لیٹا رہے (اور آرام  
کرے) ، اور اس عضو کو کسی تدبیر سے بلند رکھے ۔ مثلاً (موجودہ  
شال کے مطابق) لاغری پنڈلی والے کی ٹانگ کو (اوپر نیچے مکیہ وغیرہ  
کے ذریعہ محاذات قلب سے) اونچا رکھا جائے ، اور پہلی مانش کے  
برعکس اُلٹی مانش کی جائے ، یعنی ٹانگ کے کندھے سے جڑ کی طرف  
(بچوں سے ران کی طرف) دبائیں (تاکہ دریدوں کا خون ٹانگوں  
میں بند نہ ہونے پائے ، بلکہ دب کر اپنے سعدن و منبع کی طرف  
دوڑ جائے ۔ اس کے برعکس جب اوپر سے نیچے کی طرف ۱۰ با یا  
جاتا ہے ، تو دریدوں کا خون اپنے منبع کی طرف جانے سے رک  
جاتا ہے ، اور وہاں ایک قسم کا اجتماع و امتلاء حاصل ہو جاتا ہے

فان ارادنا ذلک بعضو مقارب  
لاعضاء النفس و لیکن مثلاً الصدک  
فلنقط ما تحته بقماط وسط الشد  
معتدل العرض ثمنا مران یستعل  
باضات الیدین و حصر النفس لشدید  
و یصالح و الصوت العظیم والد ذلک الرقیق  
ثم یأتیک فی الکتاب الجزئیة تفصیل  
لهذا الجملة مستقص فانظر ۴ فی  
کتاب الزینة

کہنا چاہئے +  
امافی اطمینان فانما یعرض فی اکثر الاما  
البرد والیبس و تدبیرہ تدبیر  
اصحاب الدق الہرمی و قد اشیر  
الی ذلک فی کتاب الزینة  
رہے عمر رسیدہ لوگ (ادھیڑ اور بوڑھے) ، تو ان میں  
ضعف و لاغری عموماً غالبہ برودت و یبرست کی وجہ سے لاحق ہوتا  
کرتی ہے ، اس وجہ سے اس کی تدبیر یہ ہے کہ رقی ہرمی (دقی  
شیخوخت) دالوں کا جس طرح سلاج کیا جاتا ہے ، وہی سلاج  
یہاں بھی کیا جائے ۔ اس طرف بھی ہے ”کتاب زینت“ میں  
اشارہ کیا ہے +

قرشی کہتے ہیں: جس طرح شیرخنے یہاں بعض اشخاص کی تخصیص کی ہے، اور بتایا ہے کہ عضو ضعیف کی تقریت اور تسین ایک خاص عمر ہی میں ممکن ہے، بڑھاپے میں اسکا امکان نہیں ہے، اسی طرح انہیں یہ بھی چاہئے تھا کہ بعض اعضاء کی بھی تخصیص کرتے؛ کیونکہ اندرونی اشار مثلاً قلب وغیرہ کی مالش نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح بہت سے اعضاء میں یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ اس تدبیر سے اُن کے طول میں اضافہ کر دیا جائے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا، تو ممکنہ اور کوتاہ قامت اشخاص کو اس تدبیر سے دراز قامت بنالیا جاتا۔

### فصل الثانی عشر الاغیاء الذی تتبع الریاضات فصل (۱۲) مکان جو ریاضت کے لائق ہوتی ہے

اصناف الاغیاء ثلثة ویزاد علیہا رابع اغیاء (مکان = ماندگی) کی قیس تو تین ہیں، مگر ایک ووجہ حد و فہ و جہان فاضلہ پر تھی قسم کا بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ پیدائش مکان کے جو الثلثة القروچی والتمدی والورچی بہت سے اسباب بیان کئے جاتے ہیں، وہ دو اسباب والذی یزاد علیہ هو الاغیاء المسمیہ کے تحت میں مذکور ہیں ان اسباب کا ذکر اس فصل کے بالقتضی والیبسی والقتضی اخیر میں آنے والا ہے۔ چنانچہ مکان کی (اصلی) تین قیس

یہ ہیں: قروچی — تمددی — اور ورحی، اور جس قسم کا اضافہ کیا جاتا ہے، اُسے قشقی، یبسی، اور قشقی کہا جاتا ہے ان ناموں کی وجہ تسمیہ اثنا سے بیان میں آئیگی۔

اغیاء قروچی چنانچہ اغیاء قروچی اُس مکان کو کہتے ہیں جسکے ساتھ جلد کو پیرنی یا اندرونی حصے میں ایسی کیفیت (دکھن) محسوس ہوتی ہے، جیسی ترقی کے چھوٹے سے محسوس ہوا کرتی ہو، ان دونوں قسموں میں سے نہ یا وہ شدید وہ قسم ہے، جس میں جلد کے اندرونی حصے میں دکھن محسوس ہوتی ہے، یہ دکھن گاہے چھوٹے (اور دبائے) سے محسوس ہوا کرتی ہے، اور گاہے بڑے جھلنے سے، بعض اوقات کانٹے کی سی جھین محسوس ہوا کرتی ہے، اور مائدہ شخص کا جی نہیں چاہتا کہ بڑے جھلے اور حرکت کرے، حتیٰ کہ انگڑائی بھی ناگوار خاطر ہو جاتی ہے، اور انگڑائی لیتا بھی ہے، تو

فالقروچی اغیاء یحس منه فی ظاہر الجلد شبیه بمس القروح او فی غور الجلد واقتواہ اغویرا وقد یحس ذلک بالمس وقد یحس بہ صاحبہ عند حرکتہ ویربما احس کنخس بالشوٹ ویکرہون الحركات حتی التمتط ویتمطون بضعف

لہ سبب ظاہر جیسے ریاضت کی افراط، اور سبب فنی، جبکہ بلا درزش کو خود بخود مکان اور ماندگی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی حالت کو کوکڑھیل یا نغظ سے ادا کرتے ہیں کہ بدن گھاؤ گھاؤ ہو رہا ہے، پھوٹا نہیں جاتا، یا پلا نہیں جاتا۔

ٹکے سے لیتا ہے +

واذا اشتد وجداً واقتصریرة  
وان زاد اصلاً بهمناً فض  
وحی

جب اعیاء قروحی میں (حدتِ مادہ کی وجہ سے) شدت  
ہو جاتی ہے (یا جب اعیاء قروحی کے اسباب شدید ہو جاتے  
ہیں)، تو اس شخص کو قشعرِ یدرہ (پھریری) محسوس ہوتا ہے،  
اور جب اور بھی شدت ہو جاتی ہے، تو لرزہ اور بخار آ جاتا ہے۔

وسببه كثرة فضول رقيقة حادة  
او ذوبان اللحم والشحم بسبب  
الحركة وبالجملة اخلاط سردية  
لوانتشرت في العروق كسر الدم  
الجيد اقلها فلما انتفضت الى  
نواحي الجلد انتفضت خالصة  
الا ذى واقل ما يؤذى به  
هو ان يحدث هذا الجنس  
من الاعياء فان تحركت قليلا  
احدثت القشعريرة وان تحركت  
اكثر احدثت النافض

اعیاء قروحی کی وجہ رقیقہ اور عادات فضلات کی کثرت  
ہوتی ہے؛ یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ شدتِ حرکت کی وجہ  
سے گوشت اور چربی پگھل جاتی ہے (جس سے سردی مواد  
پیدا ہو جاتے ہیں)؛ خلاصہ یہ ہے کہ اعیاء قروحی کی وجہ  
ایسے اخلاطِ سردیہ (اور موادِ فاسدہ) ہوتے ہیں، جو اگر عروق  
میں چلے جائیں تو اچھے خون (میں ملنے) سے انکی آنت (اور  
انکی حدت) ٹوٹ جائے؛ لیکن چونکہ یہ جلد کی طرف (فصل  
طبیعت سے) دفع کر دیے جاتے ہیں، (اور خون سے ان کی  
حدت ٹوٹنے نہیں پاتی ہے) اس لئے وہاں یہ ایسی خالص موثر  
میں پہنچتے ہیں کہ ان کی اذیت (حدت و آنت) ٹوٹی ہوئی نہیں  
ہوتی ہے۔ ان موادِ فاسدہ سے کم سے کم جو اذیت پہنچ  
سکتی ہے، وہ یہی ممکن ہے۔ لیکن اگر کسی قدر حرکت میں  
آجائیں، تو پھر ان سے قشعرِ یدرہ پیدا ہوگا، اور اگر اس سے  
زیادہ ان میں تحریک ہوگی، تو ان سے لرزہ عارض ہوگا۔

وسببها انتقض منها الاخلاط الحادة  
وبقي في العروق الخامة وسببها  
كان الخام ايضا في اللحم

بعض اوقات ان فضلات میں کچھ فضلاتِ حادہ ہستعل  
ہو کر عروق کی طرف چلے جاتے، اور خامی کی حالت میں (کچھ  
عرصہ تک) رگوں کے اندر پڑے رہتے ہیں، اور بعض اوقات  
مجموعہ (عضلات) کے اندر بھی خامی کی حالت میں باقی رہتے ہیں۔

مواد فاسدہ اپنے نفع اور پختگی کے لئے ایک مدت لیتے ہیں، اور یہ ظاہر ہے کہ اس سے پہلے یہ مواد  
قابلِ اندفاع نہیں ہوتے ہیں۔ انہی مواد کو اس حالت میں "اخلاط خامہ" کہا گیا ہے۔

والحمد لله الذي يحس صاحبه كان بدنه  
قد رضى ويحس مجرا رة وتمدد  
ويكره صاحبه الحركة حتى التخطي  
وخصوصاً ان كان عن تعب

اعیاء تمددی [اعیاء تمددی] میں انسان کو ایسا محسوس  
ہوتا ہے، گویا اُس کا بدن کچل دیا گیا ہے؛ نیز اُسے حرارت  
اور تناؤ کا احساس بھی ہوتا ہے۔ اس میں بھی اس شخص کو  
حرکت ناگوار ہوتی ہے، حتیٰ کہ انگڑائی کر بھی جی نہیں چاہتا،  
علیٰ الخصوص اُس وقت جبکہ یہ مکانِ تعب (کثرتِ کار) کی

وجہ سے ہو +

ویكون من فضول محتبسة فی العضل  
الا انها جیدة الجوهر لا الذع  
فیہا ادم من ریج

اعیاء تمددی کی وجہ وہ فضلات ہوتے ہیں جو عضلات  
(کی ساخت) میں جکے ہوئے ہوتے ہیں؛ مگر یہ فضلات  
لمحافظہ ہر کے ایسے بُرے نہیں ہوتے ہیں، اور نہ ان میں لذت  
ہوتا ہے (ورنہ اس مادہ سے اعیاء تمددی کی بجائے اعیاء  
قروچی پیدا ہو)۔ اور گاہے اس کی وجہ ریح ہوتی ہے +

وليفرق بينهما حال الخفة والتقل  
ان دونوں قسموں (مادی اور ربکی) میں فرقِ خفت  
اور ثقل کے لحاظ سے کیا جاتا ہے۔ (مادی میں ثقل ہوتا ہے  
اور ربکی میں خفت) +

وکنیناً ما لیرض من نوم غیر  
تام واذا عرض بعد نوم تام  
فضالك اختلاف آخر و هو  
شرا لا صناف واشد لا ما وتر  
شظا یا العصل علی الاستقامة

اس قسم کی مکانِ بسا اوقات نیند پوری نہ ہونے کی  
وجہ سے لاحق ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن اگر کسی شخص میں نیند  
پوری ہونے کے بعد بھی مکانِ لاحق ہو جائے، تو سمجھنا چاہئے  
کہ یہاں کوئی اور بات ہے (یعنی کوئی ایسا سبب ہے کہ  
نیند پوری ہونے پر بھی وہ دور نہ ہو سکا)۔ یہ قسم (جو نیند  
کی تکمیل کے بعد لاحق ہوتی ہے، اعیاء تمددی کی) تمام  
قسموں سے بُری ہے۔ اور اس بُری قسم میں بھی زیادہ بُری  
وہ ہے جو عضلات کے ریشوں کو سیدھا تان دے +

بعض اوقات عضلات میں مکانی درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ تمام عضلات اکڑ جاتے ہیں یعنی عضلی  
ریشے سیدھے تے رہتے ہیں، تشیخ کے اس قول سے اسی طرف اشارہ ہے +

واما الاعیاء الیوس می فہوان [اعیاء رومی] اعیاء و سومی وہ مکان ہے جس میں بدن طبعی



يكون البدن اسخن من العادة حالة سے زیادہ گرم ہو جاتا ہے، اعضاء بدن بلحاظ حجم درنگ و شبہاً بالمتفح حتماً و لوناً و مذاً کے پھولے ہوئے عضوی طرح ہوتے ہیں، اور اسی طرح چھوٹے بالئس و الحركة و محس معه بہمد اور حرکت کرنے سے متاؤی ہوتے ہیں۔ نیز اس میں اعضاء ایضاً کے اندر تناؤ کی سی کیفیت بھی محسوس ہوتی ہے +

پھولے ہوئے عضوی رنگت میں سُرخ اور چمک ہوا کرتی ہے؛ کیونکہ تناؤ کی وجہ سے جلد تن جابجا کرتی ہے جس سے چمک بڑھ جاتی ہے +

اعیار درمی زیادہ تر بہت دیر تک کھڑے ہونے اور چلنے پھرنے سے عارض ہوا کرتا ہے۔ گیلانی یہ کوئی غیر ممکن امر نہیں کہ بعض صورتوں میں اعیار درمی کا مادہ دو یا زیادہ اقسام کے مواد سے مرکب ہو۔ ایسی صورت میں اس تین کو "کھڑکب" کہا جائیگا۔ گیلانی +

بعض لوگوں نے اس مقام پر لکھا ہے کہ شیخ نے "اسباب او جاع" میں اعیار درمی کو "کھڑکب" لکھا ہے اور یہاں پر اسے "مفرد" قرار دیا ہے۔ اگرچہ صحیح یہی دوسری بات ہے۔ کیونکہ اعیار درمی جن انواع سے مرکب ہو سکتا ہے، وہ "قرودی اور تمدوی" ہیں۔ حالانکہ ان دونوں کا اجتماع نہیں ہو سکتا، کیونکہ قرودی کے مادہ میں حدت ہوتی چاہئے، اور تمدوی کا مادہ اس سے خالی ہوتا ہے +

واما الاعیاء القضیۃ فهو حالۃ محس اعیاء قضیۃ اعیاء قضیۃ ایک ایسی حالت ہے، جس میں بھالاکسان من بدایہ کائنۃ قلا فرط انسان یہ محسوس کرتا ہے گویا اُس کے بدن میں غیر معمولی خشکی بہ الجفاف والیبس اور یہوست لاحق ہو گئی ہے +

ویحدث اما من افراط ریاضۃ مع اس حالت کی پیدائش گاہے اس وجہ سے ہوتی جو دۃ الیکموس واستعمال دلف ہے کہ ریاضت میں زیادتی کی جاتی ہے، اور اس کے بعد استرداد خشن بعداً دلف خشن بطور دلف استرداد کے استعمال کی جاتی ہے، اگرچہ بدن کے اخلاط میں روانت نہ ہو +

لیکن اگر اخلاط میں روانت ہو، اور ایسی حالت میں ریاضت اور دلف میں افراط برتی جائے، تو بھی بطریق اولیٰ یہی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کے برعکس اگر ریاضت کے بعد تیل کی نرم ماش کی جائے، تو جلد میں اس قسم کی یہوست لاحق نہیں ہو سکتی +

وقد يحدث من یبس الهواء گا ہے اعیار قضیۃ ہوا کی یہوست سے، غذا کی کمی والا استقلال من الغذا سے، اور روزہ (اور فاقہ) سے، (اور گاہے افراط جاع اور

واستعمال الصوم

استفراغ سے) عارض ہوتا ہے \*

تھکان کے دونوں اسباب شیخ نے اس فصل کے شروع میں لکھا ہے: "پیدائش تھکان کے جوہر سے اسباب

بیان کئے جاتے ہیں، وہ دو اسباب کے تحت میں مندرج ہیں" اب اسی کی تفصیل بیان کرنا چاہتے ہیں:

واما وجہا حدوث الاعیاء تھکان کی پیدائش کے اسباب دو ہیں: کیونکہ (۱)

فذلک لان الاعیاء اما ان ماندگی گاہے ریاضت کی وجہ سے ہوتی ہے (اعیاء پر یا جتنی)

یحدث عن ریاضۃ وهو اسلم یہ دوسرے کے مقابلہ میں بہتر ہے، اور اسکا طریقہ، علاج بھی

وطریق علاجہ وجہ یخصہ واما مخصوص اور دوسرے سے جدا گانہ ہے (مثلاً آرام و سکون)۔

ان یحدث عن ذاتہ وهو مقدمہ اور (۲) گاہے ماندگی خود بخود (بلا کسی سبب ظاہر کے) پیدا

المرض وطریق علاجہ وجہ ہو جاتی ہے۔ یہ دراصل مقدمہ مرض (بیماری کا پیش فیہ)

یخصہ ہے۔ اور اسکا طریقہ علاج مخصوص اور جدا گانہ ہے (مثلاً

استفراغ مواد) \*

وقد یتربک ہذا بعضہا مع بعض ترکیب اقسام گاہے تھکان کی ایک قسم دوسری قسم کے ساتھ

بحسب ترکیب مواد ہا اما بذاتہا اس وجہ سے مرکب ہو جاتی ہے کہ ان کے مواد باہم خود بخود

واما بالریاضۃ و اذا عرفت ریاضت کی وجہ سے مرکب ہو جاتے ہیں۔ جب نہیں

تدبیر المفردات نقلتہ الی تدبیر (اگلی فصلوں میں) مفرد قسموں کی تدابیر معلوم ہو جائیں گی، تو تم

المرکبات علی القانون الذی انیس تدابیر کو مرکب قسموں کی تدابیر میں اس اصول کے مطابق

اقولہ منتقل کر سکو گے، جہیز میں ابھی بتانے والا ہوں \*

وهو ان الواجب ان یصرف وہ اصول یہ ہے کہ (ترکیب کی صورت میں، جبکہ

فضل العنایۃ اذ لشیء الی ما هو چند قسم کے مواد موجود ہوتے ہیں) طبیب کی زیادہ توجہ پہلے

اشد اہتماماً مع تدبیر ما هو اس مادہ کی طرف منعطف ہونی چاہئے جو زیادہ مہتمم پاشان

دونہ ایضاً ہو، اور اس کے ساتھ ہی دوسرے کم اہم مادہ کی تدبیر و

اصلاح کی طرف بھی خیال رکھنا چاہئے \*

والاہتم ینکون اہتماً مویر چنانچہ مہتمم پاشان مواد تین وجوہ سے اہم ہوا

ثلثۃ اما لاجل القوۃ واما کرتے ہیں: یا اس وجہ سے کہ وہ مادہ زیادہ قوی (اور زیادہ

لاجل الشرف واما لاجل الجوہر مؤدبی) ہوتا ہے؛ یا اس وجہ سے کہ وہ مادہ زیادہ شریف

اور افضل ہوتا ہے مثلاً خون بمقابلہ دیگر اخلاط کے زیادہ شریف اور اس کا فساد زیادہ قابل توجہ اور اہم ہے؛ یا اس وجہ سے کہ اسکا جوہر زیادہ فاسد ہوتا ہے۔

چنانچہ جب اعیاء کی کسی ایک مرکب قسم میں ان شرائط (ہر سہ وجوہ مذکورہ) میں سے دو یا تینوں شرطیں اکٹھی ہو جائیں تو وہ (لحاظ تدبیر و علاج کے) زیادہ اہم اور قابل توجہ ہوگی۔

ہاں اگر کسی مرکب میں ایک ہی شرط (ہر سہ وجوہ و شرائط مذکورہ میں سے) اتنی قوی اور سخت پائی جائے کہ وہ دوسرے مرکب کی دو شرطوں کے مقابل ہو جائے، تو یہی ایک شرط اہم اور قابل توجہ ہو جائیگی۔

مثال: اسکی مثال اس طرح دی جا سکتی ہے کہ اگر اعیاء ورمی (کثرت مادہ کے لحاظ سے) زیادہ قوی، اور (خون سے پیدا ہونے کے باعث) زیادہ شریف ہے، لیکن اگر اعیاء قروحی کا جوہر اور اسکا مادہ اعتدال اور مجرأے طبعی سے بہت ہی دور ہو جائے (یعنی اس میں روانت اور لذت بہت ہی زیادہ ہو جائے) تو یہ ایک ہی بات اعیاء ورمی کی دونوں باتوں — قوت و شرافت — کے مقابل کھڑی ہو جائیگی، اور اسی کی تدبیر مقدم کرنی پڑیگی۔ اور اگر اعیاء قروحی کا مادہ الاعتدال اور مجرأے طبعی سے اتنا زیادہ بعید نہ ہو، تو اعیاء ورمی ہی کی تدبیر مقدم کی جائیگی۔

الغرض، اس سے معلوم ہو گیا کہ اعیاء اور حکمان کے سوا دقت و ضعف کے لحاظ سے مختلف مدارج

رکھتے ہیں، اور یہ کہ تدبیر و علاج میں ان مدارج کا لحاظ رکھنا مناسب ہے۔ گیلانی

واذا اجتمع في الواحد من هذه  
الشرائط اثنان او ثلثة فهو اهم

الا ان يكون الواحد من الآخر  
اقوى من اثنين من الاول  
فيقاوم الاثنين من الاول

ومثال هذا ان الاعياء الورمي  
اقوى واشرف لكن جوهر القرحي  
ان كان بعد جداً عن الاعتدال  
وعن البحرى الطبعى قاوم موجبى  
الاعياء الورمى بالشرف والقوة  
فقدّم عليه وان لم يكن بعد  
جداً قدّم عليه الورمى

## فصل (۱۳) انگڑائی اور جھائی

## الفصل الثالث عشر فی التماط والتأوب

التماط یكون لفصول مجتمعة فی العضل  
ولذلك یعرض کثیرا لعقب النوم  
وإذا صار تلك الاطلا أكثر  
صار تشعیرة ونافضا وان  
صار أكثر من ذلك احدث  
الحمی

تَمَطَّی (انگڑائی) اُن فضلات کی وجہ سے آتی  
ہے جو بدن کے عضلات میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے  
انگڑائی زیادہ تر سونے کے بعد آ کر تھی ہے کیونکہ نیند کی  
حالت میں چونکہ عضلات متحرک نہیں ہوتے ہیں، اس لئے  
ان میں فضلات جمع رہتے ہیں۔ ان ہی اخلاط کی جب  
کثرت ہو جاتی ہے تو ان سے (بجائے انگڑائی آنے کے)  
تشعیرہ اور لرزہ پیدا ہو جاتا ہے، اور جب ان کی کثرت  
اس حد سے بھی متجاوز ہو جاتی ہے، تو ان سے (متغص ہونے  
کے بعد) بخار لاحق ہو جاتا ہے۔

بیشتر حیات عفویہ نابہ میں ابتداءً انگڑائی اور جھائی کی کثرت ہوا کرتی ہے۔ اور میلہ کے وقت نصرت

سے ان کی زیادتی ہوتی ہے۔

والتأوب ضرب من التماط لعارض  
مما یعرض فی عضل الفک  
والقص

تَتَاوُب (جھائی) بھی ایک قسم کی انگڑائی ہے، جس  
میں انگڑائی پیدا کرنے والا سبب (بجائے عضلات بدن کے)  
جبرے اور قص کے عضلات میں لاحق ہوتا ہے (بہ نسخہ دیگر: جبرے  
اور ہونٹوں کے عضلات میں لاحق ہوتا ہے)۔

وعروضه للصبح ابتداءً بسبب  
ظاہر و فی غیر الوقت اذا اکثر  
فصور دی

انگڑائی اور جھائی کا ایک تندرست آدمی میں ابتداءً  
بلا کسی نمایاں سبب کے آنا، اور بے وقت ان کی زیادتی ردی  
ہے (چنانچہ ذیل میں ان کے اسباب بھی درج ہیں اور الحاح وقت بھی)۔

والجید منه ما کان عند الحضم  
الاخیر ویكون لدفع الفضل  
وقل یفعل التأوب اتم علی البدن والتکالف  
وقلة التحمل لا تنبأ عن النوم قبل استیفاءه

اچھی انگڑائی اور جھائی وہ ہے جو خیر مضغ (مضمغ عضوی) کی وقت آئے  
کیونکہ اس وقت یہ دفع فضلات کی وجہ سے آتی ہیں۔

گاہے انگڑائی اور جھائی بروقت، بکافئت و قلت تحمل کی وجہ سے آتی  
ہیں، اور گاہے قبل از وقت (نیند پوری ہوئی پہلی اٹھ جائیگی) دیر سے آتی ہیں۔

پلے ہمارے سے پہلے بھی نیند کے غلبہ کے وقت جھائی کی کثرت ہوتی ہے، اور گاہے اس وقت مزید

تحریک دوسرے شخص کی جہائی کر دیکھنے سے حاصل ہوتی ہے +

وہود دفع عاصر

انگڑائی اور جہائی دفع عاصر میں (یعنی بذریعہ عصر  
فضلات کو دفع کرتے ہیں۔ عضلات جب سکڑتے ہیں، تو فضلات  
درطوبات دب کر اور نیچڑ کر اپنے مستقر سے منتقل ہونے پر مجبور  
ہو جاتے ہیں) +

والشراب لمزوج مناصفۃ جید  
للتأؤب والتمطى اذ المریکن هنالك  
سبب الآخر مانع  
شراب مزوج، جس میں نصف شراب اور نصف پانی ہو  
انگڑائی اور جہائی کے لئے اچھی چیز ہے، بشرطیکہ اس کے  
استعمال میں دہاں کوئی اور رکاوٹ موجود نہ ہو +

### فصل (۱۴) تھکانِ ریاضت کا علاج

الفصل الرابع عشر في علاج الاعياء الرياضي

اعیاء ریاضی (جب تھکان اور ماندگی پیدا ہو، تو اس کی تدبیر  
تھکان میں غفلت نہ برتنی چاہئے، کیونکہ)  
تھکان کے علاج کی طرف توجہ کرنا بہت سے امراض سے نجات  
دلانا اور امن میں رکھنا ہے، جن میں سے (علاوہ اور ام و شہور  
کے) حیات بھی ہیں +

فبقول ان العناية بعلاج الاعياء  
امان من امراض كثيرة منها  
الحميات  
فبقول ان العناية بعلاج الاعياء  
امان من امراض كثيرة منها  
الحميات

کیونکہ جب سوا دین میں اکٹھے ہو جائیں گے، اور ان کے اخراج کی سبیل نہ پیدا کی جائیگی، تو یقیناً ان میں  
عنونت لاحق ہوگی، اور مختلف اقسام کے بخار پیدا ہونگے +

واما الاعياء القروحي فيجب ان  
ينقص مع ظهوره من الرياضة  
ان كانت هي سببه وان اقتصرت  
به كثرة اخلاطه ففقت او تخم  
قريبة العهد تدور له ضررها  
بالجوع والاستفراغ وتحليل ما  
حصل في ناحية الجلد بالذلك الكثير  
اعیاء قروحي جب پیدا ہو تو اس کے پیدا ہوتے  
ہی (پہلے ہی دن) ریاضت کم کر دینی چاہئے (بہت کم کر دینی  
چاہئے)، بشرطیکہ اس کا سبب محض ہی ریاضت ہو۔ اور  
اگر اس سبب کے ساتھ کوئی اور امر بھی شریک ہو، مثلاً اگر  
اس کے ساتھ اخلاط کی کثرت ہو، تو (ترکِ ریاضت کے بعد)  
ان اخلاط کو بھی دفع کرنا چاہئے؛ اور اگر اس کے ساتھ  
تخم (فساد ہضم) شریک ہو، اور اس کو لاحق ہوئے

اللین بدل ھن لا قبض ذیہ زیادہ ملت نہ گذری ہو، تو اس کے ضرر کے دفعیہ اور تارک کے لئے فائدہ کرانا اور استفراغ کرنا چاہئے، اور جو مواد جلد تک پہنچ چکے ہیں، اُن کو تحلیل کرنے کے لئے ایسے تیل کی بکثرت نرم مالش کرنی چاہئے، جس میں قبض نہ ہو (یعنی کوئی میٹھا تیل ہو) +

وفی الیوم الثالث یستعمل ریاضۃ اور تیسرے روز (بہ نسخہ دیگر: دوسرے روز) ریاضت الاسترداد الاسترداد استعمال کرنی چاہئے +

ریاضت الاسترداد وہ ریاضت ہے، جو قوت کو واپس لوٹانے کے لئے اور بقیہ مواد کو تحلیل کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ ریاضت الاسترداد میں حرکات معتدل اور اوسط درجہ کے رکھے جاتے ہیں، اور ان کے درمیان وقفے کئے جاتے ہیں +

ویغذی فی الیوم الاول بما پہلے دن (جس دن اعیار قروضی نمودار ہوا ہے) کیفیت جرت بہ عادۃ فی الکیفیۃ الا انہ کے لحاظ سے غذا حسب عادت دینی چاہئے، لیکن اس کی ینقص من الکمیۃ وفی الثانی مقدار کم کر دینی چاہئے۔ اور دوسرے دن غذا میں یغذی بالمہرطبات مرطبات بڑھانے چاہئیں +

فان کانت العروق نقیۃ والخام اگر رگیں (مادۂ اعیار سے) پاک صاف ہوں، اور فی لحم المعینی فالدک قد مادۂ خام (غیر نفیج) تھکے ہوئے شخص کے کھئی اجزاء (اور ینضجہ وخصوصاً اذا نفذت الیہ عضلات کی ساخت) میں ہو، تو ایسی حالت میں مالش کرنی قوۃ ادویۃ مستحذہ چاہئے، کیونکہ (مالش سے یہ ناختمہ مواد نفیج پا جاتے (اور قابل اندفاع ہو جاتے) ہیں؛ علی الخصوص اُس وقت جبکہ (مالش کے تیل میں گرم دوائیں شامل کر دی جائیں، اور) گرم دواؤں کا اثر اس خلط تک نفوذ کر جائے +

یا۔ بقول آملی "مالش کے ساتھ گرم اور لطف دوائیں اندر سے کھلائی جائیں، مثلاً سکجنین بزدوری، اور شربت عمل" +

لے جب تجربہ کا زمانہ دور ہو چکا ہو، تو اس کے مواد بھی اس عرصہ میں تحلیل ہو جاتے ہیں، اور بدن میں نہیں رہتے کہ فائدہ کوئے اور استفراغ کرنے کی ضرورت پیش آئے +

لیکن اگر روغن پُر ہوں، تو ایسی حالت میں ماش مفید ہونے کی بجائے مضر ہوگی \*

ودھن الغراب نافع من ذلك  
سروغن غراب اسکے لئے نہایت مفید ہے اور باروجہ  
جد ۱  
بارو یا بس ہونے کے باخفا نافع ہے

”غرُوب“: درخت کی ایک قسم ہے، جسے فارسی میں سفید کہتے ہیں ”آلی

وادھان الثبت والبالوچہ و نحو  
سٹے ہزار روغن مثبت اور روغن بالونہ وغیرہ، اور  
ذلك و طینہ اصل المسلق فی الدھن  
جو شانہ بیخ چقدر، جسے روغن کے ساتھ کسی دوسرے برتن  
فی اناء مضاعف و دھن اصل الخطی  
میں پکایا گیا ہو، روغن بیخ خطی، روغن بیخ قنار و فاشرا  
ودھن اصل قنار الحمار والفاشرا  
(ہزار جشان)، روغن آشنہ، یہ سب چیزیں اس بارہ میں  
ودھن کلاشتجیلہ وکل ما یقع  
اچھی ہیں۔ اسی طرح جس روغن میں آشنہ داخل ہو، وہ اس  
من الادھان فیہ کلاشتہ  
بارہ میں مفید ہوگا +

واما الاعیاء التمددی فالغرض فی  
اعیاء تمددی کے علاج میں مقصود یہ ہوا کرتا  
معالجۃ اسر خاء ماصلب بالذک  
ہے کہ جن اعضا (اور عضلات) میں سختی لاحق ہوگئی ہے،  
الین بالدھن المسخن فی الشمس  
ان کو نرم کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے روغن کو دھوپ  
والاستحمام بالماء الفاتر واللبن  
میں گرم کر کے اس سے ہلکی ہلکی ماش کی جائے، گنگے پانی میں  
فیہ طویلۃ حتہ انہ ان عاود کلابزن  
حمام کیا جائے، اور حمام میں دیر تک قیام کیا جائے، حتیٰ کہ اگر  
فی الیوم مرتین او ثلثا جاز و تدھن  
دن میں دو تین بار حمام کریں، تو بھی جائز ہے، اور ہر  
بعد کل استحمام فان احتیج بسبب  
حمام کے بعد بدن میں تیل لگائیں۔ اگر پسینہ پونچھنے کی وجہ  
وجوب نشف العرق وانتشاف  
سے تیل بھی پچھ جائے، اور دوبارہ تیل لگانے کی ضرورت  
الدھن معلی ان یعامسح الدھن علیہ  
ہو، تو اس میں کوئی مرجع نہیں ہے (دوبارہ تیل لگا دیا جائے)۔  
فعل ویغذی بخذا من طب قلیل المقدار  
پھر (حمام کے بعد) کوئی غذا مرطب کم مقدار میں کھلائی جائے  
فانہ الی قلیل الغذاء احوج  
کیونکہ اس میں بمقابلہ اعیاء قروحی کے قلیل غذا کی زیادہ  
من القروحی ضرورت ہے +

لے جسکی صورت یہ ہوا کرتی ہے کہ چوٹے پر ایک برتن رکھ کر اس میں پانی بھر دیا جاتا ہے، اور پھر اس پانی میں دوسرا برتن رکھا جاتا  
ہے، جس میں دوائیں ہوتی ہیں۔ یہ دوسرا برتن بجلی ہڈی کے پانی سے پکنا اور گرم ہوتا ہے، اور اسکی دوائیں جلتے نہیں پاتی  
ہیں، بلکہ فاشرا (ہزار جشان) ایک نبات ہے، جسکا آرد و نام نہیں ملا۔ غالباً یہ غیر ملک کی پیداوار ہے +

وهذا الاعياء تحله الرياضة ونفس  
الاعباء ايضا  
نمکان کی یہ قسم (اگرچہ ریاضت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، مگر) ریاضت ہی سے دور ہو جایا کرتی ہے، اور گاہے اس کو نمکان خود ہی دور کر دیا کرتی ہے +

کیونکہ نمکان کا درد عروق کو پھیلا کر اور مواد کو دوسرے مقامات سے جذب کر کے مادہ اعیاء کو تحلیل کر دیتا ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ جس کسی نے یہ کہا ہے کہ "نمکان خود نمکان کو دور کر دیا کرتی ہے" اس بارہ میں اور نمکان کی اس قسم میں بالکل سچا ہے۔ گیلانی

واذا كان عارضا بذاته لفضول  
كثير غليظة لم يكن بد من  
استفراغ وان كان بسبب سريح  
ممددة حله بمثل الكمون والكرديا  
والانيسون  
لیکن اگر نمکان خود بخود غلیظ فضلات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو بغیر استفراغ کے چارہ نہ ہوگا (یعنی اُس صورت میں یہ ضروری ہوگا کہ نفع کے بعد بدن کے مواد کو مہل سے خارج کیا جائے)۔ اور اگر نمکان ریاح کی وجہ سے پیدا ہوگی تو زیرہ، کرویہ، اور انیسون (جیسی کاسر ریاح دوائیں) کافی ہوں گی +

واما الاعياء النور هي فالغرض في  
تدبيره امور ثلثة اساء ما تمد  
وتبريد ما سخن واستفراغ لفضل  
ويتم ذلك بالدهن الكثير  
الفاتر والدلك اللين جدا و  
طول اللبث في الماء المائل الى  
السخونة قليلا والراحة  
إعبياء و نرحمى کے علاج و تدبیر میں تین باتیں مقصود ہوتی ہیں: (۱) اکڑے ہوئے اور تنے ہوئے اعضاء کو نرم کرنا، (۲) سخونت و حرارت کو زائل کرنا، (۳) فضلات کا استفراغ کرنا۔ یہ تینوں باتیں مندرجہ ذیل امور سے حاصل ہو سکتی ہیں: (الف) بدن میں نیگرم تیل خوب لگایا جائے، (ب) نہایت ہلکی ماش کی جائے، (ج) تھکے ہوئے آدمی کو دیر تک ایسے پانی میں بٹھایا جائے، جو کسی قدر گرم ہو، (د) راحت و سکون اختیار کیا جائے +

واما القشفي فلا يغار فيه من  
تدبير الاصحاء شئ  
إعبياء قشفي کی تدبیر میں اور تندرستوں کی تدبیر میں کچھ فرق نہیں ہے (تندرستوں کی طرح اس میں بھی ریاضت ترک کرادی جائے، جفا و تحلیل کے ذرائع کم کئے جائیں، رطوبات بدن پر بڑھانے کے لئے راحت و سکون اختیار کیا جائے، دھک مرطب اور غذا مرطب استعمال کرائی جائے)؛



الان الماء الذي يستحم فيه يجب ان يزداد سخونة فان الماء الحار جداً فيه تكثيف للجلد مع انه لا مضرة فيه مثل مضرة الماء البارد فانه وان كثف ففيه مخاطر نفوذ برد في بدن قد يخف وربما كان سبب مخافة تداخل جلد به هذا هو الاكثر

صرف اس قدر ضروری ہے کہ جس پانی میں اعمیاء قفقہ کا مرین حمام کرے، اُسے زیادہ گرم ہونا چاہئے؛ کیونکہ جس پانی میں گرمی زیادہ ہوتی ہے، وہ جلد کے لئے کسی قدر مکث ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ٹھنڈے پانی کی طرح گرم پانی میں کوئی ایسی مضرت بھی نہیں ہے؛ کیونکہ ٹھنڈا پانی بھی اگرچہ مکث جلد ہے، مگر اس میں یہ خطرہ بھی دامگیر رہتا ہے کہ کہیں خیف و لاغر لوگوں کے بدن کے اندر اسکی ٹھنڈک نہ گھس جائے؛ در انحالیکہ مخافت اور لاغری کا سبب بعض اوقات جلد کا تداخل ہی ہوا کرتا ہے (اور یہ ظاہر ہے کہ ایسی متداخل جلد میں ٹھنڈک کیسی تیزی سے گھس سکے گی)؛ بلکہ بسا اوقات ایسا ہی ہوا کرتا ہے (یعنی مکان کی یہ قسم بسا اوقات لاغروں اور متداخل جسم کے لوگوں ہی میں عارض ہوا کرتی ہے)۔

وفي اليوم الثاني يستعمل رياضة الاستعداد على رفق ولين والحمام بحال اليوم الاول ثم يومه ان يكثر في الماء البارد دفعة ليكثف جلده ويقل تحلله ويحفظ فيه الرطوبة ويلقى الماء بدنًا فيه ما يقاومه من الحرارة وقد يكثف

دوسرے روز نرمی اور آہستگی کے ساتھ ریاضت استعداد عمل میں لائی جائے، اور حمام پہلے دن کی طرح کر دیا جائے۔ اسکے بعد اُسے ہدایت کی جائے کہ وہ یک سخت ٹھنڈے پانی میں داخل ہو جائے؛ تاکہ اس سے جلد کثیف ہو جائے، اور رطوبات کا تداخل کم ہو جائے، اور جلد کی رطوبتیں محفوظ رہیں، اور (ٹھنڈے پانی میں یک سخت داخل ہونے کی وجہ یہ ہے) تاکہ پانی کی ملاقات ایسے گرم بدن سے ہو جو اپنی حرارت کے ذریعہ پانی سے مقابلہ کر سکے، در انحالیکہ (گرم پانی میں حمام کر لینے کی وجہ سے) بدن کثیف بھی ہو چکا ہے (اسلئے ایسے بدن میں بیرونی نرمی سے ضرر کم پہنچ سکیگا، جو پہلے سے گرم بھی ہو چکا ہو، اور اس کے مساوات بھی کثیف ہو چکے ہوں)۔

یہ دونوں آخری اسباب (یعنی بدن کا گرم ہونا، اور

و هذا ان السببان يتعاونان

علی دفع غائلة بردہ وخصوصاً  
اذا نَزَّخَ فِيهِ وَخَرَجَ فِي الْحَالِ  
وَلَا يَمَكْتُ فَاِنْ اَمَلْتُ لَا اَمَانٌ مَعَهُ  
مسامات کا کیف ہونا) پانی کی مضرت تبرید کے دفع کرنے  
میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوا کرتے ہیں؛ خصوصاً  
جیکہ ٹھنڈے پانی میں داخل ہوتے ہی فوراً باہر نکل آئے  
اور اس میں دیر تک قیام نہ کرے۔ اگر زیادہ دیر تک اس  
میں قیام کیا جائیگا، تو ٹھنڈک کی مضرت سے انسان امون  
و معصون نہ رہ سکیگا۔ (یہ بھی مناسب ہے کہ اس حمام و  
آبنہ سے فراغت دوپہر سے پہلے ہی حاصل کر لی جائے) +

وَيُعَذِّبُ ضَخْوَةَ النِّهَارِ بِغِذَاءٍ مُرْتَبِ  
يَسِيرُ لِي يَمَكُنَ اِنْ يَدْلُكَ عِنْدَ الْعِشِيِّ جَاءَ؛ تَاكِ عَشَاءَ كَيْ وَتَقْتِ (رات کے وقت) پھر ایک لٹری تہ  
کسرتہ آخری وچ یوخر العشاء و مجاہدہ ماش کی جائے (وہ فلوڑے معدہ میں ماش سے کیا ترکیب  
ان یكون قد نفّض الفضول عن حاصل ہر کے گی)۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ رات  
نفسہ ویتد لك بدھن عذاب ولا کی غذا دیر میں (ماش کے بعد) کھلائی جائے۔ یہ بھی کوشش  
یصیب بہ بطنہ الا ان یكون کی جائے کہ دوسری ماش سے پہلے) اُس شخص کے فعلات کے  
احس باعیاء فی عضل بطنہ فچہ بدن سے خارج ہو جائیں، نیز ماش کے ساتھ کوئی میٹھا  
یدھنھا برفق ولین و لیتوسع فی تیل استعمال کریں۔ اور ماش کے وقت شکم کو ہرگز نہ ملیں؛  
غذائہ و لیزد فیہ مع توق ان ہاں اگر عضلات شکم میں تکان محسوس ہوتی ہو تو اس وقت  
یكون غداء شدا ید الحرا رة نرمی اور آہستگی سے اس پر تیل لگائیں۔ یہ بھی مناسب ہے  
کہ (رات کی) غذا میں کمی نہ کی جائے، بلکہ زیادتی کی جائے  
لیکن اس سے ضرور احتیاط برتی جائے کہ غذا زیادہ گرم

نہ ہو +

وکل اعیاء یكون سبب الحركة فان (۱) امام اصول جس تکان کا سبب محض حرکت (اور ریاضت)  
ترکھامع ابتداء اثر لا اعیاء یمنع ہو، اگر تکان کا اثر نمودار ہوتے ہی حرکت ترک کر دیجائے  
حد و نہ شمر لیتعل ریاضۃ الاستداد تو تکان نہیں پیدا ہونے پاتی ہے۔ لیکن ترک ریاضت کے  
لتدفع الحركة المعتدلة الملواد بعد ریاضت استرداد عمل میں لانی چاہئے۔ تاکہ ریاضت  
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دوپہر کی غذا بھی ماش کے بعد کھائی جائے +

الی الجلد ویحلها الدلائل فیما بین  
اور ریاضت استرداد کے حرکات کے درمیان ، دقوں میں  
جراثیم کی جائیگی ، اُس سے جلد کی طرف آئے ہوئے مواد  
تحلیل ہو جائینگے ۔

و یجرب حالہ باستحمام فان احداث  
الحمام نافضا فلا مرجا و سر  
للحد و خصوصا ان احداث حمی و  
فلا یجب ان یستعمل یستفرغ و  
یصلح المزاج وان لم یحدث الحمام  
شیئا من ذلك فهو منتفع به اذا  
کان معتدل الماء

(۲) مائدہ شخص کی حالت کا تجربہ (کہ آیا اسکے  
بدن میں اعتلا ہے ، یا نہیں) حمام سے ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ  
اگر حمام میں داخل ہونے سے قشریہ نمودار ہو ، تو سمجھنا چاہئے کہ اسکا  
بدن نقی نہیں ہو ، اور اگر حمام میں داخل ہونے سے لرزہ پیدا ہو جائے تو  
سمجھنا چاہئے کہ معاملہ حد سے (اعتدال سے) متجاوز ہے اور  
بدن میں غیر معمولی اعتلا ہے ، خصوصاً جبکہ حمام کرنے سے  
بخار بھی آجائے ۔ ایسی صورت میں حمام کرنا ناجائز ہے ، بلکہ  
اسکی بجائے استفرغ اور اصلاح مزاج (دفعیہ سورہ مزاج) کی  
ضرورت ہے ۔ اور اگر حمام میں داخل ہونے سے اس قسم کی  
کوئی بات نہ ظاہر ہو ، تو سمجھنا چاہئے کہ حمام سے فائدہ پہنچینگا  
علی الخصوص جبکہ حمام کا پانی معتدل ہو (اوسط درجہ کا گرم ہو) ۔

فاذا کان فی عروق المعین اخلاط  
خامۃ فلیکثر الاکلیاء بما  
یجب ثم استعمل بما ینضج الخامة  
ویلطفها ویخرجها فان کانت کثیرۃ  
استبر علیہ حیث یسکون وترک  
الریاضات فان السکون اھضم  
وترک الفصد فانه فی الاکثر  
یخرج النقص ویبقی الحمام  
ولا یعمل ایضاً قبل الا نصاب

(۳) جب مائدہ شخص کے عروق میں خام اخلاط ہوں ،  
تو مناسب ہے کہ پہلے حکاکن کی تدبیر و علاج کی طرف توجہ کریں ؛  
اسکے بعد ان خام اخلاط کو نضج دینے ، لطیف کرنے ، اور خارج  
کرنے کا قصد کریں ۔ اگر ان کی بہت ہی کثرت ہو ، تو اس شخص  
کو آرام و سکون اختیار کرنے اور ریاضت ترک کرنے کی ہدایت  
کرنی چاہئے ؛ کیونکہ آرام و سکون سے مواد کی پختگی میں بڑی  
امداد پہنچتی ہے ۔ علی ہذا اُسے یہ بھی ہدایت کرنی چاہئے کہ  
فصد نہ کرے ؛ کیونکہ فصد سے اکثر اوقات اچھے اخلاط نکل  
جایا کرتے ہیں ، اور خام اخلاط باقی رہ جاتے ہیں ۔  
علی ہذا نضج مواد سے پہلے دوا مسہل بھی نہ کھلائی جائے

فان دلائل لا یغنی ویؤدی ولا باس کیونکہ ایسی حالت میں مہسل سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا، بلکہ بالادراسر ولا یعطینہ مسخاً شداً یل اس سے اور اذیت ہی پہنچ جاتی ہے۔ البتہ مدرات دینے فلینشر الخام فی البدان ولیکن میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ علیٰ ہذا سے زیادہ گرم چیزیں بھی استعمال علیہ برقی و بقدر معتدل نہ دینی چاہئیں؛ کیونکہ ایسی گرم چیزیں خام اخلاط کو سارے بدن میں پھیلا دینے کا ذریعہ بن جاتی ہیں، جس سے مضر تین دو بالا ہو جاتی ہیں۔ اور اگر گرم چیزیں استعمال بھی کی جائیں تو نرمی اور آہستگی کے ساتھ اور معتدل مقدار میں استعمال کی جائیں +

ووجب ان يجعل فی اغذیته الفلفل واجب ان يجعل فی اغذیته الفلفل والکبر والزنجبیل وکل الکبر والکبر والزنجبیل وکل الثوم وکل الاشرغار خود ان کے اجرام بھی دیئے جائیں۔ (یہ چیزیں مذکورہ بالا گرم و اجرامہا ایضاً والجوارشات المعروفة اشیا کی مثال کے طور پر ذکر کی گئی ہیں) اسی طرح مشہور بقدر جوارشات بھی اندازہ سے (معتدل مقدار میں) دیا جاسکتی ہیں +

وبعد النضج وظهور السوب وبعدها فی البول ونضج الاغلب فاستعمل اور رسوب غالب میں نضج حاصل ہونے کے بعد شراب استعمال الشراب لیتیم النضج والا دسرا کی جائے، تاکہ (شراب کے عمل سے) نضج کی تکمیل ہو جائے لیکن شراۃ اللطیف السقیق اور ادراہ کے ذریعہ سے (نضج یافتہ) مواد خارج ہوں، لیکن ولا یستعمل القوی ایسی حالت میں رقیق اور لطیف شراب مناسب ہوگی۔ اس حالت میں قے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ قے سے مادہ اعیار خارج نہیں ہو سکتا ہے +

سہ سرکہ کبر وغیرہ سے مراد یہ ہے کہ جب ان چیزوں کو سرکہ میں بلبوڑا چار کے بھگو دیا جاتا ہے۔ تو ان دواؤں کا اثر سرکہ میں آ جاتا ہے ان اچاروں کا جس طرح سرکہ مفید ہوگا۔ اسی طرح خود ان کے اجرام بھی مفید ہوں گے۔ سرکہ سیر: لمن کا سرکہ۔ سرکہ اشترغار: اونٹ کٹارہ کا سرکہ +

علیٰ غلط غالب کی طرح ”رسوب غالب“ سے مراد وہ رسوب ہے جو اپنے سے پیشاب میں بکثرت خارج ہوتا تھا۔ پہلے اگر یہ خام اور غیر پختہ تھا، تو بعد کہ پختہ اور نضج یافتہ ہو جائیگا +

الفصل الخاشر احوال آخری تبعا لریاضۃ فصل (۱۵) اَن حالات کی تدبیر جو ریاضت وغیرہ

سے پیدا ہو جاتے ہیں

وغیرہا

جو حالات ریاضت وغیرہ کے بعد پیدا ہو جاتے ہیں، وہ یہ ہیں: تکاثف — تخیل — ترطیب مفرط — یس مفرط +

وہی التکاثف والتخیل والترطیب المفرط والیس المفرط

پہلے ہم انہی حالات کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں، اسکے بعد ہم اُس مکان کی تدبیر بتائینگے، جو اپنے آپ پیدا ہو جاتی ہے +

فلنتکلم اولاً فی ہذا الاحوال ثم ننقل الی تدبیر الاعیاء الکائن من تلقاء نفسه

ان حالات میں سے ایک تو تخیل بدن ہے جو زیادہ تر دلک یسر (تھوڑی اور ہلکی ماش) سے، اور حمام کی وجہ سے لاحق ہو جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ تھوڑی سی خشک ماش کرائی جائے، جو سختی کی طرف مائل ہو اور اس کے ساتھ (ماش کے بعد) کوئی قابض تیل لگا یا جائے +

فمن ذلک تخیل یعرض للبدن وکثیرا ما یعرض ذلک من الذلک الیسیر ومن الحمام بالذلک الی الیسیر الی لصلۃ مع دهن قابض

ان حالات میں سے دوسری حالت تکاثف بدن ہے، جو برودت کی وجہ سے، یا کسی قابض چیز کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، یا فضلات کی کثرت، غلظت، یا لزوجت کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، جس سے فضلات جلد کے مسامات میں ٹپک جاتے ہیں۔ گاہے تکاثف اسباب سابقہ کے بغیر، محض ریاضت کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، جو ان فضلات کو اندرون بدن سے ظاہر بدن کی طرف جذب کر لیتی ہے، گاہے تکاثف پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ غبار کے مقام میں قیام کیا جاتا ہے، یا سختی کے ساتھ دلک استعمال کیا جاتا ہے +

ومن ذلک التکاثف یعرض من بردا وشی قابض او کثرة فضول او غلظتها اولزوجتها یودی ذلک الی احتباسہا فی مسام الجلد او یکو التکاثف بسبب ریاضۃ جذبہا من الغور من غیر ان یکون عن اسباب سابقۃ او یکون السبب فی ذلک المقام فی موضع غباری او ذلکا قویا صلیبا اماما کان من برد وقبض فعلا مہ

لہ اسباب سابقہ طبی طور پر تین قسم کے اسباب میں منحصر ہیں: اسباب مزاجیہ، خلطیہ، اور ترکیبیہ +

بیاض اللون واطلاء السخنی والتعرق لاحق ہو کرتا ہے، اسکی علامت یہ ہے کہ بدن کا رنگ سفید  
وعود اللون الى الحمرة عند الرياضة ہو جاتا ہے، بدن دیر میں گرم ہوتا ہے، دیر میں پسینہ آتا  
فہو لا یجب ان یستحموا بحماما ہے، اور ریاضت سے دیر میں بدن کی اصلی سرخی لوٹتی ہے،  
حاررة ویتمرغوا علی طوابقها ایسے لوگوں کو چاہئے کہ حمامات حارہ استعمال کریں، حمام کے  
المعتدلة الحرارة وعلی فرشها حتمے گرم ترے پر، جسکی گرمی اوسط درجہ کی ہو، اور حمام کے گرم  
یعرقوا ویتدھنوا بادھان لطیفہ فرش پر اس قدر ٹوٹیں کہ پسینہ آجائے، اور ادھان حارہ  
حاررة محللة لطیفہ، محللہ استعمال کریں +

واما الواقعون فی ذلک من ریاضة جب تکائف ریاضت کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، تو  
فعلا متھم عدم تلك العلامة اسکی علامت یہ ہے کہ مذکورہ بالا علامتیں نہیں ہوتی ہیں، اور  
وتوسخ الجلد وعلاجه النقص جلد سیلی ہوتی ہے۔ اسکا علاج یہ ہے کہ اگر بدن میں مواد  
ان کان هناك فضل ثم استعمال موجود ہوں، تو انکا استفراغ کیا جائے۔ اسکے بعد علامات کا  
ما یحلل من حمام وتمرینے استعمال کیا جائے۔ مثلاً حمام اور تمرین +

واما الواقعون فی ذلک من غبار جب تکائف گرد و غبار کی وجہ سے، یا مالش کی سختی  
او قوۃ ذلک فہم الی الاستحمام کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، تو ایسی حالت میں تیل ملنے کی  
احوج منھم الی التمرخ بالادھان اتنی ضرورت نہیں ہوتی ہے، جتنی کہ حمام کرنے کی۔ نیز ایسی  
ولیتدکو بالذک لین قبل الحمام حالت میں حمام سے قبل اور اس کے بعد نرم مالش کرنی  
وبعدہ چاہئے +

وقد یعرض عقیب الافراط ضعف وتخلخل جب ریاضت میں افراط کی جاتی ہے، اور  
فی الرياضة مع قلة الدلک ضعف مالش میں کمی، تو گاہے اس سے بدن میں ضعف اور تخلخل  
مع التخلخل وقد یعرض من الجماع لاحق ہو جاتا ہے۔ علیٰ ہذا گاہے جماع کی افراط، اور  
المفرط ایضاً ومن الحمام المتواتر حمام کی افراط سے بھی یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی  
فینبغی ان یعالجوا بریاضة حالت میں اسکا علاج یہ ہے کہ ریاضت استرداد کرائی جائے  
الاسترداد وبدالک یا بس الے اور بدن کی خشک مالش جو سختی لئے ہوئے ہو، دلک یا بس الے  
الصلاية مع دھن قابض ویتادلوا قدرے صلب ہو۔ اس کے بعد کوئی قابض تیل بدن پر  
اغذیۃ مرطبة قليلة الکمیۃ معتدلة ملا جائے، علیٰ ہذا کم مقدار میں مرطب غذا ایس کھلائی جائیں

فی الحرق والبرد والی الحرماھی ہر حرارت و برودت میں معتدل، اور قدرے حرارت کی طرف  
قلیلا مائل ہوں +

ولکن لا یصنعون ان عرض ضعف ہی تدبیر اس وقت بھی عمل میں لائی جائیں، جب  
اوسمرا و غمرا و عرض یبیس ضعف (تخلخل کے بغیر)، بیداری، یا غم لاحق ہیں، یا جب غیظ و  
من الغضب فان عرض لہو کلاء غضب کی وجہ سے یہ پوست لاحق ہو۔ لیکن اگر ان کو گوشت و  
سوء استمراء لم یوافقہم ریاضۃ استمراء (فساد ہضم) بھی ہو، تو ان کے لئے دریاخت استمراء  
الاستمراء و کلاشی من الریاضۃ البتہ موافق ثابت ہوگی، اور نہ کوئی دوسری ریاضت +

کیونکہ فساد ہضم کے وقت اگر ریاضت کرائی جائیگی، تو فاسد مواد مفاصل اور عضلات کی طرف کھینچ لیگی  
جس سے ضرر المصاعف ہو جائیگا۔ اور اگر فساد ہضم کثرت تحلیل کی وجہ سے ہوگا، تو ایسی صورت میں  
ریاضت کی ضرورت ظاہر ہے۔ گیلانی +

وقد یعرض من فرط الاستحمام **ترطیب اعضاء** گاہے حمام مرطب کی کثرت اور غذاء شراب  
والاستکثار من الغذاء والشراب اور عیش و آرام کی زیادتی سے انسان یہ محسوس کرتا ہے  
والترفع ان یحس الانسان فی کس کے اعضاء میں، اور علی الخصوص زبان میں رطوبت  
اعضاء بفضل رطوبة و خصوصاً زیادہ ہو گئی ہے؛ حتیٰ کہ اس سے بعض اوقات اعضاء کے  
فی لسانہ حتیٰ انھا تضربا فعال افعال میں خرابی آ جاتی ہے۔ چنانچہ اگر یہ کیفیت کسی سبب  
الاعضاء فان کان من سبب سابق سابق کی وجہ سے ہو، تو اسکی تدبیر "طب جزئی" (معالجات  
فلک الی الطب الجزئی وان امراض) میں بیان کی جائیگی؛ اور اگر کسی سبب قریب  
کان من امر مما عدا ذلک قریب کی وجہ سے ہو، جسکا ابھی میں نے شمار کیا ہے، مثلاً کھانے  
کثرت و فرط دعة او شدۃ استطاب پیئے اور عیش و آرام کی زیادتی، اور حمام کی شدت ترطیب  
من الحمام فیجب ان یجتہوا ریاضۃ قویۃ تو ضروری ہے کہ ریاضت و مشقت کی تکلیف گزارا کریں، اور  
ودکاً خشناً یا بساً بلادھن او معشئ وکھ خشن یا بس روغن کے بغیر، یا کسی قدر گرم روغن کے  
قلیل من الدھن المسخن ساتھ استعمال کریں +

واما الیبس المفرط الذی یحسہ صفا **یہوست اعضاء** اگر کوئی صاحب اپنے بدن میں غیر معمولی بہت  
بیلانہ فہو من جنس الاعیاء القشفہ اور خشکی محسوس کریں، تو یہ "اعیاء قشقی" کی جنس سے ہے،  
وعلاجہ علاجہ اور اسکا علاج بھی اعیاء قشقی کے علاج کی طرح ہے +

## الفصل السادس عشر في علاج الاعياء الحادث <sup>نفسه</sup> فصل (۱۶) اس تکمان کا علاج جو خود بخود پیدا ہو

اعیاء نرانی کی قسمیں بھی وہی ہیں، جو اعیاء ریاضی کی ہیں: مثلاً قروحی، تمددی، ورحی اور تشفی، مگر ان میں سے تشفی کا علاج تشفی نے بیان نہیں کیا ہے؛ اسلئے کہ اعیاء تشفی کا علاج دونوں بگ ایک ہی ہے۔ گیلانی۔ اما القروحی فیجب ان یتعرف حالہ انہ هل الخلط الموجب له اگر اعیاء قروحی کے قسم سے ہو، تو پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے داخل العروق او خاسرجھا کہ جو خلط (مادہ۔ رطوبت) اسکا سبب ہے، وہ عروق کے اندر ہے، یا عروق کے باہر +

ویدل علی کونہ فی العروق [علامات] چنانچہ جب مادہ عروق کے اندر ہوتا ہے، تو اس وقت نتن البول و احوال الاعذیۃ مندرجہ ذیل علامتیں ظاہر ہونگی: (۱) پیشاب میں بدبو ہوگی؛ السالفة و عادۃ فی کثرۃ تولد (۲) سابقہ غذا میں اس پر گوارہ ہوگی (مثلاً سابقہ غذا میں الفصول فی عروقہ او قلہا و سرعتہ اگر غلیظ ہوگی، تو گمان غالب ہوگا کہ ان سے مواد فاسدہ انتفاضا عنہ و احوالہا ایاہ الی پیدا ہو کر عروق میں جمع ہیں)؛ (۳) سرخش کی سابقہ مادت علاج و حال مشروبہ انہ هل کان اس طرف رہنا ہی کہ گئی کہ ایا اس کے عروق میں عادتاً فضلات صافیا او کدرا فان دلت هذه زیادہ پیدا ہوا کرتے ہیں، یا کمتر؛ اور پھر یہ فضلات آسانی الدلائل فھی فی العروق و الا فھی سے خارج ہو جایا کرتے ہیں، یا ان کے اخراج کے لئے علاج با سنا ۴

دستبر کی ضرورت ہوا کرتی ہے؛ (۴) مریض کے مشروبات سابقہ اس طرف رہبری کرینگے، کہ یا وہ صاف تھے، یا کدرا؛ اگر علامات مذکورہ اسی طرف رہبری کریں، تو سمجھنا چاہئے کہ عروق کے اندر مواد ہیں؛ اور اگر علامات مذکورہ اس طرف رہبری نہ کریں، تو سمجھنا چاہئے کہ مواد عروق کے باہر ہیں +

فان کان الاعیاء من فضول خاسرجہ [علاج] چنانچہ اگر تکمان بیرونی مواد کی وجہ سے ہو، اور عروق و کان داخل العروق لقیاکفی فیہ ریاضۃ اندر سے پاک ہوں، تو اس کے علاج میں محض ریاضت استردا الاسترداد و اما درناہ من التدریج المقول اور وہ تدبیر میں کافی ہوگی، جو ہم نے ریاضت کے اعیاء قروحی

لہ اگرچہ ہر صورت میں مواد کا خارج عروق ہونا ضروری ہے +



فی باب القروحی الحادث بالریاضۃ میں بتائی ہیں +

وان کان القسم الاخر فلا یتعرض  
لہ بالریاضۃ بل علیک بتوہیجہ  
وتنویمہ وتجویعہ ومسحہ کل  
غشیۃ بالمدھن واحمامہ بالماء  
المعتدل ان احتل الحمام علی  
الشرط الذی اوردناہ وغدا وہ  
بما قل مما یجوز کھوسہ من  
جس الا احساء مما لا یکون فیہ  
کثرۃ لزوجة ولا کثرۃ غذا  
وهذا مثل الشحیر والخندروس  
ولحوم الطیر مما لطف لحمہ

اور اگر دوسری صورت ہو، (یعنی مواد رگوں کے اندر  
ہو، اگرچہ اس کے ساتھ باہر ہونا بھی ضروری ہے) تو ریاضت  
ہرگز نکرائی چاہئے؛ بلکہ ضروری ہے کہ اسے آرام و سکون  
بخشا جائے، تنویم کی کوشش کی جائے، اسے بھوکا رکھا جائے  
ہر رات اس کے بدن میں تیل لگایا جائے، معتدل پانی سے  
حمام کیا جائے، بشرطیکہ ہمارے بتائے ہوئے امتحان کے  
مطابق وہ حمام کو برداشت کر سکے (یعنی حمام میں داخل ہونے  
کے بعد اسے اچھا معلوم ہو، اور حمام میں رکنے سے قشریرہ  
اور لرزہ وغیرہ نہ پیدا ہو؛ ورنہ اسے فوراً حمام سے باہر کر دیا  
جائے)؛ غذا میں قلیل مقدار میں جیہ ایکھوس کھلائیں جو  
حریرہ کی قسم سے ہوں۔ اور وہ ایسی چیزوں سے بنائے جائیں  
جن میں نہ زیادہ لزوجت ہو، اور نہ زیادہ غذائیت، مثلاً  
چور (بشکل ماء الشحیر) اور خندروس (جوار)، اور مثلاً  
پرنڈوں کے گوشت، جو لطیف اور ہلکے ہوں +

ومن الاشرۃ السکنجین العسل وماء  
العسل والشراب الابيض الرقیق ولا  
یمنع من الشرب بهذه الصفة فانه  
منضج مدبر ویجب ان یبدأ اولا  
بما فیہ خوصیہ سیرۃ ثم یتدکج  
الی الابيض الرقیق

شربتوں میں سے سکنجین عسل، ماء العسل، اور شراب  
ابین رقیق دی جا سکتی ہے۔ اس قسم کی شراب سے مرین  
کو روکنا نہ چاہئے؛ اس لئے کہ یہ منضج اور مدبر ہوتا ہے لیکن  
مناسب یہ ہے کہ ابتداً ایسی شراب سے کی جائے جس میں  
کسی قدر خوصیت (قدرے زردی) ہو، پھر بتدریج شراب  
ابین رقیق تک پہنچ جائیں +

فان لم یغنی هذا التدبیر  
فهذا خلط فاستقرغ الغالب  
له خوصیت "خوص" سے مشتق ہے۔ خوص کچھ رگے پتوں کو کہتے ہیں۔ "خوصیت" زردی کے خارج  
میں سے ایک درجہ ہے +

فان كان الغالب دمًا او خلطًا پیدا ہو رہا ہے۔ ایسی صورتیں اس خلط غالب کا استفراغ  
معہ دم فصَدَّتْ وَاَلَا امهلت کہ نامروری ہے۔ چنانچہ اگر خلط غالب خون ہو یا خلط  
او جمعت علی ما تری من غالب کے ساتھ خون بھی ہو، تو تم قصد کرو دو، ورنہ  
امر الدم ادویہ مسهلہ سے مادہ کا استفراغ کرو، یا خون کی حالت  
دیکھ کر اگر بخاری رائے ہو تو قصد اور اسہال، دونوں کو  
اکٹھا کرو +

وایا لک ان تفعل شیئا من هذا لیکن اگر تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ قوت ضعیف ہے  
ان استضعفت القوة تو ان دونوں باتوں میں کوئی ایک بات بھی تمہیں نہ کرنی  
چاہئے +

واستلک الک علی جنس الخلط هو یہ امر کہ خلط غالب کس جنس سے ہے، تمہیں اس کا  
من البول ومن العرق ومن اللون پتہ پیشاب سے، پسینہ سے، بدن کی رنگت سے، اور اس شخص  
ومن حال النوم والسهر کی نیند اور بیداری کی حالت سے چل سکیگا +  
واذا امتنع النوم مع تدبيرك اگر بخاری مناسب تدبیروں کے باوجود بھی مریض کو  
الجید فهو دلیل بردی نیند نہ آئے، تو یہ ایک بُری علامت ہے +

فان توهمت ان الجید من الدم بہر حال جب تمہیں مذکورہ علامات و دلائل سے یہ  
قلیل فی العروق وان الاخلط گمان ہو جائے کہ خون صاف عروق میں کم ہے، اور خام اخلاط  
النیتہ الغالبہ فأبرجہ وأطعمہ کا غلبہ ہے، تو تمہیں چاہئے کہ مریض کو راحت و آرام  
وأسقہ ما یلطف بعد ان لا تسقہ میں رکھو، (زود ہضم) غذائیں کھلاؤ، ملطف چیزیں پلاؤ،  
ما فیہ اسخان کثیر بل اسقہ ما فیہ مگر ایسی چیزیں ہرگز نہ دو، جن میں گرمی زیادہ ہو، بلکہ ایسی  
تقطیع مثل السکجین العسل جن میں تقطیع ہو اور جو مواد کو کاٹ چھانٹ  
سکیں، مثلاً سکجین علی +

وان احتجت الی ان تزیل الملطفات اگر تمہیں ملطفات کی قوت بڑھانے کی ضرورت محسوس  
قوة جعلت فی الطعام او فی ماء الشعیر ہو، تو مریض کی غذا میں، یا مارا شعیر میں، جسے تم مریض کو  
الذی تسقہ شیئا من الفلفل وان پلانا چاہتے ہو، کسی قدر فلفل ڈال دو۔ اور اگر تمہیں خلط کی  
اضطررت الی الکمونی والفلاقلی خامی کی وجہ سے جوارش کمونی اور جوارش فلاقلی کھلانے

لفجاجة الاخلاط سقيت كما تدرى کی ضرورت پڑے، تو تم غذا سے قبل، غذا کے بعد  
قبل الطعام وبعده وعند النوم اور سوتے وقت، جیسا تم مناسب سمجھو، (بلا خوف)  
والمقدار ملعقة صغيرة ولا کھلا سکتے ہو، جس کی مقدار ایک پیچی کے برابر (تقریباً)  
يصلح لهما الفودجى فانه يجاوز نواشہ سے ایک تولہ) ہونی چاہئے۔ لیکن ان کے لئے  
الحمد في الاستحسان جوارش فودجی بہتر نہیں ہے، یہ تو حرارت و تسخین میں حد سے  
آگے بڑھی ہوئی ہے (یعنی زیادہ گرم ہے، اس لئے اس موقع پر مناسب نہیں) +

فان تحققت ان الاخلاط البنية لیکن اگر یہ تحقیق ہو جائے کہ خام اور کچے اخلاط  
ليست في العروق لكها في الاعضاء عروق میں نہیں ہیں، بلکہ اعضائے اصلية (عضلات وغیرہ)  
الاصلية دلتهم خاصة بالغذاء میں ہیں، تو خصوصیت کے ساتھ صبح کے وقت ان کے بدن  
بالادهان المرخية وسقيتهم من کی مائش ادہان مرخیہ کے ساتھ کرنی چاہئے، اور مسخات  
المسخرات ما يبلغ الجلد استحانة میں سے ایسی دوائیں کھلائی چاہئیں جنکی سخونت و حرارت  
وتلزمهم السكون الطويل نشہ جلد زونیرہ) تک پہنچے (یعنی جلد وغیرہ میں نفوذ کر جائے)  
الاستحمام بماء معتدل الحرارة اور ایک لمبی مدت تک انہیں سکون میں رکھا جائے  
وتسقيهم الفودجى بلا خوف (اور حرکت و ریاضت سے بچایا جائے)۔ پھر اوسط درجہ  
ولكن يجب ان يكون قبل الطعام کے گرم پانی سے حمام کرایا جائے۔ انہیں بلا خوف جوارش  
وقبل الرياضة فودجی کھلائی جاسکتی ہے۔ لیکن مناسب یہ ہے کہ یہ غذا سے  
قبل اور ریاضت سے قبل کھلائی جائے +

فان اجتمعت بعد الطعام الى حمري فان اجتمعت بعد الطعام الى حمري  
فلا تسقيه قويا منقذاً مثل الفودجى فلاتسقيه قويا منقذاً مثل الفودجى  
بل مثل الكمونى والفلاخلى وليكن بل مثل الكمونى والفلاخلى وليكن  
من آتيا كان يسيراً والسفر جلی من آتيا كان يسيراً والسفر جلی  
وتحرران يكون ما تسقيه من السفر جلی وتحرران يكون ما تسقيه من السفر جلی  
الكمونما تسقيه من بعد ان تماثل الكمونما تسقيه من بعد ان تماثل  
حتى لا يكون البدن شديداً الحرارة حتى لا يكون البدن شديداً الحرارة

اگر ایسے مریض کو غذا کے بعد کسی دوا یا ضم کی ضرورت  
ہو، تو جوارش فودجی جیسی کوئی قوی دوا ہرگز نہ کھلائیں،  
جو غذا کو (طبعی تغیرات و استحالات سے پہلے ہی) نفوذ  
کر دے، بلکہ اس وقت اگر کوئی دوا دیں، تو جوارش  
کمونی اور جوارش فلاخلی جیسی چیزیں دیں؛ اور ان دونوں  
جوارشوں میں سے جو بھی دیں، وہ تھوڑی مقدار میں دیں  
علی نہ جوارش سفر جلی بھی ایسی حالت میں دی جاسکتی ہے۔

الحریۃ وانت تسقیہ ہذا

لیکن سفر جلی کو کوئی اور فلا فلی سے زیادہ کھلانا انسب ہے  
مگر ان دواؤں کے کھلاتے وقت یہ غور کرنا بھی مناسب  
ہے کہ بدن میں عارضی حرارت شدید نہ ہو +

وینقع ہولاء المسح بدھن لبابونج

ان لوگوں کے لئے یہ بھی مفید ہے کہ ان کے بدن پر  
روغن بابونہ، روغن شبت، روغن مرزنجوش وغیرہ، تنہا  
یا موم کے ساتھ ملا کر لگائے جائیں، یا ان روغنوں کے ساتھ  
مزید تقویت کے لئے راتیج ملا لیا جائے، جسے بارہ گئے روغن  
زیتون میں حل کر لیا گیا ہو +

والشبت والمرزنجوش وغیر ذلک  
وحدھا او مع الشمع او مقوی  
برایتیج مع اثنی عشر ضِعْفًا من الریت

جب یہ معلوم ہو جائے کہ اخلاط و مواد عروق کے  
اندرا اور باہر، دونوں جگہ، ہیں، تو تمھاری توجہ اُس طرف  
ہونی چاہئے، جدھر مواد زیادہ ہوں، اور ساتھ ساتھ  
دوسری طرف بھی بے پردائی نہ برتنی چاہئے، جدھر مواد  
کم ہوں +

واذا تعرفت ان الاخلاط فی العروق  
وخارجا معا قصدت الاعظم  
ولم تمهل الا الصغر

چنانچہ اگر دونوں جگہ مواد برابر ہوں، تو پہلے تمھاری  
توجہ اصلاح ہضم کی طرف ہونی چاہئے رتا کہ فساد ہضم کی  
وجہ سے مزید ملک مواد فاسدہ تک نہ پہنچ سکے اور اس  
مقصد کے لئے فلا فلی (اور کوئی وغیرہ) کھلانی چاہئے۔ اور  
اگر تم چاہو، تو فطر اسالیون (تخم کرفس جیلی) اور اینسون،  
ہموزن، کا مزید اضافہ بھی کر سکتے ہو، تاکہ ان کی وجہ سے  
قوت اور ار بڑھ جائے۔ اور اگر تم چاہو، تو فلا فلی (اور  
کوئی) کے ساتھ فودنجی بھی کسی قدر ملا سکتے ہو۔ لیکن جب  
فودنجی ملاؤ، تو کوئی اور فلا فلی کی مقدار کم کر دو؛ اور  
اسی طرح بتدریج اسکو کم کرتے (اور فودنجی کو بڑھاتے) چلے  
جاؤ، حتیٰ کہ آخر میں، جب داخل عروق کے مواد نفع و ہضم  
پاک خارج ہو جائیں، اور صرف خارج عروق کے مواد

فان استویا قصدت او لا قصد  
الهضم بالفلا فلی وان شئت زادت  
علیہ فطر اسالیون بوزن الانیسون  
لیکون اشداً اور اتراد ان شئت  
خلطت بہ یسیراً من الفودنجی  
بعد ان تنقص من شربة الکمونی  
او الفلا فلی وتدرجت فی ذلک  
حتی یبقی آخر الفودنجی الصر  
عندما یکون ما فی العروق قلا هضم  
وانتفض وبقیۃ علیک العنایۃ  
بما هو خارج فی العروق والفودنجی  
اما علمت نافع لہذا صا

الاول

تھاری توجہ کے محتاج ہوں، تو اس وقت صرف فودنجی ہی رہ جائے؛ کیونکہ یہ تمہیں معلوم ہے کہ ایسی حالت میں (جبکہ مکان کا مادہ عروق سے باہر ہو) فودنجی مفید ہے، اور پہلی صورت کے لئے مضر (یعنی جب خام مواد داخل عروق ہوں، تو فودنجی مضر ثابت ہوتی ہے) +

لیکن جن لوگوں میں یہ دونوں باتیں اکٹھی ہوں اور مواد داخل عروق کا اب تک تنقیہ نہ ہوا ہو، تو انہیں ایسی تمام باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے، جو مواد بدن کو باہر کی طرف، یا اندر کی طرف شدت کے ساتھ جذب کریں؛ انکی غمزدگی ہے کہ بہت انکو پہلے لطافات، مقطعات اور مضجعات نہ لے لیں، انکو اچھی طرح نفع دیکر قابل اخراج نہ بنالیں، اسوقت تک انہیں مٹی اور سہل دینے میں ہرگز محنت نہ کریں، اور نہ زیادہ ریاضت لیں (کیونکہ ریاضت مواد کو باہر کی طرف جذب کرتی ہے اور مٹی اور سہل دونوں اندر کی طرف) +

پھر جب مکان دور ہو جائے، بدن کا رنگ بہتر ہو جائے (اصلی رنگ نکل آئے)، اور قارورہ میں نفع حاصل ہو جائے تو اس وقت ان کی ماش اچھی طرح کرنی چاہئے، اور ان سے ہلکی ریاضت بھی کرانی چاہئے؛ اور وہی حمام والا امتحان کرنا چاہئے۔ چنانچہ اگر حمام کی وجہ سے کوئی مرضی حالت (قشریہ، نافض، اور بخار) پھر نمایاں ہو جائے، تو حمام کو فوراً چھوڑ دینا چاہئے؛ اور اگر اس قسم کی کوئی بات رونما نہ ہو، تو ان تدابیر (دک، ریاضت اور حمام) کے تسلسل کو بدستور جاری رکھنا چاہئے، حتیٰ کہ یہ امور عادت صحت پر آجائیں؛ جبکی صورت یہ ہے کہ بتدریج ان تدابیر کو، یعنی ان کے حمام، بخار، دک، اور ریاضت کو، مناسب مقدار تک پہنچا دیں؛ اور آخر میں روغنوں کے اندر رجو ماش کے ساتھ استعمال کئے

واما هؤلاء المجتمعون فيهم الا هم ان  
فينبغي ان يجنبهم كل ما يشتد  
جذبته الى خارج ادا الى داخل  
فلذلك يجب ان لا تبدأ سرن  
الى قيمهم واسمها لهم ما لم يتقدّم  
اولاً بالتلطيف والتقطيع والانتزاج  
ولا ترضهم ايضا

فاذا سكن الاعياء وحسن اللون  
ونفخ البول فاذا لگهم د لکاجيداً  
ورضهم رياضة يسيرة وجرب  
فان عاود هم شئ من امراض  
فانك وان لم يعاود هم  
فاستمر بهم الى عادتهم متدرجاً  
نبيه الى ان يبلغ الی  
واجبهم من الاستحمام والتمريخ  
والدلالج والرياضة وفي آخر  
الامر في دني قوی اذها لهم

فان عاودَ آخذًا من هوألاء  
الاعیاء مع حس قروح فعاوَدَ  
تدبیرک فان عاود و لا بلا حس  
قروح فَلَ بَرُةٌ بِالاسترداد  
جانتے ہیں) دواؤں کی قوت (قوت تحلیل و تقویت) بڑھائیں  
لیکن اگر ان میں سے کسی میں بار دیگر تھکان لاحق ہو جائے  
اور قروح کا سا احساس ہو رہ گیا ہو (کا سادہ محسوس ہو) تو  
تھیں پھر وہی اول دلی تدبیر کرنی چاہئے (اُسی پہلے علاج  
کو دہرانا چاہئے) اور اُسی طرح منہج دیکر از سر نو استفادہ  
کرنا چاہئے)۔ اور اگر اس کے ساتھ قروحی احساس (گھاؤ  
کا سادہ) نہ ہو، تو ریاضت، استرداد سے اس کا علاج کرنا  
چاہئے +

کیونکہ حس قروحی کے معدوم ہونے سے اس کا پتہ جلتا ہے کہ اب مادہ اعیاء میں بدت نہ رہی  
اسلئے اب اگر ریاضت استرداد استعمال کی جائیگی، جس میں حرکات خفیف ہوتے ہیں، تو اس سے یہ بقیہ مادہ  
تحلیل ہوگا، اور اس وقت یہ خوف نہ ہوگا کہ ریاضت کی وجہ سے مواد صامحہ مواد فاسدہ میں تسخیر ہو جائیں  
جیسا کہ پہلی صورت میں اندیشہ ہے۔ گیلانی +

وإن اُختلطت الدلائل ولم  
یظہر اعیاء قوی محسوس  
خارج حہ  
اور اگر علامتیں مخلوط سی (اور مشتبه) ہوں، (اوا)  
صاف پتہ نہ چل سکے کہ مادہ اعیاء ابھی تک باقی ہے یا  
اس سے تنقیہ ہو چکا، اور نمایاں طور پر سخت تھکان بھی  
محسوس نہ ہو، تو ایسی صورت میں علاج یہ ہے کہ مریض کو سکون  
و آرام میں رکھا جائے +

واما الاعیاء التمددی فسیبہ  
ہہنا هو امتلاء بلا سداء قحط  
اعیاء تمددی: جب اعیاء ذاتی  
اعیاء تمددی کی قسم سے ہو، تو اس کا سبب اگرچہ  
امتلاء مادہ ہوتا ہے، مگر اس وقت یہ مواد در دانت و  
فساد سے خالی ہوتے ہیں (ورنہ ان سے بھی اعیاء قروحی  
پیدا ہو) +

وعلاجه فی الابدان السردیة [علاج] اعیاء تمددی کا علاج اُن لوگوں میں جنکے مزاج سردی  
المزاج الفصد و تلطیف التدبیر ہوں، یہ ہے کہ قصد کریں، اور تدبیر مطلقہ استعمال کریں  
وفی البدن الذی یخن تکلم فیہ (تا کہ بقیہ مواد بدن سے تحلیل ہو جائیں) + اور ان (متذکرہ)

هو بالتطيف والتقطيع وحده  
شرعاً من بعد بما يجب

لوگوں میں، جن میں ہم گفتگو کر رہے ہیں، (اور جب تک حفظان صحت کے تدابیر ہم بنا رہے ہیں)۔ اعیاء تمدنی کا علاج یہ ہے کہ فقط تدابیر لمطفہ و مقطوعہ استعمال کریں (ان میں فصد کی ضرورت نہیں ہے)، اور اس کے بعد مناسب امور سے (مثلاً مالش اور قریح وغیرہ) سے امداد حاصل کریں +

اعیاء و سررہی: اعیاء ذاتی اگر اعیاء و رمی کی قسم سے ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ جس عضو میں مکان زیادہ ہو، یا جس عضو میں مکان پہلے نمودار ہوئی ہو، اس عضو سے جس رگ کو نسبت اور تعلق ہو، اُس رگ کی جلد ہی فصد کیجا اور اگر اس مکان سے تمام اعضا میں کوئی فرق و اختلاف نہ ہو (نہ کسی عضو میں مکان زیادہ ہو، اور نہ کسی خاص عضو سے اس کی ابتداء ہوئی ہو) تو "اکحل" نامی ورید کی فصد کھولنی چاہئے +

(جب بدن میں خون کی کثرت ہوتی ہے، اور فصد کرنے میں غفلت برتی جاتی ہے، اور مکان نمودار ہوتے ہی پہلے فصد نہیں کی جاتی ہے، تو) بسا اوقات دوسرے یا تیسرے دن فصد کرنے کی حاجت ہوتی ہے؛ اسلئے بہتر ہے کہ مکان کے نمودار ہوتے ہی، پہلے دن فصد کر دی جائے، اور اس میں تاخیر نہ کی جائے؛ ورنہ اس کے بدن میں مکان متکثر اور قائم ہو جائے گی (اور پھر اس کے ازالہ میں دیر لگیگی)۔ پھر دوسرے یا تیسرے دن رات کے وقت (مکرر) فصد کی جائے +

مریض کی غذا و پہلے روز مار الشیر ہونی چاہئے، یا جوار کا حریرہ بغیر روغن کے؛ بشرطیکہ بخار نہ لاحق ہو جائے؛ لیکن اگر بخار لاحق ہو جائے، تو صرف مار الشیر ہی دینا

واما الورمی فعلا جہا لمبادرۃ  
الی الفصد من العرق الذی  
یناسب العضو الذی فیہ اکثر  
الاعیاء والذی یشہر فیہ اولاً  
الاعیاء ومن الاکحل ان کان  
لا تفاوت فیہ بین الاعضاء

ور بما احتجت ان تفصده  
فی الیوم الثانی بل الثالث  
فا فصد فی الیوم الاول کما  
یظہر ولا تؤخرہ فیتمکن فیہ  
وفی الیوم الثانی والثالث فافصده  
عشیاً

ووجب ان یکون غذاؤه فی الیوم الاول  
ماء الشیر او حسوا الخدر و س  
ساذجان لم یعرض حیذان

ان دو نیکوئیوں کی ٹھنڈی یا معتدل روغن کے ساتھ مل کر لیں

عرض فماء الشعیر وحده وفي اليوم الثالث  
ذالك مع دهن بارد او معتدل كدھن  
اللون وفي اليوم الثالث مثل الخسنة  
والقرعية والموكبة والحمضية ومثل  
السك المرضاضی سفید باجاً  
ویمنعون فی هذه الايام من شرب  
الماء البارد ما امکن لکنھما اذا غیل  
صبرھم فی اليوم الثالث ولم  
یستمرء واطعامھم مسقو ماء العسل  
او شرباً ابیض رقیقاً وھن وجاً  
وایا ان تغدو وھما اثرھذا الاستفراغ  
دفعۃ تمتم حاجتھم فی جذب الغذاء  
الغیر المنھضم الی العروق لوجوہ  
ثلثة

پانی سے اندازوں میں حتی الامکان تھکان دالے کو  
روکا جائے ؛ لیکن اگر تیسرے روز ان کی پیاس نا قابل  
برداشت ہو جائے ، اور ان کی غذا ہضم نہ ہو۔ تو انہیں  
مارا مسل یا شراب ابیض رقیق پلائی جائے ، جس میں پانی ملا کر  
ممزوج بنائی گئی ہو +

ان استفراغات کے بعد تھکان وادوں کو ، ان کی  
پوری حاجت اور خواہش کے مطابق ، یک سخت برگز غذا  
نہ دینی چاہئے ، ورنہ غیر منھضم غذائیں رگوں میں نفوذ  
کر جائیگی ، جسکے تین وجوہ ہیں :

احدھا ان الغذاء اذا قل یجلب  
المعدة بہ ونازع قوتھا  
الماسکۃ بقوۃ الکبد المجاذبۃ  
واما اذا کثر لم یجلب یہ بل ربما  
اعانت جذب الکبد بقوتھا  
الدافعة وکن ذلک کل وعاء  
متقدّم بالقیاس الی ما بعدہ  
۱) غذا جب تھوڑی کھلائی جاتی ہے تو معدہ  
غذا کے بارہ میں بخیل ہو جاتا ہے ، اور معدہ کی قوت ماسک  
جگر کی قوت جاذبہ سے جنگ کرتی ہے ، جگر اگر اس کو اپنی طرف  
جذب کرنا چاہتا ہے ، تو معدہ اسے جلد چھوڑنا نہیں چاہتا ؛  
لیکن جب اسکے برعکس غذا زیادہ مقدار میں کھلائی جاتی ہے  
تو معدہ اس وقت بخل کرنے کی بجائے اپنی قوت دافعہ کے  
ذریعہ بیا اوقات جگر کے جذب و کشش کی ادھر کرتا اور جگر  
کی طرف غذا کو ڈھکیل دیتا ہے + یہ حال صرف معدہ اور  
جگر ہی کا نہیں ہے ، بلکہ بدن کے اندر رہتے جو انداز اعضا  
آگے پیچھے کام کرتے ہیں ، سب کا یہی حال ہے ( کہ پہلا عضو

۱) سفید باج = سادہ شوربہ ، جس میں گرم مصلحہ وغیرہ ڈالے گئے ہوں ۔



استلار کی صورت میں اپنے مواد کو اپنے ابعاد کی طرف ڈھکیل دیا کرتا ہے) +

(۲) غذا کثرت کی صورت میں معدہ کے اندر اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی ہے +

(۳) غذا جب زیادہ کھائی جاتی ہے، تو عروق میں بھی غذا کی زیادہ مقدار کیلوس وغیرہ کی صورت میں پہنچتی ہے، جس سے عروق بھی ان کے ہضم کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہیں (اسلئے عروق میں خام مواد کی کثرت ہو جاتی ہے) +

وَالثَّانِي اِنْ اَلْكَثْرَ لَا يَجُوْزُ دُهْمُهُ فِي الْمَعْدَةِ

وَالثَّالِثُ اِنْ اَلْكَثْرَ يَرْسِلُ اِلَى الْعُرُوْقِ غِذَاءً كَثِيْرًا فَيَجْزِ الْعُرُوْقُ اَيْضًا عَنْ هَضْمِهِ

الفصل السابع عشر في بيان المزاجها فصل (۱۷) اَنْ بَدَنُكَ تَدْبِرُ حِكْمَ مَزَاجٍ بَهْتَرِ نَهْوَ غَيْرِ فَاَصْلَةٍ

هَذِهِ الْاَبْدَانُ اَمَّا مَخْطِئَةٌ وَاَمَّا مَمْنُوْنَةٌ فِي الْخَلْقَةِ

اس قسم کے ابدان (جنکے مزاج بہتر حالت میں نہیں ہوتے ہیں) دو قسم کے ہیں: ابدان مَخْطِئَةٌ، اور اَبْدَان مَمْنُوْنَةٌ فِي الْاَصْلِ (جو خلقت خرابی مزاج میں مبتلا ہوں)۔

وَالْمَخْطِئَةُ هِيَ الَّتِي اَمْرَجَتْهَا الْجَبَلِيَّةُ فَاصْلَةٌ وَقَدْ اَكْتَسَبَتْ اَمْرَجَةً رَادِيَةً فِي الْوَقْتِ لِحْطَا التَّدْبِيرِ الْمَطْوُولِ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ فِيْهَا

چنانچہ ابدان مَخْطِئَةٌ تو وہ کہلاتے ہیں، جنکے جبلّی اور فطری مزاج تو بہتر ہوں، لیکن تدبیر حفظان صحت میں ایک عرصہ تک غلطی اور بیقاعدگی کرنے کی وجہ سے فی الحال ان کے مزاج بگڑا کر جاگزیں اور شکن ہو گئے ہوں +

لیکن ان فاسد اور ردی مزاجوں کی وجہ سے نمایاں طور پر افعال میں آفات لاحق نہ ہوں، ورنہ امراض میں شمار کئے جائینگے، اور ان کے تدبیر کا بیان ذکر کرنا غلط ہوگا۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ مرض تک نہ پہنچی ہو +

وَالْمَمْنُوْنَةُ هِيَ الَّتِي اَمْرَجَتْهَا فِي الْاَصْلِ غَيْرِ فَاَصْلَةٍ

اَبْدَان مَمْنُوْنَةٌ وہ ہیں جنکے مزاج اصل میں (خلقت خراب ہوں) +

وَاَمَّا الْمَخْطِئَةُ فَيَتَعَرَفُ بِحَمَّةٍ خَطَايَا بِاَلْكَيْفِيَّةِ وَالْكَمِيَّةِ لِيُعَالَجَ بِالضَّدِّ وَخَطَاوُورِ بَقِيَا عَدْكَ كِي جَهْتِ اَوْرُوعِيَّتِ مَعْنُومِ كِي جَابِئِ، كَرِ لَمَخْطِئَةُ = خَطَاوُورِ غَلْطِي كَرْنِ وَاَلِ مَمْنُوْنَةُ = مَبْتَلَا، نَدِيرِ اَزْمَايشِ +

قد يستدل على ذلك من  
خال سحنة البدن  
کیات اور کیت کے لحاظ سے کس قسم کی غلطی واقع ہوئی ہے  
تاکہ اسی کے مطابق بالصدق تدبیر کی جائے (مثلاً اگر تدبیر  
بارہ کا استعمال کیا گیا ہے، تو تدبیر حارہ سے تدبیر کی  
جائیگی)۔ گاہے اس کا پتہ بدن کے سحنہ (فرہی و لاغری)  
سے چل جاتا ہے +

واما الممنوءة فهي التي وقع  
فساد حالها من مزاجها الاول  
او من سنها فنبدأ فيهم  
بذكر المشائخ  
ابدان ممنوءہ میں خرابی دو طور پر ہوا کرتی ہے  
گاہے ان کا ابتدائی اور پیدائشی مزاج ہی خراب ہوتا ہے  
اور گاہے یہ تقاضائے عمر ان کے مزاج میں فساد لاحق  
ہو جاتا ہے (جیسا کہ بڑھاپے میں یہ تقاضائے عمر مزاج بگڑ  
جاتا ہے)۔ چنانچہ ایسے ابدان ممنوءہ میں سے پہلے بوڑھوں کا  
ذکر کیا جاتا ہے +

## تعلیم سویم۔ بوڑھوں کی تدابیر

اس میں چھ فصلیں ہیں :

التعليم الثالث في تدبير المشائخ

وهو ستة فصول

الفصل الاول قول كل في تدبير المشائخ  
فصل (۱) بوڑھوں کی تدبیر کا کُلّی تذکرہ

جمله تدبيرهم هي استعمال ما  
يرطب ويسخن معاً من اطالة  
النوم واللبث في الفراش اكثر  
من الشبان ومن الاغذية  
والاستحمامات والاشربة  
بوترھوں کے تدبیر و اصول حفظان کا خلاصہ یہ ہے  
کہ مرطبات اور مسخنات۔ دونوں۔ استعمال کئے جائیں :  
یعنی بوڑھے دیر تک سویا کریں، اور جوانوں سے زیادہ  
بستر پر پڑے رہا کریں؛ مرطب و مسخن غذائیں کھائیں، اور  
عزج حام سے ترطب و تسخين حاصل کریں؛ مشروبات۔ مرطب  
و مسخنہ استعمال کریں +

وادامة ادسا اس بولہم و اخراج  
البلغم من معدتهم من طريق  
علیٰ ہذا بوڑھوں میں ہمیشہ مدرات بول استعمال  
کئے جائیں، اور ہمیشہ ان کے معدہ کا بلغم امداد اور مٹانے کی

المعا والمثانة وان يدا ام لسين راه خارج کیا جائے۔ بوڑھوں کے شکم کو ہمیشہ نرم رکھا  
طبیعتهم وينفعهم جدا الدالك جائے (قبض نہ ہونے دیا جائے)۔ اسی طرح بوڑھوں کے  
المعتدل في الكمية والكيفية لئے روغن کی ماش بہت ہی مفید ہے، بشرطیکہ یہ کیمت  
مع الدهن ثم الماش او السركوب اور کیفیت کے لحاظ سے اوسط درجہ کی ہو۔ ماش کے بعد  
ان كان يضعف عن المشي الضعيف سیر اور چپل قدمی کا درجہ ہے۔ اور اگر چپل قدمی سے کمزور یا  
منهم يعاد عليه الدالك ويثني طاری ہو جاتی ہو تو سواری استعمال کی جائے۔ جو بڑھے  
زیادہ ناتواں و کمزور ہوں۔ ان میں ماش مکرر دھرائی  
جاسکتی ہے (یعنی ایک بار کی بجائے دن میں دو بار ماش  
کی جاسکتی ہے) +

ويجب ان يتهدوا والطيب من العطش كثيرا وخصوصا الحار  
باعتدال وان يتهدوا بالدهن بعد النوم فان ذلك ينه القوة  
الحوانية ثم ليتعمل السركوب والمشي  
بڑھوں کو چاہئے کہ وہ عطر و خوشبو کے پابند  
رہیں، اور بکثرت استعمال کریں؛ علی الخصوص ایسے  
عطر جو اوسط درجہ کے گرم (گرم بہ اعتدال) ہوں؛ اور  
نیند کے بعد روغن کی تریخ بھی جاری رکھیں؛ کیونکہ اس سے  
قوت حیوانیہ بیدار ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد سواری استعمال  
کریں یا چپل قدمی کریں +

### فصل (۲) بڑھوں کا تغذیہ

### الفصل الثاني في تغذية المشائخ

يجب ان يفرق غذااء الشيخ قليلا قليلا ويغذا في كرتين او ثلث  
بحسب الهضم وقوته وضعفه  
فياكلوا في الساعة الثالثة الخبز  
الجيد الصنعة مع العسل وفي الساعة  
بعد الاستحمام ما يلين البطن  
مما ذكره وبعد ذلك بقرب  
الليل الطعام المحمود الغداء والا هون۔ اسکے بعد رات کے قریب (شام کے وقت)

فان كان قويا سريدا في غذاائه غذائته غذائته جيد الكيموس كهلأى جائى . ليكن اگر كوئى بوطرھا قلیلا قوی (اور زیادہ ہضم کرنے پر قادر) ہو تو اُس کی غذا میں

اسی کے مطابق امتدادہ کر دینا چاہئے \*

وليجتنبواكل غذاء غليظ يولد السوداء و يولد البلعوم وكل حار

السوداء و يولد البلعوم وكل حار پر ہینز کرنا چاہئے جو مولد سوداء یا مولد بلغم ہیں . اسی طرح

حرليف مجفف مثل الكوامين انيس ان تمام چیزوں سے بچنا چاہئے جو حرلیف (چرپری)

والتوابل الا على سبيل الدواء اور مجفف ہوں، مثلاً کواہنج اور توابل (گرم مصالح) .

ہاں اگر ایسی چیزیں دواء کے طور پر (بقدر قلیل) استعمال

کی جائیں، تو کوئی مضائقہ نہیں \*

فان فعلوا من ذلك مالا ينبغي ان نامناسب باتوں میں سے اگر کوئی بات بڑھے

لهم فتناء ولو من الصنف الاول کر گزریں، مثلاً قسم اول (غذاء غليظ) میں سے نمکین مچھلی

مثل المالح والبادنجان والمقدد بیگن . لحم مقدد (خشک کیا ہوا گوشت) اور تشکار کے گوشت

ولحوم الصيد او مثل السمك الصلب کھائیں، یا ایسی مچھلی کھائیں، جسکا گوشت سخت ہو، یا

الحم والبطن الزرق والقندار تربوز اور کھیرا کھائیں؛ یا دوسری غلطی کر گزریں یعنی

فعلوا الخطاء الثاني فاكلوا الكوامين کوئی غذا حرلیف کھائیں، مثلاً کواہنج، صحناء، یا بُن

والصحناء والبُن عولجوا بتناول استعمال کریں، تو ان غلطیوں کا علاج اور اس کی تدبیر

الصند یہ ہے کہ ان کو ان غذاؤں کے کھانے کے بعد ایسی چیزیں

کھلائیں، جو ان کی ضد اور مقابل ہوں (تا کہ ضدیت کی وجہ

سے مضر غذاؤں کی اصلاح ہو جائے) \*

نليظ اغذية من "مولد سوداء" کی مثالیں نمکین مچھلی، بیگن، لحم مقدد وغیرہ ہیں، اور "مولد بلغم"

کی مثالیں تربوز، در کھیرا ہیں \*

صحناء (ماہیار) : نمکین مچھلی کو کوٹ کر اور دوسرے مصالح ملا کر ایک مخصوص سالن بنایا جاتا

ہے، جسکو "صحناء" کہا جاتا ہے \*

بُن : کواہنج کی ایک قسم ہے جو حرلیف (چرپری) ہوتی ہے، اور اس میں ابازیر (مصالح)

بکثرت ہوتے ہیں \*

بل انما یجب ان یستعمل فیہم الملطفات اذا علم ان فیہم فضولا فاذا لقوا غدا بالمرطبا ثم رعا ودون احیاناً شیئاً من الملطفات مع الغذاء علی ما سنقول فیہ

بلکہ بوڑھوں میں ملطفات کا استعمال اُس وقت مناسب ہے۔ جبکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ انکے بدن میں فضلات (فضلات بلغمیہ) موجود ہیں۔ پھر جب ان کا بدن فضلات سے پاک ہو جائے، تو ان کی غذا میں مَرطبات دئیے جائیں، پھر گاہ بہ گاہ ان کی غذا میں کچھ ملطفات بھی شامل کر دیا کریں، جیسا کہ اس بارہ میں ہم غفریب ہدایت کرنے والے ہیں +

واما اللبن فینتفع بہ من لیستمرئہ منہم ولا یجد عقیبہ تمدداً فی ناحیۃ الکبد والبطن ولا حکۃ ولا وجعاً فان اللبن یعدو ویرطب

دودھ، تو اس سے وہی بڑھے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں، جنکے شکم میں دودھ مہتمم ہو جایا کرتا ہو، اور جنہیں دودھ پینے کے بعد ناحیہ جگر یا شکم میں کسی قسم کا تپناؤ (تندرستی) نہ محسوس ہوا کرتا ہو، اور نہ خارش اور درد کی شکایت ہو کرتی ہو (ایسی حالت میں بڑھے دودھ استعمال کر سکتے ہیں، اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں)۔ کیونکہ دودھ غذائی اور مرطب ہے +

واوقفہ لبن الماعز کالاتن ولبن الاتن من خواصہ انہ لا یخجن کثیراً وینحل سریعاً ولا سیمما ان کان معہ ملح وعسل ویجب ان یتعمد المرعی حتی لا یكون نباتاً غفصاً وحریقاً او حامضاً او شدیداً الملوحة

مختلف دودھوں میں سے (بوڑھوں کے لئے) مناسب ترین بکری اور گدھی کا دودھ ہے۔ گدھی کے دودھ کی خاصیت یہ ہے کہ (معدہ میں) زیادہ جمتا نہیں ہے، اور (معدہ سے) جلد منحل ہو جاتا ہے؛ علی الخصوص اُس وقت جبکہ اس کے ساتھ شہد اور نمک ملا کر استعمال کیا جاتا ہے بکری کی چرائی کی بھی نگرانی کرنی چاہیے، تاکہ وہ چراگاہ میں کیلی، حریف، ترش، یا سخت نمکین (اور شور) بوٹیاں اور گھاس پات نہ کھایا کرے +

واما البقول والنفاکۃ الی سائرہا المشائخ فہی مثل لسلوق الکرفس وقلیل من الکراث یتناولہا

بقول و فواکھ (بندریاں اور میوے) جو بڑھے (بطور علاج کے) کھا سکتے ہیں، وہ مندرجہ ذیل قسم کی چیزیں ہیں: چغندر (شلم) گاجر وغیرہ، کرفس اور

مطیبة بالنزيت والمري وخصوصاً کسی قدر گندنا۔ ان چیزوں کو کسی قدر روغن زیتون اور مری  
قبل طعامہم ليعین علی تلین (آبکامہ۔ کابنجی) سے خوشبودار کر لیا گیا ہو (یعنی دوزوں  
الطبیعة چیزیں خفیف مقدار میں ان سبز یوں پر چھڑک دی جائیں)۔

ان سبز یوں کو اگر بڑے غدار سے قبل کھا لیں، تو خصوصیت  
سے مفید ہیں، کیونکہ یہ چیزیں رفع قبض میں معین ثابت ہوتی  
ہیں +

واذا استعملوا الثوم فی الاوقات وکافوا معتادین له انتفعوا به  
والزنجبیل المری من الادویة  
الموافقة لهم واکثر المریات  
الحاررة ولیکن بقدر ما یسخن  
ویضمک لا بقدر ما یجفف البدن  
فیجب ان یكون اغذیتهم مرطبة  
انما ینفعل عن هذه من طریق  
الهضم والتسخین ولا ینفعل  
من التجمیف  
”بڑے اگر گاہ بگاہ لسن“ استعمال کر لیا کریں بشرطیکہ  
وہ اس کے عادی بھی ہوں، تو یہ ان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔  
”زنجبیل مری“ (مرہائے زنجبیل) اور اکثر گرم مریات  
بوڑھوں کے لئے مناسب دواؤں میں سے ہیں۔ لیکن ایسی  
چیزیں محض اسی قدر استعمال کرنی چاہئیں کہ ان سے بدن  
میں سختت حاصل ہو، اور ہضم میں امداد کریں؛ نہ اس قدر  
کیونکہ یہ ضروری ہے  
کہ بوڑھوں کی مرطب غذائیں ان گرم مریوں سے صرف  
ہضم اور تسخین حاصل کر لیا کریں، ان سے تجفیف حاصل نہ  
کیا کریں (ورنہ مرطب غذائیں مرطب ہونے کی بجائے  
مجفف ہو جائیں گی)۔

ومما یتعلوہ لتلین طبائهم و  
یوافق ابدانهم من القوالہ التین  
والاجاص فی الصیف والتین لیس  
المطبوخ فی ماء العسل ان کان الوقت  
شتاء وجميع هذا یجب ان یكون قبل  
الطعام لتلین طبیعتهم  
”تین شکم“ سیوہ جات میں سے جو چیزیں بوڑھوں کو رفع قبض  
کے لئے دہی جاتی ہیں، اور ان کے لئے مفید ثابت ہوتی  
ہیں، وہ موسم گرمائی میں انجیر اور آلو بخارا ہیں، اور موسم  
سرا میں انجیر خشک ہے، جسے مارا عسل میں پکا کر دیا  
جاتا ہے۔ یہ ساری چیزیں غذاء سے پہلے استعمال کی جائیں  
تاکہ یہ رفع قبض کرنے میں امداد کریں +

گیلائی کہتے ہیں کہ موسم گرمائی میں بوڑھوں کو انجیر اور آلو بخارا  
”تازہ اور پختہ“ کھلائے جائیں۔ یہی زمانہ ان کے  
پختہ ہونے کا بھی ہے۔ لیکن آلو بخارا صرف ان بوڑھوں کو دیا جاسکتا ہے، جو صفراوی المزاج ہوں +

وایضاً اللبلاب المطبوخ بالماء اسی طرح بوڑھوں (کی تلین) کے لئے یہ بھی مفید  
 والمطبوخ مطبیا بالماء والتریت ہے کہ لبلاب کو پانی اور نمک میں پکا کر مری اور روغن زیرتون  
 واصل البسفاجی اذا جعل فی شوبان سے خوشبودار کر کے کھلایا جائے۔ اسی طرح ان کے لئے  
 من الدجاج او فی مرقۃ یہ بھی مفید ہے کہ بخی بسفاج کو مرغ کے شوربہ میں، یا چغندر  
 السلق او فی مرقۃ الکرنب کے شوربہ میں، یا کرم کلا کے شوربہ میں ڈال کر استعمال  
 کیا جائے (یعنی بخی بسفاج تقریباً ڈیڑھ تو لہ ڈال کر پکایا جائے)  
 فان كانت طبیعتهم تستمر علی لین اگر بڑھوں کو ایک روز پانچاٹھ آئے، اور دوسرے  
 یوماً دون یوم فعین المسهل روزہ آئے، تو اس وقت انہیں نہ کسی سزق کی ضرورت ہے  
 وامن لوق غناء وان كانت تلین (جو آنتوں کے قفل کو پھسلا کر خارج کر دے) اور نہ کسی مسهل  
 یوماً وحبس یومین کفاهم (تلین) کی۔ اور اگر ایک روز اجابت ہو، اور دو روز  
 مثل اللبلاب وماء الکرنب ولباب بند رہا کرے، تو اس وقت انکے لئے محض یہ کافی ہے کہ  
 القرم کشک الشعیرا ومقدار بلباب، یا آب کرنب (کرم کلا کا آب جو شانہ)، یا مغز قرطم  
 جلوزۃ او جلوزۃ تین من صمغ البطم کشک الشعیر کے ساتھ استعمال کریں۔ یا صمغ بطم ایک یا  
 واکثرۃ ثلث جلوزات فافھا دو چلوڑہ کے برابر، یا زائد سے زائد تین چلوڑہ کے برابر  
 تلین، طبائعهم بخا صیۃ فیہ استعمال کریں؛ کیونکہ بطم کا گوند باخا صیۃ بوڑھوں کے  
 وتجلو الا حشاء بغیر اذی قبض کو دور کر دیتا اور اذیت و تکلیف کے بغیر احشاء کو

صاف کرتا ہے \*

وینفعهم ایضاً الدواء الطرکب من بوڑھوں کے لئے یہ دوا مرکب بھی مفید ہے،  
 لباب القرم مع عشرة امثالہ جس میں مغز تخم قرطم کے ساتھ دس حصے خشک انجیر کے  
 تین یا بس والشربۃ منه کالجوزۃ ہوتے ہیں۔ اس دوا کی مقدار خوراک ایک جوزہ (انجیر) \*  
 ۱۰ تولہ کے برابر ہے \*

وینفعهم الحقنۃ بالدهن فان فیہا بوڑھوں کے لئے روغن کا حقنہ بھی مفید ہے؛ کیونکہ  
 مع الاستفراغ تلین الا حشاء روغن کے حقنہ میں استفراغ کی قوت کے باوجود احشاء کو  
 وخصوصاً التریت العذب نرم کرنے کی قوت بھی ہوتی ہے، علی الخصوص جبکہ روغن  
 زیرتون شیریں سے حقنہ کیا جائے \*

و یجب فیہم الحقن الحادة فانها  
تجفف معاً ثم واما الحقنة الرطبة  
الد هنية فانها من انقع الاشياء  
لهم اذا احتبست طبيعتهم  
ایا ما

ولهم ادوية ملينة للطبيعة نذ کرها  
فی القرا بادین خاصه لهم  
و یجب ان یكون الاستفراغ فی الکحول  
والمشاخر بغیر الفصد ما امکن  
فان الاسهال المعتدل وفق لهم  
بند ہو +

الفصل الثالث فی شراب المشاخر  
فصل (۳) بڑھوں کی شراب

وخیر شرابهم العتیق الاحمر لیدر  
یسخن معاً ویجتنبوا الحد یث  
والابيض الا ان یكونوا قد استحموا  
بعد التناول من الغذاء وعطشوا  
فیسقون شراباً ابیض رقیقاً  
قلیل الغذاء علی انه لهم بدل الماء  
ویجتنبوا المحلوسد من الاشربة  
شراب کہنہ سرخ بڑھوں کے لئے بہترین شراب ہے  
کیونکہ یہ مدر بھی ہے، اور مسخن بھی۔ نئی اور سفید شراب سے  
بڑھوں کو پرہیز کرنا چاہئے۔ ہاں اگر کھانا کھانے کے بعد  
یہ عام کریں، اور انہیں پیاس لگے، تو اس وقت یہ سفید  
رقیق، قلیل الغذاء شراب پی سکتے ہیں۔ ایسی شراب اس  
وقت ان کے لئے پانی کے قائم مقام اور اس کا بدل ہو جائیگی  
اسی طرح بڑھوں کو میٹھی اور سدہ پیدا کرنے والی شرابوں  
سے بھی گریز کرنا چاہئے +

الفصل الرابع فی تفتیح سد و المشاخر  
فصل (۴) بڑھوں کے سدوں کو کھولنا

فان عرضت لهم سد و اسهلها  
ما عرض من شراب الشراب فیجب  
ان یفتحوا بالفودنجی والفلافلی  
اگر بڑھوں میں سدے پیدا ہو جائیں — اور شراب  
سے بڑھوں میں آسانی کے ساتھ سدے پیدا ہو جائے تو  
تو جوارش فودنجی اور فلافلی سے سدوں کو کھولنا چاہئے۔ اور



وینثرا لفلقل علی الشراب

فلقل سیاہ کو (باریک پیکر) شراب پر چھڑکنا چاہئے۔ یہ  
بہترین مفتوح ہے) \*

وان کانت عادتهم قد جرت باستعمال الثوم والبصل متعلوھا عادت ہو تو (و توقع سہ کے وقت) ان دونوں چیزوں کا استعمال کرنا چاہئے (اس سے تفتیح سہ میں اعانت ملے گی) \*

والتریاق ینفعهم جداً وخصوصاً عند حدوث السدد وکذا لک علی الخصوص اُس وقت جبکہ سہ پیدا ہو چکے ہوں، اسی طرح اٹانا سیاہ اور امروسیا بھی نہایت نافع ہیں +

”اٹانا سیاہ“ اور ”امروسیا“ بڑی معجونوں میں سے ہیں، جنکے نسخے قرا بادین میں درج ہیں۔ یہ دونوں نام یونانی ہیں۔ اٹانا سیاہ کے نفوی معنی ”بھیڑنیے کے جگہ“ کے ہیں، اور امروسیا کے معنی ”حاجس الموائد کے ہیں“ \*

ولکن يجب ان یترطوا بعدہ بالاستحمام وبالتمیخ وکلا غذیۃ استعمال کے بعد، یا تفتیح سہ کے بعد، یہ ضروری ہے کہ بڑھوں مثل ماء اللحم بالخمدر و س کے بدن میں رطوبت حاصل کرنے کے لئے حمام، تریخ، اور غذائیں استعمال کریں، مثلاً جوار اور جو کے ساتھ ماء اللحم کھلائیں (یعنی گوشت کا شوربہ پلائیں، جس میں جوار اور جو بھی پکائے گئے ہوں) \*

واستعمالهم شراب العسل ینفعهم بڑھے اگر شراب عسل (شہد کی شراب) استعمال کریں ویومئہم حدوث السدد ووجع تو یہ ان کے لئے مفید ہے، اور اسکے استعمال کے بعد ستر المفاصل بعد ان یزاد علیہ مع کے پیدا ہونے کا اور وجع مفاصل عارض ہونے کا اندیشہ احساس سددۃ فی عضوا واحداً نہیں رہتا، لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ جس عضو میں سدد کا استعداد ہے یا ہمارا مختصر کہ بزر پتہ چلے، یا جس عضو میں سہ پیدا ہونے کی قابلیت و استعداد الکرفس واصلہ لا عضاء البول کا علم ہو جائے، اس عضو کے ساتھ خصوصیت رکھنے والی دوائیں بھی شراب عسل میں بڑھادی جائیں، مثلاً تھیم کرفس اور زنج کرفس اعضائے بول کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہیں

داسلئے اگر پتہ چلے کہ اعضائے بول میں سدہ ہے، یا ان میں سدہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہے، تو اس صورت میں شراب غسل کے ساتھ تخم کرفس یا بیج کرفس کو جوش دینا چاہئے)۔  
شراب غسل سے مراد وہ شراب ہے جو شہد سے تیار کی جاتی ہے، یا وہ شراب ہے جس میں پانچویں حصے کے برابر شہد اور کچھ خوشبودار چیزیں ڈالی جاتی ہیں +

وان كانت السدّة حصویة طبعاً اور اگر سدے پتھری کے ہوں، تو شراب غسل میں بجا ہوا قوی مثل فطر اسالیون کوئی ایسی چیز پکانی چاہئے جو تخم کرفس سے زیادہ قوی اور وان كانت السدّة فی الریة فمثل مؤثر ہو؛ مثلاً فطر اسالیون (تخم کرفس جلی)۔ اور اگر الزوق والبریاء و شان والسلیخۃ سدے پھیپھڑوں میں ہوں، تو شراب غسل میں زوفاء وما اشبه ذلک پر سیاوشان، سلینجہ جیسی چیزیں شامل کرنی چاہئیں +

### فصل الخامس فی دلائل المشائخ

فصل (۵) بڈھوں کی مالش  
یجب ان یكون معتدلاً فی الکمر رہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ) بڈھوں کی مالش کیت والکیف غیر متعرض منهم للأعضاء اور کیفیت کے لحاظ سے معتدل (اوسط درجہ کی) ہونی چاہئے الضعیفة اصلاً والمتالمۃ اور جو اعضا بڈھوں کے کمزور اور دردناک ہوں، مالش کے وقت انہیں بالکل نہ جھٹرا جائے +

گیلانی کہتے ہیں کہ بڈھوں کے بعض اعضا مستوقد عفونت ہوتے ہیں، جن میں ہر روز عفونت لاحق ہو جایا کرتی ہے، اور اس سے ہر روز بخار کی باری آجایا کرتی ہے۔ جب ایسے عضو کی بار بار مالش کی جاتی ہے، تو اس عضو میں صلابت و قوت آ جاتی ہے، جس سے اس کی عفونت ٹرک جاتی ہے، اور بخار کی باری بند ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں کھردرے کپڑوں سے مالش کرنی چاہیے، یا تنگے ہاتھوں سے روغن کے ساتھ۔ چنانچہ شیخ اسی طرف اشارہ کر رہے ہیں:

وان كان الدلائل ذامرات فلیدلکوا اگر مالش دن میں کئی بار کرنے کی ضرورت ہو تو ہر بار فی المرات بخرق خستہ اواید کھردرے کپڑوں سے، یا تنگے ہاتھوں سے کی جاسکتی ہے۔ مجرد فان ذلک ینفعهم یہ بڈھوں کے لئے مفید ہے، اور اس سے ان کے اعضا کے ویضع نواثب علل اعضائهم امراض کی باریاں ٹرک جایا کرتی ہیں۔ (بعض نسخوں میں

استقدر عبارت اور بھی ہے: مالش کے ساتھ حمام کرنا  
بڑھوں کے لئے مفید ہے۔)

### فصل (۶) بڑھوں کی ریاضت

چونکہ بوڑھے لوگوں کے بدنی حالات مختلف ہوا کرتے  
ہیں، مختلف امراض کے عادی ہوا کرتے ہیں، اور مختلف  
قسم کی ریاضتوں کے عادی ہوا کرتے ہیں، اسلئے ہر بوڑھے  
کے لئے ایک قسم کی ریاضت متعین نہیں کی جاسکتی، چنانچہ  
اگر بوڑھوں کی بدنی حالت اعلیٰ پیمانہ پر (بغایت معتدل)  
ہو، تو ان کے لئے اوسط درجہ کی ریاضتیں موافق ہیں +

لیکن اگر ان کے بدن کا کوئی خاص عضو اچھی حالت  
میں نہ ہو (ماؤنٹ ہو)، تو ایسی حالت میں ایسی ریاضت کرنی  
چاہئے جس سے اُس عضو ماؤنٹ کی ریاضت دوسرے اعضاء  
کے ساتھ متعادل اور ضمتاً ہو جائے (براہ راست اُس عضو کی  
ریاضت نہ کی جائے، ورنہ ممکن ہے کہ اس کی آفت اور بھی  
ترقی پذیر ہو جائے) +

مثلاً اگر کسی شخص کے سر میں مرض و داء یا صرع ہو،  
یا اُسکی گردن میں مواد کا انصباب ہو رہا ہو، اور بسا اوقات  
اُس شخص کے سر اور دماغ کی طرف بخارات صعود کیا کرتے  
ہوں، تو ایسی حالت میں اس شخص کے لئے کوئی ایسی ریاضت  
مفید ثابت نہ ہوگی، جس میں سر کو جھکانا اور ٹکانا پڑتا ہو۔  
بلکہ ایسے وقت میں مناسب یہ ہوگا کہ اُسے ٹہلنے، پھرنے،  
دوڑنے، اور سواری کرنے کی طرف متوجہ کیا جائے، انفرنس  
ایسے وقت میں محض ایسی ریاضت کرائی جائے، جو بدن کے  
نصف زیرین (ٹانگوں) سے تعلق رکھے +

### الفصل السادس في رياضة المشاة

رياضة المشاة تختلف بحسب اختلاف  
حالات البدن، ونهم وبحسب  
ما يعتادهم من العمل وبحسب عادتهم  
في الرياضة فان كانت ابدانهم  
على غاية الاعتدال وافهم الرياضات  
المعتدلة

ثم ان كان عضونهم ليس على  
افضل حالاته جعلوا رياضة  
تابعة لساكن الاعضاء في الرياضة

مثلاً ان كان رأسه يعتريه الدوار  
والصرع والانباب المواد الى  
الرقبة وكان كثيراً ما تصعد فيه  
بخارات الى الرأس والدماغ  
لم يوافقهم من الرياضة ما يطابق  
الراس ويدليه ولكن يجب  
ان يمالوا الى الارتياض بالمشي  
والاحضار والركوب وكل  
رياضة يتناول النصف الاسفل

وان كانت الافة الى جهة الرجل  
استعملوا الرياضات الفوقانية  
كالمشابة ورمي الا حجار  
ورفع الحجر  
اور اگر کوئی آفت ٹانگوں میں ہو، تو سرمایاضات  
فوقانیہ (بالائی اطراف کی ریاضتیں) استعمال کرنی  
چاہئیں؛ مثلاً مثلاً بلکہ (یعنی دو آدمیوں کا باہم گردن  
کا پکڑنا، اور پھر ہر ایک کا چھوٹ جانے کی کوشش کرنا)،  
پھر پھینکنا، اور پھر اوٹھانا +

وان كانت في ناحية الوسط  
كالطحال والكبد والمعدة والأمعاء  
وافقههم كلتا الرياضتين  
ان لم يمنع مانع  
اور اگر کوئی آفت بدن کے وسطانی حصے میں ہو،  
مثلاً طحال، کبد، معدہ، اور اسعاریں ہو، تو ایسی حالت  
میں دونوں قسم کی سرمایاضت طریفیہ (بالائی اطراف)  
اور زیرین اطراف کی ریاضتیں (مفید ثابت ہونگی، بشرطیکہ  
کوئی امر مانع نہ ہو +

واما ان كانت الافة في ناحية  
الصدرا فلا يوافقهم الا الرياضة  
السفلية  
لیکن اگر سینے کے حصے (ناحیہ صدر) میں کوئی آفت  
ہو، تو اس حالت میں محض سرمایاضت سفلیہ (زیرین اطراف)  
کی ریاضت (ریاضت تحتانیہ) ہی مفید ثابت ہوگی +

او كانت في الكلية والمثانة فلا  
يوافقهم الا الرياضة الفوقانية  
ولا سبيل لهم الى ان يدسجوا  
تلك الاعضاء في الرياضة ليقووها  
بها وهذا المشاخي بخلاف ما في  
سائر الاعضاء وبخلاف المتكهلين  
الذين يوافقهم اكثر مما يوافق  
المشاخي فان اولئك يجب ان يقووا  
الاعضاء الضعيفة بتدريجها  
في النوع من الرياضة التي توافقها  
وتليق بها  
علیٰ بذا اگر آفت گردہ اور مثانہ میں ہو، تو اس وقت  
محض سرمایاضت فوقانیہ ہی مفید پڑے گی +  
بڑھوں میں یہ امر کسی طرح ممکن نہیں ہے کہ ان ضعیف  
اور کمزور اعضا کی ریاضت کو بتدریج بڑھا کر قوی اور توانا  
کر سکیں (کیونکہ بڑھوں کے اعضا طبعاً اور قدرتاً ضعیف  
ہوا کرتے ہیں، ان میں اتنی مجال کہاں کہ موجودہ قوت میں  
ترقی دی جا سکے، اور ان کے نقص کی بڑھاپے میں تکمیل کی جا سکے  
بڑھاپے میں تو قوی روز بروز گھٹتے ہی چلے جاتے ہیں)، مگر  
یہ بات صرف بڑھاپے ہی میں ہے۔ دوسری عمروں اور  
ادھیڑوں میں یہ امر محال نہیں ہے۔ چنانچہ ادھیڑوں میں  
گزر زیادہ تروہی باتیں مفید ہیں، جو بڑھوں میں مفید ہوا کرتی  
ہیں (مثلاً مرطبات و سمنات)، لیکن اگر ان کے اعضا

ضعیفہ کی خصوص اور مناسب ریاضتوں کو بتدریج بڑھا کر  
ان کو قوی کرنے کی کوشش کی جائے، تو یہ بات رد و ردی  
چھوٹی عمروں کی طرح) ان میں بھی ممکن ہے +

رہے اعضائی ہر یضہ، تو گاتے ان کی ریاضت  
جائز رکھی جاتی ہے، اور گاتے اس کی اجازت نہیں دی  
جاتی، چنانچہ ریاضت کی مانعت اس وقت کی جانی ہے،  
جبکہ ان اعضاء کے امراض "حارہ" ہوتے ہیں، یا "بالسہ"  
یا اس وقت، جبکہ ان اعضاء میں کوئی ایسا مادہ پایا جاتا ہے  
جسکے متعفن ہوجانے کا خطرہ ہو، اور اس میں نفع نہ ہو۔

واما الاغضاء المریضۃ فر بما  
راضوها و ربما لم یصلو لہم  
فی ذلک اعنی اذا کان حارۃ  
و یا بسۃ و فیہا مادۃ یخاف  
ان تقیل الی العفونۃ و لیس بہا  
نفع

## تعلیم چارم

## التعلیم الرابع

اس تعلیم میں ایک ایک بدن کی تدبیر لکھی گئی ہے،  
جسکے مزاج بہتر نہ ہوں، اس میں پانچ فصلیں ہیں +

فی تدبیر بدن بد ثمن مزاجہ غیر  
فاضل و هو خمسۃ فصول

فصل اول منہ استصلاح المزاج  
الانزید حارۃ

مزاج حار کی اصلاح سے مراد یہاں اس مزاج کی اصلاح ہے، جس میں حرارت "اصلی مزاج" کے  
حفاظ سے زیادہ ہو، گیلانی +

نقول ان سوء المزاج الحار اما  
ان یكون مع اعتدال من المفعلاتین  
او مع غلبۃ بیوسۃ او رطوبة  
رے "سور مزاج حار مفرد" کہا جاتا ہے؛ اور گاہے  
اس کے ساتھ ہی بیوسۃ یا رطوبت کا غلبہ بھی ہوتا ہے (جسے  
"سور مزاج حار مرکب" کہا جاتا ہے) +

سوء مزاج حار گاہے اس قسم کا ہوتا ہے کہ  
دونوں کیفیت منفعلہ (رطوبت و بیوسۃ) میں کسی قسم کی  
زیادتی نہیں ہوتی ہے، بلکہ ان میں اعتدال ہوتا ہے

واذا اعتدل المنفعلتان عرفنا ان زیادۃ الحرارۃ الی حد لیست بمفرطۃ والا لحقت  
چنانچہ جب سور مزاج حار کے ساتھ دونوں کیفیت  
منفعلہ میں کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوتی، تو اس وقت ہم یہ  
سمجھتے ہیں کہ حرارت کی زیادتی ایک حد تک ہے، یعنی افراط  
کے ساتھ زیادتی نہیں ہے، ورنہ حرارت کی زیادتی کے  
ساتھ ہیوست کی زیادتی بھی ہو جاتی +

واما الحار مع البیوسۃ فیحوز ان یبقی هذا المزاج بحالہ مدۃ طویلۃ  
لیکن جب سور مزاج حار کے ساتھ ہیوست کا غلبہ  
بھی ہوتا ہے، تو اس صورت میں اس کا امکان ہے کہ  
اس قسم کا مزاج مدت دراز تک (حتی کہ مدۃ العمر تک) قائم  
ودائم رہے +

واما الحار مع الرطوبة فان اجتماعهما لا یطول فتارۃ تغلب الرطوبة الحرارة فتطفئها وتارۃ تغلب الحرارۃ الرطوبة فتجففها  
اسکے برعکس جب سور مزاج حار کے ساتھ رطوبت  
کا غلبہ بھی شریک ہوتا ہے، تو ان دونوں کا ایک ساتھ  
اجتماع لمبے عرصہ تک قائم نہیں رہا کرتا؛ بلکہ اگر کسی شخص  
میں رطوبت حرارت پر غالب ہوتی ہے۔ تو رطوبت  
حرارت کو بجھا دیا کرتی ہے (جس سے سور مزاج حار کا ازالہ  
خود بخود ہو جاتا ہے)، اور اگر کسی شخص میں حرارت رطوبت  
پر غالب ہوتی ہے، تو رطوبت کو دور کر کے ہیوست پیدا  
کر دیتی ہے (اور رطوبت کا قدرتا ازالہ ہو جاتا ہے) +

فان غلبت الرطوبة الحرارة فان صاحبها یصلح حالہ عند المسنۃ فی الشباب ویصیر معتدلا فیہما نادر الخط اخذت الرطوبة الغریبۃ تزداد والحرارة تنقص  
جن لوگوں میں رطوبت حرارت پر غالب ہوا کرتی ہے  
ان کی حالت مسنتی کے وقت — جوانی میں — بہتر ہو جاتا  
کرتی ہے، اور اس وقت ایسے لوگ حرارت و رطوبت  
میں معتدل ہو جایا کرتے ہیں۔ پھر جب ان لوگوں میں  
انحطاط کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے، تو رطوبت غریبہ  
بڑھنے، اور حرارت گھٹنے لگ جاتی ہے +

فقول ان جملة تدبیر حارۃ المزاج  
محصرة فی غرضین  
[اصلاح حرارت] گرم مزاج لوگوں کی جملہ تدابیر کے اغراض  
و مقاصد محض دو ہیں:

احل ہا ان یزاد ترادہم الی الاعتدال  
والثانی ان یستحفظ صحتہم علی  
ما ہی علیہ  
(۱) ان کو اعتدال کی طرف ٹوٹا کر لایا جائے +  
(۲) ان کی صحت جیسی موجود ہے، اس کو اسی حالت پر  
قائم رکھا جائے +

اما الاول فانما یتیسر للواد عین  
الملکین الموطنین انفسہم  
علی صبر طویل مدۃ سر جو عہم کر کے پابندی اور استقلال کے ساتھ کنارہ کش ہو جائیں، اور  
بالتدریج الی الاعتدال لان انکے نفس میں مدت طویل تک صبر و انتظار کرنے کی قدرت ہو،  
تدبیرہم من غیر تدبیر سچے کیونکہ ایسا مزاج اعتدال کی طرف ایک مدت میں (مناسب  
تدبیر کے بعد) بتدریج ہی لوٹ سکتا ہے۔ اس کے برعکس  
اگر اس کی تدبیر و اصلاح یک سخت کرنی پائیں، تو ایسے لوگ  
بیار ہو جایا کرتے ہیں (کیونکہ ایک ضد سے دوسرے ضد  
کی طرف یک سخت منتقل کر دینا، اور اس میں تدبیر  
و ہستگی کا خیال نہ کرنا گویا غیر معمولی جھٹک دینا اور طبیعت کو  
بے انتہا پریشان کرنا ہے) +

واما الثانی فانما یمکن تدبیرہم  
باغذیۃ تشاکل مزاجہم حتی  
تحفظ الصحۃ الموجودۃ لہم  
رہا دوسرا مقصد (یعنی موجودہ صحت کو قائم  
رکھنے کی کوشش کرنا)، تو اسکی صورت یہ ہے کہ انکو ایسی غذائیں  
کھلائی جائیں، جو ان کے مزاج کے مشابہ اور مشاکل ہوں، تاکہ  
ان کی موجودہ صحت محفوظ و برقرار رہ سکے (اور اسکی موجودہ  
حرارت مزاجیہ اصلہ بدستور اسی طرح باقی رہے) \*

قرشی نے اس اصول کی مخالفت میں لکھا ہے :

”ہیں اظہار حق میں کوئی شرم نہ کرنی چاہئے : ہم صاف صاف کہتے ہیں کہ یہ اصول باوجودیکہ شہرت  
عامہ رکھتا ہے، مگر یہ غلط ہے؛ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کے مزاج اعتدال سے خارج ہوتے ہیں، خواہ  
وہ مارہوں، یا بارہ، جب انہیں ان کے مزاج کے مطابق گرم یا سرد غذائیں دی جاتی ہیں، تو ان کے  
بدن میں حرارت یا برودت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تجربہ گواہ ہے کہ جوانوں کو، اور اسی طرح صغیر آدمی مزاج  
لوگوں کو، گرم چیزیں مضر پڑا کرتی ہیں، اور اس کے برعکس بلغمی مزاج، بارہ المزاج، اور بوڑھے ٹھنڈی

چیزوں سے تکلیف پاتے ہیں“ (ملخصاً) :

مذکورہ بالا اعتراض کو دور کرنے کے لئے گیلانی وغیرہ نے جو تاویل کی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”غذا“ سے مراد اس مقام پر غذا حقیقی اور غذا بالفعل ہے، نہ کہ باہر کے کھانے۔ روٹی، دال، گوشت وغیرہ۔۔۔ یعنی بیرونی غذائیں کیلوس، کیموس وغیرہ کی شکل اختیار کرنے اور مختلف ہضم و استخلاات کے مختلف مدارج طے کرنے کے بعد جب جزر عضو نہیں، تو اس وقت وہ اعضاء مغزیہ کے مزاج کے مناسب شکل میں اس طرز تاویل اور بیان سے صاف ظاہر ہے کہ عملاً اور تجرباً بات وہی صحیح ہے جو قرشی نے بتائی ہے، اور کیا یہی جاتا ہے کہ گرم مزاجوں کو ٹھنڈی غذائیں دیجاتی ہیں، اور ٹھنڈے مزاجوں کو گرم غذائیں۔ پھر اصول کے بیان کرتے وقت الفاظ و اصطلاحات صاف اور واضح کیوں نہ بولے جائیں، اور ایک صاف بات کو غلط اور چستان کیوں نہ بتایا جائے۔

فمن کان من حاسری المتراجہ پنا نچہ ان گرم مزاج لوگوں میں سے جو لوگ دونوں معتدل لانی المنفعلتین کا نوا ادنی کیفیت متعطلہ — رطوبت و بیہوشی — میں معتدل ہوں الی الصلحۃ فی ابتدا عا مرہم ہیں، وہ ابتدائی زمانہ میں (مثلاً بچپن کے زمانہ میں) صحت و کان مزاجہم اسرع لنبات سے زیادہ قریب رہا کرتے ہیں، اور دوسرے لوگوں اور اسنا نهم وشعورہم وکانوا دوسرے مزاجوں کے مقابلہ میں انکے دانت اور ان کے بال ذوی بیان ولسن وسرعة حتی جلد آگ آتے ہیں؛ نیز ایسے لوگوں میں قوت بیانی و طاقت فی المشی شماء اشبوا اضطراب گویائی اور جلد بازی خوب ہوتی ہے، حتی کہ چال ڈھال میں علیہما الحروزاد الیس وحدت بھی تیزی و سرعت کا مظاہرہ ہوا کرتا ہے۔ پھر ایسے لوگ لہم مزاج لذا ع وکثیر منہم جب جوانی کی عمر کو پہنچتے ہیں، تو اس وقت ان میں حرارت یتولد فیہ المراسکثیرا اور زیادہ ہو جاتی، اور بیہوشی بڑھ جاتی ہے، (جو پہلے معتدل تھی) اور ان کے مزاج میں حدت و حرارت لاحق ہو جاتی ہے، اور بیشتر لوگوں میں صفراء کی بکثرت پیدا ہونے لگتی ہے۔

وتدیرہم فی السن الاول ہو ایسے لوگوں کی تدبیر عمر کے ابتدائی زمانہ میں (بچپن میں) تدبیر المعتد لین فاذا انتقلوا لعلوا وہی ہونی چاہئے، جو معتدل مزاجوں کے لئے بنائی جاتی ہے الی تدبیر من یراد اس پھر جب یہ لوگ بچپن سے مستقل ہو کر جوانی کے عمر میں داخل



بولہ واستفراغ ہر اس راہ من المحمۃ التي ہوں۔ تو ان کی گذشتہ تدبیر کو بھی بدل دیا جائے، اور اربول  
تصیل ایما فاضو لہم من جہتی لاسہال کی تدبیر کی جائے، اور ان کے فضلات، اسہال یا تے کے دونوں  
ادالقی واذا الملقط الطبیعة بامالۃ راستوں میں سے جس راستہ کی طرف مائل ہوں، اسی راستہ  
الخلط الی الاستفراغ اعینت سے صفراء کے خارج کرنے کی کوشش کی جائے؛ اور اگر طبیعت  
بأشیاء خفیفة اما القی فممثل شرب (ضعف کی وجہ سے) ناکافی ہو، یعنی فلتا صفراء کو استفراغ کے  
الماء الحار الکثیر وحده او مع لئے خود اس نے مائل نہ کیا ہو، تو ہلکی چیزوں سے طبیعت کی  
النہید واما الاسہال فممثل اعانت کی جائے۔ چنانچہ اگر تے کراتی ہو تو بڑی مقدار میں  
البنفجہ المرئی والتمرا الہندی گرم پانی تنہا یا بنیذ کے ساتھ پلا دیا جائے، یا اسی قسم کی دوسری  
والشیرخشت والترنجبین چیز استعمال کی جائے۔ اور اگر دست لانے ہوں، تو مرہلے  
بنفشہ (گلقد بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ) تمر ہندی، شیرخشت اور  
ترنجبین جیسی چیزیں کھلائیں +

ویجب ان یخفف ریا ضہم یہ بھی ضروری ہے کہ ان لوگوں کی ریاضت میں کمی  
وان یغذوا بعداء حسن الکیوس کر دی جائے، اور ان کو جید الکیوس غذا میں کھلائی جائیں۔  
وربما وجب ان یثقلوا الاستحمام بعض اوقات ان لوگوں میں اس امر کی بھی ضرورت پیش آجایا  
فی الیوم ویجب ان یجتنبوا کل کرتی ہے کہ دن میں تین تین دفعہ حمام دہرایا جائے۔ انکے  
سبب مسخن لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہر قسم کے مسخن اسباب سے اجتناب  
رکھیں +

وان لم یورثہم الاستحمام عقیب الطعام اگر یہ لوگ کھانا کھانے کے بعد حمام کریں، اور اس سے  
تقلداً او قل فی ناحیۃ الکبد والبطن نادیہ جگر (ایلم جگر) اور ناحیہ شکم میں کسی قسم کا تناؤ یا بوجھ  
استعملوا علی آمن واما ان عرض شیئ نہ پیدا ہو، تو یہ بے خوف و خطر (غذا کے بعد) حمام استعمال  
من ذلک فعلیہم باستعمال المفتحات کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی بات پیدا ہو جایا کرتی  
مثل نقیع الا فستین ودواء انصاب ہو، تو ان کے لئے ضروری ہے کہ مفتحات استعمال کریں مثلاً  
والانیسون واللوز المر السکنجین و نعور فستین، دوارا الصبر، انیسون، بادام تلخ ہمراہ  
ان یقطعوا عن الاستحمام بعد الطعام سکنجین، اور غذا کے بعد حمام کرنے سے باز آجائیں +  
ویجب ان یسقوا ہذا المفتحات ان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان مفتحات کو پہلی غذا

بعد انھما الطعام الاول وقبل کے ہضم ہونے کے بعد، اور دوسری غذا کے کھانے سے پہلے  
 اخذہم الطعام الثاني بل فی وقت استعمال کریں؛ بلکہ ان مفتحات کا استعمال ایسے وقت میں  
 بینہم فیہ و بین الطعام الثاني کریں کہ اس کے اور دوسرے کھانے کے درمیان ایک کافی  
 فکرة مدّة و ذلك ما بین انتہام مرت اور وقفہ ہو، یعنی صبح کے وقت بیدار ہونے کے بعد اور  
 بالغدوات واستحماہم حمام کرنے سے پہلے +

وینبغی ان یدیموا التمریح بالدھن یہ بھی مناسب ہے کہ یہ لوگ روغن کے تریخ کی مادہ  
 ولیسقوا الشراب الابيض الرقیق کریں، اور شراب سفید رقیق پیائیں کہ ۱۰ ان کے لئے ٹھنڈا  
 وینفعہم الماء البارد پانی بھی مفید ہے +

واصحاب المزاج الحار الیسا بس رجب گرم خشک مزاج کے لوگ، تو ان کے لئے ابتدائی  
 فی اول الامر اولی بذلک کلمہ زمانہ میں (یعنی ظہور کے وقت) یہی تمام تدبیریں بدرجہ اولیٰ  
 مفید ہیں مثلاً اور اربول، استفراغ صفراء، تریخ، شراب  
 سفید اور ٹھنڈا پانی +

واما اصحاب المزاج الحار الرطب عاد رطب مزاج کے لوگ، چونکہ تعفن کا نشانہ بنے ہوئے  
 فہم معرض العفونة وانصاب لمواؤ میں، اور ان کے مختلف اعضا میں مواد کا انصباب ہوا کرتا  
 الی الاعضاء فلتنکس ریاضتہم ہے، اسلئے ان کی ریاضت اس قسم کی ہونی چاہئے کہ جربا و جود  
 کثیرۃ التحلیل لیسئلہ یسخت زیادہ تحلیل کرنے کے نرم ہو، تاکہ ریاضت کی وجہ سے  
 معتوق من حرکتہ تظہر فی الاخلط سخت نہ لاحق ہو؛ نیز یہ لوگ ایسے حرکات سے بھی اجتناب  
 تشویر رکھیں، جو اخلاط میں جوش و ہیجان کے باعث بن سکتے ہوں +

والکثر ما یجمل بان یجتنب الریاضۃ ریاضت سے بچنے کی زیادہ تر ضرورت انہیں لوگوں کو ہے  
 منهم من لم یعتدھا ولا صوبان جو ریاضت کے عادی نہ ہوں۔ ریاضت کا صحیح قرار دینا  
 یرتاضوا بعد الاستفراغ وان یستحموا یہی ہے کہ استفراغ کے بعد کیا جائے، اور حمام کا صحیح طریقہ  
 قبل طعام وان یعتوا بنفضل نفصول یہی ہے کہ کھانے سے قبل کیا جائے۔ نیز بہتر یہ ہے کہ بدن  
 کھایا و اذا خلوا فی الربیع احاطوا کے سارے فضلات کے خارج کرنے کی کوشش کی جائے۔  
 بانفصل ولا استفراغ یہ لوگ جب موسم ربیع میں داخل ہوں، تو احتیاطاً نفصل و  
 استفراغ کریں +

فصل الثانی فی استصلاح المزاج الا زید برودۃ فصل (۲) اوس مزاج کی اصلاح جس میں برودت زیادہ ہو

اصناف هؤلاء ایضاً ثلثة

ایسے لوگوں کی قسمیں بھی تین ہیں: ۱: سور مزاج بارش  
جسکے ساتھ کیفیت منقلعہ میں اعتدال ہو: ۲: سور مزاج  
بارد، جسکے ساتھ ہیوست بھی زیادہ ہو: ۳: سور مزاج  
بارد، جسکے ساتھ رطوبت بھی زیادہ ہو: ۴

فمن كان منهم معتدلاً المنفعلتين چنانچہ ان میں سے جو لوگ کے مزاج میں رطوبت و ہیوست اعتدالی  
معتدل ہو، ان کی تدبیر و اصلاح میں ہمارا یہ مقصد و  
ہونا چاہیے کہ مختلف ذرائع سے ان کی حرارت غریزیہ کو  
والیس و بلادہان المنخنة والمعاجین اُبھارا جائے؛ مثلاً ایسی غذائیں کھلائی جائیں جو باوجود  
الکبار ولا استفراغات الخاصة بالرطوبة گرم ہونے کے رطوبت و ہیوست میں معتدل ہوں، گرم  
ولا استحماء المحرقة والریاضات الصالحة روغنوں کی ماش کی جائے، بڑی بڑی (گرم) سبزیوں کھلائی  
فانهم وان كانوا معتدلی الرطوبة جائیں، رطوبات مخصوصہ (رطوبات بلغمیہ) کے لئے  
فی وقت فہم بعرض تولد الرطوبات استفراغات مخصوصہ استعمال کئے جائیں، حام مرطب  
فیہم ملکان البرد کرایا جائے، اور مناسب ریاضتیں استعمال کی جائیں؛

کیونکہ ایسے لوگ گو ایک وقت میں رطوبت کے لحاظ سے  
معتدل ہوتے ہیں، لیکن برودت کی موجودگی کی وجہ سے  
رطوبت بڑھ جانے کی ان میں پوری قابلیت ہوتی ہے۔

واما الذين بهم معدل لك یس وناں رہے وہ لوگ، جن میں باوجود برودت کے ہیوست  
تدیریم ہو بعینہ تدبیر المشاخر بھی ہو، تو ان کی تدبیر بعینہ بوڑھوں کی تدبیر کے مطابق ہو۔

شیخ نے تیسری قسم کو ترک کر دیا ہے، جس میں برودت کے ساتھ رطوبت بھی زیادہ ہوا کرتی ہے،  
کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ اس حالت میں بھی وہی تدبیریں مفید ہوں گی، جو قسم اول میں بتائی گئی ہیں، مثلاً استفراغات  
خاصہ، اغذیہ حارہ، ادیان مسخنة اور معاجین مذکورہ۔

الفصل الثانی فی بیان السجیة القبول للرضع فصل فی ایسے بدن کی تدبیر جو مرض کو جلد قبول کر لیتے ہیں

هو لا انما يستعدون لذلك اما لا متلا ثم فليعدل منهم كمية الاخطا  
لوگوں میں گاہے مرض کے بدل کرنے کی استعداد  
اس وجہ سے ہوتی ہے کہ ان کے بدن میں مواد کا امتلاء ہوتا  
ہے۔ ایسی حالت میں اخلاط کی مقدار کو کم کر کے اعتدال  
پر لانا چاہیے۔

واما لاخطا طنية فيهم فليعدل  
کیفیتها و یختار لهم من الاخذية  
ما یغذوا و اغذاء وسطا بین القلیل  
والکثیر  
اور گاہے اس وجہ سے ہوتی ہے کہ ان کے بدن  
میں کچے اور خام اخلاط پائے جاتے ہیں، ایسی صورت  
میں ان کی کیفیت کی تعدیل کرنی چاہیے، اور ان کے لئے  
ایسی غذا کی اختیار کرنی چاہئیں، جن میں قلیل و کثیر کے  
درمیان اوسط درجہ کا تغذیہ ہو۔

وتعدل كمية الاخطا ط هو تبعدیل  
مقدار الاغذاء و زیادة الریاضة  
والدلك قبل الاستحمام ان كانا  
معتادین وبالاخف منهما ان لم یكونا  
معتادین وان یوزع علیهم التغذیة  
ولا یحمل علیهم بہتمام الشبع  
مرة واحدة وان كان البدن  
منهم سهل التحرق معتاداً له عرق  
فی الاحیان  
مقدار اخلاط کو اعتدالی حالت پر لانے کی صورت  
یہ ہے کہ غذا کی مقدار میں اعتدال پیدا کیا جائے (مناسب  
طور پر کمی کی جائے)، حمام سے پہلے ریاضت اور مالش نوب  
کرائی جائے، بشرطیکہ ان کی عادت ہو، اور اگر ان کی  
عادت نہ ہو تو یہ دونوں چیزیں کمی کے ساتھ استعمال کی  
جائیں۔ نیز ایسے لوگوں میں یہ بھی ضروری ہے کہ غذا  
تھوڑی تھوڑی چند بار میں کھلائی جائے، یک نخت اُنکے  
پیٹ کو بھر کر انہیں بو جھل نہ کر دیا جائے، اگر ان کے بدن  
میں جلد پسینہ آجایا کرتا ہو، اور پسینہ نکلنے کی عادت ہو  
تو گاہ بگاہ پسینہ لانے کی کوشش کی جائے۔

وان لم یکن تاخیر غدا ثم یصب  
مرا را فی معدة اخیرا لی ما بعد کرتا ہو۔ تو بہتر ہے کہ غذا دیر میں کھلائی جائے، اور حمام  
لے گیلائی کہتے ہیں کہ شیخ نے اس مقام پر قانون میں حاشیہ لکھا ہے، جس کی عبارت حسب ذیل ہے: یہ ترجمہ  
اور اس باب (فصل) کے بیشتر الفاظ ابرہل سبکی کی کتاب "المیاتیہ" سے منقول ہیں۔

الاستحمام والا قد تم عليه والوقت کے بعد تک تاخیر کی جائے۔ ورنہ حمام سے پہلے کھلا دیا جائے  
المعتدل ان لم یکن مانعاً ہو اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو، تو کھانے کا مناسب وقت دن  
بعد السابعة من ساعات النهار کے بعد اور گھنٹوں (ساعات مستویہ) میں سے چوتھا گھنٹہ  
المستویہ وان اوجب انصاباً ہے۔ اور اگر تاخیر کی وجہ سے معدہ میں صغیر کا انصباب  
المراسی معدنہ ما قلنا من ہو جایا کرتا ہو۔ اور اس وجہ سے جلد ہی غذا کھلانے کی  
تقدیر الطعام ثم احسن بعلا ما ضرورت ہو جیسا کہ ہم نے اوپر بتایا ہے۔ پھر (جلد غذا  
سُدِّد فی الکبد عولج بالمفتحات کھلانے کی وجہ سے) سدد جگر کی ملائیں نمودار ہوں، تو  
المذکورۃ الملائمة طریحہ اس صورت میں مناسب مزاج مفتحات سے علاج کرنا  
چاہئے، جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

وان وجد لذلك ضرراً فی سراحہ اگر اس وجہ سے (حمام سے پہلے غذا کھانے کی وجہ  
تدارک کہ بالمشی سے) سر میں کسی قسم کی تکلیف محسوس ہو تو چل قدمی سے  
اس کا تدارک کر لینا چاہئے۔

وان فسد طعامہ فی المعدۃ فامحذ اگر غذا معدہ میں فاسد ہو جائے، اور خود بخود  
بنفسہ فذلك غنیمۃ والا فاحذر اس کا انحصار ہو جائے (بصورت دست خارج ہو جائے)  
یا لکمونی والتین المعجون بالقرطم تو اسے غنیمت سمجھنا چاہئے، ورنہ اس کے اخراج کی کوشش  
المدکورۃ صفتہ کرنی چاہئے؛ مثلاً معجون کوئی کھلانی چاہئے، یا معجون انجیر

وقرطم (دوار انجیر و قرطم) جس کا نسخہ گزر چکا ہے (جس میں  
دس حصے انجیر کے ہوتے ہیں، اور ایک حصہ مغز تخم قرطم)۔

ساعت (گھنٹہ) کی دو قسمیں ہیں: ساعت مستویہ اور ساعت معوجہ۔ اگر دن کو بارہ گھنٹہ میں تقسیم کر دیا

جائے، خواہ دن چھوٹا ہو یا بڑا، تو اس صورت میں ان گھنٹوں کو ساعات معوجہ کہتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس

قسم کے گھنٹے دن کے چھوٹے بڑے ہونے کے لحاظ سے کم و بیش چھوٹے بڑے ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً موسم سرما کے دن

چوکھوٹے ہوتے ہیں، اسلئے ایسے چھوٹے دن کے بارہ گھنٹے بھی چھوٹے ہی ہونگے، اور اسی طرح موسم گرما کے بڑے

دن کے بارہ گھنٹے بڑے۔ اور اگر مکمل ایک دن اور ایک رات کو ملا کر ان کو برابر برابر چوبیس گھنٹوں میں تقسیم

کر دیا جائے، تو اس وقت ان گھنٹوں کو ساعات مستویہ (ہموار گھنٹے) کہا جاتا ہے۔ یہ گھنٹے ہمیشہ در

ہر موسم میں یکساں اور برابر ہوا کرتے ہیں۔ ہماری گھڑیوں کے گھنٹے اسی دوسری قسم کے ہوا کرتے ہیں۔

## فصل (۴) لاغری کو فربہ بنانا

الفصل الرابع في تسمين القضييف

اقوى على الهزال كما سنبصفه  
يسى المزاج والما سار يفتا  
ويسى الهواء واذ يسى لما سار يفتا  
لم يقبل الغذاء وازداد اليبس  
والهزال

لاغری کے قوی ترین اسباب تین ہیں، جیسا کہ ہم (باب زینت میں) بیان کریں گے: سبب مزاج، سبب ماسار یقا، اور سبب ہوا۔ چنانچہ جب ماسار یقا میں سبب لاحق ہو جاتی ہے، تو یہ غذا کو قبول نہیں کرتا، اور خشکی و لاغری بڑھ جایا کرتی ہے +

ويجب ان يدلك قبل الحمام  
دلكا بين اللين والخشونة اللى  
ان يحمر الجلد ثم يصب الدلك  
شربلى بطلاء الزفت ثم  
يراض باعتدال ثم يستحم بلا  
البطء وينشف بعد ذلك بمناديل  
يابسة ثم يمرخ بدهن يسير  
ثم يتناول الغذاء اطوا فق

[علاج] لاغری کے علاج میں ضروری ہے کہ حمام سے پہلے اس قسم کی مالش کی جائے، جو لیونت اور خشونت کے درمیان اوسط درجہ کی ہو، اور جس سے جلد سرخ ہو جائے۔ پھر مالش شربلی بطلاء زفت ثم یراض باعتدال ثم یستحم بلا البطء وینشف بعد ذلک بمنادیل یابسة ثم یمرخ بدھن یریسیر ثم یتناول الغذاء اطوا فق

مناسب غذا رکھلائی جائے +

وان احتل سنه وفصله وعادته  
الماء البارد صبر على نفسه  
ومنته الدلك المقدم على  
استعمال طلاء الزفت هو ان  
لا يبتدى الا شفاخ في الذبول  
وهذا اقرب مما قلناه في  
تعظيم العضو الصغير وتمام  
القول فيه يوجد في كتاب الزينة من الكتاب الرابع

اگر عمر، موسم، اور عادت ٹھنڈے پانی کی متحمل ہو تو اس کے بدن پر ڈالا جائے +  
یہ بھی واضح رہے کہ طلاء زفت سے پہلے جو مالش کی جائے، بدنی استفاخ کے گھٹنے سے پہلے ہی اسے ختم کر دیا جائے (اور اس کے بعد حمام نہ کیا جائے، ورنہ حمام کرنے کی صورت میں صرف اس قدر کافی ہے کہ جلد سرخ ہو جائے جیسا کہ شیخ نے خود بتا دیا ہے) +  
اس فصل میں جو کچھ بتایا گیا ہے، یہ قریب قریب ہی تدابیر ہیں جو چھوٹے عضو کو بڑھانے میں بتائے گئے ہیں، اس بارے میں تفصیل کے ساتھ پوری گفتگو کتاب چہام کو باب زینت میں بھی آنے والی ہے +

## الفصل الخامس في تقصيف المسمين

## فصل (۵) قریہ کو لاغر بنانا

تدابیرہ (اسراع انخلاق الطعام من معدته وامعائه مثلاً یستوفی الجید اول مضمہا واستعمال الطعام الکثیر الکمیۃ القلیل التغذیۃ وموا ترک الاستحمام قبل الطعام والریاضۃ السریعۃ ولا دھان المحللۃ

اسکی تدبیر یہ ہے کہ اس قسم کی کوشش کریں، جس سے معدہ اور آنتوں کی غذا ر جلد (قبل از وقت) مندر ہو جایا کرے، تاکہ جد اول ماساریقا (اور عروق متصامہ) پوسے طور پر اجزاء غذائیہ کا امتصاص نہ کر سکیں (اور بہت سے اجزاء غذائیہ پانچخانہ کی راہ خارج ہو جایا کریں)۔ نیز ایسی غذائیں کھلائی جائیں، جو مقدار میں تو زیادہ ہوں، مگر ان میں تغذیہ کم ہو۔ علیٰ ہذا حمام کی پابندی کی جائے، جو غذا سے قبل (اور خلا معدہ میں) ہو۔ ریاضات سریعہ استعمال کی جائیں، اور ادھان محللہ لگائے جائیں۔

ومن المعاجین الاطریفل لصغیر ودواء اللک والتریاق وشرب الخحل مع المری علی الریق وما سذکرۃ فی مقالۃ الزینۃ

معاجین میں سے اطریفل صغیر، دواء اللک، اور تریاق کا استعمال کیا جائے، اور ہمار منہ سرکہ کا بجی کے ساتھ پیا جائے۔ ان کے علاوہ ان چیزوں کا بھی استعمال کیا جائے، جن کو ہم عنقریب "باب زینت" میں بیان کریں گے۔

## التعلیم الخامس

## تعلیم پنجم

فی الانتقالات وهو فصل مفرد وجلة

اس تعلیم میں انتقالات (بدن کا ایک حال سے دوسرے حال میں منتقل ہونے) کا ذکر ہے۔ اس میں ایک فصل اور ایک جملہ ہے۔

## فصل موسموں کی تدبیر اور ہوا کی اصلاح

## الفصل فی تدبیر الفضول واصلاح الهواء

موسمیں بیع کے ادائل ہی میں حسب ضرورت

اما الربیع فبیادہ فی اوائلہ

بالفصد والاسهال بحسب الواجب اور حسب عادت فصد یا مسهل لیا جائے، اور خصوصیت سے  
والعادة ویستعمل فیہ خصوصاً القی اس موسم میں قے کرائی جائے، گشت و شراب کے اقسام  
ویحجر کل ما یسجن ویرطب کثیرا میں سے ان ساری چیزوں کو چھوڑ دیا جائے، جو گرمی اور  
من اللحم والاشربة ویلطف الغذاء رطوبت زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ غذا کی مقدار میں کمی کر دینی  
ویرتاض بریاضة معتدلة فوق چاہئے اور درجہ صبح کی غذا میں بارہ ہونی چاہئیں، معتدل  
ریاضة الصیف ولا یتملا من الطعام ریاضت کرنی چاہئے، لیکن اس موسم کی ریاضت موسم  
بل یفرق گرمی کی ریاضت سے کچھ زیادہ ہی ہونی چاہئے، سٹے ہذا  
کھاتے وقت کھارگی پیٹ نہ بھر لیا جائے، بلکہ تھوڑا تھوڑا  
کر کے چند بار میں غذا کھائی جائے +

واستعمال الاشربة والربوب ایسے ٹھنڈے شربت اور ربوب استعمال کئے  
المطفئة وتجر الحارسة وكل حر و جائیں جو حرارت کو بجھانے والے ہوں، اور گرم مشروبات  
حرلیف ومالح اور ربوب سے اور ساری کر دی، حرلیف اور نمکین اشیا  
سے پرہیز کیا جائے +

واما فی الصیف فینقص من الاغذية موسم صیف میں غذا، شراب اور ریاضت کم  
والاشربة والریاضة ویلزم کر دی جائے، راحت و آرام اختیار کیا جائے، اور ایسی چیزیں  
الهد والدة والمطفئات والقی استعمال کی جائیں جو حرارت کو بجھانے والی ہوں (مطفیات)  
من امکنه ویلزم الظل والکن نیز قے کرائی جائے، بشرطیکہ قے ممکن اور آسان ہو۔ سایہ اور  
چھاؤں میں رہنے کی پابندی کریں، اور سایہ دار بند مکانات  
(مثلاً خانہ وغیرہ) میں سکونت رکھیں +

واما الخریف وخصوصاً فی الخریف موسم خریف میں خصوصیت کے ساتھ بہترین غذا ہیر  
المختلف الهواء فیلزم بعود التدبیر کی پابندی کرنی چاہئے، خصوصاً اس موسم خریف میں جس  
وتجر المطفئات کلها ویلزم الجماع میں مختلف طرح کی ہوائیں چلا کرتی ہوں۔ تمام مجفقات کو  
وشرب الماء البارد کثیراً و ترک کر دیا جائے، جماع سے پرہیز کیا جائے، اور بہت سرد  
صبہ علی الرأس پانی سے گریز رکھا جائے، نہ یہ پیا جائے، اور اسے سر پر  
ڈالا جائے +



والنوم فی الموضع البارد الذی  
یقشر فیہ البدن ویوقی برأسه  
لیلاً وغداً من البرد ولا ینام  
علی الا متلاء ولیتوق حر الظہائر  
وبرد الغدوات ولیمکن فیہ النواکہ  
الوقتیه والاستکثار منها ولا یستحم  
الا بماء فاتر

ایسی ٹھنڈی جگہ سونے سے اجتناب کیا جائے جہاں بدن  
کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہوں۔ سارے ہزارات کے وقت اور  
صبح کے وقت سر کو بھی ایسی سردی سے بچایا جائے۔ شکم سیری  
کی حالت میں سونے سے پرہیز کیا جائے۔ اس موسم میں دوپہر  
کی گرمی اور صبح کی سردی سے بھی بچنا چاہئے۔ اور اس زمانہ  
کے پھلوں (نواکہ وقتیہ) سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ یعنی زیادہ  
نہ کھانا چاہئے۔ اس زمانہ میں اگر حمام کرنا ہو تو محض نیم گرم  
پانی ہی سے حمام کرنا چاہئے۔

واذا استوی فیہ اللیل والنہار  
استفرغ لشد یثقی فی الشتاء  
فضول

جب اس موسم میں رات اور دن برابر ہونے لگیں،  
تو بدن کا استفرغ و تنقیہ کیا جائے، تاکہ جاڑوں میں فضول  
بدن کے اندر بند نہ ہو جائیں رکھ جن کا اس زمانہ میں نکالنا  
دشوار ہو۔

علی ان کثیرا من الابدان الا وفق  
لھا فی الخریف ان لا یشغل بتثویر  
الاخلاق و تحریکھا بل ھیکون  
تسکینھا اجدی علیھا

علاوہ ازیں بہت سے لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں  
جن کے لئے یہی مناسب ہوتا ہے، کہ موسم خریف میں انکے  
بدن کے اخلاط و مواد حرکت اور جوش میں نہ لائے جائیں  
(سہل وغیرہ نہ دیے جائیں) بلکہ مناسب یہی ہوتا ہے  
کہ انہیں سکون ہی میں رکھا جائے۔

وقد منعوا عن القئی فی الخریف  
لانہ یجلب الحمی  
واما الشرب فیجبان لیستعمل فیہما  
ھو کثیر المنار ھ من غیر اسلاف  
وا علمان کثرۃ المطر فی الخریف  
امان من شر

لوگوں نے موسم خریف میں قے کرنے سے منع کیا ہے  
کیونکہ اس سے بخار آ جاتا ہے۔

یہی شراب، تو موسم خریف میں مناسب یہ ہے کہ  
پانی بکثرت ملا کر پی جائے، لیکن اس کی کثرت نہ کی جائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ بارش کی کثرت موسم  
خریف کی مضر توں سے محفوظ رکھتی ہے۔

لیکن ہمارے ملک میں بارش کی کثرت امراض عفونت اور حمیات اجاسیہ کی کثرت کی باعث بن جاتی ہے۔  
لہذا یہ موسمی، مثلاً غب، ربیع، وغیرہ۔

واما فی الشتاء فلیکثر التعب ولیبسط  
 الغذاء الا ان یكون جنوبیا فیریحجب  
 ان یراد فی الریاضة ویقلل من الغذاء  
 ویجب ان یكون خطۃ خبز الشتاء اقوی  
 واشد تلززا من خطۃ خبز الصیف  
 وکذا القیاس فی اللحماء  
 والمشوی ونحوه  
 وان یكون بقوله مثل الکرنب السلق  
 والکرفس لا القطف والیمانیة  
 والحمقاء والهندباء  
 موسم شتاء میں محنت و مشقت خوب کرنی چاہئے  
 اور غذا بھی فراخ دلی سے کھانی چاہئے، لیکن اگر جنوبی ہوا  
 چلنے لگے تو اس وقت ریاضت میں زیادتی اور غذا میں کمی  
 کر دینی چاہئے۔ اس موسم میں ایسے گیہوں کی روٹی کھانی  
 چاہئے، جو موسم گرم کے گیہوں کی نسبت زیادہ سخت اور  
 قوی ہوں (اور اس کے آٹے میں بوج زیادہ ہو)۔ اسی  
 اصول پر گوشت اور کباب وغیرہ کو بھی قیاس کرنا چاہئے۔  
 اس موسم میں اگر سبزی کھانے کی ضرورت ہو، تو  
 گرم کھ، چقندر، اور کرفس جیسی چیزیں استعمال کر سکتے ہیں  
 نہ کہ بھوا، چولائی، خرفہ، اور کاسنی (کیونکہ یہ سب چیزیں  
 ٹھنڈی ہونے کی وجہ سے نامناسب ہیں)۔

وقلما یعرض لشيء من الابدان  
 المصححة مرض فی الشتاء فان عرض  
 فلیبادر بالعلاج والا استفراغ ان  
 اوجبه فانه لم یکن ليعرض فیها  
 مرض الا والسبب عظیم وخصوصا  
 ان کان حاراً الا ان الحرارة الغریزیه  
 وهی المدبرة تقوی جدّاً فی الشتاء  
 بما تسلم من التحلل وتجمع  
 بالاحتقان وجميع القوى الطبیعیة  
 تفعل افعالها مجودة  
 موسم شتاء میں ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ تندرست اور  
 صحیح بدن میں کوئی مرض نمودار ہو؛ لیکن اگر کوئی مرض پیدا  
 ہو جائے، تو جلد ہی اسکے علاج کی طرف توجہ کرنی چاہئے،  
 اور اگر ضرورت ہو، تو استفراغ میں بھی دریغ نہ کرنا  
 چاہئے۔ کیونکہ تا وقتیکہ کوئی بڑا سبب نہ ہو، اس  
 موسم میں کوئی مرض ہو ہی نہیں سکتا، علی الخصوص اس  
 وقت جبکہ وہ مرض گرم ہو؛ اسلئے کہ حرارت غریزیہ،  
 جس سے تدبیر بدن وابستہ ہے، چونکہ سردیوں میں تحلیل سے  
 بچی رہا کرتی ہے، اور برودت کے احتقان و احتباس  
 کی وجہ سے اکٹھی رہا کرتی ہے، اس وجہ سے موسم سرما میں  
 یہ بہت قوی ہوتی ہے، اور نہ صرف حرارت غریزیہ ہی  
 قوی ہوتی ہے، بلکہ سارے قوائے طبعیہ اپنے اپنے کام  
 اس موسم میں اچھی طرح انجام دیا کرتے ہیں۔

والبقراط یصلح فیہ الاسهال  
 بقراط اس موسم میں استفراغ کی صورتوں میں

دون الفصد ویکرہ القی فیہ ویستصوبہ فی الصیف لان  
الاخلاط فی الصیف طافیۃ  
وفی الشتاء مائلة الی السوب  
فلنقد بہ

دو نالقصہ ویکرہ القی فیہ سے اسہال کو پسند کرتا ہے، نہ کہ فصد کو؛ اور قے کو ہرما  
ویستصوبہ فی الصیف لان سمجھتا ہے؛ اسکی رائے ہے کہ قے کے لئے موسم گرما اچھا ہے  
الاخلاط فی الصیف طافیۃ کیونکہ موسم گرما میں اخلاط جوش و غلیان کی حالت میں رہتے  
ہیں (طافیۃ)، اور موسم سرما میں ان کا میلان رسوب  
اور تسفل کی طرف ہوتا ہے (یعنی موسم سرما میں مواد غلیظ  
دبا رہنے کی وجہ سے براہ قے نکلنے کے لئے زیادہ آمادہ  
نہیں رہتے، بلکہ نیچے بیٹھنے اور معار مستقیم کی طرف اترنے  
کے لئے زیادہ تیار رہتے ہیں)۔ چنانچہ ہمیں بھی اس بارہ  
میں بقراط ہی کی پیروی کرنی چاہئے۔

واما الهواء اذا فسد ووقی فیجب  
ان یتلقى بتجفیف البدن وتعدیل  
المسکن بالاشیاء التی تبرد و  
تطب بقوتھا وھو الا وجب  
فی الوباء او تسخن وتفعل ضد  
موجب فساد الهواء

دبا رہا اور فساد ہوا ہوا ہوا رجب بگڑ کر دبائی ہو جائے، تو اس  
وقت مناسب یہ ہے کہ بدنی رطوبات میں کمی پیدا کرنے  
کی کوشش کریں؛ نیز مسکن اور مقام رہائش کی تعدیل  
ایسی چیزوں سے کریں، جو بالقدہ بار درطب ہوں (مثلاً  
کافور، نہ کہ ایسی چیزوں سے جو بالفعل بار درطب ہوں)  
اور وہاں کے لئے ہی زیادہ مناسب ہے؛ یا ایسی  
چیزوں سے تعدیل کریں، جو مسخن اور گرم ہوں، اور فساد  
ہوا کے سبب کے خلاف عمل کریں۔

والروائح الطیبة انفع شئ فیہا  
وخصوصاً اذا سروعی فیہا مضادة  
المزاج

خوشبودار چیزیں و باد کے لئے بہترین ثابت  
ہوتی ہیں، علی الخصوص اُس وقت جبکہ ان میں دبائی مزاج  
کی مخالفت و مضادات کا بھی خیال رکھا جائے۔

وفی الوباء یجب ان یقلل الحاجة  
الی استنشاق الهواء اکثر و  
ذلك بالتودیع والترویح

و بار کے زمانہ میں اس قسم کی کوشش ہونی چاہئے،  
جس سے تنفس کی ضرورت زیادہ نہ پڑے، اور ہوا رکھنیچنے  
کی حاجت کم ہو جائے، جسکی صورت یہ ہے کہ سکون و راحت  
اختیار کی جائے (اور حرکت و ریاضت کے کاموں سے  
گریز کیا جائے)۔

و کثیرا ما یكون فساد الهواء من الارض  
فیجب ان یجلس علی الاسرة  
وتطلب المساكن العالیة حداء  
مخترقات السیاح

بسا اوقات فساد ہوا کا مرکز (اور مستوقد عفونت)  
زمین ہوا کرتی ہے، ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ  
بیٹھنے کے لئے تخت اور پلنگ استعمال کئے جائیں، اور  
رہائش کے لئے بلند مقامات انتخاب کئے جائیں، جہاں ہوا  
کا گذر کافی ہو۔

و کثیرا ما یكون مبداء الفساد من  
الهواء نفسه لما انتقل الیه من  
فساد اهویت مجاورۃ او لاسر  
سماوی خفی علی الناس کیفیتہ  
فیجب فی مثلہ ان یلتجأ الی لاسراب  
والی البیوت المحفوفة من  
جہاتھا بالجدران والمخادع

گاہے فساد کا مرکز خود ہوا ہوا کرتی ہے، بایں  
طور کہ دوسری آس پاس کی فاسد ہوائیں منتقل ہو کر یہاں  
آ جاتی ہیں (جو اجرام و بائیمہ پر مشتمل ہوتی ہیں)، یا کرتی  
ایسا آسمانی سبب باعث فساد ہوا کرتا ہے جس کی کیفیت  
و نوعیت لوگوں سے مخفی ہوتی ہے (اور موجودہ انسانی  
حواس ظاہرہ اس کی ادراک حقیقت سے عاجز ہوتے ہیں)  
ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ یہ خانوں میں قیام کریں  
یا ایسے مکانوں میں رہیں، جو چاروں طرف سے دیواروں  
کے ذریعہ گھرے ہوئے ہوں، یا مخادع میں رہیں (جو بڑے  
گھروں کے اندر چھوٹے محفوظ گھر ہوا کرتے ہیں)۔

واما الخیمرات المصلحة لعفونات  
الاهویۃ فالسعد والکندر والاس  
والورد والصندل  
واستعمال الخل فی الوباء امان  
من افاتہ

بخور ات (دھوئی) جن سے عفونت ہوا کی  
اصلاح ہو جاتی ہے، وہ سعد (مو تھا)، کندر (مورد)، گلسنج  
اور صندل ہیں۔

وسند کرنی الکتب الجزئیۃ تمۃ ما یجب  
ان یقال فی هذا الباب

وبار کے زمانہ میں سرکہ کا استعمال کرنا بھی و بار کی  
آفتوں سے ماموں و محفوظ رکھتا ہے۔

الحمد للہ فی تدبیر المسافرین  
وہی ثمانیۃ فصول

جن ہدایات کا اس موقع پر بتانا مناسب ہے  
ان کا باقی ماندہ حصہ ہم کتب جزئیہ میں لکھیں گے۔

**جلد: مسافروں کی تدبیر**

اس جلد میں آٹھ فصلیں ہیں (اگرچہ ان میں سے

پہلی فصل کا تدبیر مسافر سے کوئی علاقہ نہیں ہے۔

الفصل الاول فی تدبیر امراض فصل (۱) اَنَّ اعراض و علامات کا تدارک جو امراض کا  
تدبیر باہر امراض کا پتہ دیتے ہیں

یہ بڑی پیچیدگی اور گڑبڑ ہے کہ جملہ کی پہلی فصل میں تو ان عوارض کا تدارک بیان کیا گیا ہے جو  
مذکورہ میں ہیں، اور باقی سات فصلوں میں مسافرین کی تدبیر ہے، جس کے ساتھ ”جلد“ کا عنوان ہونا چاہیے  
ہے۔ اگرچہ بعض نسخوں میں ”جلد“ کے سامنے ”مسافروں کی تدبیر“ کا لفظ لکھا ہوا نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو تو بہتر ہے،  
اور اس وقت کوئی سوال ہی نہیں رہتا۔

من حدث به خفقان دالہ فلیدبر  
امراض کیلایموت فجأة  
اذا کثر الکابوس والدوار فلیدبر  
امراض باستفراغ الخلط الغلیظ  
لثلاثی عشر صاعاً فی لصرع والسکنة  
(۱) جس شخص کو ہمیشہ خفقان لاحق ہو کرے، اس کی  
تدبیر (نوراً) کرنی چاہیے؛ مبادا وہ اچانک مر جائے۔  
(۲) اگر کسی شخص میں مرض کا بوس اور دوار  
(دوران سر) کی زیادتی ہو، تو اس کی تدبیر و علاج کی طرف  
توجہ کرنی چاہیے اور اس مقصد کے لئے خلط غلیظ کا استفراغ  
کرنا چاہیے؛ تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مریض صرع یا سکنتہ میں  
 مبتلا ہو جائے۔

اذا کثر الاختلاج فی جمیع البدن  
فلیدبر امراض باستفراغ البلغم کیلا  
یقع صاحبہ فی التشنج والسکنة  
وکذلک ان طالت کدورت الحواس  
وضعت الحركات مع امتلاء  
(۳) جب سارے بدن میں اختلاج کی کثرت ہو تو  
استفراغ بلغم کے ذریعہ اس کی تدبیر کی جائے، تاکہ مریض  
تشنج اور سکنتہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔  
(۴) علیٰ ہذا اُس وقت بھی تشنج و سکنتہ کا اندیشہ ہے  
جسکے بدن میں امتلاء کے ساتھ ایک عرصہ تک عوارض میں تکدر اور  
حرکات میں ضعف رہے۔ (چنانچہ اس حالت میں بھی وہ ہی  
مذکورہ بالا تدبیر — استفراغ بلغم — مفید ہے)۔

اذا خلدت الاعضاء کلها کثیراً  
(۵) جب سارے اعضاء میں خدر کی کثرت ہو تو

لہ بیان اعراض سے ”اصطلاحی اعراض“ مراد نہیں ہیں۔ جو مرض کے تابع ہوتے اور اس کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں؛  
بلکہ یہاں محض حادث و آثار مراد ہیں، خواہ مرض سے پہلے ہوں، یا مرض کے بعد۔

فلید براہرہ باستفراغ البلمغ استفراغ بلمغ کے ذریعہ اسکا تدارک کیا جائے، تاکہ مریض کیلا یقع صاحبہ فی الفالج فالج میں مبتلا نہ ہو جائے +

اذا اخلج الوجه کثیراً فلید براہرہ (۶) جب چہرہ میں اختلاج کی کثرت ہو، تو تنقیہ بتقیۃ الدماغ کیلا یؤدی الی القوۃ دماغ کے ذریعہ اس کا تدارک کیا جائے؛ مبادا آخر میں لقوہ پیدا ہو جائے +

اذا احمر الوجه والعین کثیراً واخذت الدموع تسيل ونفس عن الضوء وكان صداع فلید براہرہ بالفصد والاسہال اس کی تدبیر کرنی چاہئے؛ مبادا مریض سرسام میں مبتلا ونحوہ کیلا یقع صاحبہ فی السرام ہو جائے (علیٰ انحصار اُس وقت جبکہ ان باتوں کے ساتھ قارورہ میں سفیدی (صفائی) اور بخار بھی ہو) +

اذا کثر الغم بلا سبب وکثر الخوف فلید براہرہ بالاستفراغ کی کثرت ہو، تو غلط محرق (سودا) کے استفراغ کے للخلط المحرق کیلا یقع صاحبہ ذریعہ اسکا تدارک کیا جائے؛ مبادا مریض النخولیا فی الما النخولیا مبتلا ہو جائے +

وايضاً فان الوجه اذا احمر وانتفخ وضرب الی کمودۃ ودام ذلك اندر بجذام ام (۹) جب چہرہ سرخ ہو جائے، پھول جائے، اور اس میں سیاہی سی آجائے، اور پھر یہ علامتیں قائم رہیں تو یہ جذام کی خبر دیتا ہے +

اذا ثقل البدن وکل ودترت العروق فلیفصد کیلا یعرض النفس اس عرق وسکتہ وموت فجأة (۱۰) جب بدن میں بوجھ اور کسلندی پیدا ہو جائے اور بدن کی رگیں اور بھراؤں، تو اس وقت فصد کرنی چاہئے؛ تاکہ رگوں میں اشتقاق نہ لاحق ہو، اور مریض سکتہ اور جانکام موت سے بچا رہے +

اذا فشا التجمی فی الوجه والایفجان والاطراف فلید اس حال الکبد جائے، تو اس وقت میں جگر (اور گردہ) کا تدارک کرنا چاہئے تاکہ استقار نہ پیدا ہو جائے +

اذا اشتد نفع البراءة بغير ازالة  
العفونة عن العروق لتلايق  
صاحب في الحميات وكلا لالة البول  
اشد في ذلك

(۱۲) جبکہ پانخانہ میں بدبو بڑھ جائے، تو عروق  
سے عفونت کے زائل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ وہ  
شخص بخاروں میں مبتلا نہ ہو جائے۔ رطلے ہذا اگر پیشاب  
میں عفونت بڑھ جائے، تو وہ بھی اسی قسم کی اطلاع دیتا ہے  
بلکہ (پیشاب کی اطلاع اس بارہ میں پانخانہ سے بڑھی ہوئی ہے +

واذ رأيت اعياء وتكسراً فاحذر  
حتى تكون

(۱۳) جب بدن میں ماندگی لاحق ہو جائے، اور  
اعضاء ٹوٹنے لگیں، تو خبردار ہو جاؤ کہ بخار ہونے والا  
ہے +

اذا سقطت شهوة الطعام  
نرادت دل على مرض

(۱۴) جب بھوک (بلا وجہ ظاہر عادت سے) کم  
ہو جائے، یا زیادہ ہو جائے، تو سمجھ لو کہ کوئی مرض لاحق  
ہونے والا ہے +

وبالجملة فان كل شئ اذا تغير عن  
عادته من شهوة او بلاء او بول  
او شهوة جماع او نوم او عرق  
او حكة بدن او حدة ذهن او طعم  
مذوق او عادة احتلام فصار  
اقل او اكثر او تغيرت كيفية  
اخذ بمرض

خلاصہ یہ ہے کہ جب کسی چیز میں عادت کے خلاف  
کوئی تغیر لاحق ہو جائے، خواہ بھوک ہو، براز ہو، قارورہ  
ہو، خواہش جماع ہو، نیند ہو، پسینہ ہو، بدن کی خارش  
او حكة بدن او حدة ذهن او طعم ہو، ذہن کی تیزی ہو، کسی چیز کا مزہ ہو، یا عادت خواب  
مذوق او عادة احتلام فصار ہو، یعنی ان چیزوں میں کسی قسم کی کمی یا زیادتی لاحق ہو جائے  
یا ان کی کیفیت میں (عادت کے خلاف) کسی قسم کی تبدیلی  
واقع ہو جائے، تو یہ مرض کی خبر دیتا ہے +

ولذلك العادات الغير الطبيعية  
مثل دم بوا سیر او طمت او قئ  
او عاف او عادة شهوة شئ  
كان فاسداً او غير فاسد  
فان العادة كالطبيعة ولذلك  
لا يترك الا الردى جداً منها  
ويترك بتدريج

اسی طرح غیر طبعی عادتوں میں رہا وجود غیر طبعی ہونے  
کے، اگر خلاف عادت تغیر واقع ہو جائے، تو یہ بھی مرض کی  
اطلاع دیتا ہے؛ مثلاً خون بوا سیر، استحاضہ، قئ، یا  
رعاف کی عادت میں تبدیلی واقع ہو جائے، یا کسی چیز کی  
عادت خواہش ہو، اور وہ بدل جائے، خواہ وہ چیز اچھی  
ہو، یا بُری دہر صورت میں علامتِ مرض ہے، اور یہ کہ  
بدن میں کوئی تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ جس سے خلاف عادت

تغیر پیدا ہو گیا ہے)۔ کیونکہ عادت بھی گویا طبیعت ہی ہے۔  
(بقول بعض عادت ”طبیعت ثانیہ“ ہے، یعنی عادت بھی  
بدن کے اندر ایک دوسری طبیعت ہے)۔ یہی وجہ ہے  
کہ عادت کو ترک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے، ہاں اگر  
کوئی نہایت بُری ہی عادت ہو تو خیر، اسے ترک کر دینی  
چاہئے۔ پھر اگر عادت بُری بھی ہو، تو بتدریج ہی چھوڑنے  
کی اجازت ہے (نہ کہ یک نخت اور دفعہ) +

وقد يدل امور جزئية على  
امور جزئية فان دوام الصلاح  
والشقيقة يندرس بالانتشار و  
نزول الماء في العين

(۱۵) گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض جزئی امور  
دوسرے جزئی امور کی خبر دیا کرتے ہیں (بعض چھوٹی باتوں  
سے دوسری چھوٹی باتیں معلوم ہو جایا کرتی ہیں)؛ چنانچہ  
دوسرا اور شقیقہ کا ہمیشہ رہنا اس بات کی اطلاع دیتا ہے  
کہ آنکھ میں انتشار اور نزول الماء پیدا ہونے والا ہے +

وتخيل العين قدام الوجه كالبق  
وغيره اذا ثبت ورسخ وجعل  
البصر يضعف معه اندرس  
بأنزول الماء في العين

(۱۶) منہ کے سامنے مجھ وغیرہ جیسی تشکوکا آنکھوں کے  
اندر محسوس ہونا (در انحالیکہ باہران کا کوئی وجود نہ ہو، جنکو  
خیالات کہا جاتا ہے) اس امر کی اطلاع دیتا ہے کہ آنکھ  
میں نزول الماء پیدا ہونے والا ہے؛ بشرطیکہ یہ شکایت  
عارضی نہ ہو، بلکہ قائم و دائم ہو جائے، اور اس کے ساتھ  
بینائی بھی کمزور ہو جائے +

والثقل والوخز في الجانبين  
اذا طال دل على علة في الكبد

(۱۷) دائیں پہلو میں اگر بوجھ اور چھین (ریشخ) دیکھو؛  
درو (ہو) اور یہ عرصہ تک قائم رہے، تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ  
جگر میں کوئی مرض ہے +

الثقل والتمد في أسفل الظهر

(۱۸) پشت کے زیر میں حصہ اور کولھے میں اگر درد

لہ اس ذیل میں شیخ نے جو شایں دی ہیں، ان کو شیخ نے ”جنئی امور“ (چھوٹی باتیں) مقابلہ کہا ہے  
کیونکہ ادبہر عادت کا ذکر آیا ہے، اور عادت کے متعلق اصول بتائے ہیں، جو نسبتاً اصول کلیہ ہیں +  
لہ انتشار؛ پتلی کا پھیل جانا +



والخاصرة مع تغير حال البول بوجہ، اور تناؤ ہو، اور اس کے ساتھ پیشاب کی معمولی حالت  
عن العادة ينذر بعلقة في الكلى میں بھی تغیر پیدا ہو گیا ہو، تو یہ اس امر کی اطلاع دیتا ہے کہ  
گردہ میں کوئی مرض پیدا ہونے والا ہے +

البراز العادم للصبر فوق (۱۹) پانچاں میں معمولی حالت کے خلاف رنگ کا نونا  
العادة ينذر بغير قان یرقان کی خبر دیتا ہے +

اذا طال حرق البول انذر (۲۰) اگر ایک مدت تک پیشاب میں سوزش اور جلن رہے  
بقصر يحدث في المثانة والقضيب تو یہ مثانہ اور قضیب میں قروح پیدا ہو جانے کی خبر دیتا ہے +  
الاسهال المحرق للمقعدة ينذر (۲۱) اسہال، جس سے پانچاں کے مقام میں سوزش  
بالسج پیدا ہو جائے، سچ اسعار کا اندیشہ بتاتا ہے +

سقوط الشهوة مع القئ والنفث (۲۲) اگر بھوک زائل ہو چکی ہو، اور اس کے ساتھ  
ووجع في الاطراف ينذر بالقولنج تے، نفخ، اور اطراف رہا تھ پاؤں میں درد کی شکایت ہو، تو  
یہ قولنج کی اطلاع دیتے ہیں +

الحكاك في المقعدة ان لم يكن (۲۳) پانچاں کے مقام میں خارش کا ہونا، بشرطیکہ  
دیدان صغار بھانڈا بالبو سیر ویاں صغار نہوں، بواسیر کی خبر دیتا ہے +  
كثرة خروج الدمايل والسلع ينذر (۲۴) دما میل اور سلمات (پھڑپھڑیوں اور رسیلیوں)  
بدلية كبدية تحدث کا بکثرت نکلنا اس بات کی خبر دیتا ہے کہ کوئی بڑا جرمیلہ پیدا  
ہونے والا ہے +

والقوباء ينذر بالبرص الاسود (۲۵) قوباء (داد) سے سیاہ برص کے پیدا ہو جانے  
والبلهق الابيض ينذر بالبرص الابيض کا اندیشہ ہے، اور سفید ہق سے سفید برص کا +  
گیلانہ کہتے ہیں کہ داد جب دیرینہ ہو جاتی ہے، اور جھلکے اترنے لگتے ہیں، تو یہی ”برص اسود“ کہلاتا ہے، اور  
ہق ابیض جب جگہ پکڑ لیتا اور گوشت میں گھس کر ہڈی تک پہنچ جاتا ہے، تو یہی ”برص ابیض“ ہو جاتا ہے +

الفصل الثاني قول کلی فی تدبیر المسافر فصل (۲) تدبیر مسافرین کے اصول کلی

ان المسافر قد ينقطع عن اشیاء چونکہ مسافرت کی حالت میں بعض اوقات ایسی چیزیں  
كان يتعهدا وهو في اهله ويصيبه چھوٹ جایا کرتی ہیں، جن کا مسافر اپنے گھر اور اپنے اہل و

تَعْبٌ وَوَصَبٌ فَيَجِبُ أَنْ يَحْرُسَ عِيَالٌ فِي مَعَادِيهِ أَوْ بِأَبْنَدِهِ أَوْ كَرْتَانِهِ، نِزْمٌ سَفَرَتِ فِيهِ عَلَى مَرَاغَاةٍ أَوْ نَفْسِهِ كَيْلًا رِيَاضَتِ وَمَشَقَّتِ أَوْ رِيحَانِ وَمَانَدُغِي لَاحِقِ هُوَاكَرْتِي هِي، اسلئے یَصِيبُهُ أَوْ مَرَاغَاةٍ كَثِيرَةً ضروری ہے کہ وہ حالت سفر میں اپنے جسمانی امور (جسمانی صحت) کا خاص خیال رکھے، تاکہ وہ مختلف امراض میں گرفتار ہونے سے محفوظ رہے +

وَكَثْرَ مَا يَجِبُ أَنْ يَتَعَهَّدَ بِهِ نَفْسَهُ أَنْ يَحْرُسَ فِيهِ سَبَبٌ سَبَبٌ زِيَادَةً جِسْمَانِيَةً خِيَالِ مَرَاغَاةٍ وَفَا مَرَاغَاةٍ مَسَافِرُ كَرْتَانِ جَائِزٌ، وَفَا مَرَاغَاةٍ وَرِيحَانِ هِي + فَيَجِبُ أَنْ يَصْلَحَ غِذَاؤُهُ وَيَجْعَلَهُ غِذَاءً خَاصًّا مَسَافِرُ كَرْتَانِ هِي كَرْتَانِ غِذَاءِ كَرْتَانِ مَصْلَحَةٍ وَتَذْيِيرًا جِيدَ الْجَوْهَرِ قَلِيلَ الْقَدَرِ غَيْرَ خَاصِّ خِيَالِ رَكْعَةٍ، جِيدَ الْجَوْهَرِ هَرِغِذَائِي كِهَائِي، جَنَكِي مَقْدَارِ كَثِيرٍ حَتَّى يَجُودَ مَعْضَمُهُ وَلَا يَجْتَمِعُ رِعَادَتِ سِي) كَمِ هِي هُوَ، زِيَادَةً هُوَ، تَاكَ يَهِي طَرَحِ مَعْضَمِ الْفَضُولِ فِي عَرِيقَةٍ هُوَ سَكِي، أَوْ عَرِيقِ فِي فَضْلَاتِ كَهْنِي هُوَ سَكِي +

وَيَجِبُ أَنْ لَا يَرْكَبَ مَمْتَلِيًا فِي فُسْدِ نِزْمِ مَسَافِرُ كَرْتَانِ لِيَهِي مَنَاسِبٌ هِي كَرْتَانِ مَعْدَةٍ طَعَامِهِ وَيَتَجَارِجُ إِلَى أَنْ يَشْرَبَ كِي مَالَتِ فِي سَوَارَتِهِ هُوَ سَفَرَتِ كَرْتَانِ، وَرَنَ اس سِي اس كِي الْمَاءِ فَيَزِدُ ادْتِخَافًا وَتَقَبُّقًا غِذَاءِ مَعْدَةٍ كِي اندر بگڑ جائے گی، نِزْمِ كِهَانَا كِهَائِي كِي وَجْهِ سِي وَيَكْتَضِبِلُ يَجِبُ أَنْ يُوْخِرَ الْغِذَاءَ اسے پانی پینے کی ضرورت پیش آئے گی، جس سے مَعْدَةٍ كِي إِلَى وَقْتِ النُّزُولِ أَلَا أَنْ يَسْتَدْعِيَهُ اندر تَخَفُّضُ اور تَقَبُّقُ اور بھی بڑھ جائے گا، اور اسے گرائی سَبَبِ مَا مَمَّا سَنَقُولُهُ بَعْدَ شَكْمِ لَاحِقِ هُوَ جَائِزٌ هِي۔ بَلَكِ مَنَاسِبٌ هِي هِي كِي مَسَافِرُ بِنِي مَنَزَلِ هُوَ بِنِجْنِي مَكِ غِذَاءِ كِي لِيَهِي مَبْرُودِ مَنَظَرِ كَرْتَانِ؛ ہاں اگر کوئی ایسا ہی سبب مجبور کرے، جسے ہم اسکے بعد (ابھی) بتائے

مَالِي هِي، تَوْخِيرُ مَجْبُورِ هِي هِي +

فَانْ لَمْ يَجِدْ بَدْلًا يَتَنَاوَلُ قَدْرًا قَلِيلًا عَلَى سَبِيلِ التَّاهُنِ وَجِيثِ خَاشَتِ) كِي مَعْضَمِ تَهْوِطِي سِي غِذَاءِ كِهَائِي جَائِزٌ، جس کے لَاجِوَجِهِ إِلَى شَرَبِ الْمَاءِ لِيَلَّا كِهَانِي سِي پانی پینے کی ضرورت پیش نہ آئے، خواہ رات لَهْ تَخَفُّضُ: بھری ہوئی شک و غیرہ کے ہلانے سے جو آواز نکلتی ہے، اسے خَضْخَضَةٌ کہتے ہیں + تَقَبُّقُ: مَرَحِي وَغَيْرِہ کے پانی اوڑھ لینے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، اسے "بَقْبَقَةٌ" کہتے ہیں +

کان سیرۃ او نہا سراً	کان سفر ہو، یاد ن کا +
و یجب ان ید بر اعیاء بما قیل	تھکان [تھکان] و ماندگی کی تدبیر و اصلاح کے لئے اُن قواعد و اصول کی پابندی کرنی چاہئے، جو "باب اعیاء" میں مذکور ہو چکے ہیں +
فی باب الاعیاء	
و یجب ان لا یسافر ممتلیاً من م	مسافر کے لئے کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ امتلا
او غیرہ بل ینقی بد نہ ثمریافر	خون و غیرہ کی حالت میں سفر کرے، بلکہ ضروری یہ ہے کہ پہلے اپنے بدن کا تنقیہ کر لے، اس کے بعد سفر کا قصد کرے +
وان کان متخماً جاع و نام و حلل	اگر کوئی شخص تخمہ اور فساد ہضم میں گرفتار ہو، تو اُسے چاہئے کہ پہلے فاذ کرے، سوئے (نیند سے ہضم میں امداد لے)، اور تخمہ کو تحلیل کر لے، اس کے بعد قصد سفر کرے +
التخمہ ثمریافر	
ومن الواجب علی المسافر ان	مسافر کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ (سفر سے پہلے) بتدریج ریاضت کو عادت سے زیادہ بڑھالے (تا کہ اس کے بدن میں تھکان و مشقت کی برداشت بڑھ جائے)؛ اور اگر اُسے یہ خیال پیش نظر ہو کہ اثنائے سفر میں بیداری کی تکلیف پیش آئے گی، تو اُسے چاہئے کہ بتدریج جاگنے کی عادت ڈال لے +
و کذلک ان کان یخمن انہ	اسی طرح اگر مسافر کو یہ گمان اور خیال ہو کہ اثنائے سفر میں بھوکا پیاسا بننا پڑے گا، یا اس کے علاوہ کوئی اور صورت پیش آئے گی، تو اُسے چاہئے کہ پہلے ہی سے ان باتوں کی عادت ڈال لے +
سیر عرض له جوع او عطش او غیر	
ذلک فیجب ان یعتادہ	
ولیتعود من الغذاء الذی یرید	یہ بھی اچھا ہے کہ سفر میں جس قسم کی غذا کھانے کا ارادہ ہو، اُس کے کھانے کی عادت پہلے ہی سے ڈالی جائے +
ان یغتذی بہ فی سفرہ ویجعل	لیکن غذا و مسافرت میں ایسی اختیار کرنی چاہئے، جو قلیل و نقد ہو
غذاء قلیل الکثیر التغذیۃ	ہونے کے باوجود کثیر غذا ہو، علیٰ ہذا حالت مسافرت میں سبزیوں کو، میوہ جات کو، اور اُن ساری چیزوں کو
ولیحجر البقول والفواکہ و کل ما	
یولد خلطاً نیاً الا لضرورۃ	

یعالجہ بہ کماخذ دہ فیما  
یستقبل

ترک کر دینا چاہئے، جن سے کچے اخلاط پیدا ہو سکیں، استعمال ہو؛ ہاں اگر ان میں سے کوئی چیز ضرورۃً بغرض علاج و اصلاح استعمال کیا جائے، تو کوئی مضائقہ نہیں، جیسا کہ ہم آگے چکر اس کے حدود و شرائط بتائیں گے +

وربما اضطرب المسافر الى ان  
یتھیا له الصبر علی الجوع والے  
ان یقل منه الشهوة ومما یعینہ  
علی ذلک الاطعمة المتخذة من  
الکباد المشویة ونحوها وربما  
اتخذ منها کباب مع لزوجات و  
شحم مذاہبہ قویۃ ولوز ودھن  
لوز واشحم مثل شحم البقر  
فاذا تناول منها واحدة صبر  
علی الجوع زمانا لا قدر

گاہے مسافر کو اس امر کی ضرورت پیش آتی ہے کہ پہلے سے بھوک برداشت کرنے اور فاقہ مرنے کے لئے تیار رہے، اور یہ کہ اُس کی بھوک ہی کم ہو جائے، (اور فاقہ کرنے کا عادی ہو جائے)، چنانچہ اس مقصد کے لئے وہ غذائیں مفید اور عادی ہوتی ہیں، جو بھنی ہوئی کلیجیوں اور اسی قسم کی چیزوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اور گاہے ان کلیجیوں کے کباب بنائے جاتے ہیں، جن کے اندر لزوجات، بھٹی ہوئی تومی (دیر ہضم) چربیاں، بادام، روغن بادام، اور گائے وغیرہ کی چربیاں ڈالی جاتی ہیں۔ اس کباب کا جب ایک ٹکڑا (پارچہ) کھا لیا جاتا ہے، تو کافی مدت تک بھوک نہیں لگتی +

وقیل لو ان انسانا شرب رطلًا من  
دھن البنفسج وقد اذاب فیہ شیئا  
من الشمع حتی صار قیرو طیال  
لیشتہ الطعام عشرة ايام

بعض لوگوں نے بتایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک رطل (تقریباً آدھ سیر) روغن بنفشہ پی لے، جس میں کسی قدر موم گھلا کر شامل کر دیا گیا ہو، جس سے دونوں چیزیں قیرو طلی جیسی بن گئی ہوں، تو اس سے دس روز تک بھوک نہیں لگتی +

وکذلک ربما احتاجوا الى ان یتھیا لهم  
الصبر علی العطش فیجب ان یكون معهم  
الادویۃ المسکنۃ للعطش الّتی  
نذكرها فی الکتاب الثالث فی باب  
العطش وخصوصا بنزل بقلة الحمقاء

اسی طرح بعض اوقات مسافر کو پیاس برداشت کرنے کی تیاری کرنی پڑتی ہے، اس لئے مناسب ہے کہ مسافر اپنے ساتھ مسکن عطش دوائیں رکھے، جنہیں ہم باب عطش، کتاب دوم، میں بتائیں گے، علی الخصوص تخم خرفہ جو سرکہ کے ساتھ بقدرین دسہم رتقربیا دس گیاہہ مشہور استعمال کیا جائے اسی طرح اعلیٰ

لہ لزوجات۔ بیدار چیزیں +

<p>یُشْرَبُ مِنْهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ بِالْحَلِّ وَيُجْرَى الْغَلَاظِيَةُ الْمَعْطَشَةُ مِثْلَ السَّهْلِ وَالْكَبَرُ وَالْمَلْحَمَاتُ وَالْحَلَاوَاتُ وَ يَقْلُ الْكَلَامُ وَيَرْفُقُ بِالسَّيْرِ</p>	<p>اور آلو بخارا کا سنہ میں رکھنا بھی پیاس کے لئے مفید ہے) + نیز حالت سفر میں ایسی غذائیں ترک کر دی جائیں، جو پیاس لگانے والی ہیں مثلاً پھلیاں، کبر، مصلحات (مثلاً سوکھایا ہوا نمکین گوشت، اور نمک لگائی ہوئی پھلیاں) اور ٹٹھائیاں۔ علیٰ ہذا سفر میں باتیں کم کی جائیں، اور سفر کی عجلت اور تیزی کم کر دی جائے کیونکہ ان دونوں باتوں سے پیاس کی شدت بڑھ جاتی ہے) +</p>
<p>وَإِذَا شَرِبَ الْمَاءَ بِالْحَلِّ كَانَ الْقَلِيلُ مِنَ الْمَاءِ كَافِيًا فِي تَسْكِينِ الْعَطَشِ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ مَاءٌ كَثِيرٌ</p>	<p>جہاں زیادہ پانی میسر نہ ہو، وہاں اگر پانی کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کیا جائے تو تھوڑا سا پانی بھی پیاس بجھانے کے لئے کافی ثابت ہوا کرتا ہے +</p>
<p>الْفَصْلُ الثَّلَاثُ فِي تَوَقُّعِ الْحَرِّ فِي السَّفَرِ وَتَدْبِيرِ مَنْ يَسَافِرُ فِيهِ</p>	<p>فصل (۳) سفر میں گرمی سے بچنا اور گرمی میں سفر کرنے والوں کے اصول و ہدایات</p>
<p>هُوَ لَا عَالِيًا إِذَا الْمَرِيدُ بَرَّ وَأَنْفُسُهُمْ تَادِي بَعْضُهُمُ الْآخَرَ فِي إِخْرَاجِهِ إِلَى أَنْ يَضْعُفُوا وَيَتَحَلَّلُوا أَوْ هُمْ حَتَّى لَا يُمْكِنُهُمْ أَنْ يَتَكَوَّنُوا وَيَغْلِبَ عَلَيْهِمُ الْعَطَشُ</p>	<p>گرمی میں سفر کرنے والوں کو چاہئے کہ رات کو چلا کریں، اور دن کو آرام کیا کریں؛ بلند مقامات میں منزل کیا کریں؛ ٹھنڈی غذائیں کھایا کریں؛ اور ٹھنڈے لباس پہنا کریں۔ آبی و گیلانی + گرمی میں سفر کرنے والے لوگ جب اپنے جسم و جان کی تدبیر و اصلاح کا خیال نہیں کرتے ہیں، تو انجام کار ضعیف و ناتواں ہو جاتے، اور ان کی قوتیں اس درجہ نڈھال ہو جاتی ہیں کہ ان کے لئے نقل و حرکت بھی دوبھر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح (کثرت تحلیل کی وجہ سے) ان میں پیاس کا غلبہ ہو جاتا ہے +</p>
<p>وَرَبَّمَا اضْطَرَّتِ الشَّمْسُ بِأَدْمَعَتِهِمْ وَلِذَا لَيْسَ يَجِبُ أَنْ يَحْصُوا عَلَى سِتْرِ الرَّأْسِ عَنِ الشَّمْسِ سِتْرًا مُشَدِّدًا</p>	<p>نکاح ہے دھوپ کی وجہ سے انکے دماغوں میں مضرت لاحق ہو جاتی ہے۔ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ دھوپ سے سر کو اچھی طرح چھپا کر محفوظ کر لیا جائے +</p>
<p>وَكُنْ لَكَ يَجِبُ أَنْ يَحْفَظَ الْمَسَافِرُ مِنْهَا صَدْرُهُ وَيَطْلِيهِ بِمِثْلِ لَعَابِ</p>	<p>علیٰ ہذا مسافر کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دھوپ سے سینے کی بھی حفاظت کرے، اور اس پر لعاب اسپنخول، اور</p>

بذر قطنونا وعصارۃ بقلۃ الحماۃ  
 والمسا فرون فی الحر بما احتاجوا  
 انی شیخ یتنا ولونہ قبل السیر مثل  
 سولق الشعیر وشراب الفواکہ  
 وغیر ذلک فانہما ذاکبو ولا  
 شیء فی احشائہما بالغ التحلیل  
 فی اضعا فہما ذاک یکن لہ فیہم  
 بدل فیجب ان یتنا ولو اما ذکرنا  
 شیئا ثم یلبثوا حتے یخدر عن المعد  
 ولا یتخضع

آب خردہ جیسی (ٹھنڈی) چیزیں لگاتار ہے +  
 گرمی میں سفر کرنے والوں کے لئے بعض اوقات اس  
 امر کی ضرورت ہوا کرتی ہے کہ وہ روانگی سے پہلے جو کاسترو،  
 شربت نواکہ، یا اسی قسم کی کوئی دوسری (ٹھنڈی) چیز کھاپانی  
 لیا کریں۔ کیونکہ ایسی حالت میں اگر سفر کیا جائیگا، جبکہ اشتہار  
 (اور معدہ) میں کوئی چیز موجود نہ ہو، تو بدل یا تحلیل نہ ہونے  
 کی وجہ سے اس وقت کا تحلیل انتہائی ضعیف کا موجب  
 ہو جائیگا۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ جو چیزیں ہم نے  
 ان میں سے کچھ نہ کچھ کھا لیا جائے۔ پھر انکے  
 کھانے کے بعد اتنا صبر کیا جائے کہ یہ چیزیں معدہ سے نمودر  
 ہو جائیں (معدہ سے منہضم ہو کر امعاء میں اتر جائیں)، اور  
 تخفیف کی باعث نہ بنیں (ورنہ معدہ کے اندر غذا فاسد  
 ہو جائیگی) +

ویجب ان یصحیہم فی الطريق دھن  
 الورد والبنفسج یتعلون منها  
 ساعة بعد ساعة علی هاماتہم  
 وکتیر ممن یصیبہ افة من السف  
 فی الحر لعود الی حالہ لبساحتہ فی ماء  
 بارد وکن الا صوب ان لا یتعجل  
 بل یصبر سیراً ثم یتدرج  
 الیہ

مسافریں کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ اپنے ساتھ  
 راستہ میں روغن گل اور روغن بنفشہ رکھیں، اور گھنٹہ گھنٹہ  
 کے بعد اپنے سر پر ڈالتے رہیں +  
 بہترے لوگ ایسے بھی ہیں، جو گرمی میں سفر کرنے  
 سے کسی آفت (مثلاً ضعیف مغرط) میں مبتلا ہو جاتے ہیں، پھر  
 جب یہ ٹھنڈے پانی میں داخل ہو کر تیرتے ہیں (ٹھنڈے  
 پانی میں اتر کر غسل کرتے ہیں) تو اپنی اصلی حالت پر لوٹ  
 آتے ہیں۔ لیکن ایسی حالت میں عجلت کرنا اور شدت گرمی کی  
 حالت میں یک نخت ٹھنڈے پانی کے اندر داخل ہو جانا بہتر  
 نہیں ہے؛ بلکہ بہتر یہ ہے کہ تھوڑا صبر کریں، اور پھر یہ اطمینان  
 پانی میں اتریں +

ومن خاف السہوم فالواجب علیہ [سکرم (گو)] جن لوگوں کو وہ لگنے کا اندیشہ ہو، انہیں چاہئے کہ

ان لعصب مخزرة وضمہ بغامة ولاثام اپنی ناک اور منہ کو ڈھاسے (غمامہ و لثام) سے اچھی طرح باندھ  
و یصبر علی المشقة فیہ و لیبتدأ مر دیں، اور اس بندش سے جو تکلیف اور کھن ہو، اسے برداشت  
قبلہ بالکل لبصل فی الدوغ وخصوصاً کریں۔ (بنظر احتیاط) پیہ ہی سے چھا چھ کے ساتھ پیاز کھالیں  
اذا کان البصل مرابی فیہ او منقوعاً (کیونکہ پیاز بالخاصہ لوہ کی مضریت کی داغ ہے)؛ علی الخصوص وہ  
فیہ لیلة یا کل البصل یتحسلی لدوغ پیاز جسے چھا چھ میں پروردہ کیا گیا ہو (اور چھا چھ میں پروردہ کرنے  
و یجبان یكون البصل قبل الالقاء کے لئے یہ ہیں کہ اسے چھا چھ میں ڈال کر چند روز تک چھوڑ دیا گیا ہو)  
فی الدوغ بصلاً قوی التقطیع یا وہ پیاز جسے چھا چھ میں ایک رات بھگو یا گیا ہو۔ پیاز کھالی  
جائے، اور چھا چھ پی لی جائے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ چھا چھ  
میں ڈالنے سے پہلے پیاز کو اچھی طرح باریک کر لیا جائے +

ولیکن التثشق بدھن اللوز و دھن ان کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ روغن بادام اور روغن  
حب القراع و لیتحس دھن حب القراع تخم کدوناک میں بطور نشوق استعمال کریں، اور روغن تخم  
فانہ مما یدفع مضرۃ السموم کدو پیس؛ کیونکہ لوہ کی جن مضر قوتوں کا پیش از وقت اندیشہ  
المتوقعة ہو سکتا ہے، روغن تخم کدو ان کو دور کر دیا کرتا ہے +

فاذا اضر بئ السموم سکب علی جب کسی شخص کو لوہ لگ جائے، تو اس کے ہاتھ پاؤں  
اطرافہ ماءً بارداً و غسل بہ پر ٹھنڈا پانی ڈالا جائے، ٹھنڈے پانی سے اس کا منہ دھویا  
وجہہ و یجعل غذاؤہ من البقول جائے۔ غذا میں اسے ٹھنڈی سبزیوں (مثلاً کاہو، لکڑی،  
الباردة و یضع علی رأسہ الادھان کھیر، کاسنی، کدو، پالک وغیرہ) دی جائیں۔ سر پر ٹھنڈے  
الباردة مثل دھن الورد و الخلف تیل، مثلاً روغن گل، روغن بید سادہ، اور ٹھنڈے عصارات،  
والعصارات الہ، سارۃ مثل عصارت حی العالم ثم یغسل وہ کے اثر میں سکین ہو جائے، تو ٹھنڈے پانی سے غسل  
کرایا جائے +

ولیکن راجعاً، السموم المالحہ ینفعہ وہ کامریض جماع (اور حمام) سے پرہیز رکھے۔ جب  
اذا سکن ماد، والشراب الحمر و جہ وہ کا اثر دور ہو جائے، تو اس وقت نمکین چھلی بھی اس کے  
ینفعہ ایضاً لئے نافع ہے۔ علی ہذا شراب ممزوج بھی اسکے لئے مفید ہے +

لغمامہ اور لثام منہ کے نقاب کو کہتے ہیں، جس کا ترجمہ ڈھانکنا کیا گیا ہے +

واللبن من اجود الغذاء له ان لم  
لیکن بہ حمی فان کان بہ حمی لیست بشرطیکہ وہ بخاریں مبتلا نہ ہو۔ لیکن اگر وہ بخاریں مبتلا ہو،  
من الحمیات العفنة بل الیومیة اور وہ بخاریں حیاتِ عفنة کے قبیلے سے نہ ہو، بلکہ حمیِ یومیہ ہو، تو  
استعمل الدوغ الحامض اُسے ترش چھا چھ استعمال کرنا چاہئے +

واذا عطش على السموم رَجَّحْ بِالْمُضْمَةِ  
لوہ کی حالت میں جب پیاس لگے، تو محض کلیاں کہہ  
ولم یشرَب رَیَّہُ فانہ یموت پیاس کو دور کرنے کی کوشش کی جائے، اور سیر ہو کر پانی نہ  
على امکان بل یجب ان یجتزئ پیاس جائے، ورنہ فوراً ہلاکت واقع ہوگی۔ بلکہ یہی ضروری ہے  
بالمضمضة وان لم یجد بداً من ان کہ لوہ کی حالت میں محض کلیاں کی جائیں، اور اگر پانی پئے  
یشرَب شرب جرعة بعد جرعة بغیر چارہ نہ ہو، تو ایک ایک گھونٹ (تھوڑی تھوڑی دیر کے  
فانہ اذا سکن ما بہ وسکن الهاجئ بعد) پیاس جائے۔ پھر جب لوہ کا اثر کم ہو جائے، اور پیاس کی  
من عطشه شرب شدت جاتی رہے، تو اس وقت اچھی طرح پانی پیئے +

وان بدأ الا قبل شربه فشرَبْهُنْ راد اگر پانی پینے سے پہلے روغن گل اور پانی ملا کر پیاس جائے  
وماء ممتوجین ثم شرب الماء کان اصوب اس کے بعد سادہ پانی پیاس جائے، تو بہتر ہے +

وبالجملة فان مضرب البحر یجلب ان یجعل مجلسه خلاصہ یہ ہے کہ جس شخص کو لوہ مار جائے (مضروب)  
موضعاً بارداً ویغسل رجله بالماء البارد الحار، اُسے چاہئے کہ ٹھنڈے مقام میں قیام کرے، ٹھنڈے  
وان کان عطشان سقى الماء البارد قليلاً پانی سے اپنے پاؤں دھوئے، اور اگر پیاس لگے، تو ٹھنڈا پانی  
ویتغذى بغذاء سریع الاضمحاض تھوڑا تھوڑا پیئے، اور کوئی زود ہضم غذا کھائے +

ہارے ملک میں لوہ کے لئے کچے آم کو بھلے کراس کا شربت پلایا جاتا ہے، اور اسے نہایت مفید و  
محبوب سمجھا جاتا ہے +

الفصل الرابع فی تدبیر من یسافر  
فصل (۴) سردی اور خشکی (یا پالے) میں سفر  
کرنے والوں کے اصول و ہدایات

اعلم ان السفر فی البرد الشدید سخت سردی میں سفر کرنا در علی العموم سخت خطرناک  
عظیم الخطر مع الاستظہا سر ثابت ہوا کرتا ہے، خواہ سامان سفر کے ذریعہ سردی سے  
بالعدو الا کتب فکیف مع ترک بچاؤ کے کا قبل از وقت خیال بھی کیا جائے۔ چہ جائیکہ



الاستظہار فکم من مسافر متدنثر پہلے سے اس قسم کی احتیاط ہی نہ برتی جائے اور سامان سفر  
 بکل ما یمكن قد قتلہ البرد کی طرف سے غفلت برتی جائے۔ چنانچہ نہ معلوم کتنے مسافر  
 والد مق بتشیخ و بکن اسرا و پر اس قسم کا واقعہ گزر چکا ہے کہ حالت سفر میں ہر ممکن صورت سے  
 جمود اور سکتہ و یسوت موت انھوں نے اپنے آپ کو کپڑوں میں لپیٹا اور گرم رکھنے کی کوشش  
 من شرب الافیون والیسراج کی، مگر ٹھنڈ اور بریفیلی ہوا نے تیج، کراڑ، جمود اور سکتہ کے  
 فان لم یبلغ حالہما فی الصوت ذریعہ ان کو ہلاک کر دیا، اور ان کی موت افیون اور بیسراج کھا  
 فکثیرا ما یقعون فی الجوع المسمی جانے والوں کی سی ہوئی۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ لوگ موت  
 بولیہوس وقد ذکرنا ما یجب کی گھاٹ تک نہ پہنچ سکے، تو بیشریہ لوگ جوع بولیہوس (مرض  
 ان یعمل فیہ وفي الامراض الاخری بولیہوس) میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ اگر یہ مرض پیدا ہو جائے، یا  
 برودت کی وجہ سے دوسرے امراض لاحق ہو جائیں، تو ایسی  
 فی موضعہ صورت میں کیا کرنا چاہئے؟ اسے ہم نے اپنی جگہ پر بیان  
 کر دیا ہے۔

واولی الاشیاء بہم ان یسدوا المسامیہ چنانچہ ٹھنڈ میں سفر کرنے والوں کو سب سے زیادہ اس  
 ویحفظوا الالف والقم من ان یخطئوا امر کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے بدن کے مسامات بند رہیں،  
 ہوا بار د بغتہ ویحفظوا الاطراف اور ناک اور منہ کو اس سے بچائیں کہ دودھ ان میں ٹھنڈی ہو گئیں  
 بما سند کمرہ سکے، اور ہاتھ پاؤں کی حفاظت بھی ان طریقوں سے کریں،  
 جنہیں ہم عنقریب (اگلی فصل میں) بتانے والے ہیں۔

واذا نزل المسافر فی البرد فلا سردی اور ٹھنڈک میں سفر کرنے والا مسافر جب  
 یجب ان ید فی نفسہ فی الحال بل کسی منزل میں اترے، تو اس کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں ہے  
 یتدرج یسیرا لیسیرا فی دفتہ ولا کہ وہ اپنے آپ کو فوراً سخت گرم کپڑوں میں لپیٹ لے (یعنی یہ  
 یجب ان یتجمل الی الصلاء بل ہرگز جائز نہیں ہے کہ فوراً ایسے گرم کپڑے اوڑھ لے، جنہیں  
 ان لا یقر بہ احسن وزن کان آگ وغیرہ کے ذریعہ بہت ہی گرم کر دیا گیا ہو۔ جیلانی، بلکہ  
 لم یجد بداً لتدرج الی ذلک اس بارہ میں تدریج اور آہستگی سے کام لے۔ علی ہذا ایسی  
 حالت میں یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ آگ تاپنے میں جلدی کیے۔  
 بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ آگ کے پاس ہی نہ بچکے۔ اور اگر شدت

سردی کی وجہ سے) آگ تاپے بغیر چارہ ہی نہ ہو، تو اس معاملہ میں بھی تدریج ہی سے کام لے (کیونکہ تَوَادُّدِ اَصْلُ اَدِ طبعیت کے لئے نہایت ہی مضرا ہے۔ مضعوف ثابت ہوا کرتا ہے)۔

واولی الاوقات به ان یجتنبہ فیہ اذا  
کان من عزمہ ان یسیر فی الوقت  
و یخرج الی البرد

مسافر کو آگ سے اجتناب کرنے کا خیال سب سے زیادہ اُس وقت کرنا چاہئے، جبکہ اُس کا ارادہ اُسی وقت (بلا تاخیر) سفر کرنے اور ٹھنڈ میں باہر نکل پڑنے کا ہو۔  
ورنہ تو اواد اَصْل کی وہی قبیح اور خطرناک صورت پیش آئے گی۔ یعنی سخت حرارت کے بعد یک سخت اُسے برودت میں آنا پڑے گا، جس میں غلے الموم ذات الریہ جیسے ہلکے امراض کے واقع ہونے کا اندیشہ ہوا کرتا ہے۔

هذ اما لم یبلغ البرد من المسافر  
مبلغ الا یهان واسقاط القوۃ  
واما اذا عمل فیہ الحصر فلا بد من  
استعمال التدفؤ والتمرک بالادھان  
المسینۃ خصوصاً ما فیہ تریاقیۃ  
کدھن السوسن

یہ احکام و ہدایات اُسی وقت تک کے لئے ہیں، جب تک برودت نے اتنا عمل نہ کیا ہو کہ مسافر کمزور اور نڈھال ہو چکا ہو۔ چنانچہ اگر سردی مسافر کے اندر اثر کر گئی ہو، (اور اس سے وہ نڈھال ہو چکا ہو) تو اس وقت کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے آڑھانے اور گرم کرنے میں عجلت سے کام نہ لیا جائے، اور اس کے بدن پر گرم تیل، علی الخصوص ایسے تیل نہ لگائے جائیں، جن میں تریاقیت بھی ہو، جیسے روغن سوسن +

واذا نزل المسافر فی البرد و  
هو جائع فیتناول شیئاً حارّاً عرض  
به حرارۃ کالحمی عجیبۃ

سردی میں سفر کرنے والا جب کہیں منزل کرتا ہے، اور بھوکا ہوتا ہے، پھر وہ (بھوک کی وجہ سے فوراً) کوئی گرم چیز کھا لیتا ہے مثلاً گرم گرم دودھ یا چائے پی لیتا ہے، تو اس سے اُس کے بدن میں بخار جیسی ایک عجیب قسم کی حرارت لاحق ہو جاتی ہے +

یعنی برودت اور بھوک کی وجہ سے بیرون بدن میں حرارت غریزی بہت ہی قلیل ہوتی ہے۔ پھر جب وہ کوئی گرم چیز استعمال کر لیتا ہے، تو حرارت غریزی بھڑک کر مادے بدن میں پھیل جاتی ہے، اور بیرونی حصہ پہلے جو ٹھنڈا تھا، وہ اب گرم ہو جاتا ہے، اسلئے یہ بخاری حرارت معلوم ہوتی ہے۔ آلی

وللمسافرین اعذۃ تسهل علیہم  
املا البرد وہی الاغذیۃ التی یکثر فیہا  
کاذیوۃ کو کم کر دیتی ہیں؛ یہ وہ غذائیں ہیں، جن میں لسن

الثوم والجوز والخردل والحلتيت و  
ربما وقع فيها المصل يطيب الثوم  
والجوز والسمن ايضا جيد لهم  
وخصوصا اذا شربوا عليه الشراب  
الصرف

جوز، رائی اور ہینگ بڑی مقدار میں ڈالے گئے ہوں۔ گاہے  
لسن اور جوز کو خوشگوار بنانے کی غرض سے ان میں دہی کا  
پانی (مصل) ڈالا جاتا ہے۔ گھی بھی ایسے مسافروں کے لئے  
ایک اچھی چیز ہے، علی انخصوص اُس وقت جب کہ اس کے بعد  
خالص شراب پی لی جائے +

ويحتاج المسافر في البرد الى ان لا  
يسافر خاويا بل يمتلئ من غلاته  
ويشرب الشراب بدل الماء حتم  
يصبر حتى يقر ذلك في بطنه وي سخن  
ثم يركب

سردی میں سفر کرنے والے کو اس بات کی ضرورت ہے  
کہ وہ خلوص معدہ میں سفر نہ کرے، بلکہ پہلے اپنی خوراک بھر شکم  
سیر ہو لے، اور پانی کے بدلے شراب پی لے، پھر کچھ دیر تک صبر  
کرے، یہاں تک کہ غذا اس کے شکم میں قرار پکڑ لے اور اپنی  
جگہ لیلے، اور بدن میں حرارت پیدا کرنے لگے، اس کے بعد وہ  
سفر کے لئے سوار ہو جائے +

والحلتيت مما يسخن الجامل في البرد  
خصوصا اذا سلم في الشراب  
والشربة التامة درهم من الحلتيت  
في رطل من الشراب

ہینگ ایک ایسی مفید چیز ہے کہ جو شخص سردی  
میں اکر گیا ہو، اُس کے اندر گرمی پیدا کر دیتی را اور اُس کے  
اکڑے ہوئے اعضا کو کھول دیتی ہے؛ علی انخصوص اُس  
وقت جبکہ اسے شراب میں (محلول ہونے کے لئے) چھوڑ دیا جائے  
چنانچہ ایسی حالت میں پوری مقدار خوراک ایک درہم ہینگ  
اور ایک رطل (آدھ سیر) شراب ہے +

والمسافر في البرد مسحاً  
تضع يده عن التأثر من البرد  
منها الزيت وغير ذلك

سردی میں سفر کرنے والوں کے لئے چند مسوحات  
بھی ہیں۔ جو ان کے بدن کو سردی کے اثر قبول کرنے سے باز  
رکھتی ہیں؛ چنانچہ اس قسم کی چیزوں میں روغن زیتون وغیرہ  
شامل ہیں +

والثوم من افضل الاشياء لمن  
نزل عن هواء بار

لسن اُس شخص کے لئے ایک بہترین چیز ہے، جو ٹھنڈی ہوا  
میں سفر کر کے آیا ہو +

للمسحوق: ود چیز جو بدن پر لی جائے +



کے ساتھ ہوا کرتا ہے +

کیونکہ جب عضو دبا ہوا ہوتا ہے، تو عروق کے دب جانے کی وجہ سے خون کی آمد بھی کم ہو جاتی ہے، جو اعضا کے لئے ذریعہ تسخین ہے۔ اور ساکن رہنے کی وجہ سے یوں بھی اُس عضو میں حرارت کم پیدا ہوتی ہے، اسلئے ایسے عضو میں برودت کا اثر بہت تیزی کے ساتھ ہو جاتا ہے +

واذا غشي العضو بكاغذ او بشعر  
سردی سے بچاؤنے کا ایک بڑا ذریعہ یہ بھی ہے کہ عضو کو  
مثلاً پاؤں کو کاغذ یا بالوں سے پوشیدہ کیا جائے اس طرح کہ  
اُس کی حرکت میں فرق نہ آئے، اور اس کے اوپر آدن سے  
چھپایا جائے +

واذا صار الرجل مثلاً واليد كالخس  
بالبرد من غير ان يخف البرد ومن  
غیر ان دہتر فی وقایہ مبتدا یورید بدل  
فا علم ان الخس فی طریق البطلان  
وان البرد قد عمل عمله فلیل بریما  
تعلیمہ الا ان  
جب مثلاً پاؤں یا ہاتھ سے برودت کا احساس جاتا رہے  
در انحالیکہ نہ سردی میں رہیرونی ہوا کی سردی میں) کمی آتی ہو  
اور نہ سردی سے بچاؤنے کی کوئی نئی تدبیر کی گئی ہو، تو سمجھ لینا  
چاہئے کہ قوت احساس باطل ہو رہی ہے، اور برودت اپنا  
پورا کام کر چکی ہے۔ ایسی حالت میں اس کی تدبیر شروع کر دینی  
چاہئے، جس کو ہم ابھی بتانے والے ہیں +

واما اذا عمل البرد فی العضو فاما  
الحال الغریزی الذی کان فیہ و  
حقن ما کان یحلل منه فی جوہرہ  
وعرضہ للعقونۃ فریما احیتم  
ان یفعل فی بابہ ما قیل فی باب  
القراوح وخصوصاً الاکالۃ الخبیثۃ  
لیکن اگر برودت نے کسی عضو میں اتنا عمل کیا ہو  
کہ اس کی حرارت غریزیہ فنا ہو گئی ہو، جو اس کے اندر موجود تھی،  
نیز اس عضو کے جو مواد تحلیل ہوا کرتے تھے، وہ اس منہ کے  
جوہر میں برودت کے اجماع سے) بند ہو کر رہ گئے ہوں، اور اسے  
عضو کو عفونت کے لئے پیش کر دیا ہو، تو گاہے اس وقت وہ عمل  
کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے، جو قروح، خصلہ، صاقر، ع  
اکالہ خبیثہ کے باب میں بتایا جاتا ہے (یعنی عل بر یا قطع و صند  
تاکہ دوسرے اعضا تک یہ فساد نہ پھیلنے پائے) +

واما اذا ضرب به البرد ولم یعفن  
بعمل بل هو فی سبیلہ فالاصوب  
ان یوضع الطرف فی ماء الشجم  
لیکن اگر اُس عضو میں صرف ٹھنڈ مار گئی ہو، اور ابھی  
تک اس میں عفونت پیدا نہ ہوئی ہو، ہاں عفونت پیدا ہونے  
والی ہی ہو، تو اس کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ اس پاؤں یا ہاتھ

لے جو وہی تدبیر ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے +

خاصۃ او ماء قد طعم فیہ التین کو (جس کو پالا مار گیا ہو) خصوصیت کے ساتھ آب شلم میں  
وماء الکرنب و ماء الریاحین رکھا جائے، یا ایسے پانی میں ڈالا جائے، جس میں انجیر جوش  
وماء الثبت و ماء البابونج دی گئی ہو۔ اسی طرح مار الکرنب (آب کرم کلمہ)، مار الریاحین  
کلمہ جید و الفودنج لطوخ جید (آب ریحاں)، مار الثبت (آب سویا)، اور مار البابونج (آب  
بابونہ)، یہ سب اس کے لئے اچھی چیزیں ہیں۔ پودینہ بھی اس  
کے لئے ایک اچھا لطوخ ہے +

بعض نسخوں میں ”پودینہ“ کی جگہ ”تردورغ“ کا لفظ ہے۔ جسکی پوری تحقیق نہ ہو سکی۔ غالباً یہ ایک قسم کا  
سائن ہے، جس میں مختلف چیزیں پڑتی ہیں +

وماء الشیم و ماء النام و التضمید علی ہذا مار الشیم (آب درمنہ)، مار النام (آب تلسی  
بالشجم و ماء جید نافعلہ و یجب سیاہ) اور شلم کی تضمید بھی اس کے لئے اچھی اور منفعت بخش  
ان یجنب الناس و قربھا دوائیں ہیں۔ ایسی حالت میں آگ کے پاس بھی نہ پہنکنا  
چاہئے، (جس کی وجہ فصل سابق میں بتائی جا چکی ہے) +

و یجب فی الحال ان یمشی و یحرک ایسے آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ چلے پھرے  
الرجل و الطراف فیروصنہ ہاتھ پاؤں ہلائے، (الغرض) ہاتھ پاؤں سے ریاضت کرے  
ید لک ثم یرخہ و یطلیہ اور ان کی مالش کرے، اور مالش کے بعد ترخ۔ طلاء او  
وینطلہ بما قلنا نطول وغیرہ استعمال کرے، جنہیں ہم اسی فصل میں اوپر  
بتائے ہیں +

و یعلم ان ترک الاطراف متعلقۃ واضح ہو کہ ہاتھ پاؤں کو ٹھنڈ میں ٹٹکا کر اس طرح  
ساکنۃ فی البرد لا تحریک ولا تمدن ساکن چھوڑ دینا کہ نہ یہ حرکت کریں، اور نہ ریاضت۔ اُن  
ہو من اقوی الاسباب الممکنۃ قوی ترین اسباب میں سے ہے، جن سے برویت ان میں  
للبرد من الطراف اثر کرنے پر زیادہ قادر ہو جا یا کرتی ہے +

بالا اسے ہوئے عضو کا علاج، بعض ٹھنڈے پانی سے کرتے ہیں، جس کو شیخ صحیح نہیں سمجھتا، بلکہ شیخ کہ  
نہ یکل نمی تیج تدبیر تو دہی ہے، جو اس نے اوپر بتائی ہے۔ شیخ اس خیال کو ذیل میں کمرہ کر کے اس طرح بیان کرتا ہے:  
ومن الناس من یخسر فی ماء بعض لوگ پالا مارے ہوئے عضو کو ٹھنڈے پانی

سے اس طریقہ پر پانی بیرونی مواراد پر پالے کی سردی کے مقابلہ میں گرم ہو۔

بارد فيجب لذلك منفعة كان الاذى  
 يندفع عنه كما يعرض للفاكهة  
 الجامدة ان يلق في الماء البارد  
 فيكون كانه يخرج الجمل عنها و  
 ينتج عليها ويلين ويستوي ولولا  
 قربت من الناس فسدت واما  
 كيف هذا فهو مما لا يحتاج اليه  
 الطبيب

میں ڈالتے ہیں، اور اس تدبیر سے یہ لوگ نفع اٹھاتے ہیں  
 گویا اس عمل سے اس کی تکلیف دور ہو جاتی ہے، جس طرح  
 (سردی سے) ٹھہرے ہوئے پھل کو اگر ٹھنڈے پانی میں ڈال کر  
 چھوڑ دیتے ہیں، تو گویا اس پھل (کے اندر دنی حصے) سے برف  
 باہر نکل آتی ہے، اور پھل کے اوپر (کڑی کے جانے کی طرح)  
 چھا جاتی ہے، (اور باہر کا پانی پھل کے اندر گھس جاتا ہے، جس  
 سے وہ پھل نرم ہو جاتا، اور اس کی ٹھہری ہوئی سطح ہموار  
 ہو جاتی ہے۔ لیکن اس عمل کے بجائے اگر اس پھل کو آگ کے  
 قریب کر دیا جاتا، تو بہتر ہونے کے بجائے بگڑ جاتا۔ رہا یہ امر کہ  
 یہ کس طرح وقوع پذیر ہوتا ہے، (اور اس کا فلسفہ کیا ہے؟)  
 تو یہ ایک ایسی بات ہے، جس کی طرف طبیب کو توجہ کرنے کی  
 قطعی ضرورت نہیں۔

فاما اذا اخذ الطرف يكد فيجب  
 ان يشروط ويسيل منه الدم والعصو  
 موضوع في الماء الحار مثلاً فحمد  
 شئ من الدم في فوهات الشرط  
 فلا يخرج بل يترك حتى يجف  
 من نفسه ثم يطلى بالطين الارمني  
 والمحل الممزوجين فان ذلك  
 يمنع فساداً والقطران ينفع  
 بادياً واخيراً

لیکن جب عضو سردی کے عمل سے) ٹپلا ہونے لگے  
 تو پچھنے لگائے جائیں، اور اس عضو کو گرم پانی میں ڈال دیا جائے،  
 تاکہ خون بہتا رہے، اور پچھنے کے دہانوں (زخموں کے منہ) پر  
 کچھ خون نہ جم جائے، اور خون کا ٹکڑا نہ بند ہو جائے۔ بلکہ عضو  
 (پانی کے اندر ڈال کر) اسی طرح چھوڑ دینا چاہئے، حتیٰ کہ  
 خون خود بخود بند ہو جائے؛ اس کے بعد گل ارمنی اور سرکہ  
 کو باہم پھینٹ کر لپیٹ کر دیا جائے، کیونکہ یہ لپیٹ اس عضو  
 کو فساد و فتن سے باز رکھتا ہے اور پچھنے کے زخم میں عفونت  
 واقع نہیں ہونے پاتی۔ اسی طرح قطران کا استعمال  
 بھی اس حالت میں منفعت بخش ثابت ہوا کرتا ہے، خواہ  
 اس کا استعمال ابتداً کیا جائے، یا اخیر میں بشرطیکہ وہ عضو

سہ "گویا" کنہ کا مطلب یہی ہے کہ حقیت میں پھل کے اندر سے برف باہر نہیں نکلتی ہے؛ بلکہ خوشایا  
 گمان ہوتا ہے۔

برودت کے شرط غل سے سیاہ نہ پڑ جائے، اور اس کی حالت زیادہ ردی نہ ہو چکی ہو، +

واذا جاوز الكاهن السواد والخضرة جب (سردی اور پائے کے اثر سے) معاملہ سیاہی اور وادسٹک و هو متعفن فلا يستغل بخری تک تجاوز کر جائے، اور یہ عام ہو جائے کہ وہ عضو متعفن بغير اسقاط ما تعفن بجملة لثلا ہو رہا ہے، تو اس وقت اس کے سوا کوئی اور تدبیر نہیں ہے کہ يعفن ايضا الصحيح الذي هو جو حصہ متعفن ہو چکا ہے، اس کو جلدت جلد آنک کر دیا جائے فی الجوارح ولا تدا بالعفونة تاکہ اس پاس کا میٹیم تندرست نہ ہو متعفن ہو جائے، اور بل ليفعل ما قلناه في بابہ (اجزاء مجاورہ کی طرف) عفونة نہ سرایت کر جائے، بلکہ اس وقت وہی تدبیریں کی جائیں، جو اس باب میں دعو متعفن کے باب میں) بتائی گئی ہیں (یعنی متعفن حصہ کو غیر متعفن حصہ سے باضابطہ الگ کر کے کاٹ دینا، اس کے بعد تیل سے داغ دینا وغیرہ) +

### الفصل السادس في حفظ اللون في السفر فصل (۶) سفر میں بدن کے رنگ کی حفاظت

اس میں کوئی شک نہیں کہ چہرہ وغیرہ کے جلد کی رنگت کھلے رہنے کی وجہ سے بدل جایا کرتی ہے جس میں دہریہ غبار اور حرارت و برودت کو دخل ہے۔ چنانچہ گرمی اور دھوپ کے اثر سے جلد کی رنگت کالی ہو جایا کرتی ہے +  
يجبان يطل الوجه بالاشياء اللزجة والتي فيها تغرية مثل (چہرہ کے رنگ کی حفاظت کے لئے) چہرہ پر ایسے ار لصاب بزر دلو نوا مثل لعاب الفم مثل چہروں کا طلا کر کیا جائے، اور ان چیزوں کا جن میں چپک ہو، مثلاً حاب اسپغول، اور مثلاً لعاب تخم خرفہ، اور مثلاً کثیرا جے و مثل الكثير المحلول في الماء والصمغ پانی میں حل کر لیا گیا ہو، اور صمغ عربی، جسے پانی میں حل کر لیا المحلول في الماء و مثل بياض البيض گیا ہو، اور مثلاً انڈے کی سفیدی، اور مثلاً لکھ اور میدے کی و مثل لکھ و السميد المنقوع في الماء روئی، جسے پانی میں بھگو لیا گیا ہو، اور مثلاً وہ قرص، جسے حکیم و قرص و صفہ اقریطن آقریطن نے بتایا ہے (اور جو قرابادین میں مذکور ہے) +

وانما اذا شققه ریح او برد او شمس لیکن اگر ہوا یا سردی یا دھوپ سے چہرہ کی جلد ذائب تدا بیرہ فی الکلام مچٹ جائے، تو اس کی تدبیر "باب الزینت" میں تلاش کی جائے فی الزینہ (جہاں اس کا تفصیل وار ذکر ہے) +



## الفصل السابع في توقي المسافر مرضه المياها المختلفة (۷) سفر کے مختلف پانیوں کی مضریت مسافر کا بچنا

ان اختلاف المياها قد يوقع المسافر في امراض اكثر من اختلاف الاغذية اس بارہ میں غذا کے اختلاف سے پانی کے اختلاف تو زیادہ اثر فحش بآن يدعى ذلك ويتدارك و دخل ہے۔ اس نے (حقاً الامکان) اس کا لحاظ رکھنا چاہئے اور مختلف پانیوں کے اس اثر کا تدارک کرنا چاہئے +

ومن تداركه كثرة ترويقه وكثرة استرشاحه من الخرف السباح و طبعه كما بينا اعله فيه فتل يصفيه ويفرق بين جوهه الماء الصرف وبين ما يخالطه واكثر من ذلك كله تقطيره بالتصعيد و ربما قتلت فتيلة من صود وجعل منها في احد الاناثين وهو المملو منهم ما طرد وتترك طرفها الاخر في الاناء الخالي فقطر الماء الى الخالي وكان ضرراً جلياً من الترويق خصوصاً اذا كرس

پانی کی اختلاف سے گاہے مسافر بیمار ہو جایا کرتا ہے۔ اور اس بارہ میں غذا کے اختلاف سے پانی کے اختلاف تو زیادہ اثر فحش بآن يدعى ذلك ويتدارك و دخل ہے۔ اس نے (حقاً الامکان) اس کا لحاظ رکھنا چاہئے اور مختلف پانیوں کے اس اثر کا تدارک کرنا چاہئے +

پانی کی اصلاح اور تدارک کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے ذریعہ ترویق بار بار صاف کیا جائے، اور مٹی کے سادار برتنوں کے ذریعہ بار بار ٹپکا یا جائے (استرشاح)۔ علی ہذا پانی کا ابا بنا بھی گاہے پانی کو صاف کر دیتا، اور پانی کے خاص جہر کو دوسری آمیزشوں سے الگ کر دیتا ہے، جیسا کہ اس کی وجہ بحث اسباب میں) ہم بتا چکے ہیں۔ لیکن ان ساری تدابیر سے زیادہ مؤثر یہ ہے کہ تصعید کے ذریعہ پانی کو مقطر کیا جائے +

یہ دیکھ کر پانی کے صاف کرنے کی غرض سے) **جرّاً بالعلقه** | اوں کی بنی بٹ لی جاتی ہے، جس کا ایک سر دو طرفت میں سے ایک میں ڈال دیا جاتا ہے، جس میں پانی بھرا ہوتا ہے، اور دوسرا سر خالی طرف میں چھوڑ دیا جاتا ہے، اس عمل سے پانی مقطر ہو کر خالی طرف میں آ جاتا ہے۔ پانی کے چھانسنے (ترویق) کی یہ ایک اچھی صورت ہے، خصوصاً اگر اسے کئی بار کیا جائے +

اس عمل کو جرّاً بالعلقه کہا جاتا ہے (جرّاً یعنی کھینچنا۔ علقہ۔ جو تک) +

یہ پانی کی ترویق دھانسنے کے متعدد طریقوں کا ذکر بحث اسباب میں ہو چکا ہے +

یہ تصعید۔ پانی کو قرع انیق یا نل بمسک کے ذریعہ آتا +

یہ ہی اصطلاح کو غلطی سے جداول سفر (۱۲۱) پر جل ب بالعلقه لکھا گیا ہے +

یہ روئی کی جی جی اس مقصد میں بہت کام آتی ہے +

وکن ذلک اذا طبخ المَاء المُرَّ والرَّحِي  
و طرح فیہ و هو یغلی طین حَرَّ و کَبَّ  
من الصوف ثم توخِل فتعصر عن  
ماء خیر من الاول وکن ذلک مخض المَاء

اسی طرح اگر کڑوے اور روئی پانی کو اُبالا جائے، اور  
جوش کھاتے وقت اس میں تھوڑی سی خالص مٹی اور ان کی چند  
پونیاں ڈال دی جائیں، پھر ان پونیوں کو لے کر ان کا پانی  
نچوڑ لیا جائے، تو یہ پانی پہلے سے بھی بہتر ہوگا +

وقد جعل فیہ طین حرّاً کیفیت  
سردیة له وخصوصاً المحترق  
فی الشمس ثم تصفیته هو مما  
یکسر فسادہ

اسی طرح پانی کے صاف کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ  
خالص مٹی، جس میں کسی قسم کی روئی کیفیت نہ ہو، اور جو  
دھوپ کی گرمی سے جلی ہوئی ہو اور جل کر تعفن و فساد اور  
مواد عفونہ پر پاک ہو چکی ہو، اور سونہ صی بن چکی ہو پانی میں  
ڈال کر بھینٹی جائے، اور اس کے بعد اس کو چھان لیا جائے۔  
اس تدبیر سے پانی کی خرابی دور ہو جاتی ہے +

وشرب المَاء مع الشرب ایضاً مما  
یدفع فسادہ اذا کان فسادہ من جنس  
قلّة النعوذ

شراب ملا کر پانی کا پینا بھی پانی کی خرابی کو دور کر دیتا  
ہے، بشرطیکہ پانی کی خرابی یہ ہو کہ وہ (غلیظ ہونے کی وجہ سے)  
نعوذ کرنے کی صلاحیت کم رکھتا ہو +

وايضاً فان المَاء اذا قلّ ولم یوجد  
فیجلب ان یشرّب ممزوجاً بالخل  
وخصوصاً فی الصیف فان ذلک یغنی  
عن الاستکثار

اسی طرح اگر (کس) پانی کی کمی ہو، اور (کثرت سے)  
دستیاب نہ ہوتا ہو، تو (کفایت شعاری کے خیال سے) پانی کے  
ساتھ مرکب ملا کر پینا چاہئے، خصوصاً موسم گرما میں؛ کیونکہ ایسا  
کرنے سے (طبیعت سیراب ہو جاتی ہے؛ چنانچہ سمجھ جاتی ہے  
اور) زیادہ پانی کی حاجت نہیں رہتی +

والمَاء المالح یجب ان یشرّب بالخل  
او اسکجنین ویجب ان یملق  
فیہ الخروب وحب الآس  
والزعرور

(اگر کس) پانی کھاری ہو تو (کھاری پانی کو مرکب یا سکجنین  
ملا کر پینا چاہئے) تاکہ مرکب یا سکجنین کی ترشی کی وجہ سے کھاری  
پانی کی شوریت ٹوٹ جائے۔ کیونکہ شوریت اور ترشی اہم متضاد  
اور ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ نیز یہ بھی مناسب ہے کہ  
(کھاری پانی کی اصلاح کے لئے) اس میں خروب، حب آس  
اور الزعرور

لہ کبات پونیاں، جو کاتنے کے لئے روئی یا اون کو دھن کر لکھی لمبی بتائیے ہیں +

لہ علامہ گیلانی اور آملی کی شرح سے یہاں اخلاف کیا گیا ہے +

اور زعفرور (بھنگلی سیب) ڈالا جائے +

ان چیزوں میں ایک جو ہر قابض ہے، جس سے معدہ کی تقویت حاصل ہوتی ہے، اور جس سے کھاری پانی کی برقیئت ٹوٹ جاتی ہے +

والماء الشبہ العفص یجب ان یشرب  
علیہ کل ما یلین الطبیعة والشراب  
ایضاً مما ینفع شربه علیہ  
پھٹکری کے کیلے پانی (ماء شبتی عَفَصُ) پینے کے  
بعد اسی چیز کا پینا ضروری ہے، جو لین شکم ہو (تاکہ اس سے  
مارششی کی قوت قابضہ دور ہو جائے)۔ ایسے پانی پر شراب کا  
پینا بھی مفید ہوا کرتا ہے +

والماء المرستعل علیہ الد سومات  
والخلوات ویمزج بالجلاب وشراب  
ماء الحمص قبلہ وقبل ما یشہم  
مما یدفع ضررہ وکن لک اکل  
الحمص  
کڑوے پانی پر ٹکنی اور میٹھی چیزیں استعمال کی جاتی  
ہیں؛ اور گلاب اس کے ساتھ جلاٹ (شربت گل) ملا یا جاتا  
ہے۔ نیز کڑوے پانی سے پہلے، اور علی ہذا اُس پانی سے  
پہلے، جو کڑوے پانی کی طرح (دوی) ہو، آب نخود کا پینا اسکے  
ضرر کو دور کر دیتا ہے؛ اور یہی حال چنے کھانے کا بھی ہے +

والماء القاقم الاجمہ الذی تصبی عفونہ  
فیجب ان لا یطعم قبلہ الا غذیۃ الحارۃ  
وان یستعمل علیہ القوا یش من الفواکھ  
البازرۃ والبقول مثل السفجل والتفاح والسرینج  
والمیاء الغلیظۃ لکن لا یتناول علیہا النوم  
ومما ینفعیہا الشب الیمانی  
گرمے ہوئے آب نیتال (مار آجامی) سے پہلے، جس میں  
عفونت بھی شریک ہو، گرم غذا میں نہ کھانی چاہئیں، بلکہ اسکے  
بعد ٹھنڈے پھلوں اور سبزیوں میں سے بھی، سیب اور ربیاس  
جیسی قابض چیزیں استعمال کرنی چاہئیں +  
غلیظ اور کد پانی پینے کے بعد ہسن کھانا چاہئے۔ ایسے  
غلیظ پانی کو پھٹکری صاف کر دیتی ہے +

ومما یدفع فساد المیاء المختلفۃ لمصل  
فانہ تدیاق لذلک وخصوصاً بالخل  
والثوم ایضاً ومن الاشیاء الباردۃ  
الخنس  
مختلف پانیوں کی خرابی جن چیزوں سے دور ہوا کرتی ہے  
اُن میں سے ایک پیاز بھی ہے؛ پیاز اس کے لئے تریاق ہے  
خصوصاً جبکہ اس کو سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ اسی طرح  
ہسن بھی اس کے لئے تریاق کی طرح مؤثر ہے۔ اور بارہ چیزوں  
میں سے کاہر بھی ہنس بارہ میں باخا صہ مفید ہے، اور پانی

سہ جلاب ایک قسم کا شربت ہے جو گلاب میں شہر یا شکر ملانے سے بنتا ہے +

سکھاء آجامی کی پوری تفصیل صفحہ ۲۲۹ پر دیکھو +

کے اختلاف کے ضرر کو دفع کرتا ہے) +

ومن التدبیر الجید لمن ینتقل فی اطمیاء المختلفة ان یتصحب من ماء بلدہ فیمنزج بہ اماء الذی یلیہ ویاخذ من ماء کل منزل للمنزلة الذی یلیہ فیمنزجہ بمائتہ وکذا ینفعل حتی یتبلغ مقصدہ وکذا ینفعل یتصحب طین بلدہ وخططہ بکل ماء یطرا علیہ وخصخصہ فیہ ثم ترکہ حتی یصفو

مختلف پانیوں میں جس شخص کو سفر کرنا پڑے، اسکے لئے ایک اچھی تدبیر یہ بھی ہے کہ وہ اپنے شہر کا مقوڑا سا پانی ہمراہ لے لے، اور اس کو 'اس' پانی کے ساتھ ملائے، جو اس کو اگے لے، اور ہر ایک منزل کا مقوڑا مقوڑا پانی اس منزل کے لئے لے لیا کرے، جو اسے اگے لے لیا کرے، اور اس پانی کو اگلے پانی کے ساتھ ملا لیا کرے، اور اسی طرح براہر کرتا چلا جائے۔ اسکی طرح یہ صورت بھی مفید ہے کہ مسافر اپنے ساتھ اپنے شہر کی مٹی لے لے، اور جہاں پہنچے، وہاں کے پانی کے ساتھ اس مٹی کو ملا کر ہلا لیا کرے، پھر اسے (مقوڑی دیر تک) چھوڑ دے کہ پانی صاف ہو جائے اور مٹی کے اجزاء اس میں بیٹھ جائیں) +

ویجب ان یشرب الماء من وراۃ فدام ثلثا لیشرب العلق بالغلط ولا یزدر دالہشیم من الا خلط غریبہ (ہشیم) کے قبیلہ کی بُری چیزیں نہ نگلی جاسکیں، جو پانی الرادیہ کے ساتھ مخلوط ہوا کرتی ہیں +

ہشیم = باریک باریک اجسام غریبہ، جن میں ہر قسم کے نباتی، حیوانی، معدنی، زندہ اور مردہ مواد شامل ہیں، اور جن سے مختلف امراض پیدا ہو سکتے ہیں +

واستصحاب الربوب الحامضة لیمزج بکل ماء من المختلفة تدبیر یک اچھی تدبیر ہے کہ مسافر اپنے ساتھ ترش ربوب رکھ لے، تاکہ (ضرورت کے وقت) مختلف اقسام کے پانیوں میں گھول لیا کہے +

ربوب حامضہ، مثلاً رب انار ترش، رب انگور خام، رب سیب ترش، رب بھی وغیرہ بالعموم مقوی معودہ اور مقوی احتیاد ہیں، اس لئے ان سے پانی کے اختلاف کا ضرر ٹوٹ جایا کرتا ہے، بشرطیکہ مسافر کا مزاج اندر موسم کا مزاج بارود نہ ہو +

لہ فدام = چھتا وہ کپڑا جو صراحی۔ پانی کی مٹکی اور آنچورہ وغیرہ کے منہ پر پانی چھاننے کی غرض سے لگایا جاتا ہے +

## الفصل الثامن في تدبير ملاكب البحر

## فصل (۸) بحری مسافر کی تدبیر

قد يعرض للملاكب البحران يدورسا و  
يدار به وان يهيج به الغثيان و  
القي وذلك في ادائل الايام شمر  
يهدأ وليسكن

دریا کے سفر میں گاہے یہ صورت نمودار ہوتی ہے کہ مسافر  
(اپنے خیال میں سمجھتا ہے کہ وہ) خود گھوم رہا ہے، اور اسکے  
گرد کی چیزیں گھوم رہی ہیں۔ (یعنی اُسے جہاز اور کشتی کی حرکت  
سے دوڑان سر کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے)، اور گاہے اُسے  
متلی اور تے کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ شکایت  
ادائل ہی میں ہوتی ہے، پھر چند روز کے بعد عادت ہو جانے  
کی وجہ سے) ان شکایتوں میں خود بخود سکون آ جاتا ہے، (اگرچہ  
بعض اوقات یہ شکایتیں دوام و استمرار کی صورت بھی اختیار  
کر لیا کرتی ہیں، اور جب تک سفر رہتا ہے، یہ تکلیفیں قائم  
رہتی ہیں) +

و يجب ان لا يلج على غثيانه وقيئه  
بالجس بل يترك حتى يقئ حنان  
افراط فيه حبس

چنانچہ بحری سفر سے اگر متلی اور تے کی شکایت لاحق  
ہو جائے، تو ان کو روکنے اور بند کرنے کی کوشش نہ کرنی  
چاہئے؛ بلکہ اسی طرح چھوڑ دینا چاہئے کہ تے ہو کرے۔  
ہاں، اگر افراط کی صورت پیدا ہو جائے، تو اس وقت اسے  
روک دینا چاہئے +

واما الاستعداد لثلا يعرض له  
القي فليس به بأس وذلك بان  
يتناول من الفواكه مثل السفرجل  
والتفاح والرممان

رہی یہ بات کہ مسافر میں پہلے ہی سے ایسی استعداد  
و قابلیت پیدا کر دی جائے کہ اُسے بحری سفر میں تے کی تکلیف  
ہی نہ پیدا ہو، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے؛ جسکی صورت  
یہ ہے کہ بھی، سیب، اور انار جیسے (مقوی معده) میوے  
کھلائے جائیں +

واذا شرب بزر الكرفس  
منع الغثيان ان يهيج بهم وسكنه  
اذا هاجر ولا فستين ايضا

اگر تخم کرفس پلا دیا جائے، تو متلی اگر آنے والی ہوتی ہے  
تو اس سے اس کی آمد روک جاتی ہے، اور اگر ہيجان میں آچکی  
ہوتی ہے، تو اس سے اس میں سکون آ جاتا ہے۔ یہی حال

کن لک

افستین کا بھی ہے +

ومما يمنع من یغذ و بالحموضات  
امقویۃ لقم المعدة المانعة من  
ارتفاع البخار الى الرأس وذلك  
كالعسل بالخل والحصرم وقلیل قودنج  
او حاشا و الخبز المثرود فی شراب یحانی  
او فی ماء بارد قد نفع فیه حاشا  
و یجب ان یسمی انفسه بالاسفیداج  
داخل المنخرین  
تے کے روکنے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ مسافر کی غذا،  
یس ایسی ترشیاں شامل کی جائیں۔ جو ختم معدہ کی مقوی ہوں،  
اور جو سر کی طرف بخارات کے صعود کو روک دیں؛ مثلاً مسود  
کی غذا، سرکہ، انکور خام، قدرے پودینہ، یا حاشا کے ساتھ؛  
یا روٹی، جسے شراب ریحانی میں شرید بنایا گیا ہو، یا ایسے ٹھنڈے  
پانی میں شرید بنایا گیا ہو، جس میں حاشا بھگایا گیا ہو +  
یہ بھی مناسب ہے کہ مسافر اپنے نتھنوں کے اندر سفید  
(سفیدہ کا شغری) مل لیا کرے (جو شائد بالخاصہ المنع  
تے ہے) +



## الفن الرابع

## فن چہارم

تصنيف جوامع الحائج الى علاج امراض الكلية امراض كلية کے کا نظامی معالجات کی تہیں

امراض کلیہ مثلاً سیدہ حاج، تفرق اتصال، مرض ترکیب، و امراض مرکبہ اور امراض جزئیہ مثلاً سور مزاج قلب، سور مزاج معدہ، سور مزاج جگر، جلد کا تفرق اتصال، مرض ترکیب میں عفر معدہ، جگر قلب، اور امراض مرکبہ میں ورم و ملغ، ورم رت، ورم جگر وغیرہ۔ چنانچہ اس وقت فن چہارم میں امراض کلیہ ہی کے معالجات کئے جائینگے۔ اسے امراض جزئیہ، ان کے معالجات کتاب سوم میں درج ہونگے۔  
اس فن میں اکتیس فصلیں ہیں۔

الفصل الاول منه قولی فی العلاج فصل دا، علاج کے بارہ میں ایک عمومی گفتگو

بقول الرازی ہم من شفاء ثلثة احوال بالقدیر  
اول تدبیر و تغذیہ، و ویم دوائیں، سویم اعمال تولد و سکارت  
و تغذیہ و الاخر استعمال الادویۃ و التماس استعمال اعمال  
و معنی بالتدبیر انما یترقی لاسباب ضروریۃ  
المعد و تدبیر الیٰ ہی حب یتہ ایر پیر اور تصرف کنہ ہے، جن کی تعداد بتائی جا چکی ہے اگر کہہ  
فی العادۃ و الغذاء من جمیع  
چوبیس ہیں، اور جو انسانی زندگی میں عادتاً جاری ہیں، چنانچہ  
غذاء بھی اسی جو (یا اسی مجموعہ) میں شامل ہے +

واحکام المتدابیر من جمیع کیفیاتھا مناسبتہ  
احکام الادویۃ  
اس تدبیر کے احکام کیفیت کے لحاظ سے دی ہیں، جو  
دواؤں کے ہوتے ہیں +

یعنی جس طرح دواؤں میں علاج یا التصدیق کا اصول جاری ہے، یعنی امراض یا ردہ میں ادویہ طارۃ دئی جاتی  
ہیں، اور امراض طارۃ میں ادویہ باردہ، اسی طرح امراض باردہ میں تغذیہ طارۃ دیکھائی ہیں۔ اور امراض طارۃ میں  
انغذیہ باردہ، علیٰ مذا اسی اصول کے مطابق ہوا۔ پانی، اور دیگر اسباب سہ ضروریہ میں کیفیت کے لحاظ  
کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

لکن للغذاء من جملتها احکام تخصہ  
لیکن ان اسباب ضروریہ میں سے غذا کے متعلق مقرر

## فی باب الکمیۃ

کے لحاظ سے چند مخصوص اور متنازع احکام ہیں (جنکا الگ ذکر کرنا ضروری ہے) +

لان الغذاء قد يمنع وقد يقلل  
وقد يعدل وقد يضاعفه

علاج میں غذا کے احکام چنانچہ غذا گاہے بالکل روک دی جاتی ہے، گاہے غذا کی مقدار میں کمی کر دی جاتی ہے، گاہے معتدل مقدار میں دی جاتی ہے، اور گاہے غذا کی مقدار بڑھا دی جاتی ہے +

وانما يمنع الغذاء عند الحاجة الطبيب  
شغل الطبيعة بنضج الاغلاط

غذا اُس وقت روکی جاتی ہے، جبکہ معالج کا نشانہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت بدن کے اغلاط اور مواد کے کفج دینے میں مشغول ہے (اور اس کی توجہ کسی اور طرف نہ ہونے پائے) +

ایسا اُس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ قوت بدنی قوی ہوتی ہے، اور مرض زمانۃ انتہا کے قریب ہوتا ہے۔ کیونکہ طبیعت جب ہضم غذا میں مصروف ہو جانے کی وجہ سے اپنی توجہ مرض کی طرف سے ہٹا لیتی ہے، تو مرض کا غالب ہو جاتا ہے، اور اس حالت میں غذا، بھی ہضم نہیں ہوتی ہے، جس سے خرابی اور بھی بڑھ جاتی ہے، اور مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب عدم غذا کی وجہ سے قوت نڈھال ہوتی ہے۔ تو خواہ بحران کا وقت کیوں نہ ہو، غذا فوراً دیدی جاتی ہے +

وانما يقلل اذا كان له مع ذلك  
غرض حفظ القوة فيما يغذو ويراعى

اور غذا کی مقدار میں کمی اُس وقت کی جاتی ہے، جبکہ اس منشاء کے ساتھ ساتھ یہ غرض بھی مدنظر ہوتی ہے کہ بدنی قوت بھی محفوظ رہے (اور ترکیب غذا سے طبیعت نڈھال نہ ہو جائے)۔ چنانچہ قوت کی جانبداری کی رعایت سے تو غذا روکی جاتی ہے (اور ایک سخت بند نہیں کی جاتی) اور مادہ کی جانبداری کی رعایت سے اس کی مقدار میں کمی کر دی جاتی ہے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ غذا کی بڑی مقدار کے ہضم کرنے میں طبیعت مصروف ہو جائے، اور مادہ مرض کی طرف سے اس کی توجہ ہٹ جائے +

ويراعى دائما اهمها وهو القوة  
ان كانت ضعيفة جداً والمرض  
ان كان قوياً جداً

ان دونوں باتوں میں سے جو بات زیادہ اہم اور بڑی ہوتی ہے، ہمیشہ اسی کی رعایت مقدم رکھی جاتی ہے، چنانچہ قوت اگر بہت ہی نڈھال ہوتی ہے، تو اس کا خیال کیا جاتا



ہے (اور تقویت کے لئے غذا دیدی جاتی ہے) اور اگر مرض نہایت قوی ہوتا ہے تو اس کا خیال کیا جاتا ہے (اور غذا بند کر دی جاتی ہے) \*

والغذاء يقلل من جھتين احدهما **تقليل غذا** تقليل غذا کی دو صورتیں ہیں: (۱) گا ہے من جھتہ الکمیۃ والاخری من جھتہ غذا کیست یعنی مقدار کے لحاظ سے کم کی جاتی ہے؛ اور (۲) الکلیفۃ ولک ان تجعل اجتماع گا ہے کیفیت کے لحاظ سے، اور اگر تم چاہو، تو دونوں کمیت اور کیفیت — کو ملا کر تیسری صورت بھی بنا سکتے ہو (چنانچہ تیسری صورت یہ ہوئی کہ غذا کیست اور کیفیت — دونوں — کے کاظ سے کم کر دی جائے) \*

والفرق بین جھتی الکمیۃ والکیفۃ غذا کی کیت اور کیفیت میں کیا فرق ہے؟ اس کی تفصیل انہ قد یكون غذا کثیرا لکمیۃ و توفیق یہ ہے کہ غذا اگر گا ہے مقدار کے لحاظ سے تو زیادہ ہوتی ہو، مگر قلیل التغذیۃ مثل البقول والفولکہ اس میں غذائیت کم ہوتی ہے، مثلاً سبزیوں رساگ پات اور فان المستکثر منها یستکثر من کمیۃ الغذاء ہری ترکاریاں (اور بعض) فواکہ (بعض پھل، جیسے تربوز، دون کیفیت

خربوزہ وغیرہ) چنانچہ جب کوئی شخص ان چیزوں کو زیادہ کھاتا ہے، تو درحقیقت وہ محض غذا کی مقدار زیادہ استعمال کرتا ہے، غذا کی کیفیت (اس کی غذائیت) زیادہ استعمال نہیں کرتا ہے (یعنی اسی قلیل التغذیۃ چیزوں کے زیادہ استعمال کرنے سے بدن میں تغذیہ زیادہ حاصل نہیں ہوا کرتا ہے) \*

وقد یكون غذا قلیل الکمیۃ علیٰ ہذا اس کے برعکس گا ہے غذا مقدار میں تو کم ہوتی ہے کثیر التغذیۃ مثل البیض <sup>شبت</sup> الیمبر مگر اس میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے، مثلاً بیضہ نیمبرشت اور ومثل خصی الدیوک مرغوں کے خصبہ \*

ونحن ربما احتجنا الی ان نقل الکیفۃ (اس وضاحت کے بعد) اب ہمیں بتانا یہ ہے کہ گا ہے ونکثر الکمیۃ وذلك اذا كانت ہمیں اس بات کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے کہ غذا کی کیفیت الشہوۃ غالبۃ وكان فی العروق (غذائیت) کو تو کم کریں، مگر اس کی مقدار کو بڑھا دیں۔ اسی ضرورت اخلاطیۃ فاردنا ان نسکن الشہوۃ اُس وقت لاحق ہوا کرتی ہے، جبکہ اُس آدمی کی صبوک بڑی

بملاء المعدة وان تمنع العروق ہوتی ہے، اور اس کے بدن کی رگوں میں کچے مواد موجود ہوتے ہیں  
مادۃ کثیرۃ لینضج اولاً ما فیہا اور ان دونوں وجوہ سے ہمارے یہ خواہش ہوتی ہے کہ معدہ  
ولا غرض اخری غیر ذلک لما کو بھر کر مہموک کو بھی بٹھرا دیا جائے، اور اس کے باوجود عروق  
اذا اسید التھریل کے مواد میں (غذا سے) مزید اضافہ بھی نہ ہو جائے، تاکہ جو مواد

ان عروق میں موجود ہیں، پہلے وہ نفع پالیں، یا اس کے علاوہ  
کوئی اور غرض ہو اگر تھی ہے، مثلاً گاہے اُس شخص کو لاغر کرنا مقصود  
ہوا کرتا ہے +

وربما احتجنا ان نکثرا کیفیتہ ونقلل الکمیۃ وذلك اذا اسدنا ان نقوی ہے کہ غذا کی کیفیت (غذائیت) کو تو بڑھا دیں، مگر اس کی کیت کو  
النقوۃ وكانت الطبیعة الموکلة بالمعدۃ کم کر دیں۔ ایسی ضرورت اُس وقت لاحق ہو کر تھی ہے، جبکہ  
تضعف عن ان تراول هضم شئی ہم قوت کو قوی کرنا چاہتے ہیں، مگر طبیعت معدیہ ضعف کی وجہ سے  
زیادہ مقدار کی غذا کے ہضم کرنے پر قادر نہیں ہوتی +

واکثر ما نتکلف تقلیل الغذاء ومنعه غذا کے کم کرنے یا بند کرنے کی تکلیف مریض کو نہ زیادہ تر  
اذا کنا نعالج الامراض الحادة امراض حادہ کے علاج ہی کے سلسلہ میں ہم دیا کرتے ہیں، رہے  
واما فی الامراض المزمنة فاننا امراض مزمنہ، تو ان میں بھی اگرچہ غذا میں کمی کرنی پڑتی ہے  
قل نقلل ایضا وکن تقلیل اقل من لیکن اتنی نہیں، جتنی امراض حادہ میں کمی کی جاتی ہے۔ کیونکہ  
تقلیلنا مما فی الامراض الحادة امراض مزمنہ میں ہماری توجہ قوت کی طرف اس لئے زیادہ ہوتی  
لان غنائنا بالقوۃ فی الامراض المزمنة ہے کہ ان امراض میں ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ ان کا بحران دیر میں  
اکثر لا نعلم ان بحرانها بعید ومنتهایا ہوگا، اور ان امراض کی انتہاء دور ہے۔ اگر اس طویل مدت  
بعید فاذا لم تحفظ القوۃ لم تف بالثبات تک غذا کے ذریعہ قوت کی حفاظت نہ کی جائے، تو بحران کے  
الی وقت البحران ولم تف بنضج ما وقت تک قوت برقرار نہیں رہ سکتی، اور نہ اُس مادہ کے نفع دینے پر  
یطول مدۃ انصاجہ قادر رہ سکتی ہے، جس کا انصاج دیر طلب ہے +

واما الامراض الحادة فان بحرانها برخلاف ان میں امراض حادہ میں چونکہ بحران کا وقت  
قرب فترجوان لا تحویر القوۃ قریب ہوا کرتا ہے، اس لئے ہمیں اتنی توقع ہوتی ہے کہ مرض

لہ طبیعت معدیہ = وہ طبعی قوت یا طبیعت جو معدہ کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے +

قَبْلَ انْتِهَائِهَا فَانْخَفَا ذَلِكُ لَمْ يَكُنْ قُوَّةً ضَعِيفَةً لَمْ يَكُنْ جِبْهَةً كَمَا  
 نَبَا فِي تَقْلِيلِ الْغِذَاءِ  
 اس قسم کا فطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ قوت کمزور ہو جائیگی، تو  
 خواہ مرضِ حاد ہی کیوں نہ ہو (تقلیلِ غذا میں ہم زیادتی  
 نہیں کرتے) بلکہ حسبِ تقاضائے وقت غذا دیا کرتے ہیں اور  
 مرضِ حاد اُس مرض کو کہتے ہیں جس کی منتہا قریب ہوتی ہے، اور مرضِ مُزْمِن اُسے کہتے ہیں  
 جس کی منتہا دور ہوتی ہے +

پھر مرض کی انتہاء (اور اس کا انجام) گاہے بصورتِ صحت ہوتی ہے، گاہے بصورتِ موت، اور  
 گاہے بصورتِ انتقال (یعنی وہ مرض کسی دوسرے مرض میں تبدیل ہو جاتا ہے)۔ علاوہ ازیں گاہے انتہاء  
 کے وقت مرض میں ایک نمایاں تغیر نمودار ہوا کرتا ہے، جسے بحرِ ان کہتے ہیں، اور گاہے کوئی نمایاں  
 تغیر نمودار نہیں ہوا کرتا ہے، جسے حَاطِلٌ کہتے ہیں +  
 پھر مدتِ وازمان میں منتہا کے قُرب و بُعد کے لحاظ سے چند مراتب ہیں، جنہیں اکثر اطباء  
 نے اس ترتیب سے بیان کیا ہے:

مارع مرض جس مرض کی انتہاء چوتھے دن یا اس سے پہلے ہو، اسے "حَادٍ فِي الْغَايَةِ الْقَصْوٰی"  
 مادو مرض کہتے ہیں (حَادٍ فِي الْغَايَةِ الْقَصْوٰی = بغایت انتہائی تیز) +

جس مرض کی انتہاء چوتھے اور ساتویں روز کے درمیان ہو، اسے "حَادٍ فِي الْغَايَةِ" کہتے ہیں  
 (حَادٍ = تیز، فِي الْغَايَةِ = بغایت) +

جس مرض کی انتہاء ساتویں اور گیارہویں روز کے درمیان ہو، اسے "حَادٍ جِدًّا" کہتے ہیں  
 (حَادٍ جِدًّا = بہت تیز) +

جس مرض کی انتہاء چودھویں روز ہو، اسے "حَادٍ مُّطْلَقٌ" کہتے ہیں (حَادٍ مُّطْلَقٌ =  
 بلا قید تیز) +

جس مرض کی انتہاء سترہویں، بیسویں، اور چوبیسویں روز تک ہو، اسے "قَلِيلُ الْحِدَّةِ"  
 کہتے ہیں (قَلِيلُ الْحِدَّةِ = کم تیز) +

جس مرض کی انتہاء سینتیسویں روز تک ہو، اسے "حَادُّ الْمُرْمِنَاتِ" کہتے ہیں  
 (حَادُّ الْمُرْمِنَاتِ = امراضِ مُزْمِن میں سے تیز) +

جس مرض کی انتہاء چالیسویں روز یا اس کے بعد ہو، اسے "مُزْمِنٌ" کہتے ہیں

ہیں (مُزْمِنٌ = دیر پا) +

وكلما كان المرض فيها اقرب  
من المبتدأ والاعراض اسكن  
غذا ونامقويين للقوة وكلمما  
جعل المرض يالحظ في التزديد  
وياخذ الاعراض ايضاً في التزديد  
قللنا التغذية ثقة بما اسلفنا و  
تخفيفاً عن القوة وقت جهادها  
وعند المنتهى نلطف التدبير  
جلداً

امراض حادثہ میں مرض زمانہ ابتداء سے جس قدر زیادہ  
قریب ہوتا ہے، اور عوارض مرض میں جس قدر زیادہ سکون  
ہوتا ہے، اُسی قدر قوت کی تقویت کے خیال سے غذا زیادہ  
دی جاتی ہے۔ پھر جس قدر مرض زمانہ تیز میں آگے  
بڑھتا چلا جاتا ہے، اور عوارض مرض جس قدر بڑھتے چلے جاتے  
ہیں، اُسی قدر تغذیہ کو کم کرتے چلے جاتے ہیں، کیونکہ پچھلی  
غذاؤں پر (اور اُس قوت پر جو پچھلی غذاؤں سے ہم پیدا  
کر چکے ہیں) کافی بھروسہ ہوتا ہے کہ اب اگر ہم غذا کم کر دیں  
کہہ دینگے، تو قوت ہرگز کمزور نہ ہو سکے گی)؛ نیز اس وقت  
غذا کم کرنے کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ لڑنے اور مقابلہ کرنے  
کے وقت "قوت" ہلکی پھلکی رہے۔ پھر منتہا کے وقت نہایت  
ہلکی تدبیر میں اختیار کی جاتی ہیں (نہایت ہلکی غذا ایس دی جاتی ہیں

وكلما كان المرض احد وجع رانہ  
اقرب لطفنا التدبير اشد الا  
ان تعرض اسباب تمنعنا من ذلك  
كما سئل كراه في الكتاب الجزئية

اسی طرح مرض جس قدر زیادہ تیز، اور بحران جس قدر  
زیادہ قریب ہوا کرتا ہے، تدبیر میں اُسی قدر زیادہ لطافت  
اختیار کی جاتی ہے (یعنی اُسی قدر زیادہ ہلکی غذا ایس دی  
جاتی ہیں)؛ ہاں اگر ایسے اسباب پیش آجائیں جو اس  
اصول پر عمل کرنے سے روک دیں، تو وہ اور بات ہے،  
جیسا کہ ہم آئندہ "مجزئی کتابوں" (معالجات امراض جزئیا)  
میں ذکر کریں گے +

غذا کی دو وجہ انکاد  
خصوصیات

اب تک غذار کے جو احکام بتائے گئے ہیں، وہ غذار کی کمیت اور کیفیت (غذائیت) سے متعلق تھے۔  
لیکن کمیت اور کیفیت کے علاوہ غذار میں دو خصوصیات یا امتیازات اور بھی پائی جاتی ہیں: (۱) اس  
حفاظ سے کہ غذار سریع النفوذ ہے، یا بطی النفوذ؛ (۲) اس لحاظ سے کہ غذار سے جو خون پیدا ہوتا ہے، وہ رانیطہ (غذائیت)  
ہے، یا رقیق۔ چنانچہ اب شیخ غذار کے احکام انہی دونوں امور کے لحاظ سے بیان فرماتے ہیں:

والغذاء من جهة ما يعتد به  
اس لحاظ سے کہ غذار جزو بدن بنتی ہے، اور اس سے

فصلان الخمر وھما سعة النفوذ  
کمال الخمر و بطوء النفوذ کمال الشواء و خصوصیات اور بھی پائی جاتی ہیں، (یا: غذار کے متعلق دو بحثیں  
والقلا یا و ایضاً تخن قوام مای تولد اور بھی ہیں، چنانچہ ایک خصوصیت یا امتیاز تو یہ ہے کہ آیا  
منہ من الدم و استمساکہ کما یکون من حال وہ غذار سریع النفوذ ہے، جیسے شراب، یا بطی النفوذ، جیسے  
غذا لحم الخنازیر و العجا جیل و قرۃ کباب، قلبیہ، اور دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس غذار سے  
و سراعۃ تحللہ کما یکون من حال الغذاء جو خون پیدا ہوگا، آیا وہ غلیظ القوم اور لزج (لبدار) ہے  
الکائن من الشراب و من التین جیسے سورا اور بچترے کے گوشت کی غذائیں، یا رقیق اور بہ سرعت  
تحلیل ہونے والا، جیسے شراب اور انجیر کی غذائیں +

انجیر سے جو خون پیدا ہوتا ہے، اگرچہ وہ دوسرے فواکہ کے خون سے غلیظ ہوتا ہے، لیکن گوشت سے  
جو خون پیدا ہوتا ہے، اس کے مقابلہ میں یہ رقیق اور سریع التحلل ہی ہوتا ہے۔ گیلانی +

و نحن نحتاج الى الغذاء السريع النفوذ  
چنانچہ غذا سریع النفوذ کی ضرورت ہیں اس  
اذا اردنا ان نتدارک سقوط القوة  
وقت پڑا کرتی ہے، جبکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ قوت حیوانیہ  
الحیوانیۃ و ننعشها و لمر تک المدة  
جڑصال ہو رہی ہے، اور غذار بطی النفوذ کے ہضم کرنے کی  
و القوة تقی یرایک هضم الغذاء  
نہ بدن میں قوت ہے، اور نہ اتنی صحت اس لئے (جلد سے جلد)  
قوت کو برا نگینہ کیا جائے، اور جہاں تک ممکن ہو، اس ضعف  
البطی الھضم  
و نا توانی کا تدارک عمل میں لایا جائے +

و نحن نتوقی الغذاء السريع الھضم  
اس کے برعکس غذار سریع النفوذ سے پرہیز کرانے  
ان اتفق ان سبق غذاء بطی الھضم  
کی ضرورت ہیں اس وقت لاحق ہوا کرتی ہے، جبکہ مریض نے  
یفخاف ان یختلط به فیصیر علی النحو  
اتفاقاً غذار بطی النفوذ پہلے کھائی ہے۔ ایسی حالت میں اگر  
الذی سبق منا بیا نہ  
سریع النفوذ غذا کھلا دی جائے، تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ

دو نوں غذا میں ملکر کہیں وہ صورت نہ پیدا کر دیں، جسے ہم  
پہلے بیان کر چکے ہیں کہ غذار سریع النفوذ ایسی حالت میں خود  
بھی فاسد ہو جاتی ہے، اور دوسری غذا کو بھی فاسد  
کر دیتی ہے +

و نحن نتوقی الغلیظ عند اتقائنا  
اسی طرح غذا غلیظ سے اس وقت پرہیز کیا

حدوث السدد جاتا ہے، جبکہ سدوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے +  
 لکن انوثر الغذاء القوی التغذیۃ لیکن غذا اقوی التغذیۃ یہ بطبی النقصہ اس  
 البطی الہضم لمن اسرانا ان تقویہ وقت اختیار کی جاتی ہے۔ جبکہ اس شخص کو قوی کرنا چاہتے،  
 ونھیئہ للریاضات القویۃ اور اسے قوی ریاضتوں کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں (جیسا کہ  
 پہلوانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جو ہزاروں ڈنڈ اور پھکیاں  
 روزانہ لگایا کرتے ہیں) +

یہاں "غذاء قوی التغذیۃ" سے مراد غذا غلیظہ ہے، کیونکہ غذا غلیظہ ہی قوی التغذیۃ ہو سکتی ہے۔ گیلانی +  
 ونوثر الغذاء المسخيف لمن يعرض غذا المسخيف (سراقیق) ان لوگوں کے لئے  
 لہ تکاثف المسام سر یعاً اختیار کی جاتی ہے، جن کے بدن کے مسامات میں بہت جلد  
 تکاثف عارض ہو جایا کرتا ہے +

مراتب غذا بالمحافظ اغذیہ کی لطافت و غلظت میں گنا ہے تندرستوں کا محافظ کیا جاتا ہے، اور گنا ہے بیماروں کا۔  
 لطافت و غلظت کیونکہ ایک غذا تندرستوں کے محافظ سے اگر لطیف اور زود ہضم ہوتی ہے، تو مرض کی  
 حالت میں وہ معدہ پر بوجھل بن جاتی ہے۔ اس لئے غذا کی لطافت و غلظت میں دونوں کا الگ الگ محافظ  
 کیا جاتا ہے، جو ذیل کی تفصیل سے واضح ہو جائیگا:

مذکورہ بالا بیان سے یہ واضح طور پر مفہوم ہوتا ہے کہ غذا کی تین قسمیں ہیں: لطیف — غلیظ —  
 متوسط، یا معتدل +

ذیل میں غذا لطیف کے تینوں مدارج اور متوسط اور غلیظ کی مثالیں درج ہیں:

(۱) لطیف مطلق، تندرستوں کے محافظ سے، مثلاً بھیتڑ کے پائے (اکارخ)، اور بکری کے  
 بچہ کا گوشت؛ اور مریضوں کے محافظ سے، مثلاً مزورات اور چوزوں کے اطراف (باز داوڑا ٹانگیں) +

(۲) لطیف چلتا، تندرستوں کے محافظ سے، مثلاً مرغیاں، اور بکری کے بچوں کے اگلے  
 پچھلے دست؛ اور مریضوں کے محافظ سے، مثلاً چوزوں کے شوربے اور گاڑھا مارا شیر +

(۳) لطیف فی الغایۃ القصوی، تندرستوں کے محافظ سے، مثلاً مرغیوں کے شوربے  
 اور چوزوں کے اطراف (باز داوڑا ٹانگیں)؛ اور مریضوں کے محافظ سے، مثلاً جلاب (شربت گل)  
 اور مارا شیر +

غذا متوسط، تندرستوں کے محافظ سے، مثلاً بچھڑے اور کسلا بھیتڑ کا گوشت، اور



کہ کونسی دوا کس وقت اختیار کی جائے +

ان کے علاوہ یہاں اور بھی چند قوانین ہیں، جن کی حاجت علاج بالمدوار میں پڑا کرتی ہے : اگرچہ شیخ نے ان کا ذکر اس وجہ سے نہیں کیا ہے کہ بنیادی قوانین وہی تین ہیں :

(۱) دوا کس راستہ سے بدن کے اندر پہنچائی جائے، کہ وہ جلد سے جلد اعضا تک پہنچکر اپنا اثر دکھائیں ؟ مثلاً جلد کی راہ، منہ کی راہ، مہرہ کی راہ، و سلع ہذا القیاس +

(۲) دوا کی کونسی ہیئت اختیار کی جائے ؟ مثلاً گولیوں کی شکل، جو شانہ خیسانہ کی شکل، یا لعوق کی شکل . چنانچہ بطور مثال کے کھانسی اور نزلہ کو لیا جائے، تو اس میں لعوق کی شکل بہت انسب ہو ا کرتی ہے +

(۳) دوا مفرد اختیار کی جائے، یا مرکب ؟ کیونکہ بعض اوقات دوائے مفرد سے غرض مطلوب حاصل نہیں ہو ا کرتی ہے . اس لئے اس غرض کے مطابق دوسری دوائیں شامل کرنی پڑتی ہیں +

(۴) دوا نئی استعمال کی جائے، یا پرانی ؟ کیونکہ بعض دوائیں چرانی ہونے پر ہی قابل استعمال ہو ا کرتی ہیں، اور بعض دوائیں چرانی ہو کر ضعیف و بے اثر ہو جا کر تھکتی ہیں +

(۵) کس جوہر کی دوا استعمال کی جائے ؟ یعنی اگر مثلاً تعدیل مزاج کیلئے دو دوائیں متساوی قوت کی ہوں، تو ان دو میں سے جس دوا کا جوہر طبیعت اور حیات کے لئے زیادہ مناسب ہو، مثلاً ان دونوں میں سے جو غرض جو دار ہو، اسی کو اختیار کرنا چاہئے + (گیلانی، ملخصاً)

اما اختیار کیفیت الدواء علی الاطلاق قانون اول  
فانما یھتدی الیہ بالوقوف علی (اختیار کیفیت) چنانچہ (بلا تحفیس درجہ) دوا کی "مطلق کیفیت"  
نوع المرض فانہ اذا عرف کیفیتہ ہے، جبکہ مرض کی نوعیت و حقیقت معلوم ہو؛ کیونکہ جب مرض  
المرض وجب ان یختار من الدواء کی کیفیت اور طبیعت (از قبیل حرارت و برودت وغیرہ) معلوم  
ما یضادہ فی کیفیتہ فان المرض ہو جاتی ہے، تو اس وقت لازمی طور پر ایسی دوا کا انتخاب کرنا  
یعالج بالصد والصحة تحفظ پڑتا ہے، جس کی کیفیت اور طبیعت کیفیت مرض کی ضد ہو  
بالشکل (یعنی جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض مثلاً حار ہے، تو دوا  
بارد کا انتخاب کرنا اصولاً ضروری ہو جاتا ہے)؛ کیونکہ مرض  
کا علاج "بالضد" ہی کیا جاتا ہے، اور صحت کی حفاظت  
"بالمثل" +



یعنی مرض کے علاج میں ”مُضَادَّ“ اور مخالف چیزیں استعمال کی جاتی ہیں، اور صحت کی حفاظت میں ”مُشَابِه“ اور مناسب چیزیں، جن میں کوئی کیفیت غالب نہ ہو، جو بدن میں داخل ہو کر انقلاب عظیم اور تغیر شدید پیدا کر دیں (بِالضَّدِّ = مضاد چیزوں سے + بِالْمِثْلِ = مشابہ چیزوں سے) +

**حفظ صحت بِالْمِثْلِ کی بحث** علامہ گیلانی فرماتے ہیں: متقدمین کا قول ہے کہ صحت کی حفاظت مِثْل رہیم (شکل، مشابہ) سے کی جاتی ہے، اور مرض کا علاج ضَدِّ (مخالف) سے +

متقدمین کے اس اصول پر اس طرح اعتراض کیا گیا ہے کہ ”وہ تندرست انسان، جو قدرتنا محروم المزاج ہو، وہ گرم چیزوں سے ضرر پاتا ہے، اور ٹھنڈی چیزوں سے نفع؛ حالانکہ سابق اصول کے مطابق گرم مزاجوں کے لئے گرم چیزیں، ہم شکل اور مِثْل ہیں، اور حفاظت صحت کے لئے مِثْل ہی کا استعمال کرنا ضروری ہے“

اس اعتراض کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ ”حفاظت صحت کے لئے ایسے تدابیر کا اختیار کرنا ضروری ہے، جس سے وہ اپنی حالت پر قائم رہے، اور وہ سابقہ کیفیت سے منحرف نہ ہو جائے۔ اس اصول کے ماتحت ایک محروم المزاج تندرست انسان کی غذا ایسی ہونی چاہئے کہ وہ غذاء حقیقی اور جزو بدن ہونے پر بدن کو سابق حالت سے زیادہ گرم نہ بنائے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ محروم المزاج انسان کی غذا اسی قسم کی ہونی چاہئے، جسے ہم لوگ غذاء باردا کہا کرتے ہیں، مثلاً کدو، پالک وغیرہ کی ترکاریاں، بودراصل غذاء عظمیٰ ہیں۔ ورنہ غذاء حقیقی تو وہ ہے جو انضمام کے تمام مدارج طے کر نیچے بعد جزو بدن اور بدل یا تحلیل ہو جاتا ہے (لِمَصْنَع) +

اس بیان سے یہ ظاہر ہے کہ اگر غذاء عربی کا کاٹھا کیا جائے، تو ہمارا اصول تغذیہ یہ ہوگا کہ معتدل المزاج انسان کو معتدل غذائیں دی جائیں گی، محروم المزاجوں کو باردا غذائیں، اور مبرود المزاجوں کو حار غذائیں +

**علامہ قرطبی فرماتے ہیں:** ”متقدمین کا یہ قول — صحت کی حفاظت مِثْل سے کی جاتی ہے — باوجود شہرت کے غلط ہے۔ اگر یہ اصول صحیح ہوتا، تو جوان تندرستوں، اور گرم مزاجوں کی صحت گرم اشیاء سے محفوظ رہتی، اور بوڑھے اور باردا المزاج لوگ سرد چیزوں سے نفع اٹھاتے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور خلاف تجربہ و مشاہدہ ہے“

**محا کملہ:** اگر تمام اقوال پر انصاف کی نظر ڈالی جائے، تو علامہ قرطبی کا اعتراض اپنی جگہ پر بہت معقول ہے۔ اور جب عمل درآد یہی ہے کہ باردا المزاجوں کو گرم غذائیں دی جاتی ہیں، اور حار المزاجوں کو باردا غذائیں، تو پھر اس میں اور علاج بالضد میں کیا فرق رہا؟ امراض بارداہ و حادہ میں بھی جس طرح مخالفت اور معنادووائیں دی جاتی ہیں، اسی طرح مبرود المزاج اور محروم المزاج کی صحت مضاد غذاؤں اور تدبیروں سے محفوظ رکھی جاتی ہے۔ اس صاف اور صریح عمل درآد کے ہوتے ہوئے تاویلات کی انجمن

میں پڑنا من کے لئے کوئی سودمند بات نہیں ہے +

علاج بالصناد کی صداقت پر قریشی نے چند شبہات پیش کئے ہیں:

(۱) گاسے دستوں کے مرض میں دست لائے جاتے، اور مسہلات استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور تے کے مرض میں تے لائی جاتی، اور مقیات استعمال کئے جاتے ہیں، جس سے یہ دونوں مرض اچھے ہو جاتے ہیں +  
جواب: اس اعتراض کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ دستوں کے مرض میں اگر دستوں سے فائدہ پہونچتا ہے، اور تے کے مرض میں اگر تے لانے سے فائدہ پہونچتا ہے، تو اس کی وجہ محض یہ ہوتی ہے کہ دست اور تے لانے سے وہ مواد بدن سے نکل جاتے ہیں، جو اسہال اور تے کے موجب ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ حقیقت میں امتلاء کا علاج استفراغ سے ہوا؛ اور یہ ظاہر ہے کہ استفراغ اور احتباس دونوں باہم متضاد ہیں +

(۲) حائے صفراء یہ ایک گرم مرض ہے، اور اس کا علاج "سقمونیا" سے کیا جاتا ہے، حالانکہ سقمونیا بھی ایک گرم دوا ہے۔ اسی طرح قورنج اطباء کے نزدیک ایک بار دمرض ہے، اور اس کے علاج میں گاسے "افیون" استعمال کی جاتی ہے، حالانکہ افیون کو اطباء بار دمرضی کہتے ہیں +  
جواب: صفراء یا بخاروں میں اگر سقمونیا سے فائدہ پہونچتا ہے، تو اس کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ سقمونیا کے عمل سے تشن صفراء دستوں کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ صفراء کا استفراغ "امتلاء صفراء" کا ضد ہے۔ اسی طرح قورنج کے درد میں اگر افیون استعمال کی جاتی ہے، تو محض اس لئے کہ اس قورنج کے درد میں محض سکون پیدا ہو جاتا ہے؛ افیون مد اصل حقیقی مرض کا علاج نہیں ہے +

واما تقدیر کمیته من الوجہین [قانون دوم] بلحاظ وزن اور بلحاظ درجہ دوار کی کمیست  
جميعاً فيعرف على سبيل الحدس [اختیار کیت کا قانون] اختیار کرنے کا قانون اُسی وقت رہبری کر سکتا  
الصناعی من طبیعة العضو ومن ہے، جبکہ فنی فراست و دانشوری سے طبیب کو عضو کی طبیعت  
مقدار المرض ومن الاشياء کا علم ہو جائے، مرض کی مقدار کا پتہ چل جائے، اور ان اشیا  
التي تدل بموافقتهما وملائمتهما کا علم ہو جائے، جسکی مناسبت (اور مخالفت) اس قانون میں  
التي هي الجنس والسن والعادة رہنمائی کیا کرتی ہے (اور جن کو اشياء ملائمہ کہتے ہیں) اور

۱۔ علامہ علاء الدین قرشی مولف موجز القانون و شرح قانون +

۲۔ یعنی یہ چیزیں گاسے مناسب حال ہوتی ہیں اور گاسے مخالف حال جس سے دوار کے وزن اور درجہ کے اختیار کرنے میں اثر پڑتا ہے، جیسا کہ ذیل کی تفصیل سے معلوم ہو جائیگا +

والفصل والبلد والصناعة والقوة والسختة

وہ چیزیں یہ ہیں :- مرلیض کس جنس سے ہے ؟ مثلاً وہ مرد ہے ، یا عورت ؟ — مرلیض کی عمر کیا ہے ؟ — مرلیض کے عادات کیسے ہیں ؟ — موسم کیسا ہے ؟ (مثلاً سردیوں کا موسم ہے ، یا گرمیوں کا ؟) — مرلیض کس ملک سے تعلق رکھتا ہے ؟ — مرلیض کا پیشہ کیا ہے ؟ (مثلاً وہ لوہار کا سا پیشہ رکھتا ہے ، یا دھویوں جیسا ؟) — مرلیض کی تولد کیسے ہیں ؟ (ایا وہ کمزور و ناتواں ہے ، یا قوی ؟) — مرلیض کا سمنہ (جسمانی فربہ) کیسا ہے ؟ (ایا وہ لاغر ہے ، یا فربہ ؟) — اُس وقت ہمارے کیا حالت کیسی ہے ؟ — سابقہ تدابیر کس قسم کے گزر چکے ہیں ؟ — مرض اپنے اوقات میں سے کس وقت میں ہے ؟ — بخران کتنا دور ہے ، اور کب تک اُسکے ہونے کی توقع ہے ؟)

ومعرفة طبيعة العضو يتضمن معرفة امورا رابعة مزاج العضو وخلقه ووضع وقوته

چنانچہ عضو کی طبیعت پہچاننے کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں چار چیزوں کا علم ہو :- عضو کا مزاج کیا ہے ؟ — اُس کی خلقت (ساخت) کیسی ہے ؟ — اُس کی وضع کیا ہے ؟ (یعنی وہ کہاں واقع ہے ؟) — اُس کی قوت کیسی ہے ؟

اما مزاج العضو فانه اذا عرف مزاجه الطبيع وعرف مزاجه المرضي عرف بالحدس انه كم بَعْدًا عن مزاجه الطبيع فيعرف مقدرا ما يردّه اليه

(الف) عضو کا مزاج : جب عضو مرلیض کا طبعی اور اصلی مزاج معلوم ہو جاتا ہے ، اور اس کے بعد یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا مرضی مزاج کیا ہے ، (جو مرض کی وجہ سے اس عضو میں لاحق ہو گیا ہے) ، تو طبیب اپنی فراست سے یہ معلوم کر لیتا ہے کہ وہ عضو اپنے طبعی مزاج سے کتنا ہٹ گیا ہے ۔ اس کے بعد اُسے اسکا صحیح اندازہ مل جاتا ہے کہ دوا کی کتنی مقدار اس مزاج کو لوٹا سکتی ہے ۔

مثال : اسکی مثال یہ ہے کہ عضو کا اصلی مزاج

مثالہ ان کا ان مزاج اصبعی باردا

والمرض حاراً فقد بعد عن مزاجه بعداً كثيراً فيحتاج الى تبريد كثير وان كان كلاهما حارين كفي الخطب فيه تبريد يسير

(مزاج صحیح) بارو ہو، اور اس میں مرض حار لاحق ہو جائے، تو سمجھ لو کہ عضو کا ذاتی مزاج بہت دور ہٹ گیا ہے یعنی اصلی مزاج باسرد تھا، جو حار ہوا گیا ہے۔ حالانکہ حرارتِ قندِ برودت ہے، اور ضد کا تسلط اُسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ وہ قوی ہو۔ ایسی حالت میں لازمی طور پر تبرید قوی کی ضرورت ہوگی (تا کہ اس کے عل سے حرارتِ قویہ کا قلع مٹے ہو سکے)۔ اس کے برعکس اگر عضو کا اصلی مزاج بھی گرم ہی ہو، اور اس میں مرض بھی گرم ہی لاحق ہو تو (سمجھنا چاہئے کہ وہ عضو اصلی مزاج سے زیادہ دور نہیں ہٹا ہے، اور ایسی حالت میں معمولی تبرید سے بھی کام چل سکتا ہے +

کیونکہ مثلاً جو عضو خود ہی گرم ہے، اس کی حرارت بڑھنے کے لئے معمولی حرارت بھی کافی ہو سکتی ہے +

واما من خلقة العضو فقد قلنا (ب) عضو کی خلقت، عضو کی خلقت کے ان الخلقۃ علی کم معنی تشتمل بارہ میں ہم پہلے ہی (بحث تقسیم امراض میں) بتا چکے ہیں فتامل من هناك کہ "خلقت" کے مفہوم میں کتنی باتیں شامل ہیں، اس کے متعلق تمحیص وہیں غور کرنا چاہئے +

امراض کی تقسیم میں بتایا گیا ہے کہ "امراض خلقت" کی چار قسمیں ہیں: امراض شکل — امراض مجاری — امراض تجادیف — امراض صفائح (امراض بطور)۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلقت کے مفہوم میں چار باتیں داخل ہیں: شکل — مجاری — تجادیف — بطور +

ثم اعلم ان من الاعضاء ما هو في خلقته سهل المنفذ وفي داخله اعضاء في خلقته اس قسم کی ہوتی ہے کہ ان میں مواد کا اوفی خارجہ موضع خال فیندفع نفوذ کرنا آسان ہوتا ہے، اور ان کے برابر اور اندر کی طرف عند الفضل بدواء لطیف معتدل فصائیس (خالی مقامات) ہوتی ہیں؛ اس وجہ سے ان اعضاء کے فضلات محض ہلکی اور معمولی دواؤں سے خارج ہو جاتے ہیں +

ومنہا مالیس کن لک یفتا ج	مٹے ہذا بعض اعضاء میں یہ باتیں نہیں ہوتی ہیں، اس لئے ان
الی دواء قوی	میں زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت پڑا کرتی ہے +
وکن لک بعضہا متخلخل وبعضہا	اسی طرح بعض اعضاء خلطہ متخلخل (پولے) ہوا کرتے
متکاثف والمتخلخل یکفیه الدواء	ہیں، اور بعض متکاثف (ٹھوس)، متخلخل اعضاء کے لئے
اللطیف والکثیف یحتاج الی	ہلکی دوائیں کافی ہوا کرتی ہیں، اور ٹھوس اعضاء کے لئے
دواء قوی	قوی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے +
فاکثر لا اعضاء حاجۃ الی الدواء	چنانچہ (اگر بلحاظ حاجت و ضرورت کے دیکھا جائے)
القوی مالیس له تجویف ولا من	تو) قوی دوا کے سب سے زیادہ حاجت مند وہ اعضاء ہیں،
احدا الجانبین ولا فضاء ثم الذی	جن میں کوئی بھی تجویف اور فضاء نہ ہو — نہ اندر کی طرف،
له ذلک من جانب واحد ثم الذی	اور نہ باہر کی طرف؛ اسکے بعد وہ اعضاء ہیں، جن میں محض
له فضاء من الجانبین لکنہ ملئ	ایک جانب کوئی تجویف ہو، اسکے بعد وہ اعضاء ہیں، جن
کثیف کالکلیۃ ثم الذی له تجویف	میں دونوں جانب تجویف ہو، لیکن بلحاظ ساخت کے ٹھوس اور
من الجانبین وهو سخیف کالریۃ	کثیف ہوں، مثلاً گردے؛ اسکے بعد وہ اعضاء ہیں، جن میں
واما من وضع العضو والوضع یقتضی	دونوں جانب تجویف ہو، اور انکی ساخت متخلخل ہو جیسے پیچیرے
کما تعلم اما موضعاً واما مشارکۃ	(ج) عضو کی وضع؛ عضو کی وضع میں، جیسا کہ
فالانتفاع بہ من علم	تمہیں معلوم ہے، دو باتیں شریک ہیں؛ موضع اور مشارکت +
المشارکۃ اخصہ باختیارک جہۃ	اعضاء کی مشارکت کے علم سے طبیب جو فوائد اور منافع
جذب الدواء واما لہ الیہ	حاصل کر سکتا ہے، ان میں سے مخصوص ترین (اور قابل ذکر) فائدہ
مثالہ انہ اذا کانت المادۃ فی	یہ ہے کہ طبیب اس علم کی مدد سے وہ راستہ اختیار کرے،
حدبۃ الکبد استفرغتها بالبول	جدہر دوا کے ذریعہ مواد کا جذب و امالہ بہ آسانی ہو سکے +
وان کانت فی تغیر الکبد استفرغتها	مثال :- اسکی مثال یہ ہے کہ اگر مادہ جگر کے محدب
بالاسہال لان حدبۃ الکبد مشارکۃ	میں ہو، تو اس کا استفرغ پشاب کی راہ کرنا چاہئے، اور اگر
لا اعضاء البول تغیرها مشارکۃ للاعضاء	جگر کے مقعر حصہ میں ہو، تو اس کا استفرغ دستوں کی راہ؛
	اس لئے کہ جگر کا محدب حصہ اعضاء بول سے شرکت اور لگاؤ رکھتا
	ہے، اور جگر کا مقعر حصہ آنتوں سے +

واما الانتفاع به من جهة علم الوضع  
فمن وجوه ثلثة  
اعضائے کے مقام اور محل وقوع کے علم سے طبیب تین  
طور پر فوائد حاصل کرتا ہے :

اول : اعضائے کے قرب و بعد سے : چنانچہ جو اعضا  
قرب یا مثل المعلة وصلت الیه  
الادویۃ المعتدلة وفعلت فیہ  
وان کان بعیداً کالریۃ فان الادویۃ  
المعتدلة تفسد قواہا قبل الوصول  
الیہا فاحتاج الی ان یزاد فی قواہا  
والعضو القریب الذی یلقاہ الدواء  
یحجب ان یکون قوۃ الدواء بالقدر  
المقابل للعلة  
ان میں زیادہ قوی دواؤں کی ضرورت پیش آتی ہے +  
اور جب اعضا راستے قریب ہوں کہ دوا ان کے ساتھ  
(برہاء راست) ملائی ہو سکے تو ایسی صورت میں دوا کی قوت  
تاثیر "مرض کی قوت کے برابر ہونی چاہئے +

کیونکہ دوا کی قوت مرض کی قوت سے زیادہ تو محض اس صورت میں اختیار کی جاتی ہے ، جبکہ بعد مسافت  
کی وجہ سے دوا کی قوت کے ٹوٹ جانے اور ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے +

وان کان بینہما بعداً وکون وھوذا  
یحتاج الی دواء فی ان ینفذ الیہ  
الی قوۃ غائضۃ فاحتاج ان یکون  
قوۃ الدواء اکثر من المحتاج الیہ  
مثل الحال فی اضمحلال عرق النساء  
وغیرہ  
اور اگر (اعضائے دوا سے اتنے قریب نہ ہوں ، بلکہ)  
دونوں کے درمیان کافی فاصلہ اور بعد مسافت ہو ، اور ظاہر  
ہے کہ ایسی صورت میں دوا عضو مآوف تک پہنچنے اور  
وہاں تک نفوذ کرنے کے لئے قوت نافذ کا کی محتاج اور  
ضرورت مند ہوگی (ورنہ اس قوت نافذہ کے بغیر وہ اتنی دور  
تک کیسے گھس سکیگی) ، اس وقت طبیب اس بات کا محتاج  
ہوگا کہ دوا کی قوت تاثیر اپنی ضرورت سے زیادہ رکھے (یعنی اپنی  
اُس حاجت اور ضرورت سے زیادہ رکھے ، جو نفس مرض کی قوت  
کے کاظم سے وہ تجویز کرے گا) ، چنانچہ عرق النساء جیسے امراض  
کے ضادوں میں یہی کیا جاتا ہے (کیونکہ عرق النساء کا مادہ جس  
عصب میں ہوتا ہے ، وہ جلد سے دور گہرائی میں گھسا ہوا ہے) +

اعضائے بعیدہ تک دوا کا اثر اس طرح پہنچتا ہے کہ دوائی اجزاء عروق میں سنجید ہو کر اور خون کے

ساتھ ملکہ عضو اؤت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ جس قدر جلد اور جس قدر زیادہ مقدار میں یہ اجزاء ان اعضاء تک پہنچنے کے، اسی قدر جلد ان کا اثر ظاہر ہوگا۔ اسی اصول کے ماتحت اب دواؤں کو بچکاریوں کے ذریعہ جلد، عضلات، اور عروق وغیرہ میں براہ راست پہنچایا کرتے ہیں +

والوجه الثاني ان يعرف ما الذي  
 ينبغي ان يخلط بالأدوية ليسرع  
 إيصالها إلى العضو كما يخلط  
 بأدوية أعضاء البول المدبرات  
 وبأدوية القلب المزعفران  
 دویم : (اعضاء اور امراض کے محل وقوع کے علم سے طبیب کو) یہ نفع پہنچتا ہے کہ اس علم کے بعد آسانی سے وہ یہ جان لیتا ہے کہ کس قسم کی چیزیں اس مرض کی دواؤں کے ساتھ ملائی جائیں، جس سے ان ادویہ کا اثر ان اعضاء و با دویۃ القلب المزعفران تک جلد پہنچ سکے۔ چنانچہ (جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض اعضاء بول میں ہے، تو) اعضاء بول کی دواؤں میں صلی ترعات شامل کر دی جاتی ہیں، اور (جب یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مرض قلب میں ہے، تو) ادویہ قلبیہ میں زعفران شامل کر دی جاتی ہے +

اس قول کی وضاحت اطباء کی زبان میں یہ ہے کہ صلی ترعات ادویہ اعضاء بول کے امراض میں انکی مخصوص ادویہ کے لئے جدت سرقہ اور رہتا بنکر ان کو اعضاء مزعفران تک جلد پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہیں، اور دوسری مثال میں مزعفران قلبی امراض کے لئے بدرد بنکر ان امراض کی مخصوص ادویہ کی قوتِ اخیر کو قلب تک پہنچانے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ زعفران ایک مفرح قلب دوا ہے، اور اس کو قلب کے ساتھ ذہبت خصوصیت اور نگاؤ ہے، اور قلب تک بہت جلد پہنچ جاتی ہے، اس لئے اپنے ساتھ دوسری دواؤں کو بھی لے جاتی ہے +

والوجه الثالث ان يعرف  
 جهة إيصال الدواء إليه مثلاً  
 انا اذا عرفنا ان القرحه في الأمعاء  
 السفلى وصلنا به بالحقنة او حل سنا  
 بانها في الأمعاء العليا وصلنا به  
 بالشرب  
 سویم : محل مرض کے علم سے طبیب کو تیسرا فائدہ یہ پہنچتا ہے کہ اس علم کے بعد اسے یہ آسانی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ عضو مرض تک دوا پہنچانے کا کون سا راستہ اختیار کیا جائے۔ مثلاً جب ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ قرحہ زیریں یا بخانی الأمعاء العليا وصلنا به بالشرب اس میں ہے، تو ہم اس کی دوائیں حقنہ کے ذریعہ دمبرز کی راہ) پہنچاتے ہیں، اور جب ہمیں یہ علم ہو جاتا ہے کہ قرحہ بالائی امعاء میں ہے، تو ہم اس کی دوائیں (منہ کی راہ)

پینے کی صورت میں پہنچاتے ہیں +

بعض اعضاء ایک راستہ سے قریب ہوتے ہیں، اور دوسرے راستہ سے دور؛ مثلاً مثانہ اور رحم۔ یہ اعضاء منہ سے دور ہیں، اور مجرایے بول اور جمل سے قریب ہیں۔ چنانچہ ادویہ مشردہ کا اثر ان اعضاء تک بہت بعید راستہ سے پہنچتا ہے، اور ادویہ فریوڈ کا منفذ قریب سے۔ یہی وجہ ہے کہ قرعہ مثانہ اور قرعہ رحم وغیرہ کی صورتوں میں پچکاریوں کا استعمال زیادہ مناسب اور موثر ثابت ہوا کرتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق کھانسی کی دوائیں بصورت نَعُوق وَّجُوب انسب ہوا کرتی ہیں، اور ہدایت کی جاتی ہے کہ گریباں منہ میں رکھی جائیں، اور دیر تک انکو چوسا جائے، اور نعوق کو شب و روز میں کئی بار ذرا ذرا چاٹا جائے +

وقد ینتفع بمراعاة الموضع والمشاركة معاً وذلك فيما ینبغی ان یفعله والمادة منصبة بتمامها الی العضو وما ینبغی ان یفعله والمادة بعد فی الا نصاب یعنی: اگر مادہ مرض کسی عضو میں پورے طور پر انصباب پاچکا ہو، تو طبیب کو کیا کرنا چاہئے؛ اور اگر مادہ مرض ابھی انصباب پارہا ہو، تو اس وقت اسے کیا تدبیر اختیار کرنی چاہئے +

حتی ان کانت فی الانصاب بعد جذبناھا من موضعها بعد مراعاة شرائط السابعة حتی ان کانت فی الانصاب بعد جذبناھا من موضعها بعد مراعاة شرائط السابعة (۱) جب مادہ انصباب پارہا ہو چنانچہ جب دوسری صورت ہوتی ہے۔ یعنی مادہ مرض انصباب پارہا ہوتا ہے تو طبیب اس مقام سے مادہ مرض کو دوسرے مشارک اعضاء کی طرف (جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس وقت وہ چار شرطوں کا خیال رکھتا ہے:

احدھا مخالفة الجهة كما یجذب من الیمین الی الیسار ومن فوق الی تحت اول: جذب مادہ اور مالہ کی پہلی شرط یہ ہے کہ جھٹ اور رخ کی مخالفت کا لحاظ کیا جائے (یعنی مادہ مرض کا بدھ رخ ہو، اُس کے خلاف جانب اُسے پھیر دیا جائے)۔ چنانچہ دائیں جانب کا مادہ بائیں جانب اور بالائی جانب کا مادہ زیرین جانب جذب کیا جاتا ہے +

لہٰذا وہ ہزارا وقہ وہ دوائیں جو پچکاری کے ذریعہ پہنچائی جائیں +



والثانية مراعاة المشراكة كما  
يجبس الطمث بوضع المحاجم مشاركت باہمی کا لحاظ کیا جائے (یعنی جس عضو کی طرف  
علی التدا بین جذبا الى الشريك مادہ کو جذب کرنا ہے، اور جس عضو سے جذب کرنا ہے، دونوں  
کے درمیان اس قسم کی مشارکت اور تعلق ہونا چاہئے کہ مادہ کا  
انجذاب ہر آسانی ہو سکے) چنانچہ حیض کو بند کرنے کیلئے چھاتیوں  
پر اس مقصد سے سنگمیاں (مخاجم) کچھوائی جاتی ہیں کہ (رحم سے)  
ایک شریک عضو کی طرف خون منجذب اور مائل ہو جائے +

والثالثة مراعاة المحاذاة كما  
يفصد في علل الكبد من الباسليق محاذات اور مقابلہ کا لحاظ کیا جائے (یعنی دونوں اعضا  
الایمن وفي علل الطحال من کے درمیان محاذات اور مقابلہ ہو)، چنانچہ امراض جگر میں داییں  
الباسليق الایسر باسلیق کی فصد کھولی جاتی ہے، اور امراض طحال میں بائیں باسلیق کی +

تحقیق نے اب اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ داییں اور بائیں باسلیق کو جگر اور طحال کے ساتھ  
کوئی ایسی خصوصیت نہیں ہے کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جائے۔ اسکے بعد اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ دوسری  
شرط کی موجودگی میں اس تیسری شرط کی ضرورت بھی باقی رہتی ہے، یا نہیں؟

والرابعة مراعاة التباعد في ذلك  
لئلا يكون المجذب اليه قريبا تباعد (دوری) کا لحاظ کیا جائے؛ یعنی یہ کہ مجذب ایسہ  
جدا من المجذب وب منہ مجذب منہ سے بہت ہی قریب نہ ہو +

مَجْذُوبٌ اِلَيْهِ = جدھر مادہ جذب کیا گیا ہے۔ مَجْذُوبٌ مِنْهُ = جس عضو سے دوسرے  
کی طرف مادہ کو پھیرا گیا ہے +

جذب و امالہ کی دوسری شرطیں گیلانی فرماتے ہیں کہ اس مقام پر لوگ اور بھی چند شرطوں کا ذکر کیا کرتے ہیں :-

(۱) جذب و امالہ سے پہلے مواد کی توجہ اپنے طبعی مخرج کی طرف نہ ہو، اور اگر اُس کی توجہ پہلے سے مخرج  
طبعی کی طرف ہو، تو دوسری طرف جذب کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے +

(۲) مخرج طبعی کی طرف اگر مادہ کو متوجہ کرنے میں ضرر کا اندیشہ ہو، تو اسے دوسری طرف پھیر دیا جائے +

(۳) فصد وغیرہ کے ذریعہ کسی عضو سے مواد کے خارج کرنے میں اگر یہ اندیشہ ہو کہ انصباب مادہ کی وجہ  
سے یہاں کوئی بڑی آفت پیدا ہو جائے گی، تو اس عضو کی طرف مادہ کا امالہ نہ کیا جائے +

(۴) کسی عضو شریف کی طرف، یا ایسے عضو کی طرف مادہ کا امالہ نہ کیا جائے، جس میں قوت برداشت تھوڑی ہو۔  
(۵) اگر یہ صورت ہو کہ امالہ کی وجہ سے مادہ کسی عضو پر گزر گیا، اور اس "عبور مادہ" سے کسی آفت کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، تو امالہ نہ کرنا چاہیے +

(۶) جس عضو سے مادہ کو دوسری طرف پھیرنا مقصود ہے، امالہ میں کوئی ایسی صورت اختیار کرنی چاہیے کہ بدن کے مواد کا گذر اسی عضو کی طرف سے ہو، اور اسی راستہ سے مادہ کو چلنا پڑے +  
(۷) کسی عضو بے ہیکہ کی طرف مادہ کا امالہ نہ کرنا چاہیے +  
(۸) بدن میں، یا عضو مجذوب منہ میں، غیر معمولی استلار کی زیادتی نہ ہو، کہ امالہ کے بعد دوسرے مواد (دھرا کر مزید آفت) ڈھالیں +

(۹) عضو مجذوب الہ میں انصباب مادہ کی پہلے ہی سے بہت زیادہ قابلیت نہ ہو، ورنہ دھرا کر کیا گیا ناقابل برداشت طور پر مادہ چلا آئیگا +

(۱۰) مجذوب منہ میں اگر پہلے سے درد ہو، تو تا وقتیکہ درد کی تسکین نہ کر لیں، جذب و امالہ کی جرات نہ کریں؛ ورنہ جذب و امالہ میں وقت واقع ہوگی +

**مترجم** ہاں اگر جذب و امالہ اسی مقصد سے کرنا ہو کہ اس عضو کا درد کم ہو جائے، جیسا کہ دوسری صورت میں پیشانی پر، اور بعض اعضاء کے درمیں بیرونی جلد پر ادویہ لہذا اس مقصد سے لگاتے ہیں کہ مادہ کا امالہ جلد کی طرف ہو جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے +

**جذب و امالہ کی صورتیں** مادہ مرض کو کسی عضو سے دوسرے عضو کی طرف پھرنے کی صورتیں متعدد ہیں:

(۱) مہل سے مادہ مرض آنتوں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے؛ (۲) درہول سے گردہ اور شانہ کی طرف؛ (۳) معرق اور دھک و ماش سے جلد کی طرف؛ (۴) متقی سے معدہ کی طرف؛ (۵) درحیض سے رحم کی طرف؛ (۶) ادویہ لازمہ و متوجہ سے مقام لذرع کی طرف، خواہ جلد میں لذرع پیدا کیا جائے، یا غشاء بلغمی وغیرہ میں۔ چنانچہ ضا و خردل (درائی کا لپ) اسکی ایک عام مثال ہے۔ اسی طرح ادویہ لہذا جب بطور ہلاس کے ناک میں داخل کی جاتی ہیں تو مواد کی توجہ ناک کی غشاء کی طرف ہو جاتی ہے؛ (۷) درم تفریح سے مقام ورم و قرصہ کی طرف؛ (۸) ریاضت سے عضو متراض کی طرف +

جذب و امالہ میں جتنے اسباب متوجہ ابھی بتائے گئے ہیں، سب میں مشترک طور پر یہ بات پائی جاتی ہے کہ اگرچہ گاہے دوسری حالت میں تسکین درد کے لئے پیشانی پر ادویہ لہذا اور ورم جگر وغیرہ کی صورت میں بیرون جلد پر امالہ مواد کی غرض سے ضا و خردل وغیرہ لگایا کرتے ہیں +

ہیں کہ ان اسباب سے اس عضو متعلق کی رگیں پھول جاتی ہیں، اور خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے +

واما اذا كانت المادة منصبة  
فینتفع بالامرين جميعاً من جهة انا  
اما ان ناخذها من العضو نفسه  
او ننقلها الى العضو القريب لمشارك  
وفخرجهامنه كما انفصل الصافن  
في علل الرحم والعرق الذي  
تحت اللسان في علاج ورم  
اللوزتين

(۲) جب مادہ  
انصباب پاچکا ہو  
انصباب پاچکا ہوتا ہے، تو دونوں باتوں سے  
(محل مرض کے علم سے، اور مشارکت باہمی کے علم سے) اس طرح  
فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، کہ گاہے ہم اس خاص عضو سے مادہ  
مرض کو لیکر خارج کرتے ہیں، اور گاہے ہم اسے کسی عضو قریب  
کی طرف، جسکو اس کے ساتھ کوئی باہمی شرکت بھی حاصل ہوتی  
ہے، منتقل کر کے خارج کرتے ہیں؛ جیسا کہ ہم امراض رحم  
میں صافن کی فصد کھولتے ہیں، اور یہ عضو قریب کی طرف مادہ  
کے منتقل کرنے کی مثال ہے) اور ورم نوزدین کے علاج میں  
اس رگ (درید تحت اللسان) کی فصد کھولتے ہیں جو زبان  
کے نیچے واقع ہے (یہ خاص عضو سے مادہ کے نکالنے کی مثال  
ہے) +

ومتى اسردت ان تجذب الے  
الخلاف فسلن افلا وجع العضو  
المجذب وب عنه وانظر حتى لا يكون  
المجانز على رئيس

شذرہ  
جب تم کسی مادہ کو مخالفت جانب جذب کرنا چاہو، تو  
پہلے تم عضو مجذب منہ کے در و کو ساکن کر لو، (بشرطیکہ اس میں  
در و موجود ہو)، اور یہ بھی دیکھ لو کہ جذبہ و مال کے وقت  
مادہ کا گذر کسی عضو رئیس پر تو نہ ہوگا +

واما الاستفاد من جهة قوة العضو  
فمن طرق ثلاثة

(د) عضو کی قوت؛ (طبیعت عضو کے مفہوم  
میں جو چار باتیں شامل ہیں، اُن میں سے "قوت" جو تھنی چیز  
ہے) عضو کی قوت کے علم سے (مقدار اور قوتِ دوار کے اختیار  
کرنے میں) طبیب تین طریقہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

احداها مراعاة الرياسة والمبدأ  
فان لا نغاطر على الاعضاء  
الرئيسة بلادوية التقوية ما  
امكن فلكون قد عممنا البدن

اول: عضو کی ریاست اور مبدء آیت کا لحاظ؛  
چنانچہ ہمارا اصول یہ ہے کہ حتی الامکان ہم قوی و دواؤں کے  
استعمال سے اعضائے رئیسہ کو خطرہ میں ڈالائیں کرتے؛  
اگر ہم ایسا کریں، تو سارے بدن میں ایک عام آفت برپا

کرنیکہ مرکب بن جائیں \*

بالضری

ولذلك لا تستفرغ من الدماغ  
والكبد ما يحتاجان تستفرغه  
منها دفعة واحدة ولا يبردهما  
تبريداً شديداً لئلا يبتدأ  
ضمناً الكبد بآفة محلبة لم  
تفعلها من قابضة السايح  
لحفظ القوة وكذلك فيما نسقيه  
أجلها واولى الأعضاء بهذا  
المراعاة القلب ثم الدماغ  
والكبد

یہی وجہ ہے کہ دماغ اور جگر سے جب کبھی ہیں ہتفرغ  
کرنے کی ضرورت دامنگیر ہوا کرتی ہے، تو ہم یک نخت ان کے  
مواد کے استفرغ کرنے کی جرأت نہیں کرتے بلکہ اس میں  
تدریج و آہستگی کا خیال رکھتے ہیں؛ اور نہ ان دونوں  
اعضائے رئیس میں شدید تبرید پہونچاتے ہیں بلکہ تبرید کی  
ضرورت کے وقت ممبرات شدیدہ کے ساتھ کچھ گرم دوائیں  
بھی ملا لیا کرتے ہیں۔ اور جب ہم جگر پر محلل دواؤں کا  
بطور ضاد کے استعمال کرتے ہیں، تو محلل دواؤں کے ساتھ  
ہم کچھ قابض اور خوشبودار دوائیں ملا دیا کرتے ہیں؛ تاکہ  
ایسی قابض چیزیں جگر کی قوتوں کی حفاظت کر سکیں اور  
محلات کی کثرت سے جگر کی قوتیں تحلیل نہ ہو جائیں۔ اسی  
طرح جب ہم جگر کے لئے کوئی دوا رپلایا کرتے ہیں، تو اس  
میں بھی اسی مقصد کے لئے ایسا ہی کیا کرتے ہیں \*

اس رعایت کا سب سے زیادہ سختی قلب ہے، اس کے بعد دماغ، اور اس کے بعد جگر۔  
بڑے پھوڑوں سے یک نخت اگر بہت سی پیپ نکالی جاتی ہے، تو غیر معمولی طور پر ضعف لاحق ہو جاتا ہے۔  
اس سے ظاہر ہے کہ اعنائے رئیس سے دفعہ استفرغ کرنا کتنا مسفر ہوگا۔ اسی طرح استقائے زنی کی  
صورت میں پیٹ کا پانی یک نخت نکالنا مناسب سمجھا جاتا ہے \*

والطریق الثانی مراعاة الفعل  
المشترك للعضو وان لم یکن رئیساً  
مثل المعدة والریة ولذلك لا نسق  
فی الحمیات مع ضعف المعدة  
ماء بارداً شديداً البرد

دویم: عضو کے عام اور مشترک فعل کا  
محافظہ خواہ وہ عضو خود رئیس نہ ہو، جیسے معدہ اور شش، اور  
دونوں اگرچہ اعضائے رئیس میں داخل نہیں ہیں، مگر ان کے  
افعال سے سارا بدن متمتع اور مستفید ہوتا ہے، اس لئے ایسے  
آہم عضو کے کام کا خاص طور پر محافظہ رکھا جاتا ہے۔ یہی وجہ  
ہے کہ بخار کے ساتھ اگر ضعف معدہ شریک ہوتا ہے، تو باوجود  
ضرورت کے زیادہ ٹنڈ اپانی نہیں پلایا کرتے ہیں کیونکہ

اس وقت یہ خوف ہوتا ہے کہ کبھی ٹھنڈے پانی کی شدت تبرید سے معدہ کا ضعف اور زیادہ نہ بڑھ جائے +

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اعضاءے رئیس پر ۱۰ اور

(جبکہ اعضاءے شریفہ کہا جاتا ہے) تنہا مریضات کا استعمال

قوت حیات کے لئے سخت خطرناک ہے +

واعلم ان استعمال المرءات

على الرئيسة وما يتلوها صرفه

خطر جدا في الحياة

والطريق الثالث لمعالجة ذكاء الحس

فان الاعضاء التي الحس العصبية يجب يتوفى

استعمال الادوية الكيفية والاذعة والمؤذية

كالتيوعات وغيرها عليها يتوخى كي جمع ہے۔ وہ بوٹیاں جن میں تیز اور زہریلا دودھ ہو، مثلاً آکھ +

والادوية التي يتجاشى عن استعمالها

ثلاثة اصناف المحلات والمبردات بالقوة التي

لها كفيات مخالفة كالزنجار واسفید

الرصاص والنحاس المحرق وما

اشبهها

فهذا هو تفصيل اختيار الدواء

بحسب طبيعة العضو

واما مقدار المرض فان الذي يكون

مثلا حرارته العرضية شديدة

فيحتاج الى ان نطفها بدواءا شدا

تبريدا والذي برودته العرضية

شديدة فيحتاج الى ان نسخنها

بدواءا شدا تسخيننا واذ لم تكونا

قويتين اكتفيننا بدواءا اقل قوة

سودیم: عضو کی حس کی شدت: قلت کا لحاظ: چنانچہ

ذکی بحس اور عصبی اعضاء میں ایسی دواؤں سے گریز کرنا ضروری

ہے۔ جو ردی الکفیت، لذاع، اور موزی ہوں، مثلاً تیوعات وغیرہ

جن دواؤں کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے، وہ تین

قسم کی ہیں: (۱) محلات قویہ، (۲) مبردات قویہ، (۳)

لها کفیات مخالفة کالزنجار واسفید

(سمیات)، مثلاً زنگار، سفیدہ قلعی، تانبہ سوختہ، اور اسکی قسم

کی دوسری (زہریلی) چیزیں +

یہ تو قانون اختیار دوا کی وہ تفصیل تھی جس میں عضو

کی طبیعت کا لحاظ کیا جاتا ہے +

مقدار مرض (دوا کی مقدار کے اختیار کرنے

میں مرض کی مقدار کا پہلے سے لازمی طور پر اندازہ ہونا چاہیے)

چنانچہ جن امراض میں عارضی حرارت شدید ہوتی ہے، ان میں

اطفائے حرارت کے لئے ہمیں شدید مبردات کی حاجت ہوا کرتی

ہے؛ اور جن امراض میں عارضی برودت شدید ہوتی ہے، ان میں

تسخین کے لئے ہم شدید سخفات کے محتاج ہوتے ہیں؛ لیکن

جب حرارت و برودت میں اتنی شدت نہیں ہوتی ہے، تو

۱۔ محلات قویہ کی مثال شارمین قانون نے حاشا اور اذریون بتائی ہے، اور مبردات قویہ کی افیون +

اس سے ضعیف دواؤں پر ہم اکتفا کیا کرتے ہیں +

قانون سوئم (کیلائی فرماتے ہیں کہ ترتیب اوقات  
(قانون ترتیب قاعداہ) دوا میں زیادہ تر) مرض کے اوقات کا

واما من وقت المرض فبان تعرف ان المرض في اتي وقت من اوقاته مثلا الورم ان كان في الا ابتداء استعملنا عليه ما يدع وحلا وان كان في المنته استعملنا ما يحلل وحده واما فيما بين ذلك فنخلطها جميعا

محافظ کیا جاتا ہے) قانون علاج میں اوقات مرض سے امداد لینے کی صورت یہ ہے کہ مثلاً یہ معلوم کریں کہ مرض اپنے اوقات (اوقات چہارگانہ) میں سے کس وقت میں ہے؟ مثال کے طور پر ورم کو بیچے؛ چنانچہ جب ورم زمانہ ابتداء میں ہوتا ہے تو ہم فقط سرد ادیغ استعمال کرتے ہیں، اور جب وہ زمانہ انتہا میں ہوتا ہے، تو ہم فقط محلیلات استعمال کرتے ہیں اور دونوں زمانوں کے درمیان ہم دونوں قسم کی دواؤں کو ملا کر استعمال کرتے ہیں (اسی طرح ہم سارے امراض میں مختلف اوقات کا محافظ کرتے ہیں، اور انہی اوقات کے محافظ سے مختلف تدابیر عمل میں لاتے ہیں) +

وان كان المرض حاداً في الا ابتداء لطفنا التدبير تلطيفاً معتدلاً وان كان الى المنته بالعنا في تلطيف برتے ہیں مثلاً غذاؤں میں بہت زیادہ لطافت کی پابندی نہیں کراتے ہیں؛ لیکن جب مرض عاذ زمانہ انتہا کے قریب ہوتا ہے، تو تدبیر کی تلطیف میں ہم زیادتی کر دیتے ہیں (حتیٰ کہ غذا کو ترک بھی کر دیتے ہیں) +

وان كان من المرض من تلطف في الا ابتداء ذلك التلطف و لطفنا تلطيفاً معتدلاً عند الانتهاء على ان كثيرا من الامراض المزمنة غير الحميات يخلها التدبير الملطف

اور جب مرض گھرنے میں ہوتا ہے، تو زمانہ ابتداء میں مرض عاذ کی طرح تلطیف نہیں برتی جاتی ہے؛ ہاں انتہا کے قریب اوسط درجہ کی تلطیف اختیار کی جاتی ہے +

علاوہ ازیں حیات کے ماسوا بہت سے امراض مزمنہ محض تدبیر کی لطافت سے (تلطیف غذا سے) تحلیل ہو جایا کرتے ہیں +

والیضا ان كان المرض كثيرا لمادة على هذا جب کسی مرض میں مادہ کی کثرت، اور  
 حاجتها استفراغاً في الاستلاء ہیجان میں شدت ہوا کرتی ہے، تو ابتداء ہی میں، بلا انتظار  
 ولم ينظر الى النجس وان كان معدلاً نفج، ہم استفراغ کر دیتے ہیں؛ اور جب مادہ کی مقدار  
 النجسنا ثم استفراغاً اوسط درجہ کی ہوتی ہے، تو (حسب اصول مقررہ) نفج دینے کے  
 بعد استفراغ کیا کرتے ہیں؟

واما الاستدلال من الاشياء اشياء ملائمہ اب رہی وہ چیزیں جو قانون مقدار دوا میں  
 التي تدل بملائمتها فهو سهل اپنی مناسبت (اور مخالفت) سے رہبری کرتی ہیں، وہ تمہارے  
 عليك تعرفه لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ اسے تم جانتے ہو۔

اشياء ملائمہ کی فہرست پہلے گزر چکی ہے، یعنی جنس، عمر، عادت، موسم، ملک، پیشہ، قوت، سکنہ، ہوا؛  
 ان سب چیزوں سے مقدار دوا میں جو اثر پڑ سکتا ہے، اس کا مختصر ذیل میں بطور مثال کے ذکر کیا جاتا ہے۔  
 جنس: عورتوں کو مردوں کی نسبت ہلکی اور تقوڑی مقدار میں دوا دیجاتی ہے۔

عمر: بچوں کو جوانوں کی نسبت دوا ہلکی اور تقوڑی مقدار میں دی جاتی ہے۔  
 عادت: اگر کوئی شخص کسی دوا کا عادی ہو، مثلاً انیون، بھنگ، سنکھیا وغیرہ، تو اس دوا کی  
 تقوڑی مقدار سے کچھ اثر نہیں ہوتا ہے؛ بلکہ ضرورت کے وقت زیادہ مقدار میں دی جاتی ہے۔

موسم: موسم گرم یا میں زیادہ گرم اور سرد یا میں زیادہ سرد دوائیں استعمال نہیں کی جاتی ہیں، بلکہ اگر  
 اس کے برعکس کیا جائے، تو ممکن ہے۔

ملک: گرم ممالک میں زیادہ گرم، اور سرد ممالک میں زیادہ سرد دوائیں نہیں دی جاسکتی ہیں، بلکہ  
 اگر برعکس کیا جائے، تو ممکن ہے۔

پیشہ: بعض پیشے اس قسم کے ہیں، جن سے بدن کے مواد تحلیل ہوتے رہتے ہیں، مثلاً لوہار کا  
 پیشہ، حام دباؤں کا پیشہ، ان میں زیادہ گرم اور خشک دوائیں نہیں دی جاسکتی ہیں، اور بعض سرد پیشوں میں زیادہ  
 گرم دوائیں دی جاسکتی ہیں، مثلاً دھوبیوں اور ملاحوں کا پیشہ۔

قوت: زیادہ قوی لوگ زیادہ تیز دوائیں برداشت کر سکتے ہیں، اور کمزور لوگوں کو ہلکی ہی دوا  
 کافی ہوتی ہے۔

سکنہ: لاغروں کو زیادہ گرم اور زیادہ خشک دوائیں نہیں دی جاسکتی ہیں، اور فربہ لوگ  
 اسے برداشت کر سکتے ہیں (افادہ)۔

والهواء من جملتها اولی ما یجب ان یشاء امره و هل هو کرنا اولین واجبات میں سے ہے۔ اور یہ کہ موجودہ ہوا، ایاد: اور معین للداء اول المرض کی مددگار ثابت ہوگی، یا مرض کی معاون +

علاج کے وقت موجودہ ہوا کا کحاظ رکھنا طبیب کا نہایت اہم فریضہ ہے۔ چنانچہ بہت سے امراض گرم اور مرطب ہوا کی وجہ سے ترقی پکڑ لیتے ہیں، اور بہت سے امراض محض تبدیل ہوا سے صحیاب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح فضا کی ہوا اگر گرم ہو، تو اس سے ادویہ محللہ، منفیہ، اور سہلہ کے فعل میں امداد پہنچ جاتی ہے، اور برودت ہوا کے وقت ان کے اثرات میں رکاوٹ پیش آ جاتی ہے +

وتقول ان الامراض التي یكون [قانون] جب کوئی خطرناک مرض لاحق ہو (وہ مرض بڑا ہو، معمولی فیہا خطر ولا یوم من فوت القوۃ نہ ہو)، اور اس میں (شدت مرض کی وجہ سے) یہ اندیشہ دامگیر مع تاخیر الواجب او التخیف فیہا ہو کہ اگر ضروری علاج میں ذرا تاخیر کی گئی، یا اگر ضروری علاج میں ذرا کمی کی گئی، تو مریض کی اصلی قوت ہی نہ ہال ہو جائیگی، تو اس فالواجب ان یبدأ فیہا بالعلاج ذرا کمی میں یہ ضروری ہے کہ ابتداء ہی سے قوی علاج شروع القوی اولاً

کر دیا جائے (اور انتہائی تدابیر عمل میں لائی جائیں)؛ اس اصول کی قطعاً پرواہ نہ کی جائے کہ پہلے کچھ علاج، اور اس کے بعد تدبیر قوی علاج عمل میں لائے جائیں) +

والتي لا خطر فیہا یتداسر الے لیکن جن امراض میں اس قسم کا خطرہ نہ ہو، ان میں کچھ الا قوی ان لم یغن الاخت علاجوں سے کام نہ چلنے پر قوی اور شدید علاجوں کی طرف بتدیج قدم بڑھا نا چاہئے +

کیونکہ دواؤں میں جنسی زیادہ قوت ہوگی، اتنی ہی زیادہ وہ طبیعت بدنیہ کی دشمن ہوگی۔ اس لئے بڑے دشمن کو محض مجبوری ہی کی حالت میں داخلہ کی اجازت دینی چاہئے۔ یہی حال دوسرے قوی تدابیر کا ہے، اور ان تدبیروں کو دواؤں پر قیاس کرنا چاہئے +

وایا ان تهرب عن الصواب [قانون] درست اور صحیح طریقہ علاج سے ہرگز نہ ہٹنا چاہئے (خواہ لان تاخیرہ یتاخر وان تقیم اس کا فائدہ اُس وقت نمودار نہ ہو رہا ہو)، کیونکہ صحیح طریقہ علاج علی العلاط لان ضررہ لا یتبین کا اثر (بعض اوقات) دیر میں نمودار ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح کسی غلط طریقہ علاج پر ہرگز جے نہ رہنا چاہئے (خواہ اُسکی خرابیاں



اُس وقت نہ ظاہر ہو رہی ہوں،) کیونکہ غلط علاج کی برائیاں ممکن  
ہے کہ اس وقت (نمودار نہ ہوں) اور بعد کو اپنا رنگ دکھائیں، +  
ومع ذلك فليس يجب ان تقیم [قانون] لیکن اس (مذکورہ اصول) کے باوجود یہ بھی کسی طرح مناسب  
علاج واحد بدل واحد نہیں ہے کہ ایک ہی علاج پڑے رہیں، اور ایک ہی دوا  
بل وتبدل الادوية سے علاج کرتے رہیں (خواہ کوئی نفع نہ ظاہر ہو رہا ہو)، بلکہ یہ  
فان المأوف لا ينفع ضروری ہے کہ (نفع نہ ظاہر ہونے پر) دواؤں کو بدلتے رہیں،  
کیونکہ بدن جس چیز سے مأوف و مانوس اور عادی ہو جاتا ہے،  
اُس چیز سے وہ متاثر نہیں ہوا کرتا ہے (یعنی شے مأوف سے  
بدن بہت کم متاثر ہوا کرتا ہے، چنانچہ ایفونی ایفونی کی خفیف  
مقدار سے نہ نیند میں اثر پذیر ہوتا ہے، اور نہ درد میں) +

وکل بدن بل کل عضو بل للبدن [خصوصیت مزاجی] ہر بدن، بلکہ ہر عضو میں یہ خاصیت ہوتی ہے  
والعضو الواحد في وقت دون کہ وہ ایک دوا سے متاثر ہوتا ہے، اور (اسی قسم کی) دوسری  
وقت خاصية في الافعال عن دوا سے متاثر نہیں ہوتا ہے، بلکہ ایک ہی بدن  
دوا دون دوا اور ایک ہی عضو ایک وقت میں ایک  
دوا سے متاثر ہوتا ہے، اور دوسرے وقت میں اس سے  
متاثر نہیں ہوتا +

یعنی ہر شخص اور ہر عضو میں مزاجی خصوصیت کے باعث بعض دواؤں سے متاثر ہونے کی مخصوص قابلیت  
ہوا کرتی ہے، اور بعض دواؤں سے وہ شخص اور وہ عضو اپنی مخصوص مزاج و قوت کے باعث متاثر ہی نہیں ہوا کرتا +  
واذا اشكلت العلة فخل بينها [قانون] جب کسی مرض کی تشخیص تجھ پر دشوار ہو جائے (اور مرض  
وبين الطبيعة ولا تستعمل فان کی ماہیت کا پتہ نہ چلے) تو مرض کو طبیعت کے حوالہ کر کے چھوڑ دو  
الطبيعة اما ان تقهر العلة اور لاعلمی کی حالت میں عجلت کا ثمرہ طبیعت (جیسا پناہ عمل کرنا شروع کر گئی،  
واما ان تظهر العلة تو) یا مرض کو دبا لگی، یا (خود منسوب ہو جائیگی، اور) مرض غالب  
ہو جائیگا +

اس جنگ و جدال کے زمانہ میں اگر طبیعت غالب ہو گئی، تو مطلوب حاصل ہو گیا، اور اگر مرض غالب ہو گیا  
تو اُس کے علامات نمایاں ہو جائیں گے، جو تشخیص کو واضح کر دیں گے +

یہ بھی یاد رکھو کہ مرض کو بلا دوار و تدبیر کے چھوڑ دینا، اور طبیعت کے حوالہ کر دینا اگرچہ اندیشہ ناک ضرور ہے، مگر اس سے زیادہ اندیشہ اس میں ہے کہ لاعلمی اور جہل کی حالت میں اس کا آئنا پٹنا علاج شروع کر دیا جائے +

بعض اوقات ایسی لاعلمی کی حالت میں طبیب اپنی دانائی اور فراست سے کام لیکر ایسی ضعیف اہل اور مشترک النفع ادویہ استعمال کرتا ہے کہ باوجود مرض کے پورے طور پر شخص نہ ہونے کے وہ دوائیں اگر بہت زیادہ نفع نہیں پہنچاتیں، تو نہ زیادہ ضرر بھی نہیں پہنچاتی ہیں، مثلاً:

نسخہ خلل شکم کی ترکیب اس لحاظ سے ایک بے نظیر ترکیب ہے؛ جیب یہ پتہ نہ چلے کہ مریض کو کون سا عفونی بخار ہے، صفراوی یا بلغمی، یا کوئی اور؛ یا یہ کہ احشار — جگر، معدہ، طحال، امعاء — میں سے کس میں خرابی ہے، تو نسخہ خلل شکم بلا کسی اندیشہ کے دیا جاسکتا ہے؛ تشخیص متعین نہ ہونے کی صورت میں اس نسخہ سے کوئی غیر معمولی تغیر بدن میں نمودار نہیں ہو سکتا، بلکہ بسا اوقات فائدہ نمودار ہو جاتا ہے +

اسی طرح اگر مریض نزلہ، زکام، کھانسی، خرابی تنفس کی کسی شکایت میں مبتلا ہو، اور پوری تعین و تشخیص نہ ہو سکے، تو بھی یہ نسخہ دیا جاسکتا ہے، اور اس میں طبیب اپنی فراست سے نزلہ کی چند مخصوص دوائیں بڑھا سکتا ہے +

**مشترک المنفعہ دواؤں کی دوسری مثال** میں ہم اس وقت ”ہلکی ملین“ دواؤں کو پیش کر سکتے ہیں، اگر تمھارے پاس کوئی مریض آئے، اور تم اس کے مرض کو پورے طور پر متعین نہ کر سکو، تو اگر تم اپنے پاس سے کوئی ہلکی ملین دوار دیدو گے، تو عام طور پر اس سے اُس غیر مشخص مرض میں، اور مریض کی حالت میں نفع ہی ظاہر ہوگا، بشرطیکہ اُسے آنتوں کا کوئی ایسا مرض نہ ہو، جس میں مسہلات اور ملینات کی ممانعت ہو سکتی ہے +

اگر مریض تمھارے پاس آئے اور اسکی جلد میں کوئی غیر معمولی تغیر ہو، یعنی اس کی جلد میں کوئی مرض نمودار ہو، جس سے تم صرف اتنا سمجھ سکو کہ مریض کے خون میں کوئی خرابی ہے، اور پوری تشخیص نہ کر سکو کہ یہ خرابی کس نوعیت کی ہے، تو اس حالت میں اگر مصفیات خون کا استعمال کر دیا جائے، جس میں ہلکے ملینات بھی شامل ہوں تو، عام طور پر فائدہ ہی حاصل ہو جاتا ہے، اور بڑے بڑے اطباء کا یہی پتہاں دستور العمل ہے +

**واذا اجتمع مرض مع وجع او سبب [قانون]** جب کوئی مرض کسی درد کے ساتھ اکٹھا ہو جائے، اور یہ وجع او موجب وجع کا ضربہ و دونوں الگ الگ ہوں، ان میں سے ایک بھی دوسرے کا السقطۃ قابلاً بتسکین الوجع سبب نہ ہو، مثلاً رمد اور درد سر، دونوں اکٹھے ہو جائیں، یا

لہ نسخہ خلل شکم منفعہ اور ہلکا ملین ہے، جو صفراوی اور بلغمی بخاروں میں مفید ہے: گل بنفشہ، بادیان، گاؤ زبان، بنفہ کاسنی، موثرہ بنفشہ، غیرہ بنفشہ +

یا جب کوئی ایسا مرض کسی درد کے ساتھ اکٹھا ہو جائے، جس کا سبب کوئی درد ہو، مثلاً غشی اور درد قریح دونوں جمع ہو جائیں، اور غشی اسی درد قریح کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو، یا جب کسی درد کے ساتھ کوئی ایسا مرض اکٹھا ہو جائے، جو خود موجب درد ہو، مثلاً درد اور ورم اکٹھے ہو جائیں، اور درد کا سبب بھی ورم ہو، اور مثلاً ضربہ اور سقطہ، ضربہ اور سقطہ کے ساتھ بسا اوقات ورم بھی ہوتا ہے، اور شدت درد بھی، تو ان تمام صورتوں میں پہلے (مخدرات سے) تسکین درد کرنا چاہئے +

کیونکہ درد محلل قوی اور ضعف طبیعت و عضو ہے، اس لئے اس سے مرض کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت کی قوت مقاومت و مقابلہ رناعت (کمزور ہو جاتی ہے؛ نیز درد کی وجہ سے مقامی شرائین کشادہ ہو جاتی ہیں، اس لئے وہاں مواد کا انجذاب و انصباب غیر معمولی طور پر بڑھ جاتا ہے، جس سے بعض اوقات مرض بڑھ جاتا ہے، یا اس سے کوئی دوسرا مرض پیدا ہو جاتا ہے، اور طبیعت کی توجہ اصلی مرض سے ہٹ جاتی ہے +

وان احتجت الی التحدیر حلاً [قانون] جب تمہیں مذکورہ حالت میں، یا کسی اور درد کے وقت تجاویز مثل الخشخاش فافہ مع تخذیر اور تسکین درد کی ضرورت پیش آئے، تو معمولی اور تخذیرہ مالوف ماکول (عام حالات میں) خشخاش جیسی (ہلکی مخدر) چیزوں سے آگے نہ بڑھو؛ کیونکہ خشخاش باوجود مخدر ہونے کے ایک مالوف چیز ہے جو (بطور غذا، کے) کھائی جاتی ہے +

اور یہ ظاہر ہے کہ مالوف اور معتاد چیزیں کم مضر تر رساں ہوا کرتی ہیں۔ ہاں اگر درد اتنا شدید اور ناقابل برداشت ہو کہ اس سے قوتوں کے مذہال ہونے، غشی آجانے، اور مرلیش کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو، تو درد کی شدت کے مطابق ایفون اور اس کے خالص جوہر مخدر تک ترقی کی جاسکتی ہے +

معمولی اور عام حالات میں قوی مخدرات سے اس لئے گریز کرنا یا گیلہ ہے کہ اشیاء مخدرہ مُضعف قوی ہوتی ہیں، جس سے اجزاء بدن کے افعال تغذیہ و تولید حرارت، جو ہر وقت جاری رہتے ہیں، سست پڑ جاتے ہیں +

واذا بلیت لشدۃ حس العضو [قانون] جب کسی عضو کی شدت حس (ذکاوت حس) تھارے فاغذ بما یغلظ الدم حلاً لئے مصیبت بن جائے، تو تغذیہ میں ایسی چیزیں استعمال کرو

کالہم الش وان لم تخف التبريد جو مغلط خون ہوں، مثلاً ہریسے؛ (ایسی مغلط خون چیزوں کے  
 فاغذ بالمبردات کا تخس و فحوة کھانے سے ذکاوت حس میں کمی آجایا کرتی ہے) اور اگر  
 تبرید سے کوئی اندیشہ نہ ہو، اور مریض کے حالات اس کی  
 اجازت دیں (تو اس مقصد کے لئے) مبردات کھلاؤ،  
 مثلاً کاہو، اور اسی قسم کی دوسری چیزیں +

حسن کی تیز کا نگہ ہر ایک اچھی بات معلوم ہوتی ہے، مگر بسا اوقات یہ ایک بلا اور مصیبت بن جاتی ہے،  
 چنانچہ بن معمولی چیزوں کا ادراک ہمیں روزمرہ نہیں ہوا کرتا ہے، ذکاوت جس کی صورت میں ان کا تکلیف دہ احساس  
 و ادراک ہونے لگتا ہے جس سے جان تنگ آ جاتی ہے +

بقول :- اے ریشی طبع! تو برسن بلا شدی +

واعلم ان من المعالجات الجيدة **قانون** واضح ہو کہ جو چیزیں قوائے نفسانیہ و حیوانیہ کے  
 المساعدة الاستعانة بما يقوى **علاج روحانی** تقویت کی باعث بنتی ہیں، ان سے مدد لینا ہی  
 القوي النفسانية والحیوانية جید اور مفید علاجات میں سے ہے، مثلاً فرحت و انبساط،  
 كالفرح ولقاء ما يستأنس به ان لوگوں کا دیدار، جن سے طبیعت کو انس و محبت کا لگاؤ ہو،  
 وملازمة من يسره اور ایسے لوگوں کی صحبت اور ہم نشینی، جو باعث از دیا و مسرت  
 ہوں +

وربما نفعت ملازمة المحتشمين بعض اوقات ایسے لوگوں کا مریض کے پاس رہنا مفید  
 ومن يستجی منه فمضعت المريض ثابت ہوا کرتا ہے، جن سے مریض جھپٹتا اور شرم و حیا کرتا ہے،  
 عن اشياء تضره ایسے محترم لوگوں کی صحبت مریض کے لئے اس وجہ سے سودمند  
 ثابت ہوا کرتی ہے کہ وہ بہتری غلط کاریوں سے بچا رہتا ہے +

ومما يقام بهذا الصنف من **قانون** (بعض اوقات تبدیل آب دہرا اور تبدیل ہیئت  
 المعالجات الانتقال من بلد الى **تبدیل آب ہوا** وغیرہ سے مریض کو بہت زیادہ فائدہ ہوا کرتا ہے  
 بلد ومن هواء الى هواء اس اصول کو شیخ اس طرح بیان فرماتے ہیں:) اسی نوعیت علاج  
 کے قریب قریب یہ بھی ہے کہ مریض ایک شہر سے دوسرے شہر

لے ہر ایسے کو اردو میں طیم کہتے ہیں (حلیتم کو عام طور پر جسے لکھی جاتی ہے، مگر میرا خیال ہے کہ اسے ہلیم (کے) سے  
 لکھا جائے؛ یعنی ہلام اور ہلیم، دونوں ایک، دوکشتن ہیں) +

میں منتقل ہو جائے، یا ایک ہوا سے دوسری ہوا میں چلا جائے

( جسکو تبدیل آب و ہوا کہا کرتے ہیں ) +

تبدیل مقام اور تبدیل آب و ہوا میں دو باتیں حاصل ہوتی ہیں : (۱) بُری اور غیر موافق آب و ہوا سے اچھی اور موافق آب و ہوا میں مریض آجاتا ہے، جس سے طبیعت کو فائدہ پہنچتا، اور وہ دفع مرض پر قادر ہو جاتی ہے؛ (۲) تبدیل مقام کی وجہ سے آنکھوں کے سامنے نئے اور پچھلے مناظر قدرت آتے رہتے ہیں، جس سے نفس میں ایک قسم کا انبساط حاصل ہوتا ہے، اور یہ معلوم ہے کہ نفس کا انبساط بجائے خود ایک مُثر علاج ہے، اور اس سے بدنی افعال میں بجد اچھا اثر پڑا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے تبدیل آب و ہوا کے علاج کو شیخ نے "علاج روحانی" کے قریب بتایا جاتا ہے +

علاوہ ازیں، ان دونوں کے باہمی قریب کو دوسرے طور پر بھی سمجھا جاسکتا ہے: یعنی جس طرح علاج روحانی میں بلا دوا کے، اور بغیر ظاہری سامانِ علاج کے ہستمال کے، فائدہ حاصل ہو جاتا ہے، اسی کے قریب قریب تبدیل آب و ہوا بھی ہے، جس میں بعض اوقات دوا کے بغیر ہی فائدہ ہو جاتا ہے +

والا انتقال من ہیئۃ الی ہیئۃ [تبدیل ہیئت] اسی طرح بعض اوقات محض تبدیل ہیئت (اور تبدیل

وضع) سے علاج کیا جاتا ہے (اور یہ بھی ایک غیر دوائی علاج ہے)

چنانچہ بعض اوقات دردِ کمر محض وضع بدل لینے سے - مثلاً کھڑے ہو جائیے - دور ہو جاتا کرتا ہے۔ اسی طرح اگر بچوڑے کا مریض ایسی وضع میں ہو کہ پیپ کو نکلنے کا موقع نہ مل رہا ہو، تو ایسی صورت میں یہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے کہ مریض کی وضع تبدیل کر دی جائے، اور اسے ایسی ہیئت میں رکھا جائے کہ پیپ کے بہاؤ میں کوئی رکاوٹ نہ پیش آئے +

ونکلف ہیئۃ و حرکات یستوی علی ذلک تکلف ایسی ہیئت اور حرکت کا پیدا کرنا، جس سے

بہا عضوا و یتغیر مزاج مثل ما کوئی ریڑھا (عضو سیدھا ہو جائے، یا جس سے مزاج میں کوئی

تغیر پیدا ہو جائے، اسی قسم کا (غیر دوائی) علاج ہے، جیسا کہ

یکلف الصبی الاحول من النظر اقول الصبی کے لئے یہ تدبیر کی جاتی ہے کہ وہ ترمیمی نظر سے کسی چکر

الشہر الی شئی ملوحوہ و مثل چیز کو گھور کر دیکھا کرے، یا مثلاً مرینانِ نقوہ کو ہدایت کیجاتی

ما یکلف صاحب اللقوۃ من النظر فی المرأة الصینیۃ نان ہے کہ وہ آئینہ چینی میں اپنا منہ دیکھا کرے۔ ان تدابیر میں

ذلک ادعی له الی تکلف تسویۃ بہ تکلف چہرہ اور آنکھوں کو ہموار اور سیدھا کرنے کی کوشش

لہ احوال بھینکا، وہ شخص جسکی آنکھ میں عینِ تول ہو، جس میں آنکھیں پھرتی ہیں +

وجہہ وعینہ فربما عادیا لتکلف کرنی پڑتی ہے، اس لئے بعض اوقات اس تکلف سے یہ اعضاء  
الی الصلاح ٹھیک ہو جاتے ہیں +

**مرض حَوَل** میں چونکہ آنکھ کا ڈھیلا بعض عضلات کے غیر طبعی سکڑنے سے پھر جاتا ہے، اس لئے  
دونوں نگاہیں ایک زاویہ پر نہیں جتیں۔ بچپن اور کم عمری میں، جب کہ تمام اعضاء ملائم اور نازک ہوتے ہیں، حَوَل  
کا علاج اس تدبیر سے کیا جاتا ہے کہ جس طرف آنکھ پھر گئی ہے، اس کے مقابل جانب چراغ جیسی کوئی روشن چیز  
رکھ دی جاتی ہے، تاکہ بچہ اس طرف تشریف اور تکلف سے دیکھنے کی کوشش کرے۔ چونکہ اس حالت میں آنکھ کا ڈھیلا  
جانب مقابل کی طرف زور سے کھینچتا ہے، اس لئے بعض اوقات آنکھ سیدھی اور درست ہو جاتی ہے +

**آئینہ چینی:** مرین نقوہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ تاریک کمرہ میں رہے، اور آئینہ چینی میں اپنا منہ  
دیکھتا رہے۔ اس عمل سے مرین میں افادہ کیوں ہوتا ہے؟ اسکی توجیہ اطباء نے اس طرح بیان کی ہے: "چونکہ  
مرین کو اپنا منہ آئینہ میں تکلف اور دشواری سے نظر آتا ہے، اور وہ جدوجہد کرنے پر مجبور ہوتا ہے، اس جدوجہد اور ریاضت سے مادہ مرض تحلیل ہوتا ہے +"

آئینہ چینی میں کیا خصوصیت ہوتی ہے؟ ابھی تک مجھے اسکی پوری تحقیق نہ ہو سکی۔ بعض قرائن سے  
معلوم ہوتا ہے کہ جلی آئینوں کی طرح چینی آئینہ بھی بستر میں ہوتا ہے، جو کبھی طبقہ امرا میں مروج و مستعمل تھا +  
ومما یجب ان یحفظ من القوانین **[قانون]** اس قانون کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سخت اور قوی مریضوں  
ان تترك المعالجات القویة میں (گرما اور سرما کی شدتوں میں) حتی الامکان قوی معالجات  
فی الفصول القویة ما استطعت استعمال نہ کئے جائیں؛ مثلاً موسم گرما اور سرما میں اسہال  
مثل الاسهال القوی والکی والبطن قوی، گتے (داغ)، بظ (شکاف)، اور تھے سے (حتی الامکان)  
والقی فی الصیف والشتاء اجتناب برتا جائے؛ (رہی ضرورت شدید، تو اس وقت  
سب کچھ روا ہے) +

ان مثالوں کی صراحت سے، بقول گیلانی، مقصود یہ ہے کہ "علاجات قویہ" سے مراد محض مذکورہ بالا  
قسم کے امور ہیں، جو طبیعت کے لئے ہر وقت اور ہر موسم میں پریشان کن ثابت ہوا کرتے ہیں۔ اس سے یہ مقصود  
نہیں ہے کہ کسی قسم کے قوی معالجات قوی موسموں میں جائز نہیں ہیں؛ کیونکہ موسم گرما کی شدت میں نہایت بار  
چیزوں کا استعمال محمود ہے۔ اور موسم سرما کی شدت میں نہایت گرم چیزوں کا استعمال +

ومن الامور الّتی یحتاج فی **[قانون]** جن حالات میں معالج کو نہایت باریکی کے ساتھ غور  
لے ایک شعر ہے: از قضا آئینہ چینی "شکست + خوب شد، سامان خود بینی شکست +

علاجها الى نظر دقيق ان مجتمع کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے، اُن میں سے ایک صورت یہ ہے  
فی مرض واحد استحقاق متضاد کہ ایک ہی مرض میں دو متضاد مطالبات اور متخالف حقوق  
نیستحق المرض مثلاً تبریداً جمع ہو جائیں؛ مثلاً نفس مرض تو تبرید کا طالب ہو، اور سبب  
وسببہ تسخیناً مثل ما یقتضی الحمی مرض تسخین کا؛ جیسا کہ (حمائے سدیہ میں) بخار تو تبرید کا  
تبریداً والسدة التي تكون سبباً للحمی تسخیناً وبالعکس خواہاں ہوا کرتا ہے، اور سدیہ، جو کہ بخار کا سبب ہوتا ہے،  
تسخین کا متقاضی ہوتا ہے؛ یا اس کے برعکس کوئی صورت پیدا  
ہو جائے (جس میں نفس مرض تسخین کا خواہاں ہو، اور سبب  
مرض تبرید کا) +

وکن لك ان استحق المرض مثلاً اسی طرح مثلاً جبکہ نفس مرض تو تسخین کا طالب ہو، اور  
تسخیناً وعرضه تبریداً مثل ما یستحق عرض مرض تبرید کا؛ جیسا کہ قوننج کا مادہ تو تسخین و تقطیع کا طالب  
مادۃ القولنج تسخیناً و تقطیعاً و یستحق ہو کرتا ہے، اور قوننج کی شدت تبرید و تخمدیر کو چاہتی ہے  
شدت وجعہ تبریداً و تخمدیراً یا اس کے برعکس کوئی صورت پیدا ہو جائے (جس میں مرض تو  
تبرید کا متقاضی ہو، اور عرض تسخین کا) +

ظاہر ہے کہ ایسی پیچیدہ صورتوں اور متضاد تقاضوں کے وقت طبیب کو مغوریہ سوچنا پڑتا ہے کہ وہ  
کیا کرے، یا اس وقت یہ ہنر ہے کہ وہ کوئی علاج کرے، یا مرض کو طبیعت کے حوالہ کر کے چھوڑ دے؟ اور اگر  
علاج کرے، تو ان دو متضاد امور میں سے کس کو اہمیت دے، اور کس کو قابل توجہ سمجھے؟ اور جب اسکا بھی فیصلہ  
کر چکے، تو کس طریقہ سے علاج کرے کہ دوسرا پہلو بھی یک سخت نظر انداز نہ ہو جائے، اور اُس کی رعایت مہم  
اکن ہو سکے؟

واعلم انه ليس كل امتلاء وكل [قانون] یہ بھی یاد رکھو کہ ہر امتلاء اور ہر سوء مزاج کا علاج بالضرر  
سوء مزاج یعالج بالضرر من الاستفراغ نہیں کیا جاتا، یعنی ہر امتلاء کا علاج استفراغ سے، اور ہر سوء  
والمقابلة بل كثيراً ما یلکف حسن التدبیر مزاج کا علاج اس کے مقابل و مضاد سے نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ  
المهم في الامتلاء وسوء المزاج بسا اوقات محض حسن تدبیر (اور اسباب ضروریہ کے تصرفات)  
سے ہی امتلاء اور سوء مزاج کی مٹیم سر ہو جایا کرتی ہے (اور کسی  
علاج کی ضرورت پیش نہیں آتی) +

اصولاً اگرچہ ہر مرض کا علاج بالضرر ہی ہونا چاہئے، لیکن ہر مرض کے علاج میں عجلت نہ کرنی چاہئے، کیونکہ

بسا اوقات طبیعت قوی ہوتی، اور مرض کمزور ہوتا ہے؛ ایسی حالت میں غذا، پانی، اور ہوا وغیرہ میں معمولی تصرف اور ایر پھیر کر دینا اُس مرض کے لئے کافی ہو جایا کرتا ہے؛ مثلاً بعض اوقات امتلاء کی صورت میں محض نازک کرنا ہی کافی ہو جاتا ہے، اور سور مزاج حار میں بعض اوقات محض اتنا ہی کافی ہو جاتا ہے کہ حرارت بڑھانے والی چیزوں سے پرہیز کر لیا جائے، اور دن رات کی غذاؤں اور مشروبات میں حرارت کی معمولی سی رعایت کر دی جائے، اور مریض کے منگن کو بار در کھا جائے +

### الفصل الثانی فی معالجات امراض سوء المزاج فصل (۲) معالجات امراض سوء مزاج

امام کاں منہ بلا مادة فانا تبدل سور مزاج مادی سور مزاج جب جل مادہ (سازن) ہوتا ہے المزاج فقط وان کان مع مادة وسازن کا علاج تو اس میں صرف یہ کافی ہو کرتا ہے کہ ہم محض فانا نستفرغ فرہما کفانا الاستفرغ مزاج کو تبدیل کر دیں (اور کسی قسم کا استفرغ نہ کریں)؛ اور وحدہ ان لم یختلف عنہ سوء المزاج جب سور مزاج مادہ کے ساتھ مادی ہوتا ہے، تو ہمیں لتکنہ السالف وربما لم یکن استفرغ کرنا پڑتا ہے (تا کہ وہ مادہ ہی نکل جائے جس نے مزاج ذلك ان خلفت سوء المزاج کو بگاڑ دیا ہے)۔ اس کے بعد گاہے فقط ہی استفرغ کافی ہو جاتا بعد بل یحتاج الی تبدل المزاج ہے (اور کسی دوسرے علاج کی مزید ضرورت باقی نہیں رہتی)؛ بعد الفراغ من الاستفرغ بشرطیکہ اسکے بعد کچھ سور مزاج گزشتہ استحکام و پائنداری کی وجہ سے باقی نہ رہ جائے؛ اور گاہے صرف استفرغ کافی نہیں ہوا کرتا ہے، بلکہ استفرغ کے بعد تبدیل مزاج کی مزید تدریس بھی کرنی پڑتی ہے، بشرطیکہ استفرغ کے بعد کچھ سور مزاج باقی رہ جائے +

ونقول ان معالجات سوء المزاج سور مزاج مستحکم اسکے بعد ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ سور مزاج کے اصناف ثلثة لان سوء المزاج وغیرہ کا علاج علاج کی تین صورتیں ہیں؛ اسلئے کہ (۱) سور اما ان یكون مستحکماً فیکون مزاج گاہے مستحکم ہوتا ہے (یعنی پورے طور پر پیدا علاجه بالصد علی الاطلاق ہو چکا ہوتا ہے، خواہ زیادہ یا انداز ہو یا کم)؛ اس صورت وهذا هو المداواة المطلقة میں بلا کسی قید کے بالصد علاج کیا جاتا ہے۔ اسکا کہ (۲) بلا قید علاج بالصد (مداواة مطلقہ) کما جاتا ہے +



وامان یكون في حلا الكون واصلاحه (۲) گاہے سوء مزاج پیدائش کے دؤر میں ہوتا ہے  
المداواة مع التقدم بالحفظ يمنع (یعنی قھوڑا بہت ہو چکا ہوتا ہو، اور قھوڑا باقی ہوتا ہے)؛ اسکی  
السبب تدبیر و اصلاح (علاج) یہ ہے کہ (جتنا لاحق ہو چکا ہے) اس کا  
علاج (بالعقد) کیا جائے، اور (جتنا ابھی باقی ہے، اُس سے)  
تحفظ اور بچائے کے لئے ایسی روک تھام کی جائے کہ وہ سبب بھی  
رومانہ ہو (جو نمودار ہو کر باعث مرض ہو سکے)۔

ومنہ ما یرید ان یكون ونحتاج (۳) گاہے سوء مزاج پیدا ہونے والا ہوتا ہے (یعنی  
فیہ الى منع السبب فقط ولسمی ابھی وہ پیدا نہیں ہوا ہے)؛ اس صورت میں ہیں صرف سبب کو  
التقدم بالحفظ روکنے کی ضرورت ہوتی ہے؛ اس قسم کی تدبیر کو تقدم  
بالحفظ (بیشکی بچاؤ) کہا جاتا ہے۔

کسی سوء مزاج کے پیدا ہونے کا علم قبل از وقت کیونکر ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گاہے اس کا  
علم مخصوص قرائن و اشارت سے ہو جایا کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو عادتاً منخات سے درد سر لاحق ہو جایا کرتا ہو، اور اسکا  
میں علم ہو اس کے بعد اُسے گرم ہوا، یا پسینے کا اتفاق پڑے، اور کوئی گرم چیز استعمال کرے، تو ہم قبل از وقت دُر  
پیدا ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں۔

مثال المداواة مع الحجة عفونة (مدادات مطلقہ کی مثال یہ ہے کہ ہم حائے ربیع کی  
حمی الرابع بالتریاق وبقی الماء عفونت کا علاج تریاق کے ذریعہ کریں، اور حائے غب میں حار  
البارد فی الغب لیطع بچھانے کے لئے ٹھنڈا پانی پلائیں)۔

نیز صورتوں میں مادہ کا استفراغ نہیں ہوتا ہے، بلکہ تریاق اور پانی سے محض مرین کے سوء مزاج  
کو بدلتا مقصود ہوا کرتا ہے۔

ومثال المداواة والتقدم بالحفظ (مدادات اور تقدم بالحفظ کی مثال یہ ہے کہ ہم حائے  
الاستفراغ فی الرابع بالخریج ربیع میں خربق کے ذریعہ اور حائے غب میں سقمونیا کے ذریعہ  
وفی الغب بالسقمونیا اذا اردنا استفراغ کریں، جس سے ہیں یہ مقصود ہو کہ بخار کی جو باری  
بذلک ان نصنع ابتداء نوبة تقع آنے والی ہے، وہ شروع ہی نہ ہونے پائے)۔

ومثال التقدم بالحفظ مفرداً (تہا تقدم بالحفظ کی مثال یہ ہے کہ غلبہ سودا کی وجہ سے  
استفراغ المستعد لخمی الرابع جس شخص میں حائے ربیع کے پیدا ہونے کی قابلیت ہو مگر ابھی

اغلبۃ السوداء بالخريق والحكمة وہ نمودار نہ ہوا ہو، ان میں خریق کے ذریعہ ہم (مادہ سوداویہ الغلبۃ السوداء بالصقموینا) استفراغ کریں، یا غلبہ صفرار کی وجہ سے جن میں حائے غلبہ پیدا ہونے کی استعداد ہو، ان میں سقموینا کے ذریعہ (مادہ صفرادہ) استفراغ کریں، (تا کہ یہ نمودار ہی نہ ہونے پائیں)۔

واذا اشكل عليك شئ من الامراض [قانون] جب کوئی مرض دشواری میں ڈال دے کہ ایسا اس کا سبب حرا و برد و اردت ان تجرب سبب حاسر ہے، یا باسرد، اور تم اس کا تجربہ کرنا چاہو، تو فلا تجربین بغير طواظ نظر کیلا کسی قوی الکیفیت چیز سے ہرگز اس کی آزمائش نہ کرو، (مبادا مرض بھی شلہ گرم ہو، اور تمہاری دوا بھی شدید گرم ہو، تو کیا حشر ہوگا)؛ اور تجربہ کے وقت خوب غور کرتے رہو؛ مبادا دوا کی عارضی تاثیر میں تمہیں دھوکہ اور غلط فہمی میں نہ ڈال دیں؛ یہ تمکو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ بعض چیزیں باوجود بارود ہونے کے بالعرض حرارت بھی پیدا کر دیا کرتی ہیں، اور اس کے برعکس بھی ہوا کرتا ہے۔

واعلم ان التبريد والتسخين مل تھا [شذره] واضح ہو کہ اعضا کی تبرید و تسخین، دونوں میں اگرچہ سواء لكن الخطر في التبريد اكثر ایک سی مدت خرج ہوا کرتی ہے (یعنی جتنی دیر میں کسی عضو کی حرارت کم کی جاسکتی ہے، اتنی ہی دیر میں اس کی برد و سردی)۔

لان الحرارة صدیقة الطبيعة لیکن (اگر بلحاظ خطرہ کے ان دونوں کو دیکھا جائے، تو) تبرید میں خطرات کے اندیشے زیادہ ہیں؛ کیونکہ حرارت بھر بھی طبیعت (اور حیات) کی دوست ہے۔

وان الخطر في الترتيب والتبیس اسی طرح ترتیب اور تخفیف بلحاظ خطرات کے ایک جیسے سواء لكن مدة الترتيب طول ہیں، مگر ترتیب میں وقت زیادہ خرج ہوا کرتا ہے؛ کیونکہ انسان محلات سے کسی دم بدن کو چھٹکارہ نہیں، جس سے بیوست میں امداد پہنچا کرتی ہے۔

والرطوبة والبیوستة كل واحدة [شذره] بدنی رطوبت اور بیوست کے تحفظ کا ذریعہ یہ ہے کہ ان کے اسباب کو قوی کیا جائے۔ اور اگر ہم ان کو بدلنا چاہیں، تو اس کا ذریعہ یہ ہے کہ ان کے ضد کے اسباب کو قوی کیا جائے۔

یعنی اگر ہم بدنی رطوبت کو تبدیل کرنا چاہیں، تو ہمیں چاہئے کہ ہم رطوبت کی ضد — بیوست — کے سبب کو تقویت پہنچائیں +

والحرارة تقوی بالاسباب التي فرغنا **شذره** بدنی حرارت اُن اسباب سے قوی ہوا کرتی ہے، جن عن ذکرها ثمر یا منعشات و هو کا ذکر پہلے (بحث اسباب میں) ہو چکا ہے؛ لیکن ان اسباب نفص الفضل ولا متلاء و تفتیح کے علاوہ مُنعشات سے بھی بدنی حرارت کو تقویت پہنچا کرتی المسام ثمر بما يحفظها و هو الرطوبة ہے۔ منعشات یہ ہیں: (۱) فضلات اور امتلاء مواد کو دوسرے المعدلة (۲) سدوں کو کھولنا، علیٰ ہذا معتدل المقدار رطوبت سے بھی **شذره** حفاظت حرارت کا ذریعہ ہے، حرارت کو تقویت پہنچتی ہے (کیونکہ بدنی رطوبت ہی کے ساتھ بدنی حرارت وابستہ ہے) +

بدن میں اجزاء دہنیہ، شکر، اور کھیر سے حرارت پیدا ہوا کرتی ہے، اور ان سب چیزوں کو اظہار نے سَاطِب تسلیم کیا ہے +

والبرودة تقوی بتقویۃ اسبابها اسی طرح برودت کی تقویت کی صورت یہ ہے کہ اسباب و بنق الحرارة و بما یفرط تحلیلها برودت کو تقویت پہنچائی جائے؛ نیز اس کی ایک صورت یہ و هو البیوسة بالذات والحرارة بھی ہے کہ (رطوبت کی افراط کے ذریعہ) حرارت کو گھونٹ دیا جائے (حرارت کو دبا دیا جائے، جسکو "حقیق حرارت" کہتے بالعرض

ہیں)؛ علیٰ ہذا برودت اُن اسباب سے بھی تقویت پاتی ہے جو فرط تحلیل کے باعث ہوں (جن سے بدنی رطوبتیں بکثرت تحلیل ہو جائیں)؛ وہ اسباب دو ہیں: بیوست اور حرارت۔ بیوست تو بالذات بدنی رطوبت کو تحلیل و فنا کرتی ہے، اور حرارت بالعرض +

یہ ظاہر ہے کہ ہماری بدنی حرارت رطوبات بدنہ ہی کے ساتھ قائم ہے، اور انہی سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ جب بدنی رطوبتیں افراط کے ساتھ بدن سے تحلیل و فنا ہو جائیں گی، تو یقیناً بدنی حرارت کم ہو جائیگی، جیسا کہ پسینہ کی کثرت میں ہم دیکھا کرتے ہیں۔ اور جب حرارت کم ہوگی، تو بدن میں یقیناً برودت کا غلبہ ہو جائیگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بدنی رطوبت کن اسباب سے تحلیل و فنا ہو سکتی ہے؟ یہ تو بدیہی ہے کہ رطوبت کی ذہن اور فہم بیوست ہے، جہاں بیوست کا قسط ہوا، وہاں رطوبت کیونکر رہ سکتی ہے۔ رہی "حرارت" تو وہ گو بالذات اور براہ راست

رطوبت کی دشمن نہیں ہے، مگر وہ بیوست پیدا کر کے رطوبتوں کو فنا کر سکتی ہے، اور بیوست کا پیدا کرنا حرارت کا ذاتی فعل ہے۔ ان فرض حرارت تحلیل و افنائے رطوبات کا کام بیوست کے توسط سے انجام دیتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کے اس فعل کو بالعرض کہا گیا ہے۔ (آئی)

والمعالج فرط الحساسة بتفتيح السد [قانون] جو لوگ تفتیح سد کے ذریعہ فرط حرارت (سور مزاج حار) کا علاج یبغی ان یتوقی التبرید المضرط کرنا چاہیں، انہیں چاہئے کہ وہ تبرید کی زیادتی سے احتساب رکھیں، لئلا یزید فی تعجیر السد فیزید ورنہ ممکن ہے کہ تبرید کی زیادتی سے سدے اور بھی زیادہ متعجر اور فی سوء المزاج الحار بل یبغی ان سخت ہو جائیں، اور سور مزاج حار میں کمی کی جگہ اور بھی امسا فیرفق فیعالجہ اوکلا بما یجلو فان کفی ہو جائے۔ ایسے وقت میں تدبیر اور آہستگی سے کام لینا چاہئے، جال مبرد کماء الشعیر و ماء الهند یعنی پہلے جالی چیزوں سے علاج کرنا چاہئے؛ چنانچہ اگر تفتیح سد فہما ونعمت وان لم یقع ذلك کے لئے) مارا شعیر اور آب کاسنی کی طرح کوئی تبرید جالی کافی ہو جائے فمالکون معتدلا فان لم یقع فہما (اور ایسی ٹھنڈی چیزوں سے سدے کمل جائیں) تو غیر؛ لیکن فیہ حراسرة لطیفۃ لانبالی من اگر ایسی چیزوں سے کام نہ چل سکے، تو اس وقت ایسی جالی دلاک فان نفع تفتیحہ فی التبرید چیزیں استعمال کی جا سکتی ہیں، جو معتدل ہوں؛ پھر اگر ایسی اکثر من ضرر تسخینہ السهل چیزیں بھی کافی نہ ثابت ہوں، تو ایسی جالی چیزیں استعمال کی جاسکتی ہیں، جن میں ہلکی سی حرارت موجود ہو، اور قطعی پرواہ نہ کی جائے کہ یہ چیزیں قدرے گرم ہیں (اور ان سے سور مزاج حار میں امسا نہ ہو جائیگا)؛ کیونکہ نفع و نقصان کا اگر باہمی مقابلہ کیا جائے، تو ایسی چیزوں کی حرارت سے بدن میں جو (بالفعل) مضرت حاصل ہوگی، اس سے کہیں زیادہ نفع مقصد خاص — تبرید — میں تفتیح سد کے بعد حاصل ہوگا۔ علاوہ ازیں تفتیح کے بعد اس خفیف حرارت کا دور کرنا زیادہ دشوار بھی نہیں +

اسلئے ایسی حالتوں میں معمولی گرم دواؤں کی گرمی کی قطعی پرواہ نہ کی جائے کہ بدن کا سور مزاج حار اس سے اور بھی بڑھ جائیگا؛ کیونکہ اگر ایک طرف ان سے بدن میں کچھ حرارت بڑھے گی، تو دوسری طرف اس سے لہ یعنی جب بدن میں سور مزاج حار سدوں کی وجہ سے لاحق ہوا ہو + عہہ ترکیب منافات، چنانچہ آئی اور گیلانی نے ہی نسخہ تحریر کیا ہے۔

ایک بہت بڑا کام — ازاں سبب — بھی انجام پا جائیگا جو سور مزاج حار کا اصلی باعث ہے ۔

~~~~~

اخلاط حارہ ، مثلاً صفراء کے جو ش و ہیجان کے وقت اصولاً تبرید ہو چانی جاتی ہے ۔ اب شیخ یہ بتانا چاہتے کہ ایسے وقت بطور نفع اور آنکھ بند کر کے تبرید میں مبالغہ نہ کرنا چاہئے ، ورنہ خطرات کے اندیشے ہیں :  
 وربما منع فرط التطفية من نصبة **شذره** بعض اوقات تبرید کی زیادتی ، اخلاط حارہ کو نفع سے الّا خلاط الحارۃ وان کان بعض روک دیتی ہے ، اگرچہ بعض لوگ اس واسطے کی تغلیط و ابطال پر الناس موصراً علی ابطال هذا مفسر ہیں (اور وہ کسی طرح تسلیم نہیں کرتے کہ ٹھنڈک کی زیادتی البرای و لیس یدرسى ان التطفية سے اخلاط حارہ کا نفع روک سکتا ہے) ؛ انہیں یہ خبر نہیں کہ تبرید القویۃ تسقط القوۃ ولا سیما التي قوی سے بدنی قوتیں مذحال ہو جاتی ہیں ، علی الخصوص اُس وقت ، ضعف بالمرض وان کان تصلح جبکہ یہ قوتیں مرض کی وجہ سے اور بھی زیادہ ناتواں ہو چکی ہوں ۔  
 من المادۃ فضل اصلاحه علاوہ ازیں تبرید مفرط سے اگرچہ اُس مادہ کی بہت کچھ اصلاح قد تعقب امراضاً خری اما ہو سکتی ہے ، لیکن اس سے بعض اوقات دوسرے امراض پیدا من سوء مزاج بار دمضاد و اما ہو جاتے ہیں ، جو گاہے سور مزاج بار دمضادہ کی شکل میں ہوتے مع مواد مضادۃ للمزاج الذی ہیں ، اور گاہے مادی کی شکل میں ، جنکے مواد کے مزاج اُس مزاج کے معناد ہوتے ہیں ، جسکی اصلاح تبرید مفرط سے کی گئی ہے ۔  
 اصلحہ

یعنی امراض حارہ میں بیقاعدہ طور پر ٹھنڈک کی زیادتی سے گو مواد حارہ کی حرارت زائل ہو سکتی ہے ، لیکن گاہے اس سے مزاج میں برودت لاحق ہو جاتی ہے ، جو گاہے سادہ ہوتی ہے ، اور گاہے مادی ۔ بس کے مادہ مادہ بارد ہوتا ہے ۔ یہ ظاہر ہے کہ مادہ بارودہ کا مزاج مادہ حارہ کے مزاج سے مضاد ہوتا ہے ، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اصلی مرض حار تھا ، اور مادہ حارہ ہی کی اصلاح و تدبیر کے لئے تبرید کا استعمال مبالغہ سے کیا گیا تھا ۔

قرشی فرماتے ہیں : شیخ کا یہ قول کچھ عجیب و غریب سا ہے ۔ افراط کی شکل میں جس طرح تبرید سے مفرط کے اندیشے ہو سکتے ہیں ، اسی طرح تسنین سے بھی ۔ ان دونوں میں اس کا خط سے کوئی فرق نہیں ہے ۔ پھر تبرید کے احکام کو اس قدر خطرناک شکل میں پیش کرنے کے کیا سنے ہو سکتے ہیں ؟

واما لتخین المزاج البارد فکانہ **شذره** مستحکم ہو جانے کے بعد سور مزاج بارود کا دور کرنا صعب اذا کان قد استحکم وغایۃ تقریباً دشوار ہی سا ہے ، لیکن ابتداء میں (استحکام سے پہلے)

فی السہولۃ فی الابداء بغایت سہل ہے ۔

و بِالْحِلَّةِ فَإِنَّ تَسْحِينَ الْبَارِدِ فِي الْإِبْتِدَاءِ غَلاصِدُهُ هِيَ كَرَاهَةِ ابْتِدَاءِ مِيسْ كَرْمٍ كَوْ طَعْنُ أَكْرَانَا تَنَا آسَانِ  
 اِسْمِهِلْ مِنْ تَبْرِيدِ السَّخِينِ فِي الْإِبْتِدَاءِ نَحْسُ هِيَ، جَعْنَا كَرَاهَةِ ابْتِدَاءِ مِيسْ كَرْمٍ كَوْ طَعْنُ أَكْرَانَا ؛ لَكِنْ اَنْتَهَاءُ  
 وَلَكِنْ تَبْرِيدِ السَّخِينِ فِي الْإِبْتِهَاءِ مِيسْ (اِسْتِحْكَامٌ وَ اِسْتَوَارِي كَيْ بَعْدُ) كَرْمٍ كَوْ طَعْنُ أَكْرَانَا بَعْدُ اِغْرَ جِه  
 وَ اِنْ كَانَ صَعْبًا اِسْمِهِلْ مِنْ تَسْحِينِ دُشْوَارِ هِي سَاهُ، مَكْرَانَا زِيَادَةُ دُشْوَارِ نَحْسُ، جَعْنَا كَرَاهَةِ اَنْتَهَاءِ مِيسْ  
 الْبَارِدِ فِي الْإِبْتِهَاءِ لَانِ الْبَرْدُ دَعَةُ طَعْنُ كَرْمٍ كَوْ طَعْنُ أَكْرَانَا ؛ كَيْونَكَ كَمَالُ بَرْدٍ وَ طَبِيعَتُ كِي مَوْتِ هِي  
 الْبَالُغَةُ هِي مَوْتِ مِنَ الْغَرِيْزَةِ وَ مُسَارَفَةِ يَاسِ كَيْ مَكْ جَمَكْ +

جب طبیعت ہی مردہ ہو جائیگی، تو کونسا کام انجام پائے گا، اور مزاج کی اتنی شدید اور انتہائی برودت کو کونسی  
 قوت زائل کر سکیگی؟

وَ اَعْلَمَنَّ اَنَّ التَّبْرِيدَ قَدْ يَقَارِنُ شذره وَ اَمَّا رَحْمَةُ كَرْمٍ كَوْ طَعْنُ أَكْرَانَا كَيْ جَعْنَا كَرَاهَةِ اَنْتَهَاءِ مِيسْ  
 اَلْتَّبِيسُ وَ قَدْ يَقَارِنُ اَلتَّرْطِيبُ (تَبِيسُ) شَرِيكَ هُوَا كَرْتِي هِيَ، اَوْرَا كَا هِيَ تَرْطِيبُ، اَوْرَا  
 وَ قَدْ يَخْلُوعُنَهَا كَا هِيَ اِنْ دُونُوں سَے خَالِي (تَنْهَاتُ بَرْدِ) هُوَا كَرْتِي هِيَ +

یعنی بعض اوقات بدن میں حرارت بھی زائد ہوتی ہے، اور رطوبت بھی؛ ایسی صورت میں تبرید اور تحفیض  
 دونوں کی ضرورت پیش آتی ہے؛ اور بعض اوقات حرارت کے ساتھ ہی برودت زائد ہوتی ہے؛ ایسی صورت میں  
 تبرید کے ساتھ ترطیب کی بھی ضرورت دانگیر ہوتی ہے؛ اور بعض اوقات بدن میں تنہا حرارت کا غلبہ ہوتا ہے؛  
 اس وقت محض تبرید کافی ہوتی ہے +

تبرید کے اصول پر تسخین کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے +

وَ اَلْتَّبِيسُ اَشْدُّ اَثْبَاتًا لِّلْبَرْدِ شذره اِغْرَ بَدَنِ مِيسْ بَرْدِ لَاحِقِ هِيَ، تَوْبَرْدِ اِسْ كَوْ  
 اَلَّتِي قَدْ حَدَثَتْ وَ اَلتَّرْطِيبُ اَشْدُّ دِيرَا كَرْتِي هِيَ (كَيْونَكَ بَرْدِ اِسْ كَوْ طَعْنُ أَكْرَانَا هِيَ تَحْفَظُ وَ اِسْتَقَالُ هِيَ)  
 جَلْبَا لِّلْبَرْدِ اَلْمُسْتَحْدَثَةُ اَوْرَا كَرْتِي مِيسْ رَطَوْبِ لَاحِقِ هِيَ، تَوْبَرْدِ اِسْ كَوْ طَعْنُ أَكْرَانَا كَيْ جَعْنَا كَرَاهَةِ اَنْتَهَاءِ مِيسْ  
 لَاقِي هِيَ (یعنی رطوبت اپنے غلبہ سے حرارت کو بجھا کر بدن میں  
 برودت پیدا کر دیتی ہے) +

وَ قَدْ يَعْينُ فِي اَلتَّبِيسِ جَمِيعُ اسباب شذره حَرَارَتِ پیدَا كَرْنِے دَا لَے اسبابِ مِيسْ جَبِ اَفْرَاطِ  
 اَلْحَرَارَةِ اِذَا اَفْرَطَتْ وَ يَعْينُ فِي اَوْرَا زِيَادَتِي لَاحِقِ هُوَا جَاقِي هِيَ، تَوْرَا فَرَطُ تَحَلُّلِ كِي وَ جَسَے يَبْدُنِ  
 اَلتَّرْطِيبِ جَمِيعُ اسبابِ الْبَرْدِ كَيْ اَنْدَرِ يَبْرُودُ پیدَا كَرْنِے مِيسْ مُعَاوِنِ ہُوَا جَاقِي ہِے؛ اِسی  
 اِذَا اَفْرَطَتْ طَرَحِ جَبِ بَرْدِ پیدَا كَرْنِے دَا لَے اسبابِ اَفْرَاطِ كِي مَوْرَتِ

اختیار کر لیتے ہیں، تو وہ (تحلل کو روک کر) سراطوبت پیدا کرنے میں معاون ہو جاتے ہیں +

ولا یبلغ فیہ شیء مبلغ الدعة  
ولا استحمام الدائم الخفیف ولا بزن  
وقد عرفنا هذا فیما سبق وشراب  
الممزوج قوی فی التریب  
شذره [ترطیب پیدا کرنے میں دوسری باتیں مندرجہ ذیل امور کا مقابلہ نہیں کر سکتیں: سکون و آرام — کپکپے حمام کی پابندی جس میں زیادہ دیر تک قیام نہ کیا جائے — آبن — جیسا کہ گذشتہ بیان (بحث اسباب) میں تھیں ان کا علم ہو چکا ہے۔ اسی طرح شراب مزون کا استعمال بھی ایک قوی ترطیب ہے +

واعلم ان الشیخ اذا احتاج الی  
تبرید و ترطیب فانه لا یکفیه  
من ذلك ما یدفع الی الاعتدال  
بل ما یجاء من ذلك الی مزاج البارد  
المرطب الذی وقع له فانه وان  
کان عرضیا فهو له کالطبیع  
قانون [بوڑھے آدمیوں میں (ان کے سرد مزاج مار یا بس کو ذائل کرنے کے لئے) جب بدن میں برودت و رطوبت پیدا کر نیکی ضرورت ہوتی ہے، تو اس وقت انکے لئے صرف اتنی تبرید و ترطیب کافی نہیں ہو سکتی، جو ان کے مزاج کو بدل کر محض اعتدال تک پہنچا دے، بلکہ اس سے زائد تبرید و ترطیب کی حاجت ہو کر پڑتی ہے، جو اعتدال کی حد سے تجاوز کر کے بڑھوں کے مزاج — بار و رطب — کی حد تک پہنچا دے؛ کیونکہ بڑھوں کے مزاج میں برودت و رطوبت جو پیدا ہو جاتی ہے، یہ اگرچہ (اصلی نہیں، بلکہ) مارضی ہے، لیکن یہ ان میں اصلی اور طبعی ہی کے مانند ہو جاتی ہے +

وجیب ان تعلم ان کثیرا ما یجوج  
فی تبدل مزاج مال الی ان یستعمل  
ما یقوی ذلك المزاج مخلوطا بما  
یضاده مثل ما یجوج الی استعمال  
الخل مع الادویۃ المسخنة لعصو  
حتى تغوص قوتها و مثل ما یجوج  
الی استعمال الزعفران فی الادویۃ  
المبردة للقلب لیوصلها الیه  
قانون [واضح ہو کہ بعض مزاجوں کی تبدیلی میں بسا اوقات ایسی دوائیں باہم مخلوط کر کے استعمال کرنی پڑتی ہیں، جن میں سے کچھ دوائیں تو اُس مزاج کے مضاد ہوتی ہیں، اور کچھ دوائیں اُس مزاج کی مقوی (جس کا دور کرنا مقصود ہوتا ہے)؛ مثلاً جب کسی عضو (کے سرد مزاج بارو) میں ہم گرم دواؤں سے تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں، تو ان گرم دواؤں کے ساتھ ہمیں سرکہ ملانے کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے، تاکہ (سرکہ کی قوت نفاذ کی وجہ سے) ان دواؤں کی قوتیں اندر نفوذ کر جائیں (حالانکہ سرکہ بطور خود بار دے)؛ اور مثلاً قلب کی مبر دواؤں کے ساتھ ہمیں زعفران کے استعمال

کرنے کی ضرورت لاحق ہوا کرتی ہے، تاکہ وہ ان قلبی ادویہ کو  
(ان کے اثرات کو) قلب تک پہنچا دے (حالانکہ زعفران خود  
ایک گرم دوا ہے، اور قلبی مرض بھی گرم ہی ہوتا ہے)۔

وکتیرا ما یكون الدواء قوی التأثير [قانون] بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دواؤں میں تبدیل مزاج  
فی تغییر المزاج الا انه للطفه لا کی قوت اگرچہ کافی قوی ہوا کرتی ہے، لیکن وہ اپنی لطافت کی وجہ  
یلبت سرینا یفعل فعله فحتاج سے اتنی دیر ٹھہرنے نہیں پاتیں کہ اپنا عمل کر سکیں؛ ایسی حالت  
الی ان تخلط به شیئا یکتفه ویحبسه میں اس امر کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے کہ لطیف دواؤں کے ساتھ  
وان کان موجبا لصد فعله مثل کوئی ایسی چیز ملا دی جائے جو ان کو کثیف و غلیظ بنا کر اعضا پر ٹھہرنے  
ما یختلط به من البلسان الشمع اور روکنے کا ذریعہ بن جائے؛ خواہ اس کا عمل ان دواؤں کے  
وغیرہ لیسہ علی العضوم لا فعل کے مضاد ہی کیوں نہ ہو؛ مثلاً روغن بلسان کے ساتھ موم  
تفعل فیہا فعله وغیرہ اس لئے ملا دیا جاتا ہے کہ وہ روغن بلسان کو عضو پر اتنی دیر  
تک روکے رکھے کہ اسے اپنا عمل کرنے کا موقع مل جائے۔

الفصل الثانی فی کیف یجب متی یجب ان یستفرغ فصل (۳) استفرغ کیونکر کرنا چاہئے، اور کب؟

الاشیاء التي تدل علی صواب الحكم اصول استفرغ | جن چیزوں سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ  
فی الاستفرغ عشرة الاملاء والقوة استفرغ اصولاً صحیح اور بر محل ہے، وہ دس ہیں :- ۱۔ استلاء —  
والمزاج والاعراض الاملاء مثل ان تکون قوت — مزاج — اعراض ملائمة، مثلاً تینے بغرض اسہال کسی  
الطبیعة التي تدل اسہال لہام یعرض لها شخص کو سہل پلایا، مگر دست نہ آئے، تو ایسی صورت میں سہل پر  
اسہال فان الاسہال علی الاسہال خطر السمعة لیس سہل دینا خطرناک ہے — سمعة — عمر — موشم — ملک کی  
وفصل بحال هواء البلد عادة الاستفرغ والصناعة ہوا کی حالت — استفرغ کی عادت — پیشہ +

وهذا اذا كانت علی ضد جهة کلا لہ تقتضی چنانچہ جب ان امور مذکورہ کا رخ مقتضائے استفرغ  
الاستفرغ من الاستفرغ کے خلاف واقع ہوتا ہے، تو استفرغ کی ممانعت کرنی پڑتی ہے +

فالحذاء لا محالة يمنع عن الاستفرغ [استلاء] چنانچہ بدن کا مواد سے خالی ہونا بلا درغی مانع استفرغ

لہ اعراض ملائمة سے وہ عوارض مراد ہیں، جو دوران استفرغ میں پیدا ہو جائیں، جیسا کہ خود شیخ نے ایک مثال  
بتائی ہے، یا بدن مریض میں پہلے سے پائے جاتے ہوں، جس کی مثال آئندہ آنے والی ہے +



ہے (ایسی حالت میں کسی طرح استغفار کی اجازت نہیں دی جاسکتی)۔  
ان تمام بیانات میں، جہاں جہاں استغفار کی ممانعت کی گئی ہے، قوی استغفار مراد ہے، نہ کہ معمولی  
اور ضعیف استغفارات، جو کسی حالت میں روکے نہیں جاتے +

وَلَا تِلْكَ ضَعْفٌ اِيَّةُ قُوَّةٍ كَانَتْ [۲-قوت] اسی طرح تینوں قسم کے قوی (حیرانیہ، نفسانیہ، اور طبعیہ)  
میں سے خواہ کوئی قوت بھی ضعیف ہو، (یا ان کے ضعیف ہو جانے  
کا اندیشہ ہو، دونوں صورتوں میں استغفار کی اجازت نہیں دی  
جاسکتی) +

اَلَا اِنَّا سَبَّمَا اَثَرَنَا ضَعْفٌ قُوَّةٍ لِّیَكُنْ بَعْضُ اَوْقَاتِ اِیْسَا بِهٖ مَرْتَبَةٌ اِیْسَا  
مَاعَلٰی ضَرَرًا تَرَكَ اَلَا سَتَفْرَاغُ کي مضرت کے مقابلہ میں کسی قوت کے ضعف کو اختیار کر لیا کرتے  
ہیں (مگر استغفار کو نہیں روکتے) +

ایسا اُس وقت کرتے ہیں، جبکہ ترک استغفار کی مضرت بہت شدید اور اہم ہوتی ہے، مادہ مقدار میں کثیر،  
اور ہيجان میں ہوتا ہے؛ اس لئے اس وقت اس کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے کہ استغفار کی وجہ سے ضعف پیدا ہو جائیگا؛  
چنانچہ عمل سہل کے اواخر میں بعض اوقات تشنج، سرد و دوار، اور ضعف حرکت لاحق ہو جاتا ہے، اور قصد و سہل کے بعد غشی  
لاحق ہو جاتی ہے +

وَذَلِكَ فِي الْقَوَى الْحَسِيَّةِ وَالْحَرَكِيَّةِ (لیکن اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ خواہ کوئی قوت بھی  
ضعیف ہو، ہم اس کی مطلق پرواہ ہی نہیں کیا کرتے، بلکہ یہ محض قوائے  
حسیہ و حرکیہ (یعنی محض قوائے نفسانیہ) کے ساتھ مخصوص ہے نہ کہ  
عام کوئی اس میں شریک ہیں) +

اور جو نادر امراض الخطیران علیٰ ہذا اس وقت بھی اہم استغفار کہ ترک استغفار پر ترجیح  
دیتے ہیں (جبکہ ہمیں یہ توقع ہوتی ہے کہ اگر استغفار سے (بالفرض)  
کوئی خطرہ لاحق ہو گیا (اور کوئی قوت کمزور ہو گئی)، تو ہم اس کا  
تدارک کر سکیں گے۔ اس بارہ میں ساری قوتیں شریک ہیں (قوائے  
نفسانیہ کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں ہے) +

یعنی جب ہمیں خطرات کے تدارک و اصلاح کی توقع ہوتی ہے، تو ہم کسی قوت کے ضعف کی پرواہ نہیں کرتے،  
اور استغفار کو نہیں روکتے +

والمزاج الحار اليابس يمنع منه **۳۔ مزاج** مزاج کا حار یا بس ہونا مانع استقراغ ہے۔ اسی  
والبارد الرطب العديم الحارۃ طرح مزاج کا بارد و رطب ہونا بھی مانع استقراغ ہے، خواہ حرارت  
بالکل ہی نہ ہو (یعنی برودت کا بہت ہی غلبہ ہو) اور خواہ ضعیف  
اوضعیفها يمنع منه ایضا ہو (یعنی برودت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو) +

واما الحار الرطب فيرخص فيه شدیدا  
رہا مزاج کا حار و رطب ہونا، اس صورت میں تو آزادی  
اور فراخ دلی کے ساتھ استقراغ کی اجازت دیجایا کرتی ہے +  
لیکن ان مزاجوں کے ساتھ اگر مادہ شریک ہو تو بلا کر بہت اس کا استقراغ جائز ہے +

واما السخنة فان الاقراط في نقصا **۴۔ سخنة** (سخنة - ڈیل ڈول - انگلیٹ) استقراغ میں بدن کی فربہی  
والتدخل يمنع منه خوفا من تحلل القوة  
ولا غری کا اگر کاظ کیا جائے، تو حد و رجہ کی لا غری اور حد و رجہ  
کا بدنی تخفیل مانع استقراغ ہیں؛ کیونکہ ان دونوں صورتوں میں  
تحلل قوت کا اندیشہ ہے +

ولذلك فان الواجب عليك في تدبير الضعيف الخفيف الكثير المرار  
بھی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص ضعیف و خیف اور لا غری ہو،  
اور اس کے خون میں صفراء کا غلبہ ہو، تو ایسے شخص کے علاج کے  
وقت مناسب ہی ہے کہ استقراغ نہ کرایا جائے؛ بلکہ تبدیل  
مزاج اور غلبہ صفراء کو توڑنے کے لئے مناسب دوائیں دی جائیں  
فان المران تداءيه ولا تستفرغه وقت مناسب ہی ہے کہ استقراغ نہ کرایا جائے؛ بلکہ تبدیل  
مزاج اور غلبہ صفراء کو توڑنے کے لئے مناسب دوائیں دی جائیں  
المائل الى البرودة والرطوبة اور ایسی دھندلی (غذائیں کھلائی جائیں، جن سے خون صالح اہل  
غذائیں کھلائی جائیں، جن سے خون صالح اہل  
فربما اصبحت بذلك مزاجا  
بہرودت و رطوبت پیدا ہو۔ اس جلد و تدبیر سے بعض اوقات تو  
خبطہ و ربما قويت فيحتل الاستقراغ  
صفراء کے مزاج کی اصلاح ہو جاتی ہے (اس کا غلبہ ٹوٹ جاتا ہے،  
اور کسی مزید علاج کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی)؛ اور بعض اوقات  
اس سے مریض کے بدن میں اتنی تقویت پہنچ جاتی ہے کہ اب وہ  
استقراغ کی صعوبتوں کو برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے اور  
پہلے اگر اس میں اتنی سکت نہ تھی، تو اب ان تدابیر سے اس کے  
بدن میں اتنی سکت پیدا ہو جاتی ہے) +

ولذلك لا يجب ان لا تقدم على استقراغ القليل الاكل عادة  
علیٰ ہذا جو لوگ مادہ نامک خوراک ہوں، اور استقراغ  
سے بچنے کی کوئی ادنیٰ سبیل بھی موجود ہو، تو ان میں بھی استقراغ

کی ہرگز نہ کرنی چاہئے +

والسمن المضطرب ایضاً یمنع منه  
خوفاً من استیلاء البرد وخوفاً من  
ان یضغط اللحم العروق ویطبقها  
اذا استخللها فیختنق الحرا سراً  
اولی عصر الفضول الی الاحتشاء  
والاعراض الرادیة ایضاً مثل  
الاستعداد للذرب والتشنج  
یمنع منه

دلاغری کی طرح) زیادہ فریبی بھی اس وجہ سے مانع استفرغ  
ہے کہ اس صورت میں غلبہ برودت کا اندیشہ ہوتا ہے؛ (یہ اندیشہ  
تخمی فریبی میں ہوا کرتا ہے)۔ اور یا یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ جب  
رگوں کو استفرغ کے ذریعہ خالی کر دیا جائیگا، تو گوشت (فسہ  
گوشت) کے نیچے رگیں دب کر بند ہو جائیں گی، جس سے حرارت  
گھٹ جائیگی، یا (اس بند کے مقام سے) فضلات واپس ہو کر  
احتشاء کی طرف چلے جائیں گے۔ (یہ اندیشہ بھی فریبی میں ہو سکتا ہے) +

۵۔ اعراض ملائمہ بدن مریض کے جو بے عوارض بھی مانع استفرغ  
ہوا کرتے ہیں؛ مثلاً مریض میں پہلے ہی سے ذرب اور تشنج کی  
استعداد و قابلیت کا پایا جانا؛ (ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ  
مریض کو مہل کی اجازت نہیں دی جاسکتی)۔ +

۶۔ عمر مریض ایسی (بچپن کی) عمر بھی مانع استفرغ ہے، جس میں  
اعضاء کا پورا نشو و نما نہ ہوا ہو، اور ایسی (بڑھاپے کی) عمر بھی جس  
میں اعضا گھٹنے اور گھٹنے لگے ہوں +

۷۔ موسم سخت گرمی کا وقت، اور سخت سردی کا وقت، یہ  
دونوں مانع استفرغ ہیں +

۸۔ ہوا ملک نہایت گرم جنوبی ممالک میں بھی استفرغ حرام  
ہے؛ کیونکہ (۱) مہل ادویہ زیادہ تر گرم ہی ہوا کرتی ہیں اور  
دو گرمیوں کا اکٹھا ہو جانا ناقابل برداشت ہے (دوا مہل کی  
گرمی، اور ہوا ملک کی گرمی)؛ اور (۲) اس لئے بھی رگرم  
ممالک میں مہل دینا حرام ہے کہ ایسے ممالک میں بدنی قوت  
مجبذب المادۃ الی خارج  
لہ رگوں کے بند ہونے سے دوران خون رک جائیگا، تولید حرارت کا سلسلہ بند ہو جائیگا، اور نیم جیدہ اعضا تک نہ پہنچ  
لیگی، جسکو حرارت کا احتناق کہا جاسکتا ہے +

والد و اعمیٰ بن بھالی داخل بھی دھوم ہے کہ بیرونی گرمی (بیرونی ہوا کی گرمی) تو مادہ فقہ حجازیہ تو دی الی تقاوم کو باہر کی طرف جذب کرنا چاہتی ہے، اور دوا رسل اندر کی طرف (آنتوں کی طرف) کھینچنا چاہتی ہے؛ یہ باہمی کشش اور کھینچنا مقابلہ جنگ کی سی صورت اختیار کر لیتی ہے (جس سے دوا کا پورا اعلیٰ نہیں ہونے پاتا)۔

والشمالی الباسر دجلا یمنع منہ اسی طرح شمالی سمت کے نہایت سرد ممالک بھی مانع استفراغ ہیں۔

وقلة عادة الاستفراغ یمنع منہ ۹۔ عادت استفراغ کا کم عادی ہونا بھی مانع استفراغ ہے۔  
والصناعة الكثيرة الاستفراغ ۱۰۔ پیشہ ایسے پیشے بھی مانع استفراغ ہیں، جن میں مواد خود بخود کھلمتہ الحمام والحمالیۃ یمنع منہ بکثرت خارج ہوا کرتے اور طبعاً استفراغ پاتے رہتے ہیں، مثلاً حمام کی نوکری، باربرداری کی مزدوری؛ خلاصہ یہ کہ وہ سارے پیشے مانع استفراغ ہیں، جو مکان کے باعث ہو سکتے ہیں۔

وینبغي ان یعلم ان الغرض في مقاصد استفراغ واضح ہو کہ ہر استفراغ کے وقت کل استفراغ احدا امور خمسة سندرجہ ذیل پانچ امور میں سے کسی ایک امر کو اپنا مقصد بنایا جاتا ہے (بلکہ اکثر استفراغات میں ان پانچوں امور کا محاذ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے)۔

استفراغ ما یجب استفراغہ وتعبہ اول: استفراغ کے وقت اسی مادہ کو نکالا جائے، جس کا بدن سے خارج کرنا مناسب ہے (یعنی محض مادہ فاسدہ کے نکلنے کی کوشش کی جائے)۔ ایسی صورت میں (جبکہ مادہ فاسدہ بدن سے نکل جائیگا) بلاشبہ استفراغ کے بعد راحت و آرام محسوس ہوگا۔

الا ان یتعقبہ اعیاء الاوعیۃ ہاں، یہ اور بات ہے کہ استفراغ کے بعد (مواد کے اوٹور ان الحما اسرۃ او حمۃ یوم گزرنے سے) عروق میں مکان (کی سی کیفیت) پیدا ہو جائے؛ او عرض اخر مما یلزم کسب الاسہال یا (استفراغ کی گڑبڑ سے) بدنی حرارت بھڑک اٹھے؛ یا للمعاء وتفریج الادس واللتانۃ حاسے یوم پیدا ہو جائے؛ یا استفراغ کے لوازمات میں سے

کوئی دوسرا مرض لاحق ہو جائے؛ مثلاً دستوں کی کثرت سے  
گاہے آنتیں چھل جاتی ہیں (سج اعمار) اور ادرار کے اثر سے  
گاہے شانہ زخمی ہو جاتا ہے (تقرح شانہ) +

فہذا وان نفع فلا یحس بنفعہ ان تمام صورتوں میں گو استفراغ فی نفسہ مفید ہی ہوتا  
بل ربما ادى فی الحال الی ان ہے، مگر اس کا فائدہ اُس وقت بظاہر محسوس نہیں ہوتا، بلکہ بسا  
یزول العارض اوقات فائدہ کا احساس ان مذکورہ عوارض کے زائل ہونے تک

ملتوی ہو جایا کرتا ہے، جو استفراغ کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتے ہیں +

مثلاً کسی شخص نے مہل کے ذریعہ اپنے بدن کا تنقیہ کرایا، لیکن اثنائے مہل میں دستوں کے اثر سے آنتوں میں  
سج لاحق ہو گیا، اور چیخ کی تکلیف دانگیر ہو گئی، تو تا وقتیکہ چیخ میں آرام نہ ہوا، مریض کو تنقیہ کا فائدہ محسوس نہوگا +

والثانی تامل جہۃ میلہ دویم: استفراغ کے وقت مواد کے سیلان کا رخ دیکھا جائے  
کالغثیان ینقہ بالقی والمخص (کہ کس طرف اُسکی توجہ ہے)، مثلاً اگر مثلی دانگیر ہو، تو سمجھنا چاہئے  
بالاسہال کہ مادہ کا میلان قے کی طرف ہے) ایسی حالت میں مادہ کو قے

کی صورت میں خارج کرنا چاہئے؛ اور اگر آنتوں میں مروڑ ہو  
تو سمجھنا چاہئے کہ مادہ کا میلان دستوں کی طرف ہے، ایسی  
حالت میں مادہ کو دستوں کے ذریعہ خارج کرنا چاہئے +

والثالث عضو مخرجہ من جہۃ سویم: استفراغ کے وقت مواد کے رخ اور انکی توجہ کے  
میلہ کا لباسلیق الا یمن کاٹا سے اُس عضو کو دیکھا جائے، جہاں سے یہ مواد خارج ہو سکتے  
لعلة الکبد لا القیفال الا یمن ہیں؛ مثلاً امراض کبد کے لئے (بوقت فصد) دائیں باسلیق

اختیار کی جائے، نہ کہ دائیں قیفال +

اطباء کا خیال ہے کہ جگر کے ساتھ دائیں باسلیق کو اتنا لگاؤ ہے کہ جگر کے مواد دائیں باسلیق ہی کی نصیب سے  
خارج ہو سکتے ہیں؛ مگر دوران خون نے اس خیال کو بہت کمزور کر دیا ہے +

فانہ وان اخطأ فی مثل هذا اس قسم کی باتوں میں اگر غلطی کی گئی (اور مادہ کو بقیاعہ  
ربما جلب خطراً طور پر ایسے عضو سے نکالنے کی کوشش کی گئی، جہاں سے وہ

خارج نہیں ہو سکتے) تو اس سے بعض اوقات (بجائے فوائد کے)

خطرات پیدا ہو جاتے ہیں +

و یجب ان یکون عضواً لمخرج  
 اخس من المستفرغ منه لئلا  
 یصل المادۃ الی ما هو اشرف  
 یہ بھی ضروری ہے کہ جس عضو کی راہ مادہ کو خارج کیا  
 جائے، وہ عضو مرہق سے، جس سے مادہ کا استفراغ مطلوب  
 ہے، خیس اور کم رتبہ ہو، تاکہ ایسا نہ ہو کہ مادہ کو مرض خیس اور  
 کم رتبہ عضو سے ایک شریف اور بلند مرتبہ عضو کی طرف چلا جائے  
 (اور پہلی آفت سے دگنی آفت پیدا ہو جائے) +

و یجب ان یکون مخرجہ منہ طبعیاً  
 البول لحدبۃ الکبد والامعاء لتفویض  
 اور بماکان العضو الذی یندفع  
 منہ هو العضو الذی یجب ان یتفرغ  
 لکن بہ علة او مرض یخاف علیہ من  
 مرور الاخلاط بہ فیحتاج ان یمال  
 الی غیرہ مما هو اصبوب  
 یہ بھی ضروری ہے کہ جس عضو سے مادہ خارج کیا جائے، وہ ان مواد کو خارج ہونے کا طبعی راستہ  
 (مخرج طبعی) ہو جیسے اعضا کبد اور امعاء تفویض  
 گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس عضو کی طرف مادہ نہ نفع  
 ہو رہا ہے، اصولاً اسی عضو کی راہ اسکو نکالنا بھی چاہئے، مگر اس  
 عضو میں کوئی ایسی علت یا مرض ہے کہ ادھر سے مواد کا گزراؤ ناخوش  
 و خطر سے خالی نہیں؛ ایسی حالت میں ضرورت اس امر کی دانگیر  
 ہوتی ہے کہ مادہ کو اس عضو کی بجائے کسی دوسرے عضو کی طرف  
 منتقل کر دیا جائے، جو اس کے لئے زیادہ موزوں ہو +

مثلاً جگر کے مقعر حصے کے مواد طبعاً آنتوں کی طرف مائل ہوا کرتے ہیں، اور اصولاً اسی راستہ سے خارج  
 کئے جاتے ہیں، لیکن اگر معائے مستقیم میں قرح ہو، تو جگر کے مواد کو دستوں کی صورت میں خارج کرنا مناسب نہ ہوگا؛  
 بلکہ اس کے لئے کوئی اور جید کرنا پڑے گا +

وربما خیف علیہ من غلبۃ الاخلاط  
 مرض مثل ما یندفع عن العین  
 الی الحلق وربما خیف منہ الخناق  
 بعض اوقات (ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس عضو کی طرف مادہ  
 منفع ہو رہا ہے، اس میں اگرچہ کوئی مرض موجود نہیں ہے، لیکن)  
 یہ اندیشہ رہتا ہے کہ (اگر اس طرف مادہ کو متوجہ کیا گیا، تو کہیں  
 غلبہ مواد (اور اخلاط کے گزرنے) کی وجہ سے اس عضو میں کوئی  
 مرض نہ لاحق ہو جائے؛ مثلاً آنکھ کے مواد اگر حلق کی طرف  
 جارہے ہوں (یا اگر آنکھ کے مواد کو نثرغہ وغیرہ کے ذریعہ حلق  
 کی طرف مائل کیا جائے) تو بعض اوقات اس سے خناق کے  
 پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے +

فیجب ان یرفقا فی مثله والطبیعة  
 ایسی صورت میں مناسب یہی ہے کہ نرمی اور آہستگی سے

قد تفعل مثل هذا فستفرغ کام لیا جائے (سامے مواد کو یک سخت حلق کی طرف مائل یک  
من غیر جهة العادة صيانة جائے، بلکہ حتی الامکان دوسرے راستوں سے، مثلاً اسہال وغیرہ  
لذلك العضو عند ضعفه کی راہ ان کو خارج کیا جائے)۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ نرمی اور آہستگی  
سے کام لینا، اور مادہ کو مقتضائے توجہ کے خلاف دوسری طرف  
پھیر دینا، "مقتضائے طبیعت" کے خلاف ہے، کیونکہ  
بعض اوقات طبیعت بھی اسی قسم کا کام کر جاتی ہے، یعنی گنا ہے  
ایسا ہوتا ہے کہ کوئی خاص عضو کمزور ہے، اور طبیعت اسکو بچانا  
چاہتی ہے، اس حالت میں طبیعت اس کو بچا کر مادہ کو دوسرے  
غیر معاد راستے سے نکال دیتی ہے، رجو اس کے طبعی رخ کے خلاف  
ہوتا ہے) +

وربما كان ما يستفرغ الطبيعة [نذرہ] بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ طبیعت مادہ کو ایک عضو  
من الجهة البعيدة المقابلة تبقى سے دوسرے دور کے عضو مقابل کی طرف روانہ کر دیتی ہے، جس  
معها اشكال مثل ما يندفع من اللس میں ایک دُشوار می سی پیدا ہو جاتی ہے؛ مثلاً گاسے سر کا مادہ  
الى المقعدة او الى الساق والقدم مقعد کی طرف، یا پنڈلی اور قدم کی طرف چلا آتا ہے، جس میں صحت کے  
فان لا يعلم بالحقيقة كان من الدماغ ساتھ ہکا بہتہ چلنا "دُشوار" ہو جاتا ہے کہ ایسا یہ مادہ سارے دماغ  
كله او من بطن واحد سے آیا ہے، یا کسی ایک بطن سے +

والرابع وقت استفراغه چہا سرم : استفراغ کے وقت یہ بھی دیکھا جائے کہ آیا رنج کے  
مخاط سے) مادہ کے استفراغ کا صحیح وقت آگیا ہے، یا نہیں۔

وجالينوس يجزم القول بان الامراض جالينوس کا یہ عقیدہ ہے کہ نضج کا انتظار محض مَرْمِن  
المزمنة ينتظر فيها النضج التام امراض میں کرنا چاہئے، دوسرے امراض میں انتظار نضج کی ضرورت  
لا غير وقد علمت النضج ما هو نہیں۔ رجنہ امراض مادہ میں جالینوس کے اصول کے مطابق  
نضج کے انتظار کی قطعاً ضرورت نہیں۔ لیکن خضج کے حقیقی معنی  
کیا ہیں؟ اسے تم بیان فارورہ میں) معلوم کر چکے ہو +

جالينوس جالینوس امراض مادہ میں انتظار نضج کی اس لئے ضرورت نہیں سمجھتا ہے کہ اس کے خیال میں نضج سے مقصود محض  
اور نضج مادہ کا کی تدریق ہے؛ اور امراض مادہ کا مادہ خود ہی رقیق ہوا کرتا ہے، اس لئے اس میں نضج کی ضرورت ہی

نہیں۔ لیکن شیخ اس خیال کو ضعیف سمجھتا ہے، اور یہ بتانا چاہتا ہے کہ جالینوس نے نفیج کا مفہوم غلط سمجھا ہے۔ نفیج سے مقصود "ترقیق" نہیں ہوا کرتا ہے، بلکہ "تعدیل قوام" یعنی مادہ کے قوام کو اوسط درجہ پر لے آنا، اور یہ ظاہر ہے کہ امراض حادہ میں اگر مواد ترقیق ہوتے ہیں، تو اس لحاظ سے وہ بھی نفیج کے محتاج ہیں، تاکہ وہ کسی قدر غلیظ ہو کر اوسط درجہ پر آجائیں +

وقبل الاستفراغ وبعد النفيج **شذره** امراض مزمنہ میں مناسب یہ ہے کہ استفراغ کرنے فیہا ان یسقى من الملطقات كماء سے پہلے، اور مادہ میں نفیج حاصل ہو جانے کے بعد، کچھ ملطف دواؤں السرفا والحاشا والبرور استعمال کی جائیں، مثلاً آب زونا، آب حاشا، اور بزور زخم کرنا انیسون، بادیان وغیرہ) +

امراض مزمنہ کے مواد بشکل نفیج پاتے، اور بشکل خارج ہوا کرتے ہیں؛ اس لئے منہجات کے استعمال کے بعد بھی اس کی ضرورت باقی رہتی ہے کہ استفراغ سے پہلے ان میں مزید لطافت پیدا کی جائے، تاکہ یہ آسانی سے نکل سکیں +  
واما فی الامراض الحادة فالاصوب رہے امراض حادہ، تو ان میں بھی بترہی ہے کہ نفیج ایضاً انتظار النفيج وخصوصاً مادہ کا انتظار کیا جائے، علی الخصوص اُس وقت، جبکہ ان امراض ان کانت ساکنۃ واما ان کانت کے مواد میں جوش و حرکت نہ ہو۔ لیکن اگر ان کے مواد جوش و حرکت متحرکہ فالبد اسالی استفراغ میں ہوں، تو (انتظار نفیج سے پہلے ہی) بجملة تمام استفراغ کر لینا المادة اولی اذ صور حرکتها اکثر ہی مناسب ہے؛ کیونکہ نفیج کے بغیر مادہ کے اخراج میں خطرات کا عن ضرر استفراغها قبل نفيجها اتنا اندیشہ نہیں ہو سکتا، جتنا کہ مادہ کے جوش و ہیجان سے خطرات وخصوصاً اذا کانت الا حلاط کا امکان ہو سکتا ہے؛ علی الخصوص اُس وقت جبکہ اخلاط میں حرکت ساقیقة وخصوصاً اذا کانت فی ہیجان کے علاوہ رقت بھی موجود ہو؛ اور علی الخصوص اُس وقت جبکہ تجا ویف العرق غیر مد اخلة مادہ ابھی عروق ہی کے اندر ہو، (عروق سے باہر نکل کر) اعضا کی للاعضاء ساختوں میں پیوست نہ ہو چکا ہو +

کیونکہ اعضا کی ساختوں میں پیوست ہو چکنے کے بعد نفیج سے پہلے مادہ کا خارج کرنا زیادہ دشوار ہوتا ہے۔ گیدانی  
واما اذا کان المخلط محصوراً فی **قانون** لیکن اگر مادہ مرن کسی ایک عضو میں بند ہو رہے تو اس سے عضو واحد فلا یحرك البتہ حتی نفيج و یحصل له القوام المعتدل نفیج حاصل نہ ہوئے، اور تا وقتیکہ اس کے قوام میں اعتدال نہ آئے، اس وقت تک اس مادہ کو (استفراغ کے ذریعہ) حرکت میں نہ لائے



دلانا چاہئے، جیسا کہ اپنی جگہ پر تھیں بتایا جا چکا ہے +

یہ بار بتایا جا چکا ہے کہ نفخ کے ذریعہ غلیظ و لزج مواد کو رقیق بنایا جاتا ہے، اور رقیق مواد کو غلیظ، تاکہ وہ اعضاء سے بہ آسانی خارج ہونے کے قابل ہو جائیں +

وکن لا ان لمنا من ثبات القوۃ [قانون] اسی طرح اُس وقت بھی انتظار نفخ کے بغیر ہم مادہ کا اخراج الی وقت النضج استفراغنا ہا کر دیتے ہیں، جبکہ ہمیں یہ بے اطمینانی ہوتی ہے کہ شاید مادہ کے بعد احتیاط منافی معر فتر سرقہا نفخ پانے تک بدنی قوت قائم نہ رہ سکیگی؛ لیکن استفراغ سے پہلے و غلظہا احتیاطاً یہ دیکھ لیتے ہیں کہ مادہ رقیق ہے، یا غلیظ +

یعنی اس حالت مجبوری کے باوجود یہ پھر بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ آیا مادہ اس قدر غلیظ تو نہیں ہے کہ ہماری کوشش اخراج کا کام رہے، یا اس قدر رقیق اور عضویں پیوست تو نہیں ہے کہ استفراغ میں قطعاً کامی ہو، اور اس سے محض نفع میں اضافہ ہو +

وان کانت رقیقۃ غیر متشر بۃ [قانون] مادہ مرض جبکہ رقیق ہو، لیکن وہ عضو کے اندر پیوست نہ ہو، او معتدلة فستنزغ یا جبکہ وہ معتدل القوام ہو، تو اس کے استفراغ میں تامل کرنے کی ضرورت نہیں +

وان کانت ثخینۃ غلیظۃ لم یجز لا ان تحرکھا الا بعد الترقیق لیکن اگر مادہ گاڑھا اور غلیظ ہو (بہ نفع دیکھا) اگر مادہ ثخینی اور غلیظ ہو (تو قبل اس کے کہ انہیں رقیق بنالیا جائے، حرکت میں لانا استفراغ کرنا) ہرگز رد نہیں ہے +

ویستدل علی غلظہا من تقدم تخیر سالفۃ و وجع تحت الشل سیف ممد دا و لاحق ہو چکی ہو گی، پسلیوں کے نیچے تناؤ کے درد اٹھا کرتے ہونگے اور (معاملہ کی شدت کی صورت میں) اعشاء متورم ہونگے +

ومن اوجب ما نرا عید فی مثل ان حالات میں رجن میں انتظار نفخ کے بغیر استفراغ کر دینا هذا الحال حال المنا فذ حتی کی اجازت ہے) منافذ و مجاری کا خیال رکھنا سب سے زیادہ لایکون منسدۃ ضروری ہے کہ وہ پہلے سے بند نہ ہوں (ورنہ استفراغ کی صورت میں باوجود کوشش کے مواد خارج نہ ہو سکیں گے) +

اسی لئے ضروری ہے کہ سہلات قویہ کے استعمال سے پہلے آنتوں کو سدا سے صاف کر لیا جائے +

لہ نخی مواد: وہ غلیظ مواد جو بدہشی اور تخمر کی وجہ سے پیدا ہوتے ہوں +

وبعد هذا كله فذلك ان تسهل  
قبل النضج  
ان سادی باتوں کے بعد (تمام شرائط مذکورہ کی  
پابندیوں کا لحاظ کرتے ہوئے) مادہ مرض کو نفع دیئے بغیر تم  
خارج کر سکتے ہو +

والخامس تقدير ما يستفراغ  
وهذا يحصل من النظر في كمية  
المادة ومن النظر في القوة ومن النظر  
في الاعراض التي يتخلل بعد الاستفراغ  
فانها ان كان منها عرض يتبع الاستفراغ  
نقص مما يلزم الاستفراغ بقدر ما  
يقدر ان ذلك العرض الذي  
يتبع الاستفراغ يستدركه كما  
يفعل في التشخيص المتلائي  
پنجم: استفراغ کے وقت یہ بھی بطور اندازہ کے متعین  
کر لیا جائے کہ کتنی مقدار میں مادہ کو نکالنا ہے۔ اسکے لئے اس  
امر پر غور کرنے کی ضرورت ہوگی کہ بدن میں مادہ مرض کی مقدار  
کتنی ہے، بدنی قوت کیسی ہے، اور وہ عوارض کیسے ہیں جو استفراغ  
کے بعد عموماً پیدا ہو جاتا کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر استفراغ سے اس  
قسم کے عوارض کے پیدا ہونے کا کوئی اندیشہ ہو، تو پہلے یہ اندازہ  
قائم کریں کہ وہ عوارض اور تکلیفات کتنے استفراغ سے لاحق  
ہو سکتے ہیں، اسی اندازہ کے مطابق استفراغ میں کمی کر دیں، تاکہ  
اس کمی کی وجہ سے "تکلیفات کا تدارک ہو جائے" (یعنی وہ عوارض  
پیدا ہی نہ ہونے پا۔)، جیسا کہ تشخيص المتلائي میں (ظہیر پرست)  
کے اندیشہ سے کیا جاتا ہے +

تشخيص المتلائي میں اگرچہ استفراغ بھی ضروری ہے، مگر اس میں یہ بھی اندیشہ رہتا ہے کہ کس استفراغ کی وجہ  
سے پرست نہ لاحق ہو جائے، اور تشخيص المتلائي سے تشخيص میسی نہ واقع ہو جائے۔ اس اندیشہ کو مد نظر رکھ کر استفراغ میں  
کمی کر دی جاتی ہے، اور تشخيص کے مواد کو متعویضی مقدار میں بتدریج خارج کیا جاتا ہے +

واعلم ان استفراغ المادة ونقلها  
من موضعها يكون على وجهين  
احدهما بالجذب الى الخلاف البعيد  
والاخر بالجذب الى الخلاف القريب  
امالہ وجذب مواد واضح ہو کہ کسی مادہ کو "اپنی جگہ" سے  
نکالنے اور ہٹانے کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں:  
اول: مادہ کو کسی دور کے عضو مخالف کی طرف جذب کرنا ایسے  
عضو کو "خلاف بعید" کہا جاتا ہے: دویم: مادہ کو  
کسی قریب کے عضو مخالف کی طرف جذب کرنا ایسے عضو کو "خلاف  
قریب" کہا جاتا ہے +

واولى اوقات ان لا يكون في البدن  
امتلاء مفرط وكما من المواد توجه  
جذب واما كما بترين وقت وہ ہے جبکہ بدن میں مواد  
کی بہت زیادہ کثرت نہ ہو، اور جبکہ یہ صورت بھی نہ ہو کہ اس

و لنفرض سرجاً لیسیل من اعلیٰ  
فمردم کشید او امرأۃ یفراط  
سیلان بواسیہا فخن لا تخلو  
اما ان تستفرغ بامالہ الی الخلاف  
القرب

عضو کی طرف، جد ہر مواد کو جذب کرنا ہے، پہلے ہی سے) مواد  
کی توجہ موجود ہے۔ تمثیل: مثال کے طور پر ہم فرض کرتے  
ہیں کہ ایک مرد ہے، جس کے منہ کے بالائی حصے سے خون بکثرت  
جاری ہے، اور دوسری عورت ہے، جس کی بواہر سے  
خون خوب بہ رہا ہے؛ اس صورت میں ہمارے لئے دو ہی صورتیں  
ہو سکتی ہیں: (۱) یا ہم خلاف قریب کی طرف مادہ کو پھیر کر  
کھینکے؛ (۲) یا خلاف بعید کی طرف +

فیکون الواجب امالۃ المادۃ  
فی الاول الی الانف بالترعیف و  
فی الثانی الی الرحم یا دس الرطمت

چنانچہ جب ہم خلاف قریب کی طرف پھیر کر مادہ کو نکالنا  
چاہینگے، تو ہمارے لئے یہ مناسب ہوگا کہ پہلی مثال میں کسیر  
پیدا کر کے ناک کی طرف مادہ کو پھیر دیں؛ اور دوسری مثال  
میں ادراہ حصہ کے ذریعہ رحم کی طرف +

فان اذنا ان نجذب الی الخلاف  
البعید استفرغنا الدم فی الاول  
من العروق و اطواضعہ التی فی  
اسفل البدن و فی الثانی من العروق  
و اطواضعہ التی فی اعلیٰ البدن

لیکن اگر ہم (مرد و عورت کی دونوں مثالوں میں) خلاف  
بعید کی طرف مادہ کو جذب کرنے کا ارادہ کریں گے، تو پہلی مثال  
میں ہم زیرین حصہ بدن کے عروق و مقامات سے خون خارج  
کریں گے؛ اور دوسری مثال میں بالائی حصہ بدن کے عروق  
و مقامات سے +

و الخلاف البعید لا یجوز ان یباعد  
فی قطرین بل فی قطروا حد  
و هو القطر لا بعد

**قانون** جب مادہ کو خلاف بعید کی طرف جذب کرنا ہو، تو مناسب  
یہ ہے کہ وہ عضو دونوں قطروں (طول و عرض) کے لحاظ سے دور  
نہ ہو، بلکہ ایسے عضو کی طرف جذب کرنا چاہئے جو محض ایک قطر کے  
محاذ سے دور ہو، یعنی ان دونوں اقطار (طول و عرض) میں سے  
جو زیادہ بعید (اور دراز) ہو +

فانہ وان کانت المادۃ فی الاعالیٰ  
من الیمین فلا تجذب الی الاسافل  
من الشمال بل اما الی الاسافل من الیمین  
نفسرہ و هو لا واجب و اما الی

تمثیل: چنانچہ اگر مادہ بالائی حصہ بدن کے دائیں جانب  
ہو، تو اس مادہ کو زیرین حصہ بدن کے بائیں جانب ہرگز جذب  
نہ کرنا چاہئے (کیونکہ یہ تو دونوں قطروں کے محاذ سے دور  
ہو گیا)؛ بلکہ اُسے یا تو زیرین حصہ بدن کے اُسی دائیں طرف

الیسار من العلوان کان بعیدا جذب کرنا چاہئے، جو زیادہ بہتر ہے، یا بالائی حصہ بدن کے  
 عنہ بعد المنکب عن المنکب ولم بائیں طرف؛ بشرطیکہ دونوں جانبوں کے درمیان دکم از کم  
 یکن حالہ کمال جانبی الرأس خانہ اتنا فاصلہ تو ہو، جتنا کہ ایک کندھے کو دوسرے کندھے سے  
 اذا كانت المادۃ فی بین السراس ہے؛ دونوں جانبوں کی حالتِ قرب ایسی نہ ہو، جیسی سر کے  
 امیلت الی کلا ساقل لالے دائیں بائیں جانبوں کی ہے؛ کیونکہ جب مادہ سر کے دائیں  
 یسار السراس طرف ہوتا ہے، تو اسے زیرین بدن کی طرف پھیر دیا جاتا ہے،  
 نہ کہ سر کے بائیں طرف +

یعنی "خلاف بعید" کی طرف جذب کرنے میں یہ ضروری ہے کہ دونوں جانب باہم اتنے قریب نہ ہوں،  
 جتنے سر کے دونوں — دائیں اور بائیں — جانب باہم قریب ہیں +

اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ اگر مادہ کو "خلاف بعید" کی طرف جذب کرنا ہو، تو مجذوب الیہ اور مجذب  
 نہ کے درمیان کم از کم اتنا فاصلہ ضرور ہونا چاہئے، جتنا ایک کندھے کو دوسرے کندھے سے ہے۔ اسکے برعکس  
 اگر دونوں کے درمیان اتنا محوڑا فاصلہ ہو، جتنا سر کے دائیں اور بائیں جانبوں کے درمیان ہے، تو اسے  
 "خلاف قریب" سمجھنا چاہئے، نہ کہ خلاف بعید۔ اس سے یہ ہرگز مقصود نہیں ہے کہ اگر دونوں اعضاء کے درمیان  
 اتنا قلیل فاصلہ ہو، جتنا سر کے دونوں جانبوں کے درمیان ہے، تو ایک کا مالہ دوسرے کی طرف ناجائز ہے، کیا  
 تم نہیں جانتے کہ بعض اوقات درد سر کی حالت میں ادویہ میچہ و محرہ پیشانی پر لگائی جاتی ہیں؛ بالفاظِ دیگر:  
 ادویہ محرہ سے دماغ کے مواد کو جلد کی طرف پھیرا جاتا ہے، اور بعض اوقات سر اور آنکھ کے مواد کو گڈھی (تفاد) کی  
 طرف مجامع کے ذریعہ مائل کیا جاتا ہے، بعض اوقات درم جگر، درم طحال، درم معدہ وغیرہ میں مالہ کے لئے  
 ادویہ محرہ جذایہ ان اعضاء کے محاذی جلد پر لگائی جاتی ہیں +

واذا اردت ان تجذب مادۃ [قانون] جب تم کسی مادہ کو "دور" جذب کرنا چاہو، تو اگر اس  
 ای البعد فسیکن وجع الموضع مقام میں درد ہو، تو پہلے تم اس مقام مجذوب نہ کے درد  
 المجذب نہ منہ اولا لیقل مزاجتہ میں سکون پیدا کر لو؛ تاکہ وہاں کے درد اور تنہا سے جذب  
 بالاجذاب فان الوجع جذاب مالہ کی کشمکش کم ہو جائے؛ کیونکہ درد خود بھی جذاب ہے یعنی  
 درد مقام درد کی طرف مواد کے انجذاب کا ذریعہ ہے) +

جمیع مقام درد کی طرف جب توجہ کرتی ہے، تو مقامی عروق کو چیل کر اس طرف خون اور روح زیادہ  
 "تشر" میں روانہ کرتی ہے، اور وہاں مواد کا انصباب شروع ہو جاتا ہے۔ اسی معنی سے درد کو "جذاب"

کہا جاتا ہے +

اذا استقصیٰ الى حيث تجذب به **قانون** مادہ کو تم کسی طرف جذب کرنا چاہتے ہو، مگر اُد دھرنہ نہ  
 فلا تعینت فرما حرکہ التعینت نہیں ہو رہا ہے، تو اس بارہ میں تمہیں زیادہ سختی نہ برتنی چاہئے؛  
 ورققہ فلم یجذب و صار کیونکہ گاہے اس قسم کی سختی سے مادہ جوش و ہیجان میں آجاتا اور  
 اسرع میلًا الى الموضع الوجهہ رقیق بنجاتا ہے، اور پھر منجذب نہ ہونے کی وجہ سے دردناک عضو  
 کی طرف اُس کی توجہ اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

وہر بما کفالك ان تجذب وان لم جذب و اما رکے لئے (مادہ کو مقام مرض سے ہٹانے میں)  
 تستفرغ فان الجذب نفسه يمنع مادہ کا استفراغ ضرور نہیں بعض اوقات محض اسی قدر کافی ہو جایا  
 توجہہ الى العضو ان لم تخرجه کر لے کہ مادہ کو کسی طرف پھیر دیا جائے، خواہ بدن سے اس کا  
 فیکون الجذب نفسه يبلغ الغرض استفراغ نہ کیا جائے (اور اسے باہر نہ نکالا جائے)؛ کیونکہ تنہا جذب  
 وان لم تستفرغ معه بل اقتصرت ہی سے مادہ کی توجہ عضو سے ہٹ جاتی ہے، خواہ مادہ کو باہر  
 علی مثل الشد للاعضاء المقلابة خارج نہ کیا جائے۔ الغرض بعض اوقات فقط جذب امار  
 او بالمحاجم او بالادویۃ المحمّرة سے، استفراغ کئے بغیر، مقصود حاصل ہو جایا کرتا ہے؛ مثلاً  
 وبالجلّة بما یولم یلا ماما (تسکین درد کے لئے، یا امارہ مراد کے لئے) محض مقابل کے  
 اعضاء کو کس کر باندھنا، یا محاجم کا لگانا، یا ادویہ کھینچنے کا جلد  
 پر استعمال کرنا، المختصر کسی تدبیر سے (عضو مقابل میں) درد  
 پیدا کرنا +

محاجم (سنگیاں) گاہے مُنہ سے چوسی جاتی ہیں، اور گاہے آگ سے لگائی جاتی ہیں (محاجم  
 ناسیۃ)، جو زیادہ قوی الاثر اور جذبات ہیں۔ محاجم کے ساتھ گاہے پچھنے لگائے جاتے ہیں، اور گاہے سادہ طور پر  
 استعمال کی جاتی ہیں۔ محاجم ناریہ کی شکل گاہے کد کی سی (قراۃ)، گاہے سینکھ کی سی (قراۃ)، اور  
 گاہے آنجورہ اور پیالہ کی سی ہوتی ہے۔ ان ظروف کے اندر کسی اشتعال پذیر مادہ کے ذریعہ آگ جلائی جاتی ہے،  
 اور اس ظرف کو اوندھا کر عضو پر دبا دیا جاتا ہے؛ جس سے اندر کی آگ بجھ جاتی ہے، اور ہوا جو آگ کی حرارت سے  
 پھیل گئی تھی، وہ اب حجم میں کم ہو جاتی ہے، جس سے ظرف کے اندر خلا پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکو پُر کرنے کے لئے  
 متصلہ جلد، گوشت، اور خون وغیرہ اندر کی طرف کھینچے اور منجذب ہوتے ہیں، اس لئے یہ ظرف اُس عضو کو پُر لیتا ہو  
 ادویۃ محمّرة وہ دوائیں کہلاتی ہیں، جو جلد کی طرف خون کو جذب کر کے اُسے سرخ کر دیتی

ہیں، مثلاً رائی، سداب وغیرہ۔ (مَحْمُومًا کا = شرح کردینے والی) \*

بعض اوقات اندرونی اعضاء کے درد اور دم محض اس تدبیر سے زائل ہو جاتا کرتے ہیں کہ باہر جلد پر ادویہ محمرہ لگائی جاتی ہیں، مثلاً رائی کا لپ کیا جاتا ہے، یا سنگھیاں کھجوائی جاتی ہیں، یا کسی اور طرح یہاں درد پیر کیا جاتا ہے +

واسمہل المواد استفرغها هو [شذره] عروق کے مواد مقابلہ آسانی کے ساتھ نکل سکتے ہیں، فی العروق ثم ما فی الاعضاء اس کے بعد اعضاء اور مفاصل کے مواد؛ جوڑوں کے مواد کے والمفاصل فانها قد يصعب اخراجها واستفرغها میں بعض اوقات دشواری لاحق ہو جاتا یا اخراجها واستفرغها کلا بد ان کرتی ہے، اور ان مواد کے استفرغ کی صورت میں ان کے يخرج فی استفرغها معها غیرها ساتھ دوسرے (مغید) مواد بھی خارج ہو جاتے ہیں (بٹکا نکلنا مناسب نہیں ہوتا) +

والمستفرغ يجب ان لا يبادر الى تناول اغذية كثيرة ونسبة فتجذب بها الطبيعة غير مضمومة فان اوجب شئ من ذلك فيجب ان يكون قليلاً قليلاً شيئاً بعد شئ حتى يكون بالتدريج ويكون الداخل في البدن مضموماً جيداً [قانون] جن لوگوں نے اپنے بدن سے مواد کا استفرغ کرایا ہو (یعنی مثلاً آنھوں نے باقاعدہ مسلسل لئے ہوں) ان کے لئے کسی طرح مناسب نہیں کہ وہ جلد ہی غذاء میں زیادتی شروع کر دیں، اور کچی غذاؤں کھانے لگیں؛ ورنہ طبیعت (اس حالت میں) غیر مضموم غذاؤں کو جذب کر لے گی۔ لیکن اگر کسی ضرورت کا یہی تقاضا ہو، تو ان باتوں میں محض تقوڑ، تھوڑا اور آہستہ آہستہ قدم بڑھائیں؛ تاکہ اس ترقی میں رفتار تدبیر رہے اور تاکہ جو غذا عروق بدن کے اندر داخل ہو، وہ پورے طور پر منضم ہو +

والفصد هو الاستفرغ الخاص [شذره] اگر بدن کے سارے اخلاط زائد ہو گئے ہوں، تو بکاخلاط الزائدة بالسوية فصد سے یہ سارے اخلاط بھرا بھر خارج ہو سکتے ہیں + یعنی جس تناسب کے ساتھ یہ اخلاط عروق بدن کے اندر ہوتے ہیں، قصد کی صورت میں یہ اسی تناسب کے ساتھ خارج ہوتے ہیں؛ ”برابر خارج ہو گئے“ سے بس یہی مراد ہے +

واما الاستفرغ الخاص بخلط لیکن اگر کوئی ایک خلط کیست کے سخاٹ سے بڑھ گئی ہو؛ یا کثیر و حلاہ فی کمیۃ او یفسد یا کیفیت کے لحاظ سے بگڑ گئی ہو، تو اس صورت میں استفرغ

فی کیفیت فہو غیر الفصد

کے لئے قصد سے کام نہ چلیگا، بلکہ کوئی دوسری طریقہ استفراغ اختیار کرنا پڑے گا +

وکل استفراغ افرط فانه يحدث حمى في اكثر الامور

[شذرہ] جب کسی استفراغ میں غیر معمولی زیادتی ہو جاتی ہے، تو بسا اوقات اس سے بخار (حمی یوم) لاحق ہو جایا کرتا ہے +

ومن اورثه النقطاع اسهال كان يتعاده علة فمعاودة ذلك

[شذرہ] جو لوگ (کسی استفراغ کے، مثلاً) دستوں کے عادی ہوں، اور ان کے بند ہونے سے وہ کسی مرض میں مبتلا ہو جائیں، تو

الاستفراغ يدر ثماني الاكثر مثل من اورثه النقطاع وسخاذه

اس استفراغ کے اعادہ سے بسا اوقات وہ مرض زائل ہو جایا کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کے کان سے میل نکلنا بند ہو جائے

او مخاط انفه سداً فان عموماً يذهب به

ر یا کان کا بہنا رک جائے، یا کسی کی ناک سے بلغم کا خروج رک جائے، اور پہلے یہ چیزیں عادی جاری تھیں، اور اس سے

اُس شخص کو مرض نسیباً لاحق ہو جائے، تو ان رطوبات کے مکرر اجراء سے یہ مرض جاتا رہیگا +

واعلم ان البقاء بقية من المادّة التي تحتاج الى استفراغها احتل

[شذرہ] واضح ہو کہ قابل اخراج مادہ کا بدن کے اندر کسی قدر جمبوڑ دینا (بعض اوقات) اتنا تکلیف دہ ثابت نہیں ہوتا، جتنا

غائلة من الاستقصاء في الاستفراغ والبلوغ به الى ان تخوسر القوة

کہ اسے شدت و قوت کے ساتھ پورے طور پر نکالنا اور اس حد تک استفراغ کو پہنچا دینا کہ بنی قوتیں بڑھال ہو جائیں۔ کیونکہ

فكثيراً ما تحلل الطبيعة تلك البقية بسا اوقات طبعیت اُس بچے کچھ مادہ کو خود ہی اپنے طور پر

تحلیل کر دیا کرتی ہے +

وما دام الخلط من الجنس الذي ينبغي ان يستفراغ والطريقين يحتمل

[شذرہ] استفراغ کی حالت میں جو مواد خارج ہوا کرتے ہیں، یہ جب تک اسی قسم کے خارج ہونے کے قابل اور ردی نکلتے

فلا تخف من الاضرار بطور جم

رہیں، اور مریض میں ابھی قوت برداشت موجود ہو، تو مواد کے بکثرت خارج ہونے سے خوف نہ کھانا چاہیے۔ بلکہ بعض

احتجت الى ان تستفراغ الى الغشّة

اوقات استفراغ کی ضرورت ہی اتنی شدید ہوتی ہے کہ غشی کی

زبنت تک پہنچ جاتی ہے +

لہ مرض سرد، دوران سر کا مقدر ہے، جس میں آنکھوں کے نیچے اندیشہ آتا جاتا ہے +

ومن كانت قوته غير قوية ومادة [قانون] جن لوگوں کی بدنی قوت قوی نہ ہو، اور اُنکے بدن میں  
اخلاط المرادية كثيرة فاستقرغہ اخلاط رويہ کی کثرت ہو، تو ایسے وقت میں استفرغ بہ تدریج  
قلیلاً قلیلاً اور تصویراً تھوڑا کرنا چاہئے +

وكان لك اذا كانت المادة شديدة التحلج اسی طرح اُس وقت بھی تدریج سے کام لینا پڑتا ہے جبکہ  
او شديداً الاختلاط بالدم فلا يمكن مادہ میں لزوجة اور چپک زیادہ ہوتی ہے، یا جبکہ خون کے  
ان تستقرغ دفعته واحداً كما يكون ساتھ مادہ یا سلا ہوتا ہے کہ یک سخت اس کا ٹکنا غیر ممکن ہوتا ہے  
عرق النساء وفي وجاع المفاصل المزمنة جیسا کہ عرق النساء، وجاع مفاصل مزمن، سرطان، جرب مزمن،  
في السرطان والجرب المزمن والدمل المزمن اور دمل مزمن میں ہوا کرتا ہے +

شرح اب شیخ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اخراج مادہ کے لحاظ سے اسہال، قے، اور رقصہ میں باہمی کیا فرق ہے۔ چنانچہ  
اسہال میں چونکہ مواد معائے مستقیم سے خارج ہوا کرتے ہیں، اور مواد کو امعاء و آلات ہضم میں اوپر سے نیچے کی طرف  
پھانسا پڑتا ہے، اس لئے اطباء کہتا کرتے ہیں کہ اسہال میں مواد اوپر سے نیچے کی طرف جذب ہوا کرتے ہیں، لیکن چونکہ اسہال  
میں جس طرح بالائی اعضا کے مواد نیچے جذب ہوا کرتے ہیں، اسی طرح زیرین اعضا کے مواد بھی خارج ہوا کرتے ہیں اور  
وہ سب سے مہل دونوں صورتوں کے لئے مناسب ہے؛ خواہ مادہ کو اس کے میلان کے رخ کے خلاف — نیچے سے اوپر کی  
طرف — کھینچنا ہو، یا مقتضائے ثقل کے موافق اور میلان کے رخ کی سمت اوپر سے نیچے کی طرف — ملے نہ اسہال  
اُس وقت بھی مفید ہے، جبکہ مادہ کسی ایک جگہ جا ہوا اور ٹھہرا ہوا ہو، اور کسی جانب اُس میں حرکت اور میلان نہ ہو،  
نہ اوپر کی طرف، اور نہ نیچے کی طرف، مثلاً وجع مزمن کے مواد۔ اس کے مقابلہ میں قے کا عمل اسہال کے برعکس ہے  
اس توضیح کے بعد اب شیخ کے کلام پر غور کرو، یہ دراصل شیخ کے کلام ذیل کی ترجمانی ہے؛

واعلم ان الاسهال يجذب من واضح رہے کہ اسہال کی وجہ سے جس طرح بالائی اعضا  
فوق ويقلم من تحت کے مواد اوپر سے نیچے کی طرف کھینچ کر آیا کرتے ہیں، اسی طرح زیرین  
اعضاء کے مواد بھی (ادویہ مسهلہ کے عمل کے باعث) اپنی جگہ سے  
اُدھر جا کر تے ہیں +

فهو موافق للجد بين المخالف الموافق اس لئے "اسہال" دونوں صورتوں میں مفید ہے؛ خواہ  
وموافق ايضا بعد استقرار المولد مادہ کو مخالف جانب (نیچے سے اوپر کی طرف) جذب کرنا ہو، یا موافق  
فاذا كانت المواد من تحت جانب (اوپر سے نیچے کی طرف)۔ ملے نہ اسہال اُس وقت بھی مفید  
جذبها الى المخلاف وقلمها ايضا اور نافع ہے، جبکہ مادہ کسی ایک جگہ جم کر بیٹھ گیا ہو اور اوپر یا



من حیث ہی

نیچے کی طرف اس کی کوئی توجہ نہ رہی ہو۔

والقنی یفعل الجذب والقلم

قی کا عمل مواد کے جذب کرنے اور اکٹھے کرنے میں استعمال

بالعکس

کے برعکس ہے۔ یعنی تہ اگر زیرین اعضاء کے مواد کو اوپر کی طرف

جذب کرتی ہے، تو بالائی اعضاء کے مواد کو بھی اپنی جگہ سے اکٹھے

ہیچ ہے) +

والفصل یختلف حاله علی مواضع

لیکن فصل کے حالات اس بارہ میں اُن مقامات کے

التي یوحد منها الدم علی عاقلیت

حفاظ سے مختلف ہیں، جہاں سے فصل کی جاتی، اور خون نکالا جاتا

ہے، جیسا کہ تھیں معلوم ہے (اور کچھ آئندہ معلوم ہو گا) +

یعنی فصل کی صورت میں بحفاظ مقام فصل کے گاہ بالائی اعضاء کے مواد خارج ہوا کرتے ہیں، گاہہ زیرین

اعضاء کے؛ اسی طرح بعض رگوں کا تعلق اگر بگرت ہے، تو بعض کا داغ سے؛ اگلے فصل کے بارہ میں متنبہ کر کے نہیں

بتایا جاسکتا، کہ یہ بالائی اعضاء کے مواد خارج کرتی ہے، یا زیرین اعضاء کے؛ یا یہ کہ فصل مواد کو اوپر سے نیچے کی طرف

جذب کرتی ہے، یا نیچے سے اوپر کی طرف۔

جذب کرتی ہے، یا نیچے سے اوپر کی طرف۔

والاقل الناس حاجۃ الی الاستقراغ

بمحافظة ضرورت کے اگر دیکھا جائے، تو استغراق کی سبب

من کان جید الغذا و جید البصر

کم ضرورت اُن لوگوں کو ہو سکتی ہے، جو طبیعتاً صحت مند ہیں (چچہ غلام)

استعمال کرتے، اور جن کی قوت بائمه اچھی ہے +

استعمال کرتے، اور جن کی قوت بائمه اچھی ہے +

والاصحاب لبلدان الحارۃ و البسیۃ

سے ہذا گرم ممالک کے باشندوں میں بھی استغراق کی حاجت

الحاجۃ الی الاستقراغ

نہ ہی ہوا کرتی ہے +

بلدان حارۃ کہ "معاظلات" بھی کہا جاتا ہے، جو قیظ سے مشق ہے (قیظ شدت گرما)

بلدان حارۃ کہ "معاظلات" بھی کہا جاتا ہے، جو قیظ سے مشق ہے (قیظ شدت گرما)

الفصل الرابع فی قوانین مشترکہ للفق

فصل دہم، قی اور اسہال کے مشترک قوانین، اور

الاسہال کیفیۃ جذب اللعۃ و المسہل و مفتحی

مسئل مفتی کے عمل جذب کی کیفیت

گیلانی قہارتے ہیں۔ جب نمن آنتیوں کے اور ان کے آس پاس کے مواد خارج کئے جاتے ہیں، تو

گیلانی قہارتے ہیں۔ جب نمن آنتیوں کے اور ان کے آس پاس کے مواد خارج کئے جاتے ہیں، تو

اسے عرف اطباء میں قلیین کہتے ہیں، اور جب عودتی سے اور دیر کے اعضاء سے مواد خارج کئے جاتے ہیں، تو

اسے عرف اطباء میں قلیین کہتے ہیں، اور جب عودتی سے اور دیر کے اعضاء سے مواد خارج کئے جاتے ہیں، تو

قہارۃ اصطلاح اطباء میں استہلال کہتے ہیں، اور یہاں پر تخصیص و تعین دونوں کو اسہال کہنا جائز ہے۔

قہارۃ اصطلاح اطباء میں استہلال کہتے ہیں، اور یہاں پر تخصیص و تعین دونوں کو اسہال کہنا جائز ہے۔

چنانچہ اس موقع پر یہ فقہاء اسی عام معنی میں یہ لگاتے ہیں +

چنانچہ اس موقع پر یہ فقہاء اسی عام معنی میں یہ لگاتے ہیں +

یستحب لمن اراد ان یستهل و یتقیاً **قانون** جو شخص (رہل و حقہ وغیرہ سے) دست لگائیے کر نیکارادہ کئے  
ان یفرق طعامہ فیتناول قدس **قانون** جسکے لئے بہتر یہ ہے کہ اپنی خود اکیس تفریق کرے، (اپنی غذا تھوڑی تھوڑی بٹا لے)  
المبلغ الذی یجتزئ بہ فی الیوم یعنی جو مقدار غذا اس کیلئے روزانہ کافی ہو کر رہتی ہو، اگر نیکار ایک نوعیت بھر کھا لے  
فی ہر اس روان یجعلہا اطعمۃ مختلفۃ چند دفعات میں کھائے، نیز ایسے شخص کے لئے یہ بھی مناسب  
واشربہ مختلفۃ ایضاً ہے کہ دن بھر کے متعدد دفعات میں ایک ہی غذا استعمال  
نکرسے، بلکہ اپنے ماکولات و مشروبات میں مختلف انواع و اقسام  
کی چیزیں استعمال کرے \*

فان المعدة تعرض لها من هذه الحال ان تشاق الی دفع ما فیہا کیونکہ جب مختلف قسم کی چیزیں کھانے پینے میں استعمال  
الحال ان تشاق الی دفع ما فیہا کی جاتی ہیں، تو (چونکہ ہضم معدہ کے لئے یہ چیزیں بار بار خاطر ہو جاتی  
انی فوق والی تحت فاما الطعام ہیں، اسلئے) معدہ خود ہی اس امر کا خواہشمند ہو جاتا ہے کہ اپنے  
الغیر المختلف الغیر امد خول بہ جون کی چیزوں کو اوپر یا نیچے کی طرف دفع کر دے؛ (چنانچہ  
علی طعام اخر فان المعدة تشترکہ اسکے بعد دستوں کے جاری کرنے اور تے لانے میں آسانی ہو جاتی  
وتضمن وتقبض علیہ قبضاً شديداً ہے)۔ برخلاف ازیں جب اس طرح مختلف غذائیں ایک دوسرے  
و خصوصاً ان کان قلیل المقدار پر بصورت تداخل نہیں دیکھ جاتی ہیں بلکہ صرف ایک ہی غذا  
کھلائی جاتی ہے، اور وہ بھی اس طرح کہ جب پہلی غذا باقاعدہ  
طور پر ہضم ہو چکی ہے، تو ایسی حالت میں معدہ حریص بنجیلوں  
کی طرح غذا کو چمٹ کر ہضم کرتا ہے، جسے چھوڑنے کا نام ہی  
نہیں لیتا؛ علی الخصوص اُس وقت، جبکہ وہ غذا مقدار میں بھی  
تھوڑی ہی دیکھا جائے \*

واما اللین الطبعۃ فلا ینبغ ان یفعل شیئاً من ذلك رہے وہ لوگ، جنکو پہلے ہی سے نرم اجابتیں ہو رہی  
ہوں، ان میں اس قسم کی تدبیر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے  
واعلم ان الحاجة الی التقی کلاسهال **شذرہ** واضح ہو کہ اسہال اورتے وغیرہ کی ضرورت ان لوگوں  
ونحوہما غیر واقعہ بمن کان میں پیش نہیں آیا کرتی، جسکے تدابیر تو انین غذا و اصول  
حسن التدبیر فان حسن التدبیر حفظان صحت) اچھے ہوں۔ جو لوگ اصول حفظان صحت کی  
یحتاج الی ما هو اخف منها پابندی کرتے ہیں، انہیں اگر کبھی ضرورت بھی پیش آتی ہے، تو

راہمال اور قے کی نہیں، بلکہ ان سے ہلکی چیزوں کی +

یعنی پابند لوگوں کے بدن میں زیادہ فضلات اور مواد اکٹھے ہی نہیں ہونے پاتے، ان کی قوتیں — دافہ و دافعہ وغیرہ — قوی ہوا کرتی ہیں، اس لئے اگر گناہ بگاہ کوئی ضرورت بھی پیش آ جاتی ہے، تو محض خفیف اور ادنیٰ چیزوں کی، مثلاً فاذکر لینے، ہلکی تلین لے لینے، کبھی کبھی کوئی دوار ہاضم و مقوی معده کھا لینے کی +

وربما کفایا لہم فیہ السیاضۃ بسا اوقات ایسے محتاط اور پابند لوگوں میں استغفارغ والذک والحمام کی ہمہ ریاضت، دلک، اور حمام ہی سے پوری ہو جایا کرتی ہے

اور مسلسل و متقی اور ملین وغیرہ کی ضرورت ہی پیش نہیں آیا کرتی، پھر یہ بھی صحیح ہے کہ اگر ایسے لوگوں کے بدن میں مواد ثمران امتلاء بدنہ فاکثر امتلاء مثلاً من اجودہا خلاط اعنہ من الدم جمع بھی ہوتے ہیں، تو زیادہ تر بہترین خلط — خون — فالفصد ہوا لمحتاج الیہ فی ہی جمع ہوا کرتا ہے، اور یہ معلوم ہے کہ خون کے تنقیہ کے لئے تنقیہ دون الا سہال فصد کی ضرورت ہوا کرتی ہے، نہ کہ اسہال کی +

واذا وجب الضرورة فصلاً [قانون] جب رغلہ خون کی وجہ سے فصد کی ضرورت ہو، اور واستغفار اغا بمثل الخریق وکلا دویۃ (اسکے ساتھ ہی غلیہ اخلاط کی وجہ سے) خریق جیسی قوی دواؤں سے القویۃ فیجب ان یبدأ بالفصد استغفار کرنے کی ضرورت ہو، تو اس صورت میں ابتداء فصد سے ہذا من وصایا البقراط فی کتاب کرنی چاہئے (اسکے بعد استغفارغ، اس صورت میں یہ ہرگز مناسب امین میا و هو الحق نہ ہوگا کہ پہلے استغفارغ کیا جائے، اور اسکے بعد فصد)۔ یہ بقراط

کی ان وصیتوں میں سے ہے، جو اس نے کتاب امین میا میں لکھی ہے، اور یہ درست بھی ہے (غلط نہیں ہے) +

یہ ضرورت اس وقت کی ہے، جبکہ (۱) سارے اخلاط بدن کے اندر بڑھ گئے ہوں۔ لیکن یہ زیادتی طبعی تھا کے ساتھ نہ ہو، بلکہ اس زیادتی میں خون کے سوا کسی دوسری غلط کا غلبہ ہو، یا بسک (۲) بدن کے اندر چند اخلاط بڑھ گئے ہوں، نہ کہ سارے، اور اس زیادتی میں دوسری غلط کے ساتھ خون کا بھی غلبہ ہو +

ان دونوں صورتوں میں گو فصد کے ساتھ استغفارغ کی بھی ضرورت ہے، اور استغفارغ بھی معمولی نہیں بلکہ قوی دواؤں سے، مگر تقدیم استغفارغ سے کرنی چاہئے؛ کیونکہ ادویہ مسهلہ کی سمیت اور تحریک و ہيجان سے سخت خطرات کا اندیشہ ہے۔ اس کے برعکس فصد کی وجہ سے بجائے تحریک و ہيجان کے خون کے ساتھ کچھ نہ کچھ دوسرے اخلاط بھی خارج ہی ہو جائینگے (گیلائی) +

لیکن جب بدن کے اندر اخلاط کی زیادتی طبعی تناسب کے ساتھ ہو، تو اسکا حکم ذیل میں آنے والا ہے +  
 دکن لك اذا كانت الاخلاط البلغمية [تانون] اسی طرح اُس وقت بھی نصد کو مقدم کرنا چاہئے، جبکہ طبعی  
 مختلطة بالدم ولكن اذا كانت مواد خون کے ساتھ مخلوط طور پر (عروق میں) پائے جاتے ہوں؛  
 الاخلاط لزجة باسادة فربما لیکن اگر مواد لزج اور بار د ہوں، (اور خون کے ساتھ مخلوط نہ ہوں)  
 نرادها الفصد غلظا ولنزوجة بلکہ مثلاً وہ مفاصل کے اندر پائے جاتے ہوں، اور خون رگوں کے  
 فالواجب ان يبدأ بالاسهال (اندر) تو بعض اوقات نصد کی وجہ سے ان کی غلظت اور لزجیت  
 بھی بڑھ جایا کرتی ہے؛ ایسی صورت میں بجائے تقدیم نصد کے  
 اسہال سے ابتداء کرنی چاہئے +

وبالحيلة ان كانت الاخلاط متساوية خلاصہ یہ ہے کہ اگر بدن کے سارے اخلاط متساوی  
 قدم الفصد فان غلب خلط طور پر (بڑھے ہوئے) ہوں، تو پہلے نصد کرنی چاہئے، پھر اسکے  
 بعد ذلك استفرغ بعد اگر کسی خلط کا غلبہ ثابت ہو، تو اُس کا استفرغ کر دینا  
 چاہئے +

وان كانت غير متساوية استفرغ اور اگر بدن کے اخلاط متساوی طبعی نسبت طبعی ہیں  
 اولاً الفضل حتى يتساوى ثم بڑھے ہوئے نہ ہوں، تو پہلے اس بڑھی ہوئی خلط کو بذریعہ  
 يفضد استفرغ کے نکالو، تاکہ ساری خلطیں متساوی ہو جائیں لاؤ

ومن قدم الدواء على الفصد سب کی زیادتی طبعی تناسب پر آجائے، اسکے بعد نصد کرو +  
 [تانون] اگر کسی نے غلطی سے بجائے نصد کے پہلے دوا پلا دی  
 كان ينبغي ان يقدم الفصد (اور نصد کی بجائے استفرغ کو مقدم کر دیا)، دراختیار لیک پہلے  
 فليؤخر الفصد اياما قلائل نصد ہونی چاہئے تھی، تو اس صورت میں مناسب یہ ہے کہ  
 اب نصد کرنے میں چند روز کی اور بھی تاخیر کروے (تاکہ اس  
 عرصہ میں بدنی قوتیں کچھ جمع ہو جائیں) +

یہ اصول صرف اسکا جگہ کے لئے مخصوص نہیں ہے، بلکہ جب کبھی دوا استفرغ ضروری ہو جاتے ہیں، تو دونوں  
 کے درمیان وقفہ کرنا ضروری ہے +

ومن كان قريباً للمهد بالفصد [تانون] اگر کسی شخص کو نصد لئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ  
 واحتاج الى استفرغ فشرّب الماء اسے اب استفرغ کی بھی ضرورت لاحق ہو گئی، ایسی حالت میں

اوفق له  
وکنایما او قعر شرب الدواء [شذره] ایسا بارہا ہوا کرتا ہے کہ جس موقع پر قصد کرنی چاہئے  
الواجب کان فیہ الفصد فی حق، وہاں غلطی سے دوا پلا دی گئی را اور بجائے تقدیم قصد  
حی واضطراب فان لم یسکن کے پہلے سہل دید یا گیا تو اس سے مریض بخار اور اضطراب  
بالمسکنا ت فلیعلم انه کان یجب (بے چینی) میں مبتلا ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ اگر یہ عوارض  
ان یقدم علیہ الفصد مسکنا ت پلانے سے دور نہ ہوں، تو یقیناً سمجھ لو کہ ان عوارض کی  
دوسری کوئی وجہ نہیں ہے) اس کی وجہ محض یہی ہے کہ یہاں  
پہلے قصد کرنا ضروری تھا۔

ولیس کل استفراغ یمتاج الیہ [شذره] واضح رہے کہ ہمیشہ استفراغ کی ضرورت صرف اسی  
لفظ الامتلاء بل قد یدعو الیہ لئے نہیں ہوا کرتی ہے کہ امتلاء کی زیادتی، اور بلحاظ مقدار کے  
عظم العلة والامتلاء بحسب کیفیۃ مواد کی کثرت ہے؛ بلکہ گاہے کسی بڑی بات کی وجہ سے بھی استفراغ  
کی ضرورت ہو جایا کرتی ہے اور گاہے اس لئے بھی کہ مادہ (اگرچہ  
لا الکمیۃ بلحاظ مقدار کے کم ہے، لیکن) بلحاظ کیفیت کے شدید ہے۔

چنانچہ ضرب سقطہ (چوٹ وغیرہ) کی صورت میں بعض اوقات امتلاء کے بغیر محض احتیاطاً مسہلات اور لطینات  
پلا دی جاتی ہیں، تاکہ چوٹ کے مقام پر مواد کا بہت زیادہ اجتماع و انصباب نہ ہونے پائے، اور ورم اگر وہاں پیدا  
ہو، تو ہلکا ہو۔

وکنایما یغنی تحسین التداویر [شذره] اگر پہلے سے اچھے تدابیر عمل میں لائے جائیں، تو بسا اوقات  
عن الفصد الواجب فی الوقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس وقت قصد (اور استفراغ) کی ضرورت  
ہی باقی نہیں رہتی (اور سو اکا امتلاء ہی نہیں ہونے پاتا ہے)۔

وکنایما یدعو الداعی الی الاستفراغ [شذره] بسا اوقات ایسا بھی ہوا کرتا ہے کہ (امتلاء کی موجودگی  
فیعارضہ عائق فلا یكون الحیلۃ کی وجہ سے) استفراغ کی ضرورت تو دامنگیر ہوتی ہے، مگر کسی  
فیہ الا الصوم والنوم و التداوی مجبوری سے استفراغ کرنا دشوار ہوتا ہے؛ ایسی صورت  
سوء مزاج یوجب الامتلاء میں اس کے سوا کوئی تدبیر و حیلہ کارگر نہیں ہے کہ مریض سے

لہ میں نے یہاں علت کا ترجمہ "بات" کیا، گیلیانی فرماتے ہیں۔ علت ایک عام لفظ ہے۔ جو مرض، عرض، اور سبب سے  
بھان زیادہ وسیع ہے۔ علت ہر اس چیز کو کہتے ہیں، جو بدن کے اندر کوئی غیر طبعی تغیر پیدا کر دے۔

روزے رکھوائے جائیں (فاتہ کرایا جائے)، اور اُسے ہدایت کی جائے کہ وہ سویا کرے، اور موجودہ استلار کی وجہ سے جو سور مزاج لاحق ہو گیا ہے، اُس کا مناسب تدارک کیا جائے +

ومن الاستفراغ ما هو على سبيل **شذوہ** گا ہے استفراغ بطور استظہار کے (یعنی پیش بندی الاستظہار مثل ما يحتاج اليه اور تقدم بالحفظ کے طور پر) کیا جاتا ہے، (تا کہ وہ مرض پیدا من يعتاده النقرس والصرع نہ ہونے پائے، جس کا اندیشہ ہے) مثلاً بعض لوگوں کو مرض نقرس او غیر ذلک فی وقت معلوم و اور صرع وغیرہ ایک وقت مقر میں، علی الخصوص موسم ربیع میں خصوصاً فی الربیع فیحتاج ان يستظهر عادتاً لاحق ہو کر تا ہے؛ ایسی صورت میں قبل از وقت پیش قبل وقتہ وليستفرغ الاستفراغ بندی کے طور پر اس امر کی ضرورت دانگیر ہوتی ہے کہ جس مرض الذی یخص مرضه كان فصلاً کا اندیشہ ہے، اُسکے مادہ کا استفراغ کر دیا جائے؛ خواہ وہ اواسہال

وربما كان استعمال المجففات من خارج **شذوہ** بیرونی طور پر ادویہ مجففہ ناشفہ کا لگانا بھی بعض اوقات والا دویۃ الناشفۃ استفراغاً استفراغ ہی کا کام کرتا ہے، جیسا کہ گاہے استقار والوں مثل ما یفعل باصحاب الاستسقاء کے ساتھ کیا جاتا ہے +

أَدْوِيَهُ مُجَفِّفَةً نَاشِفَةً : رطوبت کی خشک اور جذب کرنے والی دوائیں + استفراغ کے مریضوں کو گاہے گرم ریت میں دبایا جاتا ہے، گاہے گرم ریت پر لوٹنے کیلئے انہیں بتایا جاتا ہے، اور گاہے اُن کے اعضاء پر جاذب رطوبات دوائیں بطور تکیہ کے استعمال کی جاتی ہیں +

وقد يجوز ان الاستعمال **قانون** جس خلط کا خارج کرنا مقصود ہوتا ہے، بعض اوقات دواء مجففات الخلط المستفراغ ایسی خلط کے شائبہ اور ہم کیفیت دواء استعمال کرنے کی فی الکيفية كالسقمونيا عند ضرورت پیش آ جاتی ہے؛ مثلاً صفراء کے استفراغ کرنے کے حاجت الی استفراغ الصفراء لئے بعض اوقات سقمونیا استعمال کی جاتی ہے (حالانکہ صفراء فیجب ان یخلط به ما یخالفه سقمونیا، دونوں گرم ہیں)؛ ایسی حالت میں مناسب یہ ہے فی الکيفية ویوافقہ فی الاسهال کہ اس دواء کے ساتھ کوئی ایسی چیز ملا دی جائے جو کیفیت میں اوکلا یمنعه عن الاسهال کا لھلیچ تو اس کے مخالف ہو، مگر دست لانے میں موافق ہو یا کم از کم

وینتد اسراك سوء هنرا جر ان  
حادث عنه من بعد

(اگر معین اور موافق نہ ہو، تو) دستوں میں کوئی رکاوٹ نہ پیدا کرے؛ مثلاً ہلیلہ، (مذکورہ بالا صورت میں اگر ستموینیا کے ساتھ ہلیلہ ملا دی جائے، تو اس سے ایک حد تک ستموینیا کی حدت و حرارت بھی ٹوٹ جائیگی، اور دست لانے میں بھی کچھ نہ کچھ اس سے امداد ہی ملے گی) اور اگر (اسپر بھی) اُس دوار سے کچھ سوء مزاج پیدا ہو جائے، تو بعد کو (مناسب تدابیر سے) اُس کا بھی تدارک کر دیا جائے۔

واصحاب اور ام الا حشاء  
فیصعب اسها لهم و قیثم خان  
اضطرابات الی ذلك فاستعمل لهم  
مثل اللبلاب والقرطم والبغایة  
والخیار شنیر و نحو ذلك

**قانون** جن لوگوں کے احتیاج میں ورم ہوتا ہے، ان کے لئے اسہال ادرتے، دونوں، دشوار ہیں (ان کو مہسل دینا بھی خطرناک ہے، اور تھقی دینا بھی)؛ لیکن اگر ضرورت ہی اسہال کی داعی ہو جائے، تو لباب، قرطم، بسفاج، خیارشنبز جیسی (ملکی) دوائیں استعمال کی جائیں (جو ورم کے لئے محلل بھی ہوں، اور مواد کو بتدریج دستوں کی راہ خارج کرینوالی ہوں)۔

قال بقراط من كان قضيفا  
سهل اجابة الطبيعة الی التقی  
فلا ولی فی تنقیته ان يستعمل التقی  
وان یكون ذلك فی صیف او سبيع  
او خریف دون الشتاء ومن كان  
معتدل السخنة فلا سهال اولی  
به فان داعی الی استفسا غه  
بالتقی داع فلینظر به الصیف  
ویتوقا فی غیر موضع الحاجة

**قانون** البقراط کا قول ہے کہ جو لوگ لاغر ہوں، جو دھموٹا، طبعی طور پر تھے کو بہ آسانی قبول کیا کرتے ہیں، اُن کے تنقیہ کے لئے (بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو) تھے ہی لانا بہتر ہے، اور تھے کا بہترین وقت ان کے لئے موسم گرما، ربیع، یا خریف ہے، نہ کہ سرما۔ اور جو لوگ اوسط درجہ کے فربہ (معتدل السخنة) ہوں، اُن کے تنقیہ کے لئے اسہال ہی بہتر ہے؛ لیکن اگر ایسے (معتدل السخنة) لوگوں میں کوئی خاص وجہ اس امر کی داعی ہو کہ ان کے امتلاء بدن کا تنقیہ تھے ہی کے ذریعہ کیا جائے (اور مہسل دینا مناسب نہ ہو) تو موسم گرما کا انتظار کیا جائے، مگر بلا ضرورت کے (ضرورت شدید کے بغیر) ایسے لوگوں میں تھے بہرگز نہ کرائی جائے۔

کتاب فصول بقراطیہ میں بقراط کا قول اس طرح درج ہے: جو لوگ لاغر ہوں، اور تھے

کرنا ان کے لئے آسان ہو، ان کا استفراغ تم دوا کے ذریعہ اوپر سے کرو (تے لایا)۔ اور احتیاط رکھو کہ یہ کام موسم سرما میں نہ کیا جائے۔ لیکن جن لوگوں میں تے دشوار ہو، اور ان کے بدن میں گوشت اوسط درجہ پر اچھا ہوا اچھا استفراغ تم دوا کے ذریعہ نیچے سے کرو (مسل دو)، اور احتیاط رکھو کہ یہ کام موسم گرما میں نہ کیا جائے؛ (گیلائی)۔  
و یجب ان یتقدم قبل الاسهال [قانون] جس خلط کا استفراغ مقصود ہو، بہتر ہے کہ اسہال اور والقی بنلطیف الخلط الذی تربید تے سے پہلے اس خلط کو لطیف و رقیق بنایا جائے (اس خلط کے استعراغہ و توسیع المجاری و فتحها غلیظ قوام کو رقیق بنا کر قابل اخراج کر دیا جائے)، عروق و فان ذلک یؤمن البدن من مجاری کو کشادہ کر کے کھول دیا جائے، تاکہ بدن (اسہال دے) التعب کی مکان و تکلیف سے محفوظ و آسودہ رہے۔

گیلائی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد غائبیہ ہے کہ استفراغ سے پہلے جس طرح منقبات بلا کر دوا کے قوام کو درست اور قابل اخراج بنایا جاتا ہے، اسی طرح اس کے ساتھ ساتھ حمام اور ماش وغیرہ کا بھی استعمال کر لیا جائے، تاکہ عروق و مسامات کشادہ ہو جائیں، اور اخلاط بدن آسانی سے نکلنے کا راستہ پاسکیں، اور جلد الکیس غذائیں کھائی جائیں، تاکہ بدن کے اندر فضلات کم پیدا ہوں۔

واعلم ان تعوید الطبيعة لیسنا [قانون] کامیاب تدابیر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب کسی سخت و اجابة الی ما یراد من القی الاسهال دوا سے تے کرائی ہو، یا دست لاسنے ہوں، تو دوا قوی کھلانے بسہولۃ قبل استعمال لدواء القوی من سے پہلے ہی جو کچھ کرنا ہے، طبیعت کو نرم کر کے اس کا عادی اجدی التمدد ابیر المصلحة بنایا جائے کہ وہ اسے بہ آسانی قبول کر سکے۔

یعنی اگر مثلاً کسی قوی دوا مسل سے دست لاسنے ہیں، تو پہلے سے شکم کو نرم کر لیا جائے، یہی وجہ ہے کہ اطباء منہج ادویہ کے ساتھ اکثر ہلکی مسل اور ملین دوائیں شامل کر دیا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی دوا مقوی سے تے کرائی ہے، تو گرم پانی وغیرہ بلا کہ پہلے سے تے کی عادت ڈال لی جائے، ورنہ ممکن ہے کہ سخت دوا مقوی پلا دے جائے اور آسانی سے تے نہ ہو، تو اضطراب عظیم واقع ہو سکتا ہے۔

والاسهال والقی مع هنال المراق [نذرہ] مراق کی لاغری کی حالت میں (قوی) مسل اور مقوی پلانا صعب متعب و خطر سخت تکلیف دہ اور خطرناک امر ہے۔

مراق سے مراد شکم کی جلد ہے، جس میں جلد کے نیچے کی ساخت بھی شامل ہوتی ہے۔ مراق کی لاغری علی العموم درم اخشاء اور ضعف اخشاء کے ساتھ ہوا کرتی ہے، اور اس حالت میں بدن کے لہ شیخ فرماتے ہیں: ”سارے اور ام اخشاء مراق کو رقیق اور لاغر بنادیتے ہیں“ (ص ۷۸۷ قانون جلد اول)۔



اندر جس طرح قوت کم ہوتی ہے، اسی طرح خون بھی کم ہوا کرتا ہے۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ نہ قوی سہل کی اجازت ہو سکتی ہے، اور نہ مقوی کی +

والد واء المقتی قد یعود مسہلاً **شذرہ** گاہے ”دوار مقوی“ سہل بن جاتی ہے (یعنی اس سے اذا كانت المعدة قوية او شرب قے کی بجائے دست آجاتے ہیں)۔ اسکی وجہ (۱) گاہے یہ ہوتی علی شدة جوع او كان استسراب ہے کہ مریض کا معدہ قوی ہوتا ہے (اور قوت کے باعث دوار دیر پالین الطبیعة وغیر معتاد مقوی کی اذیتوں سے کم متاثر ہوتا ہے)۔ (۲) یا یہ کہ مریض للقیء او كان الداء ثقیلاً لجوہر نے دوار مقوی سخت بھوک کی حالت میں پی ہے، (۳) یا یہ کہ مریض پہلے سے دستوں کے مرض میں مبتلا ہے، اور اسکا شکم جاری ہے، (۴) یا یہ کہ مریض قے کا عادی نہیں ہے، (۵) یا یہ کہ دوار مقوی کا جو ہر ثقیل اور نیچے کی طرف (معدہ سے اعمار کی طرف) جلد اور تر بنانے والا ہے +

بعض مؤلفین نے اس مقام سے پہلی اور آخری صورت کو اڑا دیا ہے +  
وامسہل یصیر مقیاً للضعف والمعدة اول شدة یبوسة الشغل او لکون اس سے دست کی بجائے قے آنے لگتی ہے)۔ اسکی وجہ (۱) الداء او کس یھا وکون صاحبہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ مریض کا معدہ ضعیف ہوتا ہے (اور ضعف کی وجہ سے دوار سہل کی اذیت کو برداشت نہیں کر سکتا، اسلئے وہ جلد ہی بصورت قے خارج کر دیتا ہے)۔ (۲) یا یہ کہ (امعاء میں) پانچخانہ بہت زیادہ خشک ہو جاتا ہے (اور قبض کی وجہ سے مستحکم سدے بن جاتے ہیں)، (۳) یا یہ کہ دوار سہل ناخوشگوار اور مکرر ہوتی ہے، (۴) یا یہ مریض پہلے ہی سے نخمہ میں مبتلا ہوتا ہے (اور معدہ قے کی حرکات کا عادی ہوتا ہے) +

وکل دواء مسہل اذا لم یسہل او **شذرہ** جب دوار سہل سے دست نہیں آتے، یا جبکہ (تھوٹے) اسہل غیر نصیب فانه یحرك الخلط الذي یسہله وینشره فی البدن فیستولی علی البدن ویستحیل الیہ بہت دست تو آجاتے ہیں، لیکن غیر بخمہ اور نفخ سے خالی مواد خارج ہوتے ہیں تو جس خلط کی یہ دوار سہل تھی، اسی خلط کو حرکت میں لا کر اسے بدن کے اندر پھیلا دیتی ہے، اور بدن کے

اخلاط اخری نیکتر ذلک الخلط فی البدن اندر اسکا غلبہ ہو جاتا ہے، جس سے دوسرے اخلاط بھی اسی غلط کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں، اور اس غلط کی مقدار بدن کے اندر بڑھ جاتی ہے +

ومن الاخلاط ما هو اسرع اجابۃً الی القئی فی اکثر الامراض کالصفراء ومنہا ما هو مستعص علی القئی کالسوداء ومنہا ما لہ حال وحال کالبغمر

[شذرہ] رتے کی شکل میں خارج ہونے کے لحاظ سے مختلف اخلاط میں صلاحیت کم و بیش ہے) بعض اخلاط اس قسم کے ہیں کہ اکثر اوقات قے کو بہ آسانی قبول کر لیتے ہیں (اور قے کی صورت میں نکل آتے ہیں)، مثلاً صفراء اور بعض اخلاط (اس کے برعکس) قے کو قبول نہیں کرتے (اور قے کی صورت میں خارج نہیں ہوتے) مثلاً سوداء اور بعض اخلاط اس قسم کے ہیں کہ ان کے حالات اس بارہ میں مختلف ہیں، مثلاً بغمر ولبغم اگر رقیق ہو، تو یہ گاہے قے کی صورت میں بہ آسانی خارج ہو جاتا ہے، اور اگر غلیظ ہو، تو یہ اسہال کی صورت میں بہ آسانی نکل جاتا ہے)۔

والحموم اسہالہ اصوب من تقیئتہ

[شذرہ] بخار کے مریضوں کے لئے قے سے بہتر اسہال ہی ہے (اسلئے مریضانِ تپ کے استلزامِ بدنی کا تنقیہ حتی الامکان دستوں ہی کے ذریعہ کیا جائے) +

ومن کان خلطہ نازلاً مثل اصحاب زلیق الامعاء فتقیئہم محال

[شذرہ] جن لوگوں میں بدنی مواد اوپر سے نیچے کی طرف جارہے ہوں، ان میں قے کے ذریعہ ان مواد کا خارج کرنا "محال" ہے (یا بہ توجیہ گیلانی: "نا جائز ہے")، مثلاً زلیق الامعاء کے مریض (میں) اوپر سے مواد آنتوں کی طرف اوترتے رہا کرتے ہیں، ان کو اوپر کی طرف قے سے مائل کرنا طبعاً دشوار اور طباً نا جائز ہے) +

وشر الادویۃ المسهلۃ ما هو مرکب من ادویۃ شدیدۃ الاختلاف فی زمان الاسہال فیضطرب الاسہال ویسہل الاول قبل ان یسہل الثانی و سربما

[شذرہ] اگر کوئی مسهل دوا کا نسخہ ایسے اجزاء سے مرکب ہو جن کے اسہال کی مدت میں شدید اختلاف ہو، تو اسے بدترین مسهل سمجھنا چاہئے مثلاً کسی دوا مسهل کے نسخہ میں سمونیا، خیاز شبنبر، اور ایلو، تینوں شامل ہوں، جن میں سے سمونیا جلد دست لانے والی دوا ہے، اور خیاز شبنبر اور ایلو دیر میں (کیونکہ

## اسْتَهْلَ الْاَوَّلِ نَفْسِ الثَّانِي

اس سے دستوں میں ایک طرح کی گڑ بڑ بچ جاتی ہے: یعنی ایک دوا کا عمل دوسری دوا سے پہلے ہی ہو جاتا ہے، اور گاہے ایک دوا دوسری دوا ہی کو دستوں کے ساتھ خارج کر دیتی ہے (جس سے اس کا عمل ہی نہیں ہونے پاتا، اور نسخہ میں اس کا داخل کرنا بے سود ثابت ہوتا ہے) +

اس قول کی توجیہ میں گیلانی نے جو کچھ کہا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ”دوا سہل کے نسخہ میں ایسے دوا جزاء ایک مستقل سہل کی مقدار میں، نہ شامل کرنے چاہئیں، جن میں سے ایک سرلیج الاسہال ہو، اور دوسرا بطی الاسہال ہو، ورنہ اس صورت میں وہی خطرات کے اندیشے ہیں، جو ایک ہی دن دو سہل کے پلانے میں ہو سکتے ہیں“  
”مستقل سہل کی مقدار“ سے مراد یہ ہے کہ ان دو میں سے ایک ہی دوا اُس مقصد کے لئے کافی ہو، جبکہ دوسرا سہل دیا گیا ہے +

مگر یہ اصول اور یہ توجیہ، دونوں قابل غور ہیں، اور اطباء کے اکثر نسخہ جات ایسے اجزاء سے خالی نہیں ہوا کرتے +

ومن تعرض للاسهال والقيء وبدنه **شذره** جو شخص سہل یا متقی (شدید سہل اور قوی ہستی) ہوتا ہے، اور نالیکہ اُس کا بدن (مواد روئیہ سے) پاک صاف ہوتا ہے، اُسے یقیناً اور بلا ریب دوا، منصف، اور کرٹ مضطرب (اور غشی) لاحق ہو جایا کرتا ہے، اور اگر کچھ مادہ نکلتا بھی ہے، تو بڑی دشواری سے نکلتا ہے +

قول بقراط: ”جس شخص کا بدن صحت مند ہو، اُسے اگر دوا سہل یا متقی استعمال کی، تو وہ جلد ہی غشی میں مبتلا ہو جائیگا“

وبالجملۃ الدوا عام دم يستفرغ **تنقیہ کی علامت** خلاصہ یہ ہے کہ جب تک دوا سے (دوا سہل یا متقی سے) الفضول فانه لا یكون معه فضلات خارج ہوتے رہتے ہیں، اُس وقت تک بدن میں کرب و اضطراب پیدا نہیں ہوتا (اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ اب تک بدن کا تنقیہ پورا نہیں ہوا ہے) ! اور جب کرب و اضطراب شروع ہو جاتا ہے، تو سمجھنا چاہئے کہ (اب بدن مواد روئیہ سے پاک صاف ہو گیا، اور) جو چیز کہ خارج ہو رہی ہے،

یہ فضلات کے قبیلے سے نہیں ہے (بلکہ بدن کے اچھے اور کارآمد

مواد ہیں) +

جب کسی خاص خلط کا استفراغ حسب اصول طبی انصاف وغیرہ کے بعد اس خلط کی مخصوص ادویہ سے کیا جائے، تو مندرجہ ذیل احکام سے اس کا پتہ چل سکتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو گیا ہے۔

واذا تغیر الخلط المستفراغ بقى او  
اسہال الی خلط آخر دل علی  
نقاء البدن من الخلط المراد  
استفراغه

جو خلط کہ بذریعہ قے یا اسہال کے خارج ہو رہی تھی، اس کے نکلنے کے بعد جب دوسری خلط نکلنے لگے، تو یہ اس امر کی علامت ہے کہ جس خلط کا استفراغ کیا جا رہا تھا، وہ بدن سے نکل چکا ہے (اور اب مہل دواؤں کے بقیہ اثر سے دوسرے اخلاط نکل رہے ہیں) +

واذا تغیر الی خراطة وثنی اسود  
منتن فہو سردی

اور جب اس کے بعد خراطہ (آنتوں کے غشائی ٹکڑے اور چھلکے) اور کالی کالی بدبودار سی چیز برآمد ہونے لگے، تو اسکو ایک بُری علامت سمجھنا چاہئے +

والنوم اذا اشتد عقیب الاسہال  
والقئ دل علی ان الاستفراغ  
نقی البدن تنقیۃ بالغتہ ونفع

اسہال یا قے کے بعد جب نیند کا زور ہو جائے، تو یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ استفراغ کے عمل سے بدن کا پورا تنقیہ ہو چکا ہے، اور اس نے پورا فائدہ پہنچا یا ہے (یا یہ کہ استفراغ کے بعد کی نیند مریض کے لئے سودمند ہو کر رہی ہے) +

واعلم ان العطش اذا اشتد  
فی الاسہال والقئ دل علی مبالغتہ  
وبلوغ غایۃ وجودۃ تنقیۃ

یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اسہال اور قے (کے دوران میں پیاس کا غلبہ ہو جائے اس امر کی علامت ہے کہ استفراغ پورا ہو چکا، اور منزل مقصود کی حد تک پہنچ چکا، اور بدن کا اچھی طرح تنقیہ ہو چکا ہے +

دوا مہل کیونکر مواد کو  
بذب کرتی ہے؟ اس میں تین مختلف مذاہب ہیں: —

(۱) صحیح مذہب تو یہ ہے کہ دوا مہل اپنی مخصوص خاصیت اور مخصوص کشش سے کسی خاص خلط کو آنتوں کی طرف جذب کرتی ہے، یعنی یہ دوا مہل اپنی مخصوص قوتِ تاثیر سے معدہ اور آنتوں کی غشاء مخاطی کے مخصوص اجزاء میں تحریک پیدا کر دیتی ہے، جس سے غشاء مذکور کے یہ اجزاء مخصوص اخلاط کو خارج کرنے کا کام شروع کر دیتے ہیں +

خواہ وہ خلط قوام کے لحاظ سے رقیق ہو، یا غلیظ۔ اسی مذہب کو شیخ نے پسند کیا ہے +

(۲) دوسرا مذہب یہ ہے کہ مسهل دوا میں کسی خاص خلط کو جذب کرنے کی خاصیت اور کشش نہیں ہوتی، بلکہ ہر ایک مسهل دوا پہلے بدن کے رقیق اخلاط کو خارج کیا کرتی ہے، اس کے بعد بہ ترتیب غلیظ کو اور اس کے بعد غلیظ تر کرکے +

(۳) جالینوس کا مذہب یہ ہے کہ ہر ایک مسهل دوا اسی خلط کو جذب کیا کرتی ہے، جس سے اُس دوا کی مشابہت و مشابہت ہوتی ہے، یعنی دوا مسهل اپنے مشابہ اور اپنے ہم جنس خلط کو مشابہ اور ہم جنس ہونے کی وجہ سے جذب کیا کرتی ہے +

شیخ نے ان دونوں آخری مذاہب کی تردید کی ہے :-

واعلم ان الدواء المسهل ليسهل  
ما ليس له بقوة جاذبة تجذب  
ذلك الخلط نفسه فما جذب  
الخلط الغليظ وخلي السريق كما  
يفعل المسهل للسوداء  
واضح رہے کہ دوا مسهل جس خلط کو بھی دستوں کی شکل  
میں خارج کرتی ہے، اس کو اپنی مخصوص قوت جاذبہ کی وجہ سے  
جذب کر کے خارج کیا کرتی ہے (یعنی یہ قوت جاذبہ خصوصیت  
الخلط الغليظ وخلي السريق کما کے ساتھ فقط اسی خلط کو جذب کرتی ہے)؛ چنانچہ بعض اوقات  
دوا مسهل خصوصیت کے ساتھ محض خلط غلیظ کو جذب کر لیتی  
اور خلط رقیق کو بدن کے اندر ہی چھوڑ دیتی ہے، چنانچہ جو  
دوائیں مسهل سوداء کہلاتی ہیں، اُن کا عمل اسی قسم کا ہوا  
کرتا ہے +

بعض مسهل دواؤں کو بلغم سے، اور بعض کو سوداء سے، اور بعض کو صفراء سے، خصوصیت ہوتی ہے؛ یعنی وہ  
دوائیں فقط انہی اخلاط کو جذب کر کے خارج کرتی ہیں؛ مثلاً سقمونیا صفراء کو، ایتھمون سوداء کو، اور تربد بلغم کو  
دستوں کی راہ خارج کرتا ہے؛ اسی وجہ سے ہر ایک خلط کے لئے علیحدہ علیحدہ مسهل معین ہیں: مسهل بلغم —  
مسهل صفراء — مسهل سوداء۔ اگر یہ خیال صحیح ہوتا کہ ہر مسهل دوا پہلے رقیق ترین مواد کو جذب کر کے خارج  
کیا کرتی ہے، تو یہ صورت کبھی بھی ممکن نہ ہوتی کہ بدن کے اندر خلط رقیق باقی رہے، اور اس سے پہلے غلیظ خلط  
خارج ہو جائے +

وليس قول من يقول انه يولد ما  
يجذب به او انه يجذب الا سرف  
اولا يشئ  
بعض لوگوں کا یہ قول قطعاً بے بنیاد ہے کہ ”دوا مسهل جس  
خلط کو جذب کر کے خارج کیا کرتی ہے، اسی کو پیدا بھی کر دیتی  
ہے“ (جیسا کہ جالینوس کا خیال ہے)؛ اور یہ کہ ”دوا مسهل پہلے

بدن کے رقیق ترین مواد کو جذب کیا کرتی ہے، اور اس کے بعد  
بہ ترتیب غلیظ کو اور غلیظ تر کو

دوسرے قول کی تردید شیخ نے اس لئے چھوڑ دی کہ اسکی کمزوری بالکل ظاہر ہے۔ علاوہ ازیں شیخ نے  
اوپر واضح ہی کر دیا کہ بعض سہل دوائیں پہلے غلیظ خلط کو خارج کیا کرتی ہیں اور رقیق کو بدن کے اندر ہی چھوڑ  
دیتی ہیں +

وجالینوس معر انہ ہذا یطلق جالینوس کی یہی رائے ہے کہ دوا سہل جس خلط  
القول بان المسهل الذی لاسیمۃ کو جذب کرتی ہے، اسی کو پیدا بھی کر دیتی ہے، اور اس رائے  
فیہ اذا المسهل واستمر کے ساتھ وہ یہ کہتا ہے کہ جن سہل دواؤں میں سمیت نہیں ہوتی  
وَلَدَ الخلط الذی یجذبہ ہے، جب ان سے دست نہیں آتے، اور یہ بدن ہی کے اندر  
ولیس ہذا القول بسدید ہضم ہو جاتی ہیں، تو یہ اُسی خلط کو پیدا بھی کر دیتی ہیں، جسکو  
یہ جذب کرتی ہیں "اور جس کی یہ دوا سہل کہلاتی ہیں؟  
حالانکہ جالینوس کی یہ بات درست نہیں ہے +

ان کا خیال ہے کہ سہل دوائیں اگر سہی ہوں، تو ان سے کبھی بھی بدن کے اندر کوئی خلط پیدا نہیں ہو سکتا،  
جالینوس کی یہ بات درست نہیں ہے، اسکو شیخ نے دلائل سے ثابت نہیں کیا، کیونکہ دست نہ آنے کی  
صورت میں اس خلط کے غلبہ کی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں، جیسا کہ شیخ پہلے بتا چکے ہیں +

ویظہر من حیث تحققہ جالینوس جالینوس کے اس تیقن سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے  
انہ یرى ان بین الجاذب لدوائی کہ ان کا یہ خیال ہے کہ "دوا جاذب (دوا سہل) اور خلط  
والجذب الخلطی مشاکلة مجذب کے درمیان لمحاظ جوہر کے ایسی مشابہت و مشاکلت  
فی الجوہر ولذلك یجذب وهذا پائی جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ دوا اس خلط کو جذب کیا  
غیر صحیحہ کرتی ہے" حالانکہ یہ خیال بھی درست نہیں ہے +

ولو کان الجذب بالمشاکلة لوجب اگر بالفرض سہل دواؤں کا یہ جذب مشاکلت کی  
ان الحدید یجذب الحدید اذا وجہ سے ہوتا، تو یقیناً ایک لوہا جو مقدار کے لحاظ سے غالب ہو  
غلبہ والذہب یجذب بالذہب دوسرے کم مقدار کے لوہے کو، اور اسی طرح ایک سونا جو  
اذا غلبہ بمقدارہ مقدار کے لحاظ سے زیادہ ہو، دوسرے کم مقدار کے سونے کو  
اپنی طرف کھینچ لیا کرتا +

لہٰذا معتزل جالینوس ہی کہے، جو آپ اپنے آپ پر کیا جو، اور اسکا ضعیف سا جواب ہے: کہ یہاں مشاکلت "مشاکلت تامہ" مراد نہیں ہے، کیونکہ تیز و سہل

لکن الاستقصاء فی هذا الے  
غیر لطیب  
لیکن اس مسئلہ کی انتہاء تک کرید کرنا اور اس کی تہ تک  
پہونچنا طبیب کے فرائض سے خارج ہے۔ یہ کام تو علم طبیعی کا  
ہو سکتا ہے) +

بیاں یہ امر یقیناً غور طلب ہے کہ ذہرہ گاؤر بیل کاپت (مسل صفراء ہے، جو صفراء سے بہت کچھ  
مشاکلت رکھتا ہے، اس لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بعض مسل دو ایس اپنے ہم شکل اخلاط کو خارج کیا کرتی ہیں +  
واعلم ان انجذاب الاخلاط فی **شذرہ** یہ معلوم ہونا چاہئے کہ دو اس مسل یا ممتی استعمال کرنے  
شراب المسهل والحقى انما هو فی کے بعد بدن کے اخلاط انہیں راستوں سے کھینچ کر معدہ اور امعاء  
الطریق الی اندفعت فیہا حتی کی طرف) آیا کرتے ہیں، جن راستوں سے یہ (اعضاء کی طرف)  
تحصل فی الامعاء والمعدۃ جایا کرتے ہیں، چنانچہ جب یہ معدہ اور آنتوں کے جون میں  
وهناک يتحرك الطبيعة الے پہونچ جاتے ہیں، تو طبیعت انکو معدہ اور امعاء کے الیاف  
دفعہا الی خارج عضلیہ کی امداد سے) باہر کی طرف دفع کر دیتی ہے +

معدہ اور امعاء کی عروق شریہ اور غشاء مخاطی کے مسامات کے ذریعہ خلاصہ غذا جذب ہوا کرتا ہے +  
انہیں راستوں سے بدن کے مواد دستوں اور تے کی صورت میں خارج ہوا کرتے ہیں +

معدہ اور امعاء کی اندرونی سطح میں مخصوص اجزاء اور مخصوص ساختیں ہیں، جن سے مخصوص قسم کے مواد  
ادویہ مسل کی مخصوص تحریک سے مترشح ہوا کرتے ہیں، جو ان اعضا کی حرکت و دویہ — حرکت و دفع — سے خارج  
ہو جاتے ہیں +

وقلما يتفق لهما عن شرب المسهل **شذرہ** بعض اوقات یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دو اس مسل پینے  
ان تصعد الی المعدۃ فان تصعدت کے بعد بدن کے مواد معدہ کی طرف چڑھ جاتے ہیں اور معدہ  
مالت الی القی کے جون میں مواد کا انصباب شروع ہوتا ہے، چنانچہ جب  
بدن کے اخلاط معدہ کی طرف چڑھ جاتے ہیں، تو طبیعت ان کو  
(گاہے) تے کے ذریعہ خارج کر دیا کرتی ہے، اور گاہے  
امعاء کی طرف اوتار دیتی ہے، جو دستوں کے ذریعہ خارج  
ہو جاتے ہیں) +

وانما لا یصعد الی المعدۃ  
شیئین  
رہا یہ سوال کہ یہ مواد معدہ کی طرف (ہیشہ) کیوں نہیں  
چڑھا کرتے؟ تو اس کے دو اسباب ہیں:

احدهما ان الدواء المسهل **اَوَّل:** یہ کہ دوا سہل آنتوں کی طرف جلد اور تر جایا کرتی ہے  
سریع النفوذ الی الامعاء رکینکہ دوا سہل کی مخصوص تحریک و تاثیر سے معدہ اور آنتوں

کی حرکت دودیدہ — حرکت و فعیہ بہت تیز ہو جایا کرتی ہے +

والثانی ان الطبیعة عند شرب **دویم:** یہ کہ دوا سہل کے استعمال کے بعد (طبیعت میں  
المسهل یستعمل بہ فی دفعها عن اورجہ ایک مخصوص تحریک پیدا ہو جاتی ہے، جس سے) طبیعت مواد کو

ماسا ساریقا الی تحت والی اسفل بہ عجلت تمام اور دوا ساریقا سے نیچے کی طرف، نہ کہ اوپر کی طرف،  
لا الی فوق فان ذلك اقرب سہل دفع کرنا شروع کر دیتی ہے، کیونکہ یہی راستہ قریب ترین اور

(عادتا) سہل ترین ہے (یعنی عروق ماسا ساریقا کے مواد کا نیچے کی  
طرف روانہ ہونا طبعاً اور عادتا سہل ہے) +

ولان ما خلفها یذاحمها ایضا وذلك علاوہ ازیں سہل اپنے کی صورت میں اگلے مواد کو کچلا

مما یحرق الطبیعة الی الدافع مواد برابر دباتے اور ڈھکیلتے رکھتے ہیں، جس سے طبیعت میں  
من اقرب الطرق اس قسم کی تحریک واقع ہوتی ہے کہ وہ ان مواد کو قریب ترین

راہ سے خارج کر دے +

اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بقول شیخ کے دوا سہل میں تو قوتِ جاذبہ ہوا کرتی ہے، جسکی وجہ

سے خلط دوا کے ساتھ چمٹ جایا کرتی ہے، اسلئے جب معدہ اور آنتوں کے اندر دوا سہل اور خلط کی باہمی  
ملاقات ہوگی، تو یہ دونوں باہم اس طرح چمٹ جائینگے، جس طرح مقناطیس اور لوہا باہم چپناں ہو جاتے ہیں،

پھر یہ بصورتِ دست باہر کیونکہ خارج ہوتے ہیں +

اس کا جواب شیخ ذیل میں اس طرح دیتے ہیں کہ گویا ضرور ہے، مگر طبیعت اپنی قوتِ دافعہ کے  
ذریعہ سے ان کو خارج کر دیا کرتی ہے :-

ولو کان للدواء قوۃ جاذبۃ اگرچہ دوا سہل میں قوتِ جاذبہ ہوا کرتی ہے، جس کی

تلتزم الخلط لکن قوۃ الطبیعة وجہ سے دوا سہل خلط کے ساتھ چمٹ جایا کرتی ہے، لیکن

الدافعة اولی ان تغلب فی الصحیح طبیعت کی قوت دافعہ غالب ہوا کرتی ہے، بشرطیکہ اس شخص  
القوی کی قوتیں قائم ہوں +

لیکن اگر باغرض اس شخص کی قوتیں مردہ ہو چکی ہیں، تو ظاہر ہے کہ اس وقت طبیعت کی قوت دافعہ

لہ اور دوا ساریقا: آنتوں کی دریغیں +



قابل نہ ہو سکی، اور نہ اس خلط کو خارج کر سکی، جو دوا راسل کے ساتھ جٹی ہوئی ہوتی ہے، بلکہ وہ آنتوں کے جوف میں "قوت کی مردگی" کی وجہ سے اسی طرح پڑی رہیگی +

علی ان الدواء انما يجذب بها  
الی طریق معین  
علاوہ ازیں دوا راسل مواد بدن کو ایک معین راستہ  
ہی کی طرف جذب کیا کرتی ہے +

اور وہ "معین راستہ" آنتوں کا ہے؛ اس لئے اسہال کی صورت میں مواد بدن معدہ کی طرف  
مرد کرنے سے رک جاتے ہیں +

لکن حال الدواء اطلقى بخلاف دوا راسل لیکن دوا راسل کا حال دوا راسل کے برعکس ہے:  
هذا فان ان كان في المعدة  
وقف فيها وجذب الخلط الی  
نفسه من الامعاء وقياً بقوته و  
مقاومة قوة الطبيعة  
تھم جاتی ہے (دوا راسل کی طرح جلد آنتوں کی طرف نہیں اتر  
جاتی)، اور مواد کو راسل کے برعکس، تمام اعضا سے جٹی کر  
آنتوں سے بھی اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، اور پھر ان مواد کو  
کی صورت میں اپنی ذاتی قوت کے ذریعہ، اور طبیعت کا مقابلہ  
کر کے (طبعی حرکت کے خلاف) خارج کر دیتی ہے +

دوا راسل طبیعت کا مقابلہ "کیونکہ کرتی ہے؟ اس لئے کہ معدہ کے مواد بالطبع آنتوں ہی کی طرف  
اتر کرتے ہیں، نہ کہ مری اور منہ کی طرف، اس لئے کہ حرکت ایک بالکل غیر طبعی فعل ہے، جسکو منہ لے لے  
بدن کہا گیا ہے۔ اس کے برعکس دوا راسل مواد بدن کو اسی راستہ سے خارج کیا کرتی ہے، جدھر سے  
طبیعی مواد خارج ہوا کرتے ہیں (آلی) +

ويجب ان تعلم ان اكثر انجذاب  
الاخلاق مجذب بالادوية انما  
هو من العروق الا ما كان شديداً  
المجاورة فينجذب منه في العروق  
وغير العروق مثل الاخلاط التي  
في الهية فانه انجذب من طريق  
المجاورة الى المعدة والامعاء  
وان لم تسلك العروق  
شذره یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ (اسہال اور قے میں) جو  
مواد دواؤں کے ذریعہ کھینچ کر (جوف معدہ اور امعاء کی طرف)  
آیا کرتے ہیں، یہ زیادہ تر عروق سے (اور عروق کی راہ) آیا  
کرتے ہیں؛ رہے وہ مواد جو (معدہ اور امعاء سے)  
بست ہی قریب (کے اعضا میں) واقع ہوتے ہیں، تو یہ دونوں  
طریقوں سے منجذب ہوا کرتے ہیں: براہ عروق اور براہ  
غیر عروق؛ مثلاً پھیپھڑے کے مواد معدہ اور امعاء تک  
قربت اور پڑوس کی وجہ سے کھینچ کر پہنچ جاتے ہیں، خواہ

یہ عروق کار بستہ نہ طے کریں +

واعلم ان کثیرا ما یكون النشف **شذرہ** واضح ہو کہ خشک دوائیں جو بدنی رطوبات کو چوس  
من الادویۃ الیابستہ سبباً لیا کرتی ہیں (ادویہ ناشفہ) گاہے یہ بدنی رطوبات  
لاستفراغ رطوبات من البدن کے استفراغ کا ذریعہ بن جاتی ہیں، جیسا کہ استفراغ میں  
کما فی الاستسقاء کیا جاتا ہے جسکا ذکر پہلے گذر چکا کہ مرین استفراغ کو گاہے

گرم ریت میں رطوبات کے خشک کرنے کیلئے دبایا جاتا ہے +

**شذرہ** بعض سہل دوائیں عروق سے خون کی مائیت (بلغمائی) کو بہت زیادہ جذب کر لیا کرتی ہیں، اور دست  
پانی کے سے آتے ہیں +

بعض سہل دوائیں عروق میں خود منجذب نہیں ہوتی ہیں، مگر عروق سے کچھ مادہ کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں،  
جس سے آنتوں میں بوجھ سا پیدا ہو جاتا ہے، اور طبیعت اس بار خاطر کو دفع کرنے کے لئے آنتوں کی قوت دفع  
کو تیز تر کر دیتی ہے +

بعض سہل دوائیں معدہ اور امعاء کی اندرونی سطح میں لذع و ہیجان پیدا کر دیتی ہیں، جس سے  
ان کی قوت دفع تیز تر ہو جاتی ہے، اور دست آجاتے ہیں +

بعض سہل دوائیں منجذب ہو کر اور داغ تک پہنچ کر براہ راست اعصاب کے مرکز پر اثر کر کے  
آنتوں کی قوت دفع کو تیز کر دیتی ہیں +

بعض سہل صغراء دوائیں صغراء کے انصاف کو بگڑے امعاء کی طرف بڑھا دیتی ہیں، اور بعض  
دوائیں اس لئے "سہل صغراء" کہلاتی ہیں کہ صغراء جو نہی آنتوں پر گرتا ہے کہ وہ دستوں کی شکل میں خارج  
ہونے پر مجبور ہو جاتا ہے +

معدہ اور امعاء کی سطح میں مخصوص ساختیں اور مخصوص گلیٹیاں ہیں، جو سہل اور متقی کی مختلف تحریکات سے  
متاثر ہوا کرتی ہیں، اور مخصوص رطوبتیں پیدا کر کے خارج کرتی ہیں، اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ حقیقی دوا  
سہل اور حقیقی دوا رمتقی میں ایک مخصوص قوتِ جاذبہ ہوا کرتی ہے، جس سے بدن کے محض مخصوص مواد ہی ان  
گلیٹوں سے خارج اور ترشح ہوا کرتے ہیں +

الفصل الخامس فی الاسہال وقوائینہ فصل (۵) اسہال اور اس کے قوانین

اس فصل میں محض اسہال کے مخصوص احکام بیان کئے گئے ہیں۔ بقول قریشی اس فصل کا عنوان

”اسہال کا بقیہ ذکر اور اسکے قوانین“ ہونا چاہئے تھا +

قد سبق منا الکلام فی وجوب  
اعداد ابدن قبل الدواء المسهل  
نقبول المسهل وتوسیع المسام  
وتلین الطبیعة وخصوصاً  
فی العلل الباردة  
یہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ دواء مسهل کھلانے سے  
پہلے (منفع کے ذریعہ) بدن کو اسہال کے لئے تیار کر لینا چاہئے،  
مسامات (اور مجاری) کو کشادہ کر لینا چاہئے، اور شکم کو نرم کر لینا  
چاہئے؛ خصوصیت سے ان باتوں کا امراض بارہ میں زیادہ لحاظ  
کرنے کی ضرورت ہے +

وبالجملة لین الطبیعة قبل الاسهال  
قانون جید فیہ امان الا فیمن  
هو شدید الاستعداد للانسحاب  
فان هذا لا یجب ان یفعل به  
شئ من هذا فانه یكون سبباً  
لا فراط یقع به  
خلاصہ یہ کہ (مرض خواہ حار ہو، یا بارہ) اسہال سے  
قبل شکم کا نرم کر لینا ایک بہترین اصول ہے، جس میں بہت سی  
باتوں سے امن و اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ ہاں جو لوگ  
پہلے ہی سے ذرب و دستوں کے مرض کی شدید استعداد رکھتے  
ہوں، ان لوگوں میں یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ اس قسم کی کوئی  
تذخیر عمل میں لائی جائے، ورنہ یہ افراط کا سبب بن جائے گا  
(اور اُسے اتنے دست آ جائینگے کہ روکنا دشوار ہو جائیگا) +

ومثل هذا یجب ان یخلط بمسهله  
ماله قوۃ مقیة لئلا یستجیل  
فی النزول عن المعدة قبل ان یفعل  
فعله بل یتعدل فیہ قوۃ الدائین  
فی فعل المسهل فعله ویفعل  
المقی فی عکس هذه الحالة  
بلکہ ایسے لوگوں کے لئے یہ مناسب ہے کہ ان کے مسل  
دواؤں کے ساتھ کچھ مقوی دوائیں بھی ملا دی جائیں، تاکہ مسل  
دوائیں اپنے عمل سے پہلے ہی عجلت معده سے آنتوں میں نہ اتر  
جائیں (اور بلا عمل کے خارج نہ ہو جائیں)؛ بلکہ اس اختلاط کی  
وجہ سے دونوں قسم کی دواؤں کے اثرات اس مخلوط میں برابر  
برابر ہو جائینگے: دواء مسهل اپنا کام کرے گی اور دوا مقوی  
مسل کے برعکس اپنا کام کرے گی +

جن لوگوں میں ذرب کی استعداد شدید ہوتی ہے، ان میں مسل سے دو خطرے ہوتے ہیں: اول یہ کہ  
دستوں میں افراط نہ ہو جائے۔ دوم یہ کہ دواء مسهل بلا عمل آنتوں میں نہ اتر جائے۔ لیکن جب مسل کے  
ساتھ کوئی دوا مقوی بھی شامل کر دی جائے گی، تو نہ پہلا خطرہ رہیگا، اور نہ دوسرا؛ یعنی دواء مسهل اگر مادہ کو  
نیچے لایگی۔ تو دوا مقوی مادہ کو اوپر لیجانا چاہیے گی۔ گیلانی +

اسکے بعد گیلانی فرماتے ہیں کہ دوا مقوی اتنی نہ شامل کرنی چاہئے کہ اس سے قے آجائے، اور نہ دوا مسهل

توی پوری خوراک میں — ہونی چاہئے +

واللشعر من المستعدین للذرب [شذرہ] تو تلے اشخاص (لشعر) میں چونکہ (طبعاً) ذرب کی  
فلا یحملون دواء قویا استعداد پائی جاتی ہے، اسلئے وہ قوی مسہلات کو برداشت  
نہیں کر سکتے +

یہ اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ توکلوں کے معدہ اور اسرار عموماً دماغی نزلات کی وجہ سے مرطوب ہوا کرتے  
ہیں، اسلئے یہ مرض ذرب کے لئے آمادہ رہتے ہیں، ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ مسہلات تو یہ سے بہت سے  
خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ رہا یہ خیال کہ تو تلے پن کو مرطوبت سے کیا تعلق؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جب بچوں کو دکھا  
جاتا ہے، تو اس خیال کی امید ہو جاتی ہے۔ بچے عموماً تو تلے ہوا کرتے ہیں، لیکن جب جوان ہوتے ہیں، اور انکی  
مرطوبت کم ہو جاتی ہے، تو ان کی زبان بھی درست ہو جاتی ہے +

والکثر ذربهم من نوازل رؤسهم ایسے تو تلے لوگوں میں جو مرض ذرب ہوا کرتا ہے، وہ  
زیادہ تر ان کے دماغی نزول کی وجہ سے ہوا کرتا ہے +

ومن المخطا طرۃ ان یشرّب المسهل [شذرہ] خطرناک امور میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ آنٹوں میں  
وفي المعاء ثفل یا بس بل یجب خشک پانچھان پڑا ہوا ہو اس نے راستہ روک رکھا ہو اور اسکی حالت  
ان یخرجه ولو بحقنة او بمساقۃ میں سہل پی لیا جائے۔ ایسے موقع پر مناسب ہے کہ آنٹوں سے  
ایسے سدوں کو پہلے خارج کر لیں، خواہ اس کام کے لئے حقنہ مزلقہ  
استعمال کریں، یا مرقہ مزلقہ (پھسلا دینے والا شوربہ، جس سے  
آنٹوں کا ثفل پسٹل کر خارج ہو جائے) +

واستعمال الحمام قبل الدواء المسهل [شذرہ] سہل لینے سے پہلے کچھ دنوں تک، بشرطیکہ کوئی امرانہ  
ایا ما ملطف وهو من المعدادات نہ ہو، حمام کرتے رہنا ملطف مواد (مرق مواد) ہے؛ نیز یہ  
الجیدۃ الا ان یمنع ما نفع ویجب ان بہترین ذرائع میں سے ہے، جن سے سہل کے لئے آسانیاں پیدا  
ان یكون بین الحمام و بین شراب ہو جاتی ہیں (معدلات)۔ لیکن حمام کرنے اور دوا سہل  
الدواء زمان یسیر پینے کے درمیان تقوڑا سا وقفہ دینا ضروری ہے (یہ کسی طرح  
مناسب نہ ہوگا کہ حمام سے نکلتے ہی دوا سہل پی لی جائے) +

ولا یدخل الحمام بعد الدواء اسی طرح یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ دوا پینے کے بعد  
فانہ یجذب الماء الی خاسرج حمام میں داخل ہو جائیں؛ کیونکہ حمام مواد بدن کو (سہل کے

وانما یصلح لحبس الاسهال برعکس، باہر کی طرف کھینچتا ہے (جس سے دونوں کے متضاد و  
 لا للمعونة علی الاسهال اللهم اعمال میں تعارض واقع ہو جاتا ہے)۔ یہ کام تو صرف اُسی وقت  
 الا فی الشتاء فلا بأس بان یدخل اچھا ہے، جبکہ دستوں کو بند کرنے کا ارادہ ہو، نہ کہ انہیں بڑھانے  
 البیت الاول من الحمام بحیث اور تیز کرنے کا؛ ہاں اگر سردیوں کا موسم ہو، تو اس میں  
 لا تكون حرارته مقتدرۃ علی کوئی مسنائق نہیں ہے کہ مریض حمام کے پہلے کمرہ (بیت اول)  
 الجذب البتہ بل علی التلیین میں داخل ہو، جہاں (ہوار میں) محض اتنی حرارت ہونی چاہیے  
 کہ بدن کے مواد کو باہر کی طرف نہ جذب کر سکے، بلکہ صرف اس کو  
 نرم کر سکے +

وبالجملة فان هواء من لیشرب بالذواء وبالجملة فان هواء من لیشرب بالذواء  
 یجب ان یکون الی حرارة سیرة ضرورت ہے، جس میں محض تھوڑی سی حرارت ہو جس سے پسینہ  
 لا یحرق ولا یکرّب فان ذلک نہ آسکے، اور بے چینی نہ پیدا ہو سکے۔ ایسی ہوا، سہل کے مُعدّات  
 من المعدادات میں سے ہے (جس سے سہل کے لئے عمل اسہال میں آسانیاں پیدا  
 ہو جاتی ہیں) +

والذالک والتمرین بالذالک من قبل ذالک من المعدادات ایضاً  
 ومن لم یعتد الذواء ولم یشربہ [قانون] جو لوگ دوا سہل کے عادی نہ ہوں، اور جنہوں نے کبھی  
 فالاولی بالطیب ان یتوقف عن دوا سہل پی نہ ہو، ایسی حالت میں طبیب کے لئے یہی مناسب  
 سقیمہ المسہلات ذوات القوۃ ہے کہ انہیں قوی مسہلات پلانے سے توقف برتیں +  
 واما صاحب التخم والاخلط اللزجة [قانون] جن لوگوں کو تخم کی شکایت ہو، یا جنکے بدن میں اخلاط لزجہ  
 والتمدد فی الشراسیف ومن ہوں، یا جنکے شراسیف میں تمدد (تناؤ) ہو، یا جنکے احشائے  
 فی احشائہم التهاب وسدد فلا یجب التهاب (سوزش، جلن) یا سدّے ہوں، انہیں مسہلات میں  
 ان یسقی شئیّا حتی یصلح ذالک بلا غنۃ سے کوئی چیز اُس وقت تک استعمال نہ کرانی چاہیے، جب تک  
 الملیئۃ وبالحمام والراحۃ وترک ان عوارض کی اغذیہ، ملینہ، حمام، راحت و سکون، اور ترک  
 ما یحرک ویلمب محرکات و ملینات سے اصلاح نہ کر لی جائے +

للملینات؛ التهاب یعنی سوزش، جلن پیدا کر نیوالی چیزیں +

والذین يشربون المياة الفاسدة [شذرہ] جو لوگ ٹھہرا ہوا پانی پیا کرتے ہیں، یا جنکو دم طحال و المطحولون فانهم يحتاجون الی کی شکایت ہے، انہیں قوی سہلات کی ضرورت ہو ا کرتی ہے ادویۃ قویۃ (میاہ قاتمہ: کھڑا پانی) +

و اذا شرب انسان مسهل [قانون] جب کوئی آدمی دوا مسهل پئے تو بہتر یہ ہے کہ دوا فلاولی بہ ان کان دواء قویا کے عمل سے پہلے وہ سو جائے؛ بشرطیکہ وہ مسهل قوی ہو ان ینام علیہ قبل علہ فانہ (مسل ضعیف نہ ہو)، کیونکہ ایسا کرنے سے مسل کا عمل اچھا یعمل اجود وان کان ضعیفا فلاولی ہوتا ہے (جیسا کہ حب ایا ریح اور حب شبیار میں کیا جاتا ہے) ان لا ینام علیہ فان الطبیعة لیکن اگر مسهل ضعیف ہو، تو اسے کھانے کے بعد سونا بہتر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مسهل ضعیف کھا کر وہ شخص سو گیا، تو طبیعت دوا کو مضہم کر جائیگی (اور اسکا کوئی عمل ظاہر نہ ہو سکیگا) +

و اذا اخذ الدواء یعمل فلاولی جب دوا کا عمل شروع ہو جائے (یعنی دست شروع ہو جائیں) تو جس طرح بھی ممکن ہو، اُس شخص کو سونا نہ چاہئے بہ ان لا ینام علیہ کیف کان (یا: تو دوا خواہ کیسی بھی ہو، قوی یا ضعیف، اُس شخص کو سونا نہ چاہئے) +

کیونکہ اگر وہ شخص سو گیا، تو بہت ممکن ہے کہ نیند اتنی گہری آئے کہ وہ شخص باوجود تحریک حاجت کے بیدار نہ ہو سکے، اور تغافل حاجت میں غفلت اور تاخیر ہو جائے، جسکی مغفرتیں ظاہر ہیں (گیلانی) +

ولا یجب ان یتحرك علی الدواء [قانون] یہ مناسب نہیں ہے کہ دوا رہتے ہی مریض چلنا پھرنا مک لیشرب بل یسکن علیہ لیستل اور حرکت کرنا شروع کر دے، بلکہ دوا مسهل پینے کے بعد علیہ الطبع فیہ فان الطبع تھوڑی دیر سکون کرنا چاہئے، تاکہ طبیعت (طبیعت معویہ) ما لم یعمل فیہ لم یعمل ھو فی الطبع اُسے اپنے گھرے میں ملے، اور اُسے اس دوا میں عمل کر نیکا موقع مل جائے (ورنہ حرکت کی حالت میں طبیعت کو اتنا اطمینان کا موقعہ عموماً نہیں ملا کرتا ہے)؛ کیونکہ جب تک دوا میں طبیعت اپنا عمل نہیں کر لیتی ہے، دوا ابھی اپنا کوئی عمل طبیعت بدنیہ میں نہیں کر سکتی۔

ولکن یجب ان یتشھط الروا حثا [قانون] دوا مسهل پینے کے بعد ایسی چیزیں سو گھاتی چاہئیں،

للغثيان مثل سرائحة النعناع جرمشلی کو روکتی ہوں۔ مثلاً نعناع (پودہ نہ کوہی)۔ سداب،  
والسداب والکرفس والسفرجیل کرفس۔ بھی، گل خراشانی، جس پر گلاب اور قدرے سرکہ  
والطین الحراسا خمر شوشا باماء الوتر وقلیل خل بھٹک لیا گیا ہو +

فان نفر عند الشرب عن سرائحة [قانون] اگر دوا مسهل پیتے وقت اس کی بو سے نفرت و کراہت  
الذواء مد مخربہ معلوم ہو، تو ناک کے تھنوں کو بند کر لینا چاہئے +

ووجب ان بمضغ العا لث للذواء [قانون] جس شخص کو دوا مسهل پینے سے اس کی بد مزگی کے پٹ  
شیئا مثل الطر خون حتی تحل، تنفر ہو، وہ طر خون جیسی کوئی دھندلا چیز چبا لے، تاکہ اس کے  
قوة فمہ منہ کی قوت سرسٹن ہو جائے +

وان خاف القذف شد الاطراف [قانون] اگر تے ہو جانے کا خوف ہو، تو دوا مسهل پلانے سے  
فاذا شرب تناول عليه قابضا (پہلے) مریض کے ہاتھ پاؤں کو کس کر باندھ دیا جائے، اور  
دوا پینے کے بعد اسے کوئی قابض چیز کھلا دی جائے +

والاطباء قد يلوثون لهما الحب گولیوں پر اجن لوگوں میں تے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جو لوگ  
بالعسل وقد يجرون عليه العسل [شکر چڑھانا] دوا مسهل سے نفرت و کراہت رکھتے ہیں) گا ہے  
مقوما او سکر مقوما حتی یکسونه اطباء ایسے لوگوں کے لئے گولیوں کو شہد سے تھیر دیا کرتے  
منہ قميصا ہیں، اور گا ہے گولیوں پر شہد کا، یا شکر کا قوام چڑھا دیا  
کرتے، اور گولیوں کو قميص (غلاف) پہنا دیا کرتے ہیں +

آجکل کئی قسم کے غول (مَحْفَظَه، غلاف) بنائے گئے ہیں جن میں گولیاں اور دھندلا دوا ایں بند کر کے  
مریض کو گلا دیتے ہیں: یہ غول پیٹ میں جا کر حل ہو جاتے، اور دوا اپنا کام شروع کر دیتی ہے +

ومما هو حيلة جيدة ان يمسح اس مقصد کے لئے ایک یہ بھی اچھی تدبیر ہے کہ گولیوں  
بالقير و لحي ومما هو غاية جدا پر قیر و لحي لگا دی جائے۔ اور دوسرا نہایت ہی اچھا اور  
ان يملأ الفم ماء و شيئا اخر آسان، مید یہ ہے کہ منہ کو پانی سے، یا کسی اور چیز سے بھر لیا  
تشر شرب عليه الحب کما هو او جائے، اس کے بعد گولی اصلی صورت میں، یا کسی ترکیب کے

لہ گل خراشانی: ایک قسم کی سفید، سوندھی مٹی ہے +

لہ یہ خجرون کا ترجمہ ہے، جو اجزاء یا خجریہ سے مشتق ہے، یا جتر (یعنی کشیدن) سے۔ اسے  
جتر دُون، جتر مید سے پڑ سنائیے نہیں ہے، کیونکہ تجرید کے معنی میں کسی طرح نہیں بنتے +

والذین يشربون المياة القائمة [شذرہ] جو لوگ ٹھہرا ہوا پانی پیا کرتے ہیں، یا جنکو دم طحال و المظحولون فانهم يحتاجون الی کی شکایت ہے، انیس قوی سہلات کی ضرورت ہو اگر قوی ہے ادویۃ قویۃ (میاہ قائمہ: کھڑا پانی) +

واذا شرب انسان المسهل [قانون] جب کوئی آدمی دوا مسهل پئے تو بہتر یہ ہے کہ دوا فلاولی بہ ان کان دواء قویا کے عمل سے پہلے وہ سو جائے؛ بشرطیکہ وہ مسهل قوی ہو ان ینام علیہ قبل عملہ فانہ (مسل ضعیف نہ ہو)، کیونکہ ایسا کرنے سے مسل کامل اچھا یعمل اجود وان کان ضعیفا فلاولی ہو تا ہے (جیسا کہ حب ایارج اور حب شبیار میں کیا جاتا ہے)۔ ان لا ینام علیہ فان الطبیعة لیکن اگر مسهل ضعیف ہو، تو اسے کھانے کے بعد سونا بہتر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مسهل ضعیف کھا کر وہ شخص سو گیا، تو طبیعت دوا کو مضہم کر جائیگی (اور اسکا کوئی عمل ظاہر نہ ہو سکیگا) +

واذا اخذ الدواء یعمل فلاولی جب دوا کا عمل شروع ہو جائے (یعنی دست شروع ہو جائیں) تو جس طرح بھی ممکن ہو، اُس شخص کو سونا نہ چاہئے بہ ان لا ینام علیہ کیف کان (یا: تو دوا خواہ کیسی بھی ہو، قوی یا ضعیف، اُس شخص کو سونا نہ چاہئے) +

کیونکہ اگر وہ شخص سو گیا، تو بہت ممکن ہے کہ نیند اتنی گہری آئے کہ وہ شخص باوجود تحریک حاجت کے بیدار نہ ہو سکے، اور قضاء حاجت میں غفلت اور تاخیر ہو جائے، جسکی مضر تیں ظاہر ہیں (دیکھائی) +

ولا یجب ان یتحرك علی الدواء [قانون] یہ مناسب نہیں ہے کہ دوا پیتے ہی مریض چلنا پھرنا مکا یشرب بل یسکن علیہ لیشتل اور حرکت کرنا شروع کر دے، بلکہ دوا مسهل پینے کے بعد علیہ الطبع فیعمل فیہ فان الطبع تھوڑی دیر سکون کرنا چاہئے، تاکہ طبیعت (طبیعت معدیہ) مال یرعل فیہ لم یعمل هو فی الطبع اُسے اپنے گھرے میں لے لے، اور اُسے اس دوا میں عمل کر نیکیا موقوع مل جائے (ورنہ حرکت کی حالت میں طبیعت کو اتنا اطمینان کا موقعہ عموماً نہیں ملا کرتا ہے)۔ کیونکہ جب تک دوا میں طبیعت اپنا عمل نہیں کر لیتی ہے، دوا بھی اپنا کوئی عمل طبیعت بدنیہ میں نہیں کر سکتی۔

ولکن یجب ان یشھم الروا حرا لہا [قانون] دوا مسهل پینے کے بعد ایسی چیزیں سو گھمائی جائیں،



للغثیان مثل سراجۃ النعناع جو متلی کو دو گنتی ہوں، مثلاً نعناع (پودہ نہ کوہی)، سداب،  
والسداب والکرفس والسفرجیل کرفس، بھی، گل خراستانی، جس پر گلاب اور قدرے سرکہ  
والطین الحراسا کمر شو شاماء الورق قلیل خل جھٹک لیا گیا ہو +

فان نفر عند الشرب عن سراجۃ [قانون] اگر دوا مسهل پیتے وقت اس کی بو سے نفرت و کراہت  
الدواء سد منخریہ معلوم ہو، تو ناک کے تھنوں کو بند کر لینا چاہئے +

ووجب ان بمضغ العائف للدواء [قانون] جس شخص کو دوا مسهل پینے سے اس کی بد مزگی کے باعث  
شیئاً مثل الطر خون حتی تحذر متفر ہو، وہ طرخون جیسی کوئی رخصد (چیز جبالے، تاکہ اس کے  
قوة فمه منہ کی قوت، سُن ہو جائے +

وان خاف القذف شد الاطراف [قانون] اگر تے ہو جانے کا خوف ہو، تو دوا مسهل پلانے سے  
فاد اشرب تناول عليه قابضا پہلے) مریض کے ہاتھ پاؤں کو کس کر باندھ دیا جائے، اور  
دوا پینے کے بعد اسے کوئی قابض چیز کھلا دی جائے +

والاطباء قد یلوثون لهما الحب گولیوں پر اجن لوگوں میں تے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جو لوگ  
بالعسل وقد یجرون علیه العسل شکر چڑھانا دوا مسهل سے نفرت و کراہت رکھتے ہیں) گا ہے  
مقوماً او سکراً مقوماً حتی یکسونه اطباء ایسے لوگوں کے لئے گولیوں کو شہد سے لٹھیر دیا کرتے  
منہ قمیصاً ہیں، اور گا ہے گولیوں پر شہد کا، یا شکر کا قوام چڑھا دیا  
کرتے، اور گولیوں کو قمیص (غلاف) پہنا دیا کرتے ہیں +

آجکل کئی قسم کے خول (محفظة، غلاف) بنائے گئے ہیں، جن میں گولیاں اور دوایں بند کر کے  
مریض کو کھلا دیتے ہیں: یہ خول پیٹ میں جا کر حل ہو جاتے، اور دوا اپنا کام شروع کر دیتی ہے +

ومما هو حيلة جيدة ان یمسح اس مقصد کے لئے ایک یہ بھی اچھی تدبیر ہے کہ گولیوں  
بالقیروظی ومما هو غاية جداً پر قیروظی لگا دی جائے، اور دوا نہایت ہی اچھا اور  
ان یملأ الفم ماءً وشیئاً آخر آسان، جلد یہ ہے کہ منہ کو پانی سے، یا کسی اور چیز سے بھر لیا  
نہ لیشرب علیه الحب کما هو او جائے، اس کے بعد گولی اصلی صورت میں، یا کسی ترکیب کے

لہ گل خراستانی: ایک قسم کی سفید، سوندھی ٹٹا ہے +

یہ یجرون کا ترجمہ ہے، جو اجترأء یا تجریہ سے مشتق ہے، یا جترأ (بجئے کشیدن) ہے۔ اسے  
یَجْرَدُونَ، تجرید سے پڑ سنائیے نہیں ہے، کیونکہ تجرید کے معنی میں کسی طرح نہیں بنتے۔

معمولاً بہ بعض الحیل فیبلع الجميع بعد (مثلاً شکر، یا قیر و طی پڑھا کر) گھنٹہ میں ڈالی جائے، اور  
من غیر ان یظہر اثر الدواء بلا توقف سب کو حلق میں اس طرح فرو کر لیا جائے کہ دوا رکھا  
کوئی اثر (منہ کے پانی میں) نہ پائیاں نہ ہو سکے +

و یجب ان یشرب الملبوخ فائداً [قانون] دوا سہل اگر بصورت جو شاذہ ہو، تو اسے نیم گرم پینا  
و یشرب الحب فی ماء فائدہ چاہئے، اور اگر گولی کی شکل میں ہو تو نیم گرم پانی کے ساتھ اسے  
استعمال کرنا چاہئے +

شریت ورد اور نفور ہلکا اگر ٹھٹھے استعمال کئے جائیں، تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، اسی طرح بعض گولیاں  
ٹھنڈے پانی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں، مثلاً حب ترید +

و یجب ان یسخن معدة الشارب [قانون] یہ بھی ضروری ہے کہ سہل پینے والے کے معدہ (شکر)  
وقدمہ اور قدموں کو گرم رکھا جائے +

یہ ظاہر ہے کہ قدم اُسی وقت گرم رہ سکتے ہیں، جبکہ سارا بدن گرم ہو، کیونکہ قدم قلب سے بعید ترین  
عضو ہے۔ اس حکم سے مقصد یہ ہے کہ سہل پینے کے بعد سارا بدن گرم رہے، اسے ٹھنڈا نہ رکھا جائے +

فاذا سكنت منه النفس فھض [قانون] دوا پینے کے بعد جب نفس میں سکون پیدا ہو جائے  
فحرك لیسیراً لیسیراً فان ھذہ (اور متلی اور رتے سے اطمینان ہو جائے) تو مریض کھڑا ہو کر  
الحركة معینہ آہستہ آہستہ چل قدمی کرے۔ کیونکہ اس قسم کی چل قدمی اور  
خفیف حرکات سہل کے لئے معین و مددگار ثابت ہو کر رہتی ہیں +

و یجزع وقتاً بعد وقت من الماء [قانون] سہل پینے کے بعد یہ بھی مناسب ہے کہ مریض گرم  
الحار بقدر ما لا یسہل الدواء پانی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد (خواہ پیاس نہ ہو) گھونٹ  
و یخرجه و یکسر قوتہ لافے گھونٹ پیتا رہے؛ لیکن اتنی مقدار میں نہیں کہ یہ گرم پانی  
دقت الحاجة الی قطع لاسہال دوا کو دوستوں کی شکل میں خود ہی خارج کر دے، اور اس  
دوا کی قوت ہی ٹوٹ جائے۔ ہاں، جب دستوں کو بند  
کرنے کی ضرورت ہی ہو تو ایسا کیا جاسکتا ہے +

و فی تجرع الماء الحار ایضاً کسر علاوہ ازیں گرم پانی پلانے میں ایک فائدہ یہ بھی ہے  
من عادیتہ الدواء کہ اس سے (بعض) ادویہ مسہلہ کی مضرتیں (اور اسکی سمیتیں)  
ٹوٹ جایا کرتی ہیں +

ومن اراد ان يشرب دواء و [قانون] بن لوگوں کے مزاج میں حرارت ہو، ان کی بدنی ترکیب ہو حار المزاج ضعيف التركيب اور ان کا معدہ کمزور ہو، یعنی وہ لوگ باوجود حار المزاج ضعيف المعدة فلاولى به ہونے کے ضعیف الاعضاء اور ضعیف المعدہ بھی ہوں) اور وہ ان يتناولہ وقد شرب قبلہ (مثلاً صبح کے وقت) دوا سہل پینا چاہتے ہیں (ایسی حالت میں مثل ماء الشعير ومثل ماء الرمان ظاہر ہے کہ یہ لوگ صبح سے دن کے آخر وقت تک بھوک نہ برداشت وخصّل في المعدة في الجملة غذاء کر سکیں گے، ایسے لوگوں کے لئے مناسب یہ ہے کہ مارالشعیر اور لطيفاً خفيفاً ومن لم يكن كذلك آب انار جیسی کوئی دھلی (چیز دوا سہل پینے سے پہلے استعمال فلاولى ان يشرب على السريق کر لیں، خلاصہ یہ ہے کہ کوئی دھلی چھلکی غذا معدہ میں پہلے ڈال دیں۔ اور جو لوگ ایسے نہ ہوں، ان کے لئے بھی مناسب ہے کہ وہ نہار منہ ہی سہل پیا کریں۔

واكثر من يسهل في القيظ محم [نذرہ] جو لوگ سخت گرمیوں (قیظ) میں سہل لیا کرتے ہیں، وہ عموماً بخار میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔

ويجب على شارب الدواء ان لا ياكل ولا يشرب حتى تفيغ الدواء [قانون] سہل پینے والوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ وقت تک کچھ نہ کھائیں نہ پیئیں، جب تک دوا کا عمل ختم نہ ہو چکے۔ من عمله وان لا ينام على اسهاله اسی طرح جب تک سہل کا عمل جاری ہے، اُس وقت تک انیس سو نا بھی نہ چاہئے۔ ہاں، اگر دستوں کو روکنا ہو تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

فان لم يحتمل معدته ان لا ياكل لان معدته حساسية سريعة انصاب بالمرق اليها اولاً نه قد طال الاحتواء والجوع اعطى خبزاً منقوعاً في شراب قليل يعطاه على الدواء قبل الاسهال وهذا مما ينبغي اعان على الدواء

لیکن اگر کسی شخص کا معدہ صغراوی ہو جس میں صفراء کا انصباب بہت جلد ہوا کرتا ہے، یا اگر کوئی شخص عرصہ سے پرہیز کر رہا ہو، اور بھوکا ہو، اور ان حالات کی وجہ سے اُس شخص کا معدہ اس کا تحمل نہ ہو، کہ اُسے بلا کچھ کھلائے دن بھر یونی رکھا جائے، تو دوا سہل پلانے کے بعد دستوں کے جاری ہونے سے پیشتر قدرے شراب میں روٹی بھگو کر اُسے کھلا دی جائے۔ اس تدبیر سے گاہے دوا سہل کے فعل میں امداد و اعانت پہنچ جایا کرتی ہے۔

و یجب ان لا یغسل المقعدة بماء باردا بل بماء حار  
**قانون** [مہل کے دن] آبدست ٹھنڈے پانی سے کرنا مناسب نہیں ہے، بلکہ آبدست کا پانی گرم ہونا چاہئے۔

قالوا فالجوب التي یجب ان تسقى فی مطبوخات یجب ان تسقى فی طبیخ  
**قانون** [اطباء کا قول ہے کہ جو گوبیاں (جوب مسل) جوشانہ کے ساتھ کھلائی جاتی ہیں، ان کے جوشانہ کے (افعال و تاثیر

میں، انہی گوبیوں کے مشابہ و مجانس ہونے چاہئیں۔ مثلاً مہل سفراء گوبیاں شاہترہ جیسی (مہل سفراء) دواؤں کے جوشانہ کے ساتھ کھلائی جاتی ہیں؛ مہل سوداء گوبیاں، افیون، سفاح وغیرہ جیسی دواؤں کے جوشانہ کے ساتھ؛ اور مہل بلغم گوبیاں قنطاریون جیسی دواؤں کے جوشانہ کے ساتھ۔

واذا احتجت الی استفرغ بدن یا بس صلب اللحم بدواء قوی مثل الخرق و فحوة فبالغ قبل الاستفرغ فی ترطیبہ بالاعذایة الدسمة  
**قانون** [اگر خرق وغیرہ جیسی کسی قوی دوا مہل سے کسی ایسے شخص کا استفرغ کرنا پڑے، جو یا بس البدن ہو، اور جس کے بدن کا گوشت سخت ہو، تو استفرغ سے پیشتر اس کے بدن میں روغنی غذاؤں کے ذریعہ کافی ترطیب پیدا کر لینی چاہئے۔

وبالجملة فان الادویة القویة شدیدة الخطر اعنی مثل الخرق فانه یشیخ البدن المتق و یحرك سطوبة البدن الممتلئ سطوبة تحریکاً خانقاً و یجلب الی الاحشاء ما یعسر دفعه  
 خلاصہ یہ ہے کہ قوی مہل دوائیں سخت خطرناک ہوا کرتی ہیں اس لئے ان کے استعمال میں بہت کچھ اہتمام و احتیاط کی ضرورت ہے؛ قوی دواؤں سے میری مراد خرق جیسی دوائیں ہیں؛ چنانچہ اگر بدن (رطوبات و مواد سے) پاک ہوتا ہے، تو خرق سے (دکا ہے) تشنج لاحق ہو جاتا ہے اور اگر بدن رطوبات و مواد سے متلی ہوتا ہے، تو اس سے مواد بدن میں (دکا ہے) ایسی تحریک واقع ہوتی ہے جس سے یہ مواد مخافق (قلب و دماغ) کی طرف چلے جاتے ہیں (تحریک خانق واقع ہو جاتی ہے)، اور (دکا ہے) احشاء کی طرف ایسے مواد کھینچ کر آ جاتے ہیں کہ ان کا پھران سے دفع کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

والیتوعات السمية كما لا دسايون  
والشبرم يقطع مضر تھا اذا افطمت  
الماست ويعقل

**شذرہ** ماذریون اور شبرم جیسی مینوعات سے  
اگر دستوں میں افراط کی صورت واقع ہو جائے، تو وہی  
ان کی مضر قوتوں کو دور کر دیتا اور دستوں کو بند کر دیتا ہے +

وکنیر اما یخلف الدواء سائحہ  
فی المعدۃ فیکون کانباق فیہا  
ویکون دواء لا سویق الشعیر  
لنفسہ فہو وفق السفوفات

**شذرہ** اکثر اوقات دوا، مسهل اپنی بوسعدہ (شکم) میں  
چھوڑ جاتی ہے، بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دوا ابھی  
سعدہ کے اندر موجود ہے یعنی دوا، مسهل اگرچہ شکم سے  
نکل چکی ہوتی ہے، مگر اس کا اثر باقی ہوتا ہے، اور دست  
جاری رہتے ہیں)۔ اسکا علاج جو کاستو ہے، جو اس  
اثر باقی کو دھو ڈالتا ہے، اور یہ دوسرے سفوفوں سے بہتر  
ہے (جو کاستو دستوں کو بند کرنے کے علاوہ مغذی بھی ہے)

واذا طالت المدۃ ولم یأخذ  
الدواء فی الاسہال فان امکنہ  
ان یخفف ولا یحرک شیئاً ففعل

**قانون** جبکہ دوا، مسهل بچے ہوئے کافی دیر ہو جائے، اور  
اب تک دست نہ جاری ہوں، اور کسی قسم کا خطرہ دامگیر نہ  
ہونے کی وجہ سے) ہمارے لئے بلا تحریک مزید یونہی چھوڑ دینا  
ممکن ہو، تو ہمیں یونہی چھوڑ دینا چاہئے (اور تحریک دیگر  
دستوں کے جاری کرنے کی سعی نہ کرنی چاہئے) +

وان خاف شیئاً فمن الصواب  
ان یفجر ماء العسل او شرابہ  
او ماء قد دلیف فیہ نظرون او  
یحمل فتیلة او حقنہ

اور اگر کسی قسم کے خطرے کا اندیشہ ہو، تو مارہسل،  
یا شربت شہد، یا پانی میں نظرون حل کر کے گھونٹ گھونٹ  
پلائیں؛ یا کوئی فتیلہ (فتیلہ مسملہ) بطور شافہ کے استعمال کریں،  
یا حقنہ کریں +

ومن اسباب تقصیر الدواء  
ضیق المجاری خلقۃ اولمزاج  
اولجاء ورتۃ علة فان اصحاب  
الفالج والسکتۃ یضیق منهم  
مجاری الادویۃ الی موادھا

دوا، مسهل اپنے عمل میں گاہے کئی کیوں کر جاتی ہے؟  
اس کے اسباب میں سے ایک سبب مجاری کی تنگی ہے؛  
خواہ یہ تنگی خلقی اور پیدائشی ہو، خواہ سوء مزاج یا بس کی  
وجہ سے، خواہ کسی علت و مرض کی مجاورت کی وجہ سے مثلاً  
ورم، رسوی، یا غیر طبعی زیادتی کے دباؤ کی وجہ سے)۔ چنانچہ

لہ مینوعات، شبر دار زہری بوٹیاں، سیہ آکھ +

فیصعب اسما لہم

قاج اور سکتہ کے مریضوں میں وہ راستے تنگ ہو جایا کرتے ہیں، جن سے دوران امراض کے مواد تک پہنچ سکتی ہو جائے ان لوگوں میں سہل کا عمل شکل سے ہوتا ہے +

علاوہ ازیں ان دونوں امراض میں اعصاب اور مرکز اعصاب کے افعال بھی خراب ہو جایا کرتے ہیں، اور جس حرکت میں فتور آجاتا ہے، اس لئے یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں امراض میں آنتوں کے اندر ادویہ سہلہ کے عمل سے حرکت دودیر حرکت و نفیہ تیز نہ ہوتی ہو، اور احساس کی کمی سے اسرار کی سطح میں اخراج مواد بھی کم ہوتا ہو +  
واما جمع مہملین فی یوم واحد لیکن (دست نہ ہونی صحت میں ادویوں بھی) ایک ہی فہو خطر و خارج عن الصواب دن میں دو سہل دیدینا خطرہ سے خالی نہیں، اور راستی سے خارج ہے (یعنی قطعاً غلط اور بے اصولی بات ہے) +

وکل دواء خاص بخلط فانه ان لم **شذره** جو دوران کسی خاص خلط کی خصوصیت کے ساتھ سہل بجلد لا شوش واسہل بعسر و ہوا کرتی ہے بحب وہ دوران بدن کے اندر اس مخصوص خلط کو نہیں کذا لك اذا وجد لا مغمورا پاتی ہے، تو بدن میں تشویش و پریشانی پیدا کر دیتی، اور شوریٰ دست لاتی ہے۔ اسی طرح اُس وقت بھی تشویش و شوریٰ لاحق ہوتی ہے، جبکہ اس خلط کو دوسری مخالفت خلطوں میں دبا ہوا پاتی ہے +

وکل دواء فانه یسہل الا الخلط **شذره** ہر دوران سہل پہلے اسی خلط کو خارج کیا کرتی ہے، الذی یختص بہ ثم الذی یلیہ جس کے ساتھ اُسے خصوصیت ہوتی ہے؛ اس کے بعد اس خلط فی الکثرة والرقرة وعلی ذلك کہ جو بلحاظ کثرت اور رقت کے (اور بلحاظ سہولت خروج کے) التدریج الا الدم فانه تدخر اُس کے لگ بھگ ہوتی ہے، وعلی هذا القیاس، اسی تدریج و تصن بہ الطبیعة کے ساتھ، اور اسی ترتیب سے دوسرے اخلاط کو؛ ہاں

فون اس حکم سے خارج ہے؛ کیونکہ طبیعت خون کو بطور ذخیرہ کے جمع رکھتی، اور اس بارہ میں بخل سے کام لیتی ہے +

وجذب الخلط البعید صعب **شذره** جو مواد بدن کے اندر دور واقع ہیں، ان کا دوران سہل سے اسی بعد مسافت کے مطابق جذب کرنا دشوار ثابت ہوا کرتا ہے +

ومن خاف كرها وغشيانا ليعرض له [قانون] جن لوگوں کو یہ اندیشہ ہو کہ دوا سہل پینے کے بعد انہیں بعد شرب الدواء خالصوا بے قراری لاحق ہوگی، اور متلی مستائگی، اُن کے لئے بہتر یہ ہو ان یقیئاً قبل شرب الدواء بثلثة کہ دوا پینے سے دو تین روز قبل موٹی کا جو شانہ پیکر یا موٹی ایام او یومین ہرقتہ الفجل اکل الفجل کھا کرتے کر ڈالیں +

ویجب ان لا یكثر المله فی طعام من [قانون] جو لوگ سہل لینا چاہتے ہوں، اُن کی غذاؤں میں نمک پیدا ان لیستسہل کی زیادتی نہ ہونی چاہئے +

وکتیرا ما یجلب الدواء کربا وغشيانا [قانون] اکثر اوقات دوا سہل سے کرب، متلی، غشی، خفقان، وغشیا و خفقانا و مغصا و خصوصا اور مغصا معار (جیسے عوارض) لاحق ہو جا یا کرتے ہیں، علی انفسہم اذا لم یسہل او عوق فکتیرا ما یحتاج الی قیئہ وکتیرا ما یکتفی الخطب سے ان کے عمل میں تاخیر و تعویذ واقع ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں بسا اوقات قے کرانے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے اور یہ ضرورت اکثر اسی وقت پڑا کرتی ہے، جبکہ دوا سہل سے دست نہ آئے ہوں، اور سہل اب تک معدہ کے اندر بٹھا ہوا ہو، اور بسا اوقات اس مقصد کے لئے محض یہی کافی ہو جاتا ہے کہ اسے کہ قابض (مقوی، مغزی، مفرح) چیزیں کھلا دی جائیں (مثلاً سیب، انار، بھی وغیرہ) +

وشرب ماء الشعیر بعد الاسہال اسی طرح دستوں کے بعد (سہل کے عمل کے بعد) ماء شعیر یدفع غائلة السہل و یغسل کاپلانا سہل کی مفرقوں کو دفع کر دیتا، اور اُن مواد و رطوبات ما التزق بالممار کو دھو ڈالتا ہے۔ جو گزر گاہوں (منافذ، مجاری) میں چسپاں ہو جاتی ہیں +

ومن کان باردا المزاج غالباً [سہل کے بعد] جو لوگ بارد المزاج ہوں، اور اُن کے بدن میں علی اخلاطہ البغم فلیتاول بعد الدواء تبرید وغیرہ اخلاط میں بغم کا غلبہ ہو، انہیں سہل کے عمل کے بعد حار مع بعد حار (ہالوں) کو گرم پانی سے دھو کر روغن زیتون کے نزیت ساتھ استعمال کرنا چاہئے +

وان کان حار المزاج استعمل جو لوگ محوَر المزاج ہوں، وہ (سہل کے عمل کے بعد)

بزر قطنونا بماء بار دودھن اسپنول، سرد پانی، روغن بنفشہ، نبات سفید کے ساتھ یا جلاب  
بنفسج و سکر طبرزداد جلاب (شہد کے شربت) کے ساتھ استعمال کریں +  
والمعتدل المزاج بزر الکثان اور جو لوگ معتدل المزاج ہوں، وہ تخم کتان استعمال  
کریں +

بہر حال عملِ سہل کے بعد بعد از تخم حسب اختلاف مزاج استعمال کرنے چاہئیں؛ اس قسم کی دواؤں کو سہل  
کی تبرید کہا کرتے ہیں۔ آجکل اسی اصول پر مختلف تبرید کے نسخے مروج و مستعمل ہیں۔  
ومن خاف سحجا تناول الطین جن لوگوں کو یہ اندیشہ ہو کہ ان کی آنتوں میں دسل کے  
الاسر منی بماء الرمان عمل سے) کچ لائق ہو جائیگا، انہیں چاہئے کہ گل ارمنی، آب  
انار کے ساتھ استعمال کریں +

و يجب ان يكون استعمال ما ذكرناه یہ ساری چیزیں جو ہم نے ابھی بتائی ہیں، اس قسم کی  
بعد الاستعمال ولا قطعہ چیزیں سہل کے عمل کے بعد ہی استعمال کرنی چاہئیں؛ ورنہ  
ان سے دست بند ہو جائینگے (یعنی اگر غلطی سے اس قسم کی چیزیں  
دستوں کے جاری ہونے کی حالت میں استعمال کی گئیں، تو دست  
ٹوک جائینگے) +

وكل شارب دواء استعقب حمى [قانون] سہل پینے والوں کو اگر ردو اسہل کے اثر سے) بخار  
فاووق الاشياء له ماء الشعير آجائے، تو ان کے لئے (غذاؤں میں) ماء الشعیر بہترین چیز ہے  
واما السكجنين فسا حرج و يجب ان رہی سکجنین، تو وہ ایک خراش پیدا کرنے والی چیز ہے، اسلئے  
يوخرالى يومين او ثلثة حتى تعود (اگر کوئی ضرورت داعی ہو، تو) دو تین روز کے بعد، جبکہ  
الى الامعاء قوتها آنتوں کی ذاتی قوت عود کر آئے، اسکا استعمال کرنا چاہئے +

و يجب ان يخل المستعمل في اليوم [قانون] سہل پینے والے کو دوسرے روز حمام میں داخل کرنا چاہئے  
الثاني الحمام فان كان قد بقيت چنانچہ اس کے بدن میں اگر بقایا اخلاط موجود ہونگے، تو اس کی  
من اخلاطه بقية خان و جدته دوسرے ہیں: (۱) اگر حمام اس شخص کو بجلا معلوم ہو رہا  
يستطيب الحمام وليست له ہے، اور اس سے اس کا جی خوش ہو رہا ہے، تو اس سے یہ

مثلاً: خمیر گاو: بان، بورق نقرہ سچیدہ، ہمراہ عایب بہدانہ، شیر و عناب، در عرق گاو زبان برآوردہ، شربت بنفشہ  
طر کردہ، تخم ریحان، اسیدہ بخوردہ +



فذلک دلیل علی ان الحمام یتقیہ۔ بھنا چاہئے کہ حمام سے بقیہ مواد کا تفتیہ ہو رہا ہے، اور ایسی حالت میں اس شخص کو حمام سے خارج ہونے کا حکم دینا چاہئے۔ (۲۱) اور اگر حمام بجے بھلا معلوم ہونے کے ناگوار خاطر اور بے قراری کا باعث ہو، تو ایسی حالت میں اس شخص کو حمام سے خارج ہونے کا حکم دینا چاہئے +

واعلم ان ضعیف المعاء ربما استفاد [شذرہ] یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جن لوگوں کی آنتیں ضعیف ہوں من الادویۃ المسہلۃ قوۃ مسہلۃ کرتی ہیں، یہ بعض اوقات ادویہ مسہل کی وجہ سے قوت مسہل فطال علیہ لایمروا محتاج الے حاصل کر لیتی ہیں (یعنی ادویہ مسہل کے بعد اسرار میں دستوں علاجات کثیرۃ حتی یسلف و کی تحریک قائم ہو جاتی ہے)۔ عرصہ تک دست آتے رہتے ہیں کذلک المشاخر یخاف علیہم اور اس کے روکنے کے لئے بہت علاج کرنے پڑتے ہیں۔ اسی من الاسمال غوائلہ طرح بوڑھوں میں بھی خطرات اسہال کے اندیشہ بہت ہوا کرتے ہیں +

واعلم ان شرب النبیذ عقیب [شذرہ] یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ادویہ مسہل کے اسہال کے المسہلات یورث حمیات واضطرابا بعد نبیذ (مچھوڑا رے کی نبیذ) کے استعمال سے بے چینی اور مختلف اقسام کے بخار پیدا ہو جایا کرتے ہیں +

وکنیر اما یعقب الاسمال الفصن جعا [شذرہ] بسا اوقات اسہال، ورفضہ کے بعد درد جگر پیدا فی الکبد ویقلعہ شرب الماء الحار ہو جایا کرتا ہے، جو گرم پانی کے پینے سے جاتا رہتا ہے + واعلم ان وقت طلوع الشعری والبرد [قانون] وہ وقت جبکہ شعلہ نئی نامی ستارہ طلوع کرتا ہے الشدید ووقوع النجم علی الجبال (یعنی جبکہ سخت گرمی کا موسم ہوتا ہے)، اور وہ وقت جبکہ لیس وقتا للدا واء فلیشر جالدا واء سخت سردی ہوتی ہے، اور پہاڑوں پر برف جم جاتی ہے + ربعا وخریفا یہ دونوں دوا مسہل کے اوقات نہیں ہیں؛ دوا مسہل وربع یا خریف ہی میں پنی چاہئے +

طلوع شعرى کا قصہ دراصل بقراط کے کلام کی نقل ہے جس زمانہ میں ثابت نامی ستاروں کی حرکت معلوم تھی۔ بیان دراصل یہ بتانا مقصود ہے کہ گرما اور سرما میں مسہل منوع ہے۔ بقراط کے زمانہ میں شعلہ نامی ستارہ اس وقت طلوع کیا کرتا تھا، جبکہ آفتاب برج سرطان میں داخل ہوتا تھا، جو سخت گرمی کا زمانہ ہے، در انجا یک

۲ بجل وہ ستارہ اُس جگہ پر نہیں ہے، گیلانی +

سہل کے لئے اوقات کی تعیین اور ایک وقت اجازت، اور دوسرے وقت حافطت، یہ محض اطمینانی حالات کے لئے ہیں۔ رہا ضرورت شدید کے وقت، تو ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں کسی وقت کی پابندی نہیں کی جاسکتی +

والربیع یستقبلہ الصیف فلا یتناولن  
فیه الا لطیفاً واما الخریف  
فہو الوقت  
تو سہل کا وقت ہی ہے (قوی سے قوی سہل اس موسم میں دیا جاسکتا ہے) +

ولا یجب ان تعود الطبیعة شرب  
الدواء كلما احتاجت الی تلین  
فیصیر ذلک دواء  
یوقر صاحب فی شغل خیم العاقبة  
[قانون] طبیعت کو دوا سہل کا عادی نہ بنانا چاہئے، بایں معنی کہ تلین کی جب کبھی ضرورت واقع ہوئی، سہل پلا دیا۔ اس کے بعد گرمیوں کا موسم آیا کر تلے، اس لئے اس میں محض ہلکے سہل دینے چاہئیں؛ رہا خریف کا موسم، وہ تو سہل کا وقت ہی ہے (قوی سے قوی سہل اس موسم میں دیا جاسکتا ہے) +

بار بار سہل کا دینا گویا بار بار کپڑا دھونا اور بھٹی چڑھانا ہے، جس سے کپڑے کی عمر بہت گھٹ جایا کرتی ہے +

وکل من کان یا بس المزاج ینھکھ  
الدواء القوی  
[شذرہ] جو لوگ یا بس المزاج ہوتے ہیں، وہ مسہلات قویہ سے کمزور دوا تو ان ہو جایا کرتے ہیں +

والدواء الضعیف یجب ان یقلل  
الحركة علیہ لئلا تتحلل قوتہ  
[شذرہ] سہل ضعیف استعمال کرنے کے بعد حرکت کم کرنی چاہئے، تاکہ اُس کی قوت تحلیل نہ ہو جائے، (اور سہل کا عمل باطل نہ ہو جائے) +

ومن الادویۃ الضعیفة المبارکۃ  
بنفسہ وسکس  
چنانچہ بنفشہ اور شکر ایک ہلکا اور مبارک مسہل ہے (یہ ایک معتدل سہل ہونے کے باوجود کسی عضو کو ضرر نہیں پہونچاتا) +

ومن احتاج الی مسہل فی الشتاء  
فلیرصد ریح الجنوب  
[قانون] جس شخص کو سردیوں کے موسم میں سہل پینے کی ضرورت پیش آئے، تو اُسے جنوبی ہوا کا انتظار کرنا چاہئے (کیونکہ جنوبی ہوا ریح و بخار جیسے مالک میں نسبتاً گرم ہوا کرتی ہے) +

سردیوں کے موسم میں جب پچھوا چلتی ہے، تو ہمارے ملک میں سردی چک جایا کرتی ہے، اور پورا جب چلتی ہے، تو سردی کم ہوجاتی ہے۔ ریح و بخار میں جو حالات جنوبی ہوا کے بیان کئے گئے ہیں، قریب قریب یہی حالات ہمارے ملک

کے لئے پورا میں پائے جاتے ہیں +

وفي الصيف قال بعضهم بالعكس  
وله تفصيل

اور اگر گرمیوں کے موسم میں مہل پینے کی ضرورت پیش  
آئے، تو بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس میں اس کے برعکس۔ شمالی  
ہوا کا انتظار۔ کرنا چاہئے۔ یہ بحث (یعنی اس سال میں موسم  
کی رعایت) مزید تفصیل کا محتاج ہے +

ہوا اور مسکن کے باب میں بہت کچھ تفصیلات گذر چکی ہیں، ان سب کا محاذ مہل میں کرنا چاہئے +  
والمریض اذا احتاج الى مہل **قانون** جب کسی شخص کو ضرورت ہو کہ کوئی ہلکا مہل دیا جائے، اور  
ضعیف فلم یعمل فلا یجوز التحریک یہ کوئی عمل نہ کیے، تو دوبارہ تحریک دینا جائز نہیں ہے (بلکہ یوہنی  
بل یترک جھوڑ دینا چاہئے) +

وکتیروا ما یھجر الدم الا سہال **شذرہ** بسا اوقات مہل کی وجہ سے خون ہیجان اور جوش  
فیحدث عنہ الحمی و سہال میں آجاتا ہے، اور خون کے جوش سے بخار لاحق ہو جاتا ہے۔  
کفاه الفصد اس بخار کے لئے بعض اوقات (صرف) قصد ہی کافی ہو جایا کرتی  
ہے (اور گاہے صرف قصد سے کام نہیں چلتا، اور دوسرے علاج  
کرنے پڑتے ہیں) +

الفصل السادس فی افراط المہل فصل (۶) مہل کے عمل کی زیادتی اور دستوں کے  
روکنے کا وقت و وقت قطعہ

من العلامات التي يعرف بها وقت وجوب قطع الاسهال العطش  
واذا دام الاسهال ولم يحدث العطش فلا يجب ان ينحاف ان افراطا وقع  
جن علامات سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اسہال کے روکنے کا وقت اب آگیا، اُن میں سے ایک تو پیاس ہے۔ چنانچہ  
اگر دست برابر جاری ہوں، لیکن پیاس نہ بڑھی ہو، تو خوف نہ کھانا چاہئے کہ مہل کے عمل میں افراط واقع ہو گئی (اور دستوں کو  
بند کرنے کی فکر نہ کرنی چاہئے) +

لكن العطش قد يعرض ايضا لاكثر الاسهال وافراطه بل بسبب حال المعدة فانها اذا كانت حارة  
ليكن بعض اوقات پیاس کی زیادتی کی وجہ یہ نہیں ہوتی کہ دستوں کی کثرت ہو گئی ہے، بلکہ اس کے اسباب  
دوسرے ہوتے ہیں: مثلاً گاہے پیاس معدہ کی وجہ سے ہوتی

۱۰ یا بستر او کلیہما عطشت بسرعتہ ہے۔ چنانچہ جب معدہ میں حرارت، یا سبوت، یا دونوں بڑھی ہوئی ہوتی ہیں، تو (مہل پینے کے بعد) بہت جلد پیاس بھڑک جاتی ہے +

و بسبب حال الدواء اذا كان حاراً الذاعا گاہے پیاس دوا مہل کی وجہ سے ہوتی ہے؛ ایسا اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ دوا مہل گرم اور لذاع (سوزندہ) ہوتی ہے +

و بسبب المادۃ فی نفسہا اذا كانت حارۃ کالصفراء گاہے پیاس کی وجہ خود وہی مادہ ہوتا ہے (جس کو دستوں کے ذریعہ خارج کرنا مقصود ہوتا ہے)۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ وہ مادہ صفراء کی طرح گرم ہوتا ہے +

وفی مثل ہذا لا سباب لا یبعد ان یجئ العطش مستجلاً کما اذا اتفق اصدا ہذا لا سباب لم یبعد ان یجئ العطش متاخراً و علی کل حال فاذا ساءت العطش قد افراط و رأت الاسہال لیس بالقلیل فاحبس و خصوصاً اذا لم یکن اسباب سرعت العطش بدلاً لہ موجودۃ و فی مثلہ لا یجب ان یؤخر مع ظہور العطش

اس قسم کے اسباب سے (جس طرح) یہ امر بعید نہیں ہے کہ (مہل پینے کے بعد) پیاس جلد ہی لگ جائے، اسی طرح یہ امر بھی بعید اور غیر ممکن نہیں ہے کہ اگر ان سے متضاد اسباب جمع ہو جائیں، تو پیاس دیر میں لگے +

بہر حال جب یہ معلوم ہو کہ مہل پینے والے کی پیاس بڑھ گئی ہے، اور دست بھی کم نہیں آئے ہیں بلکہ کافی آچکے ہیں) تو اسے بند کرنے کی فکر کرنی چاہئے، علی الخصوص اُس وقت جبکہ ایسے اسباب بھی موجود نہ ہوں، جن سے پیاس جلد لگ سکتی ہے۔ اس قسم کے حالات میں جب پیاس کی نہ یادتی موجب ہو تو دستوں کے بند کرنے میں ہرگز تاخیر اور تفاؤل نہ برتنا چاہئے +

در ہما کان خروج ما یخرج دلیلاً علی وقت القطع فان المستسہل للصفراء اذا ساءت الاسہال قد انتہی الی ابلیغہما علمانہ قد افراط ہو گئی (اب اسے بند کرنے کی فکر کرنی چاہئے)؛ چنانچہ اگر کسی شخص کو صفراء کا مہل پلایا جائے، اور صفراء کے خارج ہو چکنے کے بعد بلغم نکلنے لگے، تو سمجھنا چاہئے کہ اسہال میں افراط ہو گئی (اب اسے بند کرنے کی فکر کرنی چاہئے)؛ چنانچہ

السوداء واما الدم فهو اعظم  
خطراً واجل خطباً  
ومن اعقب الداء مخصاً فليقتل  
ما قيل في باب المخص

بغم کے بعد سود اور بھی خارج ہونے لگے۔ رہا سہل کے بعد آخر کا  
خون کا کھلنا، تو یہ نہایت خطرناک امر اور بہت بڑی بات ہے  
اگر کسی شخص کو دوا سہل پینے کے بعد مردہ پڑا حق ہو جائے  
تو ان تراہیر پر غور کرنا چاہیے، جو مردہ کے باب باب مخص  
کتاب مجزی میں بتائی گئی ہیں۔

الفصل الثاني في حال المني في السهال  
الاسهال يفرط اما لضعف العروق  
او لسعة افواهها

فصل ۱۱، اس شخص کا مدارک جس زیادہ دست آگے ہوں  
اسباب دستوں کی زیادتی متعدد اسباب سے ہوا کرتی ہے :-  
(۱) عروق ضعیف ہوں (یعنی عروق کی قوت ماسک کمزور ہو، جس  
وہ مافی العروق کی حفاظت نہ کر سکیں، +  
(۲) فوہات عروق دعوک کے دہانے اور ان کے ساتھ  
کشادہ ہوں (یعنی عروق شعریہ اور عروق صغیرہ کی دیواریں  
بوسیدہ اور پورے کپڑوں کی طرح، باریک، کثیر السام ہوں  
تاتواں ہوں) +

اولادع المسهل لقوها تيفا  
او لاكتساب البدن سوء المزاج  
منه وما يجرحى مجراة

(۳) دوا سہل (لذات او تیز ہونے کی وجہ سے)  
فوہات عروق میں لذت و خواش پیدا کریں (جس سے ایک  
طرف اگر آنٹوں کی حرکت دویہ تیز ہو جائیگی، تو دوسری طرف  
ان کا عمل افراز و اخراج سوا بھی بڑھ جائیگا) +

(۴) دوا سہل کے اثر سے اس شخص کے بدن میں کسی  
قسم کا سوء مزاج، یا سوء مزاج کے مانند کوئی اور بات پیدا  
ہو جائے مثلاً دوا سہل عروق میں منجذب ہو کہ مواد بدن  
میں تغیرات پیدا کر کے تحریک، مسال کو بڑھادے، یا مرکز  
اعصاب اور دماغ کے مرکز تحریک سہل تک پہنچ جائے) +

فہ فوہات عروق: وہ باریک باریک مسامات کہلاتے ہیں۔ جو عروق شعریہ وغیرہ کی دیواروں میں ہوتے ہیں، جسکی راہ  
دربارے وغیرہ خارج و داخل ہوا کرتی ہیں +

بعض حالات میں یہ بھی ممکن ہے کہ ان اسباب میں سے چند ایک جگہ جمع ہو جائیں +

فاذا افرط الاسهال فاربط الاطراف من فوق ومن اسفل بادئاً  
من الابط والا سربية نازلا منها واسقه الترياق او قتيلا  
من الفلونيا وعرقه ان امكنت بالحمام او بنجار ماء حار تحت  
ثيابہ وینخرج رأسه منها

الغرض جب سہل کے عمل سے دستوں میں زیادتی ہو جائے، تو بالائی اور زیرین اطراف (ہاتھ پاؤں) کو کڑا بندہ دینے جائیں، اور باندھتے وقت اوپر سے شروع کریں، یعنی بغل اور کچھ ران سے ابتدا کریں، اور نیچے کی طرف اوترتے چلے جائیں۔ نیز مریض کو تریاق، یا قدر لے لے کر دینا چاہیے۔ اگر ممکن ہو تو پسینہ لانے کی کوشش کریں؛ اس مقصد کیلئے خواہ حمام کریں، یا گرم پانی کا بھپا رہ کریں، جس کی صورت یہ ہے کہ بدن کو کپڑوں سے چھپا دیتے ہیں، اور سر کو باہر نکال لیتے ہیں، اور کپڑوں کے نیچے گرم پانی کے بخارات پہنچاتے ہیں +

واذا اكثر عرقهم جدا دلكوا وسقوا  
القوابض واستعملوا اللخاخ الطيبة  
من مياہ الریاحین والصندل  
والکافور وعصارات الفواکه  
ومجب ان تدلك اعضاؤه الخارجة  
وتسخنها ولوبا الحماجم بالنار توضع  
تحت اضلاعہ وبين الكتفين

جب با پسینہ خوب آجائے (اور بھر بھی دست بند نہ ہوں) تو بدن کی مائش کی جائے، قابضات کھلائی جائیں، اور خوشبوؤں (نخاعہ سنگھانہ، جابیں، جو خوشبو دار نباتات کے عرق، صندل، کافور، اور آب نوا کہ سے تیار کئے گئے ہوں) +

یہ بھی مناسب ہے کہ بیرونی اعضاء کی مائش کی جائے اور ان کو گرم رکھنے کی کوشش کی جائے، خواہ اس مقصد کے لئے محاجم نار (آگ کی سنگھیاں) پسلیوں کے نیچے اور شانوں کے درمیان لگائی جائیں +

فان احتجت ان تضع علی معدته  
وعلی احشاءه اضدۃ من السویق  
والمیاہ القابضة فعلت وکذلک  
من الادهان دهن السفرجل المصطکی  
ودهن النار دین

اگر (دستوں کو روکنے کے لئے) اس امر کی ضرورت محسوس ہو کہ مریض کے معدہ اور احشاء پر سویق (دکوئی قابض) (ستو) اور میاہ قابضہ بطور ضماد کے استعمال کئے جائیں، تو اسی طرح اگر روغنوں میں سے روغن بھی +

روغن مصطکی، اور روغن نار وین احتیاطاً لگانے کی ضرورت ہو، تو لگا سکتے ہیں +

لہ فلونیا: ایک مرکب معجون کا نام ہے + تلہ قابضات شکم: دستوں کی بند کرنے والی دوائیں +

وَجِبَ انْ يَجْتَنِبُوا الْهَوَاءَ الْبَارِدَ  
فَانَّهُ يَعْصِرُ هَمَّ فَيْسَهْلُ وَالْحَارَّ  
اَيْضًا فَاَنْ يَدْخِيَ قُوَّتَهُمْ  
جن لوگوں کو مسہل سے دست زیادہ آگئے ہوں، انہیں  
سرد اور گرم ہوا سے بچائے رکھیں؛ سرد ہوا تو عصر پیدا کر کے  
اسہال کو بڑھاتی ہے، اور گرم ہوا ارغار پیدا کر کے اسہال کی  
امانت کرتی ہے +

وَجِبَ انْ يَقْوُوا بِالْمَشْمُومَاتِ  
الطَّبِيَّةِ وَيَجْرِعُوا الْقَوَابِضَ وَالْكَلْعَ  
فِي الشَّرَابِ الرَّيْحَانِيِّ وَجِبَ انْ  
يَكُونَ ذَلِكَ حَارًّا وَقَدْ قَلَّمَ عَلَيْهِ  
خَبْزِ بَمَاءِ الرِّمَانِ  
ایسے لوگوں کو خوشبودار چیزیں (مشمو مات) طیبہ (سنگھار  
طبیہ) و مجرعوں (القوابض) و الکلع (تقویت پہونچائیں، قابضات پلائیں، اور شراب ریحانی میں  
فی الشراب الریحانی و جب ان کمک درم خمیری کلچ) جھگو کر کھلائیں؛ لیکن شراب مذکور  
یكون ذلك حارًا وقد قلّم عليه ٹھنڈی نہ استعمال کی جائے، بلکہ گرم گرم، اور اس سے پہلے  
خبز بماء الرمان روٹی آب انار کے ساتھ کھلا دی جائے +

وَكُنْ لَكَ الْاسْوَقَةُ وَقَشْوَرُ الْخَنَاشِشِ  
مَسْمُومَةٌ  
تاکہ علاء معدہ کی حالت میں شراب معدہ کے اندر نہ پہونچے؛ علاوہ ازیں آب انار خود مقوی اور قابض شکم ہے +  
اسی طرح دوستوں کو بند کرنے کے لئے (مختلف ستوا اور  
پوست خنخاش سفوف بھی مفید ہے +

وَمِمَّا جَرِبَ انْ يُوْخَذَ حَبُّ الرِّشَادِ  
وَزَنْ ثَلَاثَةِ دَرَاهِمٍ وَيُقَالُ ثَمَرُ بَطْنِ  
فِي الدَّوْغِ حَتَّى يَنْعَقِدَ وَيَسْقَى فَاَنْهَ  
غَايَةً  
یہ نسخہ دوستوں کے جس کے لئے (مجربات سے ہے :  
حَبُّ الرِّشَادِ (ہا لون) بقدر تین درہم لیکر بریاں کریں، پھر اسے  
جھا چھ میں اس قدر پکائیں کہ وہ جم جائے؛ اسکے بعد اسے پلا دیں +  
یہ بغایت مؤثر ہے +

وَجِبَ انْ يَكُونَ غِذَاؤُهُ قَابِضًا  
مَبْدُودًا بِالنَّجْلِ مِثْلَ مَاءِ الْحَصَرِ وَخَوْهَ  
وَمِمَّا يَبِينُ عَلَى جِسْمِ السَّهْمِ لَهْمٌ تَهْتَجُّ الْقِيَمَةُ  
بِمَاءِ حَارٍّ وَيُوضَعُ الْاَطْرَافُ اَيْضًا فِيهِ  
غِذَاءُ  
ایسے لوگوں کی غذا قابض ہونی چاہئے، مثلاً آب انگور  
ترش، وغیرہ، جسے برف سے ٹھنڈا کر لیا گیا ہو +  
دستوں کو روکنے کے لئے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ  
گرم پانی پلا کر تھکائی جائے، اور گرم پانی میں ہاتھ پاؤں  
ڈالے جائیں +

وَلَا تَبْرُدْهُمْ وَانْ غَشِيَ عَلَيْهِمْ مِثْلًا  
وَأَضْعَمُ الشَّرَابِ  
ایسے مریضوں کو کسی طرح ٹھنڈک نہ پہونچائیں، خواہ اپر  
مثلاً غشی طاری ہو جائے، اور ان کو شراب (خالص شراب)  
سے بچائے رکھیں +

وَأَنْ لَا يَجْمَعُ جَمِيعُ ذَلِكَ اسْتَعْلَتْ فِي آخِرِ  
اگر مذکورہ بالا تدابیر کارگر نہ ثابت ہوں، تو آخر کار

الامراض الخلد والاعمالجات القویة مخدرات اور وہ قوی علاجات استعمال کئے جائیں، جو دستوں  
المعلومتہ فی باب منع الاسهال کے بند کرنے کے باب (کتاب سوم) میں بنائے گئے ہیں +  
وبالحرى ان يكون الطبيب مستظلاً [شذره] مناسب یہ ہے کہ طبیب قابض اقرص اور سفوفات  
باعداً دلا اقرص والسفوفات لقابضة مسهل کے روز قبل از وقت تیار کر رکھے؛ اسی طرح اس کے  
قبل الوقت وان يكون مستظراً پاس قبل از وقت حقنہ اور اس کا سامان موجود رہے تاکہ  
بالحقن والا تھا بوقت ضرورت فوراً ان چیزوں سے کام لے سکے +

ورنہ ممکن ہے کہ دستوں میں افراط واقع ہو جائے، اور ادویہ قابضہ کی تیاری میں طبیب کو دیر لگ جائے؛ یا  
مسهل پلانے کے بعد دست نہ آئے، اور حقنہ کرنے کی ضرورت پیش آئے، مگر اس کا سامان نہ مل سکے +

الفصل الثامن فی تدایر من شرب فصل (۸) اس امر کے تدابیر کہ کسی نے دوا مسهل  
الدواء ولم یسهله بی، اور اُسے دست نہ آئے

اذا لم یسهل الدواء وَاَمْخَصَّ شَيْئًا [قانون] جب مسهل سے دست نہیں آتے، اور مخص اعمار  
واسدراً وصدغ واحداث تمطيا تشویش دپریشانی، سدر، درد سدر، انگڑائی اور جھمائی پیدا  
وتناوباً فيجب ان يفرغ الى الحقنة والجمول ہو جاتی ہے، تو اس حالت میں حقنہ اور جمولات سے ان خطرات  
المعلومتہ ویشرب من المصطلي قدما کو دور کرنا چاہئے، اور مرین کو مصطلي بقدر تین کزہ (تقریباً)  
ثلاث کزہات فی ماء فاتر ۲۰ (رتی) نیگرم پانی کے ساتھ کھلانا چاہئے +

وربما عمل الدواء شرباً لقویں [شذره] بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مسهل دوار کے  
وتناول مثل السفرجل والتفاح بعد قابضات کے پلا دینے سے، اور یہی اور سیب جیسی چیزوں کے  
عليه عصرة لقم المعدة وما تحته کھلا دینے سے مسهل کا عمل جاری ہو جاتا ہے؛ کیونکہ قابض  
ولسکینہ للغثيان ورمادة الدواء چیزیں نم معدہ اور اس سے نیچے کے اعضا میں قوتِ ماصرہ  
من حرکتہ الی فوق فحوک الاسفل (نیچے پڑنے کی طاقت) بڑھا دیتی ہیں، مثلی روک دیتی ہیں،  
اور دوا مسهل کو اوپر کی طرف جانے کی بجائے نیچے کی طرف  
وتقویته للطبع مائل کر دیتی ہیں، اور طبیعت بدنی میں تقویت پہونچاتی ہیں +

فان لم یففع الحقنة وحدثت اعراض [قانون] چنانچہ اگر حقنہ کرنے سے کوئی فائدہ نہ ہو، اور بُرے  
ایک کزہ، ڈیڑھ دانگ سے دو دانگ کے برابر ہے، اور ایک دانگ چار رتی کے برابر +



سردیۃ من تملد بالبدن و يحفظ عوارض پیدا ہو جائیں، مثلاً بدن میں غیر معمولی تمدد و تشدّد العینین فکانت الحركة الى فوق لاحق ہو جائے، اور آنکھیں نکل آئیں، جس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ فلا بد من فصدہ مواد کی توجہ اور پر کی طرف (اعضاؤں کی طرف) ہو گئی ہے تو ایسی حالت میں فصد ایک ناگزیر عمل ہے +

واذا لم يسهل الدوا ولم يتبع اگر سہل پینے کے بعد دست نہ آئیں، اور اس سے بُرے ذلك اعراض رادیۃ فالصواب عوارض بھی پیدا نہ ہوں۔ تو اس صورت میں بھی یہی بہتر ہے کہ ايضا ان يتبع بقصد ولو بعد يومين فصد کر دی جائے، خواہ دو تین روز گزر چکے ہوں۔ کیونکہ اگر اوثلثة فانه ان لم يفعل ذلك خيف ایسی حالت میں فصد نہ کی گئی، تو اس سے یہ اندیشہ ہے کہ مواد حکمۃ الاخلط الى بعض الاعضاء الرئيسية بعض اعضائے رئیسہ کی طرف نہ چلے جائیں +

### الفصل التاسع في احوال الادوية المسهلة فصل (۹) ادویہ مسہلہ کے احوال

من الادوية المسهلة ما غاثلته عظمۃ مثل بعض سہل دوائیں بڑی خطرناک اور نہایت مضر ہوں الخربق الاسود و مثل التريدا اذا لم يكن ابيض کرتی ہیں، مثلاً خربق سیاہ، اور مثلاً تربد، جبکہ یہ سفید اور جید ابل کان من جنس الاصفر و مثل اچھی نہ ہو، بلکہ زرد قسم کی ہو۔ اور مثلاً غارلقون، جبکہ یہ سفید الغارلقون اذا لم يكن ابيض خالصا بل كان الى السواد اور خالص نہ ہو، بلکہ سیاہی مائل ہو، اور مثلاً ما ذریون یا یہ وکاملما ذریون فان هذا الاستياء مریۃ ساری چیز میں (تجربہ) بُری ثابت ہوئی ہیں +

فاذا اتفق شرب شئ من ذلك وعرضت قانون اگر ان میں کسی چیز کے استعمال کرنے کا اتفاق پڑے، اور اعراض رادیۃ فالصواب ان يلد فع بُرے عوارض پیدا ہو جائیں، تو صحیح طریقہ علاج یہ ہے کہ اس دوا الدوا عن البدن ما امکن بقوۃ کو حتی الامکان (جلد سے جلد) تے یا دست کے ذریعہ بدن سے ادا خدایا نکال ڈالا جائے +

اگر دوا مسعدہ کے اندر ابھی موجود ہو تو تے کرنا بہتر ہے، اور اگر آنتوں میں اوتر گئی ہو، تو دست لانا بہتر ہے + تے میں گرم پانی، روغن کنجد، یا روغن زیتون استعمال کرنا چاہئے، اور حقہ میں مارا شعیر، عذاب رشہ قطعی اور قدرے صابون +

ان حالات میں بقول گیلانی، روغن بادام بھی بہت ہی اچھی چیز ہے +  
وليعالج بالترياق اور (دونوں حالتوں) تے یا دست — میں

تریاق استعمال کرایا جائے (کیونکہ تریاق سے ادویہ ستمیہ کی

مضرت دور ہو جاتی ہے ؛ نیز یہ مقوی اوداج و قوی ہے) +

و کثیر منہا ما یدفع شره و افساده [شذره] بہت سی مہل دوائیں جو نفس (طبیعت یا روح) میں

للفنس بسقی الماء البارد جدا شرفنا و پیدا کرتی ہیں، ان کا یہ شرفنا دگا ہے اس طرح توڑا

والجلوس فیہ کالتربد الا صفر جاتا ہے کہ مرین کو بہت ہی ٹھنڈا پانی پلایا جاتا، اور اسی قسم کے

والعفن و بکل ما یکسر الحدة ایضا ٹھنڈے پانی میں اسکو بٹھایا جاتا ہے؛ مثلاً زرد اور سٹری ہوئی

بتخریہ و تلین و دسومتہ فیہا تر بد، علیٰ ہذا ان کی اصلاح ان چیزوں سے بھی ہو سکتی ہے،

غرویہ فی نفع من ذلک جن میں غرویہ (سین، تلین، اور دسومتہ غرویہ کے ساتھ ہو جانے

کے ذریعہ سے وہ ادویہ کی جدت کو توڑ دیا کرتی ہوں (چنانچہ زرد و غرویہ

شوربے ان کی بہترین مثالیں ہیں) — چنانچہ یہ چیزیں ان حالات

میں نافع ثابت ہوا کرتی ہیں +

وقد یناسب بعض الادویہ [شذره] بعض مہل دوائیں بعض لوگوں کے مزاج کے موافق ثابت

بعض الامراض و لا یناسب بعضها فا ہوتی ہیں، اور بعض کے لئے مناسب نہیں ہوتیں؛ مثلاً سقونیا کا

السقونیہ لا یعمل فی اهل البلاء ان عل، تا وقتیکہ اسے بڑی مقدار میں استعمال نہ کیا جائے، مگر مالک

الباردۃ لا یفعل ضعیفا ما لم یستعمل منہ کے باشندوں میں محض ضعیف و خفیف ہی ہوا کرتا ہے، جیسا کہ ترکی

مقلد اکثر کثیر عادتہ فی بلاد الترق مالک میں عادتاً اسکا تجربہ ہوتا رہتا ہے +

المبارک قول ہے: سقونیا بلاد بارودہ میں ضعیف اصل ہے، اسکے برعکس تر بد اور غار و قدن ایسے مالک میں کثیر اصل +

بلاد حارہ (مقانات) اور بلاد جنوبیہ میں لوگوں کے قوی کمزور ہو کر تے ہیں۔ اور بلاد بارودہ اور بلاد شمالیہ میں سرد

وریمما احتیج فی بعض الابدان البلاد [شذره] بعض لوگوں میں، اور بعض شہروں میں، گاہے اس امر

الی ان لا یستعمل اجرام الادویہ کی ضرورت داعی ہوتی ہے کہ ادویہ مہل کے جرم استعمال نہ کئے

جائیں، بلکہ ان کی قوتیں (مثلاً ان کے جوشاندے، جن میں جوش

دینے سے ادویہ کے اثرات آجاتے ہیں) +

نامین، محروم المزاج، اور گرم مالک کے باشندوں کے قوی عموماً ضعیف ہو کر تے ہیں، ایسے لوگوں میں کھلے سہل

کافی ہو جایا کرتے ہیں، اسلئے ان میں براہ راست مہلات کے اجرام و اجسام بدن کے اندر نہیں پہنچائے جاتے، بلکہ انکے

اثرات قوی، اور وہ بھی مناسب مقدار میں، تاکہ افراط نہ ہو جائے +

بعض سہل دوائیں اس قسم کی ہیں، جنکے اجزاء سہل جو شاذہ میں کم آیا کرتے ہیں، اس لئے بمقابلہ جہم کے جو شاذہ ضعیف العمل ہوا کرتا ہے +

ومن الواجب ان یخلط بالادویۃ [قانون] یہ بھی ضروری ہے کہ سہل دوائوں کے ساتھ خوشبودار المسہلۃ الادویۃ العطریۃ لتحفظ دوائیں (ادویہ عطریہ) ملا دی جائیں، تاکہ ادویہ عطریہ کی وجہ سے اعضا کے قوی راویہ سہل کی سیت سے محفوظ رہیں (جہاں مواد بدن کا، اور ادویہ سہل کے اجزاء موثرہ کا گذر ہوا کرتا ہے، علی الخصوص جگر) +

اس قسم کی ادویہ عطریہ میں سب سے بہتر بقول گیلانی، مصطکی ہے، جو باوجود خوشبودار ہونے کے مقوی اور قابض ہے، اس سے جگر، معدہ، اور اسعاز تقویت حاصل کرتے ہیں +

والادویۃ القلبیۃ حسنة الموضع فی اس موقعہ کے لئے ادویہ قلبیہ نہایت موزوں ہیں، کیونکہ ذلك لانها تقوی الروح الحیوانی یہ ہر عضو کی روح حیوانی کے لئے مقوی ہوتی ہیں، اور ان میں فی کل عضو اکثرہا معین بتلطیفہ اکثر دوائیں اپنی قوتِ تلطیف و ترقیق کی وجہ سے (دستوں میں کچلنے کچھ) اعانت پہنچا دیتی ہیں +

سہل کے نسخہ میں شیخ کا کلام ذیل اس بیان سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے، جو چوتھی فصل میں مذکور ہے: ”اگر کوئی سہل دوا کا نسخہ ایسے اجزاء سے مرکب ہو، جن کے اسہال کی مدت میں شدید اختلاف ہو، تو اسے بہترین سہل سمجھا جائے، کیونکہ اس سے دستوں میں ایک طرح کی گڑبڑ ہوجاتی ہے۔“

وقد یجتمع دواءان احدهما بعض اوقات ایک سہل میں دو دوائیں اس قسم کی اکٹھی ہو جاتی ہیں کہ ایک کا عمل اسہال تو اپنی خلط کے لئے سرخ ہوتا ہے، اور دوسرے کا عمل دیر طلب؛ اس سے یہ خرابی ہوتی ہے بطی فیفرغ الاول من فعله

وقد یزاحم لثانی فی خلطہ ایضاً اور گا ہے ایک دوا دوسری دوا کے عمل اسہال میں مزاحمت بھی پیدا کر دیتی ہے۔ یعنی اس دوا میں اثر کر کے اس کی قوت کو توڑ دیتی ہے۔ چنانچہ جب پہلی دوا کے بعد دوسری دوا کا عمل شروع ہوتا ہے، تو اس کا عمل ضعیف ہوتا ہے۔ جو ناقص اور ناکافی

تحریک کا باعث بن جاتا ہے (جس سے پورے طور پر مواد خارج نہیں ہوتے)۔

فجب ان یدکب معہ ما یستعجلہ  
کالتزنجیل للترید فانکلا یدعہ  
یتبدل الی حین وذلک ان جودت  
الخلط بینہما

اسلئے مناسب ہے کہ ایسی بطی اعلیٰ اور دیر طلب دواؤں کے ساتھ ایسی دوائیں ملا دی جائیں جو ان کے عمل کو تیز کر دیں، مثلاً ترید کے ساتھ زنجیل کے ملائے سے یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے، یعنی زنجیل کی وجہ سے ترید کا عمل تیز ہوتا ہے، اور بدن کے اندر دیر تک اسکی سستی قائم نہیں رہتی۔ لیکن یہ بات اس وقت حاصل ہو سکتی ہے، جبکہ ایسی دواؤں کی آمیزش بھی ہو (اور اس میں تجارب و قیاس کی رہبری کے ساتھ پوری دانشوری اور طبی قابلیت صرف کی گئی ہو)۔

ویجب ان تتامل اصولا بیناھا  
فی قوی الا دویۃ المسہلۃ حیث  
تکلمنا فی اصول کلیۃ للا دویۃ  
المفردۃ

یہ بھی ضروری ہے کہ اس موقع پر وہ اصول و قوانین بھی ملحوظ خاطر اور زیر غور رہیں، جو پہلے ادویہ مسہلہ کی تاثیرات کے ذیل میں بتائے ہیں، جہاں ادویہ مفردہ کے اصل کلیہ کا ذکر کیا گیا ہے (دیکھو کتاب دوم = کتاب الادویہ)۔

والدواء المسهل قد یسهل بالتحلیل  
مع خاصیتہ کالتربد

اقسام مسهل لمحاظ  
نوعیت عمل

شکل میں خارج کرتی ہیں، نوعیت عمل کے لحاظ سے) ان کی متعدد صورتیں ہیں: (۱) بعض دوائیں باوجود خاصیت اسہال کے تحلیل بھی کرتی ہیں، جیسے تربد، (یعنی ان میں خاصیت اسہال کے علاوہ قوت تحلیل و ترقیق مواد بھی ہے)۔

وقد یسهل بالعصر مع خاصیتہ  
کالہلیل

(۲) بعض دوائیں باوجود خاصیت اسہال کے آنٹوں کو پنچوڑتی بھی ہیں (یعنی اعمار کی قوت ماصرہ قابضہ کو بڑھا دیتی ہیں، ایسی دواؤں کو مسهل بالاعتق کہتے ہیں) جیسے ہلیلہ۔

وقد یسهل بالتلین مع خاصیتہ  
کالشیرخشت

(۳) بعض دوائیں باوجود خاصیت اسہال کے مادہ کو نرم کرتی ہیں (تلیین) جیسے شیرخشت۔

وقد یسهل بالانزلاق کلعب  
نور قطونا ولا جاص  
(۴) بعض دوائیں مادہ کو پسلا کر دستوں کے ذریعہ  
خارج کرتی ہیں (مسهل بالانزلاق)، جیسے لعاب اسپنول  
اور آوبخارا +

(۵) بعض سہل دوائیں بقول آملی، محض بانحاطہ عمل کرتی ہیں، جیسے سفونیہ +  
(۶) بعض سہل دوائیں جلار اور تقطیع سے عمل کرتی ہیں، جیسے بورق اور ننگ (آملی) +  
(۷) بعض سہل دوائیں اذابت کے ذریعہ (مادہ کو گچھلا کر) عمل کرتی ہیں، جیسے ترنجبین (آملی) +  
اس کے بعد آملی فرماتے ہیں کہ چھٹی اور ساتویں قسم کے متعلق یہ کہنا مقام تامل ہو کہ یہ دوائیں خاصیت سہال  
سے خالی ہوتی ہیں، اور ان کے عمل اسہال میں خاصیت کو کوئی دخل نہیں ہے +

والکثر الا دویۃ القویۃ فیہا سمیۃ **شذرہ** اکثر مسہلات قویہ میں کچھ نہ کچھ سمیت ہو کر کرتی ہے،  
ما فی سہل علی سبیل قہر الطبیعۃ اس لئے وہ طبیعت کو مغلوب و مقہور کر کے دست لاتی ہیں دیا:  
فیجب ان تصلحہا بما فیہ فاذہرۃ دستوں کے ساتھ اپنی سمیت کی وجہ سے طبیعت کو مغلوب و مقہور  
کر دیا کرتی ہیں، اس لئے ایسی دواؤں کی اصلاح ان دواؤں  
سے کی جائے، جن میں کچھ فائدہ ہریت (اور دفع سمیت کی قوت) ہو +  
وقد یلعین المراسۃ والحرافۃ **شذرہ** کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوا سہل کی خاصیت اسہال  
والقبض والعفوصۃ والحموضۃ کے ساتھ مرارت، حرافت، قبض، عفوصت، یا حموضت جمع  
کثیر اعلیٰ فعل الدواۃ اذادافقت ہو جاتی ہے، جس سے اس دوا کے عمل اسہال میں بہت کچھ تقویت  
خاصیت فان المراسۃ والحرافۃ واعانت پہنچ جاتی ہے۔ کیونکہ مرارت اور حرافت سے قوت  
تعین علی التحلیل والعفوصۃ علی العصی تحلیل میں امداد حاصل ہو جاتی ہے، عفوصت سے قوت عامرہ  
والحموضۃ علی التقطیع المعدل للانزلاق میں، اور حموضت سے قوت تقطیع میں جو مادہ کو پسینے کے لئے  
آمادہ کر دیتی ہے +

یہ مختلف مزے مختلف جوہر پر دلالت کرتے ہیں، جو یقیناً اعداد میں مختلف اثرات رکھتے ہیں، مثلاً جوہر  
ماضی سے تقطیع، جوہر عفص سے قبض و عصر، جوہر مر و حریف سے تحلیل و ترقیق، و علی ہذا +  
ویجب ان لا یجمع بین مزق و عاصر **قانون** دوا مرزق اور دوا عاصر کو دیا: مسہل بالانزلاق  
لہ مرارات: کرٹ و اہٹ: حرافت: تیزی: چرپرہٹ: محفوضت: کیلا پن: حموضت: ترشی +  
مثلاً دوا مرزق کی مثال بنفشہ، اور دوا عاصر کی مثال ہلدی ہے +

علی وجه یتکافأ فیہ قوتا ہما بل اور سہل بالعصر کو) اس طور پر اکٹھا نہ کرنا چاہئے کہ دونوں  
یصلی فی مثله ان یتباطأ احدهما کے اثرات مساوی ہو جائیں، بلکہ ایسی حالت میں بہتر یہ ہے  
علی الآخر فیکون مثلاً احدا لدائین کہ یہ دونوں آگے پیچھے استعمال کی جائیں، تاکہ یہ صورت ہو  
ملینا یفعل فعلہ قبل فعل لعاصر کہ اگر مثلاً ان دونوں میں سے ایک دوا ملین ہے، اور دوسری  
ثم لیحق العاصر فی سہل ما لینہ عاصر، تو دوا ملین دوا عاصر سے پہلے اپنا عمل کر لے۔ اس کے  
و علی ہذا القیاس بعد دوا عاصر اپنے عمل سے پیچھے کر کے اس مادہ کو خارج کر دے  
جسے دوا ملین نے پہلے سے نرم کر دیا ہے۔ اسی مثال پر دہرگا  
قیاس کرنا چاہئے +

خلاصہ یہ ہے کہ جب اس قسم کی دو دوائیں متساوی قوت کی اکٹھی کی جائیگی، جن کی نوعیت عمل  
میں تناقض اور تضاد ہو، تو دونوں کا عمل ٹوٹ جائیگا۔ اسلئے ترکیب ادویہ کے وقت اسکا لحاظ رکھنا  
ضروری ہے۔ مثلاً اگر ہلید اور بنفشہ دونوں مساوی قوت کے ساتھ کھلائی جائیگی، تو ان میں سے کسی کا عمل  
ظاہر نہ ہو سکیگا؛ اسی طرح جب بنفشہ سے پہلے ہلید کھلائی جائیگی، تو بنفشہ کا عمل نہ ہو سکیگا؛ اس لئے ضروری  
ہے کہ پہلے بنفشہ استعمال کی جائے، اس کے بعد ہلید +

الفصل العاشر فیما یجب ان یطلب فصل (۱۰) اس بحث کی وہ باتیں جو دوسری  
من ہذا الباب فی کتب اخر کتابوں میں تلاش کی جائیں

یعنی ادویہ سہلہ کے حالات و تدابیر اور دیگر اصول جو یہاں نہیں بتائے گئے ہیں، بلکہ دوسری کتابوں  
(کتاب دوم و پنجم) میں ان کے تذکرے ہیں +

یجب ان یطلب من قرا یا دینا ادویہ سہلہ و ملیتہ کے نسخہ جات مختلف عمروں کے لحاظ  
ادویہ مسہلہ و ملیتہ مشروبیہ سے ہماری قرا با وین (کتاب پنجم) میں ملیتے، خواہ وہ پینے کے  
و ملطوختہ و غیر ذلک بحسب سن ہوں، یا بطور بطون بیرونی استعمال کے، یا ان کے علاوہ کسی  
و یطلب فی الادویۃ المفردۃ صلاح اور قسم کے (مثلاً شایعات و حقنہ جات و غیرہ کے نسخہ جات) اور  
کل دواء من المفردۃ و تداسرکہ ادویہ مفردہ (کتاب الادویہ) میں ہر دواء مفرد کی اصلاح و تدبیر  
و کیفیۃ سقیہ کا طریقہ اور ترکیب استعمال ملے گی +

والجواب یجب ان یتبادل ولم وجوب سہل زیادہ خشک نہ ہوں گویاں جو استعمال کی جائیں، اور

تَجْرِجًا فَاَوْلاَئِذَا وَلَّيْتَا لِوَلَيْدِئِكُمَا جَاءَا بِشَايْءٍ مِّنْ عِندِ رَبِّكُمَا فَاصْرِفْهُمَا لِيُكَلِّمَ الْغُلَّامَ بَشَرًا مِّنْ غُلَامِہٖمَا ۚ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ۚ إِنَّكَ بِعِندِ رَبِّكَ لَبَاسٌ مُّظْهِرٌ ۚ

اور نہ اتنی زیادہ سوکھی ہوئی چاہئیں کہ خشک ہو کر پتھر سی ہو گئی ہوں، اور نہ اتنی زیادہ تر و تازہ اور نرم کہ (مرئی غیرہ کے ساتھ نکلنے وقت) چپک جائیں بلکہ اُس وقت استعمال کرنا چاہئے۔ جبکہ یہ کچھ سوکھ جائیں، اور انگلیوں کے نیچے دبانے سے دب جائیں۔

## نفل (۱۱) تے کا بیان

## الفصل الحادی عشر فی القی

ابعد الناس استحقاقا لآلان یقینہ الطیب اما بسبب الطبیعة فکل ضیق الصدر امدی النفس همیا نفث الدم و جمیع دقیق الرقاب والمقہین لا ورام تحدث فی حلو قہم

وہ لوگ جو اس کے مستحق اور سزاوار ہیں کہ طیب انہیں سے دور رکھے۔ یہ دو قسم کے ہیں: (۱) وہ جو اپنی طبیعت کے باعث تے سے دور ہیں، (۲) وہ جو اپنی عادت کے باعث تے سے دور ہیں۔ چنانچہ جو لوگ اپنی طبیعت کے باعث تے سے دور ہیں، ان میں وہ لوگ داخل ہیں جن کے سینہ تنگ ہوں، جنکے سانس کے حالات بگڑے ہوئے ہوں، جو نفث الدم کے لئے آواز ہوں، جنکی گردنیں باریک ہوں۔ اور جو اور ام حلق کی استعداد رکھتے ہوں +

واما الضعاف الملعول والسمان جدا فان هولاء انما یلیق بهم الاسہال والقضان اخلق بالقی لصفرا ویتم کر تی ہے، اسلئے ان میں تے ہی مناسب ہے +

وہ لوگ، جن کے معدے کمزور ہوں، اور وہ لوگ جو بہت فرہ ہوں، ان لوگوں کے لئے تے سے زیادہ اہمال ہی مناسب ہے۔ لیکن لاغروں میں چونکہ (عموماً) صفرا دیتا ہوا کرتی ہے، اسلئے ان میں تے ہی مناسب ہے +

واما بسبب لعادة فکل من یعسر علیہ القی ولم یعتدہ وهولاء اذا قیثو بالمقہیات القویة لم تلبث عرو قہم ان تنصلع فی اعضاء النفس فیقعون فی السل

جو لوگ اپنی عادت کے باعث تے سے دور ہیں، ان میں وہ لوگ شامل ہیں، جنہیں تے بڑبڑواری آیا کرتی ہے، یا جو لوگ تے کے مادی نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں میں اگر مقہیات قویہ سے ضرور تے کرائی گئی، تو اعضاء تنفس کے عروق پھٹنے سے نہ بچ سکیں گے، اور (معمولی اسباب سے) یہ سل میں مبتلا ہو جائیں گے (خواہ حقیقی سل ہو، یا مجازی، جس میں بعض علامتیں سل کے

لہ ہاں طبیعت ایک ایسے وسیع معنے میں بولا گیا ہے جس میں عادت کے سوا ساری باتیں شریک ہیں + سلہ سل کے مشابہات، بقول کلائی، کھاشی، نفث، بیہوشی، اور بخار وغیرہ +

شائبہ پائی جاتی ہیں) +

ومن اشکل امرء جرب بالمقنیات الخفیفة فان سهل علیہ جیسر بعد ذلك علی استعمال القویة علیہ کاخریق ونحوہ

جن لوگوں کا معاملہ دشوار اور مشتبہ ہو اور یہ پتہ نہ ہو کہ ایسا ان میں قے آسانی سے آئیگی، یا دشواری سے، تو ان میں آزمائش و امتحان کے لئے پہلے ہلکے مقنیات استعمال کئے جائیں چنانچہ اگر آسانی کے ساتھ قے آجائے (اور اس کا عملی تجربہ ہو جائے) تو اس کے بعد خریق جیسی قوی دواؤں کے استعمال کر نیکی جرأت کی جائے +

فان کان ممن یحب ان لا یقی واحد ولا بد من تقیئته فقیئہ ۱ ولا وعوڈہ ولکن اغلیئہ وودیتہا وحلہا وروحہ عن الریاضات ثم استعملہ وآسقہ الدسومات ولا دھان بشراب

اور اگر (تجربہ سے معلوم ہو کہ) شخص اُن لوگوں میں سے ہے، جن میں قے کرنا مناسب نہیں، لیکن قے کرانے کی ضرورت بہر حال ناگزیر ہو، تو پہلے اُس میں قے کے لئے آمادگی اور استعداد پیدا کرو، (اور اس مقصد کے لئے) اُسے بتدریج اس کی عادت ڈالو، اُسے نرم، چکنی اور میٹھی غذائیں کھلاؤ، ریاضتوں سے اُسے روک دو، اس کے بعد ان ساری باتوں کے بعد جب اس میں قے کی استعداد پیدا ہو جائے، تو (اُسے قے کراؤ، ۱۰ اور رتے سے ذرا پیشتر، قے لانے کے لئے) چکناٹیاں اور روغن شرباب کے ساتھ استعمال کراؤ +

وَأَطْعِمُهُ قَبْلَ الْقَذْفِ أَغْذِیَۃً جِیدَۃً خصوصاً ان کان صعیب القی فانه ربما لم یتقیأ وبتخلت الطبیعة فان بتخل بالجد خیر من ان بتخل بالسدی

اور قے سے پہلے اُس شخص کو اچھی غذائیں (اغذیہ جیدہ) کھلاؤ، علی الخصوص اُس وقت ایسی غذائیں کھلانا ضروری ہے جبکہ اُسے دشواری سے قے آیا کرتی ہو، کیونکہ بعض اوقات الطبیعة فان بتخل بالجد خیر من ان بتخل بالسدی ایسا ہوتا ہے کہ قے نہیں آتی، اور طبیعت بخل کر جاتی ہے (یعنی غذا کو قے کی شکل میں خارج ہونے نہیں دیتی)، تو اس وقت بجائے اس کے کہ طبیعت کے بخل سے بُری غذائیں اندر رہ جائیں، اس سے زیادہ اچھا یہ ہے کہ اس کے بخل سے اچھی غذائیں اندر رہ جائیں +

یعنی اگر باوجود کوشش کے کسی وجہ سے قے نہ آئے، تو کم از کم جو غذا اندر رہ جائے، وہ تو بُری ہی نہ ہو ورنہ



مکھ ہے کہ بری غذاؤں کے ترک جانے سے اور بھی فائدہ بڑھ جائے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ بھرے پیٹ میں قے آسانی سے آجاتی ہے، اور غلے معدہ میں دشواری سے، کیونکہ تقریبی غذا معدہ کے قبضہ میں کھاتی ہے، اور اس کا براہ قے دفع کرنا مشکل ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے پیٹ بھرنے کے بعد قے کرایا کرتے ہیں۔

واذا تلقا بعد طعام اكله للقي فليدفع [قانون] جب تنہ کسی شخص کو کوئی غذا دے تو اسے کیلئے کھلائی بالاکل الی ان یستدر الجوع ولیکن اور اس نے قے کر ڈالی۔ تو اب تمہیں چاہئے کہ جب تک اسے عطشہ بمثل شراب انتعاج سخت بھوک نہ لگ جائے، اس وقت تک اسے کھانے نہ دو۔ دون الماء ودون الحلاب اور اگر اسے پیاس لگے۔ تو پیاس کی تسکین کے لئے شربت واسکجین فافھا یغشیان سیب جسی (مقوی قلب اور مقوی معدہ) چیزیں پلاؤ، پانی، حلاب، اور سکجین نہ دو۔ حلاب اور سکجین میں یہ عیب ہے کہ یہ دونوں چیزیں مٹتی دستی لانے والی ہیں۔

وغذاء الملائع له فر وج قے کرنے والوں کے لئے مناسب غذا (دفع کے بعد) کر دنا ج وثلاثة اقداح بعدا بھنے ہوئے چونسے ہیں (قر و ج کر دنا ج)۔ اور اس کے بعد شراب کے تین پیانے۔

گرنادج: ایک قسم کا کباب ہے جس میں چوزوں کو پہلے رشکم کے اندر سالہ بھر کر) کچھ پکا لیا جاتا۔ اس کے بعد کباب کی طرح آگ پر بھون دیا جاتا ہے۔

ومن قد فحامضا ولم یکن له [قانون] اگر کسی شخص کو دکھانا کھانے کے کچھ دیر بعد ترش قے، بقلہ عہد وکان فی نبضه یسیر آجائے، اور اس قسم کی قے کی اسے پہلے سے عادت نہ ہو۔ اور حمی فلیؤخر العذاء الی نصف نبض میں تھوڑی سی حرارت لیا، تھوڑا سا کھانا موجود ہو، انہما ویشرب ماء ویرد قبلہ تو اسے دوہر تک (یعنی تقریباً چھ گھنٹہ تک) غذا کھانی نہ چاہئے، اور (قے کے بعد) غذا کھانے سے پہلے عرق کھلا کر گرم کر کے پی لینا چاہئے۔

معدہ کی غذا دو طور پر ترش ہوا کرتی ہے: (۱) ایک صورت تو یہ ہے کہ نفس غذا میں تغیرات واقع ہوں، انسان میں ترشی آجائے، اور (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ معدہ کے اندر ترش رطوبات مترشح ہوں۔ پہلی صورت غیر طبعی اور مرضی ہے، اور دوسری صورت طبعی جس میں حرارت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

ومن عرض له في السوءاء ودام به **قانون** اگر کسی شخص کو سوداوی قے (ترش قے) برابر آیا کرتی فلیوضع علی معدته اسفنجاً متشرباً ہو، اسے چاہئے کہ گرم کئے ہوئے تیز سرکہ میں اسفنج (اسفنج کا خلاصہ) اسفنجاً

ولا جود ان يكون طعام **قانون** بترہ یہ ہے کہ جو غذائے لانے کی غرض سے کھلائی جائے۔ مختلفا فان الواحد ربما اشتملت وہ مختلف انواع غذا سے مرکب ہو وہ ایک غذا نہ ہو؛ کیونکہ علیہ المعدة ضامة بترہ معدہ بعض اوقات اس قسم کی ایک غذا کو (بجائے دفع کرنے کے) اپنے گھیرے میں لے لیتا ہے، اور دفع کرنے میں بخل کر جاتا ہے۔

لیکن جب مختلف انواع کی غذائیں ایک ساتھ بڑی مقدار میں معدہ کے اندر بھر دی جاتی ہیں، تو معدہ شوق سے دفع کرنے پر مجبور وائل ہو جاتا ہے۔

وبعد في السطوبة ينتفع بالعصا **قانون** جب قے واقع ہو، اور اس میں رطوبات (بلغمیہ) خارج والنوا هض بعد ان لا یوکل عظم ہوں، تو اس حالت میں چڑیوں (گوریا) اور کبوتر کے چوزہ نکا اطرافها فانها ثقيلة بطيئة في المعدة گوشت کھانا سودمند ہے۔ لیکن ان کی ٹانگ اور بازو وادخله الحمام

(اطراف) کی ہڈیاں نہ کھلائی جائیں، کیونکہ یہ ثقیل اور دیرینہ ہونے کی وجہ سے) معدہ کے اندر دیر تک قائم رہتی ہیں، نیز ایسے لوگوں کو حمام میں داخل کرنا چاہئے تاکہ حمام کی حرارت سے بدنی رطوبات تحلیل ہوں)۔

واما في حال شرب المقيئ فيجب **ضروری ہدایات** (قے کرنے کے وقت) دوا رمتی پینے کے بعد ان یحضروا ویرتاضوا ثم یتعوبوا قے کرنے کے وقت مناسب ہے کہ قے کرنے والا کچھ دوڑے ثم یقیئوا وذلك في انصاف بھاگے، بدنی ریاضت کرے، اور تھکے، اس کے بعد قے کرے۔ النهار و يجب عند التقية ان یہ کام دوپہر کے وقت ہونا چاہئے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ قے یعطی عینہ بر فادۃ ثم یشدو کے وقت آنکھوں پر گدھی (رفادہ) رکھ کر پٹی باندھ لی جائے، یعصب بطنہ بقماط لین شدا اور اسی طرح شکم پر بھی ایک نرم پٹی باندھی جائے، جسے زیادہ معتدلا

نیز جہاں تک ممکن ہو، لوگوں کے سامنے مجمع عام میں قے نہ کرائی جائے، اور وہ مقام زیادہ روشن اور

سہ مشاء دھنی ہوئی روئی کی گدی۔

کھلا ہوا بھی نہ ہو +

والاشیاء المهيئة للقي هي الجرح جابر [معدات قے] من رجه ذيل چیزیں تے کی آمادگی پیدا کرتی ہیں۔  
والفجل والطريخ والفود فج الجبلی جرجیر (ترمر) — موی — طریخ — پودینہ کو ہی تازہ —  
الطری والبصل والکراث و پیاز — گندنا — ارشعیر جے نقل سیت شہد کے ساتھ پلایا  
ماء الشعیر بنقله مع العسل وحسوء جائے — صوبہ باقلا، مٹھاس کے ساتھ — میٹھی شراب —  
الباقلا بجلاوة والشراب لخلو واللوز بادام شہد کے ساتھ — بلکند کے مانند فطیری روٹی جو روغن  
بالعسل وما يشبهه لبلکند من الخبز میں بھونی گئی ہو، (اور اسے شہد یا قند کے شیرہ میں بویا گیا ہو) —  
لفطیر الموعول فی الدهن والبطن والقضاء خربزہ — لکڑی — ان دونوں کے تخم — یا کسی قدر خربزہ  
وہریرھا ووشی من اصولھا منقوعة فی الماء یا لکڑی کی جڑ بیکرا اور کوٹ کر پانی میں بھگوئیں، اور مٹھاس کے  
مل قوۃ مع حلاوة والشو باجر الفجلی کے ساتھ استعمال کریں — اور موی کا شوربہ +  
بلکند: وہ فطیری روٹی، جسے روغن میں بھون لیا جاتا ہے، اور شہد کے توام یا شیرہ انگوڑ وغیرہ  
کے توام میں ڈبو دیا جاتا ہے (آملی) +

گیلائی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ "بلکند" دراصل فارسی لفظ "برکند" کا معرب ہے، جسکے معنی قطعہ  
(ٹکڑا) کے ہیں +

ومن شرب شرابا مسکرا لفق فلا [قانون] جو لوگ تے کرنے کی غرض سے شراب (شراب مسکرا)  
یتقیاً علی قلیلہ بل یشرب کثیرا پینا پ ہیں۔ انہیں چاہئے کہ تھوڑی سی شراب پیکرتے نکریں  
بلکہ زیادہ مقدار میں پیکرتے کریں کیونکہ تھوڑی مقدار میں  
آسانی کے ساتھ تے نہ ہو سکے گی، +

والفقاع اذا شرب بالعسل بعد الحمى [شذرہ] حام کرنے کے بعد اگر فقاع (بوزہ) پی لی جائے، تو  
یقاً واسھل یہ تے بھی بے آتی ہے، اور دست بھی +

ومن اسرا ان یتقیاً فلا یجب ان [قانون] جس شخص کا ارادہ تے کرنے کا ہو، اسے چاہئے کہ اس  
لے ایک قسم کی مچلی ہے، جسکو "حلا ماہی" بھی کہتے ہیں۔ اسے نمک لگا کر سکھا لیا جاتا ہے + ۱۵ حریرہ جو با قلاس  
بنایا جائے + ۱۶ سکنجین بھی اگرچہ محاورہ عرب کے لحاظ سے شراب ہے۔ مگر یہ مسکرا نہیں ہے۔ عربی میں شراب اُسی  
معنی میں آتا ہے، جسے ہم لوگ خمریت کہتے ہیں + ۱۷ فقاع (بوزہ) ایک قسم کی شراب ہے جو جوئے کے آئے، یا دوسرے  
فقر سے خوشبہار مصباح ڈال کر بنائی جاتی ہے۔ آجکل بعض لوگ جو کی شراب (بیتر) کو بوزہ کہتے ہیں +

يستعمل في ذلك القرب المضر وقت (جو غذا رکھائے، اُسے) بہت زیادہ چبا کر نہ کھائے  
الشديد

درج مقیئات کے تین درجے قائم کئے گئے ہیں: مقیئات ضعیفہ، متوسطہ، اور قویہ۔ چنانچہ ضعیف مقیئات  
یہ ہیں: گرم پانی، سار، الشیر، سکجین، جو شانہ، شبت +

اوسط درجہ کی مقیئات: بیج خربزہ، بیج خیار، پیاز، نرگس — مولیٰ کا پانی +

قوی مقیئات خربزہ کی دونوں قسمیں، کدو، جبلا، ہنگ، جوزا، لقی، تخم ترب — مولیٰ جس میں خربزہ کا ڈیا گیا ہو +

فاذا سقى الانسان مقيئا قويا [قانون] اگر کوئی شخص خربزہ جیسی کوئی شدید مقی دوار استعمال کرتا  
مثل الخربق فيجب ان يسقى على الترقى چاہے، تو اسے تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے: (۱) اگر کوئی  
ان لم يكن مانعاً وبعد ساعتين امر مانع ہو، تو نہار منہ (خلوے معہ کی حالت میں) دوار  
من النهار وبعد اخراج الفضل کھائے، جبکہ (۲) صبح کے بعد دو گھنٹہ دن چڑھ چکا ہو، اور  
من الامعاء (۳) آنتوں سے فضلات خارج ہو چکے ہوں (اور اجابت  
ہو چکی ہو) +

فان تقياً بالريشة والاحرك لسياراً چنانچہ اگر (دوار مقی استعمال کرنے کے بعد) حلق میں  
والادخل الحمام پر کے ڈالنے سے قے آجائے، تو خیر، ورنہ مریض سے کہا جائے  
کہ وہ چلے پھرے، اور ہلکی سی ریاضت کرے۔ اگر اس تدبیر  
سے بھی قے نہ آئے، تو اس شخص کو حمام میں داخل کیا جائے +

امتلاء معدة کے بعد حرکت و ریاضت کرنا قے کا معین ثابت ہوا کرتا ہے، اور اس حالت میں حمام کرنا  
بھی قریب قریب ہی حکم رکھتا ہے +  
والريشة التي يتقيأ بها يجلان ميسر یہ بھی مناسب ہے کہ جس پر کو قے لانے کے لئے استعمال  
بمثل دهن الحناء کیا جائے، اسکو پاک صاف کرنے کے بعد (روغن حنا) دیا  
روغن کنجد جیسے تیل سے تر کر لیا جائے +

فان عرض له تقطيع و كسب سقى اگر (دوار مقی استعمال کرنے کے بعد) تقطیع اور کسب و  
ماء حاراً و زيتها فاما ان لم يسجل بقراری لاحق ہو جائے (اور قے پوری طرح نہ آئی ہو) تو گرم

لہ جبلا، ہنگ: جنگلی تل (چھوٹے چھوٹے زرد رنگ کے، تو دہری کے مانند تخم ہوتے ہیں) +  
لہ مثلاً جھکرتے کرنے کی عادت نہ ہو، اور مثلاً معدہ کی حس زیادہ نہ کی ہو، جس میں خربزہ کی اذیت لذت و خواہش کا اندیشہ ہے +

وامان یقی

پانی اور روغن زیتون ملا کر پلا دیا جائے (اور اگر پوری طرح تھے)  
 آچکی ہو، تو کرب وغیرہ کی تسکین کے لئے شربت سیب جیسے  
 سفوحات و مقویات معدہ اسپنول کے ساتھ کھلائے جائیں، +  
 تھے کی معین و مددگار تدابیر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ  
 معدہ اور اطراف کو گرم کیا جائے، کیونکہ اس سے متلی ہیجان میں  
 آ جاتی ہے (بشرطیکہ تھے لانے کے لئے کوئی سخت دوا متنی کھلائی  
 گئی ہو، ورنہ اس تدبیر سے بعض اوقات متلی میں سکون پیدا  
 ہو جاتا ہے) +

ومما یعین علی ذلک تسخین المعدۃ  
 وکلاطراف فان ذلک یحدث  
 الغثیان

**قانون** اگر دوا متنی (خلاف توقع) تیزی ظاہر کرے، اور بہت  
 تمام (قبل از وقت) اس کا عمل شروع ہو جائے (جس میں یہ  
 اندیشہ ہوتا ہے کہ دوا اپنا پورا عمل کئے بغیر خارج ہو جائیگی) تو  
 اس وقت یہ مناسب ہے کہ (تھے کی عجلت کو روکنے کے لئے)  
 تھے کرنے والا راحت و سکون اختیار کرے، اسے دوا رخ طیبہ  
 (خوشبودار چیزیں) سنگھائی جائیں، اُس کے اطراف ربا تھ  
 پاؤں) دبائے جائیں، تھوڑا سا سرکہ پلا دیا جائے، اور سیب  
 اور بھی تھوڑی سی مصطکی کے ساتھ کھلائے جائیں +

واذا اسرع الدواء المقتی فاخذ  
 فی العمل بسرعة فیحجب ان یسکن  
 الفتی وینشق الرواخی الطیبة  
 ویغیر اطرافه ویسقی شیئاً من  
 الخل ویتناول التفاح والسفرجل  
 مع قلیل المصطک

**شذرہ** یہ بھی یاد رکھو کہ حرکت جسمانی سے (جو متنی کھانے کے  
 بعد کی جاتی ہے) تھے میں زیادتی ہو جاتی ہے، اور سکون سے  
 تھے میں کمی +

واعلم ان الحركة تجل القی اکثر  
 والسکون یجعله اقل

**بقراط کا قول ہے:** جب تم چاہو کہ خربق کا عمل زیادہ ہو، تو مریض کے بدن کو حرکت دو، اور جب  
 تم چاہو کہ تھے میں سکون ہو، تو اُسے سلا دو، اور اُسے حرکت نہ دو +

**شذرہ** تھے کرنے کے لئے بہترین زمانہ "موسم گرم" ہے، اگرچہ  
 بقول یسعی، موسم سرما کی تھے بہت مفید ہے) +

زمانہ اور موسم کی قید و پابندی "طبعی تھے" کے لئے نہیں ہے، جو خود بخود یہ انتضائے طبیعت لاحق ہوتی  
 ہے اور نہ "ضروری تھے" کے لئے، طبعی تھے میں طبیب کی رائے کو کچھ دخل ہی نہیں ہے، اور ضروری تھے کا

وقت یہ ہے کہ جب ضرورت اسکی داعی ہو +

فان احتاج الیہ من لا یؤاتی القی  
سختہ فالصیف اولی وقت یرخص  
لہ منہ فی ذلک

**قانون** جن لوگوں کا سحنہ (بدنی فریبی) ایسا نہ ہو کہ انہیں قے کرائی  
جاسکے (مثلاً وہ بہت زیادہ لاغر یا بہت زیادہ فربہ ہوں)،  
لیکن انہیں قے کی ضرورت پیش آجائے، تو موسم گرما بھی ایسے  
لوگوں کے لئے ایک سوزوں زمانہ ہے، جس میں انہیں اسکی اجازت  
دی جاسکتی ہے +

و بعد غایات القی اما علی  
سبیل التنقیۃ الاولی فالمرءۃ  
و حدھا دون الامعاء و اما  
علی سبیل التنقیۃ الثانیۃ فمن  
الراس و سائر البدن و اما  
الجذب و القلع فمن الاسافل  
**شذرہ** انتہائی اغراض و مقاصد جو قے سے وابستہ ہو سکتے  
ہیں، اُن کی دو قسمیں ہیں: (۱) اگر یہ دیکھا جائے کہ قے سے  
براہ راست کن اعضا کا تنقیہ ہوتا ہے (تنقیۃ اُولی)،  
تو قے کی انتہائی غرض محض معدہ پر ختم ہو جاتی ہے (یعنی قے  
سے براہ راست محض معدہ کا تنقیہ ہوتا ہے) اعضاء تک سے  
کوئی تعلق نہیں؛ اور (۲) اگر یہ دیکھا جائے کہ قے سے ثانوی  
طور پر (دوسرے درجہ پر، اور بالواسطہ) کن اعضا کا  
تنقیہ ہوتا ہے (تنقیۃ ثانیہ)، تو ان میں سراسر تمام  
اعضاء شریک ہیں۔ چنانچہ (۱) اوپر کے اعضا سے تو مادہ  
کھینچ کر آتا ہی ہے (زیرین اعضا سے بھی مادہ اذکھر کر  
کھینچ آتا ہے) +

وانت تعرف القی النافع من  
غیر النافع بما یتبعہ من الخفۃ  
و الشهوۃ الجیدۃ و النفس  
و النبض الجیدین و کذلک  
حال سائر القوی  
**مفید قے** یہ معلوم کرنا کہ یہ قے مفید اور نافع ہے، ردی  
اور غیر مفید نہیں، اس کا پتہ مندرجہ ذیل علامات سے چل سکتا  
ہے: قے کے بعد (۱) بدن میں خفّت لاحق ہو (۲) اور جسم ہلکا  
محسوس ہو؛ (۳) بھوک خوب لگے؛ (۴) سانس اور نبض  
کی رفتار بہتر ہو جائے؛ اسی طرح تمام قوی اپنے اپنے افعال  
بخوبی انجام دیں +

و یكون ابتداؤ غشیانا و اکثر  
دہم) قے کی آمد سے پہلے متلی لالھی ہو؛ (۵) اگر

بلاتلی کے اگر یکایک قے آجائے، تو اس اصول کے مطابق وہ بہتر نہیں ہے +

مایو ذی معہ لذع شدید فی المعدۃ خربق اور مرکبات خربق جیسی متقی دوائیں استعمال کی جائیں، تو  
وحرقة فی المعدۃ ان کان الدواء اس سے زائد سے زائد جو اذیت و تکلیف لاحق ہو، وہ محض معدہ  
قویا مثل الخربق وما یتخذ منہ شمر کی شدید سوزش و جلن تک محدود رہے اس سے زیادہ کوئی  
بیتدی بسیلان لعاب ثم یتبعہ تکلیف لاحق نہ ہو؛ اسکے بعد (۶) لعاب دہن بہنے لگے، اور  
تی بلغم کثیر دفعات ثم یتبعہ اسکے بعد جوئے کا سلسلہ شروع ہو، تو اس میں کثرت سے چند بار  
قی شئی سیال بَصَاقِی بلغم خارج ہو؛ اسکے بعد (۷) قے میں متھوک جیسی سیال رطوبت  
خارج ہونے لگے (جو اس امر کی علامت ہوگی کہ معدہ دیگر مواد  
سے پاک ہو گیا، اور اب اس سے صاف رطوبت خارج ہونے لگی) +

ویکون اللذع والوجع ثابتاً لمن غیلان یتعدی الی اعراض خری  
غیر الغثیان والکرب وریما استطلق البطن  
(۸) معدہ میں درد و سوزش برابر قائم رہے (جو اس امر  
کی علامت ہے کہ دوا متقی اس وقت تک معدہ میں موجود ہے،  
اور وہ اپنا کام کر رہی ہے)، اور متلی اور بے قراری کے علاوہ  
دوسرے عوارض نمودار نہ ہوں۔ اگرچہ بعض اوقات دوا متقی  
سے دست بھی آجاتے ہیں (جبکہ اس میں قوتِ مقیہ کے ساتھ  
قوتِ مسهل بھی ہوتی ہے) +

ثم یراخذ فی الساعۃ الرابعۃ لیکن وہ یمیل الی الراحة  
(۹) پھر چار گھنٹہ کے بعد قے میں سکون آنے لگے، اور قے  
کرنے والے کا طبعی میلان راحت و آرام کی طرف ہو جائے +  
بات تجربہ سے معلوم ہوئی ہے کہ خربق جیسی دوائیں اپنے عمل کو چار گھنٹے میں ختم کر دیتی ہیں +

واما الرمدی فانه لا یجیب القی و [ردی قے] بُری اور غیر مفید قے میں مندرجہ ذیل صفات پائے  
یعظم الکرب و یحدث قمد جاتے ہیں: (۱) قے آسانی کے ساتھ نہیں آتی؛ (۲) کرب و  
و محوظ عین و شدۃ حمرة فیہا بے چینی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے؛ (۳) رگزدن اور ادھر  
شدید لہو و عرق کثیر و انقطاع کے اعصاب میں) تمدد و تناؤ پیدا ہو جاتا ہے؛ (۴) آنکھیں  
باہر اڑ بھر جاتی ہیں، اور ان میں خوب سُرخی پیدا ہو جاتی ہے؛  
صوت (۵) پسینہ کثرت سے آتا ہے؛ (۶) آواز بند ہو جاتی ہے  
لہ ضرورت نہ ہو کہ پہلی قے میں دوا متقی معدہ سے خارج ہو جائے، اور اس کا عمل کمزور ہو جائے +

لہ شلاً آنکھوں کا او بھر جانا، انکا سرخ ہو جانا۔ پسینہ کا کثرت آنا، وغیرہ +

(کیونکہ عضلات صدر و تنفس اپنے فعل پر قادر نہیں رہتے)۔

جب یہ عوارض کسی قے کرنے والے میں پیدا ہو جاتے ہیں، اور ان کا جلد تدارک نہیں کیا جاتا ہے، تو وہ تنفس ہلاک ہو جاتا ہے (کیونکہ مذکورہ بالا عوارض بدنی مواد کی کثرت و رویت اور دوا، سقی کی سمیت کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں)۔

ومن عرض له هذا ولم يتدارك  
صار الى الموت

ان عوارض کا تدارک و علاج یہ ہے کہ حقنہ (حقنہ حادہ) کیا جائے، شہد اور نیلگرم پانی پلایا جائے، اور روغن سوسن جیسے ادیان تریاقیہ (تریاقی روغن) استعمال کرائے جائیں، اور یقینی قانہ ان قاء لم یخفق و افزع حتی الامکان قے لانے کی کوشش کی جائے۔ اگر قے آگئی، ایضا الی حقنہ معذۃ عندک تو سمجھ لو کہ وہ زمریگا۔ علیٰ ہذا اس حقنہ سے بھی کام لیا جائے جو تیرے پاس پہلے سے تیار ہوگا (سبکی تھیں ہدایت کر دی گئی ہے کہ قے اور اسہال کے وقت دوسری ضروریات کے ساتھ حقنہ کا سامان بھی تیار رہے)۔

وتدارك به بالحقنة وسقي العسل  
والماء الفاقد ولا دهان الترياقية  
كدهن السوسن ويجتهد حتى  
يقع قانہ ان قاء لم یخفق و افزع  
ايضا الی حقنہ معذۃ عندک

اس کا مدعا یہ ہے کہ اگر حسب عادہ و مراحقہ حادہ تیار کرنے میں دیر کا اندیشہ ہو، تو جو سامان تھامے پاس پہلے سے موجود ہے، اسی سے کام لینا شروع کر دو، مبادا، تاخیر کی وجہ سے موت لاحق ہو جائے۔

واولی ما يستعمل فيه التقي الامراض المنه  
بتموين فوائد قے سے امراض مزمنہ میں حاصل کئے جاسکتے

نکلا استسقاء والصرع والما الخوليا  
والجذام والنقرس وعرق النساء  
(طبلی و کحی)، مانخولیا (مراقی)، جذام، نقرس، اور عرق النساء۔

والنقی مع منافعہ قد یجلب امراضا  
مثلا یجلب الطرش  
شذرہ قے میں اگر کچھ فوائد ہیں، تو کچھ مضار بھی ہیں، کیونکہ اس سے بعض اوقات کچھ امراض بھی پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً

گا ہے اس سے ہر اپن پیدا ہو جاتا ہے (اور گاہے دانت بھی کٹے ہو جاتے ہیں)۔

ولا يجب ان یوصل به الفصل  
یؤخر ثلثه ایام لا یسیا اذا کان  
قانون یہ مناسب نہیں ہے کہ قے اور فصد کو ملا دیا جائے (اور

بوقت ضرورت قے کے ساتھ ہی فصد کر دی جائے)، بلکہ درمیان میں تین روز کا فاصلہ ڈالا جائے، علیٰ الخصوص، جبکہ فصد معده میں فی فم المعده لا خلط



کوئی خلط (خلط غلیظ) موجود ہو (یا) جبکہ معدہ میں کوئی ورم  
وغیرہ موجود ہو) +

وکتیرا ما غسل القی لرقۃ الخلط **شذرہ** بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ اخلاط کی رقت کی وجہ  
فیجب ان یثخن بتناول سویرت سے قے میں خوشواری لاحق ہوتی ہے (اور قے شکل سے آتی ہے)  
حب الرمان ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ انار دانہ کا استعمال کر کے

ان اخلاط میں غلظت پیدا کر لی جائے +

واعلم ان القیام الفاسد بعد القی **شذرہ** یہ یاد رہے کہ قے کے بعد بڑے قسم کے دستوں کا آنا  
دلیل علی اندفاع تجمۃ الی اسفل (اسال تجمی) اس امر کی علامت ہے کہ تجمہ کو طبیعت نے نیچے کی  
والقدف بعد القیام دلیل علی طرف متوجہ کر دیا ہے، اور دستوں کے بعد قے کا آنا اس امر کو بتاتا  
انہ من اعراض القیام ہے کہ یہ دستوں کے عوارض و نتائج میں سے ہے +

یعنی یہ جس مادہ کی وجہ سے دست جاری ہیں، یہی مادہ اب تک بدن

میں باقی ہے، اور اپنی کثرت کی وجہ سے معدہ کی طرف متوجہ ہو کر

غیر طبعی راہ سے بصورت قے خارج ہو رہا ہے +

وافضل الاوقات للقی صیفا بسبب **شذرہ** بعض امراض (مثلاً وجع مفاصل) کے لئے قے کا بہترین  
وجع ہونصف النہام وقت موسم گرما میں دوپہر کا وقت ہے +

یہ یاد رکھو کہ یہ حکم اُس قے کے لئے نہیں ہے، جو خربن جیسی مقیات سے کرائی جاتی ہے، کیونکہ اُس میں تو قے

بچ کے وقت کرائی جاتی ہے۔ اسی طرح دوپہر کی پابندی اُس قے کے لئے بھی نہیں ہے، جو بخاروں کی باری کے

شروع میں کرائی جاتی ہے۔ گیلانی +

والقی نافع للجسد ردی للبصر **شذرہ** قے جسم کے لئے تو مفید ہے، مگر آنکھ کے لئے مضر +

والجلی لا تقیاً فان فضول حیضها **شذرہ** حاملہ عورتوں کو اگر قے کی شکایت عارض ہو جائے،

لا تندر فربذاک والتعب یوقعها (تو) یہ مناسب نہیں ہے کہ قے کرانے کی کوشش کی جائے، کیونکہ

فی اضطراب فیجب ان تسکن واما حیض کے فضلات رو یہ قے کے ذریعہ دفع نہیں ہوا کرتے ہیں،

سائر من یعتبریہ القی فیجب ان اور قے کرانے سے جو تکان لاحق ہوگی، اس سے مزید اضطراب

یعان

اور بے چینی کا اندیشہ ہے، اس لئے مناسب یہی ہے کہ حتی الامکان

ان کی قے کو روکا جائے؛ لیکن حاملہ عورتوں کے علاوہ اگر

دوسرے لوگوں کو قے کی شکایت عارض ہو، تو اس وقت یہی مناسب ہے کہ قے کی مزید امداد کی جائے اور اسے روکا نہ جائے +

### الفصل الثانی عشر فیما یفعلہ من تقیاً فصل (۱۲) قے کر نیوالے کو کیا کیا کرنا چاہئے

فإذا فرغ المتقي من قبئه غسل فمه ووجهه بعد التقى بخل ممن وجع بماء ليد هب الثقل الذي ربما يعرض للراس وشرب شيئاً من المصطكى بماء التفاح ويمتنع عن الأكل وعن شرب الماء ويلزم الراحة ويد من شر السيف ويدخل الحمام ويغتسل بمحلاة ويخرج فان كان لا بد من اطعام فشيئاً ليد جيد الجوهر سريرع الا نهضام

جب قے کرنے والا قے سے فارغ ہو چکے، تو اسے چاہئے کہ اس کے بعد سرکہ اور پانی سے اپنے منہ اور چہرہ کو دھو ڈالے تاکہ اس تدبیر سے سر کی گرانی جاتی رہے، جو گاہ قے کے بعد پیدا ہو جایا کرتی ہے، نیز وہ آب سیب کے ساتھ قدرے مصطکی کھائے، اسے ہذا کھانا کھانے اور پانی پینے سے اپنے آپ کو حتی الامکان (دیر تک) روکے، آرام و سکون اختیار کرے، غراسیت پر روغن کی ماسح کرے، حمام میں داخل ہو کر جلد غسل کر کے باہر نکل آئے +

اگر رجحک کی بیٹابی کی وجہ سے کھانا ضروری ہو تو کوئی اچھی اور لذیذ غذا کھلائی جائے، جو زود ہضم ہو +

### الفصل الثالث عشر في منافع التقى فصل (۱۳) قے کی منفعتیں

ان البقر اطيأ مر بان يستعمل التقى في الشهر يومين متواليين ليتدا اسرا لثانی ما قصر وتفسر في الاول ويخرج ما يتجلب الى المعدة والبقر اطيأ يضمن معه حفظ الصحة واكثر من هذا اردي

بقراط کی ہدایت ہے کہ حینے میں آگے پیچھے لگاتار دو روز قے کی جائے، تاکہ پہلے دن کی قے میں جو کچھ کمی رہ گئی ہے، اور جو مواد پہلی قے میں خارج نہ ہو سکے ہیں، دوسرے دن کی قے سے اُس کا تدارک ہو جائے، اور وہ مواد بھی خارج ہو جائیں جو پہلی قے کے بعد (معدہ کی طرف کنپکر آئے ہیں) بقراط اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ جو شخص اس ہدایت کی پابندی کریگا، اس کی صحت محفوظ رہے گی۔ لیکن قے کی زیادتی اچھی نہیں ہے (یا: حینہ میں دو بار سے زیادہ قے کرنا اچھی بات

نہیں ہے) +

ومثل هذا القئ يستفراغ البلغم والمعدة وينقى المعدة فانها ليس لها ما ينقيها مثل ما لا معاء من الامراض الذي ينصب اليها وينقيها

چنانچہ اس قسم کی قے جس کی ہدایت بقراط کرتا ہے، بلغم اور مڑہ کو نکالتی ہے، اور معدہ کا تنقیہ کرتی ہے؛ کیونکہ جس طرح آنتوں کے لئے ایک چیز — صفراء — مقرر ہے، جو آنتوں پر گر کر ان کو صاف کیا کرتا ہے، ایسی کوئی چیز معدہ کے تنقیہ کیلئے مقرر نہیں ہے (اس لئے معدہ کے تنقیہ کی خدمت قے سے

لی جائے) +

ويذ هب الثقل الغارض للراس ويجلو البصر ويدفع الخمة

نیر قے سے سر کی گرانی دور ہو جاتی ہے، جو گاہے سر میں پیدا ہو جایا کرتی ہے، بینائی صاف ہو جاتی ہے، اور تخرم دور ہو جاتا ہے +

وينفع من ينصب الى معدته مما افسد طعامه فاذا تقدمه انقى وورد طعامه على نقاء

علی ہذا قے اُن لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوتی ہے، جنکے معدہ میں صفراء کا انصباب ہوا کرتا ہے، اور اس انصباب سے اُن کی غذا (معدہ کے اندر) بگڑ جایا کرتی ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں میں جب غذا سے پہلے قے کرا دی جاتی ہے، تو غذا (معدہ کی صفائی کے بعد) ہونچتی ہے (اور وہ بگڑنے سے بچ جاتی ہیں)

ويذ هب نفور المعدة عن السموم وسقوط شهوتها الصميمة واشتهاؤها للحريف والحامض والعفص

چکنی غذاؤں سے اگر معدہ کو نفرت ہے، تو قے کی وجہ سے یہ نفرت دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بچی بھوک اگر مر گئی ہے، تو اس سے یہ لوٹ آتی ہے، اور تیز چربی، ترش، اور کسبلی چیزوں کی اگر خواہش ہے (جو فساد و شہوت کی ایک علامت ہیں) تو قے سے یہ شکایت جاتی رہتی ہے +

وينفع من ترهل البدن ومن القروح الكائنة في الكلى والمثانة وهو علاج قوي للجذام ولدواء اللون والصمغ المعدي خرابي، صرع معدي، يرقان، انتصاب النفس، رعشة، اور

قے بدن کے ترہل کے لئے مفید اور گردہ و مثانہ کے قروح کے لئے نافع ہے؛ اسی طرح جذام، بدن کے رنگ کی قوی الجذام و لدواء اللون والصمغ المعدي خرابي، صرع معدي، يرقان، انتصاب النفس، رعشة، اور

سلب بقول گیلائی: خواہ مڑہ صفراء ہو، یا مڑہ سوداء +

وہوں کے معالجہ الجیدۃ لا صحابہ لقویا دادوالوں کے لئے یہ اچھا علاج ہے۔  
 وحبیبان لیستعمل فی الشہر مرتع او مرتین [قانون] مینے میں خواہ ایک بار تھے کریں، یا دوبارہ، دونوں  
 علیہ الامتلاء من غیر ان یحفظا دور صورتوں میں مناسب یہی ہے کہ سیری شکم کی حالت میں تھے  
 معلوم و عدد ایام معلومہ کریں (نہ کہ خلائے معدہ کی حالت میں)؛ مگر تھے کے مقررہ  
 دوئے کی، اور مقررہ دنوں کی، پابندی نہ کریں (تا کہ اس پابندی  
 سے ان مخصوص دنوں کی عادت نہ پڑ جائے)۔  
 واشد موافقة لفقہ ہومن مزاجہ [شذرہ] تھے اُن لوگوں کے لئے بہت ہی زیادہ موزوں ہے،  
 الاول مر اسری قضیف جنکا اصلی مزاج (مزاج اولی) صفراوی ہو، اور وہ لاغر ہوں۔

الفصل الرابع عشر فی مضار النقی المفطر فصل ۱۴۲۔ افراط تھے کی مضرتیں

النقی المفطر یضر بالمعدة ویضعفها تھے کی زیادتی معدہ کے لئے مضر ہے، اسے کمزور  
 ویجعلها عرضة لتوجه المواد الیها کرتی، اور اسے توجہ و انصباب مواد کا نشانہ بنا دیتی ہے، نیز  
 ویضر بالصدر والبصر والاسنان یسینہ، بینائی، اور دانتوں کے لئے اور سر کے مزمن دردوں  
 وباجاع الراس المزمنة الامسا کے لئے مضر ہے؛ لیکن جو درد سر معدہ کی شرکت سے عارض  
 کان بمشارکة الطعدة ویضر ہوتا ہے، اس کے لئے تھے مضر نہیں ہوتی۔ علی ہذا کے اکثر  
 فی الصرع الراسی الذی لیس صرع راسی کے لئے بھی مضر ہے، جو زہرین اعضا کی شرکت سے  
 بسبب الاعضاء السفلی لاحق نہیں ہوتا (بلکہ اُس کا سبب سر ہی کے اندر پایا جاتا ہے)  
 اسی وجہ سے اسکا نام "صرع راسی" رکھا گیا ہے)۔

والافراط منه یضرب بالکبد والمریة تھے کی زیادتی جگر، پھیپھے، اور آنکھوں کے لئے بھی  
 والعین ورمها صلیح بعض العروق مضر ہے، اور گلہ اس سے بعض رگیں بھٹ جاتی ہیں (خواہ  
 وہ رگیں پھیپھے کی ہوں، یا کسی دوسرے عضو کی)۔

ومن الناس من یحب ان یتملأ [شذرہ] بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے، اور اس عادت  
 بسرعة ثملا یحتملہ فیفزع الے کو وہ لوگ پسند کرتے ہیں کہ (حرص و لالچ کی وجہ سے) تیزی کے  
 النقی و هذا الصنع مما یؤدی بہ الی امراض رذیة مزمنة ساتھ وہ اپنا پیٹ بھر لیتے ہیں، اس کے بعد چونکہ وہ اسے ہر دن  
 نہیں کر سکتے، اسلئے وہ مجبوراً تھے کر ڈالتے ہیں۔ اس عادت

فیجب ان یمنع عن الامتلاء رکا انجام نہایت خراب ہے، اور اس سے (بڑے قسم کے امراض  
و یعدل طعامه وشرابه فرستہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے ایسے لوگوں کو ایسی شکم سیری  
سے روکا جائے، اور کھانے پینے میں اعتدال سے کام لیا جائے  
(کہ انہیں قے کے لئے مجبور نہ ہونا پڑے) +

الفصل الخامس عشر فی تدارک احوال فصل (۱۵) اُن حالات کا تدارک جو قے کرنے  
والوں کو عارض ہوتے ہیں تعرض للمتی

اما امتناع القي قد قلنا فيه اما امتناع القي فقد قلنا فيه  
ما وجب ما وجب  
دستی و دار استعمال کرنیکے بعد) اگر قے نہ آئی، تو اس  
وقت جو تدابیر اختیار کرنے چاہئیں، اسے ہم اس سے پہلے بیان  
کر چکے (مثلاً استعمال حقنہ وغیرہ) +

واما التمدد والوجع اللذان یعرضان تحت  
اشد سبب فینفع منهما التکمد بالماء الحار  
کالدھان الملیئۃ والمخاض بالناثر  
واما اللزج الشدید الباقی فی معدة فیدفعه  
شرب لمرة الدسمة السریعة الهضم ثمرة الموع  
بمثل من البنفسج مخلوطا بدهن الخیری مع لیل شمع  
واما الفواق اذا عرض معه ودام  
به فیسکنه التعطیس وتجیر الماء  
الحار قليلا قليلا  
اگر اسپلیوں کے نیچے تمدد اور درد لاحق ہو جائے، تو اس  
کے دفعیہ کی مفید تدبیر یہ ہے کہ گرم پانی سے ٹکڑا کر کیا جائے،  
ادھان مینہ لے جائیں، اور مخاض نارہ لگا دے جائیں +  
اگر قے کے بعد معدہ میں سوزش موجود ہو، تو چکے اور  
زود ہضم شوربے پلائے جائیں، معدہ کے مقام پر روغن بنفشہ  
روغن خیری، وغیرہ تدریجی موم میں ملا کر لے جائیں +  
اگر دوران قے میں ہچکی کی شکایت لاحق ہو جائے،  
اور یہ شکایت قائم ہو جائے، تو اسکے ازالہ کے لئے چھینک لانے  
کی کوشش کریں، اور گرم پانی تھوڑا تھوڑا گھونٹ گھونٹ  
پلائیں +

بقراط کا قول ہے: "اگر کسی شخص کو ہچکی ہو، اسکے بعد اسے چھینک آجائے، تو ہچکی دور ہو جاتی ہے۔"  
واما قي الدم فقد قلنا فيه فی  
باب مضار القي  
اگر ادوار دستی اور تحرک قے سے (قیء الدم کی شکایت  
لاحق ہو جائے۔ تو اس کی تدبیر ہم اوپر کی فصل میں ذکر کر چکے  
ہیں، جس میں "قے کی مضرتوں" کا ذکر ہے +

حالانکہ اوپر کی فصل میں اس قسم کی کسی تدبیر کا ذکر مطلق نہیں ہے +

شاہد شیخ نے اُس فصل میں لکھا ہے، اور بعد کو نقل کرنے والوں سے سہواً رہ گیا ہو۔ لیکن کتاب سوم، مساجات قانون میں اسکا تذکرہ مفصلاً موجود ہے +

واما الکراثر والامراض الباردة اگر قے کے بعد کراثر، امراض بارودہ (امراض عصبیہ، والسبات و انقطاع الصوت العارضة مثلاً تشنج و تمدد وغیرہ)، سبات، اور انقطاع آواز لاقی ہوئیں، بعدہ فیضع منها شد الاطراف تو ان حالات میں اطراف (ہاتھ پاؤں) کا کسکنا بندھنا، و ربطها و تکمید المعدة بذیت روغن زیتون میں سداب اور قثار اکھاڑ چکا کر معدہ کا ٹکڑ کرنا، قد بلخ فیه سداب و قثاء الحماز اور شہد اور گرم پانی پلانا سودمند ہے۔ سبات ہونے کی ویستی عسلًا و ماء حارًا و المسبوت صورت میں یہ تمام تدبیریں کی جائیں، اور روغن زیتون مذکور استعمال له ذلك ویصب فی آذنه کان میں ڈالا جائے +

الفصل السادس عشر فیمن افراط علیہ القی فصل (۱۶) اُس شخص کی تدبیر جس نے افراط قے ہو

ینبغی ان ینوم و یجلب له النوم بکل جب قے میں افراط واقع ہو گئی ہو، تو مرین کو سلاتے حيلة و لیربط اطرافہ کربطها اور ہر ممکن تدبیر سے نیند لانے کی سعی کرنی چاہئے، اور اُس کے فی حبس الاسہال و لیعالج معدتہ ہاتھ پاؤں اُسی طریقے سے باندھنے چاہئیں، جس طرح بالاضمالة المقویة القابضة ”دستوں کے روکنے“ کے لئے باندھے جاتے ہیں، نیز اُس کے معدہ پر ضادات مقویہ قابضہ لگانے چاہئیں +

فان افراط القی و اندفعالی ان یتفرغ اگر قے میں اتنی زیادتی ہو جائے کہ اس کے ساتھ الدم نامنع یسقى اللبن ممزوجًا خون آنے لگے، تو اسے روکنے کے لئے دودھ میں چار قوطول بہ الخمر اس ربع قوطولات فاندیوہن شراب ملا کر پلا دینا چاہئے؛ کیونکہ اس سے دوا رقی کی اذیت عادیة الدواء المقشوی و یمنع الدم کمزور پڑ جاتی ہے، خون رُک جاتا ہے، اور نرم اجابت ویلین الطبیعة گھل کر آ جاتی ہے +

ایک قوطول یا قوطولی: سات مثقال کے برابر ہے، جو تقریباً ۳۱ ماشہ ہوتا ہے + فان اسردت ان تنقی نواحی الصدک اگر تم یہ چاہو کہ ناحیہ صدر و معدہ خون سے پاک ہو جائے والمعدتہ من الدم مع ذلك مثلاً تاکر وہ (جو کچھ کل چکا ہے) وہاں جم جائے، اور اس کے ینعقد فیہما فاسقہ سکنجبینًا مبرداً ساتھ ہی خون کا ٹکٹنا بھی بند ہو جائے، تو سکنجبین کہ برف میں

بالنچہ قلیلاً قلیلاً

ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پلاؤ +

وقل ینفع من ذلک شرب عصارة  
بقلة الحمقاء مع الطین لاسر منی  
اذا جرع من افراط علیہ دواء  
فقاءہ

گاسے تے ادر کے لئے آب برگ خرفہ، گل ارنی کے  
ساتھ پلاتا بھی مفید ثابت ہوتا ہے: بشرطیکہ اسکا استعمال ایسا  
شخص کرے، جس میں دوائی کا عمل زیادہ ہو گیا ہو، اور اسکی  
افراط عمل کی وجہ سے خون کی تے آگئی ہو +

و یجب ان تطلب الادویۃ المقتیۃ  
علی طبقا تھا و کیف یجب ان یسقی  
اکل واحد منها و الخریق خاصۃ من القربان لادویۃ المظفروۃ

ادویہ مقتیہ، ان کے اقسام و درجہات، انکے استعمال  
کے طریقے، علی الخصوص خزین کا مفصل تذکرہ، قرابا دین اور  
ادویہ مغرورہ میں تلاش کرنا چاہیے +

الفصل السابع عشر فی الحقنۃ  
فصل (۱۷) حقنۃ کا بیان

حقنۃ کی ابتداء حقنۃ کا دھچپ آغاز بقرا اط کے دور زندگی سے اس طرح ہوتا ہے کہ ساحل سمندر پر رہ دیکھتا ہے  
کہ ایک مچھلی بڑی ہوئی ہے، جس کو نوج نوج کرایک کڑا اپنا پیٹ اتنا بھر لیتا ہے کہ وہ اڑنے سے مجبور ہو جاتا ہے۔  
تھوڑی دیر کے بعد بقرا اط جب یہ دیکھتا ہے، تو اُسکے تعجب و حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی کہ کڑا اپنی چونچ میں سمندر  
کا پانی لیکر اپنی دہریں داخل کر رہا ہے۔ چنانچہ اس عمل سے اُسکے شکم کے فضلات بڑی مقدار میں خارج ہو جاتے  
ہیں، اور وہ ہلکا بھلکا ہو کر اڑ جاتا ہے +

اس چشم دید واقعہ سے بقرا اط کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ سمندر کے پانی میں امعاء سے فضلات  
خارج کرنے کی خاصیت ہے۔ چنانچہ اس قیاس کی بنا پر وہ اپنے مریضوں کو سمندر کے پانی سے حقنہ کر نیکی ہدایت  
کرتا ہے، اور یہ نیا طریقہ علاج بہت جلد شہر ہو جاتا ہے، اور لوگ اس کے فوائد سے بہرہ یاب ہوتے ہیں +

اسکے بعد لوگ بجائے سمندر کے پانی کے نمک اور پانی مصنوعی طور پر ملا کر حقنہ میں استعمال کرتے ہیں۔ پھر  
اسکے بعد نمک کی حدت کو کم کرنے کی غرض سے اس میں روغن زیتون کا اضافہ کیا جاتا ہے، اور زیادہ مفید ثابت ہوتا  
ہے۔ اسکے بعد دیگر اغراض — اسہال، تنقیۃ قروح امعاء، تبدیل مزاج، تحلیل ریاح وغیرہ — کے  
مطابق برابر دوسری دوائیوں کے امضافات ہوتے چلے گئے، اور حقنہ کے رواج کو مدحت ہوتی چلی گئی؛ حتیٰ کہ  
حقنہ کا استعمال تقویت باہ، تسکین بدن، اور تنوید کے لئے بھی ہونے لگا۔ جن میں دودھ اور مارا شجیر جیسی چیزیں  
استعمال ہوتی ہیں، اور نمک اور پانی کو حذر نہ کر دیا جاتا ہے +

تذکرہ بالامقاصد کے علاوہ حقنہ گاسے دستوں کو روکنے کی نچ کو دور کرنے، آنٹوں کو تسکین اور جیس  
کرنے، اور دودھ کو کم کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے (گیلانی) +

انہی مذکورہ بالا مقاصد کے لحاظ سے حقنہ کی مندرجہ ذیل قسمیں کی جاتی ہیں :

(۱) **حقنہ مُبَدِّلٌ لِّهِنَّ اَج :** جس سے اعمار اور اعضاء وغیرہ کے سور مزاج کا دور کرنا مقصود ہو اگر تائید مثلاً حمیات محرقہ اور حرارت اعضاء کی صورت میں آب تر بوز، آب خیار، آب نیلوفر، اور برن کا ٹھنڈا پانی بغیرت حقنہ استعمال کیا جاتا ہے +

(۲) **حقنہ مُسَمِّلٌ :** جس سے غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ اعمار وغیرہ کے مواد کو دستوں کی صورت میں خارج کیا جائے۔ بلحاظ مراتب اسکی تین قسمیں ہیں : **حقنہ حادّہ** — **لَیِّنہ** — **متوسطہ** +  
شیخ کا مقصود بیان اس موقع پر یہی "حقنہ مسہلہ" ہے، جس میں مختلف قسم کی ادویہ مسہلہ استعمال کی جاتی ہیں، مثلاً مسلمات تویہ، لعابیات، مرخیات، ادیان، گرم پانی، اور صابون وغیرہ +

(۳) **حقنہ مُحَلِّلٌ :** کی غرض تحلیل ریاح ہوا کرتی ہے +

(۴) **حقنہ قَابِضٌ، یا حَالِصٌ :** کی غرض جس اسہال اور جس خون ہوا کرتی ہے +

(۵) **حقنہ مُخَدِّرٌ رَاہٌ وَمُسَكِّنٌ :** کی غرض تسکین درد اور خواش دیکھ اعمار کا ازالہ ہوا کرتا ہے +

(۶) **حَقْنَةُ مَغْدِيَّةٍ :** کی غرض تغذیہ بدن ہوا کرتی ہے، جس میں چوزوں کی بخنی، آب انگور، آب انار

مارشعیر، اور دودھ وغیرہ جیسی سیال غذائیں استعمال کی جاتی ہیں۔ حقنہ غذائیہ کی ضرورت اُس وقت لاحق ہوتی ہے، جبکہ خناق جیسے امراض طلق کی وجہ سے مُنہ کی راہ غذا پہنچانا محال ہو جاتا ہے۔ حقنہ غذائیہ کا استعمال اعمار کو فضلات سے صاف کرنے کے بعد کیا جاتا ہے؛ یعنی پہلے گرم پانی وغیرہ کے ساتھ حقنہ کر کے آنتوں کے فضلات بلزاج خارج کر دیئے جاتے ہیں، اسکے بعد غذائی مواد و تھوڑی مقدار میں پہنچائے جاتے ہیں، تاکہ آنتوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے، اور دستوں کی صورت میں جلد خارج نہ ہو جائیں +

علاوہ انہی امراض گروہ و مثانہ اور امراض باہ وغیرہ میں دیگر اغراض و مقاصد کے لئے بھی حقنہ کا استعمال

کیا جاتا ہے (از آملی) +

**شفہ** ادویہ مسہلہ کی تین قسمیں ہیں : (۱) وہ دوائیں جو دونوں صورتوں میں دست لاتی ہیں، خواہ پلائی جائیں یا بصورت حقنہ استعمال کی جائیں۔ (۲) وہ دوائیں جو کھلانے سے تو خوب دست لاتی ہیں، مگر بصورت حقنہ

استعمال کرنے سے خوب دست نہیں لاتی ہیں، مثلاً ہیلہ اور ایلو۔ (۳) وہ دوائیں جو حقنہ کرنے سے تو خوب دست لاتی ہیں، مگر کھلانے سے کم؛ مثلاً شکر سرخ، آب نمک اور بورق (گیلانی) +

علیٰ ہذا بعض دوائیں اس قسم کی بھی ہیں، جنکا استعمال بطور حقنہ جائز ہے، مگر بصورت مشروب جائز

نہیں؛ مثلاً صابون +



المحققۃ معالجۃ فاضلۃ فی نفی الفضول حقنہ معالجۃ فاضلۃ ہے۔ آنسوؤں کے فضلات کو صحت کرنے کے لئے  
عن الامعاء وتسکین او جاع الکلی گردہ اور مثانہ کے دروں اور ورموں کو تسکین دینے کے لئے  
والمثانۃ واورا ہما و فی امراض امراض قویجہ (اقسام قویجہ) کے لئے اور بالائی اعضائے رئیسہ  
القویجہ و فی جذب الفضول عن الاعضاء کے فضلات کو جذب کرنے کے لئے حقنہ ایک بہترین علاج  
الرئیسۃ العالمیۃ (معالجہ فاضلہ) ہے۔

شرح گیلانی کے حاشیہ پر "امراض قویجہ" کے ذیل میں ایک انقباض ہے:-

بہتر یہ تھا کہ شیخ بیان "امراض قویجہ" کی بجائے محض لفظ "قویجہ" استعمال کرتا۔ یا امراض قویجہ کہتا (علامہ)  
اس انتباہ سے متنبہ اور بھی واضح ہوتا ہے کہ "قویجہ" کو بعض لوگ "قون" بھی کہتے ہیں (مترجم) +

ان الحادۃ منها تضعف الکبد قویجہ لیکن حقنہ حادہ سے جس میں مسہلات قویہ استعمال  
کی جاتی ہیں (جگہ میں ضعف اور بخار لاحق ہو جایا کرتا ہے،  
اسلئے بوقت حاجت حزم و احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے) +

الحقن یستعان بہا فی نفی البقايا قویجہ بعض اوقات حقنہ سے اُن مواد کے نکالنے میں امداد  
التي تخلیها الاستفراغات لی جاتی ہے، جو استفراغات کے بعد بدن میں باقی رہ جاتی ہیں +  
واما موصوۃ المحققۃ و کیفیۃ الحقن رہا یہ امر کہ محققہ کی صورت (آلہ حقنہ کی شکل و  
نقد ذکر ناہانی باب القویجہ صورت) کیا ہوتی ہے، اور حقنہ کرنے کا طریقہ کیا ہے، اسے ہم  
قویجہ کے بیان (کتاب المعالجات) میں ذکر کر چکے ہیں +

ولعل افضل اوضاع المحقق ان وضع مرین حقنہ لینے والے انسان (محقق) کے لئے شاید بہتر  
یکون مستلقیا ثم یضطجع علی وضع یہ ہے کہ وہ (اس عمل کے وقت) چت لیٹا رہے، اور اسکے  
جانب الوجة بعد اس کہ وہ پر آجائے، جدھر مرض ہو +

اس عبارت کے ذیل میں گیلانی نے دو باتیں بتائی ہیں:

(۱) یہ کہ شیخ نے یہ بات دوسرے اطباء سے بطور نقل کے پیش کی ہے (جو غالباً قابل غور ہے)۔ اسی وجہ سے  
وہ یہاں "شاید" کا لفظ استعمال کر رہا ہے +

(۲) چت لیٹنے میں بدنی قوت سب سے کم خرچ ہوا کرتی ہے +

لیکن اگر یہ خیال مدنظر ہو کہ دوا حقنہ آسانی سے چڑھ جائے، تو مرین کو بایں کہ وہ ٹٹا نا چاہئے، اور بایں  
پاؤں کو دلا کر رکھنا چاہئے، اور دائیں پاؤں کو سمیٹ کر شکم کی طرف لے آنا چاہئے +

و افضل اوقات الحقنة برد الهواء [وقت] حقنة کے استعمال کا بہترین وقت وہ ہے، جبکہ ہوا میں  
و هو لا برد ان يقل الكرب ٹھنڈک ہو، یعنی صبح اور شام کے دونوں ٹھنڈے اوقات؛  
ولا اضطراب والغث تاکہ (ان اوقات کی ٹھنڈک کی وجہ سے) کرب و اضطراب اور  
غشی کی تکلیفیں کم ہوں +

والحمام من شأنه ان يشور الاخلاط [شذرہ] حمام کا عمل چونکہ بدن کے مواد کو پھیلانا اور منتشر  
وليفرقها والحقنة من شأنها کرنا ہے (یعنی اندرونی اعصاب سے بیرونی اعصاب کی طرف پھیلانا)  
ان تجذب الاخلاط المحقنة ہے) اور حقنہ کا کام اندرونی بند مواد کو (آنتوں کی طرف) جذب  
فلهنا لا يحسن في الاكثر ان کرنا، اسلئے بیشتر اوقات یہ بہتر ثابت نہیں ہوتا کہ حقنہ سے پہلے  
يقدم الحمام على الحقنة حمام کرایا جائے (کیونکہ دونوں کے عمل کا گرج ایک دوسرے سے  
متضاد ہے؛ ایک اگر مادہ کو جلد کی طرف لاتا ہے، تو دوسرا  
آنتوں کی غشاء مخاطی کی طرف کھینچتا ہے) +

ومن كان به عقر في الامعاء اگر کسی شخص کی آنتوں میں ورم و قرص ہو (یا؛ عفونت ہو)  
واحتماج بسبب حمى او مرض اور بخار، یا کسی اور مرض کی وجہ سے اسے حقنہ کی ضرورت لاحق ہو  
الى حقنة وخاف ان لا يحتسب الحقنة اور اس کے ساتھ یہ بھی خوف ہو کہ کہیں حقنہ اندر ہی رُک نہ جائے  
فيجب ان يكمد مقعدته وسترته (اور دست نہ آئیں)، ایسی صورت میں مناسب یہ ہے کہ مقعدہ  
وما حولها يمسح مسخن ناف، اور ان کے ارد گرد کے اعضاء کی گرم باجرے سے تکمید  
کی جائے +

حقنہ کے وقت ایسی باتوں سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے، جن سے دوار حقنہ کے خارج ہو جانے کا  
اندیشہ ہے، مثلاً چھینک، کھانسی وغیرہ (گیلانی) علیٰ ہذا سانس کا باہر پھینکنا دوار کے چڑھنے میں معین ثابت  
ہوا کرتا ہے +

الفصل الثامن عشر في الاطلية فصل (۱۰) طلاؤں (اور ضادوں) کا بیان

ان الطلاء من المعالجات الوصلية طلاء (اور اسی قسم کی دوسری چیزیں، مثلاً ضاد، اور  
الى نفس المرض نفول وغیرہ) اُن علاجات میں سے ہیں، جو نفس مرض (اور عضو  
مریض) سے براہ راست تعلق و اتصال رکھتے ہیں (یعنی یہ علاج

واصلہ، یا علاجات موضوعیہ میں سے ہیں)۔

اسکے مقابلہ میں دوسرے علاجات وہ ہیں، جنکے اثرات چند وسائل اور مدارج کو طے کرنے کے بعد عضو مریض تک پہنچتے ہیں، مثلاً دوسرا درد درگدہ میں سکین اور جراح ادویہ کا منہ کی راہ استعمال کرنا۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ان ادویہ کا اثر یا جوہر مؤثر معدہ، جگر، اور عروق وغیرہ کے بہت سے منازل طے کرنے کے بعد سراورگدہ تک پہنچے گا۔ ایسے علاجات کو اطباء علاجات عامہ کہتے ہیں؛ اور قسم اول کو اسکے مقابلہ میں علاجات خاصہ۔

در بما کان للداء فتوتان گاہے ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی دوا میں دو توتیں ہوں لطیفہ و کثیفہ والحاجۃ الی کثیفہ (یعنی دو قسم کے جوہر ہوا کرتے ہیں)؛ ایک لطیف اللطیفۃ اکثر من الحاجۃ الی الکثیفۃ (اور قابل نفوذ ہوتی ہے، اور دوسری کثیف (جو جلد میں نفوذ فان کانت الکثافۃ منہ معدلۃ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی)؛ لیکن علاج میں بمقابلہ کثیف للطافۃ فاذا استعمل ضماً انفلت کے لطیف جز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر اس لطیفۃ وا حثبت کثیفۃ فانفع قسم کی مرکب، تقویٰ دوا میں) لطافت اور کثافت، دونوں بالنافۃ کما یفعل لکن بدتہ برابر اور مساوی ہوں، اور اس کو مثلاً مشروب کے طور پر باسویق فی تصمید الخنازیر استعمال کیا جائے، تو وہ ضرورت ہرگز نہ حاصل ہوگی، کیونکہ اندر جا کر جس طرح لطیف جوہر عمل کرے گا، اسی طرح کثیف جوہر بھی (لیکن) اگر ایسی دوا کو بطور ضما دیا؛ بطور طلاء کے استعمال کیا جاتا ہے تو اس کی لطیف قوت تو برابر (جلد) اندر نفوذ کر جاتی ہے، اور کثیف حصہ یونہی باہر کارہ جاتا ہے۔ الغرض جو حصہ اندر نفوذ کر جاتا ہے، اسی حصہ کی وجہ سے فائدہ حاصل ہوتا ہے (اور معالج کی طبی ضرورت اسی جز سے پوری ہو جاتی ہے)؛ مثلاً ضما دکنیز ہمزہ سوین خانزیر میں یہی عمل کرتا ہے۔

اس بیان کا خلاصہ یہ ہوا کہ بعض دواؤں کے کھلانے سے وہ فوائد حاصل نہیں ہوتے، جو بطور ضما دیا طلاء بیرونی استعمال سے حاصل ہوتے ہیں؛ کیونکہ آلات غذا میں پہنچنے کے بعد ادویہ میں جو برتغیرات حاصل ہوتے ہیں، اور جو اجزاء ان آلات کے ذریعہ جذب ہوتے ہیں، یہ ضروری نہیں کہ اسی قسم کے تغیرات بلدی میں ہوں، اور اسی طرح یہ اجزاء لہ سوین؛ ستو۔ کثیز ہمزہ کا ضما بعض اوقات ستو کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ کثیز کے ضما سے جو خاص فوائد وابستہ ہیں، وہ اسکے کھلانے سے حاصل نہیں ہوتے۔

منجذب بھی ہوں۔ اسلئے بہت ممکن ہے کہ ایک دوا کا جو عمل شراباً ہو، ضماًداً، یا طلاء اس سے مختلف عمل ظاہر ہوگا  
والاضمدة كالاطلية الا ان ضمادات کے احکام بھی طلاؤں کے مانند ہیں؛  
الاضمدة متماسكة والاطلية فرق صرنا اس قدر ہے کہ ضمادات گارڑے ہو کر کرتے ہیں، اور  
سیالۃ اظلیہ سیال \*

علیٰ ہذا مراہم کے احکام بھی طلاؤں اور ضماؤں کے مانند ہیں، جو یوم روغن (قیروٹی) سے یا یوم روغن حبیبی  
چیزوں سے بنائے جاتے ہیں \*

وکتیرا ما تلون الا طلیۃ بالخرق **شذرہ** بسا اوقات طلاؤں کا استعمال خرقۃ کے ساتھ کیا جاتا  
ہے (شلاً سر سام کی صورت میں سرکہ اور روغن گل سے کپڑے کی  
دھجی تر کر کے یا نوخ پر رکھتے ہیں) \*

واذا كانت علی الاعضاء الرئیة **شذرہ** جب جگر اور قلب جیسے اعضاء رئیسہ پر طلا کرنا مقصود  
کالکبد والقلب ولم یکن ہوا اور کوئی رکاوٹ نہ ہو، تو خرقہ کو عود خام کی دھونی سے بسانا  
مانع نفع الخرق المخرقة مفید ہوا کرتا ہے، کیونکہ اس سے اظلیہ کے اجزاء مؤثرہ میں عطریات  
یا عود الخام واعطیت قوی (خوشبو) حاصل ہو جاتی ہے، جسے اعضاء رئیسہ پسند کرتے ہیں  
الاطلیۃ عطریۃ تستجہا الاعضاء ریا: جبکہ طرف اعضاء رئیسہ میں کشش ہوتی ہے) \*

## الفصل التاسع عشر فی النطولات فصل (۱۹) نطولات کا بیان

نطولات کہ سکوبات بھی کہا جاتا ہے۔ نطولات (تھڑے) آن چیزوں کو کہا جاتا ہے جو  
اعضاء پر دھاری جاتی ہیں، مثلاً اودیہ کے جو شانے، اور گرم پانی وغیرہ \*

ان النطولات علاجات جیدۃ نطولات (بھی اظلیہ و اضمدة کی طرح) چند حالات  
لما یحتاج ان یجل من الراس کے لئے بہترین طریقہ علاج ہیں: (۱) جبکہ سر سے، یا کسی دوسرے  
وغیرہ من الاعضاء وما یحتاج عضو سے، مواد کو تحلیل کرنا ہو: (۲) جبکہ کسی عضو کے مزاج  
ان یبدل مزاجہ من الاعضاء کو بدنا ہو، اور اس سے تعویث پہنچانی ہو، اور اسکے لئے وہاں  
المحتاجۃ الی التلطیل یا الحاسر اس امر کی ضرورت ہو کہ نطول حار اور بار آور آگے پیچھے، ایک ساتھ  
والبأساد دونوں استعمال کئے جائیں \*

لہ خرقۃ: کپڑے کا ٹکڑہ، یا دھجی \*

فان لم یکن هناك فصول منصبة [نظول مقوی] چنانچہ جب عضو فضلات سے خالی ہو، اور اس میں استعمال اولاً النطول مستحکم کسی مادہ کا انصباب نہ ہوا ہو (یعنی اس میں کسی قسم کا استلاء موجود نہ ہو، اور نہ جدید انصباب کا اندیشہ ہو) تو پہلے نطول حار استعمال کیا جائے، اس کے بعد ٹھنڈا پانی، تاکہ اس عضو میں تقویت حاصل ہو +

وان كان الامر بالخلاف بدی وان كان الامر بالخلاف بدی لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو (یعنی عضو میں فضلات بالبارد انصباب پارسہ ہوں)، تو نطول بارد سے ابتداء کی جائے (اور اسکے بعد نطول حار استعمال کیا جائے) +

۳ بکل ضعف باہ کے مریضوں میں تقویت اعصاب کے لئے یہ طریقہ علاج بتایا جاتا ہے، اور اسکو ایک جدید علاج سمجھا جاتا ہے۔ کہ مریض اپنے عضو مخصوص پر پے در پے، گرم اور ٹھنڈا پانی ڈالے، حالانکہ شیخ کے قانون سے یہ ایک قدیم طریقہ علاج ثابت ہوتا ہے +

مقاصد تنطیل نظولات کے مقاصد کو گیلانی نے ایک جگہ اس طرح ترتیب دیا ہے:  
(۱) نظولات گاہے تحلیل مواد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، جیسا کہ شیخ نے اس جگہ بتایا ہے۔ یہ ہمیشہ بالفعل گرم ہوا کرتے ہیں۔

(۲) گاہے تسکین درد اور رازخار کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ نظولات ہمیشہ بالفعل گرم ہوا کرتے ہیں  
(۳) گاہے قبض عروق کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں، تاکہ وہاں مادہ کا انصباب نہ ہو، جیسا کہ ضربہ و سقط وغیرہ کے بعد ٹھنڈے پانی کا طریقہ کیا جاتا ہے +

(۴) گاہے عضو اور اعصاب کی تقویت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے نظولات بارد ہوا کرتے ہیں، جیسا کہ مذکورہ بالا طریقہ میں گرم کے بعد ٹھنڈے پانی کے تنطیل کی ہدایت کی گئی ہے +

## فصل (۲۰) فصد

## الفصل العشرون فی الفصد

الفصد هو استفراغ کلی يستفراغ فصل ایک کلی استفراغ ہے، جو بلا تخصیص (کثرت اکثرۃ والکثرة ہی تزیید الاخلاط کو یعنی اخلاط کی زیادتی کو اس تناسب سے دور کرتا ہے، جس علی تساویہا فی العروق تناسب سے یہ عروق میں پائی جاتی ہے +

کلی استفراغ سے مراد یہاں یہ ہے کہ فصد سے بلا تخصیص سارے مواد خارج ہوا کرتے ہیں، جو

عروق میں پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے کہ قصد سے جب بدن کا خون خارج کیا جاتا ہے، تو خواہ کتنا ہی خون نکالا جائے، اسی تناسب سے سارے بدن کے خون میں کمی آ جاتی ہے۔ اس طریقے سے قصد کا اثر کم و بیش سارے اخلاط اور سارے بدن پر پڑتا ہے۔

وانما یبغض ان یفصد احد نفسین  
فصد کے اہل  
فصد کیلئے محض دو قسم کے لوگ اہل اور مناسب ہیں:  
احد ہما المتہیئ لا امراض اذا اکثر دمہ  
کون لوگ ہیں؟  
اول وہ لوگ جو اکثر خون کے امراض میں مبتلا ہو جانے کی استعداد رکھتے ہوں، بایں معنی کہ جوئی ان کے بدن میں خون کی کثرت لاحق ہوئی، یہ مرض میں مبتلا ہوئے +  
والا اخر الواقع فیہا  
دوئم وہ لوگ جو (خون کی کثرت کے) کسی مرض میں مبتلا ہو گئے ہوں +

بعض قدماؤ کا خیال تھا، جس میں ارسطو بھی شامل ہے، کہ کسی حالت میں اور کسی شخص کے لئے قصد جائز نہیں؛ کیونکہ خون ہی سے تمام اعضاء اور اواراج بنتے ہیں، اور حیات و صحت کا دار و مدار اسی پر ہے؛ ایسے قیمتی جوہر کو کیونکر مٹا کر کیا جاسکتا ہے +

لیکن اس خیال کی کمزوری اس طرح ثابت کی جاتی ہے کہ خون کے مذکورہ بالا صفات و افعال میں کوئی شک نہیں، لیکن یہ افعال خون سے اُسی وقت تک سرزد ہو سکتے ہیں، جب تک خون کیفیت اور مقدار کے لحاظ سے اعتدالی حالت پر ہو +

وکل واحد منہما اما ان یفصد  
ان دونوں حالات میں گاہے قصد اسلئے کی جاتی  
لکثرة الدم واما ان یفصد  
ہے، کہ خون کی کثرت ہے، گاہے اسلئے کی جاتی ہے کہ خون میں  
لرداءة الدم واما ان یفصد  
ردائت ہے؛ اور گاہے اسلئے کی جاتی ہے کہ یہ دونوں باتیں  
موجود ہیں +

والمتہیئ لہذا الامراض ہو مثل  
ان امراض دموئیہ کی استعداد جن لوگوں میں پائی  
المستعد لعرق النساء والنقرس  
جاتی ہے، ان کی مثالیں یہ ہیں: (۱) وہ لوگ جو عرق النساء  
الدموی و اوجاع المفاصل  
دموی، نقرس و دموئی، اور وجع مفاصل دموئی میں مبتلا ہونے  
الدمویۃ  
کی قابلیت رکھتے ہوں +

والذی یعثر بہ نقث الدم من  
(۲) وہ لوگ جو پیچیدہ پٹے کی کسی رگ کے پھٹنے یا نئے  
صدمات قریب رہنے سے قیق الملتئم کے باعث نقث الدم کی شکایت میں (بار بار) اس وجہ سے

وکلما اکثر دمہ انصدع

بتلا ہو جایا کرتے ہوں کہ ان کے پھیپھڑے کی وہ رنگ پھٹ کر چن چن  
طرح طرح نہ ہوئی ہو اور اچھی طرح نہ جڑی ہو، بلکہ اسکی حالت ایسی  
ہو کہ جہاں خون میں زیادتی ہوئی کہ وہ پھٹی ہو۔

والمتعدون للصرع والسكتة

(۳) وہ لوگ جو اس امر کی استعداد رکھتے ہوں کہ

والما لنحولیامع وفوس الدم

خون کی زیادتی کے ساتھ وہ صرع، سکتہ، یا مالتویا میں مبتلا

وللخوانیق وادسرام الاحتشاء

ہو جائیں گے؛ اور وہ لوگ جو خناق، اور ام احتشاء، اور رمد

والرمد الحار

حار میں مبتلا ہونے کی استعداد رکھتے ہوں۔

والمنقطع عنہم دم بواسیر

(۴) وہ لوگ جن میں خون بواسیر کے سیلان کی حالت

کان یسئل فی العادة

ہو، اور اب وہ بند ہو گیا ہو۔

والمتبس عنہن من النساء دم حیضهن

(۵) وہ عورتیں جن کا خون حیض بند ہو گیا ہو؛

وهذان لا یدل انوا انهما علی

ان دونوں اقسام کے لوگوں کا بدنی رنگ اس قسم کا

وجوب الفصد لکمودتها و بیاضها

نہیں ہوتا جس سے فصد کا وجوب اور اسکی ضرورت ثابت ہو؛ کیونکہ

وخصر تھا

ان لوگوں کے بدن کا رنگ (سرخ ہونے کی بجائے) گاہے سیاہ

والذین بہم ضعف فی الاعضاء

(۶) وہ لوگ جنکے اندرونی اعضاء میں ضعف اور سہو

الباطنة مع مزاج حار

مزاج حار و مادوی ہو۔

فان هولاء الا صوب لہم ان یفصدوا

ان سارے لوگوں کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ کم و بیش

فی الربیع وان لم یکنوا قتل

میں ان کی قصد کی جائے، خواہ یہ لوگ ان امراض میں (ابتلا)

وقعوا فی ہذا الامراض

مبتلا نہ ہوئے ہوں۔

والذین یصیبہم ضربہ او سقطہ

[قانون] جن لوگوں کو ضربہ یا سقطہ پہنچتا ہے، ان میں بھی گاہے

فقد یفصدون احتیاطا لئلا

بہ نظر احتیاط فصد کھول دی جاتی ہے، تاکہ مضر و ب عضویں

یحدث بہم ورم

ورم نہ پیدا ہو جائے۔

ضرہ یا سقطہ سے کسی عضو میں جب آفت پہنچتی ہے، اور رد و لاحق ہوتا ہے، تو اس درد کی وجہ سے

لہ گاہے بدن کے رنگ کو "سفید" اس وقت بھی کہہ دیا کرتے ہیں، جبکہ سُرخ، رونق، اور تازگی کم ہو کر رہتی ہے؛ خواہ

بدن میں زردی نمودار ہو۔

اعصاب اور عروق میں تحریک واقع ہوتی ہے، جس سے اس مقام کی چھوٹی شریانیں پھیل جاتی ہیں، اور اس مقام کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اطباء کہتے ہیں: **الْوَجَعُ جَلًّا** اب درد و سواد کو جذب کیا کرتا ہے۔ نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ ”طبیعت مدبر بدن، بہ ایما قدرت، ایسی حالت میں عضو اؤن کی طرف کثیر مقدار میں خون اور روح روانہ کرتی ہے، تاکہ جو آفت وہاں پہنچی ہے، کم و بیش اسکی اصلاح و تدارک ہو سکے۔“ لیکن چونکہ ضربہ و قسط کی وجہ سے عضو میں ضعف لاحق ہو جاتا ہے (یعنی اس عضو کی طبیعت مدبرہ، یا، قوت مناعت کمزور ہو جاتی ہے) اسلئے اس مقام پر گاہے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب فصد کر دی جاتی ہے، تو کئی خون کی وجہ سے مقام ضرب کی طرف غیر معمولی مقدار میں خون آہی نہیں سکتا ہے، اس لئے ورم کے حدوث کا اندیشہ کم ہو جاتا ہے (گیلانی مع اضافہ) +

ومن یكون به ورم ويخاف الفجاءه **قانون** علیٰ ہذا، اگر کسی شخص کو کوئی ایسا ورم لاحق ہو، جسکے قبل النضج فانه يفصل وان لم ينجح **قانون** کہنے سے پہلے پھوٹنے کا اندیشہ ہو، تو اس وقت بھی (احتیاطاً) البیہ ولم یکن کثرۃ فصد کھول دی جاتی ہے، خواہ فصد کی ضرورت نہ ہو (یعنی خواہ فصد کی اُس قسم کی ضرورت نہ ہو، جو اوپر بتائی گئی ہے) اور خواہ (عروق میں) غلاط کی کثرت نہ ہو +

یہ صورت اختیار اور اعصاب شریفہ کو بچانے کے لئے اختیار کی جاتی ہے؛ کیونکہ بعض اوقات شدت درد کی وجہ سے کسی عضو شریف میں ورم لاحق ہو جاتا ہے، اور مادہ کی کثرت اور امتداد عروق کی زیادتی کی وجہ سے، یا اُس عضو کی ذکاوت حس اور شدت درد کی وجہ سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس طرف اتنا مادہ نہ آجائے کہ یہ ورم قبل از وقت پھٹ جائے؛ اسلئے فصد کے ذریعہ خون کی ایک مقدار نکال دی جاتی ہے، تاکہ اسکا امکان کم ہو جائے۔

ویجب ان تعلم ان هذا لا امراض **قانون** واضح ہو کہ جب تک اُن امراض (امراض کثرت خون) ما دامت محوۃ ولم یوقع فیہا کے پیدائے ہونے کا محض خطرہ ہوتا ہے (اور جس خطرہ کا پتہ علامت فان اباحتہ الفصد فیہا اوسع وقرائن سے چلتا ہے)، لیکن ابھی ان امراض کا وقوع نہیں ہوا اُس وقت تک فصد کے جواز میں زیادہ وسعت ہوتی ہے (یعنی ایسی حالت میں فصد کے لئے نفع کے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہو کرتی) +

فان وقع فیہا فلیترک فی اوائلہا لیکن جب اس قسم کے امراض پیدا ہو جائیں، تو ان الفصد اصلاً فانه یرقق الفضول امراض کے اوائل میں فصد کا خیال قطعاً ترک کر دینا چاہئے



وَجَرَّهَا فِي الْبَدَنِ وَيَخْلُطُهَا بِالْإِدْمِ (اور کچھ عرصہ تک نفیج کا انتظار کرنا چاہئے)؛ کیونکہ ایسی بے موقعہ  
الصحیح و ربما لم يستقرغ من المحتاج قصد سے رجوع اہل مرض میں بلا انتظار نفیج کی جاتی ہے) فضلات  
الیہ شیئا و احوال معادلات رقیق ہو کر بدن میں پھیل جاتے، اور خون صانع کے ساتھ رہیگا عدل  
محجفہ (طور پر) مخلوط ہو جاتے ہیں جس سے بجائے فائدہ کے نقصان

پہونچتا ہے)؛ ایسی حالت میں بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ قصد  
کے ذریعہ جس مادہ کو نکالنا مد نظر ہوتا ہے، اسکا معتد بہ حصہ نکلنے  
سے رہ جاتا ہے، جسکی وجہ سے قصد کی تکلیف مالا یطاق کا بار بار  
اعادہ کرنا پڑتا ہے +

فاذا ظهر النضج وجازن المرض ہاں، جب نفیج کے علامات ظاہر ہو جائیں، اور زمانہ  
الابتداء والانتفاء فی ان وجب ابتداء سے مرض متجاوز ہو جائے، اس صورت میں اگر قصد کی  
الفصل ولم يمنع مانع فصد ضرورت ہو، اور کسی قسم کی رکاوٹ موجود نہ ہو، تو قصد بلا تاویل  
کی جاسکتی ہے +

قول شیخ: "اور زمانہ ابتداء سے مرض متجاوز ہو جائے" یہ ترجمہ بعض نسخوں کے مطابق ہے۔ ورنہ  
اکثر نسخوں میں لفظ "ابتداء" کے ساتھ "انتفاء" کا لفظ بھی موجود ہے؛ اس حالت میں گیلانی نے جو مفہوم بتایا ہے، اس کا  
ترجمہ اس طرح کیا جاسکتا ہے "خواہ مرض زمانہ ابتداء اور انتہاء سے متجاوز ہو جائے"

ولا تفصلن ولا تستقرغن فی قانون مرض کے حرکت و ہيجان کے دن یعنی باری کے دن  
یوم حركة المرض فانه يوم راحة قصد اور استقرغ ہرگز نہ کرنا چاہئے (اور قصد و اسہال کے  
ویوم طلب النوم ویوم ذریعہ طبیعت کو پریشان کر کے تھکانا نہ چاہئے)؛ کیونکہ باری  
نور ان العلة کا دن دراصل راحت و سکون کا دن ہے، (مناسب اور  
جائز طور پر) سونے کا دن ہے، (نہ کہ بیدار رہنے، اور استقرغ

لہ استقرغ سے مراد اگر بیاں اسہال لیا جائے، تو بہتر ہے، کیونکہ بخاروں کی باری کے دن تے اکثر مفید ہوا کرتی ہے +  
لہ سونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ ناجائز طور پر ٹھیک باری کے وقت سلا دیا جائے؛ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو پہلے  
سے سلا کا آرام پہونچا کر طبیعت کی پریشانیوں کو کم کیا جائے، تاکہ باری کے وقت پوری قوت سے وہ مقابلہ کر سکے، مثلاً  
اگر باری تین بجے آنے والی ہے، تو اس سے پہلے اگر مریض سو کر بیدار ہو سکتا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ طبیعت  
کے لئے باعث تقویت ہے +

کی پریشانیوں میں مبتلا رہنے کا دن ہے۔ اور مرض کے جوش  
وہیجان کا دن ہے (اسلئے) جس کے جوش و ہیجان کے دن  
طبیعت کو جنگ کے لئے مہیا کر کے ساتھ آمادہ رکھنا چاہئے  
اور دوسری پریشانیوں میں اسے مبتلا نہ کرنا چاہئے +

واذا كان الممرض ذا بحرانات  
في مدة طول ما فليس يجوز ان  
تستفرغ دما كثيرا اصلا بل ان  
ان يسكن فعل وان لم يصكن  
فليفصد قليلا وليختلفن في البدن  
عندة دم لفصدات ان شحنت و  
يحفظ القوة في مقاومة البحرانات

[قانون] اگر کوئی ممرض جس قدر کہ اس میں کئی بحرانات کے دنوں  
کا امکان ہو، یعنی وہ ممرض جو طویل المدت ہو، تو اس حالت میں  
(فصد کے ذریعہ) زیادہ خون کا نہ برگزیدہ دانیس ہے، بلکہ اگر  
فصد کے بغیر ہی کام چل سکے، تو بہتر ہے، یونہی کیا جائے، اور  
اگر فصد کے بغیر کام نہ چل سکے، تو فصد کر کے تھوڑا خون نکالا جائے  
اور بدن میں اتنا کافی خون چھوڑ دیا جائے کہ آئندہ، بشرط ضرورت  
اور فصد میں کمی جاسکے، اور خون کم نہ جانے کی وجہ سے بدن میں  
اتنی قوت محفوظ رہے کہ وہ متعدد بحرانات کا مقابلہ کر سکے +

واذا اشكى في الشتاء بعيد العهد  
بالفصد تكسرا فليفصد وليختلفن  
دما للعدّة

[قانون] اگر کوئی شخص رقص کا عادی ہو، لیکن کسی وجہ سے وہ  
ایک عرصہ تک فصد نہ کر سکے، در موسم سرد یا پس اسے اعضا  
شکستہ کی شکایت لاحق ہو (جو مبتلا کی علامت ہے) تو اسکی فصد  
کر دینی چاہئے، اور بدن میں بطور سامان ذخیرہ کے کافی خون  
چھوڑ دینا چاہئے (تا کہ وہ موسم سردی کی سردی کا مقابلہ کر سکے) +

والفصد لجذبه الى الخلاف  
يحبس الطبيعة كثيرا

فصد سے  
پھاس کر دینی ہے (اور ماییت) کو دوسری طرف کھینچ لیا  
کرتی ہے (اور اعضا اپنی پیاس کی وجہ سے آنتوں  
کی ماییت کو چوس لیا کرتے ہیں) اسلئے اس سے اکثر اوقات  
قبض پیدا ہو جایا کرتا ہے +

واذا ضعفت القوة من الفصد  
الکثیر تولدت اخلاط کثیرة  
والغشی يعرض في اول الفصد  
لمفا جاة غيرة المعتاد وتقلّم القوى

[شذرہ] فصد کی کثرت سے جب قوی ضعیف ہو جایا کرتے ہیں  
تو بدن میں مواد (فاسدہ) بکثرت پیدا ہو جاتے ہیں +

[فصد اور غشی] پہلی فصد میں (بسا اوقات) فصد کرانے والے کو  
ناگاہ ایک امر غیر معتاد (اور غشی منظر) پیش آ جانے کی وجہ سے

مما یمنعہ وکن لک العقی وقت غشی لاحق ہو جایا کرتی ہے۔ اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ وقوعہ

فصد سے پہلے مریض قے کر لے، اسی طرح اس وقت بھی قے کرنا غشی کے لئے نافع ہے، جبکہ وہ غشی میں مبتلا ہو جائے۔

یہ ظاہر ہے کہ غشی کے لئے قے کرنا محض خاص خاص حالات ہی میں مفید ہے۔ نہ کہ کلیتہً ہر حالت میں مثلاً اگر غشی کا خطرہ ضعف قلب اور بزدلی کی وجہ سے ہو، تو نفس کو بہادر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے، اور اگر ضعف معدہ اور اخلاط فاسدہ کی موجودگی کی وجہ سے عرض غشی کے امکانات ہوں، تو ان اسباب کا ازالہ کرنا چاہئے۔

واعلم ان الفصل مشیر الے **فصد اور ہیجان اخلاط** فصد بدن کے اخلاط میں جوش و ہیجان پیدا کر دیتی ہے؛ ہاں اگر جوش کے روکنے کا سامان پیدا کر دیا جائے، تو یہ دوسری بات ہے۔

والفصل والقولین قلمایجمعان **شذرہ** فصد اور قویج کی کجائی کمتر ہی ہوا کرتی ہے یعنی قویج ایک ایسا مرض ہے کہ اس میں فصد کی ضرورت بغرض علاج کمتر ہی پیش آیا کرتی ہے۔

سوائے خاص اور نادر حالات کے قویج میں فصد سراسر مضر ہے؛ کیونکہ اس سے قبض بڑھ جایا کرتا ہے، ضعف میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور بدنی حرارت میں کمی کے اسباب لاحق ہو جاتے ہیں۔ قویج میں اگر فصد جائز ہو سکتی ہے، تو اسکی محض ایک صورت اطباء نے بتائی ہے، جبکہ آنتوں میں ورم مار پوتا ہے۔

والجلی والطامث لا تفصل ان **حاملہ اور حاملہ** حاملہ اور حاملہ عورتوں میں فصد نہیں کھولی الا لضرورۃ عظیمۃ مثل الحاجة جاتی ہے؛ ہاں اگر کوئی بہت بڑی ضرورت دامنگیر ہو، مثلاً الی جس نفث الدم القوی ان شدید نفث الدم کے خون کو بند کرنا ہو، تو فصد کی اجازت دی جاسکتی ہے، مگر وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ اس عورت کے بدن میں قوت کافی موجود ہو۔

بعض نسخوں میں اتنی عبارت اور بھی موجود ہے: ہستراور مناسب یہ ہے کہ حاملہ عورتوں میں ہرگز ہرگز فصد نہ کھولی جائے؛ ورنہ شکم میں جنین ہلاک ہو جائیگا۔

فوجب ان یعلم انه یس کلماظہرت **قازن** واضح ہو کہ یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے کہ جب کبھی استلار کی علامات الا متلاء الہذ کو ساتھ مذکورہ بالا علامتیں نمودار ہوں۔ تو فصد کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ وجہ فصد بل ربما کان الا متلاء بعض اوقات بدنی استلار کے حیاط (مثلاً بلغم) سے ہوا کرتا ہے۔

من اخلاطہ فیہ فکان انفصداً ضاراً  
جداً فانک ان فصدت لم تنفع  
وخیف ان یحکک العلیل

اور اس حالت میں فصد کرنا نہایت مستحسن ثابت ہوتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں معالج فصد کر دے، تو یہ مواد خام رہ جاتے۔ ان میں نفع حاصل نہیں ہوتا، اور یہ اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں مریض ہلاک نہ ہو جائے +

واما من یغلب علیہ السوداء  
فلا بأس ان فصد ثم استفرغ  
بالاسمال

لیکن جن لوگوں میں سودا کی زیادتی ہو رہی یعنی سودا کی وجہ سے استلاء حاصل ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ پہلے فصد کی جائے، اس کے بعد حسب شرائط منفعی سہل کے ذریعہ سودا کا استفرغ کیا جائے +

بل علیک بہم اعادة حال اللون  
على الشرط الذی سند کر و  
اعتبار التمدد فان فشو التمدد  
فی البدن یفید الحد من فقتہ

بلکہ مسئلہ جواز فصد میں یہ ضروری ہے کہ بدنی استلاء و نمود کے ساتھ ساتھ بدن کی رنگت کو بھی دیکھیں، اور بدنی رنگت میں اس شرط کا بھی لحاظ کریں، جسے ہم آئندہ بیان کریں گے۔ چنانچہ عام بدن میں تمدد اور تناؤ کا پھیلا ہوا ہونا اس گمان کو یقین میں تبدیل کر دیتا ہے کہ اب فصد کرنا واجب ہے +

بوجوب الفصد

چنانچہ جب استلاء کے ساتھ بدن کی رنگت سُرخ ہوتی ہے، اور بدن میں کافی تناؤ ہوتا ہے، تو اس صورت میں خون کا غالب ہونا ضروری ہے +

”بدنی رنگت“ کے ساتھ ”شرط“ لگانے کی ضرورت یہ ہے کہ بدن کا رنگ گاہے ایسے اسباب سے بھی سُرخ ہو جاتا کرتا ہے، جن کے ساتھ خون کی زیادتی نہیں ہوا کرتی؛ مثلاً بعض اوقات درد کی وجہ سے رنگ سُرخ ہو جاتا ہے، بعض اوقات اور ام بارود میں مقام دم سُرخ ہو جاتا ہے (گیلا فی) +

واما من یکون دمه المحموق لیل او فی بدنه  
اخلاط طریۃ کثیرۃ فان الفصد یسلب الجید  
ویختلف فیہ المردی

لیکن جن لوگوں کے بدن میں خون صاف تو تھوڑا ہو، اور اخلاط روہ زیادہ ہوں، تو فصد سے خون کے اجزاء صالح کم ہو جائیں گے، اور اجزاء روہ رہ جائیں گے +

یہ صورت اُس وقت ممکن ہے، جبکہ مواد فاسدہ بدن میں اس طرح پھنے ہوئے ہوں کہ فصد کی صورت میں خون کے ساتھ بہا بہر خارج نہ ہو سکیں +

ومن کان دمه سرداً یا قلیلاً او کان  
ماثلاً الی عضو یعظم ضرر میلہ

قانون اگر کسی شخص کے بدن میں خون سردی اور فاسد ہو، اور مقدار میں تھوڑا ہو، یا اگر کسی شخص کے بدن میں باوجود دردِ انت کے

الیہ ولم یکن بد من فصد فحجب خون کی توجہ کسی ایسے عضو کی طرف ہو، جدھر اس کا متوجہ ہونا ان یوخذ دمہ قلیلاً شمر یغذی ضرر شدید سے خالی نہیں، اور فصد کے بغیر چارہ بھی نہ ہو، جیسا کہ یغذاء محمود شمر یفصد کسرة ضررہ سقطہ کی صورت میں تو دم کے ڈر سے فصد کرنا ضروری ہوا آخری فی ایام یخرج عنه الدم (تو ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ فصد کر کے محض تھوڑا خون خارج کیا جائے، پھر اچھی اچھی غذائیں کھلا کر چند روز کے بعد بار دیگر فصد کی جائے، تاکہ فاسد خون بدن سے نکل جائے، اور خون صالح بدن کے اندر رہ جائے)۔

وان كانت الاخلاط السردیه فیہ [قانون] لیکن اگر اخلاط سردی ہوں، (اور اس کے ساتھ ہی مہاسرۃ احتیل فی استقر اغما فصد کی ضرورت بھی ہو) تو اس وقت فصد سے پہلے یہ تدبیر اختیار اولاً بالاسهال اللطیف او اللقی کرنی چاہئے کہ ہلکے مسہلات یا قے کے ذریعہ اخلاط صغریٰ کا تفرغ او تسکینھا واجتہد فی تسکین کر لیا جائے، یا مسکّنات کے ذریعہ ان کی حدت توڑ لی جائے اور کوشش کی جائے کہ مریض راحت و سکون اختیار کرے اس المریض وتودیعہ تدبیر کے بعد فصد عمل میں لائی جائے)۔

صغریٰ کے غلبہ کی حالت میں فصد کرنے سے صغریٰ کی حدت اور بھی بڑھ جائے یا کرتی ہے، اس لئے یہ ہدایت بتائی گئی کہ فصد سے پہلے یہ تدبیر عمل میں لائے جائیں، تاکہ صغریٰ کی حدت ٹوٹ جائے، اور اس کا غلبہ جاتا رہے۔  
وان كانت غلیظۃ فقد کان تقدماً [قانون] اور اگر یہ اخلاط غلیظ ہوں، تو اس حالت میں اطباء یكلفونہم الاستحمام واللمتنی فی تقدّمین کا یہ اصول تھا کہ (لطیف و تریق مادہ کی غرض سے) حواشجھم ورماسقوہم ایسے لوگوں کو حمام کراتے تھے، اور کام کاج میں چلاتے پھرتے قبل الفصل وبعدا قبل التثنیۃ تھے، اور بعض اوقات فصد سے پہلے، اور اس کے بعد، یعنی السکینین الملطف المطبوع پہلے، سکینین لطیف پلاتے تھے، جو زونا اور بالزونا والحاشا حاشا کے ساتھ جوش دی گئی ہو۔

واذا اضطرا الی فصد مع ضعف [قانون] جب ضعف کے باوجود بخار کی شدت کی وجہ سے، یا ثوۃ الحمی او اخلاط آخری دوسرے اخلاط ردیہ کی وجہ سے فصد کرنا پڑے، تو تفریق ردیۃ فلیفرق الفصد کما قلنا ویکرا من عمل سے کام لیں، جیسا کہ ہم ابھی بتا چکے ہیں۔

اگر ایسی کیفیت پلاتے تھے، جو مادہ میں لطافت و رقت پیدا کر دیتی تھی، یعنی فصد سے پہلے، اور اس کے بعد، یعنی دوسری فصد سے پہلے۔

یعنی بجائے ایک بار فصد کرنے اور زیادہ خون خارج کرنے کے، کئی بار فصد کر کے تھوڑا تھوڑا خون نکالیں  
خواہ اس عمل کی تکرار تَتْنِيْہٌ یا "تثلیث" کی صورت میں کریں، جس میں چند فصدوں کے درمیان کافی وقفہ  
نہیں چھوڑا جاتا، بلکہ زیادہ سے زیادہ ایک دن یا دو دن صلت دی جاتی ہے؛ اور خواہ تَلْئِیْمٌ و فضل کی صورت  
میں، جس میں چند فصدوں کے درمیان کافی وقفہ چھوڑا جاتا، اور اس اثنا میں اغذیہ مقویہ سے تقویت پہنچائی جاتی ہے  
اور جب تقویت حاصل ہو جاتی ہے، تو دوسری فصد کی جاتی ہے۔

والفصد الضیق حفظ للقوة لکنہ [شذوہ] فصد ضیق تنگ اور باریک فصد، جس میں  
سرمایہ اسال الرقیق لصال فی باریک نثر سے چھوٹا سا جمید کیا جاتا ہے) بدنی قوت کو نسبتاً کم  
و جس الکثیف والکدر نائع کرتی ہے (کیونکہ اس سے خون کم خارج ہوا کرتا ہے)،  
لیکن بعض اوقات باریک فصد سے خون کا رقیق اور صاف  
جزر تو نکل جاتا ہے، اور کثیف و مکدر جزر اندر ہی رُک جاتا ہے۔

واما الواسع فهو اسرع الے لیکن فصد واسع (کشادہ فصد، جس میں نثر سے  
الغشی و عمل فی التنفیة و ابطاً رگ میں بڑا اور کشادہ جمید کیا جاتا ہے) جلد ترغشی لے آتی ہے  
اند ماکلا و هو اولی لمن یفصد تنقیہ خوب تر کرتی ہے، اور دیر میں اندال پذیر ہوتی ہے (یعنی  
للاستظہار و فی السمان فصد کا زخم بڑے ہونے کی وجہ سے دیر میں مجڑب ہوتا ہے)۔ ایسی  
کشادہ فصد اُن (تندرست اور قوی) لوگوں کے لئے مناسب  
ہے، جو بطور استظهار و تحفظ فصد کریں، اور اُن لوگوں کے  
لئے جو فریہ (اور توانا) ہوں۔

بل التوسیع فی الشتاء اولی لئلا اسی طرح موسم سرما میں فصد کا کشادہ کرنا مناسب  
یحید الدم و التضییق فی الصيف ہے، تاکہ خون جمنے نہ پائے، اور موسم گرما میں، بشرطیکہ فصد  
اولی ان اجتہد الیہ کثرت اس وقت دامنگیر ہو، فصد کا تنگ کرنا مناسب  
ہے۔

ولیفصل المفعود و هو مستقل قانون فصد کھولتے وقت بہتر یہ ہے کہ فصد کرانے والا  
فان ذلک احرى ان یحفظ قوته انسان (مفعود) چت لیٹا رہے۔ حفاظتِ قوت کے  
ولا یجلب الیہ الغشی لئے یہی وضع بہتر ہے، اور اس وضع میں غشی نہیں آیا کرتی ہے۔

لہ تَتْنِيْہٌ: دُہرا، تَثْلِیثٌ: تہرا، تَلْئِیْمٌ: اصلاح کرنا۔ بنا، فَضْلٌ: جدا کرنا۔ فاصلاً و انما۔

جنت لیٹنے میں عضلات آزاد رہتے ہیں۔ اور کسی عضو کو اٹھانا نہیں پڑتا ہے۔ نیز اس وضع میں ایک نادرہ یہ بھی ہے کہ ہاتھ پاؤں میں خون کا زیادہ امتلاء بھی نہیں ہونے پاتا۔ جس سے قلب کے خون میں کمی آجائے۔

واما فی الحمیات فیجب ان یجتنب الفصد **فصد اور حمیات** سخت التهاب و سوزش کے بخاروں میں، فی الحمیة الشدیدة الا لتهاباً جمیعاً تمام حیات غیر مادہ کے اوائل میں، اور دوروں کے دن غیر الحادة فی ابتدا تھاوی یا مالدور (بارہی کے دن) فصد نہ کرنی چاہئے۔

و یقلل الفصد فی الحمیات التي یصلحها اور ان بخاروں میں فصد کے ذریعہ خون کی مقدار کم

تشجیان وان كانت الحاجة الى الفصد خارج کرنی چاہئے، جن کے ساتھ تشنج شریک ہوا کرتا ہے،

واقعی لان التشنج اذا عرض اسهرو خواہ فصد کی حاجت و ضرورت کافی موجود ہو؛ کیونکہ تشنج جب

اعرق عرقاً کثیراً او اسقط القوة لاحق ہوتا ہے، تو یہ بیداری بڑھا دیتا ہے، بکثرت پسینہ

فیجب ان یبقی لذلک عداة دم بہا تا ہے، اور قوت کو نڈھال کر دیتا ہے؛ اسلئے ضرورت ہے

کہ ان حالات کے لئے بدن میں خون کا سرمایہ موجود رہے۔

بیداری اور پسینہ کی زیادتی وغیرہ سے تو تین نڈھال ہو جاتی ہیں؛ اگر اسکے ساتھ بدن میں سرمایہ خون بھی

نہ رہے تو پھر قوت کے انہمال و سقوط کا کیا علم ہوگا!

ولذلک من فصد محمولاً یسب حماة عن عفون فیجب ان یقلل فصدہ لیبقی التحلیل الحمی عداة

اسی طرح، اگر کسی شخص کو عفونت کی وجہ سے بخار نہ ہو

بلکہ سونوخس وغیرہ کی طرح غیر عفونی بخار ہو، اور اس کی فصد

کھولی جائے، تو اس صورت میں بھی یہی مناسب ہے کہ خون کے

نکالنے میں زیادتی نہ کی جائے، تاکہ بخار (کی حرارت) سے

تحلیل ہونے کے لئے بدن کے اندر سرمایہ (سرمایہ رطلہ بہت

دستیہ) موجود رہے۔

فان لم تکن شدیدة الا لتهاب و كانت عفنية فانظر الى القوانین العشرة ثم تأمل القاسوسرة فان كان الماء غليظاً الى الحمرة وكان ایضاً النبض عظیماً و السخنة منتفخة

لیکن اگر بخار سخت التهاب و سوزش کے فصد جائز ہے

نہ ہوں، اور عفونی ہوں، تو اس قدر

قوانین عشرہ (دس اصول) کا لحاظ کرتے ہوئے

قارورہ کو دیکھنا چاہئے۔ چنانچہ اگر قارورہ سرخی مائل غلیظ

ہو، اور نبض عظیم ہو، اور بدن پھولا ہوا ہو، اور بخار تیزی

لے شدید التهاب بخاروں میں فصد کی بجائے اسہال زیادہ مناسب ہے؛ کیونکہ فصد سے التهاب بڑھ جائے گا۔

ولیس یبادر الحمة فی خرطها فافصد کے ساتھ بدن کو لاغر نہ کر رہا ہو، تو خلوئے معدہ کے وقت، جبکہ علی وقت خلاء من المحدث عن الطعام اس کے اندر کوئی غذا موجود نہ ہو، فصد کر دینی چاہئے +

استفراغ کے قوانین عشرہ سے مراد یہ ہیں: (۱) قوت — (۲) عمر — (۳) مزاج — (۴) طبعی — (۵) مزاج عارضی — (۶) عادت — (۷) سحر — (۸) پیشہ — (۹) سابقہ تدابیر — (۱۰) موجودہ وقت — (۱۱) ملک + (گیلائی)

مذکورہ بالا علامات سے اطباء یہ استدلال کرتے ہیں کہ بدن کے اندر خون کا امتلاء ہے۔ جس کو فصد کے ذریعہ دور کیا جاتا ہے +

اطباء کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خون کے بخاروں میں زیادہ سوزش اور حرارت دہنیہ میں زیادہ تیزی نہیں ہوا کرتی ہے؛ بلکہ یہ صفراوی بخاروں میں ہوتی ہے، جس کے لئے اسہال اور قے مناسب ہیں + اگر فصد کے وقت معدہ کے اندر شربت سیب اور لعاب گاؤزباں جیسی مقوی و مسکن چیزیں موجود رہیں، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے (گیلائی) +

وامان کان الماء سقیقا و ناسیا (اس کے برعکس) اگر قارورہ رقیق یا ناری ہو، یا بخار کی ادکانت السخنة تخرط منذ ابتداء ابتداء ہی سے مریض لاغر ہوتا جا رہا ہو، تو ہرگز فصد المرصن فایا لک والفصد کھولنی چاہئے +

وان کان هناك فترات وسکناات [قانون] اگر ان بخاروں میں (جن میں فصد کرنا جائز ہے) فترے یا سکون کی باریاں ہوں (یہ صورت نہ ہو کہ بخار یکساں اور ایک حالت میں برابر قائم رہے) تو اس فترہ یا سکون کے وقت فصد کھولنی چاہئے (نہ کہ بخار کی تیزی کے وقت) +

فترات اور سکناات، دونوں کے مفہوم قریب قریب ہی ہیں؛ یعنی وہ وقت، جبکہ بخار اور توجالتہ یا جبکہ اس میں کمی آجاتی ہے؛ لیکن فترات زیادہ تر باری کے بخاروں میں بولا جاتا ہے، اور سکناات زیادہ تر دائمی بخاروں میں +

واعتبر حال النافض فان النافض ان کان قویا فایا لک والفصد [قانون] فصد کے وقت بخار کے لرزہ کو بھی دیکھنا چاہئے؛ چنانچہ اگر لرزہ سخت ہو، تو فصد ہرگز نہ کرنی چاہئے +

وتمام لون الدام الذی یتخرج [قانون] اسی طرح (فصد کے وقت) خون کی رنگت کو بھی دیکھنا چاہئے؛ چنانچہ اگر فصد کے وقت خون رقیق اور سفید یاائل



فاجیس فی الوقت

خامیج ہو رہا ہو اور جو سیر القنیہ کی علامت ہے، تو فوراً خون کر  
روک دینا چاہئے +

”خون کے سفید ہونے“ کے معنی یہ ہیں کہ اسکی سُرخی میں کمی ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ خون کسی حالت میں سفید  
نہیں ہو سکتا۔ (گیلائی) +

بقول گیلائی فصد کے وقت خون کی زنگت، خون کا توام، اور خون کے نکلنے کا زور (و قوب) دیکھا جاتا ہے۔  
چنانچہ خون جتنا زیادہ زور سے کو کر خارج ہوا کرتا ہے، اُسی قدر وہ اس امر کی زیادہ اطلاع دیتا ہے کہ (عروق کے اندر  
تناؤ زیادہ ہے، اور) ابھی اور زیادہ خون نکالا جا سکتا ہے +

وقوق فی الجملة ان لا تجلب علی المرءین خلاصہ یہ ہے کہ مریض کو دو باتوں سے بچانا چاہئے:  
احد المرءین تہیج الاخلاق المرءی (۱) صفراوی اخلاط (فصد کی وجہ سے) جوش و ہيجان میں نہ آجائیں  
وتفجیر الاخلاق الباردة (۲) اخلاط بارہ میں (فصد کی وجہ سے) فجاجت نہ آجائے اور  
یہ نفع پانے سے رک جائیں)۔

یعنی اگر بدن میں اخلاط صفراویہ یا بلغمیہ کا غلبہ ہو، تو فصد نہ کرنی چاہئے؛ کیونکہ فصد کی وجہ سے جب خون خارج  
ہو جائیگا، تو اگر صفراوی اخلاط بدن میں غالب ہونگے، تو یہ جوش میں آجائینگے؛ اور اگر بارہ بلغمی اخلاط غالب  
ہونگے، تو یہ نفع نہ پاسکیں گے +

واذا وجب ان یفصل فی الحمة قانون بخار کی حالت میں جس وقت فصد کرنے کی ضرورت دیکھ  
فلا تلتفت الی ما یقال انه لا سبیل ہو ریسرعت، یا بدیر، اُس وقت فصد کرنی چاہئے) اس وقت  
الیہ بعد المرءین فی سبیل الیہ ان بعض لوگوں کے اس قول کی طرف توجہ و انتفات نہ کرنی چاہئے  
وجب ولو بعد المرءین ہذا المرءی کہ ”چار روز کے بعد فصد نا جائز ہے۔“ بلکہ چالیس روز کے  
جالیئوس بعد بھی فصد کی جا سکتی ہے، بشرطیکہ اس کی ضرورت ہو۔ یہ جالیئوس  
کی رائے ہے +

علی ان التقدیم والتجلیل اولی البتہ یہ بہتر ضرور ہے کہ فصد کرنے میں حتی الامکان  
اذا صحت الدلائل فان قصر فی عجلت سے کام لیا جائے، اور تاخیر نہ برتی جائے، بشرطیکہ  
ذلک فائی وقت ادراک ہو وجب ضرورت فصد کے دلائل و علامات درست اور ٹھیک ہوں۔  
فانفصل بعد مراعاة الامور لیکن اگر اس میں کوتاہی ہو جائے (اور غفلت کے باعث فصد  
لہ سوء العاقبہ سے مراد خون کے اجزاء کی خرابی اور اسکا ضعف ہے +

المشوة

میں تقدیم و تمیل سے کام نہ لیا جاسکے) تو جس وقت بھی اس کا موقع ہاتھ آئے، اور اس کی ضرورت ہو، امور عشرہ (قوانین عشرہ) کا لحاظ رکھتے ہوئے قصد کھول دی جائے۔

و کثیرا ما یكون الفصد فی الحمیات [شذره] بسا اوقات بخاروں میں قصد کر دی جاتی ہے۔ نہ سنے وان لم یحجر الیه مقویا للطبیعة کہ (الحفاظ علیہ خون کے) اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اس نے علی المادۃ بتقلیدها هذا کانت کما دہ کو کم کر کے طبیعت میں قوت و قدرت پیدا کر دیا جائے السخنة والسن والقوة وغیر ذلک مگر ایسا اس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ مریض کا سمنہ، عمر، اور یرخص فیہ قوت وغیرہ بنی اسکی اجازت دیں۔

واما الحمی الدمویۃ فلا بد فیہا حمی و مویہ میں اسکے بغیر چارہ ہی نہیں ہوتا کہ قصد کے استفراغ بالفصد غیر مفراط وریعہ اسکے مادہ کا استفراغ کیا جائے۔ چنانچہ ابتدا مرض میں اعدا و مفراط عند النضج و تخفیف کی غرض سے) تھوڑا خون نکالا جاتا ہے، اور جب نفخ اقلعہا فی الحال الفصد کے علامات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ تو دراستعمال مرض کے نئے خون کے اخراج میں افراط سے کام لیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ قصد کرتے ہی غار کا فور ہو جاتا ہے۔

و یجب ان یحذر الفصد فی المزاج الفصد سے پرہیز مندرجہ ذیل حالات میں قصد سے پرہیز کرنا الشدید البرد و البلاد الشدیدۃ چاہئے: شدید البرد مزاجوں میں — سخت ٹھنڈے ممالک البرد و عند الوجع الشدید و بعد میں — درد کی شدت کے وقت — حمام محلل کے بعد — الا سقمام المحلل و بعقب الجماع جماع کے بعد — علی نہ استی الامکان چودہ برس سے کم عمر کے وفی السن القاصر عن المربع عشرہ لڑکوں میں اور بوڑھوں میں بھی قصد سے احتراز کرنا چاہئے اماکن وفی سن الشیوخۃ ما امکن ہاں اگر ان کی جسمانی حالت (سمنہ)، عضلات کی قوت و صلابۃ اللہم الا ان تشق بالسخنة و کتناز عروق کی کشادگی اور انکا امتداد، اور بدنی رنگت کی سرخی پر العضل وسعة العروق و امتلاؤها و حمرة کافی بھروسہ اور اعتماد ہو اور یہ قطعی اندیشہ نہ ہو کہ قصد کی وجہ الا لوان فہو کلاء من المشاخر و الاحداث یہ نہ حال ہو جائیگے۔ اور اس کو برداشت نہ کر سکیں گے، تو ان تجترأ علی فصد ہم بوڑھوں اور بچوں میں قصد کی جرات کی جاسکتی ہے۔

وہ جو خدا سے بے پروا ہو اور تمیز قلمیلا

بجول سے ان قصد کلام و حق پرست کے کسی

تقصیر سے

خون کمال گزرتے بہرے ترقی کی جالی سے

وہ جہان بخت سے انقصیر لایلا

اسی طرح نہایت اتوا در نہایت قریب لوگوں سے

استغناء و انقصاف و شامہ نیرا

نہ لوگوں سے، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

المعین و المتخلی و البیض و البیض

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

والبیض و البیض و البیض و البیض

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

وہیلا ہو، جیسا کہ نہ تامل ہو، بلکہ جیسا کہ نہ تامل ہو

تقصیر سے بہرے ترقی کی جالی سے

يمكن ولو بالحقة

ذریعہ خارج کئے جائیں، اور زیرین اسعار کے فضلات جس  
ذریعہ سے ممکن ہو، خارج کئے جائیں، خواہ اس کام کیلئے  
حقہ استعمال کرنا پڑے +

وتوقى فصد صاحب التخمه بل  
تمهلہ الی ان ینھضم تخمته

علیٰ ہذا تخمہ دالوں کو بھی فصد سے اُس وقت  
تک احتراز کرنا چاہئے، جب تک اُن کا تخمہ ہضم نہ ہو جائے  
(یعنی جب تک تخمہ کی اصلاح نہ ہو جائے) +

وفصد صاحب ذکاء حس فمالمعدة  
او ضعف فمھا او الممنوب تولد  
المراسر فیھا فان مثله یجب ان یتوقى  
التھور فی فصدہ وخصوصاً  
علی الریق

اسی طرح، اُن لوگوں کو بھی فصد سے بچانا چاہئے،  
جن کا فیم معدہ ذکی احس ہو، یا جن کے فیم معدہ میں ضعف ہو،  
یا جن کے معدہ میں عادتاً صفراء زیادہ پیدا ہو کر تا ہو، اس  
قسم کے لوگوں میں بے پروائی سے فصد کی جسارت ہرگز نہ  
کرنی چاہئے، اور علی الخصوص نارمنہ (خلوئے معدہ کی  
حالت میں) +

اما صاحب ذکاء حس فمالمعدة  
فتعرفه بتأذیه من بلع اللذاعات  
وصاحب ضعف فمالمعدة تعرفه  
من ضعف شهوته ووجاع فم  
معدته وصاحب قبول فمالمعدة  
للمراسر وكثرة تولدھا فیہ تعرفه من  
دوام غثیانه ومن قیثه المراسر  
کل وقت ومن مراسر فمه

چنانچہ فیم معدہ کی ذکاوت حس کی شناخت یہ ہے کہ  
اشیاء لذاعہ (مثلاً ابازیر لذاعہ حبسی تیز چیزوں) کے کھانے  
سے فیم معدہ میں اذیت پہنچا کرتی ہے، "فیم معدہ کے ضعف  
دالوں" کی شناخت یہ ہے کہ ان میں بھوک کمزور ہو کر آتی ہے  
اور فیم معدہ میں درد دکھ ہوتے ہیں۔ اور جن لوگوں کا فیم معدہ  
(جگر اور مرارہ سے) صفراء قبول کیا کرتا ہے، اور جن میں صفراء  
بکثرت پیدا ہو کر تا ہے، ان کی شناخت یہ ہے کہ ان میں متلی  
کی شکایت ہمیشہ رہا کرتی ہے، صفراء ہی قے ہر وقت ہوا کرتی  
ہے، اور اُن کا منہ کڑوا رہا کرتا ہے +

فهؤلاء اذا فصدوا من غیر تعهد  
یسبق الی فم معدتهم عرض من ذلک خطر  
شدید وراہما هلك منهم بعضهم  
فیجب ان یلقم صاحب ذکاء احس

چنانچہ جب ایسے لوگوں میں فیم معدہ کی پہلے دیکھ بھال  
بے سبق الی فم معدتهم عرض من ذلک خطر  
آجاتے ہیں، اور گاہے بعض لوگ ہلاک بھی ہو جاتے ہیں +  
اسلئے مناسب یہ ہے کہ (فیم معدہ کی) ذکاوت حس

وصاحب لضعف لقما من خبز  
لثقی مغموستہ فی رب حامض  
طیب لراحتہ وان کان الضعف  
من مزاج باس دفعموستہ فی مثل  
ماء السکر بالافادیۃ و شراب  
النعناع المسک واللبہ المسک ثم یفصد  
والما صاحب تولد المرار فنجب  
ان یقنی بسقی ماء حار کثیر  
مع اسکنجین ثم یطعم لقما و یلح  
یسیرا ثم یفصد و یحتاج ان  
یتدارک بدل ما یتحلل من الدم  
الجید

والوں کو، اور ضعف والوں کو، چند لقمے اچھی اور صاف روٹی  
کے (نصف سے پہلے) کھلا دیں، جسے کسی ترش خوشبودار رب میں  
بگودیا گیا ہو۔ لیکن اگر فم معدہ کا ضعف برویت مزاج کی وجہ  
سے لاحق ہوا ہو، تو روٹی کو شلا آب شکر (جلاب) میں خوشبودار  
چیزوں کے ساتھ بگودیں یا شراب نعناع مشکلی میں یا نمیبہ  
مشکی (شراب ہی مشکلی) میں، اور اسکے بعد فصد کریں +  
اور جن لوگوں میں صفرا کی پیدائش زیادہ ہوتی ہو،  
انہیں سکجین کے ساتھ بہت سا گرم پانی پلا کر پہلے قے کرا دینی  
چاہئے، اس کے بعد مذکورہ بالا صورت کے مطابق (روٹی کے چند  
لقمے کھلا دینے چاہئیں، اور تھوڑی دیر تک راحت و سکون  
دینے کے بعد فصد کرنی چاہئے۔ اور اس کے بعد فصد کی وجہ  
سے جتنا اچھا خون بدن سے ضائع ہوا ہے، اس کے عوض میں  
(اچھی غذاؤں سے) اسکا تدارک بھی کر دینا چاہئے (کیونکہ اس  
قسم کے صفراوی لوگ فصد کی وجہ سے بہت زیادہ ناتواں  
ہو جایا کرتے ہیں) +

فان کان قویا فالکباب علی ثقله  
فانہ ان انھضم غدی کثیرا  
جیدا و لکن یجب ان یکون اقل  
فان المعدۃ ضعیفۃ بسبب لفصد  
چنانچہ اگر یہ لوگ قوی اور توانا ہوں (اور انکی قوت ہانہ  
درست ہو) تو باوجود ثقیل ہونے کے انہیں کباب کھلا سکتے  
ہیں۔ کیونکہ کباب جب (اچھی طرح) ہضم ہو جاتا ہے، تو اس سے  
بہت ہی خوب تغذیہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن یہ مناسب ہے کہ  
اس وقت کباب کچھ کم ہی کھلانا چاہئے، کیونکہ فصد کی وجہ سے  
معدہ (کچھ نہ کچھ) ضرور کمزور ہو جاتا ہے +

**شذرہ** بعض اوقات کسی رگ کی فصد نزف دم (جریان  
خون) کو روکنے کے لئے کی جاتی ہے، خواہ وہ نزف نکسیر کا ہو،  
یا رحم، مقعد، یا سینہ سے آ رہا ہو، یا کسی پھوٹے سے خون بہ  
رہا ہو۔ اس فصد کی غرض یہ ہوتی ہے کہ خون جس طرف بہ رہا  
وقد یفصد العرق لمنع نزف الدم  
من الرعاف او الرحم او المقعدۃ  
والصدر او بعض الخراجات  
بان یجذب الدم الی خلاف

تلك الجحمة وهذا علاج فتوى ہے، اُس کے خلاف جانب اُسے کھینچ لیا جائے (اور اُس کے  
نافع رخ کو دوسری طرف پھیر دیا جائے)۔ یہ علاج اس بارہ میں

نہایت قوی اور مفید ہے +

فجب ان يكون البصغر ضيقاً جداً چنانچہ اس مقصد کے لئے جو فصد کی جائے، اُس میں نشتر  
وان يكون المرات كثيرة لا في يوم سے بڑا شگاف نہ لگایا جائے، بلکہ نہایت تنگ، اور فصد چند بار  
واحد الا ان يضطر الضرورة کی جائے، اور وہ بھی ایک دن نہیں، بلکہ ایک دن کا وقفہ دیکر  
بل في يوم بعد يوم وكل مرة يقلل ہاں اگر کوئی قوی ضرورت ہی مجبور کر دے، تو ایک روز میں  
ما امکن وبالجملة فان تكثير اعداد چند بار فصد کی جاسکتی ہے، اور جہاں تک ہو سکے، ہر دوسری  
الفصد اوفق من تكثير مقداراً مرتبہ پہلی بار سے خون کم ہی خارج کیا جائے۔ خلاصہ یہ ہے  
کہ (اس حالت میں ایک ہی بار) زیادہ خون خارج کرنے سے  
بتر یہ ہے کہ بار بار فصد کی جائے +

والفصل الذي لم يكن اليه حاجة [شذرہ] جو فصد بلا ضرورت و حاجت کھولی جاتی ہے، اس سے  
يحبب المرار و يعقب جفافاً للسان صفرا ہیجان میں آجاتا ہے، اور زبان وغیرہ (خیائشم) خشک  
ونحوه فليتدارك بماء الشعير ہو جاتی ہے (بشرطیکہ وہ شخص صفراوی المزاج ہو)۔ اس لئے  
والسکر اسکا تدارک آبشور (مارالشعیر) اور شکر سے کریں (اور تغذیہ بدن  
کے لئے چوزوں کے شوربے پلائیں) +

ومن اراد التثنية فيجب ان يفصد التثنية فصد جن لوگوں کا ارادہ دوبارہ سہ بارہ فصد کرانے  
العرق طولا يمنع حركة العصل [تثنیہ فصد] [تکرار فصد] (تثنیہ: تکرار فصد) کا ہو، اُن کی رگ میں فصد  
عن التماسه وان يوسع کے وقت نشتر سے طولاً شگاف دیا جائے، تاکہ اُس مقام  
کے (عضلات کی حرکت سے یہ شگاف بھرنے نہ پائے) اور  
دوسری مرتبہ نیا شگاف نہ دینا پڑے، نیز شگاف بھی زیادہ  
کشادہ لگایا جائے +

بعض انہوں میں ہے: تاکہ (اس مقام کے) مفصل کی حرکت سے یہ شگاف بھرنے نہ پائے۔

وان خيف مع ذلك الاتمام لبرعة وان خيف مع ذلك الاتمام لبرعة اگر ان تدابیر کے باوجود شگاف کے جلد جُڑ جانے کا  
وضع عليه خرقة مبلولة بزيت اندیشہ ہو، تو اس مقام پر خرقة رکھ دیں، جسے روغن زیتون

وقلیل ملح وعصب فوقھا

اور قدرے نمک میں تر کر لیا گیا ہو، اور اس کے اوپر پٹی باندھ دیں +

خمرہ کی شکل اس طرح گول ہونی چاہئے اور اس طرح شگاف پر رکھی جائے کہ شگاف کے دونوں لب کھلے رہیں، اور اس کے اوپر پٹی باندھ دی جائے +

وان دهن مبضعة عند الفصل  
منع سرعة الالتحام وقلل بوجع  
وذلك هو ان يمسح عليه الزيت  
ونحوه مسحا خفيفا ونعس في الزيت  
ثم يمسح بخمره  
اگر قصا اپنے نشتر میں قصہ کے وقت تیل لگالے، تو اس سے شگاف کا اتحام جلد نہیں ہونے پاتا، اور درد بھی کم ہوتا ہے۔ تیل لگانے کی صورت یہ ہے کہ نشتر پر دوغن زیتون یا کوئی دوسرا اسی قسم کا تیل، خفیف طور پر مل لیا جائے، یا نشتر کو دوغن زیتون میں ڈبو کر کپڑے سے پوچھ لیا جائے +

والنوم بين الفصل والتثنية ليسع  
التحام البضع  
شذرہ پہلی قصہ کے بعد، اور دوسری قصہ کے دہرانے سے قبل، سو جانے سے شگاف جلد بھر جایا کرتا ہے (اس لئے اگر دہرانے — تثنیہ — کا ارادہ ہو، تو قصہ کے بعد نہ سونا چاہئے) +

فینذک حالت میں سکون ہوتا ہے، اور سکون انزال جراحات پر معین ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں "سونا" اور بھی کئی طور پر انزال جراحات پر معاون ہوا کرتا ہے +

وتذكر ما قلناه من الاستفراغ  
في الشتاء بالداود وان يجب ان  
يتصل له يوم جنوبی فکلن لل  
الفصل  
[قانون] یہاں اس بات کو بھی یاد کرو، جو پہنے موسم سرما میں "استفراغ بالداود" (اسہال) کے لئے بتائی ہے، یعنی یہ کہ اس موسم میں اسکے لئے یوم جنوبی کا انتظار کیا جائے (جس دن گرمی ہوتی ہے، اور جنوبی ہوا چلتی ہے)؛ یہی حال (موسم سرما کی) قصہ کا بھی ہے +

واعلم ان فصل الموشو سین  
والجائین والذین محتاجون الی  
فصل فی اللیل وفي زمان النوم  
يجب ان يكون ضيقا لا يحدث  
تلف الدم وكذا لك كل من  
لا يحتاج الی التثنیة  
[قانون] واضح رہے کہ حسب ذیل قسم کے لوگوں میں قصہ تنگ کرنی چاہئے، تاکہ (غیر معمولی اور نا واجب) جریان خون نہ واقع ہو جائے: (۱) خبیثوں اور پاگلہ میں (اور اسی قسم کے دوسرے بدحواس لوگوں میں، مثلاً مرگی اور اختناق کے مریضوں میں)؛ (۲) اُن لوگوں میں، جن میں (ضرورتاً) رات کے وقت اور سونے کے اوقات میں قصہ کی جاتی ہے (نہ کہ فینذک کے

عالم میں)؛ (۳) اُن لوگوں میں جو تشنہ (تکرارِ فصد) کے محتاج نہیں ہوتے +

گیلائی کہتے ہیں کہ رات کے وقت اُن لوگوں میں فصد کی جاتی ہے، جبکہ قویٰ ضعیف ہوتے ہیں، اور جو فصد کی دہشت سے غشی میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں؛ کیونکہ رات کے وقت انسان کے قویٰ اجتماعی شان میں ہوتے ہیں، نہ کہ پراگندگی اور انتشار میں۔ لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نیند کی حالت میں فصد کی جائے؛ کیونکہ اس سے تو دہشت اور زیادہ بڑھے گی، اور اچانک نیند ٹوٹنے کے بعد اسے زیادہ خون طاری ہوگا +

واعلم ان التثنية تؤخر بمقدار [قانون] فصد کے دہرانے اور دوبارہ سہ بارہ کرنے میں کتنا الضعف فان لم يكن هناك ضعف وقفة در میان میں ڈالنا چاہئے؟ اسکا تعلق ضعف سے ہے؛ ففایته ساعة والمراد من ارسال چنانچہ شیخ فرماتے ہیں: (فصد کے دہرانے کی صورت میں دو نوں فصدوں کے درمیان "ضعف" کے مطابق تاخیر کرنی دمہ الجذب یوم واحد

چاہئے۔ چنانچہ اگر (پہلی فصد کے بعد) ضعف محسوس نہ ہو، تو ایک گھنٹہ وقفہ دینا انتہا ہے۔ اسی طرح جن لوگوں میں تشنہ فصد کے ذریعہ) خون بہانے کی غرض یہ ہو کہ مادہ کو دوسری جانب پھیرا جائے، تو اس صورت میں ایک دن کی تاخیر کافی ہے +

والفصل الموتر بـ اوفق لمن [شذره] فصل مؤثر بـ (ترجمی فصد، جس میں رگ کے اندر یرید التثنية فی الیوم والمعرض ترجمے طور پر نشگان لگایا جاتا ہے) اُن لوگوں کے لئے بہتر اور لمن یرید التثنية فی الوقت مناسب ہے، جو اُسی دن اسے دہرانا چاہتے ہوں۔ فصل والمطول لمن لا یرید الا تقصیر مَحْرَض (آڑی فصد، جس میں رگ کو آڑے طور پر کاٹا جاتا ہے) تشنہ واحداً ومن غرضہ ہے) اُن لوگوں کے لئے مناسب ہے، جو اُسی وقت (بلا تاخیر ان یسرح عداة ایام کل یوم مزید) دوبارہ فصد کرانی چاہتے ہوں۔ اور فصل

مَطْوَل (طولانی فصد، جس میں رگ کو لمبائی میں کاٹا جاتا ہے) اُن لوگوں کے لئے موزوں ہے، جو چند روز تک متواتر روزانہ فصد کرانی چاہیں +

گیلائی کہتے ہیں: "شریان کی طولانی فصد، بدیر اعمال پذیر ہو کر تھی ہے، اور آڑی فصد زود تر، اور ترجمی فصد لمحاظ مدت التلاحم کے دونوں کے بیچ میں ہے؛ کیونکہ شریان کے طبقات میں زیادہ تر آڑے ریشے ہوا کرتے



ہیں، جو طولانی شکاف سے بکثرت کٹ جایا کرتے ہیں۔

”اسکے برعکس وریدوں کی طولانی فصید جلد اند مال پذیر ہوتی ہے، اسکے بعد مَوْرَب، اور اسکے بعد مَعْرَض۔“  
اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ شیخ کے بیان میں جو فصید مطول کا ذکر آیا ہے، یہ صرف فصید شریانی میں صحیح ہو سکتا ہے؛ ورنہ وریدی فصید میں طولانی فصید زود التھام پذیر ہوا کرتی ہے۔

وَلَمَّا كَانَ الْفَصْدُ أَكْثَرَ وَجَعًا [شذرہ] فَصْدٌ فِيهِ قَدْرٌ زَيْدٌ هُوَ كَمَا تَأْتِي، أَسَى قَدْرُ اسْكَ  
شکاف کا اند مال والتھام دیر میں ہوا کرتا ہے (کیونکہ درد کی  
زیادتی سے قوت مُلْجَمَہ (زخم کی بھرنے والی قوت) کمزور  
ہو جایا کرتی ہے)۔

وَالْاِسْتِفْرَاغُ الْكَثِيرُ فِي التَّشْنِیَةِ [شذرہ] تَشْنِیَةٌ أَوْ تَكَرَّرُ فَصْدٌ فِي رِبْعِيٍّ فَصْدٌ كَعْدِ دُوسَرِی  
یَجْلِبُ الْغَشِیَ الْاِنْ یَكُونُ قَدْ تَلَّ یَجْلِبُ الْغَشِیَ الْاِنْ یَكُونُ قَدْ تَلَّ  
تناول المثنی شیئاً  
پہلی فصید میں ایک مرتبہ خون نکل ہی چکا ہے، اس لئے بار دیگر  
خون کے بہ افراط اخراج میں یقیناً ضعف بہت زیادہ پیدا  
ہو جائیگا۔ ہاں اگر وہ نظر احتیاط (دوسری مرتبہ فصید کرتے  
وقت کوئی مناسب اور مقدوی چیز کھدا دی گئی، تو ممکن ہے  
کہ غشی سے تحفظ ہو جائے۔

وَالنَّوْمُ بَيْنَ الْفَصْدِ وَالتَّشْنِیَةِ یَمْنَعُ [شذرہ] (تَشْنِیَةِ كِي صَوْتِ مِی) پَهْلِی فَصْدِ كَعْدِ دُوسَرِی فَصْدِ  
ان یبند فم فی الدم من الفضول (مُثْنِی) كَعْدِ قَبْلِ سَوْرِ مِی سَعْدِ دُوسَرِی فَصْدِ كَعْدِ  
ما یجذب با یجذب ابلالا خلاط ساتھ خارج ہونے سے رُک جاتے ہیں، جو نیند کی وجہ سے دوسرے  
بالنوم الى غور البدن مواد کے ساتھ اندرون بدن کی طرف منجذب ہو جاتے ہیں۔

اس قول کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا ارادہ ایک دن میں دو مرتبہ فصید کرنے کا ہو، اور اس کے بدن  
پر ایسے مواد بھی موجود ہوں، جنکے متعلق یہ اندیشہ ہو کہ نیند کی وجہ سے وہ باطن بدن کی طرف رجوع کر جائیگے، تو  
ایسی حالت میں فصید مثنیٰ سے قبل سونا نہ چاہئے۔

وَمِنْ مَنَافِعِ التَّشْنِیَةِ حِفْظُ قُوَّةِ الْفَصْوِ [شذرہ] تَشْنِیَةِ فَصْدِ كَعْدِ مَنَافِعِ مِی سَعْدِ اِیكِ مَنَفْعَتِ یہ ہے کہ  
مع استكمال استفراغ الما واجب (چند بار میں بتدریج خون نکالنے سے) شخص مقصود کی قوت  
زیادہ ضائع ہونے نہیں پاتی، اور اس کے ساتھ ہی رحمت  
لہ

و خیر التثنية ما اخرج يوسين [شذره] تشنيه اور تکرار قصد کی بترین صورت یہ ہے کہ بیچ  
او ثلثة میں دو روز، یا تین روز کا وقفہ دیا جائے +  
والنوم بعد الفصد ربما احدث [شذره] فصد کے بعد یہ نسخہ دیگر: فصد کے قریب سو جانے  
انکس ارا فی الاعضاء سے بعض اوقات اعصار شکنی لاحق ہو جاتی ہے +  
والاستحمام قبل الفصد ربما [شذره] فصد سے قبل حمام کرنے سے بعض اوقات فصد کرنا  
عس الفصد بما يغلط خوشوار ہو جایا کر تلے، کیونکہ حمام کی وجہ سے جلد موٹی اور  
من الجلد ولبینه وبعیثہ للزلق نرم اور پھلنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے اس لئے نشتر پوری  
الا ان یكون المقتصد شدید طرح کام نہیں کرتا۔ ہاں اگر فصد کرانے والے شخص (مفتصد)  
غلظ الدم مقتصد کا خون نہایت غلیظ ہو، تو وہ فصد سے پہلے حمام کر سکتا

ہے +

والمقتصد ينبغي له ان لا يقدم [قانون] فصد کرانے والوں کے لئے یہ مناسب ہے کہ فصد کے  
على الامتلاء بعد البل يتدرج بعد شکم سیری کی جلد جرات نہ کریں، بلکہ آہستہ آہستہ غذا رکھ  
فی الغذاء وليستلطفه افلا بڑھائیں، اور اوائل میں لطیف غذا (کم مقدار میں) استعمال کریں +  
وكن لك يجب ان لا يراض بعدا اسی طرح فصد کے بعد ریاضت کرنا بھی مناسب  
بل يصیل انی الاستلقاء وان لا نہیں ہے؛ بلکہ بہتر ہے کہ وہ شخص چت لیٹ جائے۔ علی ہذا  
يستحم بعد الاستحمام محلا فصد کے بعد حمام محل کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے +  
ومن اقتصد وتورم عليه الید [قانون] اگر کسی شخص کے ہاتھ میں فصد کے بعد زکری غیر معمولی  
اقتصد من الید الاخری مقلدا ورم پیدا ہو جائے، تو دوسرے ہاتھ کی فصد کھول کر بقتدر  
الا احتمال ووضع عليه درهم الاسفیداج برداشت خون نکالنا چاہئے۔ نیز مقام ورم بہ مرہم  
وطلی حالیه بالمہر دات القویۃ سفیدہ لگانا چاہئے، اور ورم کے گرد قوی مہر دات کا طلاء  
کرنا چاہئے +

بعض اوقات عضو معمول یا عضو منقود میں ورم عام بصورت حمہ یا فلفمونی اس وجہ سے لاحق ہو جاتا ہے

لہ گیلانی کہتے ہیں کہ اسکا تجربہ ہم اس طرح کر سکتے ہو کہ نغیف طور پر ہاتھ ہی دھکر دیکھو۔ مگر آملی کہتے ہیں کہ  
حمام محف سے توجہ نہ لائی ہو جاتی ہے، اور حمام مرطب سے نرم +

کہ باہر سے — جلد یا نشتر سے — کسی مواد داخل ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں دوسرے ہاتھ کی فصد سے کوئی فائدہ نہیں +

فاذا افتصد من الغالب علی بدنہ [شذرہ] اگر کسی شخص کے بدن میں اخلاط کا غلبہ ہو (سارے الاخلاط صاں الفصد علۃ لثوران اخلاط اس طور پر بڑھے ہوئے ہوں کہ فصد کرنا ضروری ہو) تو تلك الاخلاط وجریا نھا واختلاطھا فصد کھولنے کی وجہ سے (بعض اوقات) ان اخلاط میں جوش و پیمان پیدا ہو جاتا ہے، اور بے جا تحریک کی وجہ سے یہ سب باہم بیقاعدہ طور پر مل جاتے ہیں، ایسی حالت میں ان کی تدبیر و اصلاح کے لئے متواتر فصد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے +

والدم السوداوی یجوز الی فصل [شذرہ] سوداوی خون کے غلبے کے وقت بھی (دکا ہے) متواتر متواتر فی الحال و یعقب ظور پر (جلد جلد) فصد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس سے عند الشیوخۃ اھراضا منها اگرچہ وقتی طور پر (مرض میں) تخفیف حاصل ہو جاتی ہے، لیکن بڑھاپے میں جا کر سکتہ جیسے بعض امراض پیدا ہو جاتے ہیں +

دم سوداوی سے یہاں مراد غلیظہ اور کثیف خون ہے، یا وہ خون جس کے ساتھ سودا ملا ہوا ہو، جس کی وجہ سے وہ تغذیہ بدن کے لائق نہ رہا ہو، اور طبیعت کے نزدیک وہ ایک بے کار بوجھ ہو +  
والفصد کثیرا ما یجوز الحمیات و [شذرہ] فصد بسا اوقات حمیات کا باعث بن جاتی ہے، اور تلك الحمیات کثیرا ما تحلل لعفونات یہ حمیات بسا اوقات عفونتوں کو تحلیل کر دیتے ہیں +  
بخار حقیقت میں ایک علامت جنگ ہے، جو طبیعت اور مرض کے درمیان ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جنگ سے غرض ہمیشہ یہی ہوا کرتی ہے کہ دشمن ہلاک ہوں، اور اپنے مورچے زیادہ مستحکم ہو جائیں۔ چنانچہ عفونت اور وہ مواد جن سے عفونت پیدا ہوتی ہے، دونوں اس فطری جنگ سے، جو بخار کی صورت میں ہو رہا ہوتا ہے۔ برباد ہوتے ہیں، اور ہر جنگ کے بعد طبیعت اپنی فوج کے مورچوں کو زیادہ مستحکم کر دیتی ہے، کیونکہ دشمن کی نوعیت جنگ سے طبیعت کو ایک بصیرت کے ساتھ تجربہ ہو جاتا ہے، اور اسکی کمک کے لئے پوری تیاری کر لیتی ہے +

وکل صحیح افتصد فیجب ان یتناول [قانون] جو لوگ صحیح و تندرست ہوں۔ اور (بہ غرض تحفظ و پیش تلفا) اس وقت ہوتا ہے، جبکہ پہلی فصد سے خون تھوڑا سا نکالا جاتا ہے +

ما قلنا فی باب الشراب

یعنی) فصد کرائیں، انہیں چاہئے کہ پہلے باب شراب میں جو بتایا ہے، وہ استعمال کریں (یعنی شراب کے دو تین پیالے پی لیں) +

واعلم ان العروق المفصودة

عروق مفصودة جن رگوں میں فصد کھولی جاتی ہے،

بعضہا اور دہ بعضہا شرا ئین  
والشرا ئین تفصد فی الاقل

ان میں سے کچھ تو وریدیں ہیں، اور کچھ شریانیں +

مگر شریانیوں میں کمتر ہی فصد کھولی جاتی ہے

کیونکہ شریانی خون زیادہ قیمتی ہے، اس میں بمقابلہ وریدوں کے

سرا و ح زیادہ ہوتی ہے، اور وریدوں میں بمقابلہ شریانیوں کے

دخان زیادہ ہوتا ہے +

روح اور خون شریانی اس سسطر اطمس کا خیال تھا کہ شریان میں فقط روح ہوا کرتی ہے، اور اس میں خون نفعاً

نہیں ہوتا۔ اور شریان کی فصد سے جو خون نکلتا ہے، یہ ان میں متصل وریدوں سے آ جاتا ہے۔ لیکن جالیئوس نے

اس خیال کی تردید کی، اور اس نے بتا دیا کہ جس شران کو چاہر چیر کر دیکھو، اس میں ان کے چیرتے ہی خون لے گا، اس میں

ذرا دیر بھی نہ لگے گی۔ اگر ان شریان میں محض روح بھری ہوئی ہوتی، اور خون دوسری جگہ سے آتا، تو فصد کے وقت پہلے

روح نکلتی، اس کے بعد خون خارج ہوتا +

و یتوقی ما یقع فیہا من الخطر من نزف الدم و اقل احوالہ ان

شریان کے فصد میں چونکہ (نا واجب) نزف الدم کے وقوع کا اندیشہ ہے، اسلئے اس کی فصد سے اجتناب کیا جاتا ہے

یحدث انور سما و ذلک اذا کان اور کم سے کم جو فصد شریانی میں خطرہ ہے، وہ یہ کہ اس سے

الشق ضیقاً جداً گاہے انور سما پیدا ہو جاتا ہے؛ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ

جلدی شگاف باریک لگایا جاتا ہے +

انور سما یونانی لفظ ہے جسکے معنی "سیلان خون" کے ہیں۔ عربی میں اسے اُمُّ الدَّم کہا جاتا ہے +

الا انھا اذا من من نزف الدم منها کانت عظیمۃ النفع

لیکن جب نزف دم کے خطرہ سے (کسی طور پر) اس حاصل کر لیا جاتا ہے، تو شریانی فصد ان مخصوص امراض

فی امراض خاصۃ یفصد ہی کے لئے بغایت نافع ثابت ہوتی ہے، جن میں شریانیوں کی فصد کھولی جاتی ہے (جن میں سے بعض امراض کا ذکر ذیل

لاجلہا

میں درج ہے: +

والکثر نفع فصد الشریان انما یکون  
اذا کان فی العنوا المجاور له امراض  
سادیة سببها دم لطیف حاد فاذا  
فصل الشریان المجاور له ولم  
یکن مما فیہ خطر کان عظیم المنفعة  
اس میں کوئی اندیشہ نہیں ہوتا، تو اس مرض کے لئے یہ فصد بغایت  
مفید ثابت ہوتی ہے +

والعروق المفصودة من الیدین اور وہ مفصودہ جن وریدوں کی فصد ہاتھ میں کھولی جاتی ہے  
اما الاوردة فستة القیقال والا کحل  
والبا سلیق وحبل الذراع والا سلیق ہاتھ کی وہ چھ ہیں: قیقال — اکحل — با سلیق —  
والذی یخص باسم الا بطو هو ابطنی (یا: با سلیق ابطنی) کہا جاتا ہے، اور جو دراصل با سلیق  
شعبة من الباسلیق کی شاخ ہے +

قیقال: وہ ورید ہے، جو کلائی کے بطن میں کھنی کے موڑ کے پاس با سلیق سے باہر کی طرف معلوم ہوتی ہے  
یہ موڑ سے اور بازو کے بیرونی جانب سے اترتی ہے، اور نیچے کی طرف آگے بڑھ کر اور با سلیق سے مل کر اکحل بناتی ہے  
اکحل: وہ رگ ہے، جو قیقال کے پاس اس سے نیچے، کلائی کے بطن میں وسط سے ذرا اوپر ظاہر  
ہوتی ہے۔ یہ با سلیق اور قیقال سے مل کر بنتی ہے۔ (بطن ساعد: انسی ساعد)

باسلیق: وہ رگ ہے، جو کھنی کے جوڑ (کھنی کے موڑ) میں اندر کی طرف (قیقال سے اندر کی طرف) ظاہر  
ہوتی ہے۔ یہ بغل اور بازو کے اندرونی جانب سے آتی ہے۔ با سلیق نیچے اتر کر اور قیقال سے مل کر اکحل کہلاتی ہے  
حبل الذراع: وہ رگ ہے جو کھنی کے بازو کے پاس قیقال سے باہر کی طرف نمودار ہوتی  
ہے۔ یہ نیچے کی طرف اس طرح اترتی ہے کہ کلائی کے باہر کی طرف ہوتا ہے، پھر وہ کلائی کی پشت پر  
ہونے لگتی ہے۔ اس کا اتصال اوپر کی طرف اسی ورید سے ہوتا ہے، جس سے قیقال نکلتی ہے +

ملکہ جریہ تشریحی کتب میں اکو قیقالی متوسط کہتے ہیں، اور قیقال اس بڑی ورید کو جو بازو اور موڑ سے جدا کر دیتی ہے اور جس سے یہ نکلتی ہے +  
ملکہ جریہ تشریحی کتب میں اکو با سلیقی متوسط کہا جاتا ہے، اور با سلیق اس بڑی ورید کو جو بازو کی طرف آتی ہے اور جس سے یہ نکلتی ہے +



## عروق مفصودہ

البیق، وہ ورید ہے جو کلائی کے لطن میں بسیق سے اندر کی طرف نمودار ہوتی ہے۔ یہ اسی ورید سے نکلتی ہے، جس سے بسیق نکلتی ہے۔ اسی وجہ سے اسکا دوسرا نام باسلیق البی ہے۔  
 اُسَیْلَمُ: وہ رگ ہے، جو خضر اور بنصر کے درمیان پشت کف کی طرف نظر آتی ہے۔  
 ان تمام بیانات میں انسان کی وضع یہ فرض کی گئی ہے کہ وہ اس طرح ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہے، کہ دونوں ہاتھ کی پھیلی سائے کی طرف ہے، اور پھیلی کی پشت پیچھے کی طرف؛ یعنی انگوٹھا باہر کی طرف۔ اور خضر اند کی طرف ران کے قریب ہے۔

لیکن عام اطباء نے ان وریدوں کی تشریح جس وضع انسانی میں بیان کی ہے، اس میں شخص مفروض دونوں ہاتھوں کو لٹکانے کی بجائے آگے کھینچے ہوئے ہے، جس میں انگوٹھا اوپر، خضر نیچے، لطن کف اور لطن ساعد اندر کی طرف، اور پشت کف اور پشت ساعد باہر کی طرف ہے۔

واسلمها القیفال  
 [شذرہ] ان سب رگوں میں قیفال کی قصد کھولنا (نوعیت عمل جراحیہ کے لحاظ سے) بے خطر ہے (کیونکہ اس کی مجاہرت میں ایسے اعصاب و شرائین نہیں ہیں، جو قیفال کی قصد کھولنے وقت مآؤف ہو جائیں)۔

و یجب فی جمیع الثلثۃ ان یفترق [قانون] تینوں عروق کی قصد (یعنی حسب تفسیر گیلانی و آملی: فوق المابض لا تحتہ ولا بحذاءہ اکمل اور دونوں باسلیق کی قصد) کھنی کے سوڑے نیچے اور لیخرج الدم خروجا جیلا کما اس کے مقابل نہ کھولنی چاہئے، بلکہ اس سے اوپر ہی کھولنی یترق ویؤ من افات العصب چاہئے تاکہ خون اچھی طرح پھکاری کے طور پر خارج ہو سکے،

والشریان وکن لک القیقال اور اعصاب وشرائین بھی خطرہ سے محفوظ رہیں۔ اسی طرح

قیقال کی فصد بھی کہنی کے موڑ سے اوپر ہی کھولنی چاہئے +

”تینوں عروق“ کی تفسیر میں گیلانی نے لکھا ہے کہ اس سے مراد اکمل — باسلیق — اور باسلیق

ابلی ہیں۔ کیونکہ قیقال کا علیحدہ تذکرہ آگے موجود ہے، اور جبل الذراع کہنی کے موڑ کے اوپر دکھائی نہیں دیتی۔

حالانکہ عام طور پر اکمل کہنی کے موڑ سے نیچے ملا کرتی ہے، اور قیقال کے ساتھ جبل الذراع کا کچھ حصہ موڑ کے اوپر

بھی پڑتا ہے۔ لہذا ”تینوں عروق“ کی تفسیر میں اگر دونوں باسلیق کے ساتھ جبل الذراع رکھی جائے، تو بہتر ہے +

آئی فرماتے ہیں: ”لوگوں میں یہی دستور جاری ہے کہ ان چاروں عروق راکمل، دونوں باسلیق اور

قیقال کی فصد کہنی کے موڑ یا بعض مرفق سے نیچے کیا کرتے ہیں، اور شیخ اسکو ایک غلطی تصور کرتے ہیں، اسلئے

بتائید منع فرماتے ہیں کہ موڑ کے مقابل بھی ان رگوں کی فصد نہ کرنی چاہئے +

وفصدھا الطویل ابطاً التحامها ان چاروں عروق کی طولانی فصد جس میں طو لا

لا تھا مفصلیۃ وفی غیرا مفصلیۃ شکاف لگایا جاتا ہے، مفصلی مقام ہونے کی وجہ سے دیر

میں اندمال پذیر ہو کر جاتی ہے، اور غیر مفصلی مقامات میں معاملہ

اس کے برعکس ہے (یعنی غیر مفصلی مقامات میں آڑی فصد

بدریں اندمال پذیر ہو کر جاتی ہے) +

گیلانی فرماتے ہیں: جب اس مفصلی مقام کی چاروں عروق میں فصد کے وقت طولاً شکاف دیا جائیگا، تو

کہنی کی حرکت سے یہ شکاف کھل جائیگا، اس لئے طولاً شکاف دینا یہاں جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر متنبہ فصد

مقصود ہو، تو ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اور ”مفصلی مقام“ سے مراد یہ ہے کہ یہ مقام مفصل سلس سے قریب ہے +

وعرق النساء والاسیلم وعروق اخری لیکن عرق النساء، اسیلم، اور دوسری رگوں میں فصد

الاصوب فیھا ان تفصد طو لا طوی ہی زیادہ مناسب ہو کر جاتی ہے +

ومع ذلک فینبغ ان یتخی فی القیقال با اینہم رگ قیقال کی فصد میں یہ بھی مناسب ہے کہ

عن رأس العضلة الی الموضع عضلہ کے سرے سے قیقال کو نرم مقام کی طرف (باہر کی طرف)

اللین ویوسع بضعه ولا یتبع ہٹا لیا جائے، نیز اس میں شکاف کشادہ لگایا جاسکتا ہے، اور

بضعاً بضعاً فیرم فصد کرتے وقت تشر چند بار نہ مارا جائے (بلکہ کوشش کی جائے

کہ ایک ہی ضرب میں فصد ہو جائے)، ورنہ اس سے درم

پیدا ہو جائیگا +

قیفال کے قریب عضلات الراسین کا دتر پایا جاتا ہے، جو یقیناً ایک سخت چیز ہے، اور اس سے باہر کی طرف کا مقام نرم مقام کہلا سکتا ہے +  
**فصد قیفال** [فصد قیفال] کہوتے میں بعض اوقات جو غلطی ہو جا کر قی  
 واکثر من وقع علیہ الخطأ فی موضع فصد القیفال لم یقع  
 بضربة واحدة وان عظمت بل انما يحدث التكاية بتكريرا لضربات  
 یہ ضرب واحد کی صورت میں (ایک مرتبہ نشتر مارنے کی صورت میں) عموماً نہیں ہوا کرتی ہے، خواہ ضرب بڑی ہو اور اس سے بڑا شگاف پیدا کیا گیا ہو، بلکہ زیادہ تر یہ تکلیف اسی صورت میں لاحق ہوتی ہے، جبکہ فصد کے وقت کئی بار نشتر مارنا پڑا ہو +

وابطاً فصدہ التمام ہوا للذی فی الطول ویوسع فصدہ ان اسید ان یشی واذا لم یوجد طلب بعض شعبۃ التی فی وحشی الساعد  
 قیفال کی فصد جو بدیر اندال پذیر ہوتی ہے، یہ بھی ہوتی ہے، جس میں طولاً شگاف دیا جائے +  
 جب قیفال کی فصد میں تشنیہ ذکر اعل کا ارادہ ہوتا ہے تو شگاف کشادہ لگایا جاتا ہے +  
 اگر (اختلاف خلقت کی وجہ سے) قیفال نہ لے تو اس کی کوئی دوسری شاخ تلاش کی جائے، جو کلانی کے بیرونی حصے میں موجود ہو (یا کلانی کی پشت میں موجود ہو) +

والا کحل فیہ خطر للعصبۃ التی تحتہ ورمما وقعت الضربة بین عصبین فیجب ان یجتهد لیفصل طولہا ویعلق فصدہ  
**فصد اکحل** [فصد اکحل] کہوتے میں یہ خطر ہے کہ کہیں وہ عصب نہ کٹ جائے جو اس کے نیچے (اور بیرونی پہلو میں) ہوا کرتا ہے۔ بعض اوقات اکحل دو عصبین فیجب ان یجتهد لیفصل مناسبتہ ہے کہ اسکی فصد میں طولاً شگاف لگانے کی کوشش کی جائے اور گہرا نشتر نہ لگایا جائے +

اکحل نامی ورید کے بیرونی جانب اور گہرائی میں عصب عضلی جلدی کی شاخ — بلدی مقدم — ہوا کرتی ہے۔ عصب عضلی جلدی کے ایلاف پانچویں، چھٹے، اور ساتویں نخاعی اعصاب سے آیا کرتے ہیں۔ یہ عصب چونکہ سطحی اور جلدی ہے، اسلئے فصد قیفال اور فصد اکحل کے وقت نشتر کی غلطی سے کٹ سکتا ہے +

ورمما کان فوقہ عصبۃ دقیقہ ممد وودہ کا لو تر فیجب ان یعرف وتر (تانت) کے مانند تانا ہوا پایا جاتا ہے۔ اسلئے مناسب ہے بعض اوقات ورید اکحل کے اوپر ایک باریک عصب



ذلك ويحتاج من ان يصيبها كما ان يمشي الى بائع، او من اس امر في احتياط برقي  
الضرية فيحدث خدر من من جائع كما ان يمشي من من يمشي، ورنه اس من خدر من من  
پیدا ہو جائیگا +

بہت ممکن ہے کہ وہی جلدی عصب اختلاف خلقت سے بجائے نیچے ہونے کے اس ورید کے اوپر ہو؛ یہ کوئی  
امر مستبعد یا محال نہیں ہے، یا کوئی دوسری ایسی شاخ ہو +

ومن كان عرقه اغلظ فصد ۷ جن لوگوں میں یہ ورید (اکل) زیادہ نمودار اور موٹی ہوتی  
الشعبة فيه ابلن والخطأ فيها ۸ ہے، ان میں یہ عصب بھی زیادہ نمایاں ہو کر رہتا ہے۔ ایسے  
لوگوں میں اگر غلطی (سے یہ عصب بخروج) ہو جائے، تو  
اشد فکایتہ  
تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے +

فان وقع الغلط فاصيبت تلك چنانچہ اگر غلطی سے یہ عصب مجروح ہو جائے، تو فصد کی  
العصبه فلا تلحم الفصد وضع عليه جراحت کو بھرنے نہ دوا، اسپر ایسی چیزیں رکھو، جو زخم کو مندل  
ما يمنع التماس وعالج بعلاج جراحت نہ ہونے دیں (شمار و غن)، اور جراحت عصب کا علاج کرو،  
العصبه وقد قلنا فيهما في الكتاب الرابع جو کتاب رابع میں بتائے گئے ہیں۔ علیٰ ہذا عصا عصب الثعلب  
واياك ان تقرب منها مبرأ من مثل اعصاب الثعلب راب کوئے سبزا اور مندل جیسی مبرد چیزیں زخم کے قریب بھی نہ  
والفصد من مزجها والبدن كله باله من المستحق ليجاء، بلکہ اس کے ارد گرد اور سارے بدن میں تیل گرم کر کے ملو +  
وحمل الذراع ايضا الا صوب فيها فصل جمل الذراع کی فصد بھی اس ورید کی ترجمہ  
ان يفصد موتها بالان يكون مراوغا رقتار کے مطابق) ترجمہ ہی ہونی چاہئے۔ ہاں اگر یہ ورید (ترجمہ  
من الجانبين فيفصد طولاً ہونے کی بجائے) کسی ایک طرف ہٹی ہوئی ہو (اور مثلاً وہ کلائی  
میں سیدھی ہو) تو اسکی فصد طولاً کرنی چاہئے +

اس سے غرض یہ ہے کہ بہر حال فصد اس رگ کی رقتار کے مطابق طولاً ہی ہونی چاہئے۔ چنانچہ یہ رگ  
چمک کلائی کے محاط سے ترجمہ ہے، اسلئے اس رگ کی طویلانی فصد کلائی کے راستے سے ترجمہ ہوگی، اور جب اس رگ کی  
رقتار کلائی میں سیدھی ہوگی، تو اس کی فصد بھی طولانی ہوگی۔ گیلانی :-

والبا سلیق اعظم خطراً الوقوع فصل باسلیق باسلیق کی فصد ان سب میں اس وجہ سے سخت خطرناک  
الشريان تحت فاحتط في فصد فان ہے کہ اس کے نیچے شریان (شریان عمودی) ہو کر آتی ہے؛ اسلئے  
الشريان اذا بضع لم يرداً اللام اس کی فصد میں احتیاط بہت سے کی ضرورت ہے؛ کیونکہ شریان اگر

وعسر ر قوۃ

کٹ گئی، تو خون نہ رگے گا، اور خون کے روکنے میں سخت دشواری  
لاحتی ہوگی +

ومن الناس من یکتف باسلیقہ  
شریانان فاذا اُعلِمَ علیٰ احدہما  
ظن انہ قد آمَنَ فربما اصاب  
الثانی فعلیک ان تتعرف ہذا  
بعض لوگوں میں باسلیق کو دوشریاں نہیں گھیرے ہوئے  
ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب فصاً کو ایک کا پتہ پل جاتا، اور وہ  
نشان قائم کر دیتا ہے تو (وہ غفلت سے دوسری شریان کی جستجو  
ہی نہیں کرتا، اور) وہ سمجھ لیتا ہے کہ اب وہ خطرہ سے مامون د  
محفوظ ہے: اتنے میں (بے خبری کے باعث) دوسری شریان  
کٹ جاتی ہے۔ اسلئے اس کی تحقیق ضروری ہے (اور پہلے ہی  
سے فصاً کو باہوش اور باخبر رہنا چاہئے) +

جدید تشریحی تحقیقات اس بیان کی پوری تصدیق کرتی ہیں۔ یعنی بعض اوقات شریان عضدی اپنی انتہائی  
شاخوں — زردی و سفیدی — میں مفصل مرفق سے اوپر ہی منقسم ہو جاتی ہے، اور یہ دونوں شریانیں کم و بیش مسافت  
تک باسلیق کے دونوں پہلو پر ساتھ چلتی ہیں +

شریان پہ نشان لگانے کی صورت یہ ہے کہ پہلے ورید کے ایک طرف ٹولیں، اور حرکت ضربانی سے شریان کو  
معلوم کریں۔ جب اسکا پتہ پلے، تو سیاہی سے شریان کے طول میں، نشان بنالیں۔ اس کے بعد اسی طرح دوسری  
طرف ٹولیں؛ اگر اس طرف بھی حرکت شریانی کا احساس ہو، تو اس پر بھی اسی طرح نشان لگائیں۔ اس کے بعد  
ورید پر اطمینان سے قصد کا عمل کریں۔ آملی +

واذا عصب فقی اکثر الاصلیٰ عن  
ہناک انتفاخ تا سرة الشریان  
وتامرة من الباسلیق وکیف  
کان فیجب ان یحل الرباط  
وہمسہ النفر مسحا برفق حشر  
باسلیق کو نمایاں (باسلیق کو نمایاں کرنے کے لئے) جب بازو پر  
کرنا اور پھیلانا بند باندھا جاتا ہے، تو اکثر اوقات ر بند کے  
نیچے) انتفاخ عروق لاحتی ہوا کرتا ہے، یعنی گاہے شریان  
پھول جایا کرتی ہے، اور گاہے باسلیق۔ بہر حال ان دونوں  
میں سے جو نسی صورت بھی ہو، اس وقت مناسب یہ ہے کہ بند

لہ بازو کے باندھنے سے بند کے نیچے کی شریان پھول جائے، اور ورید نہ پھولے، یہ نامکن ہے۔ ہاں یہ ضرور ممکن ہے کہ  
بند کے نیچے کی عصب و وریدیں پھول جائیں، اور شریان کا پھولنا متاثر طور پر نہ ظاہر ہو سکے؛ اور یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں پھول جائیں،  
یاد۔ نوں نہ پھول سکیں۔ چنانچہ بند کی سختی کے وقت یہ ممکن ہے کہ دونوں نہ پھولیں، اور حرکت شریانی تک  
بند ہو جائے +

يعاود العصب فان عاد عيدا كحول دیا جائے، اور اس انتفاخ کو نرمی کے ساتھ ملا جائے راگو  
انتفاخ جلد زائل ہو جائے، تو پھر چاہئے کہ یہ شریان پھولی ہوئی  
ہے، ورنہ وریڈا: اس کے بعد پھر بند باندھا جائے، چنانچہ اگر  
پھر وہی انتفاخ عود کر آئے، تو پھر بند کھول کر اسی طرح ملا جائے۔  
اس مقام پر شارحین قانون کہتے ہیں: شریانی اور وریڈی انتفاخ میں فرق یہ ہے کہ بند کے کھولنے

کے بعد شریانی انتفاخ نہ دہرے زائل ہو جایا کرتا ہے، اور وریڈی انتفاخ دہریں +

لیکن یہ مسئلہ بہت حد تک قابل غور ہے؛ کیونکہ بند لگانے کے بعد وریڈس تو اس لئے پھول جاتی ہیں کہ خون  
کی بازگشت بند ہو جاتی ہے، اور شریان اس لئے پھول سکتی ہے کہ جب وریڈوں میں خون کا ازدحام ہوگا، اور عروق  
شرعیہ تک خون سے پُر ہو جائیں گی، تو آخر کار شریانیں اپنے خون کو آگے ڈھکیں نہ سکیں گی، اور وہ پھولنے اور ترسنے پر  
مجبور ہو جائیں گی +

اس امر محقق کے بعد یہ نہ کہہ سکتا ہے کہ بند کھولنے کے بعد شریانی انتفاخ جلد تر زائل ہوا  
کرتا ہے؟ شریانی انتفاخ کا زائل ہونا تو اس بات پر موقوف ہے کہ پہلے بند کے نیچے کی وریڈس اپنے خون کو اوپر  
مردانہ کر دیں، اس کے بعد شریان کو متعطل کیا، کہ وہ اپنے خون کو عروق شرعیہ کی طرف ڈھکیل سکے، واللہ اعلم بالصواب  
فان لم یغن فمما علیک لو ترکمت اگر (اس کھولنے اور کھلنے سے) کوئی فائدہ نہ ہو نیچے (اور  
البا سلیق وفصلات الشعبہ وریڈ و شریان میں اس طرح امتیاز نہ ہو سکے)، تو اس میں کوئی مصلحت  
المساؤ بالابیطیۃ وهو الذی علی نہیں ہے کہ باسلیق کی فصد ترک کر کے اس وریڈی شاخ کی فصد  
النسی الساعد الی اسفل کھولی جائے، جسے ابیطی (یا: باسلیق ابیطی) کہا جاتا ہے  
اور جو کلائی کے اندر ونی حصے (بطن ساعد = انسی ساعد) میں  
(باسلیق سابق سے) نیچے ہوا کرتی ہے +

وکتیرا ما یغلط النفر  
اشد ره [ربند باندھنے سے جو رگیں پھول جایا کرتی ہیں] بسا  
اوقات یہ انتفاخ غلطی کا باعث بن جایا کرتا ہے (جس کی وجہ  
شیخ ذیل میں اس طرح بیان کرتا ہے):

وکتیرا ما یسکن الربط والنفر من نبض الشریان ویعلیہ ویثقیہ فیظن وریڈا ویفصد  
بسا اوقات ربند باندھنے سے اور شریان کے (بہت  
زیادہ) پھول جانے سے شریان کی تڑپ بند ہو جایا کرتی ہے  
اور وہ او بھر کر بند ہو جایا کرتی ہے، جسے وریڈ سمجھا جاتا ہے،

اور اسکی فصد کردی جاتی ہے +

واذا ربطت اسی عرق کان فحدث **شذره** جب کسی رگ (کی فصد کے وقت اسکو نمایاں کرنے من الربط علیہ اشباہ العدس اور پھلانے کے لئے کسی عضو) کو بند سے باندھا جاتا ہے، اور والحمص فافعل به ما قلنا اس رگ پر (استلار و استفاخ کی حالت میں) مسورا اور چنے کی فی الباسلیق سی بلندیاں پیدا ہو جاتی ہیں، تو اس وقت (اسکے ازالہ کے لئے) وہی تدبیر کرنی چاہئے، جو ابھی پہنے باسلیق میں بتائی ہے (یعنی بند کو کھول دینا، اور نرمی کے ساتھ ملنا) +

والباسلیق كلما انخططت فی فصدہ الی الذراع فهو اسلم باسلیق کی فصد، کو جہاں تک کلائی میں نیچے اوتا رہا جائے، اسی قدر وہ بے خطر ہے +

کیونکہ کلائی کے موڑ کے پاس اور اس سے اوپر باسلیق کی مجاورت میں اعصاب، شریان، اور وتر ہوتے ہیں، جنکے کٹ جانے کا ڈر ہے +

ولیکن مسلك الموضع فی خلاف جہۃ الشریان من العرق باسلیق کی فصد کے وقت نشتر کی رفتار اس رگ میں شریان کی رفتار کے خلاف (اور شریانی سمت سے مماکن دو) ہونی چاہئے (تاکہ شریان کٹنے سے بچ جائے) +

ولیس الخطأ فی الباسلیق من جہۃ الشریان فقط بل تحتہ باسلیق کی فصد میں جو غلطی کا اندیشہ ہے، اسکی وجہ صرف یہی نہیں ہے کہ اسکی مجاورت میں شریان (عضدی) عضلۃ وعصبۃ یقع الخطأ ہوتی ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ اسکے نیچے ریاں کی بسببہما ایضا قد خبرناک بهذا مجاورت میں (عضد ذات الراسین کا وتر) اور عصب ہوتا ہے۔ جنکی وجہ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے، اور جس سے تمھیں ہم (تشریح میں) باخبر کر چکے ہیں +

بازو کے زیرین حصے میں اور کہنی کے قریب باسلیق کے سامنے اور پیچھے عصب جلدی انہی کی تباہی پائی جاتی ہیں، اور جو تشریح سے ایک امر محقق ہے +

وعلامۃ الخطأ فی الباسلیق وصاہبۃ باسلیق کی فصد میں غلطی سے شریان کے مجروح ہوجانے الشریان ان ینخرج الدم رقیقا کی علامت یہ ہے کہ فصد کے مقام سے رقیق اور اشترخون لہ اس عصب کا دوسرا نام: عصب جلدی عضدی مقدم وسطانی +

اشقریشب وثبا وبلین بعدہ المجستہ (دوم شریانی) کو ذکر خاری ہوتا ہے، اور خون کے نکل جانے کے بعد وہاں کا ملس نرم ہو کر دب جاتا ہے +

فینحفض فینادہ حینئذ والقمر فہ المبتغی لہذا ایسے وقت میں جلد تر (خون کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے، جس کی صورت یہ ہے کہ) خرگوش کی اُدن (مصطفیٰ

من دقاق الکندر ودم الاخوین وطرہا قدرے دقاق کندر اور دم الاخوین کے ساتھ؛ ایلوا والصبر واطر مع شئ من القلقطار مرکبی یا تھوڑی سی قلقطار (زراج اصفر) اور کیس کے ساتھ

والزاج وورش علیہ الماء البارد شگاف کے منہ میں بھر دینا چاہئے (القاهر)، اور زخم پر جتنا ما امکن وشدہ من فوق الفصد ہو سکے، ٹھنڈا پانی چھڑکنا چاہئے (کیونکہ سردی کی وجہ سے عرق کے

واربطہ را باطاشد یلاً بشد ایان عضلیہ سکر جاتے ہیں)۔ نیز مقام نصد سے اوپر اچھی طرح حابس کسکر بند لگا دینا چاہئے، جس سے جریان خون بند ہو جائے +

فاذا احتبس فلا یجل الشد ثلثہ جب اس بندش سے خون بند ہو جائے، تو ایام وبعد الثلثہ یجب علیک اسے تین روز تک بالکل نہ کھولنا چاہئے تاکہ اس عرصہ میں

ان تحتاط ایضاً ما امکن فضمہ جراحت کا التھام واند مال ہو جائے؛ اور تین روز کے بعد بھی بند کے کھولنے میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ نیز مقام جراحت الناحیۃ بالقوا بضع (ناحیہ جراحت) پر قابضات کا ضما کرنا چاہئے +

فوقانی بند لگانے میں بعض اوقات یہ بھی اندیشہ ہوتا ہے کہ کیس اُس عضو میں شریانی خون نہ پہنچنے کی وجہ سے غائرانا نہ پیدا ہو جائے؛ اسلئے اس میں پوری ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اوپر کے بند کو زیادہ کھینچنے اور مرہک بند مار کھینچنے کی بعد اقام کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے +

وکنیر من الناس من یبتر شریا نھم [بتر شریانی] بہت سے لوگوں میں (شریانی نزع الدم کو روکنے وذلك لیقلص العرق وینطبق کے لئے) یہ تدبیر اختیار کی جاتی ہے کہ ان کی شریان میں کھل

بتر کر دیا جاتا ہے (یعنی کھلی ہوئی شریان کو کاٹ کر کے دو کر دیا جاتا ہے)۔ تاکہ (اس عمل سے) شریان کی یہ دونوں کٹی ہوئی شاخیں سکڑ جائیں، اور گوشت (عضلات) کے نیچے دب کر

ان سے جریان خون بند ہو جائے +

وکنیر من الناس مات بسبب [شدہ] بعض لوگ جریان خون (نزع الدم کی کثرت) سے

ہلاک ہو جایا کرتے ہیں +

نزف الدم

ومنهم من مات بسبب شدّة [شذره] بعض لوگ اس وجہ سے ہلاک ہو جایا کرتے ہیں کہ شریانی وجع الربط الذی اسرید بشدّة خون کو روکنے کے لئے اسقدر کسکر بند لگایا جاتا ہے کہ وہ عضو منع دم الشریان حتی صار العضو مرنے لگتا ہے (غائض انا)، اور اس سے سخت اذیت و تکلیف الی طریق الموت لاحق ہوتی ہے +

واعلم ان نزف الدم قد يقع [شذره] یہ بھی یاد رکھو کہ نزف دم جس طرح گاہے شریانوں من الاوردة ایضاً سے ہوا کرتا ہے، اسی طرح گاہے وریدوں سے بھی ہوا کرتا ہے

تختلف عروق کی فصد ذیل میں مختلف عروق کی فصد کے جو اغراض و مقاصد بتائے گئے ہیں، دوران خون کی کے اغراض و منافع صحت کو تسلیم کر لینے کے بعد (جس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے) قابل غور ہو جاتے ہیں کیونکہ تمام اعضاء میں خون قلب سے شریان کے ذریعہ آیا کرتا، اور وریدوں کی راہ واپس جایا کرتا ہے۔ اس کا ظا سے اگر قیقال، باسلیق، ابطنی، اکحل، جبل الذراع، اور اسلیم پر غور کیا جائے، تو ان کی راہ ہاتھ کا وہی خون قلب کی طرف واپس ہوا کرتا ہے، جو ان میں قلب سے براہ شریان آیا کرتا ہے۔ نہ قیقال کو براہ راست سر اور چہرے سے تعلق ہے، نہ باسلیق کو تنور بدن کے ساتھ تخصیص ہے، نہ دائیں اسلیم کو جگر کے ساتھ، اور نہ بائیں اسلیم کو طحال کے ساتھ۔ و علیٰ ہذا القیاس دوسری رگیں +

واعلم ان القیقال یستفرغ الدم [قیقال کی فصد] قیقال کی فصد سے زیادہ تر خون گردن سے اکثر من الرقبۃ وما فوقھا وشیثا اور گردن کے اوپر کے اعضاء سے خارج ہوتا ہے؛ اور قدسے قلیلا مما دون الرقبۃ ولا یجاوئہ قلیل گردن کے نیچے کے اعضاء سے بھی، جنکی آخری حد نیچے کی حد ناحیۃ الکبد والشرا سیف طرف) ناحیہ جگر اور ناحیہ شرا سیف ہے؛ اس حد سے آگے ولا ینتقی الشرا سیف ولا سا فل قیقال کا اثر تجا و زنیس کرتا۔ شرا سیف اور زیرین اعضاء کا تنقیۃ یعتد بہ تنقیہ اگر قیقال کی فصد سے کچھ ہوتا بھی ہے، تو وہ اسقدر قلیل اور ناکافی کہ وہ کسی شمار میں نہیں آسکتا +

والاکحل متوسط المحکم بین القیقال [اکحل کی فصد] اکحل کی فصد (تنقیہ اور اخراج خون کے بارہ میں) قیقال اور باسلیق کے درمیان ہے یعنی اس سے قیقال اور باسلیق، دونوں، کے منافع حاصل ہوتے ہیں) +

والبا سلیق یستفرغ من نواحی [باسلیق کی فصد] باسلیق کی فصد سے تنور بدن کا، اور تنور بدن

تنور البدن الى اسفل التنور سے نیچے تک کے اعضاء کا (ٹانگوں تک کا) تنقیہ حاصل ہوتا ہے +  
 تنور بدن سے مراد وہ جو بطن بدن ہے جس کے اندر اشتداد واقع ہیں (آلی) اور اشتداد سے مراد  
 اشتداد مدد و بطن، دونوں ہیں؛ کیونکہ باسلیق کی فصد کے منافع میں جن اعضاء کے امراض کو شارحین نے شمار کیا ہے،  
 ان میں دونوں مقامات کے اعضاء آگئے ہیں +

وجبل الذراع مشاکل للقیفال **جبل الذراع** جبل الذراع کی فصد قیفال کی فصد کے مشابہ ہے  
 (دونوں کا عمل ایک جیسا ہے) +

ولا یسلم یذکر انه ینفع الا یمن **اسلم** اسلم کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے کہ دائیں اسلم امراض  
 منہ من او جاع الکبد ولا یسر من جگر کے لئے مفید ہے، اور بائیں اسلم امراض طحال کے لئے  
 او جاع الطحال وانه یفصد ولا علی ہذا یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اسلم کی فصد کھولنے پر بڑی اُس وقت  
 یعصب حتی یرقا الدم بنفسہ تک نہ باز دینی چاہئے، جب تک اس کا خون خود بخود بند نہ ہو جائے  
 (کیونکہ اسلم ایک باریک ورید ہے؛ اس کا خون تھوڑی دیر کے بعد  
 خود بخود بند ہو جاتا ہے) +

ویحتاج ان یوضع الید المفصودة فی ماء حار ثلاثین ینس الدم  
 اسلم کی فصد میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ جس  
 ہاتھ کی فصد کھولی گئی ہے اسے (نشر لگانے کے بعد) گرم پانی میں  
 ڈالا جائے، تاکہ خون کا ٹکٹن بند نہ ہو جائے (پانی کی حرارت کی  
 وجہ سے رگ منقبض ہو کر بند نہ ہونے پائے)، اور خون بہولت خارج  
 ہوتا رہے۔ ایسا اُس وقت کیا جاتا ہے، جبکہ خون زیادہ زور  
 سے خارج نہیں ہوتا؛ چنانچہ بیشتر لوگوں کی فصد اسلم میں ہی صورت  
 ہو کر رہتی ہے (اور ایسا بہت کم مشاہدہ میں آیا ہے کہ اسلم کی فصد  
 سے خون بہت تیزی سے کوہر خارج ہو رہا ہو) +

وافضل فصد الاسلم ما کان طویلا **الطی** اسلم کی فصد (عزنا اور درابا کرنے سے) بہتر یہی ہے  
 کہ طویل کی جائے +

ولا یبط حکمہ حکما لباسلیق **الطی** ابلی کی فصد کا حکم باسلیق کی فصد کے مطابق ہے (یعنی باسلیق  
 کی فصد سے جہاں کا خون خارج ہوتا ہے، ابلی کی فصد سے بھی  
 وہیں کا خون نکلتا ہے) +

واما الشریان الذی یفصلہ دالید ہاتھ کی شرائین مفصودہ | دائیں ہاتھ کی جس شریان  
ایمنی فہو الذی علی ظہر الکف کی فصد کھولی جاتی ہے، یہ پشت کف پر سببہ اور انگوٹے  
مابین السبابة والاہام کے درمیان پائی جاتی ہے +

اس مقام پر بعد کے نیچے جو شریان ٹڑپتی ہوئی محسوس ہوتی ہے، یہ شریان البنس کی وہ شاخ ہے جو  
شریان مذکور سے شروع ہوتے ہی : دشاخوں — ظہر الہام و ظہر السبابة — میں تقسیم ہو کر انگوٹے اور سببہ کی  
متصلہ سطحوں میں پھیل جاتی ہے +

وہو عجیب لنفع من اد جاغ الکلب اس کی فصد بگڑا اور حجاب عاجز کے مریض امراض میں  
والحجاب المزمنہ نہایت ہی عجیب نفع پہنچاتی ہے +

وقد ساء می جالینوس ہذا جالینوس جبکہ بگر کے کسی مرض میں مبتلا تھا، اس نے  
فی الرؤیا کان امرًا بہ لوجع خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اسے ہدایت کر رہا ہے کہ "دائیں  
کان فی کبدہ ففعل فعوفی ہاتھ کی اس شریان کی فصد کھول" چنانچہ ریدار ہونے کے  
بعد جالینوس نے اس ہدایت کی تعمیل کی، اور وہ اپنے دکھ سے  
شفا یاب ہو گیا +

وقد یفصل شریان آخر امیل منہ گاہے ہاتھ میں ایک دوسری شریان کی بھی فصد کھولی  
الی باطن الکف مقارب المنفعۃ جاتی ہے، جو شریان مذکور کے مقابلہ میں بطن کف کی طرف مائل  
لمنفعۃ ہوتی ہے، لیکن دونوں کا فائدہ قریب قریب ایک ہی ہے +

اس دوسری شریان سے مراد شریان ذمہی اسفل "کا وہ حصہ ہے جو بطن کف میں پایا جاتا ہے، اور  
جو شریان البنس کی ایک شاخ — راجی سطحی — سے مل کر قوس راجی سطحی بناتا ہے۔ یہ قوس لاغر دلی کی پھلی  
میں اندر کی طرف تڑپتا ہوا محسوس ہوا کرتا ہے +

ومن احب فصد العرق من الید [قانون] جو شخص ہاتھ کی کسی رگ کی فصد کرنا چاہے (خواہ وہ رگ  
فلم یتأت فلا یلحق فی اللہ والعصب درید ہو، یا شریان)، اور اس میں کامیابی حاصل نہ ہو (یعنی  
الشدید و تکریر البضع بیل نشر لگانے کے بعد خون کا اخراج نہ ہو)، تو رگ کے اوپر جانے  
لیترکہ یومًا او یومین فان دعت کے لئے ہاتھ کو نہ زیادہ مروڑنا چاہئے (جیسا کہ فصا دوں کا  
الضرورۃ الی تکریر البضع دستور ہے) اور نہ بہت زیادہ کسکریٹھی باندھنی چاہئے، اور  
ان نفع عن البضعۃ الا ولے نہ بار بار نشر کرنا چاہئے، بلکہ ایسی ناکامی کی صورت میں



لا یفترض علیہا

ایک دفعہ منہ چھوڑ دینا سبب (بشرطیکہ منہ و دانت نہ ہوں)  
اسکی روز قصد کرنا کافی ہے۔ لیکن اگر منہ و دانت نہ ہوں  
تشرنگہ تھرا دیا اسکی دن قصد کرتے کہے مجبور ہی کر دے گا  
تو میں جلد پہلے نشر لگا دیا گیا ہے، دو سورا نشر اس سے دانتوں کی  
طرف لگانا چاہئے اس سے نیچے نہ دانت چلے پھٹے۔

والرابط الاستلزامی یجلی لو عدم

نہا وہ کسگری با تدریجاً (یعنی دانت) ورم کلما غشت  
یہا جلد کرنا ہے بیکے لئے اچھا ورم مناسب یہ کہ گندہ کی کو  
گلابیہ ٹھنڈا پانی سے میگو کر ٹھنڈا کیا جائے۔

وتیریلما لرقادۃ و توطیھا بعد  
الورط و بعد صالحوافق

اقانون یہ بھی مناسب ہے کہ بندنہ قصد کرنے سے پہلے ورم غشت  
کرنے کے بعد لگا دیا جائے۔ یہ اس طرح نہ لگایا جائے کہ جلد اپنی جگہ  
سے ہٹ جائے بلکہ بنو باقوت سے وقت یہ کہ شش کی جگہ کے  
پہلے اپنی جگہ قائم رہے۔

و یجیان لا یزیل الرباط الجلیل  
عن موضع قبل الفصل و یجلد

قصد سے پہلے گندہ جارتے کے لئے بند لگا دیا جائے، اور قصد کے بعد اخراج خون کو روکنے کے لئے چٹائی  
تھامنے کے بعد چٹائی چٹائی کر دیا جائے تاکہ خون آسانی کے ساتھ غشت ہو سکے۔ اور یہ نظر ہر جگہ کے  
مقصد سے وقت حاصل ہو سکتا ہے۔ بیکہ جلد کی شکاف نہ دیر ہی شکاف کے مقابل ہو۔ لیکن اگر بنو کی وجہ سے جلد  
اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو، اور بند کے زحیمہ کرنے پر جلد اپنی جگہ چھوٹ آئے، تو اس صورت میں جلد کی شکاف نہ دیر ہی  
شکاف کے مقابل سے بند چٹائی ۱۱ اخراج خون میں شکاف پیدا ہو جائیگی۔

اسی طرح اگر وہ سر سے پھٹ کر وجہ سے، جو قصد کے بعد لگا دیا جائے۔ جلد اپنی جگہ سے ہٹ جائے، تو  
اس صورت میں یہ خبر لی لازم آئے گی کہ گندہ (رقادۃ) خون کو بنو کرنے کی غرض سے باندھنی بدلتی ہے، وہ کہیں  
نہ لگے، اور قصیدہ کی شکاف کہیں دور۔ اس وجہ سے بعد دیا کہ ٹھیک مقام چہ نہ پڑے گا، اور خون کے جدار ہی نہ ہٹے گا  
امکان رہیگا (گیلان)۔

ولا یلینان التخصیصۃ لصلیہ شدد

لا غرآ و میول میں بنو زیادہ کسکریا نہ غشت سے گریں  
ندلی ہو جاتی ہیں (خون کی آوی ہو جلد کی ہے) ۱۰ ورم لیا  
نہ میرتا خراج خون کے روکنے کا ذریعہ بنو بدلتا ہے اس لئے  
لا غرول میں رگوں کے اوپر جانے کے لئے اگر بند لگا دیا جائے

الرابط طوطیھا سمیلا لخر و العروق  
احتیاسا من الدم عتھا

تو اسے اتنا زیادہ نہ کسا جائے کہ خون کی آدھی گرک جائے)۔  
 فہرہ لوگوں میں دشمن و محم کی کثرت کی وجہ سے چونکہ  
 ارغاء ہوا کرتا ہے، اس لئے ان میں تا وقتیکہ بند کو زیادہ کسا نہ  
 جائے، رگیں نمودار نہیں ہوا کرتی ہیں +

نقصہ کی تکلیف کو کم کرنا بعض ہوشیار فساد نشتر کے درد کو کم  
 کرنے کے لئے یہ ترکیب کرتے ہیں کہ ہاتھ کو سُن کرنے کے لئے  
 بند کو خوب کسکر باندھ دیتے، اور تھوڑی دیر تک اسی حالت  
 میں چھوڑ دیتے ہیں +

اور بعض فقہاء اس مقصد کے لئے نشتر کے تیز سرے  
 (شعیرہ: جوا) پر تیل مل لیتے ہیں۔ اس عمل سے، جیسا کہ ہم پہلے  
 بتا چکے ہیں، اگرچہ درد میں کمی ہو جاتی ہے، لیکن زخم نقصہ کا اندازہ  
 (روغن کی وجہ سے) بدیر ہوتا ہے +

شذرہ اگر ہاتھ کی مذکورہ بالا رگیں اختلاف خلقت کی وجہ سے  
 نمودار نہ ہوں، بلکہ بجائے ان کے دوسری شاخ نمودار ہو، تو اس  
 شاخ کو ہاتھ سے دبا کر ملا جائے؛ چنانچہ اگر الش کے حتم ہونے  
 پر اس شاخ میں تیزی کے ساتھ خون آجائے، یعنی وہ تیزی  
 کے ساتھ پھول جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ اس وقت  
 اصلی ورید کی جگہ اسی شاخ میں فصہ کھولی جائے، اور اگر اس میں  
 اس عمل سے خون تیزی کے ساتھ نہ آئے، تو اسکی فصہ نہ کھولی جائے +

قانون (نقصہ کرنے کے بعد) جب ہاتھ دھونا چاہیں، تو دھوئے  
 وقت جلد کو اس طرح کچنچ لینا چاہئے کہ رگ کے شکاف کو جلد  
 ڈھانک لے تاکہ شکاف کی راد ورید کے اندر ہیر و فی خیر و نحو  
 داخل ہونے کا موقع نہ ملے؛ دھونے کے بعد جلد کو چھوڑ دیا  
 جائے، تاکہ وہ اپنی جگہ لوٹ جائے۔ پھر اس شکاف پر نادرہ

والا بد ان السینۃ فان الارحاء  
 لا یکاد یظهر العرق فیہا ما لم  
 یشد

وقد یتلطف بعض الفصا دین  
 فی اخفاء الوجع فیخدر الید  
 بشد السربط و ترکہ ساعۃ

ومنہم من یصبہ الشعیرۃ اللینۃ  
 بالذہن و ہذا کما قلنا یخفف بہ  
 وجعہ ویبطو التحامہ

واذا لم تظہر العرق المذکور سارۃ  
 فی الید و ظہرت شعبہا فلیغمر  
 بالید علی الشعب مسحا فان کان  
 الدم عند مفارقتہ لم یصب  
 الیہا بسرعۃ فینفخها فصلا ت  
 والا لم تقصد

واذا ارید الغسل جذب الجلد  
 لیسترا البضع وغسل شمر دالی  
 موضعہ و ہذا مت السرفادۃ  
 و خیرھا الکریۃ و عصبت

لہ یعنی ایک شے رخو (نرم چیز) درمیان میں حاصل ہوتی ہے +

اگر کسی (رگ) کو پٹی سے اسے باندھ دیا جائے، گدی کے کٹ بہترین  
شکل یہ ہے کہ وہ گدی ہو (گول ہو) بشرطیکہ تثنیہ قصد مقصود  
ہو۔ ورنہ بقول گیلانی گول سے بہتر متصل ہے۔ مثلاً چوکور)۔

فاداعمال علی وجه ایضیح محمد [قانون] جب شکاف کے منہ پر چرتی آجائے، تو یہ جانتا نہیں ہے  
مجبب ان یخی یا المرفق ولا یجوسر ان کہ اسے کاٹ دیا جائے، بلکہ مناسب یہ ہے کہ اسے زخمی سے  
یقطع وهو لا یملا یحب ان یطعم بٹایا جائے۔ ایسے لوگوں میں تثنیہ اور ملکہ اور علی کی آمد نہ ہو سکتی  
نہ کرتی چاہئے۔ تاہم قتیقہ دوسرا یا شکاف لاکھی دوسرے مقام  
پر) نہ لگایا جائے۔

یعنی ایسی حالت میں بہرگز مناسب نہ ہوگا کہ تثنیہ قصد کے وقت اسی شکاف کو چھپا کر خون نکال  
دیا جائے، بلکہ دوسرا شکاف دیر کے کسی دوسرے جگہ سے میں لگانا پڑے گا۔

واعلم ان لحبل لادم وشار الموضع خون کے روکنے معلوم ہوتا چاہئے کہ قصد کے وقت خون کے  
وقامحدا وذا وان کان مختلفا فمن روکنے اور شکاف قصد کو باندھتے کا ایک حصہ  
الناس من یحتمل ویلونی حواء شد و محدود وقت ہے۔ اگرچہ روگوں کے اختلاقی حالات کے لحاظ  
ختمه اوسته اطال عن الدم سے اس وقت کے حدود میں کم و بیش اختلاف ہے۔ چنانچہ  
ومنهم من لا یحتمل فی الصحه بعض لوگ، خواہ بخاریں مبتلا ہوں، یا پنج چھ رطل تک خون  
اخلا رطل خارج کرانے کے تحمل ہو سکتے ہیں۔ اور بعض لوگ یا بوجہ صحت  
بہتر رستی کے ایک رطل اخراج خون کی برداشت نہیں کر سکتے۔

لکن یجب ان یراعی فی ثلاث ویکفنا چاہئے:  
احوال ثلثہ

احدا ما حفظ الدم واسترخاؤه (۱) خون کو دگر دوسرے خارج ہو رہا ہے، یا کمزور رہی  
کے ساتھ (چنانچہ اگر خون سُستی سے خارج ہو رہا ہے۔ تو توڑ  
روک دینا چاہئے)۔

والثانی لون الدم وسر بها غلط (۲) خون کا رنگ: (چنانچہ قصد کے وقت جب تک  
کثیرا بان یخرج اول ما یخرج منه خون کا رنگ سیاہی اُتل ہو، اُس وقت تک سمجھنا چاہئے کہ ابھی  
واقعاً بیض وادکان هناك اسکا بند کرنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن یہ وصول وائشی اعد کھی

علامات الامتلاء واجب نہیں ہے۔ چنانچہ شیخ فرماتے ہیں: بسا اوقات خون کا رنگ  
الحال الفصد فلا تغارن بذلك مغالطہ میں مبتلا کر دیا کرتا ہے؛ یعنی فصد کے وقت اول اول  
جو خون خارج ہوتا ہے، وہ رقیق اور سفید ہوتا ہے (یعنی کم  
سرخ ہوتا ہے) ایسی حالت میں رنگِ خون کے علاوہ دوسرے  
حالات پر غور کرنا چاہئے) چنانچہ ایسی حالت میں اگر امتلاء  
دموی کی علامتیں موجود ہوں، اور مریض کے حالات فصد کو  
ضروری گردان رہے ہوں، تو ایسے خون کے خارج ہونے سے  
دھوکے میں نہ پڑ جانا چاہئے (اور ڈر کر خون نہ بند کر دینا چاہئے  
بلکہ بعد برداشت خون نکال ہی لینا چاہئے) +

وقد يغلط لون الدم في صاحب  
الاورام لان الورم يجذب الدم  
الى نفسه  
اسی طرح گاہے درم کی حالت میں خون کا رنگ دھوکے  
میں ڈال دیا کرتا ہے؛ کیونکہ درم خون کو اپنی طرف جذب کر لیا  
کرتا ہے +

یعنی درم کی حالت میں خون زیادہ تر مقامِ درم کی طرف منجذب ہو جایا کرتا ہے، جو مقام فصد سے دور  
ہوتا ہے، اسلئے فصد کے وقت جو خون خارج ہوتا ہے، وہ زیادہ غلیظ و سیاہ نہیں ہوتا، بلکہ سرخ سرخ ہوتا ہے  
اسلئے رنگ کو دیکھ کر خون کو بند کرنا چاہئے۔ حالانکہ یہ ایک دھوکہ ہے؛ ایسی حالت میں خون کی اس رنگت کو دیکھ کر  
بند نہ کرنا چاہئے +

والثالث النبض يجب ان لا يفارقه  
(۴) نبض کے حالات پر (فصد کے وقت) براہِ غور کرتے  
رہنا چاہئے (اور فصا دکا ہاتھ نبض سے الگ نہ ہونا چاہئے) +

فاذا خسر الحفر او تغير لون الدم  
او صغر النبض وخصوصاً الے  
ضعفت فاحبس وكذلك ان عرض  
عارض كتناؤب وقطوف وناق  
وغثيان  
چنانچہ جب فصد کے وقت خون کا بہاؤ (زور) کے بعد  
کمزور ہو جائے، یا جب خون کا رنگ بدل جائے (یعنی خون کے  
تھلے تھلے نکلنے سیاہی کے بعد سرخی آجائے)، یا جب نبض میں  
(عظم کے بعد) صغیر پیدا ہو جائے، اور خصوصاً جبکہ نبض ضعیف  
ہو جائے، تو خون کو روک دینا چاہئے۔ اسی طرح اُس وقت  
بھی خون کا بند کر دینا ضروری ہے، جبکہ جھبائی، انگڑائی،  
ہچکلی، اور متلی جیسے عوارض لاحق ہو جائیں +

فان اسرع تغير اللون بلل لحفن

فاعتدل فيه النصب

اگر فصد کے وقت بہت ہی جلد خون کا رنگ بدل جائے  
یا بہت ہی جلد خون کے بہاؤ میں تبدیلی آجائے (یعنی بہاؤ میں  
بہت ہی جلد کمزوری آجائے) تو ایسے وقت میں (خون کو بند  
کرنے کے لئے) نبض کی حالت پر استناد کرنا چاہئے +

یعنی جب تک نبض میں صغر و ضعف لاحق نہ ہو، اس وقت تک محض رنگ کو دیکھ کر، یا بہاؤ کو کمزور یا کمزور  
کو بند نہ کر دینا چاہئے +

واسرع الناس مبادرۃ الیہ بغشی

ہم الحار والمزاج الخاف المتخلل

وابطأهم وقوعاً فیہ الا بد ان

المعتدلة المکتزۃ اللحم

فصد سے جن لوگوں میں جلد ترغشی لاحق ہو سکتی ہے، وہ گرم  
مزاج کے لاغر اشخاص ہوتے ہیں، جن کا بدن متخلل ہوا کرتا ہے +  
اور غشی کے وقوع سے دور تر وہ لوگ ہیں، جن کا بدن  
(لاغری و فربہی کے لحاظ سے) اوسط درجہ کا ہوتا ہے، اور جن کا  
گوشت ٹھوس ہوتا ہے +

قالوا یجب ان یكون مع الفصاد

فصاد کے ساتھ کیا کیا  
سامان رہنا چاہئے ضرور رہنا چاہئے :-

مباح کثیرۃ ذات شعیرۃ وغیر

ذات شعیرۃ وذات الشعیرۃ اولی

بالعروق الزوالۃ کالوداج

(۱) بہت سے نشتر، یا ایک نوکدار، اور بغیر نوک کے  
(مباح ضعیف ذات شعیرۃ: نشتر جیسے سرے، یا ایک اور نوکدار  
ہوں، گول نہ ہوں)؛ چنانچہ نوکدار نشتر ان رگوں کیلئے مناسب  
ثابت ہوا کرتے ہیں، جو اپنی جگہ سے (فصد کے وقت) ٹل جانے  
والی ہوں (اور ان پر نشتر کا دباؤ پوری طرح نہ پڑ سکتا ہو) جیسے  
گردن کی ورید۔ و داج +

وان یكون معہ کبۃ من خرو حریر

ومقیاً من خشب اور لیش

(۲-۳) فصاد کے ساتھ ریشم کی ایک گولی (یا پٹمی)  
ہونی چاہئے، نیز قے کرانے کا ایک آلہ (مقیاً)، جو ٹکڑی یا پرکا  
بنا ہوا ہو +

وان یكون معہ ویدالار نبج دواء

اضربوا لکندر وناجۃ المسک

ودواء المسک و اقراص المسک

(۴) علیٰ ہذا فصاد کے ساتھ بطور سامان کے خرگوش  
کی اون، دوار صبر و کندر، نافہ مشک، دوار المسک، اور  
اقراص مشک ہونے چاہئیں +

حتی اذا عرض غشی وهو احد ثانیاً  
فی الفصل اور بما لم یفوق صاحبہ  
فبادرنا لقمہ الکبۃ وقیاً کلالۃ  
وشمہ الناجحۃ وجرعہ من دواء  
المسک و اقراصہ شیئاً فیتعش  
قوتہ

(فصاد کے ساتھ ان چیزوں کے رہنے کی غرض یہ ہے  
کہ) اگر فصد کے وقت غشی طاری ہو جائے — جو فصد کے  
خطرات میں سے ایک خطرہ ہے، اور وہ بھی ایسا خطرہ کہ بعض  
اوقات مریض اس غشی سے جانبر بھی نہیں ہونے پاتا — تو  
جلدی سے ریشم کی گولی (و دانت کھول کر) منہ میں داخل کرنا  
جائے اس طرح کی کہ یہ گولی دانتوں کے درمیان محض ایک  
جانب رہے، اور دوسری جانب کھلی رہے، آرتے سے  
تے کرائی جائے، نافہ مشک سنگھایا جائے، اور کسی قدر  
دوار المسک، یا قرص کا فور کھلائے جائیں، تاکہ مریض کی  
قوت برآگیتے ہو جائے زاور اسکی بیہوشی ہوش میں تبدیل  
ہو جائے) +

وان حدث بشق دم بادر فحشاء  
بوبکلا سرب و دواء الکندر  
وما اقل ما یرض الغشی والدم  
بعلاً فی طریق الخروج بل انما  
یرض اکثرہ بعد الحبس الا  
ان یفرط

یہ ہے کہ) اگر خونِ فصد تیزی کے ساتھ جاری ہو زاور معمولی تدابیر  
اور بندشوں سے بند نہ ہوتا ہو) تو بجلت تمام خرگوش کے اول  
اور دوار کندر سے شکاف کے مقام کو بھر دیا جائے +

**شذر** تعجب کی بات یہ ہے کہ فصد کے وقت جب تک خون بتا  
رہتا ہے، غشی کتر ہی لاحق ہوا کرتی ہے، اور زیادہ تر غشی اُس  
وقت مارمن ہوتی ہے، جبکہ خون روک لیا جاتا ہے، ہاں اگر  
خون بافراط نکل جائے، تو دورانِ فصد میں (خون بند کرنے سے  
پہلے) بھی غشی طاری ہو سکتی ہے +

علمہ انہ لا یبالی من مقارنۃ الغشی  
فی الحمیات المطبقة ومبادی  
السکتۃ والخوانیق والاسرام  
العظیمۃ (لمہلکۃ وفی الاوجاع  
الشدیدۃ ولا یعمل بذلک الا

علامہ ازیں حمیات مطبقہ، او اہل سکتہ، خناق، بڑے  
بڑے ہلک اور ام، اور شدید دردوں میں اگر فصد کی وجہ سے  
غشی طاری ہو جائے، تو اس کی پرواہ نہ کرنی چاہئے (اور بلا  
خوف تنقیہ کے لئے پورے طور پر خون نکالنا چاہئے)۔ لیکن  
ایسی دیریں اُسی وقت کی جا سکتی ہے، جبکہ بدنی قوتیں قوی ہوں

اذا كانت القوة قوية

اور نہ ظاہر ہے کہ ضعف کی حالت میں قصد کے وقت غشی تک کی  
پر وہ نکر فی خطرہ سے خالی نہیں) +

وقد اتفق علينا ان بسطنا القول  
بعد القول في عروق اليد بسطاً  
في معان اخرى ونسبنا عروق  
الرجل وعروق اخرى فيجب  
علينا ان نصل كلامنا بها

یہ کچھ عجیب اتفاق ہے کہ ہاتھ کی رگوں کے بتانے کے  
بعد بات میں بات نکلتی چلی گئی، اور بہت سے دوسرے مضامین  
بسط و تفصیل کے ساتھ ہم بیان کرتے چلے گئے، اور پاؤں کی  
رگوں، اور دوسری عروق کو بالکل بھول گئے، اسلئے یہ مناسب  
معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم اپنے اس بیان کو اس بیان کے ساتھ

جوڑ دیں +

پاؤں کی رگیں اپنا پنجہ ہم بتاتے ہیں: پاؤں کی رگوں میں سے  
ایک عرق النساء ہے، جس کی قصد بیرونی گئے کے پاس گئے  
سے اوپر یا نیچے، کھولی جاتی ہے۔ اسکی قصد کے وقت ٹانگہ کو  
اوپر کی طرف کولھے سے گئے (کے قریب) تک باز کرتے، اور نافذ  
یا کسی مضبوط پٹی سے لپٹتے ہیں (کیونکہ یہ ورید نسبتاً گہری ہے،  
اسلئے بہت نمودار ہوتی ہے)۔ عرق النساء کی قصد میں پہلے عام  
کر لینا بہتر ہے۔ نیز عرق النساء کی قصد طول میں کھولنا  
بہتر ہے۔ اگر یہ رگ نمودار نہ ہو، تو اس کی اس شاخ  
کی قصد کھولنی چاہئے، جو خنصر اور بنصر کے درمیان  
واقع ہے +

فنقول اما عروق الرجل فمن  
ذلك عرق النساء ليفصد عند  
الجانِبِ الوحشي من الكعب اما  
تحتة واما فوقه ويشد ما فوقه  
من الورك الى الكعب ويلقى بلقافة  
او عصابة قوية ولاولى ان يستحم  
قبله ولا صوب ان يفصد طولا  
وان خفي فصدت من شعبة  
ما بين المختصر والبصر

عرق النساء کی قصد درد "عرق النساء" کے لئے نہایت  
مفید ثابت ہوئی ہے۔ اسی طرح مرض نقرس۔ ودالی۔ اور داء الفیل  
میں بھی یہ بہت مفید ہے +  
عرق النساء کی قصد میں عمل تشنہ (تکرار قصد) دشوار ہے  
(کیونکہ یہ رگ گہری اور عجیبی ہوئی ہوتی ہے) +

ومنفعة فصل عرق النساء في  
عرق النساء عظيمة ولكن لا في النقرس  
وفي الدوالي وداء الفيل  
وتشنية عرق النساء صعبة

اللہ بھول گیا: عرق النساء کی قصد اکثر فاس نامی آرتے کھولی جاتی ہے + لہذا فافہ: جس سے کسی عضو کو لفوف کیا  
گئے لہذا اس لیے عجیبی کہتے ہیں، جسے لپٹ کر گول بنا لیا جاتا ہے +





الطمت وفي اوجاع المتعددة  
والواسير

توی اور خوش ہے ۔

ومن ذلك العرق الذي خلف  
العرقوب وكافه شعبة من الصاق  
ويذهب مذهب

وفصل عروق الرجل بالحمة  
نافع من الامراض التي تكون  
عن مواد مائنة في اللبس ومن  
الامراض السوداء واضعافه

للقوة اشلاء من اصعاف عرق  
پاؤں کی قصہ مبتدا بہ باتھ کے

واما العروق المفصودة التي في  
نواحي الراس ذاك صوب نصف  
ما خلا الوداج ان يفصل موريه

وهذه العروق منها اودجة وثلاثون  
كلا واردة مثل عرق الجبهة وهو  
المتصب ما بين الحاجبين وفصله

والعرق الذي على البامة وهو عرق  
لله يول فصل ليس به

لہ یول فصل نہیں ہے ، بل وہ سب لوگ اس سے اختلاف بھی رکھتے ہیں ، مثلاً ابو سراج سمجھی اور حلاوی

الیا فوخر یفصل للشقیقة وقر ورح (ہامہ : چند یا) پر واقع ہے، اور جس کا نام عرق الیا فوخر  
الرأس (چند یا کی رگ) ہے، اسکی فصد در شقیقہ اور سر کے قروح کے لئے

کی جاتی ہے۔

وعرقا الصدغین الملتویان عرق الصدغ : دونوں کپٹی کی رگیں بھی سر کی  
على الصدغین عروق مفسودہ میں داخل ہیں، جو کپٹیوں پر پل کھاتی ہوئی پلتی

ہیں۔ ان کی فصد شقیقہ، صدام مزمن، اور امراض چشم میں

مفید ہے۔

وعرقا الما قین فی الاغلب لا یظہر عرق الماق : راق اکبر، یا اندرونی گوشہ چشم کی

دریدہ) یہ وریدیں اکثر گلوں میں اس وجہ سے ظاہر ہوتی ہیں کہ یہ گوشت میں دبی رہتی ہیں؛ لیکن جب گلا گھونٹا جاتا ہے

ناصوۃ او انما یسبل الدم منہا (یعنی رومال وغیرہ سے جب گردن میں نرمی کے ساتھ پھندا

لگا کر اسے اتکا کھینچا جاتا ہے کہ چہرہ سرخ ہو جائے) تو یہ رگیں

اور بھرتی ہیں۔ ان رگوں میں نشتر سے گھرا شگاف لگانا درست

نہیں ہے؛ کیونکہ بعض اوقات گھرے نشتر کی وجہ سے اس مقام

پر ناصور بن جایا کرتا ہے۔ فصد کے وقت ان رگوں سے خون

تھوڑا ہی بہا کرتا ہے۔ ان عروق کی فصد در دوسرا شقیقہ، درد

مزمن، دموڈو صکلا، غشاوہ (بھولہ)، جرب الاجفان (دگرے)

پپوٹوں کے بخور، اور شبکوری کے لئے مفید ہے۔

وعرق خلف الاذن عرق خلف الاذن : تین چھوٹی چھوٹی

رگیں اور ہیں، جو اُس مقام کے پیچھے واقع ہیں، جہاں کان کا بالائی

سر اس کے بالوں سے ملاتی ہوتا ہے۔ ان تین میں سے کوئی

ایک نسبتاً زیادہ نمودار ہوا کرتی ہے۔

بقول گیلانی : یہ دراصل ایک رگ ہے۔ جو بعض لوگوں میں تین شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے، جس میں

سے کوئی ایک شاخ زیادہ نمایاں ہوتی ہے، جسکی فصد کھولی جاتی ہے۔

وینفہ من ابدال اعطاس اسکی فصد ابتداء نزول الما میں نافہ ہے، اور اُس

وَقَبُولُ السَّرَاسِ لِتَحَارَاتِ الْمَعْدَةِ حالت کے لئے بھی مفید ہے، جبکہ بخارات (اور اخلاط فاسدہ) وینفع ذلك من قروح الاذن معدہ سے سر کی طرف پڑھ رہے ہوں، اور سر انہیں قبول کر رہا واللقاومؤخر السراس ہو۔ علیٰ ہذا کان، گدھی۔ اور سر کے پچھلے حصے کے قروح کے لئے بھی اسکی فصد سود مند ہے +

وینکر جالینوس ما یقال ان عرقی عروق خلف الاذن یہ جو لگتے ہیں کہ "تارکین دنیا اور صوفیاء" اور قطع نسل اور قطع نسل کرام قوائے تناسلیہ کو باطل کرنے کی غرض سے کان کے نیچے کی دونوں رگوں کی فصد کر دیا کرتے ہیں لہٰذا اس کاٹ دیا کرتے ہیں (جالینوس اس قول کی صداقت و واقعیت سے انکار کرتا ہے +

در اصل یہ قول بقراط کا ہے، جسکی جالینوس نے تردید کی ہے۔ یہ تردید فی نفسہ بجا اور درست ہے، مگر شیخ نے اسکو شان بقراط کی عظمت و احترام کی وجہ سے اپنی طرف منسوب کرنے سے دریغ کیا، اور جالینوس کے انکار کو اسی کے انکار کی شکل میں پیش کر دیا۔ گیلانی +

البقراط نے کتاب المنیٰ میں لکھا ہے کہ "منیٰ دماغ میں تیار ہوتی ہے، اور عروق خلف الاذن کی راہ نیچے اور تکرار عیہ منیٰ تک پہنچتی ہے" اس خیال کی تائید میں بطور شہادت کے یہ پیش کیا ہے کہ صقاً لبہ جب ترک دنیا کرنی چاہتے ہیں، اور خواہشات نفسانی اور شہوات تناسلیہ سے آزاد ہو کر اپنی عبادت گاہوں میں پڑے یا دفن میں گئے رہنا چاہتے ہیں، تو ان دونوں وریدوں کو کاٹ دیا کرتے ہیں +

لیکن جالینوس کے اس خیال سے انکار کرنے کی بناء پر یہ کہ تجربہ اس کے خلاف شہادت دیتا ہے؛ یہ رگیں کاٹ دی جاتی ہیں، مگر شہوت باہ اور نسل میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ علاوہ ازیں تشریح بتاتی ہے کہ منیٰ خصیہ میں، اور خصیہ کے آس پاس کی مخصوص عروق میں بنا کرتی ہے؛ نیز کہ دماغ اور خصیوں کے درمیان کسی ورید کا جو تشریح سے ثابت نہیں ہوتا، یہ جائیکہ ثابت ہو کہ کسی ورید کی راہ دماغ سے منیٰ خصیوں کی طرف اُترا کرتی ہے +

پھر دونوں کی ہیں اس موقع پر شارحین ہجڑوں (خصیوں) کی تفسیر بیان کرتے ہیں: خصی بنانے کی پانچ سورتیں ہیں۔

(۱) قضیب اور خصیہ، دونوں کاٹ دیے جائیں، دیا بیکار کر دینے جائیں +

لہٰذا خصی کی جمع خصیہ ن ہے +

(۲) محض دونوں خصبے کاٹ دیئے جائیں (نکال دیئے جائیں، یا بیکار کر دیئے جائیں) +

(۳) محض قضیب کاٹ دیا جائے +

(۴) ان دونوں میں سے کوئی چیز کاٹی نہ جائے، بلکہ کنج مان کے پاس جلد میں شکاف دیکر اور قضیب

کو اس کے اندر رکھ کر اس طرح ٹانگے لگا دیئے جائیں، کہ پیشاب کرنے کے لئے محض خشفہ باہر نکلا رہے +

(۵) ناف کے نیچے کی جلد میں شکاف دیکر قضیب کو اسی طرح داخل کیا جائے +

ان پانچ میں سے جن صورتوں میں خصبے بیکار کر دیئے جاتے ہیں، ان میں توت باہ حقیقی طور پر مر جاتی

ہے، اور جن صورتوں میں یہ قائم رہتے ہیں، ان میں توت باہ اصلاً منقطع نہیں ہوا کرتی ہے۔ لیکن قضیب

فعل جاع سے عاجز ہوتا ہے +

ومن هذا الاورددة الوداجان وهما وداجر: نواحی سر کی اور وہ مفصودہ میں سے

اشنان ویفصلان عند ابتداء الجذام وداجن بھی ہیں، جو عیداً دو ہیں (ہر طرف ایک ایک)

والخناق الشدید وضیق النفس وداج کی فصد ابتداء جذام، خناق شدید، ضیق النفس، ربو

والربو الحار وبحة الصوت و حار، مجھ الصوت، ذات الریه، ہیر، جو گرم خون کی کثرت

ذات الریه والبھار لکائن من کی وجہ سے عارض ہو، امراض طحال، اور امراض جنب مثلاً

کثرة دم حار وعلل الطحال الجنین ذات الجنب وغیرہ) میں کی جاتی ہے +

ویجب علی ما اخبنا عنہ قبل ان فصدھا وداج کی فصد کے لئے بشفع ذی شعیرہ (نوکران شتر)

بمضم ذی شعیرۃ ہونا چاہئے، جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں +

واما کیفیۃ تقشیدہ فیجیلان ہیل فصد کے وقت وداج کو گرفت میں لانے کی صورت

فیہ الرأس الی صد جانب الفصد یہ ہے کہ جس جانب فصد کرنی ہو، اس کے دوسری طرف سر کو

لیتوتر العروق ویتا مل الجھۃ التی موڑ دیا جائے (مثلاً اگر دائیں طرف فصد کرنی ہو، تو مریض کا

ہی اشدنا ولا فیوخذ من صد سر اور اس کا منہ بائیں طرف پھیر دیا جائے)، تاکہ اس سے

تلک الجھۃ اس طرف کی رگیں تن جائیں۔ نیز اس امر پر بھی غور کیا جائے

کہ کس جانب کی وداج زیادہ آزاد، متحرک، اور اپنی جگہ سے

ہٹ جانے والی ہے، چنانچہ جس طرف یہ صورت زیادہ پائی

جاتی ہو، اس کے مخالف جانب کی فصد کھولنی چاہئے +

ویجب ان یکون الی عرضا لا طولا یہ بھی ضروری ہے کہ (فصد کے وقت رگ کو نمودار کرنے

کما یفعل بالصادق و عرق النساء اور ابھارنے کے لئے جو بند یا پٹی باندھی جاتی ہے، اس کی  
ومع ذلک فیجب ان یقع فصدہ پیٹ اور گردن میں عرصاً ہونی چاہئے، جیسا کہ صافن  
اور عرق النساء کیا جاتا ہے (یعنی جس طرح ان رگوں کے  
طولا

ابھارنے کے لئے ٹانگ میں عرصاً پٹی باندھی جاتی ہے)۔ لیکن  
اس کے ساتھ فصد میں نشتر کی رفتار طولاً ہونی چاہئے +

ومنها العرق الذی فی الاثر نبة عرق اثر نبة: نواجی سر کی اور وہ مفصودہ میں  
وموضع فصدہ الملتشق من میں سے عرق اثر نبة بھی ہے۔ اس کی فصد کا مقام  
طرفھا الذی اذا غمر بالاصبع وہ ہے۔ جہاں ناک کا سرا و حصوں میں پھٹا ہوا سا معلوم  
یفرق باثنین و هناك یضع والدم ہوتا ہے: یعنی جب اس مقام کو انگلی سے دبایا جاتا ہے، تو  
اسائل منه قلیل دونوں حصے الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فصد کے  
وقت خون بہت ہی قلیل خارج ہوا کرتا ہے +

وینفع فصدہ من الکلف وکدورۃ اس کی فصد کلف، رنگ کے نکدور، بواسیر، بنور  
اللون والبواسیر و البثور الی تکنون الف، اور ناک کی خارش (حکۃ الانف) کے لئے مفید ہے۔  
فی الاثر و الحکۃ فیہ لکنہ بما احدث لیکن لگا ہے اس کی فصد سے ایک قسم کی مزین سرخی (ربا و شام)  
حمرۃ لون من متشبه السعفة پیدا ہو جاتی ہے، جو سفید (گچ) سے مشابہ ہوتی ہے۔ اور  
وتفشونی الوجه فتکون مضر تھا چہرہ پر پھیلی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا  
اعظم من منفعتها کثیرا جائے، تو اس کی فصد سے جو فوائد و منافع حاصل ہوتے ہیں،  
اس سے کہیں زیادہ نقصان و مضرت حاصل ہوتی ہے +

والعرق الذی تحت الخشاء مما یلی عروق تحت الخشاء: وہ رگیں جو  
النفقۃ نافع فصدھا من السدر زائدہ طلیہ (خشاء) کے نیچے، اور گدھی کے قریب واقع ہیں،  
الکائن من الدم اللطیف الاوجاع ان کی فصد سدر کی اس قسم کے لئے مفید ہے، جو لطیف خون کی  
المتقادمۃ فی السراس پیدا ہوتا ہے؛ نیز سدر کے پیرانے دردوں میں زائدہ خشاء جو +

لہ ارنبة: ناک کا سرا، جو جوانوں میں پٹا ہوا ہوتا ہے، یعنی دونوں کریانہ زلیہ ایک خفیف نشیب نما خط کے بند معلوم ہوتی  
ہیں + لہ خشاء: زائدہ طلیہ۔ وہ پٹی جو کان کے نیچے ابھری ہوئی ہوتی ہے +

ومنہا الجھار رگ وہی عروق اربعۃ  
 علی کل شفتہ منہا زوج و ینفع من  
 قروح الفم و القلاع و او جاع  
 اللثۃ و او سرامہا و استرخا ثھما  
 و قروحہا و البواسیر و الشقاق  
 فیہا  
 چھار رگ: انہی اور وہ مقصودہ میں "چار رگ"  
 نامی رگیں بھی ہیں، جو عدداً چار ہوتی ہیں جیسا کہ فارسی لفظ  
 "چار رگ" سے ظاہر ہے، ہر ہونٹ میں دو دو۔ ان کی  
 فصدت کے قروح، قلاع، مسوڑھے کے او جاع، اور ام،  
 استرخار، قروح، بواسیر (بواسیر لثہ)، اور اشتقاق کے لئے  
 مفید ہے +

چھار رگ کی فصد ہونٹوں میں اندر کی طرف پانچویں اور چھٹے دانت کی جڑوں کے درمیان کی جاتی ہے؛  
 اور دانت کا شمارنا یا سے کیا جاتا ہے۔ ان رگوں کی فصد گول سر کے نشتر سے کی جاتی ہے، جسے وَ سُرْدَا  
 کہا جاتا ہے، جسکی شکل چاقو سے مشابہ ہوتی ہے۔ گیلانی +

ومنہا العرق الذی تحت اللسان  
 علی باطن الذقن و یفصد فی الخوئق  
 و او سرام اللوزتین  
 عرق تحت اللسان: مذکورہ اور وہ  
 مقصودہ میں سے ایک وہ رگ یا ورید بھی ہے، جو زبان کے  
 نیچے، ذقن (ٹھوڑی) کے اندر دنی جانب واقع ہے۔ اسکی  
 فصد خناق، اور اورام لوزتین میں کھولی جاتی ہے +

ومنہا عرق تحت اللسان و علی اللسان  
 نفسہ و یفصد لثقل اللسان الذی  
 یكون من الدم و یجب ان یفصد  
 طولا فان فصد عرضا صعبا یرقاء  
 دمہ  
 اس کے علاوہ ایک اور رگ بھی ہے، جو زبان کے  
 نیچے اور خاص زبان پر واقع ہے؛ اس کی فصد نقل زبان  
 کے لئے کھولی جاتی ہے، جو خون کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔  
 اس ورید کی فصد طولا کرنی چاہئے؛ لیکن اگر غلطی سے اس کی  
 فصد عرضاً کی گئی، تو بار بار کی وجہ سے یہ ورید کٹ کر دو ٹوٹتی  
 اور کیا عجیب ہے کہ اس کے ساتھ کی شریان بھی کٹ جائے،

اس صورت میں اس کے خون کا روکنا دشوار ہو جائیگا +

ان دونوں وریدوں کے امتیاز کے لئے میں ذیل میں تشریح اور وہ کا ایک مختصر انتباہ پیش کرتا ہوں؛  
 جس سے زبان کی وریدوں پر ٹھوڑی سی روشنی پڑیگی؛

أَوَّیْرَادَ لِّسَانِیْہِ زَبَانِ کِزِیْرِیْنِ سَطْحِ، دُونِ پِلَو، اور پشتِ زبان پر پھلتی ہیں۔ یہ وداہج  
 خانہ سے شروع ہو کر اور شریان لسانی کے ساتھ پیچھے سے آگے کی طرف بڑھتی ہیں +

و سَرِیْلَ صَفْلَ عِی :- ایک کافی موٹی شاخ ہے، جو گاہے اور وہ لسانیہ سے، اور گاہے

وریدہ الوجد مشترک است، شروع ہو کر زبان کے نیچے نیچے آگے کی طرف بڑھتی اور زبان کی نوک پر ختم ہوتی ہے۔  
در اصل شریان سانی کی ورید مراقق ہے +

ومنہا عرق عند العنقۃ یفصل  
عرق عنقۃ: ایک رگ "عنقۃ" کے پاس  
ہے، جسکی قصد بخراغم (گندگی دہن) کے لئے کیجاتی ہے +

عنقۃ: اس مقام کو کہتے ہیں، جو زیرین لب اور ٹھوڑی کے مابین واقع ہے۔ دائرہ کی بال  
جب اگتے ہیں، تو اس مقام پر بھی بال اگ آتے ہیں۔ اس مقام کی ورید کی قصد پونٹھ کے اندر کی طرف (منہ  
کے اندر) کی جاتی ہے۔ گیدانی +

ومنہا عرق اللبۃ ویفصل فی معالجات  
عرق لبۃ: ایک رگ "لبۃ" کے پاس ہوتی ہے  
جسکی قصد امراض فم معدہ کے علاج میں کی جاتی ہے +

لبۃ: سینے کا وہ مقام ہے، جہاں گلے کا طوق (قلادہ) قیام پاتا ہے، یا، جہاں نص کا بالائی  
حصہ قیام رکھتا ہے +

واما الشرائین التی فی الراس فنہا  
شرایان الصدغین فقد یفصل  
(اور جن کی قصد کھولی جاتی ہے)، ان میں سے ایک تو

وقد یبتر وقد یسل وقد یشری  
شرایان صدغ  
کی گاہے قصد کھولی جاتی ہے، گاہے اس میں بتر کیا جاتا

ہے، اور گاہے سل، اور گاہے اس کو داغ دیا جاتا  
ہے (کٹی) +

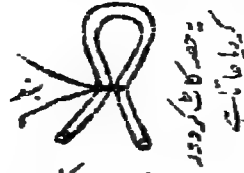
بتر سے یہاں مراد یہ ہے کہ شریانی مقام کی جلد وغیرہ کو کاٹ کر صاف کیا جائے اور شریان نکال لی جائے  
اور اسے صناہرہ نامی خمیدہ کانٹے سے اٹھایا جائے۔ اس کے بعد کم و بیش فاصلہ پر شریان کو دوسرے مقام سے

ریشمی ڈورہ کے ذریعہ خوب کسکر باندھا جائے۔ پھر ان دونوں بندشوں کے درمیان شریان اس طرح کاٹ  
دی جائے کہ دونوں سرے کٹ کر آزاد ہو جائیں۔ اسکے بعد اس زخمی مقام کا علاج حسب دستور ادویہ

حالیہ اور لخمہ سے کیا جائے +  
سل سے مراد یہ ہے کہ جلد میں تنگاف دیکر شریان نمودار کی جائے، اور صناہرہ کے ذریعہ اسے اٹھایا

جائے۔ اسکے بعد اسے کھینچ کر اور دونوں سروں کو ملا کر باندھ دیا جائے، اور بند کے باہر کے حصے کو کاٹ کر علیحدہ  
کر دیا جائے۔ شریان کا جو حصہ کاٹ کر علیحدہ کر دیا جاتا ہے، اسکی مقدار اطباء نے تین انگشت بتائی ہے۔

یہ ہے کہ تین انگشت کے فاصلے سے شریان  
دونوں بند شلر کے درمیان کا حصہ کاٹ کر



بقول علامہ عمل سل کی صورت  
کو دو مقام سے باندھا جائے اور  
علحدہ کر دیا جائے +

گئی: شریان مدغی کو صورت سل داغنے کی دونوں صورتیں ہیں: خواہ بلد کو  
اس طرح داغا جائے کہ داغ کا آخر شریان تک پہنچے، اور جلد کے ساتھ شریان بھی چلی جائے، اور خواہ داغنے  
کے لئے شریان کو باہر نکال لیا جائے، اور مناسب باریک آہ داغ سے اسے داغ دیا جائے +

ويفعل ذلك بحبس النوازل المحادة  
اللطيفة المنصبة الى العين  
ولا يبتدأ الا انتشارا  
یہ سارے کام (حب موقوف و مصلحت) اُس وقت  
کئے جاتے ہیں، جبکہ حاد اور رفیق نزلات آنکھوں کی طرف  
انصباب پاتے ہیں، جنکا روکنا مقصود ہوتا ہے، اور  
انتشار العین کی ابتداء کے وقت +

علیٰ ہذا یہ اعمال اُس وقت بھی بہت مفید ہوتے ہیں، جبکہ من شقیقہ کی اذیت آنکھوں کو، و دنیائی  
کو برباد کر رہی ہو۔ گیلانی +

والشریانان اللذان خلف الاذن  
ويفصلان انواع الرمد وابتداء  
الماء والغشاوة والعشاء والصلع  
المزمن ولا يخلو فصلهما عن  
خطر ويبطئ معه الالتحام  
شریان خلف الاذن (کان کے پیچھے کی  
اس شریان کی فصلا آشوب چشم کی اقسام نزول  
الما کی ابتداء غشاوة (بھول) عشاء (توندھی)، اور مزمن  
دوسریں مفید ہے، لیکن اسکی فصلا خطرو (خطرہ جریان  
خون) سے خالی نہیں؛ اس کے ساتھ ہی اسکا زخم بھی دیریں  
اندال پاتا ہے +

وقل ذکر جالینوس ان مجروحاً في  
حلقه اصيب شرياناً وسال منه دم  
بمقدار صالح فمداً اسكه جالينوس  
بلداً والكندر والصبر ودم الاخوين  
والطرفا حبس الدم وزال عنه  
وجمع هزمن كان به في ناحية وراكه  
اتفاقي حاد [اتفاقي حاد] جالينوس نے (ایک اتفاقی حادثہ کا)  
اور شفاء مرض [اور شفاء مرض] ذکر کیا ہے کہ "ایک شخص کے حلق میں جراحت  
پہنچی، جس سے اسکی شریان مجروح ہوئی، اور اُس سے  
کافی مقدار میں خون بہا۔ جالینوس نے دو بار کندر، صبر،  
دم الاخوين، اور رُمرت اس جراحت کا علاج کیا، جس سے  
خون بند ہو گیا، اور اس کے ساتھ ہی اسکا دیدہ درد بھی  
جاتا رہا، جو اُس کے ناحیہ ورک (کولے) میں موجود تھا۔"



اس قسم کے اتفاقی حادثات سے، جن میں کم و بیش خون بہ جاتا ہے، بہت سے مزمن امراض دور ہو جاتا کرتے ہیں۔ ایسی روایتیں، بکثرت مستند ہیں آتی ہیں۔ ان حادثات سے قدرتنا ویدی اور خریانی قصد ہو جاتا کرتی ہے \*

ان حادثات سے مزمن امراض دور کیوں ہو جاتا کرتے ہیں؟ اسکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب عروق سے خون کے پھرنے والے (خلا یا دمویہ) نکل جاتے ہیں، تو نئے دانے بڑی تیزی سے پیدا ہوتے ہیں، جن میں نئی تو تیس جوش پر ہوتی ہیں؛ نیز اس سے نظام بدن میں ایک پھل اور پہچان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے دیرینہ امراض کے مواد بھی متاثر ہوتے ہیں، اور گاہے یہ اکٹھے پر مجبور ہو جاتے ہیں \*

یہی تو یہ قصد کے باب میں بھی کی جاتی ہے؛ یعنی قصد بھی اس اصول پر عجیب و غریب نوآبخش سکتی ہے ومن العروق التي تفصد في البدن عرقاً و دھڑ کی رگیں | دھڑ بدن کی عروق مفسودہ میں سے علی البدن احدھا موضوع علی الکبد دور گیں ہیں، جو شکم پر واقع ہیں؛ ان میں سے ایک جگہ واقع والاخر موضوع علی الطحال یفصل لایمن ہے، اور دوسری طحال پر۔ چنانچہ دائیں رگ کی قصد مرغن فی الاستقاء والايسر فی علل الطحال استقاء میں کی جاتی ہے، اور بائیں رگ کی امرض طحال میں دھڑ (بدن) سے یہاں مراد بدن کا درمیان حصہ ہے، جس سے ہاتھ پاؤں اور سر الگ کر لئے گئے ہوں؛ یعنی جس میں سینہ، شکم، اور عانہ شامل ہوں \*

پہلے ہاتھ پاؤں کی عروق مفسودہ کا تذکرہ کیا گیا، اسکے بعد نواحی سر کا، اب دھڑ کی عروق باقی تھیں؛ جنکا ذکر آخر میں کیا گیا ہے \*

ساری عروق مفسودہ گیلانی فرماتے ہیں: ”بدن کی ساری عروق مفسودہ کی تعداد، جن میں وریدیں اور شریانیں کی تعداد اور غفلت مترجمیں دونوں شامل ہیں، جہاں تک استقرار کی رہبری سے پتہ چلتا ہے، اور جو ہماری کتابوں (عربی کتب) میں مذکور ہیں، جیسٹس ہے۔ حالانکہ یونانیوں کے نزدیک کل عروق مفسودہ چھیانوے تھیں۔ میں نے ارسطو طالیس کی تصنیفات میں سے ایک کتاب دیکھی ہے، جو یونانی خط اور یونانی زبان میں تھی۔ اس میں ایک انسان کی تصویر بنی ہوئی تھی، جو کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس تصویر میں اسی تعداد مذکورہ کے مطابق اس کی رگوں کی قصد دکھائی گئی تھی، اور ہر ایک قصد کا فائدہ اسی کے قریب کناروں پر لکھا ہوا تھا۔ چنانچہ ان عروق میں سے قصصیق کے پاس چھ رگیں دکھائی گئی تھیں، جن کی قصد خصیتیں کے اور رام، او جاع میں مفید ہے۔ حالانکہ ہماری کتابوں میں ان میں سے بیشتر کے نشانات نہیں ملتے ہیں۔ اس سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مترجمین نے کتنی غفلت سے کام لیا ہے، اور ہم تک ان علوم کے منتقل کرنے والوں نے کتنی کوتاہی برتی ہے“

واعلم ان الفصل له وقتان وقت **فصد کے دو وقت** واضح ہو کہ (لمحاظ نوعیت حاجت کے)

اختیار و وقت ضروری و سراجہ **فصد کے دو وقت ہیں:** ایک اختیاری وقت، اور دوسرا

ضروری اور اضطراری +

یعنی ایک میں فصد کی حاجت اس قسم کی ہوتی ہے کہ اس میں یہ سوچنے کا موقع ملتا ہے کہ فصد کرنے

کے لئے بہترین اور پسندیدہ وقت کو نسا ہو سکتا ہے، اور دوسرے میں فصد کی حاجت ایسی ضروری اور فوری

ہوتی ہے کہ اس میں ان مصلحتوں پر غور کرنے کی حمت ہی نہیں ہوتی +

فالمختار فيه ضحوة النهار بعد **چنانچہ فصد کا اختیاری وقت (پسندیدہ وقت)**

تمام الهضم والنقص **دن کے دوپہر کا وقت ہے، جبکہ غذا پر پورے طور پر ہضم ہو چکی**

ہو، اور فضلات (براز و بولہ) سے فراغت حاصل ہو چکی ہو +

والوقت المضطر اليه هو الوقت **اور فصد کا اضطراری وقت وہ ہے، جس میں**

الموجب الذي لا يسمع تاخير + **تاخیر کی گنجائش نہیں ہوتی، اور نہ کسی رکاوٹ کی طرف دھیان**

ولا يلتفت فيه الى سبب مانع **کیا جاسکتا ہے (مثلاً وہ وقت جبکہ سکتہ دمویہ اور مرض خناق**

کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو، جس میں بلا امتیاز وقت فصد

کر دی جاتی ہے) +

واعلم ان المبضع الكال كثير المضرة **گند نشتر** واضح ہو کہ فصد کے لئے گند نشتر بہت ہی بُرا ہے،

فانه يخطئ فلا يلحق ويورم ويوجع **کیونکہ گند نشتر غلطی کر جایا کرتا ہے: یعنی ربا رہا ایسا ہوتا ہے**

کہ (نشرِ رگ تک نہیں پہنچتا۔ علاوہ ازیں ایسا نشر گاہے

ورم کا، اور گاہے غیر معمولی درد و اذیت کا سبب بن جایا کرتا ہے

فاذا عملت المبضع فلا تدفعه باليد **لیکن جب تم نے نشر کو (حسب مرضی تیز اور مناسب)**

غمن ابل اسرفك بالاختلاس ليوصل **تیار کر لیا، تو فصد کے وقت یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ نشر کو رگ**

طرف المبضع حشو العروق واذا **کے اندر زور سے دبا کر داخل کیا جائے؛ بلکہ نرمی اور ہوشیاری**

عَفَّتْ فكتير اما ينكسر رأس المبضع **کے ساتھ چورہاتھ مارا جائے کہ نشر کا سراوا اوپر کے طبقہ کو**

انكساراً خفياً فيصير تماًلاً **چیر کر) رگ کے محض جوف تک پہنچ جائے (اور رگ کے**

لايجرح العرق فان الحجت بفصل **زیرین طبقہ کو چیرنے نہ پائے، بلکہ نشر کی ضرب محض اتنی ہونی**

لہ چورہاتھ مارنے سے مراد یہ ہے کہ جھٹکے سو (زیادہ زور کے بغیر) ضرب لگائی جائے +

بہ نردت شمرًا

چاہئے کہ رگ کے اوپر کے طبقہ کو کاٹ دے، اور اس کے بعد  
نشر اوپر کو کھینچ لیا جائے۔ اس لئے کہ اکثر اوقات رزورنگانے  
سے اور ضرب شدید کی وجہ سے) نشر کا سراٹھوٹ کر رگ میں  
رہ جایا کرتا ہے، اور نشر (گند ہو کر، جلد پر) پھسلنے لگ جاتا  
ہے، اور رگ کو کات نہیں سکتا۔ پھر اگر ایسے بے نوک کے  
نشر سے فصد کی جائیگی، تو اس سے شر و فساد میں اور بھی اضافہ  
ہو جائیگا +

ولذلك يجب ان تجرب كيفية  
علوق الموضع بالجلد قبل الفصد  
به وعند معاودة ضربته ان ارتدّها  
اجتهد ان تملأ العرق وتنفضه  
بالدم في يكون الزلق والزال  
اقل

اسی لئے ضروری ہے کہ فصد کرنے سے قبل، اور جبکہ  
نشر کی دوسری ضرب مارنی ہو، بدن کی کھال پر نشر کو لگا کر  
تجربہ کر لیا جائے کہ آیا نشر کھال کو پکڑتا ہے، یا نہیں (اگر وہ  
کھال کو پکڑتا ہے، تو سمجھنا چاہئے کہ وہ کافی تیز ہے، ورنہ  
گند ہے) +

رگوں کا پھلانا فصد کے وقت یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ رگیں  
نہن سے پُر ہو کر خوب پھول جائیں؛ کیونکہ رگیں جب پُر ہو کر  
خوب پھول جاتی ہیں، تو ان کے پھسلنے اور جگہ سے ٹپکنے کا  
اقتمال کم ہوتا ہے +

فاذا استعص العرق ولم يظهر  
امتلاؤا تحت الد ستبند فحله  
وشدّاه مرأوا وامتحمه وانزل  
في الضغط واضعاً حتى تبينه  
وتظاهرة

جب دستبند (پٹی) کے نیچے رگ ابھر کر نمایاں  
نہ ہو، تو اسے نمایاں کرنے کی غرض سے دبا کر کوشش کی جائے  
(یعنی) بار بار اس بند کو کھولا اور باندھا جائے، اور اس  
عضو کو خوب ملا جائے، اور دباتے ہوئے گاہے نیچے کو اوتارتے  
چلے آئیں، اور گاہے اوپر کو چڑھ جائیں۔ حتیٰ کہ ان ترکیبوں  
سے وہ نمایاں اور ظاہر ہو جائے (یا: وہ بیدار ہو کر نمودار  
ہو جائے) +

وتجرب ذلك بين قبض صبعين  
على موضع من المواضع التي تعلم  
تجرب عروق

اس کا تجربہ گاہے اس طرح کیا جاتا ہے کہ جن  
مقامات سے وہ رگ گذرتی ہے، ان میں سے

امتداد العرق فیہا بان تحبس  
بہا تاراً وتاراً تحبس باحدیہما  
وتسبل الدم بالآخری حتی  
تحس بالواقعة ملا عند الاسالة  
وجزراً عند التحلیۃ

کسی مقام پر دو انگلیوں کے درمیان اس رگ کو لے لیا جاتا ہے  
یعنی گاہے دونوں انگلیوں کے ذریعہ سے اس رگ کے خون  
کے بہاؤ کو روک دیا جاتا ہے؛ اور گاہے ایک انگلی سے اس  
رگ کو دبا کر اسکے خون کو روکا جاتا ہے۔ اور دوسری انگلی سے  
اسکی طرف خون بہا کر لایا جاتا ہے۔ چنانچہ پہلی انگلی جو خون  
کو روکنے کے لئے قائم کر دی جاتی ہے، اسکے ذریعہ سے اُس  
رگ کا تھوڑا سا جوار بھاٹا، یا استلار و خلا، ابھی طرح معلوم  
ہو جاتا ہے؛ یعنی جب دوسری انگلی سے خون اوپر کی طرف  
بھایا جاتا ہے (یعنی دوسری انگلی رگ پر نیچے سے اوپر گزاری  
جاتی ہے، تو چونکہ نیچے کا خون چڑھ کر اُس رگ کو پر کر دیتا ہے  
اس لئے) اس وقت اس رگ میں "جوار" (مَدَّ) آتا ہے،  
اور جب اسکو خالی کر دیا جاتا ہے، تو اُس رگ میں "بھاٹا"  
(جَزْر) کی کیفیت لاحق ہو جاتی ہے۔

وجیب ان یكون لرأس المبضع  
مسافةً ينفذ فیہا غیر بعيداً  
فیتعداها الی شریان او عصب

یہ بھی ضروری ہے کہ نصد کے وقت نشتر کی نوک مختلف  
رگوں کے مطابق، ایک خاص مسافت تک داخل کی جائے  
اسے زیادہ دور نہ پہنچایا جائے، ورنہ ممکن ہے کہ وہ کسی  
شریان یا عصب تک پہنچ جائے (اور ان کے مجروح ہونے  
سے ایک نئی آفت برپا ہو جائے)۔

واشد ما یجب ان یملا حیث یكون  
العرق اذق

جو رگ زیادہ باریک ہوتی ہے، اُسے اُبھارنے اور  
نمو دار کرنے کی ضرورت زیادہ شدید ہوتی ہے۔

واما اخذ المبضع فینبغ ان یكون  
بالابهام والوسطی و یترك السبابة  
للجس وان یقع الاخذ علی نصف الحدیث  
ولا یأخذ فوق ذلك فیکون التمكن  
منه مضطرباً

**نشتر کی گرفت** نشتر کو نصد کے وقت انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے  
پکڑنا چاہئے، اور سبب کو ٹٹولنے کی غرض سے آزاد چھوڑ دینا  
چاہئے (تا کہ اگر کسی وقت رگ کو ٹٹول کر معلوم کرنا پڑے، تو  
مقصد بلا تکلف حاصل ہو سکے)۔ نیز نشتر کی گرفت اس طرح  
ہونی چاہئے کہ نصف پھل (حدید) کی گرفت کے سامنے

رہے : اس سے اوپر گرفت نہ رکھنی چاہئے ، ورنہ گرفت مستحکم اور پائدار نہ ہوگی ۔

گیلائی کہتے ہیں کہ (۱) نشتر کے پھل دھیدہ کی لمبائی دو تین انگشت ہونی چاہئے ۔

(۲) جب ضرورت نشتر کی گرفت وسط سے نیچے بھی ہو سکتی ہے ، بشرطیکہ نشتر کے عمل میں کوئی رکاوٹ نہ

و اذا كان العرق يزول الى جانب [قانون] اگر کوئی رگ نصد کے وقت کسی ایک جانب کو ٹل جایا کرتی

واحد فقط بله بالربط والضبط ہو تو جانب مقابل کی طرف سے اُسے باندھا اور روکا تھا ما

من صد الجانب وان كان يزول باءے . اور جب وہ دونوں طرف یکساں طور پر پھٹل جاتی ہو۔

الى جانبين سواء فاختلس تو اسکی طولانی نصد ہوشیاری سے کھولنی چاہئے (۱) : اس کی

فصله طولا فی نصد چورہاتو سے کھولنی چاہئے) ۔

واعلم ان الشد الغریب ان يكون واضح ہو کہ نصد کے قبل رگوں کو بھاننے کے لئے بند

بقدر احوال الجلد فی صلابته وغلظه اور وہاں جلد کی صلابت و غلظت اور گوشت کی کثرت و قلت

وموجب كثرة اللحم ووفورہ کے لحاظ سے کم و بیش ہونی چاہئے ۔

چنانچہ جب جلد سخت اور موٹی ہو ، اور گوشت کی کثرت ہو ، تو اس حالت میں چونکہ رگیں اندر رہنی ہوتی

ہوتی ہیں ، اسلئے پٹی زیادہ کسک باندھنی چاہئے ، ورنہ نسبتہ اس سے کم ۔

والتقييد يجب ان يكون قريبا [قانون] یہ بھی ضروری ہے کہ جس رگ کی نصد کھولنی مقصود ہے

بند اسی کے قریب لگایا جائے (بند : تقييد) ۔

لیکن یہ خیال رہے کہ یہ بند جوڑیہ یا جوڑکے پاس ، اس طرح نہ ہو کہ جوڑ ٹل نہ سکے ، جسکی ضرورت بعض

اوقات عروق کو نمودار کرنے کی غرض سے پیش آیا کرتی ہے ، یعنی اس جوڑ کو سکیڑا اور پھیلا یا جاتا ہے ۔

علاوہ ازیں ہاتھ کی رگوں میں بازو پر بند لگانے کے بعد رگوں کو نمودار کرنے کی غرض سے مٹھی میں لٹو

پکڑا دیا جاتا ہے ، اور اُس شخص سے کہا جاتا ہے کہ اپنی مٹھی کو بار بار کھولے اور بند کرے ۔

واذا خفي التقيد العرق فاعلم [قانون] اگر زیادہ کسک (بند لگانے سے رگ دب جائے ۔ تو

عليه واخذ من الان لا يزول عن بند لگانے سے قبل اُس رگ پر نشان لگا دینا چاہئے ، اور بند

محاذاة العلامة بخرقك في التقيد لگاتے وقت احتیاط کرنی چاہئے کہ زیادہ کسکے کی وجہ سے رگ

ومع ذلك فعلى الفصد نشان کے مقام سے ٹل نہ جائے : اور ان تدبیروں کے باوجود

نشتر کا چورہاتو ، یا اوپری ہاتھ مارنا چاہئے (یعنی نشتر زور سے

گہرائی تک داخل نہ کرنا چاہئے) +

واذا استعص عليك شل العرق [قانون] اگر اتفاقاً کسی وجہ سے) رگ ابھر کر نمودار نہ ہو سکے  
واشهاقة فشق عنه في الايدان اور اس مقصد کی ساری کوششیں ناکام ثابت ہوں، تو لاغر  
انقضيفة خاصة واستعمل الصنارة نوگوں میں جلد کو چاک کر کے (رگ کو کھول کر) اور صنارہ نامی  
خار سے اٹھا کر فصد کرنی چاہئے +

ووقوع التقييد والشد عند [شذره] مفصل کے پاس بند لگانے اور پٹی باندھنے سے چونکہ  
المفصل يمنع امتلاء العروق رگ چھپ جاتی ہے، اسلئے ایسی صورت میں) یہ بھولنے لگے ابھرنے  
نہیں پاتی +

واعلم ان من يعرق كثيرا بسبب [شذره] واضح ہو کہ جو شخص (مسترد و موسی) کی وجہ سے پسینہ  
الامتلاء فهو محتاج الى الفصد کی کثرت میں مبتلا ہو، وہ فصد کا ماحتمل ہے +

وكتيرا ما وقع للعموم المصدع المدبر [شذره] کسی شخص کو بخرا ہو، اور بخار کے ساتھ درد سر بھی لاحق  
في باب با الفصد اسهال طبع ہو، جسکے علاج کے لئے (بغرض امان) فصد کی حاجت ہو، ایسی  
فاستغنى عن الفصد قطعاً صورت میں بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ اگر اسے خود بخود دست  
آننے لگ جاتے ہیں، تو پھر فصد کی قطعاً ضرورت ہی باقی  
نہیں رہتی (کیونکہ تنفیہ اور امانت کے لئے فصد کے قائم مقام  
اسهال ہو جاتا ہے) +

واذا اردت ان تغسل فمد المجلد [قانون] جب تم زخمی مقام کو فصد کے وقت دھونا چاہو، تو  
باصبعك فيغيب عن محاذاة الثقبۃ وہاں جلد کو اپنی انگلی سے پکڑ کر اس طرح کھینچ لو کہ زخم کے سوراخ  
ثم اغسل ونشف موضع الرفادة سے جلد ہٹ جائے (اور شگاف فصد بند ہو جائے)؛ اس کے  
ودع المجلد يرد الى موضعه بعد دھو کر اس مقام کو پونچھ ڈالو، جہاں گدی اور پٹی باندھنی  
ہے۔ اسکے بعد جلد کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی جگہ چلی آئے +

اس عمل کا مقصد یہ ہے کہ دھوتے وقت تازہ زخم میں پانی وغیرہ داخل نہ ہونے پائے، جہاں کی رگ  
کھلی ہوئی ہوتی ہے +



## الفصل الحادى والعشرون فى الحجامة فصل (۲۱) حجامت (سنگمی لگانا)

حجامت کی دو قسمیں ہیں: (۱) گاہے اسکے ساتھ پچھنے بھی لگائے جاتے ہیں۔ اسکو حجامت مع الشرط کہتے ہیں۔ (۲) گاہے یہ سادہ ہوتی ہیں۔ اسکو حجامت بلا شرط کہتے ہیں (شرط: پچھنے لگانا) +

چنانچہ اول میں شیخ نے حجامت مع الشرط کے احکام بتائے ہیں، جس میں بدن سے خون نکلتا ہے۔ اور بدن کا تنقیہ ہوتا ہے، اور آخر میں حجامت بلا شرط کے +

مَحْجَمَةٌ اُس آئہ کو کہا جاتا ہے، جو سنگمی لگاتے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔ گلاب یا سینکھ ہی کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ بیا کر سنگمی کا لفظ اس طرف سے ہرگز کرایا جائے شیشے کا ہوتا ہے، اور گاہے ٹی کا، گلیا کی شکل پر + نیز سنگمیاں گاہے آگ کے ذریعہ لگائی جاتی ہیں (محا جمر نارین)، اور گاہے منہ سے پھنسی جاتی ہیں +

حجام کے لغوی معنی عربی میں بال مؤنث نے یا کاٹنے والے کے نہیں ہیں، بلکہ گلی لگانے والے کے ہیں۔ الحجامة تنقیہا لنواحی الجلد اکثر حجامت مع الشرط کے فوائد اناجی جلد (جلد اور جلد کے من تنقیہ الفصل کے آس پاس) کا تنقیہ جتنا فصدت ہو اگر تائب، اس سے زیادہ ان کا تنقیہ حجامت سے ہوتا ہے (بشرطیکہ اسکے ساتھ پچھنے لگائے جائیں) +

واستخراجها للدم الرقيق اكثر من استخراجها للغليظ حجامت سے بمقابلہ غلیظ خون کے رقیق خون زیادہ خارج ہوا کرتا ہے + ومنفعتهما فى الايدان والاعبال الغليظة الدم قليلة لانها لا تبرز کم مفید ہوا کرتی ہے؛ اسلئے کہ ایسے لوگوں کا خون (غلظت دما تھا ولا تخرج) کم اینیغی بل الرقیق جلد ائمنها بتکلیف وتحدث فى العضو انتحوم ضعفا

لہ حجامت رزنی غلط ہے۔ جسے یہی سنے ہیں۔ اردو میں اس کا استعمال غلط طور پر بدل گیا ہے جس کی وجہ شاید یہ ہے کہ پہلے لوگ دو وزن کام کرتے ہوں، اور آخر میں ایک کام پر (بال بنانے پر) زور دیدیا ہو +

کیا جاتا ہے، وہ ضعیف ہو جایا کرتا ہے +

ویٹومر باستعمال الحجامۃ لافے [تا دینیس] حجامت کرنے میں یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ نہ مینے  
اول الشہر لان الاخلاط لایکون قد تحرکت اوهاجت ولا کیونکہ دقمری مینوں کے ابتدائی ایام میں (چاند کی روشنی  
فی آخرہ لایکون قد نقصت کی کمی کی وجہ سے) اخلاط متحرک اور ہیجان پذیر نہیں ہوتے بلکہ  
بل فی وسط الشہر حتی تکون لاخلط اور آخری ایام میں بھی (چاند کی روشنی کے گھٹ جانے کی  
الھاجۃ تابعۃ فی تزدیدھا لتزدید وجہ سے) اخلاط کا ہیجان و جوش گھٹ جایا کرتا ہے۔ بلکہ  
النور فی جرم القمر و تزدید الدماغ یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ حجامت وسط ماہ میں کرائی جائے،  
فی الاقحاف والہیاہ فی الاقحاف جبکہ چاند کی روشنی (بڑھی ہوئی ہوتی ہے، اور اس کی  
ذوات المدا والجنس روشنی) کی زیادتی کی وجہ سے بدنی اخلاط جوش و ہیجان  
میں ہوتے ہیں، (اسی روشنی کی زیادتی کی وجہ سے)  
کھوپڑیوں کے اندر بھیجے بھی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں،  
اور جن نروں اور ریاؤں میں مدوجز رآیا کرتے ہیں، انکا  
پانی بھی بڑھا ہوا ہوتا ہے +

نور قمر اور رطوبات عالم گیلانی فرماتے ہیں: ”رطوبات عالم نور قمر کے ساتھ وابستہ ہیں: اسکی روشنی  
کی زیادتی کے ساتھ یہ بڑھتے ہیں، اور اس کے گھٹنے کے ساتھ یہ گھٹتے ہیں۔ اسکی علت و توجیہ کیا ہے، اور  
اسے کس طرح سمجھایا جاسکتا ہے؟ اس سوال کا بہترین جواب یہ ہے کہ یہ تجربہ و مشاہدہ سے ثابت ہے، اس سے  
زیادہ ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے بھانا چاہا ہے کہ نور قمر میں ایک لطیف حرارت ہوتی ہے  
جو رطوبات میں سیلان پیدا کرتی ہے۔“

”مدوجز، یا جوار بھاٹے، کے محاذ سے سمندر اور دریا مختلف الاحوال ہیں؛ یعنی بعض میں مدوجز  
خوب ہوا کرتا ہے، اور بعض میں کم، اور بعض میں قطعاً نمایاں نہیں ہوتا۔ اس بارہ میں حکما کے مقالات اور  
گفتگوئیں بہت مختلف ہیں۔“

اسکے بعد گیلانی فرماتے ہیں کہ ”چاند کی تاریخوں کا اگر قصد میں (جیسا کہ حجامت میں بتایا جاتا ہے)  
محاذ کیا جائے، تو بہتر ہی ہے۔ اور اس قسم کی باتوں سے انکار کرنا ہٹ دھرمی۔“

وان فصل اوقاتھا فی النہار ھلی ساعۃ [وقت] عمل حجامت کا بہترین وقت دن میں دوسرا اور تیسرا



الثانیۃ والثالثة

گھنٹہ ہے (دو تین بجے کا وقت ہے) +

و یجب ان یتوقی الحجامة بعد الحمام  
 الا یمن دمہ غلیظ فیجب ان یستحم ہاں وہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں، جنکا خون غلیظ ہو، ایسے لوگوں  
 شمر یقعد ساعة ثم یحجم کے لئے مناسب یہ ہے کہ پہلے حمام کریں، اسکے بعد ایک گھنٹہ تک  
 آرام لیں، ازاں بعد سنگمیاں کچھوائیں +

حمام کے بعد حجامت کرانے میں ضعف کے علاوہ یہ بھی خطرہ ہے کہ کچھنوں کے زخم کے اندر جلد اور پانی وغیرہ  
 کی سمیں اور نتیجہ پیدا کرنے والے فاسد مواد داخل ہو جائیں +

شرائط دیگر گیلانی فرماتے ہیں: اختیار می حجامت (نہ ضروری اور اضطراری حجامت) کے لئے اطباء چند دوسرے  
 شرائط بھی بیان کرتے ہیں: (۱) حجامت کے لئے بہترین موسم گرما ہے۔ (۲) حجامت کے وقت معدہ بالکل خالی  
 نہ ہونا چاہیے۔ (۳) اُن لوگوں میں اس عمل سے پرہیز کرنا چاہئے، جنکے بدن میں خون غلیظ ہو، اور جنکے بدن کی  
 فرہی شمی ہو۔ (۴) حجامت کے بعد جمار سے، اور حجامت سے قبل و بعد انڈوں کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے  
 انڈوں کا استعمال تجربہ مضرت ثابت ہوا ہے؛ اس سے نقوہ کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے +

واکثر الناس یکرہون الحجامة فی مقدّم  
 البدن ویحذرون منها لضررہا لیس (اس عمل کو اس لئے ناپسند کرتے ہیں کہ اس سے حق رحت  
 والذہن مشترک) اور ذہن میں ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے +

گیلانی کہتے ہیں: بعض اطباء ہندوستانی اور سینے پر بھی حجامت کیا کرتے ہیں +  
 یہ بھی واضح رہے کہ ان تمام بیانات میں "حجامت" سے مراد "حجامت بالشرط" ہے، جیسا کہ تمہید میں  
 ظاہر کر دیا گیا ہے +

والحجامة علی النقرة خلیفة الکحل  
 وتنفع من ثقل الحجابین وتخفف  
 الجفن وتنفع من جرب العین  
 والجحر فی الفم  
 گدھی (نقرہ خلعت العین) پر سنگمی لگانا بالجماظ فوائد کی  
 فصد اکحل کے قائم مقام ہے؛ نیز بھوؤں اور پوٹوں کی گردانی  
 میں مفید ہے۔ علی ہذا جرب العین اور گندہ دہنی کے لئے  
 نفع بخش ہے +

وعلی الکاھل خلیفة الباسلیق  
 وتنفع من وجع المنکب والحلق  
 اسی طرح دونوں مونڈھے کے درمیان (کاہل پر) سنگمی  
 لگانا قصد باسلیق کے قائم مقام ہے؛ نیز اس سے مونڈھے اور  
 حلق کے درد میں فائدہ پہنچتا ہے +

وعلیٰ احد الاخذ عین خلیفة  
القیفال و تنفع من ارتعاش  
الراس و تنفع الاغضاء التي  
فی الراس مثل الوجه لسان و لیس  
ولا ذین و لعینین و الحلق و الالف  
ناک و غیرہ +

آخذ عین : دو دریں ہیں، جو گردن کے دونوں پہلو پر ہوتی ہیں +  
ولکن الحجامۃ علی النقرة تورث النسیا  
حقا کما قال سیدنا و مولانا صاحب  
شریعتنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ  
و سلم فان مؤخر الدماغ موضع الحفظ  
و تضعف الحجامۃ  
بنادیتا ہے +

وعلیٰ الکاھل تضعف قمر المعدة  
ولاخذ عینہ ر بما احدثت ر عشتہ  
الراس فلتسفل النقریۃ قلیلا  
ولتصعد الکاھلیۃ قلیلا الا ان  
یتوخی بھامعالجۃ نذون الدم  
والسعال فیجب ان تنزل ولا تصعد  
چونکہ دونوں مونڈے کے درمیان (کاہل پر) حجامت  
کرانے سے قمر معدہ کے ضعف کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے،  
اور گردن کے پہلو پر حجامت کرانے سے بسا اوقات سر  
کارش پیدا ہو جاتا ہے، اسلئے مناسب ہے کہ گدی والی  
حجامت ذرا نیچے کی طرف اتار دی جائے، اور مونڈھوں کے  
درمیان والی ذرا اوپر کی طرف چڑھا دی جائے۔ ہاں، اگر اس  
مؤخر الذکر حجامت (حجامت کا ہلیہ) سے نفث ادم اور کھانسی کا  
علاج کرنا مقصود ہو تو اسے ذرا نیچے ہی اتارنا چاہئے، اوپر  
چڑھانا نہ چاہئے +

وهذه الحجامۃ التي علی الکاھل و بین  
الکتفین نافعة من امراض الصد الذموی  
والربو الذموی لکنھا تضعف المعدة  
و تحدت الخفقان  
یہ حجامت جو کاہل پر، یعنی دونوں شانوں کے درمیان  
کرائی جاتی ہے، سینے کے ذموی امراض اور ربو ذموی میں  
مفید ہے؛ لیکن یہ معدہ کو ضعیف کرتی اور خفقان پیدا  
کر دیتی ہے +

والحجامۃ علی الساق تقارب لفصل  
بندلی کی حجامت قریب قریب نصف کے ہے، خون کا

وَتَقَى الدَّمَّ وَتَدَارَى الطَّمْثَ وَمَنْ كَانَتْ تَقِيَّةً كَرْتَى أَوْ رَحِيضَةً أَوْ رَارِيَةً أَمْدَادُ كَرْتَى هِيَ . جَنَابُ نَجْوَى  
 مِنَ النِّسَاءِ بَيْضَاءُ مَتَخَلِّجَةً رَقِيقَةَ الدَّمِّ عَوْرَتُونَ كِي رَنُكَتْ سَفِيدَ . بَدَنُ مَتَخَلِّجَلْ . أَوْ رَحُونُ رَقِيقُ هُوَ . اَنَكْ  
 نَجْمَةُ السَّاقِينَ أَوْ فَوْقَ نَهَامِنْ فَصْلًا صَفَا لِيْ بِنْدَ لِيْوَلْ كِي حِجَامَتِ فَصْرًا فَنَ سَ زِيَادَهَ مَفِيدَ هِيَ .  
 بِنْدَتِيْ كِي حِجَامَتِ مِيں بَحْجَنَ زِيَادَهَ گِرے لگائے جاتے ہيں . اُور تَقَرُّبًا تَمِيں بَارِ حِجَامَتِ سَ جُوسَا جَاتَا هِيَ . گِیَلَا نِيْ  
 وَالْحِجَامَةُ عَلَى التَّحْدِوَةِ وَعَلَى الْهَامَةِ قَمَحْدَلُوَا اُور يَا فَوْخِ كِي حِجَامَتِ ، بَعْضُ لُوْگُوں  
 تَنْفَعُ فِيمَا ادْعَاةُ بَعْضُهُمْ فِي اخْتِلَاطِ كِي دَعْوَى كِي مَطَابِقِ ، اخْتِلَاطِ عَقْلِ ، دَرْدُوَارْ كِي لِيْ نَفْعُ بَحْشِ  
 الْعَقْلِ وَالِدَوَارِ وَتَبْطِي فِيمَا يَعْالِ هِيَ ، اُور بَعْضُ لُوْگُوں كِي قَوْلِ كِي مَطَابِقِ ، اُسَ سَ بڑھا پادير  
 بِالشَّيْبِ مِيں آتا هِيَ +

وَفِيهِ نَظَرًا نَهَا قَدْ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي بَدَنِ دُونَ اَبْدَانِ وَفِي الْكَثَرِ اَبْدَانِ تَسْرِعُ لِيْكِنْ يَهْ خِيَالِ قَابِلِ غُورِ هِيَ . كِيُونَكِيْ اَشْرَ هُوَ سَكْتَ هِيَ  
 تَوْعَضُ بَعْضُ لُوْگُوں مِيں ، سَبْ مِيں نَمِيں . بَلَكَا اَكْثَرُ لُوْگُوں مِيں تُو اسَ سَ بَجَائِہِ تَاخِيرِ كِي بڑھا پادير هِيَ اَخِيرَ اَمْدَانِ هُوَ جَاتَا هِيَ +  
 وَتَنْفَعُ مِنْ امْرَاضِ الْعَيْنِ وَذَلِكَ اَكْثَرُ تَمْدُوَا اُور يَا فَوْخِ كِي حِجَامَتِ : امْرَاضُ خَشْمِ كِي لِيْ نَافِعُ هُوَ  
 مَنْفَعَتُهَا نَا خَا تَنْفَعُ مِنْ جَرَبِهَا وَثَوْرِهَا اُور يَهِيْ اسَ كَا بڑا نَفْعُ هِيَ . كِيُونَكِيْ يَهْ جَرَبُ الْعَيْنِ ، ثَوْرُ خَشْمِ ، اُور  
 وَمِنْ الْمَوْرِ سَرَجٍ وَلَكِنَّهَا تَضُرُّ بِالْذِّهْنِ مَوْرُ سَرَجِ كِي لِيْ مَنِيْبَ هِيَ ، لِيْكِنْ ذَهْنِ كُو اسَ سَ نَقْصَانِ پَنِيْ  
 وَتَوَسُّطِ بِلْهَا وَنَسِيَانَا وَرَدَاةُ هِيَ ، اُور حَقَاتِ ، نَسِيَانِ ، رَدَاةُ تَفْكَرِ دَسْجِ بُوْجِھِ كِي خَرَابِيْ  
 فَكْرًا امْرَاضًا مَزْمُونَةً وَتَضُرُّ بِاصْحَابِ اُور كِيچَ امْرَاضِ مَزْمُونِ پيدا هُوَ جَاتے ہيں . اُور اُنْ لُوْگُوں كِي لُؤْ  
 الْمَاءِ فِي الْعَيْنِ اَللَّهُمَّ اِنْ تَصَادَفَ يَهِيْ مُضَرِّ هِيَ ، جِنِ كِي آنَكْ مِيں نَزُولِ الْمَاءِ رَدْمُوتِيَا بِنْدِ كِي شَكَايَتِ  
 الْوَقْتُ وَالْحَالُ الَّذِي يَجِبُ فِيهِ هُوَ . لِيْكِنْ اَكْرَ حَالَاتِ اُور وَقْتُ يَهِيْ كِيچَ اسَ قِسْمِ كِي مَسَاعِدِ لُجَائِيں  
 اسْتَعْمَالُهَا فَرِمَا لَمْ تَضُرَّ كِه اسَ كَا اسْتَعْمَالِ مُرْدَرِيْ اُور مَنَاسِبِ هُوَ جَائے . تُو مَكْنِ هِيَ  
 كِي يَهْ نَقْصَانِ وَضُرَّتِ نَهِيْ پُوْجَا سَكْ +

مَوْرُ سَرَجِ : آنَكْ كَا وَهْ مَرَضِ هِيَ . جِسْ مِيں لَبْتَهْ عَيْنِيَهْ كَا كِيچَ حَقِصَهْ قَرْنِيَهْ كِي پُھٹْ جَانِيْ كِي وَجْہِ سَ اِبَرِ نُوْدَا  
 هُوَ جَاتَا هِيَ +

وَالْحِجَامَةُ تَحْتَ الذَّقْنِ تَنْفَعُ الْاَسْنَانَ حِجَامَتِ تَحْتِ الذَّقْنِ (اُورِ رِيْ كِي بِيچِ كِي حِجَامَتِ)

اِسْ حِجَامَتِ تَمْدُوَا سَرَادَهْ حِجَامَتِ هِيَ ، جُوْگَرْدَنِ كِي گَزِيْ سَ اُوپر ، سَرِ كِي پُھلے بَلَنْدِ مِيں پَرِ كِي جَائے +  
 اِسْ حِجَامَتِ يَا فَوْخِ : جُوْگَرْدَنِ كِي دَسْطِ مِيں كَرَائِيْ جَائے +

والوجه والمحلوق وتنقى الرأس دانت، چہرہ، اور علقوم (خجرو) کے لئے مفید ہے، اور سر والفکین اور جبڑے کا تنقیہ کرتی ہے +

والحجامة على القطن نافعة من حجامت قطن (کر کی حجامت) ران کے دامیل، دما میل الفخذ وجربہ وثبور ومن النقرس اور ران کے جربہ و بثور، نیز نقرس، بواسیر، دار الفیل، ریح والبواسیر و داء الفیل و ریح المثنانۃ مثانہ، ریح رحم، اور غارش پشت کے لئے نافع ہے۔ جب یہ والرحم ومن حکمة الظهر و اذا كانت حجامت کر آگ کے ذریعہ کرائی جاتی ہے، خواہ اسکے ساتھ هذا الحجامة بالنار بشرط او بغير یچنے لگائے جائیں، یا نہیں، تو بھی یہ مذکورہ بالا حالات میں شرط نفعت من ذلك ايضا مفید ہے +

والتي بشرط اقوى في غير السليم والتي [استدھر] جو حجامت بچپنوں کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے، وہ بغير شرط اقوى في تحليل الریح الباردة زیادہ موثر ان امراض و حالات میں ہوتی ہے، جنکو ریح سرد واستیصالها مہنا و فی کل موضع تعلق نہ ہو، اور جو حجامت بچپنوں کے بغیر استعمال کی جاتی ہے، وہ ریح بارد کے تحلیل و استیصال میں زیادہ کارگر ہوتی ہے۔ اس قانون کو اس مقام سے تخصیص نہیں ہے، بلکہ ہر جگہ بھی قانون ملے گا +

والحجامة على الفخذین من قدام حجامت فخذین (رانوں کی حجامت): ران تنفع من ورام الخصیتین وخراجان پر سامنے کی طرف حجامت کرنا ورم خصیہ کو دفع کرتا، اور ران الفخذین والساقین والتي على الفخذین اور پنڈلی کے پھوڑوں کو فائدہ بخشتا ہے۔ اور ران پر یچھے من خلف تنفع من الال ورام والخراجات کی طرف حجامت کرنا سترین کے اور ام و خراجات (اور بواسیر الحادثة في الالیتین و شقاق مقعد) کو منفعیت پہنچاتا ہے +

وعلى اسفل الركبة تنفع من ضربان الركبة حجامت تحت الركبة (گھٹنے کے نیچے کی حجامت) الکائن من اخلاط حادة ومن الخراجات گھٹنے کی ٹیس کے لئے نافع ہے، جو اخلاط حارہ سے لاحق ہوئی ہو، الوردية والقروح العتيقة في الساق نیز پنڈلی اور ٹانگ کے بُرے قسم کے پھوڑوں اور پُرانے والرجل زخموں میں مفید ہے +

اس حجامت کا طریقہ گیلانی نے اس طرح بتایا ہے: ”مریض اپنی ٹانگ کو زمین پر رکھ کر اور سیدھا تاکر کھڑا ہو جائے، اور حجام ران کی ہڈی کے سرے پر جوڑ کے قریب لگائے جائیں۔ چونکہ ران کی ہڈی کا سر مفصل

کے اوپر واقع ہے، اس لئے گیلانی کی تقریر قابل غور ہے +  
واللّٰہی علی الکعبین تنفع من احتباس حجامت کعبین (ٹخنوں کی حجامت) احتباس عن الطمث ومن عرق النساء والنقرس عرق النساء، اور نقرس کے لئے مفید ہے +  
یہ سارے بیانات اور احکام حجامت بالشرط کے تھے، جس میں بچنے لگا کر مجامہ دگلیوں پر پیڑیوں کے ذریعہ خون چوسا جاتا ہے۔ آملی +

گیلانی فرماتے ہیں کہ یہ وہ مشہور اعضا تھے، جن میں حجامت بالشرط کی جاتی ہے +  
اسکے بعد گیلانی کہتے ہیں: گا ہے ان اعضاء کے علاوہ دوسرے اعضاء میں بھی حجامت کرائی جاتی ہے: مثلاً (۱) دائیں سونڈھے پر امراض جگر کے لئے، اور بائیں سونڈھے پر امراض طحال اور معائے ریح کیلئے +  
(۲) دائیں ناغض پر امراض طحال کے لئے، اور بائیں ناغض پر امراض جگر کے لئے +  
**ناغض** عظم کتف کے غضروف کو، یا غضروفی کنارہ کو کہتے ہیں، جبکہ شانہ کی ہڈی تک بغل کی طرف سے ہاتھ پہنچایا جاتا ہے +

(۳) ہاتھ کے رینگ پر ہاتھوں کے جرب، حکہ، اور شقاق کے لئے +  
(۴) وریکین (سریخوں) پر بوا سیر، رمی سیلان خون، ورم مقعد، ضربان مقعد، بول الدم، نزف الدم حرارت گردہ، حرقت بول، ورم آنتین، بدبو سے دم، حکہ رحم، اور دامیل نغزین کے لئے +  
(۵) مقعد پر اوجاع و ادرام مقعد، سوزش مقعد، بوا سیر، اوجاع امعاء، اور احتباس حیض کیلئے +  
(۶) پستانوں پر نزف دم حیض کے لئے، مگر چھاتیوں پر بچنے نہیں لگائے جاتے +  
(۷) کانوں پر، ایک خاص ترکیب سے بچنے لگاتے جاتے ہیں، جسکو اصطلاحاً حجامت نہیں کہا جاسکتا: یعنی کان کی نو کوغب ملکر لال کر لیتے ہیں، پھر اس پر بچنے لگا کر خون کے چند قطرے گرا دیتے ہیں +  
درہ اور نقل اجفان کے لئے مفید ہے +

واما الحجامة بلا شرط فقد تستعمل حجامت بلا شرط بچنے کے بغیر سنگھیاں چند  
لجذب الامادة عن جهة حرکتھا صورتوں میں لگائی جاتی ہیں: (۱) گا ہے مادہ کو اسکی حرکت  
مثل وضعها على الثدي لتحبس کے رخ کے خلاف جذب کرنا مقصود ہو، مثلاً چھاتیوں پر سنگھیاں  
نزف دم الحیض اسلئے لگائی جاتی ہیں، تاکہ خون حیض کا سیلان بند ہو جائے +

لہ جگر دائیں طرف واقع ہے اور طحال بائیں طرف اسلئے دائیں درائیں ناغضوں کی شفقت میں کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے +  
واللہ اعلم

|                                                                                                                                                |                                                                                                                                                                                                                                       |
|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| وقد يرا د بها ابراز الورم الغائر<br>ليصل اليها العلاج                                                                                          | (۳) گاہے کسی اندرونی ورم کو ابھارنا اور باہر لانا مقصود ہوتا ہے؛ تاکہ علاج کی رسائی وہاں تک ہو سکے (اور مثلاً اس میں شگاف دیا جاسکے) +                                                                                                |
| وقد يرا د بها نقل الورم الى<br>عضواً خساً في الجوار                                                                                            | (۴) گاہے کسی عضو شریف سے دوسرے خسیس اور مجاور عضو کی طرف ورم کا مادہ ورم کا منتقل کرنا مقصود ہوتا ہے +                                                                                                                                |
| وقد يرا د بها تسخين العضو وجذب<br>الدم اليه وتحليل رايحه                                                                                       | (۵) گاہے کسی عضو کو گرم کرنا، اسکی طرف خون جذب کرنا، اور اس سے ریاخ کو تحلیل کرنا مقصود ہوتا ہے +                                                                                                                                     |
| وقد يرا د بها رده الى موضعه الطبيعى<br>المزول عنه كما في القيلة                                                                                | (۶) گاہے یہ مقصود ہوتا ہے کہ اس عضو کو اپنی جگہ پر واپس لایا جائے، جو اپنی جگہ سے ٹل گیا ہے، جیسا کہ قیلہ (فتق خصبہ) میں کیا جاتا ہے +                                                                                                |
| وقد يستعمل لتسكين الوجع كما<br>توضع على السرة بسبب القولنج                                                                                     | (۷) گاہے درد کو تسکین دینے کے لئے یہ عمل کیا جاتا ہے؛ جیسا کہ قولنج کی شدت میں، اور شکم کے ریاخ و درد میں، ناف پر مدحاجم لگائے جاتے ہیں؛ اسی طرح رحم کے ان المبرحہ و ریاخ البطن و اوجاع الرحم التي تعرض عند حركة الحيض خصوصاً للفتيات |
| وعلى الورك لعرق النساء وخوف<br>الخلع                                                                                                           | (۸) ورم پر (سرن، یا، کولمپر) سنگھیاں لگانا درد عرق النساء کیلئے اور اس حالت کیلئے مفید ہے؛ جبکہ کولمپر کے اوپر لگانے کا اندیشہ ہو +                                                                                                   |
| وما بين الورك نافعة للوركين والفخذين<br>والبؤسیر وصاحب القيلة والمتقرسين                                                                       | (۹) دونوں سرن کے درمیان سنگھیاں لگانا، کولمپوں، رانوں، اوپر بؤسیر کے لئے نیز مرصیان قیلہ (قیلہ دیمہ) اور تقرس کے لئے مفید ہے +                                                                                                        |
| گاہے سنگیوں سے قرحہ کی پیپا کو بھی جڑا جاتا ہے، اور گاہے کسی عضو کے حجم کو بڑھانے کے لئے بھی سادہ سنگی (بغیر پیچھے کی) لگائی جاتی ہے۔ گیلانی + |                                                                                                                                                                                                                                       |

ووضع المحاجم علی المقعد لا یجذب (۹) متعديہ سنگمیاں لگانا (خواہ پچھنے کے ساتھ ہو،  
من جمیع البدن ومن السراة من بغیر پچھنے کے، اور خواہ آگ سے لگائی جائیں، یا سادہ طور پر  
وینفع الامعاء ویشفی من فساد المحیض گیلانی) تمام بدن کے مادہ کو، علی الخصوص سر کے مادہ کو، اپنی  
والبواسیر ویخف معها البدن طرف جذب کرتا ہے، آنتوں کے لئے مفید ہے، فساد حیض  
کو دور کرتا، بواسیر کو فائدہ پہنچاتا، اور بدن کو ہلکا بنا دیتا ہے\*  
ونقول ان الحجامة بالشروط فوائداً **حجامت بالشرط کی فضیلت** حجامت بالشرط کے تین  
ثلاثاً فوائد ہیں (انہی فوائد کی وجہ سے اسکو دوسرے استفرغات پر  
خصوصی فضیلت ہے):

اولھا الاستفراغ من نفس العَضْوِ (۱) اس قسم کی حجامت اس خاص عضو سے مادہ کا  
استفراغ کرتی ہے (اور وہیں سے خارج کر دیتی ہے، دوسرے  
اعضاء پر یہ مواد گزرنے نہیں پاتے) +

والثانیۃ استبقاء جوہر الروح من (۲) جس طرح دوسرے استفرغات میں جوہر روح  
غیر استفراغ نہ تابع الاستفراغ اخلاط کے ساتھ ساتھ (سارے بدن سے) خارج ہو جاتا یا  
ما استفراغ من الخلط کرتا ہے، یہ بات اس میں نہیں ہوتی، یعنی جوہر روح (اس میں)  
اتنا ضائع نہیں ہونے پاتا +

والثالثۃ ترکھا التعرض للاستفراغ (۳) یہ اعضاے رئیسہ کو نہیں چھڑتا، اور ان کے  
من الاعضاء الرئیسیۃ استفراغ سے کوئی تعرض نہیں کرتا جس سے ان میں ضعف پڑے\*  
دونوں آخری فوائد کی روح بقول گیلانی یہ ہے کہ بمقابلہ فصد کے حجامت کم مضعوف ہے، اور اعضا  
رئیسہ تک اس کا ضعف نہیں پہنچتا +

ویجب ان یعمق الشرط لیجذب **شذرہ** یہ ضروری ہے کہ پچھنے گہرے لگائے جائیں (جو جلد  
من الغور کی حد سے نیچے اتر جائیں، بالکل سطحی نہ ہوں) تاکہ گہرائی سے  
خون خارج ہو سکے +

لیکن حسب اختلاف احوال، حسب اختلاف ضرورت، اور حسب اختلاف موقعہ،  
پچھنوں کی گہرائی کم و بیش ہوگی، ہر جگہ ایک مقدار قائم نہیں ہو سکتی +  
وربما ورام موضع التصاق المحجمة **شذرہ** حجرہ یا سنگمی جہاں چپاں کی جاتی ہے، بعض اوقات

فی عسر نزعها فلیوخذ بمخرق او یہ جگہ سوچ جاتی ہے، جس سے سنگھی کا ٹھٹھڑانا دشوار ہو جاتا  
اسفنجیہ مبلولة بماء فاندالی الحرارة ہے۔ ایسی صورت اگر واقع ہو تو قرۃ رکبڑا، دھجی، یا اسفنج کا ایک  
ٹکڑا لیکر نیگرم پانی میں تر کر کے اس مقام کے ارد گرد اس سے  
ٹکڑے کر کے (تاکہ درم کم ہو جائے، اور مجھے آسانی کے ساتھ چھوٹ  
جائے) +

وهذا العرض كثيرا اذا استعمالنا الحما علی نواحی الثدي لیمنع نزف الحیض یہ بات اکثر اس وقت پیدا ہوا کرتی ہے، جبکہ خون  
حیض یا نکسیر کے خون کو بند کرنے کے لئے چھاتیوں پر سنگھیاں  
او الرعاف فلذلك لا یجب ان یضعها لگائی جاتی ہیں (کیونکہ چھاتیوں میں اس بات کی استعداد بہت  
علی الثدي نفسہ زیادہ پائی جاتی ہے)۔ اسی وجہ سے نفس پستان پر حجام لگانا  
جائز نہیں ہے +

گیلائی کہتے ہیں: اس قسم کے نرم اور لائم اعضا میں قرۃ نہ (سنگھ) استعمال کیا جائے، قرۃ غلہ  
(ٹکھیا) استعمال نہ کیا جائے؛ کیونکہ قرۃ کا ٹھٹھڑانا اسل ہے، اور قرۃ کا دشوار +

واذا دهن موضع الحجامۃ فلیبأ دس [شذرہ] مقام حجامت پر جب تیل مل لیا جائے، تو اب دیر  
الی اعلا قها ولا یدفع بل یستعجل نہ کی جائے، بلکہ حجام ٹکانے میں جلدی کی جائے (تاکہ تاخیر  
فی الشرط کے باعث روغن کی وجہ سے مسامات زیادہ بند نہ ہوں پائیں) +

وتكون الوضعة الاولى خفیفة سریعۃ لقطع [شذرہ] پہلی بار جو مجھے ٹکا یا جائے، وہ خفیف ہو؛ جلد ہی اسے  
ثم یدسج الی ابطاء القطع والامهال ہٹا لیا جائے؛ پھر رفتہ رفتہ تاخیر کی مدت بڑھائی جائے +

وغذاء المحتجم یجب ان یکون بعد ساعة [شذرہ] غذا یا شخص محتجم کو غذا ایک گھنٹہ کے بعد کھلانی چاہئے +  
والصبی یحتجم فی السنة الثانية وبعد ستین [شذرہ] بچہ کو دوسرے سال میں حجامت (مع الشرط) کر سکتے  
سنة لا یحتجم البتہ ہیں، اور چھ سال کے بعد یہ عمل ہرگز نہ کیا جائے +

وفی الحجامۃ علی الاعلی امن من [شذرہ] بالائی اعضا کی حجامت سے زیرین اعضا میں  
انصباب المودا الی اسفل ہو جاتے ہیں، ان پر مواد کا انصباب نہیں ہونے پاتا +

والمحتجم الصفر اوی یتناول بعد الحما [شذرہ] صغرا وی لوگون کو حجامت کے بعد انار دانہ، آب انار  
حب الرمان وماء السمان آب کاسنی ہمراہ شکر، اور کاہو ہمراہ سرکہ استعمال کرانا

لد محتجم: وہ شخص جس نے حجامت کرائی ہے +



وماء الهند باء باسکر الحس بالحل چاہئے +

## الفصل الثانی والعشرون فی العلق فصل (۲۲) علق (جونکیں)

علق :- علقہ کی جمع ہے، جسکے معنی ”جو تک“ کے ہیں۔ یہ پانی کا مشہور کیرا ہے، جو خون چوسا کرتا ہے۔ جو تک لگانا اعلیٰ انخصوص اُن مقامات میں بڑی اہمیت رکھتا ہے، جہاں نصد اور مجامعت کے ذریعہ تفتیش کرنا ناممکن ہوتا ہے +

قالت الهند ان من العلق ما فی طباعہ سمیۃ ہوتی ہیں +

گیلائی کہتے ہیں: طب ہندی، یعنی ویدک، کا ادارہ دار ”تجاربہ“ ہے، اور جو تکوں کا رواج ہے۔ ہند میں بکثرت ہے، اس سے یہ بہت منافع حاصل کرتے ہیں، جو تکوں کے احکام و مسائل کو، لائل سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں، بلکہ ان امور میں تجربہ کو مدار کار اور بنیاد قرار دیا جائے +

فلینجب منها جمیع ما کان عظیم المرأۃ چنانچہ ایسی جونکیں لگانے سے گریز کرنا چاہئے۔  
لونہ کحلی اسود اولونہ اخضر و جسکے سر بڑے ہوں اور ان کا رنگ سرخی، سیاہ، یا جھم رنگ  
ذوات الزغب والشبیہۃ بمکامہیز سبز ہو — جسکے جسم پر رنگتے ہوں — جو مارا ہی  
والتی علیہا خطوط لازوردیۃ (بام بھلی) کے مشابہ ہوں — جسکے جسم پر لاجوردی رنگ  
والشبیہۃ لالوان بابی قلمون فان کی دھاریاں ہوں — جسکا رنگ یونٹوں سے مشابہ ہو —  
جمیع ہذا سمیۃ تورث اور ما وغشیا کیونکہ ان سارے اقسام میں سمیت ہوتی ہے۔ جو دم غشی  
ونف دہم وحی واسترخاء وقرحاً رثیۃ نرنب دم، خنثی، استرخاء، اور مجربے قروح پیدا کر دیتی ہیں +  
مار ما ہیج (مارا ہی، بام بھلی) یہ فارسی لفظ ”مارا ہی“ کی تہریب ہے۔ جو سانپ جیسی لمبی پھل  
ہوتی ہے۔ گیلائی +

بو قلمون (القولہ منقلبون) ایک مشہور پرندہ ہے۔ جسکے پردوں میں اختلاف منظر اور اختلاف  
جہات شعاع سے مختلف چمکیلے رنگ نظر آتے ہیں +

ولینجب لمصیۃ من المیاہ الحماۃ اسی طرح ایسی جونکوں سے بھی اجتناب رکھنا چاہئے۔  
الردیۃ بل یتخار ما یصاد فی المیاہ جو بڑی قسم کی کچھڑ کے پانی (سیاہ مائید) سے کچھڑی لگی ہوں +  
الطلیۃ و عاوی الضفادع ولا بلکہ ایسی جونکیں اختیار کی جائیں، جو لال، کالی، واسے

يلتفت الى ما يقال ان الكائنة  
في مياه مضاف عترة ردية

پانی (میاہ طحلیہ) سے شکار کی گئی ہوں، اور (۲) جن میں  
مینڈک رہتے ہوں؛ اور اس بات کی طرف توجہ نہ کی جائے  
کہ مینڈک والے پانی کی چونکیں بڑی ہوتی ہیں۔

ولكن ما شية الان تعلقها  
خضرة ويمتد عليها خطان  
زديغيان  
والشقر المستديرة الجنوب

(۳) نیز وہ چونکیں مونگیا رنگ کی ہوں (ماشی اللون)  
جس پر سبزی غالب ہو۔ اور ان کے جسم پر ہڑتال (ہڑتال زرد)  
کے رنگ کی دو دھاریاں ہوں۔

(۴) نیز وہ چونکیں بھی اختیار کی جاسکتی ہیں، جن کا  
رنگ اشقر (سرخ زردی مائل، یا، بھورا) ہو، اور ان کے  
پہلو گول ہوں (ان کے پہلو پیٹے، باریک، اور زاویہ دار  
نہ ہوں)۔

والكبديّة الان لون

(۵) وہ بھی اختیار کی جاسکتی ہیں، جن کا رنگ کیلیجی کا  
سا ہو۔

والتي تشبه بالحرد الصغير

(۶) جو (ٹٹنے کی حالت میں) جھوٹی ٹڈی کے مشابہ ہوں

والتي تشبه ذنب الفارس

(۷) جو چوچہ کی دم کی طرح باریک اور گول ہوں۔

والدقاق الصغار الرؤس

(۸) جو باریک باریک اور جھوٹے سروانی ہو۔

ولا يختار على حصر البطون خضر

لیکن وہ چونکیں اختیار کی جائیں، جن کے شکم سرخ، اور

ولا سيما ان كانت في المياه الجارية

پشت سبز ہو؛ علی الخصوص جبکہ یہ بہتے ہوئے پانی میں ہوں۔

وجذب العلق الدم غور من

چونکیں بمقابلہ حجامت (پچھنے سنگھی) کے زیادہ گہرائی

جذب الحجامه

سے خون جذب کرتی ہیں۔

ويجب ان يصاد قبل الاستعمال

مناسب یہ ہے کہ چونکیں استعمال سے ایک روز پہلے

بيوم وليقئ بالاكباب حتى يخرج

پکڑی جائیں۔ اور اگر ممکن ہو تو ان کو اندھا لٹکا کر قے کرنے

ما في بطونها ان امكن ذلك ثم

کی کوشش کی جائے، تاکہ ان کے شکم میں جو کچھ موجود ہو، وہ

يصب لها شيء يسير من الدم

نکل جائے (ان کی بھوک بڑھ جائے، اور لگانے کے وقت آسانی

من حل او غيره لتغذي به

کے ساتھ جلد کے ساتھ چٹ جائیں)۔ اس کے بعد ان کے تغذیہ کیلئے

قبل الارسال ثم يوحذ وينظف

انکے لگانے سے پہلے بکری وغیرہ کا قصڑا سا خون ڈال دیا جائے

لزوجتها وقد ارتها بمثل اسفنجة (تاکہ ان کی بھوک بہت زیادہ نہ بڑھ جائے)۔ پھر ان کو بکڑ کر اسفنج جیسی کسی چیز سے ان کے جسم کی لذتوں اور گندگیوں کو صاف کر لیا جائے +

و یغسل موضع ادسا لها ببورق و یحمر بالداک ثم یرسل العلق عند اسرادة استعمالها فی ماء عذب فینظف ثم یرسل و مما ینشطها للعلق مسح الموضع بطین الراس او بدم فاذا امتلأت و اسرید اسقاطها ذر علیها شیئ من ملح او ماد او بورق کا ارادہ ہو، تو اس قدر سے نمک، راکھ، بورہ، پارچہ کتان او حرارۃ خرقة کتان او اسفنجۃ محرقہ سوختہ، اسفنج سوختہ، یا اُون سوختہ چھڑک دینا چاہیے، جس سے او صوفۃ محترقة فتسقط یہ گر جاتی ہیں +

جس مقام پر جونک لگانا ہے، اسے بورق (بورق ارمنی) سے دھویا جائے، اور ملکر اس مقام کو سرخ کر لیا جائے + پھر جس وقت جونک لگانے کا ارادہ ہو، اُس وقت ان کو شیریں پانی میں ڈال دیا جائے، تاکہ یہ دھل کر پاک مٹا ہو جائیں، اس کے بعد انہیں لگایا جائے +

جس مقام پر جونک لگانے کا ارادہ ہو، اُس مقام پر اگر سرد دھونے کی مٹی (چکنی مٹی) یا خون لگا دیا جائے، تو جونکیں خوشی سے جلد چمٹ جاتی ہیں + جب جونکیں شکم سے ہو کر پھول جائیں، اور انکو چھڑانے کا ارادہ ہو، تو اس قدر سے نمک، راکھ، بورہ، پارچہ کتان او حرارۃ خرقة کتان او اسفنجۃ محرقہ سوختہ، اسفنج سوختہ، یا اُون سوختہ چھڑک دینا چاہیے، جس سے او صوفۃ محترقة فتسقط یہ گر جاتی ہیں +

بقول گیلانی: اجوائن مسفوف اگر ان کے سر پہ ڈال دی جائے، تو یہ فوراً چھوٹ کر گر جاتی ہیں + و الصواب بعد سقوطها ان یمتص بالحمۃ فتأخذ من دم الموضع شیئاً یفارق معه اثر ضرر السعہا جونک کے گر جانے کے بعد بہتر یہ ہے کہ اس مقام کو سنگھ سے چوسا جائے۔ تاکہ اُس مقام سے تھوڑا سا خون نکل جائے، اور اس خون کے ساتھ جونک کے کاٹنے کا سزاور اثر بھی دور ہو جائے +

فان لم یحبس اللہم ذر علیہ عقص محرق او نورۃ او ماد او خرف مسحوق جدّاً و غیر ذلک من حالبا الدم و یجب ان یکون عتلاً معداً عند تعلق العلق اگر جونک کے چھڑانے کے بعد خود بخود خون بند نہ ہو جائے، تو مازد سوختہ، یا چوڑ، یا راکھ، یا باریک پیسا ہوا ٹھیکر (ڈرائیٹ) یا مابسات خون میں سے کوئی اور دوا اس پر چھڑک دیجائے، اور اس قسم کی چیزیں جونک لگانے کے وقت مہیا اور تیار رہیں (تاکہ ضرورت کے وقت انکے بنانے میں دیر نہ لگ جائے) +

گیلائی فرماتے ہیں: چونک کے چھڑانے کے بعد مقام زخم پر گاسہ ہلدی، منہدی یا فلفل کے ساتھ پیکر چھڑک دی جاتی ہے، گاسہ ہواؤہ چوب آبنوس یا ریک سفوف کی شکل میں، اور گاسہ قشا۔ کندر کڑی کے جال کے ساتھ +

و استعمال لعلق جید فی الامراض الجذبة [فائدہ] چونک کا استعمال جلدی امراض، مثلاً سفعہ (کنج سر) مثل السعفة والقوباء والکلف المتشحوۃ قوبا (داد)، کلف، نش، وغیرہ میں بہتر ہے +

اسکے بعد گیلائی نے مزید افادات قلمبند کئے ہیں، جن میں سے کچھ باتیں ہم بھی نقل کرتے ہیں:

(۱) نقیہ اور ناتوان مرلیضوں، بچوں، اور کمزور بڑھوں میں قصد و حجامت کی اجازت نہیں دیجا سکتی ہے، لیکن ان میں چونکیں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح اکثر اوقات عورتیں قصد سے ڈرتی ہیں، اور چونکوں سے اس قدر نہیں گھبراتیں +

(۲) بقول اطباء ہند و تونس، چونکیں گاسہ دیدیہ متعفن زخون کے گرد لگائی جاتی ہیں؛ اسی طرح دار الفیل، جراحات اکالہ وغیرہ اکالہ، بغل، کنج ران، اور پس گوش کے خراجات، ناک اور پستان کے بیشتر امراض ہلی انخصوص ان کے اورام و خراجات، امراض حلق، اورام چشم، مثلاً سلاق، اور ورم اجفان وغیرہ نیز سموم اور زہریلے جانوروں کے ٹوسے ہوئے مقامات میں استعمال کیجاتی ہیں +

(۳) ناحیہ شکم، ناحیہ معدہ، ناحیہ جگر و طحال و حالبین پر چونکیں نہیں لگاتے +

(۴) ایسی جگہ، جہاں نہایت سرد ہوا رچل رہی ہو۔ چونکیں لگانا پسند نہیں کرتے +

(۵) چونک کے چھوٹنے کے بعد کچھ دیر تک اس زخمی مقام سے خون کو بہنے دینا چاہئے۔ تجربہ سے

یہ بات مفید ثابت ہوئی ہے +

## الفصل الثانی عشر فی حبس الاستفراغات فصل (۲۳) استفراغات کے روکنے کے ذرائع

استفراغات، مثلاً اسہال، تے، نزف، تفرق، اور اربول، استحضہ، وغیرہ خواہ طبیعت کے غلغلو بخود جاری ہوئے ہوں، یا معالج نے جاری کئے ہوں، یا کسی غلطی سے جاری ہو گئے ہوں، بسا اوقات ان کے روکنے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کے ذرائع اب بیان کئے جاتے ہیں:

الاستفراغات تحتبس استفراغ کے روکنے کے متعدد ذرائع ہیں:

اما بامالۃ المادۃ من غیر استفراغ (۱) گاسہ استفراغ اس طرح روکا جاتا ہے کہ مادہ کو دوسرے طور پر خارج کئے بغیر دوسری طرف پھیر دیا جاتا ہے (امالہ آخر

بلا استفراغ)۔

واما باستفراغ مع الامالة

(۲) گاہے امالہ کے ساتھ استفراغ بھی کیا جاتا ہے (امالہ

مع استفراغ)۔

واما باعانة الاستفراغ نفسه

(۳) گاہے خود اسی استفراغ کی مزید اعانت کی جاتی ہے

واما بادوية مبردة او قابضة

(۴) گاہے ادویہ مبردہ، یا قابضہ، یا مغریہ، یا کاویہ

او مغریہ او کاویہ

کے ذریعہ +

واما بالشد

(۵) گاہے بندش لگا کر +

اما حبس الاستفراغ بالمجذب من (۱) امالہ بلا استفراغ چنانچہ استفراغ کو روکنے کی پہلی صورت،

غیر استفراغ فمئل وضع المحاجم جس میں استفراغ کے بغیر مادہ کو کسی دوسری جانب (پیمہ، یا

على الثدي ليمنع نزف الدم من الرحم جاتا ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ رحم کے جریان خون کو روکنے کے

واجود المجذب ما كان مع تسكين لئے مثلاً چھاتیوں پر محاجم لگائے جائیں (بغیر پچھنے کے سنگیاں

وجع المجذب وب عنه لگائی جائیں)۔ لیکن جذبہ امالہ مواد کی بہترین صورت یہ ہے

کہ پہلے عضو مجذب وب عنه کے درد کو ساکن کر لیا جائے +

واما الذي يكون مجذب مع استفراغ (۲) امالہ مع استفراغ استفراغ کو روکنے کی دوسری صورت

فمئل فصد الباسليق للذائع ومثل جس میں استفراغ کے ساتھ جذبہ امالہ کیا جاتا ہے، اس کی

حبس النقي بالاسهال والاسهال مثال یہ ہے کہ اسی مقصد کے لئے رحم کے جریان خون کو بند کرنے

بالنقي وحبس كليهما بالتعريق کے لئے) باسليق کی فصد کھولی جائے، اور مثلاً قے کو دستوں کے

ذریعہ روکا جائے، یا دستوں کو قے کے ذریعہ، یا فے اور دستوں

کو پسینہ کے ذریعہ +

واما بمعاونة الاستفراغ فمئل (۳) استفراغ کی مزید اعانت استفراغ کو روکنے کی تیسری صورت

تنقية المعدة والمعاء عن الاخلاط جس میں خود اسی استفراغ (استفراغ جاری، جسے بند کرنا مقصود

اللزجة المذرية المرلقة بالايارج ہے) کی مزید اعانت کی جاتی ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ ایارج

کے ذریعہ معدہ اور آنتوں کا تنقیہ آن لزج اخلاط سے کیا جائے،

جو پھسلا کر ذرب واسهال کے باعث ہوتے ہیں +

ذریعہ: اسہال معدی کا نام ہے، جو گاہے اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ معدہ میں رطوبت لزج جمع ہو کر

اس قسم کا اسہال پیدا کر دیتی ہیں۔ انہی رطوبات کے تنقیہ و اخراج کے لئے ایارجات استعمال کئے جاتے ہیں، جو خود اگرچہ سہل ہیں، مگر ان رطوبات کا تنقیہ کر کے اور سبب کو نازل کر کے مرض ذہب کو روک دیتے ہیں +

والاجتہاد فی تنقیۃ فم المعدۃ بالقی + اور دوسری مثال یہ ہے کہ تھے کے ذریعہ معدہ کا رپہ نفع لیتے قطع مادۃ القی الثابت دیگر: فم معدہ کا) تنقیہ کرنے کی کوشش کی جائے، تاکہ وہ مادہ خارج ہو جائے، جو تھے کے دوام و قیام کا ذریعہ بنا ہوا ہے +

واما بالادویۃ المبردۃ فلتجمل اسائل (۴) ادویہ سے قوی مبرد دواؤں کے استعمال سے استفراغ

وتاخذ لغوہات وتضیقہا استفراغ کو روکنا کو بند کرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایسی دواؤں سے وہ سیال مادہ غلیظ و مخمور ہو جاتا ہے، اور ان

فویات مجاری (اور مجاری) تنگ ہو جاتے ہیں +

مثلاً نکسیر اور جریان خون کو بند کرنے کی غرض سے کافور و مندل کا استعمال +

علی ہذا ٹھنڈا پانی اور برت کا استعمال بھی جریان خون روکنے کے لئے، اسی عنوان کے تحت میں داخل ہے +

واما بالادویۃ القابضۃ فلتقبض ادویہ قابضہ سے استفراغ کو بند کرنے کی صورت یہ ہے

المادۃ وتنضم المجاری کہ قابض دوائیں مادہ میں قبض اور سمیٹ پیدا کر دیتی ہیں اور مجاری کو رانچی قوت قابضہ کی وجہ سے سیکڑ کر بند کر دیتی ہیں +

واما بالادویۃ المغریۃ فلتحدث ادویہ مغریۃ سے استفراغ کو بند کرنے کی صورت یہ ہے

السد فی فوہات المجاری وان کہ ایسی لیسار دوائیں فویات مجاری (نالی کے دہانوں) میں

کانت حارۃ محفۃ فہوا بلغ سستے پیدا کر دیتی ہیں (یا: ان فویات مجاری کو بند کر دیتی ہیں) اس قسم کی لیسار دوائیں اگر گرم اور محفہ بھی ہوں، تو زیادہ

بہتر ہے +

واما بالکاوۃ فلتحدث خشکریۃ ادویہ کاویۃ سے (اور غل کے سے) استفراغ کو بند کر کے

تقوم علی وجہ المجری فتسد وترقی صورت یہ ہے کہ ان سے مجاری کے منہ پر جہاں سے کوئی

ولہا ضرر متوقع وذلك ان الخشکریۃ مادہ استفراغ پارہا ہے، مثلاً جریان سے خون بہ رہا ہے) خشک کر

ربما انقلعت فزاد المجری اتساعاً پیدا ہو جاتا ہے، جس سے راستہ بند اور مسدود ہو جاتا ہے۔

لیکن اس میں ایک خطرہ کا اندیشہ بھی رہتا ہے، یعنی بعض اوقات یہ کھڑنڈا دکھڑ بھی جاتا ہے، جس سے اس کھلی ہوئی نالی کا منہ

اور بھی زیادہ وسیع اور کشادہ ہو جاتا ہے +

ومن الكاویة لها قبض كالنراج و  
منه ما ليس لها قبض كالنورة الغير  
المطفاة ويزداد الكاویة القابضة  
حيث يزداد خشك يشته ثابتة ويزداد الاخرى  
حيث يزداد ان تسقط الخشك يشته  
سريعاً

بعض کا وہی دواؤں میں قوت قابضہ بھی ہوتی ہے مثلاً  
نراج (کسیس)، اور بعض میں قوت قابضہ نہیں ہوتی ہے، مثلاً  
آن بجھا چونہ۔ چنانچہ جب یہ مقصود ہوتا ہے کہ کھرنڈ دیر تک  
قائم رہے، تو ایسی کا وہی دوائیں استعمال کی جاتی ہیں، جو قابض  
بھی ہوتی ہیں؛ اور جب یہ مطلوب ہوتا ہے کہ کھرنڈ جلد گرجائے  
تو کا وہی غیر قابض استعمال کی جاتی ہیں +

واما الذی بالشد فبعضه باطباق  
المجرى وقسره على الانضمام كشد  
ما فوق المرفق عند خطأ الفصا  
فی الباسلیق اذا اصاب الشریان

(۵) بندش لگا کر  
استفراغ کو روکنا  
بندش لگا کر استفراغ روکنے کی دو صورتیں  
ہیں: ایک صورت تو یہ ہے کہ اس نالی کو  
باندھ کر مسدود کر دیا جائے، جس سے کوئی چیز استفراغ پا رہی  
ہے؛ چنانچہ جب فصا کی غلطی سے باسلین کی فصد کھولتے  
ہوئے شریان کٹ جاتی ہے، تو کہنی کے اوپر رباڑ میں بند لگایا  
جاتا ہے (تاکہ شریان بند کے دباؤ سے دیکر مسدود ہو جائے) +  
اور جیسا کہ عام جرائمات، اتفاقی حادثات، عملیات جراحیہ، اور عمل بتر وغیرہ کے وقت عروق دمو یہ کو  
ریشم کے ڈوروں وغیرہ سے باندھ کر نرف دمو کی روک دیا جاتا ہے +

وبعضه مجتوفم الجراحة بما یسد  
طریق المستفرغ مثل القام الجراحة  
وبالاسراب

دوسری صورت یہ ہے کہ جراحت کے منہ میں کوئی چیز  
ٹھونس کر بھر دی جاتی ہے، تاکہ مکھننے والی چیز کے مکھننے کا رستہ  
ہی مسدود ہو جائے (اس عمل جراحتی کو القام؛ "ٹھونسن" کہا  
جاتا ہے)، جیسا کہ جراحاتوں میں (غیر معمولی جریان خون کے وقت)  
پشم خرگوش کے ذریعہ عمل القام کیا جاتا ہے

ونقول ان ندف الام ان كان من اجل  
انفتاح افواه العروق عولج بالقبضة  
لیضم افواہها

قانون علاج  
نرف دم  
نرف دم کا اصول بتانے کے لئے ہم کچھ مزید گفتگو  
کرتے ہیں: اگر نرف دم اور جریان خون رگوں  
کے منہ مکمل جانے کی وجہ سے لاحق ہوا ہو، تو قابض چیزوں سے  
علاج کرنا چاہئے، جس سے یہ عرق سکڑ کر بند ہو جائیں +

وان كان من خرق فبالقبضة  
اگر کٹنے پھٹنے کی وجہ سے جریان خون لاحق ہوا، تو ایسی

المغریة کا لطین المخبوم

چیزوں سے علاج کرنا چاہئے، جو قابض اور مغری، دونوں،  
غاصبتیں رکھتی ہوں، مثلاً گل مخموم :

وان کان من تأکل فیما ینبت اللحم  
مخلوطاً بما یجلبو التآکل

اور اگر تآکل کی وجہ سے نزف دم جاری ہو جیسا کہ  
قروح اکالہ میں گزشت پوست کے ساتھ رگیں بھی گل جایا کرتی  
ہیں) تو ایسی چیزوں سے علاج کرنا چاہئے، جو ثنبت لحم (زخم  
کے اندر گوشت بھرنے والی) ہوں، اور ان کے ساتھ دوسری  
ایسی چیزیں اور ملا دی جائیں، جو تآکلات (گلن سٹرن) کو صاف  
کرنے والی ہوں رجالی تاکلات ہو) +

### فصل (۲۴) سدوں کا اصول علاج

الفصل الرابع والعشرون معالجات السد

السد دأماً من اخلاط غلیظة وأما  
من اخلاط لينة وأما من اخلاط  
سداً مے گا ہے اخلاط غلیظة پیدا ہوتے ہیں،  
گا ہے اخلاط لزجہ سے، اور گا ہے اخلاط کشیرہ  
سے +

سد کے اسباب اخلاط کے علاوہ اور بھی ہیں جن کو شیخ نے "اسباب کی بحث"  
میں شمار کیا ہے، مثلاً نالی کے اندر کسی چیز کا پیدا ہو جانا، کسی جسم غریب کا اس میں اٹک  
جانا، بیرونی دباؤ سے نالی کا بند ہو جانا، وغیرہ، ان کا علاج ظاہر ہے کہ ان اسباب کا ازالہ ہی  
ہو سکتا ہے +

ولا اخلاط كثيرة اذ الم یکن معها  
سبب اخر کفی مضراً اخر ارجھا  
بالفصل ولا سهال

چنانچہ سد کی حالت میں جب اخلاط کی کثرت  
ہوتی ہے، اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا سبب شریک حال  
نہیں ہوتا ہے (یعنی اخلاط کی کثرت جبکہ تنہا ہوتی ہے، اسکے  
ساتھ غلظت، یا لزجہ نہیں ہوتی)، تو اس کی مضرت کے  
دور کرنے کے لئے محض یہی کافی ہوا کرتا ہے، کہ قصد و سهال  
کے ذریعہ ان اخلاط کشیرہ کو بدن سے خارج کر دیا جائے +

وان كانت غلیظة احتج الى المحللات  
المجالية

اور جب سدے اخلاط غلیظہ کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں،  
تو اس وقت محلات جالیہ کی ضرورت پیش آتی ہے رتا کہ



محل کے اثر سے غلیظ مادہ میں رقت آجائے، اور جلاء کے اثر سے وہ عضو اور نالی پورے طور پر صاف ہو جائے)۔

اور جب سڈے اخلاط لزجہ کی وجہ سے لائق ہوتے ہیں علی الخصوص جبکہ ایسے اخلاط لزجہ رقیق بھی ہوں۔ تو اس وقت مُقَطَّعات کی ضرورت پیش آتی ہے۔

وان كانت لزجة ولا سيما رقيقة فيحتاج الى المقطعات

وقد عرفت الفرق بين الغليظ واللزج وهو الفرق بين الطين الغري المذاب

یعنی مٹی غلیظ ہے اور گھٹا ہوا سریش لیسدار ہے۔ بعض قسم کی مٹیاں اگرچہ چکنی اور لیسدار ہوتی ہیں، مگر وہ یہاں مراد نہیں ہیں۔ یہاں تو لیسدار کے مقابلہ میں بے لیس چیز کو بطور مثال کے پیش کرتا ہے۔

والغليظ يحتاج الى المحلل ليرققه فيسهل اندفاعه

واللزج يحتاج الى المقطع لينغوص

ببند و بلیں ما التصق به نیا بر سڈے توت قطع و منفذ کی وجہ سے) گھس کر لیسدار مادہ کو اُس ساخت عنده وليقطع اجزاء صغراً سے جدا کر دے، جسکے ساتھ یہ چٹا ہوا ہے، اور تاکہ یہ لیسدار مادہ صغراً اذ اللزج ليس بالتصاقه کے اجزاء کو (ان کا لیس دور کر کے) چھوٹے چھوٹے اجزاء میں منقسم کر دے۔ کیونکہ لیسدار مادہ کسی نالی میں سڈہ اسی طرح پیدا کرتا ہے کہ یہ اُس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے، اور اس کے اجزاء باہم ایسے وابستہ ہوتے ہیں کہ ایک کو دوسرا چھوڑا نہیں

ويجب ان يخذ في تحليل الغليظ

قانون غليظ مادہ کے تحلیل کرنے میں دو باتوں سے گریز کرنا

شیان متصادمان احدهما التحليل جائے، اور یہ دونوں باتیں باہم متصادم ہیں: (۱) تحلیل الضعيف الذي يزيد في تحليل المادة ضعيف سے، یعنی اتنی کمزور تحلیل سے کہ جس سے مادہ میں بجائے

لہ محل: وہ چیز جو غلیظ مادہ کو رقیق بنائے +

۲) مُقَطَّع: وہ چیز جو لیسدار مادہ کو کاٹ چھانٹ کر بے لیس کر دے +

وزیادۃ حجمہا من غیر ان یبلغ التحلیل  
فیزداد السدۃ  
تحلل ہونے کے تخمینہ زیادہ ہو جائے، اور اس کا حجم اور بھی بڑھ جائے، اور سُدہ میں اضافہ ہو جائے +

والآخر التحلیل الشدید القوی  
الذی یتجزعہ لطیفہا ویجزع کثیفہا  
فاذا اجتبر الی تحلیل قوی اس قدر  
بالتلیین اللطیف بمادۃ لا غلط  
فیہا مع حرارۃ معتدلة یلعین  
ذات علی تحلیل کلیۃ الساد  
(۲) ایسی قوی اور شدید تحلیل سے، جس سے اُس غلیظ مادہ کے لطیف اجزاء تو تجزیر کے ذریعہ اڑ جائیں، اور کثیف اجزاء (بجائے تحلیل ہونے کے) متجز ہو کر زیادہ سخت بن جائیں۔ چنانچہ جب قوی تحلیل کی ضرورت لاحق ہو دیا: کسی قوی محل کے استعمال کرنے کی ضرورت دامنگیر ہو) تو بطور معاون و مددگار کے اس کے ساتھ کوئی ہلکی دوا ملین بھی شامل کر دی جائے، جس میں کوئی غلط نہ ہو، بلکہ اس میں اوسط درجہ کی حرارت ہو، تاکہ اس سے سُدہ کی تحلیل کلی پر اعانت حاصل ہو جائے۔  
دورنہ محل شدید سے وہی مذکورہ بالا اندیشہ رہیگا کہ کہیں اس سے مادہ کا تجزیر اور زیادہ نہ ہو جائے) +

وان اصعب السد سدا العروق  
واصعبھا سدا الشرائین واصعبھا  
ما کان فی الاعضاء الرئیستہ  
سد عروق عروق کے سُدے (ضرر اور علاج کے لحاظ سے)  
بہت سخت (اہمیت رکھتے) ہیں۔ اور ان عروق کے سدوں میں شرائین کے سُدے، اور تمام سدوں میں اعضائے ریسہ کے سُدے (دیا: شرائین کے سدوں میں اعضائے ریسہ کی شرائین کے سُدے) +

عروق کے سُدے اعضا سے تغذیہ اور حیات کو باطل کر دیتے ہیں، اور یہ ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں سے زیادہ کسی دوسرے چیز میں اہمیت نہیں۔ اس کے برعکس اعصاب کے سُدے جس یا حرکت کو باطل کر سکتے ہیں، جس کے بدون عضویت مدد تک زندہ رہ سکتا ہے۔ شرائین کے سُدے سے متعلق عضو کی حیات باطل ہو جاتی ہے، اور وہ مردہ ہو جاتا ہے، یعنی اس میں غائض انا اور شفا قلوبس لاحق ہو جاتے ہیں +

اگرچہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اعصاب، نخاع، اور دماغ کے سُدے بمقابلہ عروق کے سدوں کے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان سے فاج، صرع، اور سکتہ جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز دماغ کے بعض سد سے قوی موت بھی لاحق ہو سکتی ہے۔

واذا اجتمع فی المفتحات قبض تلطیف  
دوا مفتوح سده  
سدہ کی کھولنے والی دواؤں میں (مفتحات میں)

کانت اوفق فان القبض بيدك اگر قوت ملطف کے ساتھ قوت قابضہ بھی جمع ہو جائے تو ایسی دوائیں  
عنف ملطف عن العضو بہت زیادہ موافق ثابت ہو ا کرتی ہیں۔ کیونکہ قوت ملطف و تحلیل  
سے عضو میں جوازیت و تکلیف لاحق ہوتی ہے، وہ قوت قبض کی  
وجہ سے دور ہو جاتی ہے +

چنانچہ ریوند چینی باوجود مفتح عروق خشنہ ہونے کے، اور باوجود سہل ہونے کے، اپنی قوت قابضہ کی وجہ سے  
آخر میں آنتوں کے انقباض کو بڑھا دیتا ہے +  
سُدا کھولنے والی دوا (دواء مُفْتَح) کا عمل عروق اور مجاری پر یہ ہوا کرتا ہے کہ یہ اپنی حرارت  
و رطوبت کی وجہ سے، یا اپنی خاصیت کی وجہ سے، ان عروق و مجاری کو زیادہ وسیع اور کشادہ کر دیتی ہے، اور بعض  
اوقات دہان کے غلیظ و لیسدار مواد کو رقیق و بے بیس بنا کر، اور عروق و غیرہ میں تحریک و دفع پیدا کر کے خارج  
کر دیتی ہے +

## فصل الخامس والعشرون في معالجات الاورام فصل (۲۵) معالجات اورام

اورام کے اصول علاج اختلاف مواد اختلاف مقام، اور اختلاف احوال کی وجہ سے مختلف  
ہیں۔ چنانچہ انہی امور کے لحاظ سے اب اورام کے قوانین علاج بتائے جاتے ہیں +  
الاورام منها حارة ومنها باردة رخوة (اورام کی مختلف قسمیں ہیں) بعض اورام حارہ ہوتے  
و منها باردة صلبة وقد عداها ہیں، بعض بارہ؛ پھر اورام بارہ کی دو صورتیں ہیں: گاسے  
یہ نرم ہوتے ہیں (اورام تہجیمہ، اوڈیم)، اور گاسے سخت  
(سوداوی)، ان سب کو ہم گزشتہ بیانات میں گنا چکے ہیں  
(اور کتاب چہارم میں پھر ایک مرتبہ تفصیل آنے والی ہے) +  
تہجیم ادا دیا کو جو لوگ درم حار میں شمار کرتے ہیں، میں اُن کی تائید نہیں کر سکتا۔ میرے نزدیک درم  
بارہ کی بہترین مثال ہی ہے؛ کیونکہ بالعموم تہجیم اور اوڈیمائیت دموہ کے احتباس کی وجہ سے عارض ہوا کرتا ہے  
اس میں عفونت کا ہونا شرط نہیں ہے +  
واسبابها اما بادية و اما سالقة اسی طرح اورام کے اسباب گاسے بادیه ہوتے ہیں۔  
اور گاسے سالقة +

بعض قدامت کی اصطلاح میں اسباب سالقة اسباب بنیہ کو کہتے ہیں، جو اسباب بادیه کے

مقابلہ میں ہیں: ان میں اسباب و اصد بھی داخل ہو جاتے ہیں۔ شاید اسی اصطلاح کے مطابق شیخ یہاں باویہ کے مقابلہ میں "سابقہ" لائے ہیں، اور اسکے ساتھ "واحد" نہیں ہوئے۔ گیلانی :-  
 والسابقة كالامتلاء والبادية چنانچہ اسباب سابقہ کی مثال امتلاء (امتلاء غلطی) ہے  
 مثل الضربة والسقطه والنهشتر اور اسباب باویہ کی مثال ضربہ سقطہ، اور نہشہ درز ہریلے  
 جانوروں کا ڈسنا ہے +

ضربہ، سقطہ، اور نہشہ سے درم اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ ان سے درد لاحق ہوتا ہے، اور درد بظاہر  
 ہوا ہے: یعنی طبیعت اس درد اور تفرق کی اصلاح کی غرض سے اس طرف متوجہ ہوتی ہے، اور عروقی کو پھیلا کر  
 اس طرف رطوبات زیادہ مقدار میں روانہ کر دیتی ہے، جو انصباب پاکر باعث درم ہو جاتی ہیں +  
 والکائن عن اسباب بادية اما وادرام اسباب باویہ سے لاحق ہوتے ہیں، گاہے  
 ان يتفق مع الامتلاء في البدن او مع اسکے ساتھ بدن میں امتلاء بھی ہوتا ہے، اور گاہے بجائے امتلاء  
 اعتدال من الاخلاط کے اخلاط بدن میں اعتدال ہوتا ہے +

والکائن عن اسباب سابقة وعن قانون جوا ورام اسباب سابقہ سے لاحق ہوتے ہیں، اور جو  
 بادية موافية لامتلاء في البدن ایسے اسباب باویہ سے لاحق ہوتے ہیں۔ جنکے ساتھ بدن میں  
 فلا يخلو اما ان يكون في اعضاء مجاورة امتلاء بھی ہو، تو اس کی دو صورتیں ہیں: (۱) گاہے یہ ایسے  
 للرئيسة هي كالمفرغات للرئيسة اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں، جو اعضاء رئیسہ او شریفہ  
 ادلا يكون کے مجاور اور ان کے لئے مفرغہ کے مانند ہیں (جہاں ان  
 اعضاء رئیسہ کے فضلات پھینکے جاتے ہیں)۔ (۲) گاہے یہ  
 صورت نہیں ہوتی ہے (یعنی درم کسی ایسے عضو میں نہیں ہوتا  
 جو عضو رئیس یا شریف سے قریب، اور اس کے لئے مفرغہ کی  
 طرح ہو) +

فان لم يكن فلا يجوز ان يقرب اليها (چنانچہ اگر پہلی صورت ہو تو اسکے احکام آگے آئیے) +  
 من المحلات شئ البته في ابتداء ہیں، اور اگر دوسری صورت ہو (یعنی اگر درم ایسے اعضاء میں  
 ہو، جو اعضاء رئیسہ کے لئے مفرغہ نہیں ہیں) تو ابتداء میں  
 محلات کا استعمال قطعاً جائز نہیں ہے (کیونکہ بدن میں درم  
 له مفرغہ پھینکنے کی جگہ، مثلاً کورہ پھینکنے کی جگہ) +

کے ساتھ چونکہ امتلاء ہے، اس لئے عملات کے استعمال میں اسکا  
خطرہ ہے کہ اس طرف اور بھی مادہ منجذب نہ ہو جائے) +

بل يجب ان يصلح العضو للافع  
ان كان له عضو دافع ويصلح  
البدن كله ان كان ليس له عضو  
مفرد

بلکہ مناسب یہ ہے کہ پہلے اُس عضو کی اصلاح کی جائے  
جسکے دفع کرنے اور بھینکنے سے یہ ورم لاحق ہوا ہے (عضو دافع  
کی اصلاح کی جائے) بشرطیکہ یہ ورم اسی قسم کے کسی عضو دافع  
کی وجہ سے پیدا ہوا ہو، ورنہ سارے بدن کی اصلاح کی جائے  
بشرطیکہ اس ورم کا (باعث) کوئی ایک عضو نہ ہو بلکہ سارے  
بدن کے اندر امتلاء ہو، اور یہ ورم اسی عام امتلاء کی وجہ سے  
عارض ہو ہو) +

ورم کے پیدا ہونے کی صورت بعض اوقات یہ ہوتی ہے کہ طبیعت مادہ کو کسی ایک عضو سے دوسرے  
عضو کی طرف دفع کرتی ہے۔ چنانچہ جس عضو سے مادہ دفع کیا جاتا ہے (عضو دافع)، اس کی اصلاح مقدم  
ہے، اسی طرح اگر ورم اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ بدن میں ایک عام امتلاء ہے، جسے طبیعت نے جلد وغیرہ کی طرف  
دفع کر کے بہت سے اور ام و بشر پیدا کر دیے ہیں؛ اس صورت میں بھی سارے بدن کی اصلاح، یعنی امتلاء کا  
علاج مقدم کرنا چاہئے +

وان يقرب اليه كل ما يردع ويجذب  
الى الخلاف ويقبض

پھر (اس اصلاح کے بعد) ایسی چیزیں استعمال کرنی  
چاہئیں، جو رادع ہوں، دوسری طرف مادہ کو پھینے والی  
ہوں، اور قابض ہوں (عروق کو سکیرنے والی ہوں) +

اور ام کے ابتدائی زمانہ میں سوا دافع کیوں استعمال کئے جاتے ہیں؟ اسکی غرض یہ ہوا کرتی ہے  
کہ عضو متورم میں مواد زیادہ نفوذ کرنے سے رک جائیں، اُس عضو میں کثافت اور انقباض پیدا ہو جائے، اسکی رگیں  
سکڑ جائیں، تاکہ اور مادہ وہاں نہ آسکے، اور جو مادہ رگوں کے اندر موجود ہے، واپس جانے پر مجبور ہو جائے۔ کیونکہ  
اد یہ رادع ہمیشہ بار و رادع قابض ہوا کرتی ہیں +

جب اور ام ایسے اعضاء میں لاحق ہوتے ہیں، جو اعضاء ریسہ و شریفہ کے لئے مفرغ کے مانند ہیں۔ ان میں  
ابتداء رادع کے استعمال سے احتیاط اسلئے برتی جاتی ہے کہ کہیں یہ مادہ اس ریسہ و شریفہ عضو کی طرف نہ لوٹ  
جائے، اور وہاں جا کر بڑی آفتیں نہ پیدا کر دے +

اسی طرح جب اور ام بطور بخلان کے عارض ہوتے ہیں، یا جب اور ام طبیعت کے دفع کرنے سے پیدا ہوتے

ہیں، خواہ یہ دفعہ کسی ایک عضو کی طرف سے ہو، یا استلزام کی صورت ہو، ان تمام صورتوں میں ابتداءً رد و ادع کا استعمال ان کی اصلاح سے پہلے جائز نہیں ہے: یعنی ان تمام صورتوں میں پہلے قصد و اسہال وغیرہ کے ذریعہ پہلے استلزام کو رد کر لینا چاہئے، اسکے بعد رد و ادع کا استعمال کرنا چاہئے +

و رہا جذب الی خلاف ذلك العضو **شذره** بعض اوقات عضو متورم کا مادہ مخالف جانب کے الموضوع فی الجانب المخالف بریاضہ عضو کی طرف رد و ادوں سے، یا استفراغ سے جذب کرنے کی او حل ثقیل علیہ بجائے اس طرح جذب کیا جاتا ہے کہ مخالف جانب کے عضو سے ریاضت کرائی جاتی ہے، یا اس سے کوئی بھاری چیز اٹھائی جاتی ہے +

و کثیرا ما یجذب المادۃ عن الید **شذره** بسا اوقات متورم ہاتھ کا مادہ دوسرے ہاتھ کی طرف المتورم اذا حل بالآخری ثقل اس طرح بھی منجذب ہو جایا کرتا ہے کہ دوسرے ہاتھ سے کچھ دیر وامسک ساعة تک کوئی بوجھ اٹھایا جائے +

جالیئوس کی ایک روایت ہے کہ ایک کسان کوئی بھاری چیز بطور ہدیہ کے جالیئوس کی طرف لیکر چلا، اسکے پاس وہ پہنچنے بھی نہیں پایا تھا، کہ جس ہاتھ سے وہ چیز اٹھائے ہوئے تھا، وہ متورم ہو گیا۔ اسپر جالیئوس نے اُسے ہدایت کی کہ وہ اُسی کے وقت اسی وزن کی چیز تم دوسرے ہاتھ سے اٹھا کر لے جانا۔ چنانچہ وہ اپنی جگہ تک پہنچنے بھی نہ پایا کہ اُسکے ہاتھ کا ورم جاتا رہا۔ گیلانی +

واما القابضات فیما ان یتوخی **قانون** رہے قابضات، تو اور ام حارہ میں مناسب یہ ہے ان تكون القابضات المرادۃ فی الادامہ کہ قابضات رادعہ محض بار استعمال کئے جائیں ان کے ساتھ الحماۃ بار دۃ المزاج صرفہ کوئی حار جزو نہ ملایا جائے، نیز یہ بالفعل بھی بار دہوں)؛ اور وفی الا ورام الباسرۃ مخلوطہ اور ام بار دہ میں انکو ساتھ کچھ ایسے اجزاء بھی مخلوط کر دیئے جائیں، بمالہ قوۃ حارۃ مع القبض مثل جن میں باوجود قوت قابضہ کے کچھ گرم تاثیر بھی ہو، مثلاً اندخرا، الا ذخروا ظفار الطیب اظفار الطیب (کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ورم بار دہیں اتنی برودت کی ضرورت نہیں لاحق ہو سکتی، جتنی ورم حار میں ہوتی ہے) +

و کما تزدید الصنفان نقص القبض اسکے بعد اور ام، خواہ حار ہوں، یا بار دہ، زمانہ ابتداء و قرن یہ المحلل حتی توانی الا انتہاء سے جس قدر دور ہوتے چلے جائیں، اور زمانہ تزدید میں آگے فی مغلط بینہما بالسویۃ و بڑھتے چلے جائیں، اُسی قدر قابضات کم کرتے چلے جائیں، اور

عند الاخطاط يقتصر على المحلل والممرخي ان کے ساتھ محملات ملاتے چلے جائیں، حتیٰ کہ ورم جب زائد

انتہا کو پہنچ جائے، تو اس وقت رادعات اور محملات برابر برابر استعمال کئے جائیں۔ اور اخطاط کے وقت محض محملات اور مرخیات پر توجہ کی جائے۔

والباردة الرخوة يجب ان يكون ما يحللها نشأ فاميتسا اكثر مما يكون في الحارسة - هذا اورام بارودہ رخوہ (مثلاً اورام تہیجیہ) میں مناسب یہ ہے کہ ان کے محملات بمقابلہ اورام حارہ کے جاذب رطوبات، اور بارہ پوست زیادہ ہوں (کیونکہ ایسے اورام میں نسبتہ رطوبت زیادہ ہوا کرتی ہے)۔

یہ قرآن اورام کے احکام تھے، جو اسباب سابقہ سے اور اسباب بادیه سے لاحق ہوتے ہیں، جنکے ساتھ امتلاء بھی ہو۔ اب ذیل میں ان اورام کا ذکر کیا جاتا ہے، جو دوسرے اسباب سے لاحق ہوتے ہیں۔

واما الحادث عن سبب باد و ليس [قانون] لیکن اگر اورام اسباب بادیه (اسباب خارجیہ) سے لاحق ہوں، اور انکے ساتھ امتلاء غلطی موجود نہ ہو، تو ایسی حالت میں معالجہ فی اول الامر بلا سرخاء مناسب ہے کہ ابتداء ہی سے مرخیات اور محملات علاج کیا جائے اور تحلیل وکلا فممثل ما عولج به روافع نہ لگائے جائیں، اور اگر امتلاء موجود ہو تو اسی طرح علاج کیا جائے جس طرح قسم اول میں بتایا گیا ہو جو اسباب سابقہ یا بادیه سے بحیث امتلاء پیدا ہوئے ہیں۔

واما اذا كان العضو المتورم مفرغة قانون اگر ورم کسی ایسے عضو میں ہو، جو عضو ریس کے لئے مفرغاً لعضو ریس مثل المواضع الغدائية کے مانند ہے، مثلاً گردن اور کان کے ارد گرد کے غدوی مقامات من العنق وحول الاذنين للدماغ داغ کے لئے مفرغہ کے مانند ہیں، بغل کے غدوی مواضع قلب والا بطین للقلب والا سر بیتین کے لئے، اور کنج ران کے غدوی مواضع جگر کے لئے، تو ایسی للکبد فلا يجوز البتة ان يقرسب حالت میں یہ کسی طرح جائز نہیں ہے کہ اس میں سر واحد کا الیہا ما یردع لیس لا جل ان۔ هذا استعمال کیا جائے، جسکی وجہ یہ ہے کہ ردادع کا استعمال لیس علاجاً لا ورامہا فان هذا ان ورموں کا حقیقی علاج نہیں اور ان سے ان میں فائدہ نہیں ہوا علاجاً لا ورامہا غیر استا پہنچ سکتا، انکا حقیقی علاج تو دراصل ہی تھا، مگر ہم یہ جانتے نوثران لا نعالجہ اورامہا و نجتهد ہی نہیں کہ ان اورام کا علاج کریں، بلکہ اس کے برعکس، ہم اس فی الزیادۃ فیہا وجذب المادۃ حالت میں کوشش کرتے ہیں کہ یہ اورام اور زیادہ بڑھیں،

الیہا ولا نبالی من اشتداد الضرر بالعضو طلبا من المصلحة العضو الرئيس وخوفا منا اذا ساعدنا المادة الصرحت الى العضو الرئيس فكان من ذلك ما لا يطابق تدابير

اور ان کی طرف مادہ اور زیادہ جذب ہو کر آئے ، اس وقت اسکی ہم پر وہاں ہی نہیں کرتے کہ ورم کی زیادتی سے ان اعضا کے افعال میں ضرر بڑھ جائیگا ، چنانچہ اس میں ہماری غرض عضو رئیس کی مصلحت اور خیر خواہی ہو کر رہتی ہے (اور اس معمولی عضو کو قربان کر کے عضو رئیس کو بچانا مقصود ہوا کرتا ہے) ، اور اس عمل میں یہ اندیشہ بھی پنہاں ہوتا ہے کہ اگر ہم نے رواج کا استعمال کر دیا ، اور مادہ کو پھیرنے کی کوشش کی ، تو کہیں یہ مادہ عضو رئیس کی طرف نہ لوٹ جائے ، جس کا تدارک ناممکن الوقوع ہو جائے +

فتم نسا ثرو قوع الضرر بالعضو الخسيس حيث ينفع العضو الرئيس حتى ان النجاة في جذب المادة الى العضو الخسيس توريمه ولو بالمحاجم والاضلاع الجاذبة الحارة واذا جمع امثال هذه الاوسام وغيرها وخصوصا في اطواضع الخالية فربما انفجر بذات او بمعونة الانصاج وربما احتاجت الى الانصاج والبطمعا

الغرض عضو رئیس کی منفعت کے لئے ہم عضو خفیس کی مضرت کو گوارہ کرتے ہیں ، حتیٰ کہ بعض اوقات عضو خفیس کی طرف مادہ کو جذب کرنے اور اسے متورم کرنے کی ہم خود بھی اپنے طور پر کوشش کیا کرتے ہیں ، خواہ اس مقصد کے لئے ہمیں محاجم اور جاذب مواد ضمادات مادہ استعمال کرنے پڑیں +

**اورام متعقبة** جب اس قسم کے اورام اور ام مغابن : جو اعضا کے رئیس کے مفرغہ میں واقع ہیں (اور ان کے علاوہ دوسرے اورام علی الخصوص خالی مقامات کے اورام متعقبة ہو جاتے ہیں (یعنی جب ان میں پیپ اکٹھی ہو جاتی ہے) تو گاہے یہ پک کر خود بخود پھوٹ جایا کرتے ہیں ، اور گاہے یہ (خود بخود نہیں پھوٹتے بلکہ) اُس وقت پھوٹتے ہیں ، جبکہ ان کے پکانے میں (طبیعت کی) امداد کیجاتی ہے ۔ اگرچہ بعض اوقات پکانے کی بھی ضرورت پڑتی ہے ، اور شگاف دینے (بسط) کی بھی (یعنی بعض اوقات یہ شگاف کے بغیر نہیں پھوٹتے) +

خالی مقامات (مواضع خالیہ) کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس موقع پر اس لئے کیا گیا ہے کہ خالی مقامات میں پیپ بڑی مقدار میں جمع ہوا کرتی ہے ، اور جب ایسے مقامات کے اورام پھوٹتے ہیں ، تو قیاس



واسید سے زیادہ پیپ خارج ہوا کرتی ہے، حتیٰ کہ طیب و جراح اسے دیکھ کر متحیر ہو جاتا ہے +  
 ”خالی مقامات“ سے ایسے مقامات مراد ہیں، جہاں ڈھیلی ساختیں بکثرت ہیں، ایلیان عضلیہ وغیرہ  
 محیط نہیں ہیں، اور جن میں پیپ وغیرہ کے جمع ہونے کے لئے کافی گنجائش نکل آتی ہے مثلاً بعل کچ، ان، وغیرہ +  
 انجام درم گیلانی فرماتے ہیں: درم کا انجام تین اسور میں سے کوئی ایک ہوا کرتا ہے: تحلل — تقیع —  
 تجر۔ ان تینوں میں بہترین انجام تو تحلل ہے، اور بدترین انجام تجر۔ اگرچہ بعض اوقات تجر بقاء تقیع کے بہتر  
 ثابت ہوتا ہے، مثلاً جگر، سینے، اور پیلو کے بعض اورام: (لخصاً) +

میں اس وقت یہ بتانا چاہتا ہوں کہ گیلانی کا یہ قول بالکل درست ہے کہ بعض اوقات تحجرت بہت بڑی  
 تقیع کے بہتر ثابت ہوتا ہے، چنانچہ بعض اوقات پیپ کے جوہر میں مادہ سلیہ مع ہو جاتا ہے، جسکو طبیعت  
 متحیر کر کے بے ضرر کر دیتی ہے، اور تجری کی سی شکل میں وہ تاخر پڑا رہتا ہے۔ اسکے برعکس اگر اس میں پیپ  
 پڑ جائے، تو وہ جلد ہی ہلاکت کا پیام لے آتا ہے: اسی طرح دوسرے اعضا میں بھی اسکی مثالیں  
 ملتی ہیں +

پیپ کا احساس پیپ کو دو طور پر معلوم کیا جاتا ہے: لمس سے (پیپ کے مقام کو چھو کر) —  
 بصر سے (پیپ کے مقام کو دیکھ کر):

چنانچہ لمس سے معلوم کرنے کی صورت یہ ہے کہ مشکوک مقام کو چھو کر دیکھا جائے؛  
 اگر وہ مقام نرم اور پلپلا محسوس ہو، اور دبانے سے یہ سہولت دب جائے، تو سمجھنا چاہئے  
 کہ درم میں پیپ پڑ گئی ہے +

علیٰ ہذا بعض اوقات لمس سے پیپ کی موجیں اور سر میں بھی معلوم کی جاتی ہیں۔ اس قسم کی حرکت  
 موجیہ کو ساجرتا جہ کہا جاتا ہے +

بصر سے معلوم کرنے کی صورت یہ ہے کہ مقام درم کا رنگ سفید، یا سفیدی مائل ہو جاتا ہے؛  
 اگرچہ گہرائی کی پیپ میں یہ صورت قابل اعتما نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات پیپ پڑ چکی ہوتی ہے، مگر جلد کی  
 رنگت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی +

علاوہ ازیں پیپ پڑ جانے کے بعد بخار، درد، اور دوسرے عوارض کی شدت میں کمی آ جاتی ہے +  
 درم کے پختہ ہو جانے کے بعد پیپ کی جگہ جس قدر زیادہ بلند اور نکلی ہو، اور اسکے گرد سرخی  
 جس قدر زیادہ ہو، اسی قدر بہتر ہے۔ اند گیلانی وغیرہ +

ولا انضاج یرتم بما فیہ مع الحرارة [ورم کو پکانا] ورموں کو پکانے کے لئے (انضاج اور ام کیلئے) تسدیدا و تغریۃ یحصرا بہما الحار ایسی چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے، جن میں باوجود حرارت کے مسامات کو بند کرنے کی قوت اور لیس ہو (جن میں تسدید و تغریہ ہو)، تاکہ بدنی حرارت ان دونوں باتوں سے گھر جائے (اور وہ ضائع نہ ہونے پائے) +

اور یہ ظاہر ہے کہ انضاج، ہنعم، اور اسی قسم کے دیگر تغیرات حرارت کی موجودگی میں تیزی کے ساتھ ہوا کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے شارحین قانون اور دیگر اطباء نے اس موقع پر اس قدر اور بھی اضافہ کیا ہے کہ اور ام کی پکانیوالی دو ایکس ان صفات کے علاوہ بالفعل گرم اور تر بھی ہوں +

اسی کے ضماویں یہی خوبیاں ہیں، جس کی وجہ سے اسکا استعمال اور ام میں بکثرت کیا جاتا ہے، اور گرم گرم موائے نہاد کیا جاتا ہے، تاکہ اس کی گرمی دیر تک محفوظ رہے +

[پسپ کا بننا] اور ام میں پسپ بننے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ عضو میں جو تفرق اتصال لاحق ہوتا ہے طبیعت اسکی طرف متوجہ ہوتی، اور اس کے تدارک و اصلاح کی کوشش میں لگ جاتی ہے، اسی جدوجہد اور جنگ طبعی کے نتیجے میں خون اور روح کی کافی مقدار ضائع ہو جاتی ہے، اور اسی ضیاع کے نتیجے میں پسپ بن جاتی ہے (گیلانی) + اس قول کی اگر تحقیق و تفتیش کی جائے، تو صداقت و قوت اور بھی بڑھتی نظر آئے۔ کیونکہ جو اجزاء پسپ کے اندر پائے جاتے ہیں، ان میں بڑی مقدار خون کے سفیدانوں کی ہوتی ہے، جو طبیعت کے لئے فوج کے مانند ہیں، اور جو اسی دوران جنگ میں شہید ہو جاتے ہیں +

ومن یحاول الا انضاج بمثل [قانون] جو لوگ اور ام کو مذکورہ بالا قسم کی ادویہ منفعیہ سے (ادویہ ہذا) المنضجات یجب علیہ مسدود و مغریہ حارہ سے) پکانا چاہیں، انہیں پہلے (عضو کی حالت ان یتامل فان وجد الحار الغریزی پر) غور کر لینا چاہئے: اگر حرارت غریزیہ ضعیف ہو، اور یہ نظر ضعیف اور تراوی العضو میل الے آ رہا ہو کہ عضو کی طرف مائل ہے، تو ایسے عضو سے مغریات اور الفساد نحتی عنہ المغریات والمسدات مسدوات دور کر دیئے جائیں، اور ان کی بجائے مفتحات واستعمل المفتحات والشرط العمیق استعمال کئے جائیں، اور اس عضو میں گہرے پچھنے (شگاف) شمار لا دویۃ التي فیہا تجفیف و لگائے جائیں، اسکے بعد ایسی دوائیں استعمال کی جائیں جن میں وتحلیل کما نستقصیہ فی الکتاب قوت تجفیف و تحلیل ہو، جیسا کہ ہم "کتب جزئیہ" میں لے پوری الجزئیۃ تفصیل سے بتائینگے +

اکثیر امارا یکتا اور ام غائداً فیحتاج [شذریہ] بسا اوقات درم گہرائی میں ہوا کرتا ہے، اور ضرورت  
الٰی جذبہ نحو الجلد ولو بالمحاجم اس امر کی داعی ہوتی ہے کہ اسے جلد کی طرف کھینچ کر لایا جائے،  
بالنار خواہ اس مقصد کے لئے محاجم ناریہ استعمال کرنے پڑیں۔

اندرونی اور گہرے اور ام میں بعض اوقات یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ ان کی وجہ سے کہیں دوسرے اعضاء رئیسہ  
وشریفہ ایذا نہ پائیں، اور کہیں ایسا نہ ہو کہ ان اور ام کی پیپ اندر کی طرف پھوٹ پڑے، جسے باہر نکلنے کا راستہ نہ ملے،  
اس لئے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ حتی الامکان انہیں جلد کی طرف کھینچ لیا جائے، اس مقصد کے لئے ٹیپا ہے اور یہ محجرہ  
اور گاہے اور یہ مقررہ استعمال کی جاتی ہیں، اور گاہے محاجم ناریہ +

واما الاورام الصلبة المجاورة [اور ام صلبہ] اور ام صلبہ (سوداویہ) جو زمانہ ابتداء  
حد الا ابتداء القانون فیما ان تلین (سوداویہ) سے تجا وز کر چکے ہوں، انکا قانون علاج ہے کہ  
تاسرۃ بما یقل اسخا نہ و تحفیفہ ان پر گاہے ایسے لمینات استعمال کئے جائیں، جن میں حرارت  
ثلاثیہ کثیفہ شدتۃ التحلیل بل و بیوست کم ہو، تاکہ شدت تحلیل کے باعث انکے کثیف اجزاء  
یستعد جمیعہ للتحلیل ثم یسند سخت ہو کر پتھر نہ جائیں، بلکہ لمینات مذکورہ کی وجہ سے انکے  
علیہ التحلیل سارے (کثیف اور لطیف) اجزاء تحلیل ہونے کے لئے آمادہ  
ہو جائیں، اس کے بعد محلات میں تحلیل کی قوت بڑھا دی جائے +

ثمران خیف عن قحل ما یحلل تجر ما ثمران خیف عن قحل ما یحلل تجر ما  
بقی اقبل غلے تلینہ ثانیاً ولا ینزال بقی اقبل غلے تلینہ ثانیاً ولا ینزال  
یفعل ذلک حتی یفنی کلہ فی مدتی یفعل ذلک حتی یفنی کلہ فی مدتی  
التلین والتحلل توجہ کی جائے (اور بار دیگر اسی قسم کے لمینات استعمال کئے  
جائیں)، اور اسی عمل کو برابر جاری رکھا جائے، حتی کہ سارا درم  
انہیں دونوں کاموں — تلین و تحلیل — سے غائب  
ہو جائے (یا: تلین و تحلیل کے دونوں اوقات میں غائب  
ہو جائے) +

والا اور ام النفیۃ تعالج بما یسخن [اور ام نفیۃ] اور ام نفیۃ (ریحیہ) کا علاج ایسی چیزوں سے  
مع لطافۃ جوہر لیحلل الریحۃ ویوسع کیا جائے، جو باوجود لطیف البوہر ہونے کے مسخن ہوں، تاکہ  
المسام إذا السبب فی الاورام ان سے ریح تحلیل ہو، اور مسامات کشادہ ہو جائیں؛ کیونکہ

النقیہ غلظ المریحہ و انسداد المسام  
و یجب ایضاً ان یعتنی بجسم مادۃ  
ما یحدث البخار الریحی  
اور ام ریجہ کے پیدا ہونے کی صورت یہی ہوتی ہے کہ ریح میں  
غلظت ہوتی ہے، اور مسامات بند ہوتے ہیں راگر ریح  
غلظت نہ ہوں، یا مسامات بند نہ ہوں، تو ریح بدن کے اندر  
ٹھہر ہی نہ سکے، نیز اس حالت میں (علاج کے وقت) اُس

مادہ کی طرف بھی توجہ کریں، جس سے یہ ریحی بخار پیدا ہو رہا ہے

یعنی اور ام ریجہ کے علاج میں یہ بھی ضروری ہے کہ پہلے بدن کا اُس مادہ سے تنقیہ کیا جائے، جس سے

ریح پیدا ہو رہی ہے؛ مثلاً سہل و طین کا حسب ضرورت استعمال، حام یا بس، اور غذا و جففت، وغیرہ +

ومن الا و سرام اور ام قر و حیة اور ام قر و حیہ بعض اور ام قر و حی ہوتے ہیں یعنی چند روز میں

کا لملہ فیجب ان یلبد کا لفلغمونی قرص کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، جیسے نمل، ان میں مناسب

ولکن لا ینبغی ان یرطب وان کان یہ ہے کہ فلغمونی نامی درم کی طرح برید پیدا کی جائے، مگر

الورم یقتضی الترطب بل ینبغی ترطب سے اجتناب رکھا جائے؛ اگرچہ ورم تو ترطب ہی

ان یجفف لان العرض مہنا قد کو چاہتا ہے؛ بلکہ یہاں ترطب کی بجائے تجفیف پیدا کرنے

غلب السبب والعرض هو التقرح کی کوشش کی جائے؛ کیونکہ یہاں عرض نے سبب کو دیا

المتوقع والواقع والتقرح علاجہ ہے یعنی علاج میں گو بقاء عرض کے سبب ہی کو اہمیت ہوا

التجفیف واضر الا شفاء سبب کرتی ہے، مگر یہاں بجائے سبب مرض کے ”عرض مرض“ کو

الترطب اہمیت حاصل ہو گئی ہے، جس نے سبب کی اہمیت کو پرست

ڈال دیا ہے؛ اور وہ عرض یہاں تقرح ہے، جو ہونے

والا ہو، یا ہو چکا ہو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تقرح کا علاج تجفیف

ہی ہے، اور ترطب اسکے لئے مضر ترین امتیاریں سے ہی +

کسی ورم میں جب پیپ پڑ جاتی ہے، اور وہ قرص کی صورت اختیار کر لیتا ہے، تو اس حالت میں رطوبت

پہونچا نہایت مضر ثابت ہوا کرتا ہے +

واما الا و سرام الباطنة فیجب ان اور ام باطنہ اور ام باطنہ (اندرونی اعصاب کے اور ام

ینقص المادۃ عنہا بالفصل الاسہا کے علاج) میں مناسب یہ ہے کہ مادہ کے زور کو ان سے کم

کرنے کے لئے فصد و اسہال عمل میں لائے جائیں +

اسہال میں احتیاط یہ برتی جائے کہ قوی مسہلات استعمال نہ کیے جائیں، بلکہ بنفشہ اور خیار شنبہ جیسی

ہلکی سہل دوائیں +

و یجتنب صاحبها الحمام والشراب  
والحرکات البدنیة والنفسانیة  
المفرطة كالغضب ونحوه  
اورام باطنہ کا مرین حمام اور شراب سے، علیٰ ہذا حرکات  
بدنیہ اور حرکات نفسانیہ کی زیادتی سے مثلاً غصہ وغیرہ سے  
پرہیز رکھے +

ثم يستعمل فی بدنه ولا یرما یددع  
من غیر حمل شدید وخصوصاً  
ان كانت فی مثل المعدة والکبد  
واذا حان وقت تحلیلها فلا یجب ان  
تخلی عن ادویة قابضة طيبة الریح  
کما اودنا الیه فیما سلف والکبد  
والمعدة اخرج الی ذلک من الریة

اس کے بعد ان اورام پر زمانہ ابتداء میں روادع  
کا استعمال کیا جائے، جن میں قوت ردع زیادہ نہ ہو، علیٰ الخصوص  
اُس وقت جبکہ یہ اورام معدہ اور جگر جیسے اعضا میں ہوں +  
پھر جب ان اورام کے تحلیل کرنے کا وقت آ جائے  
(اور وہ ابتدائی وقت گزر جائے، جبکہ محض روادع کا استعمال  
کیا جاتا ہے)، تو اس وقت یہ ہرگز مناسب نہیں ہے کہ محل  
دواؤں کو قابض اور خوشبودار دواؤں سے خالی رکھا جائے،

جیسا کہ ہم گذشتہ بیانات میں اس طرف اشارہ کر چکے ہیں۔ یہ بھی  
دفعہ رہے کہ مقابلہ پھیپھڑے کے جگر اور معدہ اس بات کے  
زیادہ محتاج ہیں یعنی ان کے محلات میں خوشبودار قابض  
ملانے کی اہمیت پھیپھڑے کے مقابلہ میں زیادہ ہے +

شیخ نے گذشتہ بیانات میں یہ ہدایت کی ہے کہ "اعضائے رئیس و شریفہ کے اورام میں انخطاط کے وقت  
محل قوی کا استعمال نہ کیا جائے، مبادا ان کی قوتیں تحلیل ہو جائیں، بلکہ اس کے ساتھ کچھ قابض اجزاء بھی ملا دیے  
جائیں، جن سے ان اعضا کے جرم میں قوت پہنچے، اور ان کی قوتیں تحلیل ہونے سے محفوظ رہیں۔ نیز ان اجزاء  
میں کچھ خوشبودار بھی ہو، جو باعث تقویت بنیں، کیونکہ خوشبودار سے قوتیں قوی ہوا کرتی ہیں +

اندر دواؤں کے اورام میں ضادات باہر سے ان اورام کے مقامات کے مقابل لگائے جاتے ہیں +

ویجب ان تكون الملینات للطبیعة  
التي تستعمل فیها ادویة فیها النضاج  
وموافقة للاوسام مثل غلب الثعلب  
والخيار شنبہر  
اورام باطنہ میں جو ملین شکم دوائیں استعمال کی جائیں،  
ان میں ایسی دوائیں بھی شامل کر دی جائیں، جن میں مادہ کو  
نفع دینے کی قوت ہو، اور جو دواؤں کے لئے بھی مناسب  
ہوں، مثلاً غلب الثعلب اور مغز الماس +

وغلب الثعلب خاصیت فی تحلیل  
غلب الثعلب میں (باد جو دباؤ ہونے کے) اورام

الادام الحارۃ الباطنة

حارۃ باطنہ کے تحلیل کرنے کی خاصیت پائی جاتی ہے (خواہ آ  
اندرونی طور پر استعمال کیا جائے، یا بیرونی طور پر، اس بارہ میں  
یہ ایک بے نظیر دوا ہے) +

و یجب ان لا یغذی اسربا ہما

اور ام باطنہ کے مریضوں کو سوائے لطیف غذاؤں کے  
رجن میں تغذیہ کافی ہو (کوئی دوسری چیز نہ دئی جائے، طے ہذا  
اگر اسکے ساتھ دبخار ہو، اور بخار کی) باریاں ہوں، تو یہ لطیف  
غذائیں باری کے اوقات کے علاوہ دوسرے اوقات میں دیں  
نیز باری کی ابتداء میں بھی نہ دیں؛ ہاں اگر ضعف شدید ہو، تو  
یہ ایک مجبوری ہے

الا لطیفاً و فی غیر وقت النوبة  
ان کانت وابتدا ڈھا الا لضعف  
شدید

شذرہ اگر کوئی شخص ورم احشاء میں مبتلا ہو، اور اس کے  
ساتھ ہی اسکی توتیں بھی ساقط ہوں، تو سمجھنا چاہئے کہ یہ موت  
کارہستہ ہے، کیونکہ قوتوں میں بیداری و برائیگی ہو سکتی  
ہے، تو محض غذار سے آسکتی ہے، اور غذار ایسی ناتوانی کی  
حالت میں مضر ترین شے ہے +

ومن یبکی با اجتماع ورم الاحشاء  
مع سقوط القوة فهو فی طریق  
الموت وذلك لان القوة  
لا تتعش الا بالغذاء والغذاء  
اضر شئ

بہر حال اگر ایسے اور ام تحلیل ہو جائیں، تو کیا ہی  
خوب بات ہے۔ اور اگر پختہ ہو کر) بھوٹ جائیں، تو ایسی  
دوائیں پلائی جائیں، جو ان کو دھوڑالیں، مثلاً ماء العسل، اور  
اس کے بعد ایسی دوائیں اندرونی طور پر  
استعمال کریں، جو نرمی و ہستگی کے ساتھ ورم کے پختہ کرنے  
والی ہوں، اور جن میں قدرے تجفیف بھی ہو تاکہ پیپ بھی  
بنے، اور قرص میں خشکی بھی آتی چلی جائے۔ پھر آخر میں فقط  
مجففات پر قناعت کریں۔ چنانچہ عنقریب امراض جزئیہ کی  
کتاب (کتاب چہارم) میں اس کی پوری تفصیل معلوم ہوگی

فان تحللت فما احسن ما یكون  
وان انفجرت فیحب ان یشرب ما  
یغسلہا مثل ماء العسل و ماء السكر  
ثم یتناول ما ینضج برفق مع تجفیف  
ثم اخر لا یمر یقتصر علی المجففات  
وستعلم هذا من کتاب المشتل  
علی الامراض الجزئیة علی  
مشروحاً

لہ اور ظاہر ہے کہ مجبوری کے وقت ناجائز باتیں بھی جائز ہو جاتی ہیں۔ عربی کا مقولہ ہے: **الضَّرُّ وَرَسَا حَتَّ**  
**یَبْیَحُّ الْمَحْظُورَاتِ** (ضرورتیں ممنوعات اور ناجائز امور کو بھی جائز بنا دیتی ہیں) +

دکھ علاج قروح میں آخر کار محض نجففات کیونکر استعمال کئے جاتے ہیں) +

وقد يغلط في الاورام الباطنة **شذره** بعض اوقات اورام باطنہ میں اور ان امراض میں جو والتی تحت الباطن انما بما لم شکم کے اندر ہوتے ہیں (یا: شکم کے نیچے ہوتے ہیں)، یہ غلطی تکت اور اما بل کانت فتقاً ہو جایا کرتا ہے کہ یہ حقیقت میں اورام نہیں ہوا کرتے، بلکہ "فتق" ہوتے ہیں، اسلئے ایسے اورام میں شکاف لگانا ایک خطرناک غلطی ہو جاتی ہے +

ورما کانت اوراماً باطنیً وليس علی ہذا بعض اوقات یہ اگرچہ اورام باطنہ تو ضرور ہوتے ہیں، لیکن صفاق میں نہیں ہوتے، بلکہ نفس امعاریں ہوتے ہیں اور اس حالت میں بھی شکاف لگانا اور ایسے اورام کو چیر ڈالنا اندیشہ ناک ہوا کرتا ہے +

## الفصل السادس والعشرون في البیط فصل (۲۶) چیرنا، شکاف لگانا

بیط: خراجات اور سعات وغیرہ کو چیرنا. بَطَّاط: شکاف دینے والا، چیرنے والا +  
من اراد ان يبط بَطَّافٍ نَجَبٍ ان **قانون** جو شخص کسی پھوڑے یا رسولی کو چیرنا چاہے، اُسے یذنب بشقه مع الاستِراة والعضو چاہئے کہ اُس عضو کے استِراة اور عضون (جلدی شکلوں والی فی ذلک العضو اور چھٹیوں) کو دیکھ کر ان کی رفتار کے مطابق اپنے شکاف کی رفتار رکھے (بشرطیکہ شکاف اتنا گہرا ہو کہ جلد کے حدود سے متجاوز ہو کر عضلات تک پہنچنے کا اندیشہ ہو) +

یہاں استِراة اور عضون سے وہ جلدی چھٹیں اور شکن مراد ہیں، جو زیر جلد عضلی ریشوں کے اوپر ہونے سے جلد پر پیدا ہو جاتی ہیں، ورنہ بہت سی باریک چھٹیں بدن کی جلد پر ایسی موجود ہیں، جو لیفات عضلیہ کی رفتار سے کوئی مطابقت نہیں رکھتی ہیں، بلکہ وہ محض جلدی موڑا درخم ہیں (گیلائی) +

بہر حال اس ہدایت کی ضرورت یہ ہے کہ عضلی ریشے نشتر سے حتی الامکان کم سے کم کٹیں، ورنہ بہت ممکن ہے کہ وہ عضلہ کٹ کر مترخی ہو جائے، اور عضو متعلق عضو مفلوج کی شکل اختیار کر لے +

الا ان يكون العضو مثل الجبهة ہاں اگر وہ عضو پیشانی کی طرح ہو (جس میں جلدی

فان ابسط اذا وقع على مذهب شكن کی رفتار عضلة الجبهة کے عضلی ایات کی  
 آسرتہ وغضونه انقطعت عضلة رفتار کے مخالف ہے، تو جلدی چنٹوں کے مطابق شکاف  
 الجبهة وسقطت على المحاجب لگانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اگر ایسی حالت میں شکاف  
 وفي الاغضاء التي تخالف مذهب جلدی شكن کی رفتار کے مطابق لگایا گیا، تو عضلة الجبهة کٹ کر  
 اسرتہ مذهب لیف عضلہا بھوں پر گر پڑیگا۔ اسی طرح ان اعضاء کا بھی حال ہوگا، جنکی شكن  
 کی رفتار عضلی یفات کی رفتار کے خلاف ہوگی +

کتاب عمل التشریح میں جالینوس کا قول ہے: "جب تم عضلة جبهة کے ریشوں کی وضیح پر  
 غور کرو گے، تو تمہیں یہ معلوم ہوگا کہ انکی رفتار سیدی ادیب سے نیچے کی طرف ہے۔ اگر پیشانی کی جلد کو ارادۂ اوپر تلے  
 حرکت دی جائے، تو اسکا مشاہدہ و معائنہ اچھی طرح ہو جاتا ہے (گیلانی) +

ويجب ان يكون ابسطا عارفا بطا ط کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ علم تشریح  
 بالتشریح تشریح العصب والاوردۃ تشریح اعصاب، تشریح اور وہ اور تشریح شرايين (و غیر) سے  
 والشرايين مثلا يخط فيقطع شيئا بخولی آگاہ ہو، تاکہ وہ شکاف لگانے میں غلطی نہ کر جائے، اور  
 ان میں سے کسی کو کاٹ نہ ڈالے +

ويجب ان يكون عنده عد من الادوية على هذا بطا ط کے پاس چند حاسب خون دو ایس  
 الحاسبة للدم ومن المراهم مسکن درد مراهم، اور اسی قسم کے چند ضروری آلات و سامان  
 المسكنة للوجع والالآت التي مہیا رہنے چاہئیں، مثلاً اس کے پاس دوا جالینوس، پشم  
 تجانس ذلك فيكون معه مثل دواء خرگوش، مکڑی کا جالہ، انڈے کی سفیدی، (رفائد اعصاب)  
 جالینوس و مثل ویدکلا رنب و شمع اور دوا غنے کے آلات (مککادی) موجود ہونے چاہئیں۔ یہ  
 العنكبوت و بياض البيض والمكوى ساری چیزیں اسلئے ہیں کہ اگر غلطی سے جریان خون پیدا ہو جائے  
 وكلها لمنع نزف الدم ان جالبہ یا کوئی ضرورت ہی دانگیر ہو، تو ان سے خون کو بند کیا جا سکے  
 خطأ منها و ضرورة و يكون نیز عامل کے پاس ادویہ مرخیہ بھی رہنی چاہئیں تاکہ حسب  
 معه الادوية المرحية ضرورت تلمین دارفار کے لئے یہ ہتھمال کی جا سکیں +

واذا بطن خراجا فاخرج ما فيه لم جب کوئی پھوڑا چیرا جا چکے، اور اس کی آلائشیں دوا

سہ عضلہ جہرہ نمودیہ کے پیشانی دانے سے کو قدام عضلہ جہرہ کہتے ہیں۔ گویا یہ عضلہ دراصل دو عضلات سے

مرب ہے، جو غلط نہیں ہے +



جب ان یقرب منہ دھنا ولا ماء کی جاچکیں، تو اب یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی روغن، یا پانی، یا  
ولا مراہا فیہ شحم و ذیت غالب ایسے مرہم کا استعمال کیا جائے، جس میں چربی اور روغن زیتون  
کا لبا سلیقون بل مثل مرہم پڑا ہو، اور انکا اثر غالب ہو، مثلاً با سلیقون، بلکہ اگر مرہم استعمال  
القلطہ راویستعلہ اذا احتاج الیہ کرنے کی ضرورت بھی پڑے، تو مرہم قلعطہ رجبے مراہم دمرہم  
و یضع فوقہ اسفنجہ مغموسہ فی محففہ استعمال کئے جائیں، اور شراب قابض میں اسفنج کا ٹکڑا  
شراب قابض بھگو کر اسکے اوپر رکھ دیا جائے +

روغن، پانی اور مراہم دھنیہ کے استعمال سے بااوقات زخم بگڑ جاتا ہے، اس میں تعفن و فساد بڑھ جاتا ہے، اور  
رطوبت کی زیادتی سے دیر میں اندام ہوا کرتا ہے +

شرائط بط و بظاط اسی فصل کے ذیل میں گیلانی نے مندرجہ ذیل اضافہ کیا ہے : (۱) بظاط کو چاہئے کہ جس پھوڑے یا  
درم میں شگاف لگنا ہے، اسے برابر دیکھتا رہے، تاکہ اسے پتہ چل سکے کہ اب پھوڑا پورے طور پر پک گیا ہے +  
(۲) پھوڑے میں شگاف اس جگہ لگائیں، جہاں کی جلد پیپ کی دھڑ سے رفیق ترین ہو، نیز وہ ایسا بہت  
ترین مقام ہو، جہاں سے پیپ بہ آسانی خارج ہوتی رہے، اور اس کے بہنے میں رکاوٹ نہ ہو۔ ورنہ بہت ممکن ہے  
کہ پیپ کے اندر رکتے رہنے کی وجہ سے ناسور پیدا ہو جائے، جسے کہف بھی کہا جاتا ہے +  
(۳) شگاف دن کے معتدل ترین حصے میں لگنا چاہئے، جبکہ معدہ میں کوئی مقوی خوردہ یا مشرب  
پڑا ہوا ہو +

(۴) شگاف لگانے سے پہلے مناسب ملین شربتوں یا حقنوں سے آنتوں کو صاف کر لیا جائے +

(۵) شگاف کی حد فاسد گوشت سے لحم میح تک ہونی چاہئے +

(۶) بظاط کی انگلیاں اور پورے ظام ہونے چاہئیں، جنکو سخت کاموں سے اور سخت اور کھردری چیزوں  
چھونے سے حتی الامکان بچایا جائے، تاکہ ان کی حس ذکی رہے +

(۷) شگاف کے بعد پیپ قوت کی برداشت کے مطابق نکالی جائے۔ اگر پیپ کی مقدار بہت زیادہ ہو  
تو ایک ہی بار میں ساری پیپ نہ خارج کی جائے، بلکہ کئی دفعات میں۔ ورنہ قوتیں بڑھ حال ہو جائیں گی +

(۸) بہترین پیپ وہ ہے جو سفید اور چمکنی ہو، نیز ظام، ہو، اور مقدار کے لحاظ سے معتدل ہو (گیلانی) +

ترجمہ شرح کلیات قانون

کہف : جب یا کہف اس مخصوص ناسور کو بھی کہتے ہیں جس میں دوسرا منہ کسی جو فدا ر عضو کے جوت  
میں نہ کھل رہا ہو +

## الفصل السابِعُ والعِشْرُونَ فی علاجِ فسادِ العضو قطعہ فصل (۲۷) فسادِ عضو کا علاج اور اس کا کاٹ ڈالنا

عضو کے فساد (یا اسکے مردہ ہونے) کی وجہ یہ ہوا کرتی ہے کہ قوت حیوانیہ (قوت حیات) کا فعل اس عضو میں باطل ہو جاتا ہے۔ اسکی وجہ بعض اوقات یہ ہوتی ہے کہ اس عضو سے روح حیوانی کا سلسلہ مدد و رم، ضغط، یا سادہ شریانیہ وغیرہ کے باعث بند ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہاں کی قوت حیات اور روح حیوانی شدت حرارت یا شدت برودت کی وجہ سے بگڑ جاتی ہے۔ خواہ یہ مادی ہوں، یا سادہ یا بعض اوقات قوت حیات کے بطلان و فساد کی وجہ کوئی سببی کیفیت، یا انسداد و اختناق ہوتی ہے +

یہ فساد جب پڑی میں ہوتا ہے، تو اسے **سَرَّیْحُ الشَّوْکَہ** کہا جاتا ہے، اور جب دوسرے (نرم) اعضاء میں ہوتا ہے، تو اسے **شفا قلوب** کہا جاتا ہے۔ اور جب وہ عضو فساد کے رستے میں ہوتا ہے، بایں سینے کے ابھی اُس میں پورے طور پر فساد لاحق نہیں ہوا ہے، اور اُس عضو کی حس ابھی کلیتہً باطل نہیں ہوئی ہے، تو متاخرین **غالبہ** انا کہتے ہیں۔ مگر مقدمین **شفا قلوب** کو غالبہ ان سے زیادہ عام مفہوم میں استعمال کرتے ہیں۔ گیلانی اسکے بعد گیلانی فرماتے ہیں کہ ”بچنے لگانا (نشر لگانا)، پھر محجم سے جو سنا، جو نکلیں لگانا، بگل مخلوم، بگل ارمنی، سرکرہ اور گلاب کا طلاء کرنا بعض اوقات اس حالت کے ابتدائی زمانہ میں مفید پڑا کرتا ہے“ +

ان العضو اذا فسد لمزاج سردی مع  
مادۃ او غیر مادۃ ولم یغنی فیہ الشرط  
والاطلاء بما یصلح مما هو مذکور  
فی الکتب الجریئۃ فلا بد من اخذ  
الحکم القاسد الذی علیہ  
ولا ولی ان یكون بغیر الحدید  
ان امکن فان الحدید بما  
اصاب شظایا العصل والعروق  
النا بصرۃ اصابۃ مجحفۃ  
ان العضو کسی رومی مزاج کی وجہ سے فاسد ہو جائے  
خواہ وہ مزاج رومی مادی ہو، یا غیر مادی، اور بچنے لگانے سے  
اور شفا قلوب کے طلاء کرنے سے جو کتب جزئیہ میں بتائی  
گئی ہیں، اس فساد کی کوئی اصلاح نہ ہو، تو اب اس کے سوا کوئی  
چارہ نہ ہوگا کہ اس عضو کے فاسد گوشت کو الگ کر لیا جائے +  
لیکن اس فاسد گوشت کے جُدا کرنے میں بہتر یہ ہے کہ  
حتی الامکان رو یا استعمال نہ کیا جائے (جو ہے کے تیز آلات نہ ہوں)  
کئے جائیں، کیونکہ وہ ہے سے بسا اوقات عضلی ریشے، اور عروق  
نا بصرۃ (شرائین) اس بُری طرح مجروح و مآذت ہو جاتی ہیں کہ پھر  
ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی +

فان لم یغن ذلك وكان الفساد  
لیکن اگر اس قسم کے اعمال سے بے نیازی حاصل نہ ہو،

سہ مصلح دوائیں: جو فسادِ عضو کی اصلاح کرنے والی ہو، جیسا کہ اوپر گیلانی کے قول میں چند دوائیں مذکور ہیں +

قد تعدی الی اللحم فلا بد من اور فساد پڑھ کر گوشت تک پہنچ گیا ہو اور برابر برتنی کرتا جا رہا قطعہ وکی قطعہ بالدهن المخلی (ہو) تو اب اسکے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ اس عضو کو کاٹ ڈالا جائے (قطع عضو: عملِ جائر) اور کاٹنے کے بعد اسکو وینقطع الزف وینبت علی قطعہ کھولتے ہوئے روغنِ زیتون سے داغ دیا جائے۔ چنانچہ لحم و جلد غریب غیر مناسباً شبہ داغنے کی وجہ سے اس عضو کے چاروں طرف تک فساد کے مزید اثرات سرایت کرنے سے رکک جاتے ہیں، جریان خون بند ہو جاتا ہے، اور اس عضو مقطوع پر گوشت اور اجنبی وغیرہ مناسب کی جلد پیدا ہو جاتی ہے، جو اپنی سختی کی وجہ سے حکم سے مشابہ ہوا کرتی ہے (جلد غریب: نیچے نکلی)۔

وان اسرید ان یقطع فیجب ان استحان حدود جب کسی عضو کو کاٹنا چاہیں تو رکائے سے پہلے یہ ید خل المجلس فیہ وید ورحول فساد ضروری ہے کہ (فساد و سلامت کے حدود متعین العظم فیجئ یجد التصاقاً صحیحاً کرنے کی غرض سے) میجس نامی سلائی اندر داخل کریں، اور وھنا لک یشد الوجع باد خال ہڈی کے گرد گھمائیں (اور اس سے ٹوہ لگائیں)۔ چنانچہ اس ٹوہ میں المجلس فهو حد السلامة و حیث بس مقام پر یہ معلوم ہو کہ یہاں اتصال والتصاق بالکل درست یجد رھلاً وضعف التصاق فهو ہے (مثلاً عضلات و غشیہ ہڈی وغیرہ کے ساتھ چسپاں ہیں)، اور فی جملۃ ما یجب ان یقطع اسی مقام پر (سلائی پہنچانے میں) درود بھی پڑھ جایا کرتا ہے، تو سمجھنا چاہئے کہ یہی حد سلامت ہے اور اس سے پہلے کے اجزاء سارے فاسد ہیں)۔ اور جن مقامات میں سلائی داخل کرنے سے تر ہل اور اتصال و چسپیدگی میں کمزوری محسوس ہو، تو ان سب اجزاء کو فاسد اور واجب القطع سمجھنا چاہئے۔

فتا سرتہ یشق ما یحیط بالعظم چنانچہ بعض اوقات یہ کیا جاتا ہے کہ ہڈی کے جتنے الذی یرید قطعہ حتی یحیط بہ حصے کو کاٹ کر الگ کرنا ہے، اتنے حصے کے گرد مشقّب سے المشا قب فینکسر بہ وینقطع بہت سے چھید کر دیئے جاتے ہیں، جس سے اتنا حصہ ٹوٹ کر

لہ میجس: وہ گند سلائی ہوتی ہے، جس سے زخموں کی گرائی وغیرہ دیکھی جاتی ہے۔

لہ مشقّب: برا۔ چھید کرنے کا آلہ۔

و تا سر تا ینشر

الگ ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات ہڈی کو آری سے کاٹ کر  
الگ کر دیا جاتا ہے (ثقب : چھید کرنا۔ نشر : آری  
سے کاٹنا) +

گیلائی کہتے ہیں کہ پہلی صورت (چھیدنے کی صورت) اُس وقت عمل میں لائی جاتی ہے، جبکہ عظام  
تحت جیسی کوئی ہڈی فاسد ہوتی ہے، جسکا طریقہ عمل یہ ہے کہ ہڈی کے فاسد حصہ کے گرد نہایت تیز اور بار یک  
ثقب سے بہت سے چھید کئے جاتے ہیں۔ اس برے کے سرے کی درازی تخمینہ سے محض اسی قدر ہونی چاہئے،  
جتنی ہڈی کی موٹائی ہوتی ہے، تاکہ براتے وقت ہڈی سے آگے تجاوز کر کے اغشیہ اور دماغ کو مارت نہ کر دے۔ پھر  
اس ٹکڑے کو توڑ کر الگ کر لیا جاتا ہے، اور اسکی جگہ کسی دوسرے حیوان کی ہڈی یا سینگہ کا ٹکڑا لگا دیا جاتا ہے۔  
اس کے بعد ٹانگے لگا کر اوپر لمحہ سے زخم کو بھر دیا جاتا ہے +

اور دوسری صورت (آری سے کاٹنے کی صورت) اُس وقت عمل میں لائی جاتی ہے، جبکہ عظم فاسد لائی،  
پہنڈی، بازو، یا ران کی لمبی ہڈیوں کی طرح ہو +

جالینوس نے اپنی کتب میں ایک حکایت لکھی ہے کہ مارکوس کاتب کے غلام کے سینے میں ایک پھوڑا  
نکلا، جو طببا، کی غلط تدبیروں سے ناصور بن گیا۔ چنانچہ ہماری رلے یہ قرار پائی کہ جو کچھ جلد مردہ ہو گئی ہے، اسے  
دور کر دیا جائے، چنانچہ جب جلد کاٹی گئی، تو معلوم ہوا کہ فساد کا اثر جلد کے نیچے ہڈی تک پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ  
ہڈی کے فاسد حصے کو ریتی سے ریت دیا گیا، وہاں کی جعلی (غشار الصدہ) بھی ایسی حالت میں تبدیل ہو گئی تھی کہ سینے  
کے اندر غلاف القلب نظر آتا تھا، اور قلب کی حرکتیں دکھائی دیتی تھیں۔ اس کے بعد جراحت کے اطراف کا علاج  
کیا گیا، اور مرعین شفا یاب ہو گیا (گیلائی) +

واذا ارید ان یفعل بہ ذلک حیل بین الملقط والمثقب و بین اللحم کاٹ کر ہڈی کو الگ کرنا ہو تو جس جگہ کاٹنا یا چھیدنا مقصود  
نہیں ہو، اسکو لحم میح سے مجدا کر دیا جائے، تاکہ دمل ثقب و نشر سے  
غیر معمولی درد نہ پیدا ہو +

تخیر مقامی مگر یہاں پر گیلائی لحم میح سے مقام قطع و مقام ثقب کو مجدا کرنے کی صورت یہ بتاتے ہیں کہ لحم میح پر  
ادویہ مخدرہ لگا دی جائیں، تاکہ عمل قطع وغیرہ کا اثر لحم تک منتقل نہ ہو سکے۔ بے حس کی وجہ سے لحم میح گویا اُس مقام  
سے بے تعلق ہو جائیگا +

خان کان العظم الذی یحتاج الی [قانون] لیکن جس ہڈی کو کاٹنا ہے، اگر وہ ہڈی کی کوئی ابھری

قطعہ شظیہ ناتیہ لیس یتھندم ہوئی کرنج ہو (شظیہ ناتیہ ہو، یا بہ نسخہ دیگر: ہڈی کی کوئی کچھ  
ولا یرجی صلاحها وینحاف ان یفسد ہو، جو جدا ہو گئی ہو۔ شظیہ ناتیہ)، جو اپنی جگہ پر کسی  
یفسد ما یلیھا نخینا اللحم عنھا طرح نہ بیٹھتی ہو، اور اُس کے ٹھیک ہونے کی کوئی امید نہ ہو، اور  
اما بالشق ثمر بالرباط والملائی یہ اندیشہ ہو کہ یہ بگڑ کر قرب و جوار کی ساختوں کو بگاڑ دیگی، تو اُس  
خلاف الجہۃ واما یجیل اُخری شظیہ سے محکم کو بٹانے کے لئے اُس مقام کے گزشتہ وغیرہ کو چیر  
تھدی الیھا المشاہدۃ کر، اور گرفت میں لیکر مخالف جانب کھینچا جائے، تاکہ ہڈی

صاف طور پر نمودار ہو جائے، اور اسے آری وغیرہ سے کاٹ کر  
جدا کر لیا جائے۔ یا اس مقصد کے لئے دوسرے جیلے اختیار  
کئے جائیں، جنکی طرف مواتہ اور محل کو دیکھنے سے رہبری ہو سکتی ہے  
وَحَلْنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَضْوِ شَرِيفٍ اِذَا **قانون** اگر اُس ہڈی کے پاس، جسے ہم کاٹنا چاہتے ہیں، کوئی  
كَانَ هُنَاكَ مَجْبُوبٌ مِّنَ الْخُرْقِ عَضْوِ شَرِيفٍ مَوْجُودٌ (اور یہ اندیشہ ہو کہ علیت جراحیہ سے وہ  
مَجْرُوحٌ یَا مَادُونَ ہو جائیگا) تو اس ہڈی کے اور اُس شریف عضو کے  
درمیان ختمتے رکھ کر ہیں آڑ کر لینی چاہئے، تاکہ ان خرقوں (کے  
حائل ہونے) سے وہ عضو کم و بیش دور ہو جائے، اس کے بعد  
اُس ہڈی کو کاٹ لینا چاہئے +

ایک ضرورت زیادہ تر اُس وقت پیش آتی ہے، جبکہ یہ عمل پسلیوں میں کیا جاتا ہے، اور کسی ضرورت سے  
پسلیوں کو کاٹنا پڑتا ہے (آئی) +

اس قسم کا تحفظ نہ صرف ہڈی کے کاٹنے کی صورت میں اختیار کیا جاتا ہے، بلکہ دوسرے عملیات میں بھی +  
وَانْ كَانَ الْعَظْمُ مِثْلَ عَظْمِ الْفَخْدِ **شذرہ** اگر کوئی فاسد ہڈی عظم الفخذ کی طرح ہو (جو خاصہ  
وَكَانَ كَبِيرًا قَرِيبًا مِّنْ اعْصَابٍ کی طرف سے فاسد ہو گئی ہو، اور اس میں خاصہ بھی شریک ہو)  
وَشَرَاثِینَ وَاوردیۃ وَكَانَ فَاسِدًا یعنی وہ ہڈی بڑی ہو، اور اعصاب، شرائین اور اردوہ سے  
قَرِیبٌ ہو، اور اُس میں فساد بھی بہت زیادہ ہو، تو ایسی حالت  
كَثِيرًا فَعَلَ الطَّبِیبُ الْهَرَبَ میں طبیب کو عمل قطع سے) دستکش ہو جانا چاہئے +

لہ ناتیہ: ترے شتر ہے + لہ ناتیہ: تارے شتر ہے، یعنی "بند" +  
لہ خرقہ: خرقہ کی مع) وہ پاک صاف، ملائم اور باریک کپڑے کی دو جیاں جو علیت جراحیہ میں کام آتی ہیں +

کیونکہ اسی حالت میں عفونت و فساد رکنا نہیں ہے، بلکہ آگے تبادر کرتا ہوا چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر مرے فاسد ہو گئے ہوں، یا کر کے پاس فساد ہو، تو بھی عمل تیر جائز نہیں ہے +

## الفصل الثامن والعشرون فی معالجات تفرق الاوصاف والقروح

تفرق الاوصاف فی الاعضاء العظمية  
يعالج بالتسوية والرباط الملائم  
المقول فی صناعة الجبر وسيا تيدك  
فی موضعه ثمر بالسكون واستعمال  
الغذاء المغري الذی یبرجی  
ان يتولد منه غذاء غرض و فی  
ویشد شفقی الکسر ویلا نرمهما  
کا لکفشیار

وه تفرق اتصال جوالیہ اعضا میں لاحق ہوا  
جن میں ہڈیاں (اور کرباں) موجود ہیں اسکے  
علاج کا اصول یہ ہے کہ پہلے اس تفرق اتصال کو ہموار اور درست  
کر لیا جائے (تسویہ)، اس کے بعد اس عضو کو مناسب طریقے  
سے باندھ دیا جائے، جیسا کہ "مناعت جبر" میں بیان کیا گیا ہے،  
اور جو اپنی جگہ پر آئیگا (جبر) ہڈی کا جوڑنا، اسکے بعد اسے  
سکون بخشا جائے (تا کہ اس عرصہ میں عضو کا تفرق" انجام د  
اتصال میں تبدیل ہو جائے)، اور غذایہ مغریہ (لسد ا  
غذائیں، مثلاً کلمے پائے) کھلائی جائیں؛ کیونکہ اسی قسم کی غذاؤں  
سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ ان سے بدن کے اندر غرض و فی غذائیں  
(غرض و فی مواد جوڑنے والے مواد) حاصل ہوں، جو ٹوٹی ہوئی  
ہڈی کے دونوں لبوں (دونوں سروں) کو مضبوطی کے ساتھ  
جوڑ دیں، اور ان سروں کے ساتھ کفشیار (جھال) کی طرح چپک  
جائیں +

کفشیار: فارسی لفظ ہے، جسکے معنی جھال کے ہیں، جس سے تانبہ کے برتنوں اور چادروں کو جوڑا جاتا ہے  
جسے اردو میں "جھال لگانا" کہتے ہیں +

فانه من المستحيل ان یجبر العظم  
و خصوصاً فی الابدال البالغہ  
لا غلہ ہذا لصفة فانه لا یعود  
الی الاتصال البتہ وسنتکلم فی  
انجہر کلاماً مستقیماً فی الکتاب الجزئیة کرتی ہے +

کیونکہ یہ تو جھال ہے کہ ہڈی، علی الخصوص! لغوی کی ہڈی  
جو انوں کی ہڈی، جو سن نو سے تبادر کر چکے ہوں، اسوائے اس  
صورت کے (سوائے جھال کی صورت کے) کسی اور طریقے پر جوڑ  
سکے، ہڈی بار دیگر اپنے سابقہ اتصال پر کسی طرح عود نہیں کیا  
+

ہم عنقریب کتب جزئیہ میں "جبر" کے متعلق ایک مفصل بیان لکھینگے +

واما تفرق الاتصال الواضعی لأعضاء اللینة فالغرض فی علاجها مراعاة اصول ثلثة ان كان السبب ثابتا بشرطیکہ اس تفرق کا سبب ثابت ہوتا ہے :

اعضائے لینہ کے تفرق اتصال کی لمحاظ سبب کے دو قسمیں ہیں : پہلی قسم وہ ہے جس میں عضو، وقت ہی کے اندر مادہ پیدا ہوتا ہے، یہ مادہ کسی دوسرے مقام سے نہیں آتا۔ اس قسم کو "سبب ثابت" کہا جاتا ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جس میں مادہ دوسرے عضو سے ہلکا آتا ہے، وہاں نہیں پیدا ہوتا۔ اس قسم کو "سبب غیر ثابت" کہا جاتا ہے۔ لیکن تینوں اصول کا لحاظ تفرق اتصال کی دونوں قسموں میں کرنا ضروری ہے (گیلائی) +

فأول ما یجب هو قطع ما یسبل وقطع ما دھمان کان ملجیا وسما مادۃ اتصال کے باعث) پر رہا ہے، اُسے روکا جائے اور مادہ سیلان کو قطع کیا جائے، بشرطیکہ سیلان کا مادہ اس کے کسی عضو مجاور میں ہو (اور وہیں سے آکر رہا ہو؛ یا پٹنہ دیگر؛ بشرطیکہ مادہ متحرک اور جاری ہو) +

پہلا اصول تو یہ ہے کہ جو مادہ اس عضو سے تفرق اتصال کے باعث) پر رہا ہے، اُسے روکا جائے اور مادہ سیلان کو قطع کیا جائے، بشرطیکہ سیلان کا مادہ اس کے کسی عضو مجاور میں ہو (اور وہیں سے آکر رہا ہو؛ یا پٹنہ دیگر؛ بشرطیکہ مادہ متحرک اور جاری ہو) +

والثانی الحام الشق بالادویۃ والاعلانیۃ الموافقة

دوسرا اصول یہ ہے کہ شق اور تفرق کو جوڑا جائے (الحام) اور اس مقصد کے لئے مناسب دوائیں اور غذاؤں استعمال کی جائیں +

والثالث منع العقونۃ ما امکن

تیسرا اصول یہ ہے کہ حتی الامکان تفرق اتصال میں عفونت کو روکا جائے +

واذا کفیت من الثلثة واحداً اصرقت العناية الی الباقیین

جب ان تینوں امور میں سے کسی ایک امر میں کامیابی ہو جائے، تو اس وقت باقی دو امور کی طرف توجہ کرنی چاہئے +

مثلاً کسی شریان کے تفرق اتصال کی صورت میں جب سیلان خون کے روکنے کی تدبیر کارگر ہو جائے، لہٰذا لیکن آملی نے سبب ثابت کی توجیہ ایسے الفاظ میں کی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب تفرق اتصال کا سبب نفس عضو میں حاصل ہوتا ہے، کسی دوسرے مقام سے منتقل ہو کر نہیں آتا ہے، تو اس وقت اسے "سبب ثابت" کہتے ہیں؛ ورنہ "سبب غیر ثابت" +

تو باقی دونوں امور کی طرف توجہ کی جائے +

اما قطع ما یسیل فقد

عرفت الوجه فیہ

واما الالحام فجمع الشفاہ اذا

اجتمعت وبالتجفیف و تساول

المغریات

چنانچہ سیلان مواد کے روکنے کے طریقے تو (گذشتہ بیانات میں) معلوم ہو چکے +

تفرق کو جوڑنے (الاحام) کی صورت یہ ہے کہ زخم

یا شگاف کے لبوں کو باہم ملائے کی کوشش کی جائے، بشرطیکہ

وہ مل سکیں (اور باہم قریب ہو سکیں)۔ مجففات استعمال کئے

جائیں، اور مغریات کھلائے جائیں +

زخم کے لب بعض اوقات سکر کر اتنے دور ہو جاتے ہیں کہ باہم ملتے نہیں، اور بعض اوقات بیچ کا حصہ

اتنا کٹ کر ضائع ہو جاتا ہے کہ انکا باہم ملنا محال ہوتا ہے +

زخم کے لبوں کو جوڑنے کے لئے بسا اوقات ٹانگے لگائے جاتے ہیں (خیاطت)، اور پرنے زمانے میں

یہ بھی دستور تھا کہ زندہ حیوانوں کو پکڑ کر ان کے زنبوری سروں کو چپکا دیتے تھے، اور پھر قبضی سے پیوستہ کے جسم کے

پچھلے حصے کو کاٹ دیا کرتے تھے +

وینبغی ان تعلم ان الغرض فی

مداواة القروح هو التجفیف

اصلی غرض تجفیف ہوا کرتی ہے (یعنی یہ مقصود ہوا کرتا ہے

کہ قروح کے اندر جتنے مواد فاسدہ اور رطوبات ردیہ موجود ہیں

وہ کم ہو جائیں، اور آئندہ ایسے فاسد مواد کی پیدائش

بند ہو جائے) +

چنانچہ اگر قروح پاک صاف (قروح یقینہ) ہوں

دان میں عفونت اور آلائش کی کثرت نہ ہو، تو محض مجففات

کا استعمال کرنا کافی ہے (اور کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں) +

اور اگر قروح گندے ہوں (قروح عقیلہ) ہوں،

تو ان میں ایسی دوائیں استعمال کی جائیں، جو تیز اور آکال

ہوں (گوشت کو کھانے والی ہوں)، مثلاً قلعہ طارہ، زاج

ہڑتال، چونہ (اور تو تیل)؛ پھر اگر ایسی دواؤں سے فائدہ نہ ہو

تو مجبوراً آگ استعمال کرنی پڑے گی (یعنی داغنا پڑیگا جس کے

نماکان منها نقیا جفف فقط

وماکان منها عفنا استعملت فیہ

الادویۃ الحادة کالہ کالہ کالہ فقط

والزاج والنزینج والنورۃ فان

لم ینجع فلا بد من النار



لئے سونا بہتر سمجھا جاتا ہے) +

والد واء المرکب من الزنجار و الشمع  
والدھن ینقی بزنجارہ و یمنع  
افراط اللذاع بدھنہ و بشمعه سوزش اور طین کی زیادتی کو روکتی ہے (جو زنجار سے متوق ہے)،  
فہو دواء معتدل فی هذا الشان اسلئے ایسی دوا اس کام کے لئے (تجفیف قروح کے لئے) ایک  
معتدل دوا ہے +

جالیوس کا قول ہے: میں نے قیروطی کو (موم روغن کو) مثبت کیم پایا، مگر اس سے پیپ میں زیادتی  
ہو جاتی ہے، اور زنگار کو مانع قیج پایا، مگر اس سے سوزش بڑھ جاتی ہے، اس لئے قروح کے اندمال میں تاخیر  
واقع ہوتی ہے۔ اس وجہ سے میں نے زنگار کو قیروطی کے ساتھ ملا دیا، تاکہ ایک کی اصلاح دوسرے سے ہو جائے  
اور اس کا خاصہ یہ معتدل بن جائے۔ گیلانی +

ونقول ان کل قرح لا یخلو ما  
ان یکون مفردة و اما ان یکون  
مرکبة  
قرح مفردة مرکبہ ہم کہتے ہیں: کوئی قرح دو حال سے خالی نہیں  
ہو سکتا:۔ یا وہ مفرد ہوگا، یا مرکب (یعنی قرح کی دو قسمیں ہیں:  
مفردہ، اور مرکبہ) +

قَرَحٌ مُّفْرَدٌ اُس معمولی قرح کو کہتے ہیں، جس میں کوئی غیر معمولی بات نہ ہو، نہ غیر معمولی درد  
ہو، نہ دہان کی سافست میں کوئی غیر معمولی فساد و عفونت ہو، نہ کسی مادہ کا دہان غیر معمولی انصباب ہو، مثلاً  
سیلان خون، اور جریان رطوبت، غیر معمولی تفرق ہو اور جہر عضو میں کوئی کمی آئی ہو، نہ دہان کوئی غیر معمولی  
سوز مزاج ہو، نہ اُس میں کوئی شے زائد بڑی وغیرہ کی قسم سے ہو، جو اسکے اندمال میں رکاوٹ پیدا کرے۔  
اور اگر اسکی مختلف صورتیں موجود ہوں، تو اُس سے قَرَحٌ مُّرَكَّبٌ کہا جاتا ہے (ماخوذ از بیان جالیوس) +  
مگر شیخ نے ان دونوں اصطلاحات کی کوئی صراحتاً تعریف نہیں کی، اسلئے مختلف اقوال کی تطبیق  
میں دشواریاں پیدا ہو رہی ہیں، اور شکوک بڑھ گئے ہیں +

فالمرکب من کانت صغیرة ولم  
یتاکل من وسطها شیء فیجب ان  
تجمع شفتاها ویعصب احد توتی  
وقوع شیء فیما بینہما من دھن  
او غبار فانھا تلحم  
چنانچہ قرح مفردہ (قرح بسیط) اگر چھوٹا سا ہو، اور اسکے  
اندر کسی قسم کا آئنا گل نہ ہو، تو اس وقت اسکا علاج یہ ہے کہ  
اسکے دونوں لبوں کو (خیاطت وغیرہ کے ذریعہ) ملا کر پٹی باندھ  
دی جائے، اور یہ احتیاط برقی جائے کہ دونوں کے درمیان  
(قرح کے اندر) روغن، اگرہے وغبار (اور دیگر اجسام غریبہ

اور مواد مذکورہ) نہ داخل ہونے پائیں۔ ایسا زخم محض اسی  
تدبیر سے مندرج ہو جائیگا +

گیلائی کہتے ہیں: جراحت جس قدر زیادہ تازہ ہوگی، اور مدت کم گزری ہوگی، اسی قدر یہ تدبیر زیادہ  
سودمند ثابت ہوگی اور اندمال جلد تر ہوگا۔ اسی تدبیر کو فارسی میں "خشک بند" کہا جاتا ہے +

وکن لك الكبيرة التي لم تن هب  
من جوهر هاشی ویمکن اطباق  
جزء منها على الآخر  
اسی طرح اگر قرص بڑا ہو، اور اس عضو کے اصلی اجزاء میں  
سے کوئی چیز کم نہ ہوئی ہو، اور اسکے سرے اور لب ایک دوسرے  
کے ساتھ مل سکتے ہوں۔ تو بھی وہی مذکورہ اصول علان بتنا  
علاج کے لئے کافی ثابت ہوگا +

مگر پہلے حسب ضرورت تنقیہ کرنا، مجفقات اور جالیات کا استعمال کرنا ضروری ہے +  
فاما الكبيرة التي لا يمكن ضمها شقاً  
كان او فضاء مملوءاً صلباً  
او قد ذهب منها شئ من جوهر  
العضو فعلاجه التحفيف  
لیکن اگر قرص بڑا ہو، اور اسکے لبوں کا اور اجزاء کا باہم  
ملنا ناممکن نہ ہو، خواہ وہ معمولی شق اور شکاف ہو، یا پیپ سے  
بھری ہوئی کوئی نضار ہو، یا جو ہر عضو کا کوئی حصہ غائب ہو چکا  
ہو، تو اس وقت اسکا علاج تحفیف ہے +

یہ اخیر صورت قرص کے مرکب ہونے کی ہو سکتی ہے، اگرچہ اسکے علاوہ اور صورتیں بھی ممکن ہیں۔ اگر اس  
صورت کو "قرص مرکبہ" کی مثال بنادی جائے، تو کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔ اگرچہ بعض شارحین اس سے متفق  
نہیں ہیں +

گیلائی کہتے ہیں کہ بعض اوقات دو مجفف قرص میں تحفیف پیدا کرنے سے عاجز ہوتی ہے؛ چنانچہ  
ایسے وقت میں شکاف لگانا پڑتا ہے۔ شکاف کا ہے قرص کے زیرین حصے میں لگایا جاتا ہے تاکہ سیلان مواد  
میں سہولت رہے، اور رطوبات عضو اور جوہر فاسدہ کو قرص سے صاف کر لیا جاتا ہے، پھر دو مجفف استعمال  
کی جاتی ہے، اغذیہ لطیہ اور صابن سے بدنی تغذیہ کو درست کیا جاتا، اور خون صالح پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی  
ہے، اور تقویت مزاج اور تقویت اعضائے یکمہ کا خیال کیا جاتا ہے۔ اس بارہ میں یہ ایک بڑا اصول ہے،  
جسے نظر انداز کرنا چاہئے +

فان كان الذاهب جلدًا فقط حجب  
الی ما یختم وهو ما بالذات  
فانقوابض واما بالعرض فالحاجة  
لیکن قرص سے جو جوہر کم ہو گیا ہے، وہ اگر محض جلد  
ہے، تو اس وقت ایسی دواؤں کی ضرورت لاحق ہوگی جو قرص  
پر کھڑ بنادیتی ہیں (ادویہ حایمہ)۔ چنانچہ جو

استعمل منها قليل معلوم مثل الزاج دوائیں بالذات یہ ندرست بخام دیتی ہیں، وہ تو قابضات ہیں والقلقط اس فائحا عون علی التحقیف اور جو دوائیں بالعرض کھڑی ہوتی ہیں، وہ زاج اور قلقط جیسی واحداث الخشکریۃ فان کثرا ککل ادویہ حادۃ (آکالہ منہ غلبہ) ہیں، بشرطیکہ قلیل مقدار میں استعمال کی جائیں، جیسا کہ کتاب الادویہ میں بتایا گیا وزاد فی القروح

ہے۔ ایسی دوائیں نجیف قرصہ میں اور کھڑ پیداکرنے میں امداد کرتی ہیں۔ لیکن اگر ان دواؤں کو زیادہ مقدار میں استعمال کیا گیا، تو یہ زخم کو کھا کر اس میں زیادتی پیدا کر دیتیگی +

واما اذا کان الذی اھب لحمًا لیکن ترجمہ سے جو جو ہر گھٹ گیا ہے، وہ اگر لحم ہو، کالقروح الغائرة فلا یجب ان یبادا مثلاً قروح فائزہ جن میں گرائی اسی وجہ سے حاصل ہوتی ہے الی الختم بل یجب ان یعتنی کہ اندر کا گوشت گل کر صاف ہو جاتا ہے، تو اس حالت میں یہ اوکلا بانبات اللحم وانما ینبت کسی طرح مناسب نہ ہوگا کہ کھڑ پیداکرنے میں مہلت کی جائے اللحم ما لا یتعدی تخفیف الدرجۃ بلکہ اس وقت گوشت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور الا ولی کثیرا گوشت وہی دوائیں پیدا کر سکتی ہیں (مُنْبِتٌ لِّخَمٍ) جن کی قوت تخفیف پہلے درجہ سے زیادہ متجاوِز نہ ہو +

بل ہمنہا شرائط یبغی ان یداعی شرائط استعمال بلکہ (محفظات کے استعمال میں) یہاں چند شرائط محفظات ہیں، جن کا لحاظ کرنا ضروری ہے:

من ذلک اعتبار حال مزاج المرصود (۱) عضو کے اصلی مزاج کا اور قرصہ کے مزاج کا لحاظ الاصلی وھذا مزاج القرحة کیا جائے:

فان کان العنصر فی مزاجہ شدید چنانچہ اگر عضو کا اصلی مزاج بہت مرطوب ہو، اور قرصہ میں المرطوبۃ والقرحة لیست بشدائد رطوبت زیادہ نہ ہو، تو پہلے درجہ کی ہلکی سی تخفیف کافی ثابت ہوگی

لہذا کیونکہ دوائیں کاوت، دواغنی والی (ہیں) (گیلانی)

لہذا جالینوس نے کتاب "جوامع غلو تن" میں لکھا ہے: جن دواؤں سے قروح کا علاج کیا جاتا ہے، وہ ساری کی ساری مجفف ہیں، اگرچہ تخفیف و بیہرست میں اختلافِ ماری ضرور ہے، چنانچہ جن دواؤں سے انباتِ لحم مقصود ہو، وہ قرصہ کی ادویہ مستعملہ میں سے بلحاظ تخفیف کے کمترین ہونی چاہئیں۔ لیکن اگر الزاق مقصود ہو، تو ان میں تخفیف زیادہ ہونی چاہئے (گیلانی لمخصا) +

الرطوبة كفي تجفيف سائر في الدكجة الا وكان  
المرض لم يبعد عن طبيعة العضو كثيرا  
و اما اذا كان العضو يابساً والقرحة  
شديدة الرطوبة حتى يخرج الى ما يحفف في  
الثانية والثالثة ليرد الى مزاجه  
ويجب ان يعدل الحال في المعتدلين

لیکن اگر عضو کا اصلی مزاج خشک ہو، اور قرصہ میں  
رطوبت زیادہ ہو، تو اسکے اصلی مزاج کے لوٹانے کے لئے دوسرا  
اور تیسرے درجہ کی دوا، بحفف کی ضرورت پڑے گی +  
اسی طرح جب دونوں کے مزاج معتدل ہوں، تو اس  
قیاس پر اس تدبیر میں اعتدال اختیار کرنا پڑے گا +

ومن ذلك اعتبار مزاج البدن كله  
لان البدن اذا كان شديداً يابساً  
وكان العضو النازل في رطوبته  
معتدلاً في الرطوبة بحسب لبدن  
المعتدل فيجب ان يحفف بالمعتدل  
(۲) سارے بدن کے مزاج کا لحاظ کیا جائے: چنانچہ  
اگر بدن میں بوسست شدید ہو مثلاً بڑھا پے کا زمانہ ہو، اور  
عضو متفرج میں رطوبت زیادہ ہو، لیکن اسے اگر معتدل بدن کے  
لحاظ سے دیکھا جائے، تو اسکی رطوبت معتدل اور اوسط درجہ کی  
ہو (زیادہ بڑھی ہوئی نہ ہو)، ایسی صورت میں معتدل بحفف سے  
تجفیف پیدا کرنی چاہئے +

وكان لك ان كان البدن شديداً  
الرطوبة والعضو الى اليوسه  
فان خرجا جميعاً الى الزيادة في  
ان كان الخروج الى الرطوبة جففاً  
اكثر الى اليوسه جففاً اقل  
اسکے برعکس اگر بدن رطب المزاج ہو، اور عضو متفرج  
یا بس ہو، پھر یہ دونوں خارج ہو کر اپنے مزاج سے حجاز کر جائیں  
جسکی دوسوئیں ہیں: اگر خروج کے بعد رطوبت کی زیادتی ہوگی  
ہو، تو انبات کم کے لئے زیادہ تجفیف پیرا کریں، اور اگر  
خروج کے بعد بوسست کی زیادتی ہوگی ہے، تو کم تجفیف پیدا کریں +  
جالینوس کے کلام سے یہ واضح ہے کہ انبات کم کے لئے جففات کے استعمال میں درجہ جس مقرر کرنے کے لئے  
مزاج بدن، مزاج عضو، اور قرصہ کی رطوبت کو دیکھنا چاہئے:

ومن ذلك اعتبار قوة الجففات فان  
الجففات المنبته وان لم يطلب  
منها تجفيف شديداً مثله يمنع الماده  
المنصبه الى العضو التي منها يتهدى  
له شلاً عضو متفرج لحم ياكل في جنس من +  
(۳) جففات کی قوت کا لحاظ کیا جائے: چنانچہ جو جففات  
منبثہ لحم ہیں (زخم کے اندر گوشت بھرنے والی ہیں)،  
اگرچہ ان سے ایسی شدید تجفیف مطلوب نہیں ہو کرتی ہے، جو  
المنصبہ الى العضو التي منها يتهدى  
له شلاً عضو متفرج لحم ياكل في جنس من +

انبیاء اللحم كما يطلب في محفقات قرصہ کے اندر انبات لحم ممکن ہے (اور بلا ایسے صراح مادہ کی آمد لا تستعمل لا نبات اللحم بل اللحم کے نیا گوشت پیدا ہونا غیر ممکن ہے)، جیسا کہ (تخفیف شدید) فانہ يطلب منها ان يكون اكثر جلاءً ان محفقات سے مطلوب ہوا کرتی ہے، جو انبات کے لئے وغسلًا للصدید من المحفقات استعمال نہیں کئے جاتے، بلکہ کھرڈ بنانے کے لئے استعمال کئے الخاتمة التي لا يولد منها الا اللحم جاتے ہیں، لیکن ان محفقات منبت لحم سے یہ ضرور مطلوب ہوا کرتا ہے کہ ان میں جلاء کی، اور صدید زرداب کے دھونے کی قوت ولا لحام ولا دمال

بقابلہ ان محفقات خاتمہ کے ناکد ہو، جن سے محض یہ مقصود ہوا کرتا ہے کہ زخم پر کھرڈ آجائے، اور یہ جڑ کو مندل ہو جائے (جہاں گوشت پیدا کرنے کی ضرورت ہی نہیں) +

خاتمة: کھرڈ بنانے والی ختم: کھرڈ بنانا، الاحام: زخم کہ جوڑنا، ااحمال: زخم کو بینا صدید: جب پیپ کچھ عرصہ تک قائم رہتی ہے، اور اس کا قوام رقیق ہو جاتا، اور اس کی رنگت سفید سے زردی وغیرہ کی طرف مائل ہو جاتی ہے، تو اسے اصطلاحاً حاصلید کہا کرتے ہیں، جسے فارسی میں زرداب کہا جاتا ہے۔ اور قرصہ کے وہ غلیظ نصلات، جن سے قرصہ کے اندر ایک غلیظ، لیسدار، اور بدبودار چیز پیدا ہو جاتی ہے، اسے اطباء وضعیہ کہتے ہیں۔ رہی پیپ، تو وہ قرصہ کا ایک معمولی فصلہ ہے +

شیخ کے مذکورہ بالا قول کا خلاصہ ہے کہ ادویہ منبتہ لحم میں دو باتیں مطلوب ہو کر تھیں: (۱) ان کی تخفیف شدید نہ ہو، ورنہ انبات لحم حاصل نہ ہو سکیگا۔ (۲) ان میں قوت جلاء اور زرداب اور پیپ کے دھونے کی قوت زیادہ ہو (گیلائی) +

وجہیہ الا دویۃ التي تجفف بلا لزع [شذرہ] وہ دوائیں جو بغیر لزع کے مجفف ہیں، وہ انبات لحم میں داخل ہیں (یعنی مجفف دوائیں، جن میں لزع، سوزن اور حدت نہ ہو، وہ منبت لحم ہو کر تھیں) +

وکل قرحة في موضع غير لحيم فهي [شذرہ] جو قرصہ غیر لحمی مقام میں ہو کر تھیں (مثلاً وہ قرصہ غیر عجیۃ لبرعة الی الاند مال بر مفصل میں ہو کر تھیں)، وہ جلد مندل نہیں ہو کر تھیں، علی ہذا وہ قرصہ بھی بدیر اند مال پذیر ہو کر تھیں، جو گول ہو (اس کے برعکس وہ قروح جلد مندل ہو جاتے ہیں، جنکے لب با ہم مل سکیں) +

الی منع غداء فیجب ان یکون لطیب  
متدا برانی ذلک

پیش آتی ہے (اور تقویت تکثیر غذا، جس سے ممکن ہے)، اور  
جب پیپ بڑھ جاتی ہے، تو غذا رکے روکنے کی ضرورت پیش  
آتی ہے (الغرض، یہ دونوں غرضیں باہم متضاد ہیں)، اسلئے  
طیب کو اس وقت نہایت تدبیر اور غور و فکر سے کام لینا چاہئے  
(اور اس ہوشیاری سے کام کرنا چاہئے کہ باوجود کمی غذا رکے  
قوتیں ضعیف نہ ہونے پائیں، اور غذا کی زیادتی سے ہجرائیاں  
نہ بڑھ جائیں) +

وان كانت القرحة في الا ابتداء  
والنزید فلا یبغی ان یدخل الحمام  
او یصاب بماء حار فیجذب الیها  
ما ینزید فی الورم فاذا اسكنت  
القرحة وقاحت فلعله یرخص  
فہما

**قانون** جب قرحہ زمانہ ابتداء اور تیزید میں ہو، تو مریض کو حمام  
میں داخل نہ کرنا چاہئے، اور نہ اس کے زخم پر گرم پانی پڑنا چاہئے،  
ورنہ مواد کے انجذاب سے ورم میں زیادتی ہو جائے گی، ہاں  
جب قرحہ میں سکون آجائے اس کے عوارض کم ہو جائیں، اور  
یہ تسخ ہو جائے، تو اس وقت شاید ان دونوں چیزوں کی اجازت  
دی جاسکے +

وکل قرحة تنکت بسرا عرکما اند ملت  
فہی فی طریق انتصرا  
ویجب ان یتامل دا ئما لون المداة  
ولون شفة الجرح

**تذکرہ** اگر کوئی قرحہ اند مال پا کر جلد جلد چھوٹا کرتا ہو، تو سمجھنا  
چاہئے کہ وہ ناصور بن رہا ہے (انتصرا: ناصور بننا) +

**قانون** معالج کے لئے یہ ضروری ہے کہ پیپ کی رنگت، اور  
زخم کے کناروں کی رنگت پر برابر نظر رکھے +

چنانچہ پیپ کا سفید ہونا، معتدل القوام ہونا، غیر معمولی بدبو سے اسکا خالی ہونا، غیر معمولی طور پر اسکا زیادہ  
نہ ہونا، اور قرصہ کے کناروں کا سرخ ہونا اس امر کی علامت ہے کہ قرحہ اپنے مدارج خوبی کے ساتھ طے کر رہا ہے۔  
اسکے برعکس پیپ کا بد رنگ، بد قوام، اور بدبودار ہونا، اور زخم کے کناروں کا زرد، سبز، بھورا، یا سیاہ ہونا  
بہتر علامتیں ہیں، اور یہ اندیشہ ظاہر کرتی ہیں کہ زخم ناصور بننے والا ہے، (یا یہ کہ یہ بدیر اند مال پڑ رہا ہوئے  
والا ہے)۔ گیلانی +

واذا كثرت المداة من غیلا استکثرا  
من الغداء فلذلك للنضج

اگر غذا میں زیادتی کے بغیر پیپ کی کثرت ہو، تو سمجھنا  
چاہئے کہ اسکی وجہ تسخ ہے (یعنی طبیعت مواد کو بکا کر خارج کر رہی  
ہے)۔ (یا بہ نسخہ دیگر: اسکی وجہ تسخ — غیر معمولی تسخ — ہے) +

ولشکل الان فی علاج الفس فیقول **علاج فسخ** اب میں نسخ کا علاج بیان کرنا چاہئے (جو عضلات  
انہ لما کان الفس فی تفرق اتصال کے تفرق اتصال کا نام ہے) چنانچہ ہم کہتے ہیں: جو کہ فسخ  
غائر و راء الجلد فمن البین ایک گہرا تفرق اتصال ہے، جو جلد کے بعد کی ساختوں یعنی  
ان ادویہ میں جب ان تھوڑی قوی عضلات میں) لاحق ہوتا ہے، اسے ظاہر ہے کہ اسکے علاج میں  
من ادویہ المکشفۃ بہ نسبت سطحی اور جلدی تفرق اتصالات کے زیادہ قوی دواؤں  
کی ضرورت ہوگی +

ولما کان الدم یكثر انصبابه الیہ پھر چونکہ سقام فسخ کی طرف خون کا بکثرت انصباب ہو جائے  
احتاج ضرورۃ الی ما یحلل ویجب کرتا ہے، اس لئے یہ ضروری ہے کہ محلات استعمال کرے  
ان یكون ما یحلله یس بکثیر التجفیف جائیں۔ لیکن محلل دوائیں بہت زیادہ خشک بھی نہ ہوں،  
لئلا یحلل اللطیف و یجرح الکثیف و رد لطیف اجزاء تحلیل ہو جائینگے، اور کثیف اجزاء متحجر ہو کر  
رہ جائینگے +

اگر اسکے اندر عروق سے نکلنے کے بعد خون جکڑا اور مردہ ہو کر رہ جائے، تو اس مقام پر پچھنے اور شکاف  
لگا کر اس خون کو نکال ڈالا جائے، خون کو محجم کے ذریعہ زور سے چوسا جائے، پھر اس کے بعد محلل کمادات  
اور نطولات استعمال کئے جائیں۔ اگرچہ بمقابلہ کمادات کے نطولات بہتر ہیں (گیلانی) +  
اگر فسخ کے مقام پر کوئی مادہ محتبس ہو کر بستہ اور منجمد ہو جائے، تو اسے تحلیل کرنے کیلئے نطولات  
استعمال کئے جائیں، اسپر سیسے کا ایک طبقہ دکھ کر باندھ دیا جائے (گیلانی) +

فاذا قضی الوط من المحلل فیجب پھر جب یہ ضرورت پوری ہو جائے (اور محلات سے  
ان یستعمل المالحم المخفض لئلا مادہ فسخ تحلیل ہو جائے)، تو اب لحم اور محفف دوائیں استعمال  
یہ تبتک فیما بین الاتصال و استخراج کی جائیں، تاکہ ساختوں کے اندر آ لائش (دوخ) قائم رہ کر  
ثم یعفن بادی سبب او ینقلع فیعود متحجر نہ ہو جائے، جو پھر ادنی اسباب سے متعفن ہو سکے، یا  
تفرق الاتصال (کسی وجہ سے) وہ پھر حرکت میں آئے، اور تفرق اتصال دوبارہ  
پیدا کر دے +

مُحْلِمٌ: سے یہاں مراد وہ دوائیں ہیں، جو تفرق کی اصلاح کر سکتی ہیں (جوڑنے والی)، اور  
مُخَفِّفٌ: سے یہاں مراد وہ دوائیں ہیں، جو مقام فسخ سے فحشلات کو زائل کر دیں (گیلانی)، خواہ وہ پوست  
رکھتی ہوں، یا کسی خصوصیت سے وہ یہ کام انجام دے سکتی ہوں +

واذا كان الفسخ اغور شرط الموضع  
لیکون الداء اغوص  
جب فسخ زیادہ گہرائی میں ہو اور خون اُس کے اندر  
مکھڑا جائے، جو مملات وغیرہ سے تحلیل نہ ہو سکے، تو اس مقام  
پر پچھنے (اور نشتر سے شگاف) لگائے جائیں، تاکہ دوائیں اندر  
گھسن سکیں (اور گھسکر اپنا کام کر سکیں) +

واما الفسخ والرض الخفيف فربما  
کفی فی علاجه الفصل  
لیکن اگر فسخ اور رضح خفیف ہوں، تو بسا اوقات  
محض فصدان کے علاج کے لئے کافی ثابت ہوا کرتی ہے +  
آئی دگیلانی کے کلام سے ظاہر ہے کہ فسخ اور رضح اکثر اوقات دونوں بطور مترادف بولے جاتے  
ہیں، اور بعض اوقات رض کا اطلاق فسخ سے کم درجہ کے تفرق اتصال پر کیا جاتا ہے +

فان كان الفسخ مع الشدخ عولج  
الشدخ او لا بالادوية الشدخية  
حتى يمكن علاج الفسخ  
والشدخ ان كان كثيراً عولج  
بالمحفقات  
اگر فسخ کے ساتھ شدخ بھی ہو (یعنی عضلہ کے ساتھ  
اس کا مجاور عصب بھی مجروح ہو گیا ہو)، تو پہلے ادویہ شدخ  
سے شدخ کا علاج کیا جائے، تاکہ اسکے بعد فسخ کا علاج ممکن ہو  
علاج شدخ (شدخ یعنی عصبی جراحت کی دو صورتیں  
ہیں: بلحاظ عدد کے کثیر ہو، یا قلیل)۔ چنانچہ اگر شدخ  
کثیر ہو، تو (فصد کے بعد) محفقات (تویہ) کے ذریعہ علاج کیا  
جائے (شدخ کے گہرہ مقویات بطور بطوخ کے استعمال  
کئے جائیں) +

وان كان قليلا فكتس الا برة  
اسند امره الى الطبيعة نفسها الا  
ان يكون سمياً متلفاً او يكون شديداً  
الا بجماع او يكون نال عصباً فمخاف  
منه تولد الورم والضربان  
اور اگر سوئی کے چھیننے کی طرح شریخ قلیل ہو، تو اسے  
طبیعت مدبرہ بدن پر چھوڑ دیا جائے، لیکن اگر عصبی جراحت  
سمی اور مہلک ہو (جو کسی زہریلے حربہ وغیرہ سے پیدا ہوا ہو)  
یا زیادہ دردناک ہو، یا کسی عصب میں رکسی بڑے عصب  
میں واقع ہوا ہو، تو ان تمام صورتوں میں یہ اندیشہ ہے کہ  
اس سے ورم اور ضربان پیدا ہو جائے (ان تینوں صورتوں  
میں علاج و تدبیر کی طرف توجہ کرنی چاہیے، اور طبیعت پر  
بھروسہ نہ کرنا چاہیے) +

چنانچہ اگر جراحت میں سمیت ہو، تو مقام مائت پر پچھنے لگائیں، مخاجم سے خون چوسا جائے، اور اسکے



بعد اس پر ادویہ مقررہ لگائی جائیں۔ نیز اندرونی طور پر ادویہ تریاقیہ اور مقوی قلب کھلائی جائیں۔ غذا رطیف اور زود ہضم دیں، اور تلمین شکم جاری رکھیں +

علیٰ ہذا اگر عصبی جراحت زیادہ دردناک ہو، یا کسی بڑے عصب میں ہو، ان دونوں صورتوں میں مسکنات الم اور مخدرات استعمال کرائیں، تنقیہ بدن کریں اور غذا میں تخفیف و لطیف کا خیال رکھیں۔ گیلانی +

**تعیب** فنج، ہنک، اور شرخ، اگر دم سے خالی ہو، تو بچی مضبوطی کے ساتھ باندھی جائے، اور اگر دم ہو تو ہلکی +  
واما الوثی فیکفہ نیہ شد س فیک **علاج وثنی** | وثنی یعنی مونخ کے علاج میں یہی کافی ہے کہ غیر موجد وان یوضع علیہ الادویۃ نرمی کے ساتھ اس عضو کو (بے حرکت کرنے اور آرام دینے کے لئے) باندھ دیا جائے، نہ اس قدر شدید طور پر کہ سکر کہ اس سے

درد پیدا ہو جائے، اور (بچی باندھنے سے پہلے) اس پر مونخ کی دو اکئیں لگائی جائیں (یعنی ادیان محلہ و مقویہ، مثلاً روغن گل وغیرہ) +

مونخ والے عضو کو اس ہدایت کے مطابق آرام دینا، بے حرکت کر دینا، اور بچی باندھ دینا ہی صحیح اصول علاج ہے۔ اس میں مانع کرنا، اور مانع کر کے اسے اور زیادہ دکھانا بہت مضرت ثابت ہوا کرتا ہے۔ نیز مونخ میں تلمین شکم کا بھی خاص طور پر خیال رکھا جائے +

واما السقطۃ والضرۃ فیحتاج **سقطہ اور ضرہ کا علاج** | سقطہ اور ضرہ کے فی مثلہما الی فصل من الخلاف علاج میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ مخالف جانب کی فصل و تلطیف الغذاء و ہجر اللحم و فحوة کھولی جائے، لطیف غذائیں استعمال کی جائیں، اور گوشت و استعمال الاطلیۃ و المشروبات جسی غلیظ غذائیں ترک کر دی جائیں، اور ان طلاؤں اور ملکوتیہ لذائذ فی الکتاب الجزئیۃ ان مشروبات کا استعمال کیا جائے، جو اس مقصد کے لئے کتب جزئیہ (کتاب ہمارم۔ معالجات امراض) میں لکھے گئے ہیں +

واما تفریق الاتصال فی الاعضاء ر وہ تفرق الاتصال، جو اعضائے عصبیہ (مثلاً غشیہ العصبیۃ و فی العظام قلنؤ خدر تجبید، صفقات، سعدہ، شاند وغیرہ)، اور بڈیوں میں لاحق القول فیہا الی ان تکلم فی الامور ہر تاسیہ: اسکو ہم ان اعضا کے امراض کے ساتھ اس وقت الجزئیۃ بیان کرینگے، جبکہ ہم اس کلیات اور ادویہ (بعد) امراض میں کلام کریں گے

## الفصل التاسع والعشرون فی الکی فصل (۲۹) کئی (داغ)

داغ اعضا میں گاہے آگ سے دیا جاتا ہے، گاہے ادویہ کا دیہ سے مثلاً خواص کا دیہ اور برقیات کا دیہ سے، اور گاہے اس طرح کہ مجامع کے ذریعہ کئی روز تک تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اس مقام کو چوسا جاتا ہے جس سے وہاں پہلے آبلہ پڑتا ہے، پھر اس میں کئی بالائے اس کی طرح پیسپ پڑ جاتی ہے (رگیلانی) الکی علاج ناجہر ملعم انتشار الفساد  
(۱) داغ چند مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے: (۱) کسی عضو کے فساد کو (دوسرے صحیح اعضا تک) پھیلنے سے داغ باز رکھنا ہے +

ولتقوية العضو الذي يرد مزاجه (۲) بار و المزاج عضو کی تقویت کے لئے مفید ہو (مثلاً وجع الورک میں کوہے کے مقام پر داغ لگایا جاتا ہے) +  
ولتحليل المواد الفاسدة المتشبهة بالعضو (۳) مواد فاسدہ کو، جو اعضا کی ساخت میں سختی کے ساتھ چسپاں ہوں، تحلیل کرتا ہے +  
ولحبس النزف (۴) خون وغیرہ کے جریان وسیلان کو بند کر دیتا ہے +  
(۵) تخم فاسد کو داغ لگھلا دیتا ہے، جس سے وہ انیس عاجز ہوتی ہیں +  
(۶) نزلات اور رطوبات کے انصباب وسیلان کو بند کر دیتا ہے +

وافضل ما يکوی به الذھب جن چیزوں سے داغ ڈالا جاتا ہے، ان سب میں بہترین چیز سونا ہے +

ولا یخلو موضع الکی اما ان یکون ظاهراً فیوقر علیہ الکی بالمشاهدة او یکون غائباً فی داخل عضو کا لاف او الفم والمقعدة ومثل هذا اور مقعد کے اندر، ایسی صورت میں داغ ڈالنے کے لئے ایک محتاج الی قالب یطلى علیہ الطلق سانچہ (قالب) کی ضرورت ہوتی ہے، جس پر ابرک اور زعفران گل والمغرة مبلولة بالخل شمریلف ارسی، یا، گیر (سرکریں) جگہ کر ہلا کر دیتے ہیں، پھر اس پر کپڑا علیہ خرق وتبر دجلاً بماء لپیٹ دیتے ہیں، اور اسے گلاب یا کسی دھارہ (آب نباتا) و سردا و ببعض العصارات سے خوب ٹھنڈا کر کے اُس سفید میں داخل کرتے ہیں، جہاں

فیل حبل القالب فی ذلک المنفذ داغنا مقصود ہے: اس طرح کہ داغ کا مقام سانچے کے جوف  
حتیٰ یلتقم موضع الکی شمیداس میں آجاتا ہے۔ پھر اس سانچے کے اندر داغ کا آلہ (میکوئی)   
فیہ الملوکی فیصل الی موقعہ داخل کر کے اسے مقام مقصود تک اس طرح پہنچا دیا جاتا ہے کہ   
ولا یوذی ماحولہ و خصوصاً اذا کاروگروکی ساختیں اس سے اذیت نہیں پاتیں، علی الخصوص   
کان الملوکی ادق من فضاء القالب ایسی صورت میں جبکہ آلہ داغ قالب کی فضاء اور اس کے سوراخ   
فلا یلتقی حیطان القالب سے باریک ہو، کہ قالب کی دیواروں سے آلہ داغ کی ملاقات   
نہ ہو سکے +

مثلاً کسی ٹکڑی کی ٹنگی یا تے ہو، جسے سوراخ میں میکوئی داخل کر کے داغ لگایا جائے؛ اور جب یہ اندیشہ ہو   
کہ میکوئی کی گرمی سے ٹنگی (رُموہ) کی دیوار میں گرم ہو جائیگی، تو اسے نکال کر سپر کیز اپیٹا جائے، اور آپ کا ہو، آپ   
خرد وغیرہ سے اسے ٹھنڈا کیا جائے؛ تاکہ کئی کی گرمی سے اعضائے مجاورہ تباہی نہ ہوں +   
ولیتوق الکاوئی ان یتادی قوۃ داغ دینے والا شخص اس امر کی احتیاط رکھے کہ داغ   
کیۃ الی الکاعصاب والاوتار کا اثر اور کئی کی گرمی اعصاب، اوتار، اور رباطات تک نہ   
والرباطات پہنچے، جن کا داغنا مقصود نہ ہو۔ ورنہ ممکن ہے کہ آفت اذیت   
غیر معمولی طور پر بڑھ جائے +

وان کان کیتہ لنزف الدم فحجب نزف دم اگر نزف دم کے لئے داغ لگایا جائے، تو یہ کافی تو می   
ان یجعلہ قویاً لیکون الخشکۃ یشتہ ہونا چاہئے، تاکہ اس سے کافی دبیز اور موٹا کھرنڈ بنے، جو   
عمیق و ثخن فلا یسقط بسر عۃ آسانی کے ساتھ گرنے پڑے۔ کیونکہ اس قسم کا داغ جو نزف کو   
فان سقوط الخشکۃ یشتہ من کے روکنے کے لئے لگایا جاتا ہے، جب اس سے خشک ریشہ گر جاتا ہے   
النزف یجلب افۃ اعظم مما تو پہلے سے زیادہ آفت برپا ہو جاتی ہے اور جریان خون پہلے   
کانت سے شدید تر ہو جاتا ہے +

واذا کویت لاسقاط لحم فاسد لحم فاسد جب لحم فاسد کے اسقاط اور اسکو علیحدہ کرنے کے لئے   
واسد ان تعرف حد الصیحہ داغ لگایا جائے، اور یہ معلوم کرنا چاہیں کہ صحیح اور تندرست حصہ   
فہو حیث یوجہ کی حد اور فاسد لحم کی حد کہاں پر ہے، تو یہ حد وہیں ہوگی   
جہاں درد کا احساس ہوگا جس کے ادراک کا طریقہ تائیموسیا   
فصل میں بتایا گیا ہے +

و دہما احجت ان تکوی مع اللحم  
العظم الذی تحته وتمکنہ علیہ  
حتی یبطل جمیع فسادہ

عظم ناسد گاہے اس امر کی ضرورت دیکھ کر ہوتی ہے کہ گوشت  
کے ساتھ اس ہڈی کو بھی داغ دیا جائے، جو گوشت کے نیچے دیا  
اُسکے اندر ہے۔ اور اُسے اتنی دیر تک اُس پر رکھا جائے کہ  
ہڈی کا سارا فساد جاتا رہے۔

جیسا کہ قروح متفننہ اور قروح اکالہ میں کیا جاتا ہے، جبکہ تامل و فساد کا اثر نرم ساختوں سے متجاوز  
ہو کر ہڈی تک پہنچ جاتا ہے۔

واذا کان مثل الحنف فلفظہ حتی  
لا یغل الدماغ ولا یشتہ الحجب  
وفی غیرہ لا تمبال بالاستقصاء

پھر اگر کوئی ناسد ہڈی عظم قحف کی طرح (دماغ جیسے  
نازک اور شریف عضو پر محیط) ہو، تو داغ زیادہ گہرا نہ لگانا  
چاہئے، مبادا داغ کی گہری سے دماغ میں جوش و غلیان پیدا  
ہو، اور حجب و اغشیہ سکڑ جائیں، لیکن اگر ایسی نازک صورت  
نہ ہو، تو گہرا داغ لگانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

### فصل (۳۰) درد کی تسکین

### الفصل الثلثون فی تسکین الاوجاع

قد علمت اسباب الاوجاع وانھا  
تختصر فی قسمین تعالیم مزاج  
دفعہ وتفرق بالاتصال

یہ تمہیں معلوم ہی ہو چکا ہے کہ درد کے اسباب دو قسموں  
میں منحصر ہیں: (۱) ایک سخت مزاج کا بدل جانا۔ (۲)  
تفرق اتصال +

دشم علمت ان اخر تفصیلها  
ینتھ الی سوء مزاج حار او بارد  
او یا بس بلا مادۃ او مع مادۃ  
کیموسیۃ او سیمو او ورم

نیز تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ اسباب مزاجیہ کی آخری  
تفصیل تقسیم سو مزاج حار، بارو، اور یا بس پر ختم ہوتی ہے،  
خواہ یہ قسمیں بغیر مادہ کے (سادہ) ہوں، یا مادہ کیموسیہ (نلطیہ)  
یا مادہ ریمیکہ کے ساتھ؛ نیز خواہ یہ ورم کے ساتھ ہوں، یا  
بغیر ورم کے۔

علاوہ ازیں بقول گیلانی، درد گاہے مادہ مائے سے بھی حاصل ہوتا ہے، جیسا کہ بول حاد سے حرقت  
بول، اور گاہے مادہ ثقلیہ سے، جس طرح اسہال محرق سے آنتوں میں جلن لاحق ہوتی ہے، اور گاہے مادہ بخاریہ  
سے، مثلاً درد سر وغیرہ +

فتسکین الوجع یكون بمضادۃ  
بہر حال تسکین درد کی یہی صورت ہے کہ اسباب کا

والتخاير ينزيل الوجع لانه يذهب بحس ذلك العضو وانما يذهب بحس واحد الشئيين اما لفرط التدبريل واما السمية فيه مضادة لقوة ذلك العضو

چنانچہ تخدیر (جو مضمحل کا عمل ہے) اسلئے درد کو زائل کرتی ہے کہ اسکی وجہ سے دردناک عضو کی قوت احساس ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ اور تخدیر سے قوت احساس دو طور پر زائل ہوا کرتی ہے: (۱) گاہے تبرید کی زیادتی کی وجہ سے (جیسا کہ برف سے عضو ٹپس اور بے حس ہو جاتا)

ہے)؛ اور (۲) گاہے اس وجہ سے کہ دوا رخصت کے اندر کوئی  
مخصوص سمیت ہوتی ہے، جو اس عضو کی قوت کے مضاد اور  
دشمن کی طرح عمل کرتی ہے۔

والمریخیات من جملة ما يحلل برفق  
مثل الشبت وبنر الکتان واکلیل  
الملک والبا بونج وبنر الکرفس  
واللوز المروکل حار فی الاولے  
وخصوصاً اذا کان هناك تغریة  
ما مثل صمغ الاچاص والنشأ  
والاسفیداجا والزعفران واللادن  
والحماما والکرنب والشحم طینهما  
والشحم والزوا الرطب ادهان حماد  
کھر خیات (یعنی وہ دوائیں جو اعضا میں استرخاء  
پیدا کر دیتی ہیں) بھی جملہ محلات میں داخل ہیں، جو بہتر نتیجہ  
اور نرمی کے ساتھ تحلیل کرتی ہیں، مثلاً شبت، تخم کتان،  
اکلیل الملک، بابونہ، تخم کرفس، بادام تلخ، اور وہ تمام  
دوائیں جو پہلے درجہ میں حار ہوں، علی الخصوص جبکہ اُن میں کچھ  
تغریہ (لین) بھی ہو، مثلاً صمغ اچاص (گوند درخت آلو بخارا)  
نشا، اسفیداجا، زعفران، لادن،  
خطمی، حماما، کرنب، شحم، اور کرنب و شحم کے جو شانہ کے، زوا  
اور رزغن (جو اس بارہ میں) بتائے گئے ہیں۔

ہر خیات سے چونکہ ساختیں ٹھیلی پڑ جاتی ہیں، اور عضلات کے ریشے اپنے انقباض کو کم کر دیتے  
ہیں، اسلئے تناؤ کم ہو جایا کرتا ہے، جو ازدیاد درد کا عموماً باعث ہوتا ہے۔ نیز مریخیات کے مذکورہ اعمال سے  
تحلیل مواد میں بھی امداد ملتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مادہ درد کی تحلیل سے درد میں یقیناً خفت حاصل ہوگی۔  
مذکورہ بالا ادویہ میں سے سب دوائیں پہلے درجہ میں اگرچہ حار نہیں ہیں، لیکن انکو ترکیب دیکر پہلے  
درجہ کی حار بنا سکتے ہیں (۱)۔

والمسہلات والمستقرغاث کیف  
کانت من هذا القبیل  
مُسہلات اور مُستقرغاث، خواہ کیسے ہی  
ہوں (ضعیف ہوں، یا قوی، حار ہوں، یا بارد)، مریخیات  
یا جملہ محلات و مسکنات میں سے ہیں (کیونکہ مسہلات اور  
مستقرغاث سے کچھ تو مادہ الم فارج ہی ہو جاتا ہے، اور  
بقیہ کی تحلیل میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے درد  
میں کمی ہو جاتی ہے)۔

چنانچہ سرسہ، کان وغیرہ کے اکثر دردوں میں تبض کھولنے سے درد میں کمی ہو جایا کرتی ہے، اور  
تبض کی موجودگی سے درد کی شدت میں اضافہ ہوا کرتا ہے۔

و یجب ان تستعمل المراحیات بعد الا [قانون] مناسباتہ ہے کہ تسکین درد کے لئے مراحیات متفرغ ان ایتیم الی الاستفراغ استعمال کرنا چاہیں، تو پہلے مادہ کا استفراغ کر لیں، بشرطیکہ حتی یقطع المادۃ المنصبۃ الی ذلک استفراغ کی ضرورت ہو، تاکہ جو مادہ اس عضو کی طرف متوجہ ہے، اور انصباب پارہا ہے، اس کا انصباب ٹرک جائے۔

و ایضا جمیع ما ینضج الا و س ا م اسی طرح جو چیزیں اور ام کو پختہ کرتی ہیں، اور او یغیرھا ان کو بھار ڈالتی ہیں (منضجات اد س ا م ا و ر مَفَجَّات) وہ بھی اسی قبیلے سے ہیں۔

یعنی یہ بھی مراحیات کی طرح سکنا ت درد میں سے ہیں، یا یہ کہ: ان کو بھی استفراغ کے بعد استعمال کرنا چاہئے (گیلانی)۔

و المحدثات اقواھا الا فیون و ادویۃ مَحْدَلَّہ میں قوی ترین چیزا فیون من جملتھا اللفاح و بذراۃ و قشور ہے۔ علیٰ ہذا جملہ محذرات میں یہ چیزیں بھی داخل ہیں: اصلہ و الحشائشان و البنج و الشولان لفاح، تخم لفاح، پوست بنج لفاح، دونوں خشخاشس و عنب الثعلب المحدث و بذراۃ الخس (خشخاش سیاہ، اور خشخاش سفید)، اجوائن خمرسانی، شوکران، عنب الثعلب محذر (یعنی مکو کی محذر قسم)، اور تخم کا ہو۔

و من ہذہ الجملۃ الثلج و الماء البارد و من محذرات میں سے برف اور ٹھنڈا پانی بھی ہے۔

و کثیرا ما یقع الغلط فی الا و جاع [شذرہ] بسا اوقات درووں میں (اسباب کے محاذ سے) فیکون اسبابھا اموراً من خارج اس طرح مغالطہ ہو جایا کہ تلبہ، کہ درد کے حقیقی اسباب مثل حر و برد و سوء و ساد و فساد تو بیرونی ہوتے ہیں، مثلاً گرمی، سردی، تکیہ کی خرابانی مضطجع او صرعه فی السکر و غیرہ فرش کا بگاڑ، یا سستی و مدہوشی وغیرہ کی حالت میں گر پڑنا، فیطلب لھا سبب من البدن گران کے لئے اندرونی اسباب تلاش کئے جاتے ہیں، فیغلط فامذ ان یتعرف جس میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ ذلک و یتعرف هل هناك امثلا پہلے اس کی پوری تحقیق کر لی جائے کہ اس قسم کے بیرونی

ام ایس ویترف هل كانت هناك اسباب التواء المعلومه  
اسباب التواء المعلومه  
اسباب التواء المعلومه  
اسباب التواء المعلومه

وربما كان السبب ايضا قد ورد  
من خارج فمكن داخل مثل من  
يشرب ماء باردا فيحدث به وجع  
شديد في نواحي معدته وكبد  
وكثيرا ما لا يحتاج الى امر عظيم  
من الاستفراغ ونحوه فانه كثيرا  
ما يكفيه الاستحمام والنوم  
الباغ فيه  
نيز بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ گودہ سبب خارجی ہوتا  
ہے، لیکن اندر جا کر وہی سبب ممکن، جاگزیں، اور پائدار  
ہو جاتا ہے (جس سے اور بھی مغالطہ بڑھ جاتا ہے)، مثلاً  
بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نہایت ٹھنڈا پانی پیا جاتا ہے  
(جو اندر جا کر پائدار ہو جاتا ہے) جس سے نواچی معدہ اور دیگر  
میں شدید درد لاحق ہو جاتا ہے، جس کے لئے بسا اوقات  
کسی بڑے استفراغ وغیرہ کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی، بلکہ  
محض حمام کرنے اور پورے طور پر سٹلانے سے درد میں  
سکون ہو جاتا ہے +

ومثل من يتناول شيئاً حاراً فيصعب  
صداعاً عظيماً فيكفيه شرب ماء  
مبرد  
اور مثلاً بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کسی گرم چیز کے  
کھانے سے سخت درد سر لاحق ہو جاتا ہے، جس کے لئے بسا  
اوقات محض ٹھنڈا پانی پلانا کافی ہو جاتا ہے +

وربما كان الشئ الذي من قبله يرحي  
نزول الوجع اما بطي التأثير ولا يمتثل  
الوجع الى ذلك الوقت مثل استفراغ  
المادة الفاعلة لوجع القولون  
المحتبسة في ليف الامعاء  
واما سرية التأثير لكنه عظيم  
الغائلة مثل تخدير العضو الوجع  
في القولون بالادوية التي من  
شأنها ان يفعل ذلك فيتحير  
المعالج في ذلك فيجب ان يكون  
[شذوہ] جس چیز سے درد کے زائل ہونے کی اسید ہو سکتی ہے  
یا یہ عارضہ اتنی دیر طلب اور بطی عمل ہوتی ہے کہ مریض اتنی دیر  
تک درد کو برداشت نہیں کر سکتا، مثلاً درد قولنج میں اس مادہ  
کا استفراغ، جو آنتوں کے انیاف میں بند ہوتا (اور درد کا باعث  
بماتا ہے) +

اور یا عارضہ اسکے برعکس وہ چیز اگرچہ سریع التأثير  
ہوتی ہے (اور اس سے درد میں بہت جلد سکون حاصل ہو سکتا  
ہے) مگر وہ بہت خطرناک ہوتی ہے، مثلاً درد قولنج میں دردناک  
عضو کو ادویہ مخدرہ سے تجسس کرنا (جس میں سدوں کے شدید  
ہو جانے کا خطرہ ہے) +



عند احد من قومی لیعلم ان  
المدة بين طول المدّة  
ثبات القوت او ملة الوجع

ایسی حالت میں معالج متخیر اور پریشان ہو جاتا ہے  
کہ کیا کرے (استفراغِ مادہ کی طرف توجہ کرے، یا تخدیر سے  
درد میں سکون بخشنے)۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ معالج ایسی حالت  
میں اپنی فراست اور صداقت سے یہ پتہ چلائے کہ دونوں مدتوں  
میں سے کونسی مدت دراز ہے؛ قیامِ قوت کی مدت لمبی ہے، یا  
درد کی مدت لمبی ہے؟ (یعنی ایسا بدن میں اتنی قوت ہے کہ ایک  
عرصہ تک درد کو برداشت کر سکتی ہے، یا درد کی مدت اتنی دراز  
ہے کہ اتنے عرصہ تک قوت اسکو برداشت نہیں کر سکتی) +

وايضاً ان الحالين اضرب في الوجع  
او الغائلة المتوقعة في التخدير  
فيؤثر تقلب ما هو اصبوب

نیز یہ بھی پتہ چلائے کہ دونوں باتوں میں سے زیادہ مضر  
اور نقصان دہ کونسی بات ہے؛ آیا درد زیادہ مضر اور قابلِ  
توجہ ہے، یا وہ خطرہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے، جو دوا و مخدر  
کے عملِ تخدیر سے پیدا ہو سکتا ہے؟ تاکہ ان میں سے (استفراغ  
اور تخدیر میں سے) جو زیادہ اہم اور صحیح تر ہو، اُسے مقدم  
رکھا جائے +

فربما كان الوجع ان بقى قتل  
بشدته وبعضه والتخدير ربما  
لم يقتل وان اضر من وجه اخر

چنانچہ بعض اوقات درد اتنا شدید اور عظیم ہوتا ہے  
کہ وہ اگر کچھ دیر تک قائم رہے، تو باعثِ ہلاکت بن جاتا ہے  
(ایسی حالت میں کسی خطرہ کا خیال کئے بغیر جان بچانے کی  
غرض سے فوراً تیز تر دوا و مخدر دیدینی چاہئے، مثلاً افیون اور  
جوہر افیون)۔ کیونکہ دوا و مخدر کے عملِ تخدیر سے عام طور پر  
ہلاکت اور موت نہیں ہوا کرتی، اگرچہ یہ دوسرے طور پر مضر  
ہے (مگر بہر حال اس کی مضرت موت کی مضرت سے کمتر ہی ہے) +

وربما امكنت ان تتلافى  
مضرته وتعاود وتعالج بالعلاج  
الصواب

علاوہ ازیں بسا اوقات یہ ممکن ہوتا ہے کہ (بعد کو  
دوسرے ذرائع سے) اس مضرت کی تلافی کر دی جائے (جو دوا و  
مخدر کے استعمال سے لاحق ہوتی ہے)، اور نوٹ کر علاج  
کا صحیح طریقہ اختیار کر لیا جائے (جو ضرورتاً تھوڑی دیر کیلئے

ملتی ہو گیا تھا) \*

و مع ذلك فيجب ان ينظر في تركيب  
المخدر وكيفية استعماله  
ولستعمل مركبة مع ترياقاته الا  
ان يكون الا مرعظماً جداً فيحتاج  
الى تخدير قوي

لیکن ان باتوں کے ساتھ دوا مخدر کی ساخت اور  
اسکی کیفیت پر بھی نظر رکھنی چاہئے، اور سہل ترین مخدر جس سے  
مقصد حاصل ہو سکے استعمال کرنا چاہئے، اور اسے بھی تریاقا  
کے ساتھ مرکب کر کے (تاکہ مخدر کی سمیت کی اصلاح ہو جائے)۔  
لیکن اگر معاملہ بڑا ہی ہو، تو مجبوراً مخدر قوی استعمال کرنی پڑیگی۔

وربما كان بعض الاغضاء غائر  
مبائی باستعمال المخدر عليه فانه  
لا يؤدى الى غائلة عظيمة مثل الاستئصال  
انما وضع علمها مخدر

**شذره** بعض اغضاء ایسے بھی ہیں جن میں مخدرات (قویہ)  
کا استعمال پوری بے پروائی سے کیا جاسکتا ہے، اور اس  
کی بڑے اندیشہ کا احتمال نہیں ہو سکتا؛ مثلاً دانتوں کے  
علاج میں قوی مخدر (بغیر تریاق ملائے) کا استعمال کیا جاسکتا  
ہے (یعنی دانتوں کے اندر شائبہ درد کے وقت افیون جیسی

قوی چیز بھی بھری جاسکتی ہے) \*

وربما كان الشرب ايضا سلباً في  
مثله مثل شرب المخدر الا اجل  
وجع العين فان ذلك قل ضرراً بالعين  
من ان يكتحل به وربما سهل تلافيه  
ضرر شربها بالاعضاء الاخرى

**شذره** اسی طرح بعض اغضائیں دوا مخدر کا کھلانا (مقابلہ  
بیرونی استعمال کے) سلیم و بے خطر ہوتا ہے؛ مثلاً آنکھ کے  
درد میں دوا مخدر کا کھلانا مقابلہ اسکے بے ضرر ہے کہ آنکھ میں  
بطور سرمہ کے ایسی دوا لگائی جائے۔ پھر اگر اس کے اندرونی  
استعمال سے دوسرے اغضاء کو کوئی ضرر لاحق ہوگا، تو دوسرے  
طریقے سے اسکی تلافی بہ سہولت ہو سکیگی۔

واما في مثل القوي فيعظم الغائلة  
لان المادة تزداد برداً وجموداً  
واستعلاقاً

لیکن تو بخ جیسے مرض میں تو دوا مخدر کے استعمال سے  
بڑی مضرت کا اندیشہ ہے، کیونکہ مخدر کے استعمال سے مواد  
میں برودت بڑھ جاتی ہے، اور یہ زیادہ منجمد اور بہت ہو کر  
مجاری کو زیادہ بند کر دیتا ہے۔

اسلئے تو بخ جیسے مرض میں دوا مخدر بڑی احتیاط کے ساتھ، تریاقات اور مصلحات ملا کر استعمال کرنی چاہئے  
اور وہ بھی شدت ضرورت کے وقت۔

**شذره** بعض مخدرات نیند لانے کی وجہ سے درد میں سکون

بما تتوّم فان النّوم احد اسباب سکون الوجع وخصوصاً اذا استعمل الجوع معه فی وجع مادی

بخشتی ہیں؛ کیونکہ نیند بھی تسکین درد کے اسباب میں سے ایک سبب ہے؛ علی الخصوص اُس وقت جبکہ نیند کے ساتھ فاقہ بھی کرایا جائے؛ لیکن ایسا فاقہ اُن دردوں میں مفید پڑے گا جو کسی مادہ کے ساتھ ہوں +

والمخدرات المركبة التي تكسر قواها ادوية كالتریاق لها اسلم مثل الفلونیاء ومثل الاقرص لمعرفه بالمثلثة لكنها اضعف تخديرا والطری منها اقوى تخديرا والعسقی یكاد لا یخدر او متوسط متوسط

**شذرہ** مخدرات مرکبہ، جنکی قوتیں دوسری دواؤں سے ٹوٹ جاتی ہیں، جو ان کے لئے تریاق کے مانند ہوں، وہ زیادہ اچھی اور بے ضرر ہوتی ہیں، مثلاً فلونیاء، اور مثلاً اقرص مثلثہ لیکن ایسی مرکب دوا میں فعل تخدیر میں کمزور ہو اکر تی ہیں۔ پھر جو تازہ بنی ہوئی ہوتی ہیں، وہ زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔ اور چرائی تقریباً بے عمل سی ہو جاتی ہیں۔ اور جو تازہ اور چرائی کے بین بین ہیں، وہ عمل تخدیر میں بھی اسی طرح درمیانی حالت میں ہوتی ہیں +

ومن الاوجاع ما هو شدید الشدة سهل العلاج احياءاً مثل الاوجاع الریجیة وربما سکنها وكفاها صب الماء الحار علیها ولكن فی ذلك خطر واحد وذلك لانہ ربما كان السبب ورمًا فیظن انه ریح فان استعمل علیہ وخصوصاً فی ابتداءه تنطیل بماء حار عظم الضرر وهذا امر ذلک ربما اضرب الریح وذلك اذا ضعف عن تحلیل الریح وزاد فی انبساط حجمہ

**شذرہ** بعض قسم کے درد نہایت شدید اور بے چین کر نیوالے ہونے میں، مگر علاج سے بہ آسانی دور ہو جاتے ہیں، مثلاً ریاجی درد، جنکے لئے اکثر اوقات محض یہی کافی ہوتا ہے کہ گرم پانی نہر ڈالا جائے +

لیکن اس میں ایک خطرہ ضرور ہے، اور وہ یہ کہ بسا اوقات درد کا سبب حقیقی تو ورم ہوتا ہے، مگر گمان یہ ہوتا ہے کہ یہ درد ریاجی ہے۔ اسی صورت میں اگر گرم پانی کا نطول استعمال کیا گیا، اور خصوصاً ابتدائی زمانہ میں، تو نقصان بڑھ جائیگا اور درد ورم میں اضافہ ہو جائیگا +

اس خطرہ کے علاوہ گرم پانی کا نطول بعض اوقات ریجی دردوں کے لئے بھی مضر ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ ایسے ضرر کی صورت اُس وقت واقع ہوتی ہے، جبکہ نطول ریاج کے تحلیل کرنے پر قادر نہیں ہوتا۔ بلکہ ریاج کے حجم میں اور زیادہ انبساط پیدا

کر دیتا ہے (جس سے تناؤ اور بھی بڑھ جاتا ہے) +

والتکمید ایضا من المعالجات للرياح وفضله بما جفت مثل الجا ورس الا في عضولا يحمده مثل العين فيكمد بالخرق

تکمید (مکرو) تکمید بھی ریاح کے معالجات میں سے ہے یعنی ریاحی دردوں میں تکمید بھی مفید ثابت ہوا کرتی ہے۔ لیکن بہترین تکمید وہ ہے، جو باجرہ جیسی کسی خشک چیز سے کی جائے، لیکن اگر کوئی عضو ایسا ہو، جو ایسی تکمید کو برداشت نہ کر سکے، جیسے آنکھ، تو اس کی تکمید کسی کپڑے سے (سادہ طور پر گرم کر کے) کی جائے +

ومن الکما دما لیكون بالدهن المسخن ومن التکید القویة ان یطبخ قویا لکهنه بالخل وحم یخذ منه کما دودونه بطبخ النخاله کذلک والطح لذاع البخار والجا ورس اصل منه واضعف

تکمید کی ایک قسم وہ بھی ہے جو گرم تیل سے کی جاتی ہے۔ ایک قوی تکمید ہے کہ مٹر کا آٹا سرکس پکا کر خشک کر لیا جائے، پھر اس تکمید کو اس گرم قوی تکمید سے کچھوی کو ہی خشک سرکس پکا کر اس سے تکمید کی جائے + نمک کی تکمید بخارات میں لذیع و حیدت پیدا کر دیتی ہے (یعنی رطوبت کو زیادہ جذب کر لیتی ہے)۔ اسلئے باجرہ کی تکمید نمک کی تکمید سے بہتر، مگر اُس سے کمزور ہے +

وقد یکمد بالماء فی مثانة من مثانا وهو سلیم لین لکن قد یفعل الفعل المذکور اذا المریداع

گاہے تکمید اس طرح بھی کی جاتی ہے کہ کسی جانور کے مثانہ میں گرم پانی بھر لیا جاتا ہے۔ اس قسم کی تکمید بے ضرر اور نرم ہوتی ہے۔ لیکن اگر خیال نہیں کیا جاتا ہے، تو گاہے اس سے وہی عمل ہو جاتا ہے (جو اوپر بتایا گیا ہے کہ ورم کو ریاح تصور کر لیا جاتا ہے، جس سے ضرر میں اضافہ ہو جاتا ہے)

والحماجم بالنار من قبیل هذا وقوی علی اسکان الوجع الریحی واذا کثر البطل الوجع اصلا لکنه قد یعرض منه ما یعرض ممسا ذکرا

مخامجم ناریہ مخامجم ناریہ بھی تکمیدات ہی کے قبیلے سے ہیں، اور ریاحی دردوں کی تسکین میں بمقابلہ تکمید کے زیادہ قوی اور مؤثر ہیں۔ چنانچہ اگر چند بار مخامجم لگائے جائیں، تو درد کو بالکل زائل کر دیتے ہیں۔ لیکن ان سے بھی وہی نقصانات پیدا ہو سکتے ہیں، جو دتھول میں پہلے بتائے جا چکے ہیں (شہرطیہ) ریح کی جگہ ورم باعث درد ہو +

ومن مسکناات الاوجاع الملس دنگ لیتن کسی عضو کو نرمی کے ساتھ دیر تک چھونا (سہلانا)

الرفیق الطویل الزمان لما فیہ  
من الکاسرحاء  
وکن لک الشحوم اللطیفۃ المعروفة  
والکادھان التی ذکرناھا والعناء  
الطیب خصوصاً اذا نوم به التناغل  
بما یفرح مسکن قوی للوجع  
بھی مسکن درد ہے، کیونکہ اس سے بھی ایک قسم کی ارخار پیدا  
ہوتی ہے (جس سے تناؤ کم ہو جاتا ہے) +  
[شحوم دادہاں] اسی طرح مشہور لطیف ہر بیان، اور روغن جنگو  
ہم بتا چکے ہیں (یعنی جن میں ارخار اور تلمین کی خاصیت ہو)،  
تسکین درد کے باعث بنتے ہیں۔ اسی طرح اچھے راگ اور  
گائے، علی الخصوص بیکہ ان سے نیند آجائے، اور مفرحات  
اور دھچپیوں میں مشغول ہو جانا نہایت قوی مسکن درد ہیں +

## فصل (۳۲) آخری وصیت

## الفصل الحادی والثلاثون وصیۃ کالخاتمة

فی اتایائی المعالجات مبتدای

اس بارہ میں کہ (جب چند امراض اکٹھے  
ہو جائیں، تو) ہمیں اولاً کس کا علاج شروع کرنا  
چاہیے +

چنانچہ جب متعدد امراض ایک شخص میں (بیک  
وقت) جمع ہو جائیں، تو ان میں سے پہلے اُس مرض کا  
علاج کرنا چاہیے، جس میں مندرجہ ذیل تین خواص میں سے  
کوئی ایک خاصیت پائی جائے:

۱۱ جمعت امراض فان الواجب  
ان نبداً بما یخصر احدی  
الخواص الثلاث

اول یہ کہ دو مرض اگر اس قسم کے جمع ہوں کہ ایک  
کا اچھا ہونا دوسرے پر موقوف ہو، تو پہلے اُسی مرض کا علاج  
کرنا چاہیے، جسکی شفا یا بی پر دوسرے کا شفا یا ب ہونا موقوف  
ہے؛ مثلاً اگر ورم اور قرحہ اکٹھے ہو جائیں، تو پہلے  
ہم ورم کا علاج کریں گے، تاکہ ورم کے علاج سے وہ سور  
مزاج نہ اُٹل ہو جائے، جو ورم کے ساتھ عضو میں ہو کر تا  
ہے، اور جس کی موجودگی میں قرصہ کا اچھا ہونا ناممکن ہے  
پھر ورم کے علاج کے بعد قرصہ کا علاج کریں گے +

احدها التی لا یبرأ الا بالثانی بدین  
برئۃ مثل الورم والقرحۃ اذا  
اجتمعا فاننا نعالج الورم اولاً  
حتى یزول سوء المزاج الذی  
یصحبه ولا یمکن ان تبرأ معه  
القرحۃ ثم نعالج القرحۃ

قرصہ کا اندام اُسی وقت ہوا کرتا ہے، جبکہ عضو کا تغذیہ درست ہو، اور عضو کا تغذیہ مسبوق

درست رہ سکتا ہے، جبکہ اُس کا مزاج درست ہو، اور اُس میں مواد غریب موجود نہ ہوں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ورم کے ساتھ سوء مزاج لازمی طور پر ہوا کرتا ہے۔ اور اسکے ساتھ غیر معمولی مواد بھی عضو میں ہوتے ہیں۔ اس لئے تا دقتیکہ ورم زائل نہ ہو، قرعہ کا اندمال ناممکن ہے +

والثانیۃ منها ان یکون احدهما دویمیریہ کہ ایک مرض دوسرے مرض کا سبب ہو، السبب فی الثانی مثل انہ ہو، تو پہلے سبب کا علاج کرنا چاہئے۔ مثلاً اگر دو مرض اذ اعرضت سدة وحی عاجنا اس طرح جمع ہو جائیں کہ ایک سدا لا ہے، اور دوسرا السدة او لا ثم الحمة ولم نبال حشی عفونیہ (جن میں سے سده عفونی بخار کا سبب) من الحمة ان احتجنا الے ان تو پہلے ہم سده کا علاج کریں گے، اور اسکے بعد بخار کا۔ چنانچہ نفخ السدة بما فیہ شیء من التسخین اگر سدوں کے کھولنے کے لئے (تفتیح سده کے لئے) ہیں کسی ایسی چیز کی ضرورت لاحق ہو، جس میں کچھ تسخین بھی ہو، تو ہم اس کے استعمال کرنے میں بخار کے بڑھ جانے کی قطعاً پرواہ نہ کریں گے +

کیونکہ گرم دواؤں سے اگرچہ یہ اندیشہ ہے کہ بخار کی حرارت میں کچھ اضافہ ہو جائے، لیکن جب سده کھل جائیگے، اور بخار کا اصلی سبب زائل ہو جائیگا، تو بہت ممکن ہے کہ بخار بھی جاتا رہے۔ کیونکہ سبب کے رفع ہونے پر سبب خود بخود رفع ہو جاتا ہے +

ونعالجہ السل بالمجففات ولا نبالی اسی طرح ہم سل کا علاج (قرعہ ریه کا علاج) مجففات بالحمة لان الحمة یستحیل ان سے کرتے ہیں، اور بخار کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے؛ کیونکہ تزلزل و سببها باقی و علاج (قرعہ سلیہ بخار کا اصلی سبب ہے، اور) یہ تو ناممکن ہے سببها التجفیف و هو یض الحمة کہ سبب قائم رہے، اور بخار جاتا رہے، اور بخار کے سبب (قرعہ سلیہ) کا علاج تجفیف ہے، جو بخار کے لئے مضر ہے +

لیکن یہ معالج کی ہوشیاری اور دانشوری ہے کہ مرض اصلی کے ازالہ کے لئے جو دوائیں استعمال کرے، وہ حتی الامکان ایسی انتخاب کرے جو دوسرے مرض کے لئے مفید ہوں، یا یہ کہ اسکے لئے مضر نہ ہوں، یا بحالتِ مجبوری اُسکے لئے کم سے کم مضر ہو۔ چنانچہ مثال مذکور — سده اور حشی عفونیہ — میں مثلاً تفتیح سده کے لئے سکنجبین ہے، جو باوجود بخار کے لئے مفید ہونے کے مفتح سده

بھی ہے۔ لیکن اگر ایسی مفید دوا ملے نہ آئے، جس سے دوسرا فائدہ متصور ہو، تو بحالت مجبوری سبب کو اہمیت دی جائے، اور اسکے بڑھ جانے کی پروا نہ کی جائے +

والثالثہ ان یکون احد هما سویمریہ کہ ایک مرض بمقابلہ دوسرے مرض شد اہتما ما کما اذا جمع کے زیادہ اہم ہو (یعنی زیادہ تیز اور خطرناک ہو۔ اور اس کی سوناخص والفالج فانما نعالج منتہا قریب ہو) تو مرض اہم کا علاج پہلے کرنا چاہئے۔ چنانچہ سوناخص بالتطفیۃ والفصد اگر سوناخص (حائے دوسری غلیانی) اور فالج، دونوں، ولا تلفت الی الفالج وان تضرا ایک شخص میں اکٹھے ہو جائیں، تو ہم پہلے سوناخص کا علاج بالتفص (تفرید) اور فصد سے کریں گے، اور فالج کی طرف التفات نہ کریں گے، اگرچہ فصد سے زائد تفرید سے) فالج میں مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے +

سوناخص ایک مرض حاد ہے، اور فالج مرض مزمن۔ اور یہ ظاہر ہے کہ طبیعت مرض حاد کی طرف شدت نکایت کی وجہ سے زیادہ اہتمام کرتی، اور اس سے مقابلہ کرنے کی زیادہ کوشش کرتی ہے + اسی طرح جب استقار اور عضوی بخار اکٹھے ہو جائیں، تو پہلے بخار کا علاج کرنا چاہئے۔ علیٰ ہذا جب خفقان اور ضعف کبد اکٹھے ہو جائیں، تو خفقان کے علاج کو مقدم رکھا جائے، اور ان تمام صورتوں میں حق الامکان دوسرے مرض کا بھی خیال کیا جائے، اس سے یونہی نہ چھوڑ دیا جائے۔ گیلانی +

واما اذا جمع المرض والعرض اجتماع مرض و عرض جب کسی بدن میں مرض اور عرض فانا نبدا بعلاج المرض الا ان اکٹھے ہو جائیں، تو پہلے مرض کا علاج کرنا چاہئے (تا کہ مرض کے بغلبہ العرض فحينئذ نقصد ازالہ کے بعد عرض خود بخود جاتا رہے، جیسا کہ اکثر ہوا کرتا ہے)۔ لیکن اگر اصل مرض سے عرض زیادہ قوی اور شدید ہو تو اس قصد العرض ولا تلفت الی المرض وقت پہلے عرض ہی کی طرف توجہ کرنی چاہئے، اور مرض کی طرف کما نسق المخرات فی القویلینہ التفات نہ برتنی چاہئے، مثلاً جب قولنج میں دردی شدت الشدید الوجود اذا صعب وان بہت سخت ہوتی ہے، تو اس میں (افیون جیسے) مخدرات کا نہ یضر نفس القویلینہ کھلا دیئے جاتے ہیں، خواہ نفس قولنج میں اس سے ضرر پہنچے +

اسی طرح جب بخار کے ساتھ غشی شریک حال ہو جاتی ہے، تو خراب جیسی گرم چیزیں، جو

مقوی قلب ہیں، استعمال کرائی جاتی ہیں، اور بخار کی حرارت کے بڑھ جانے کی پرواہ نہیں کی جاتی +  
 وکذا لک رہما آخر ذالو ا جب **شذره** طے ہذا گا ہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ بحالت موجودہ  
 من الفصل لضعف المعده فہ فصد ضروری ہے۔ مگر ضعف معده کی موجودگی کی وجہ سے، یا  
 اوکلا سہال متقدم او غثیان اس وجہ سے کہ پہلے دست آچکے ہیں، یا اس وجہ سے کہ فی الحال  
 فی الحال متلی کی شکایت ہے، فصد کرنے میں تاخیر کر دیتے (اور  
 بجائے اس وقت کرنے کے اسکو دوسرے وقت کے لئے  
 مال دیتے) ہیں +

در بما لم نوخر وکن فصدنا اور بعض اوقات ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ اس  
 ولم نستوف قطع السبب کله میں تاخیر تو نہیں کرتے، فصد تو کر دیتے ہیں، مگر پورے طور  
 کما انا فی علة التشخيص لا نتحرى پر سبب کا ازالہ نہیں کرتے (یعنی فصد کے وقت پورے  
 لنفص الخلط کله بل نترك منه طور پر خون خارج نہیں کرتے، جس سے سبب کا کلیۃً ازالہ  
 شیئا تحلله الحركة التشجیة لئلا ہو جائے، جیسا کہ تشنج میں ہم یہ نہیں چاہتے کہ سارے  
 تحلل من الرطوبة الغریزیه مواد استفراغ کی صورت میں) خارج کر دیئے جائیں، بلکہ ہم کچھ تھوڑا  
 سامادہ بدن کے اندر اسلئے چھوڑ دینا بھی چاہتے ہیں کہ تشنجی حرکات  
 سے وہ تحلیل ہوتی رہیں؛ سبباً ان مواد کی غیر موجودگی میں تشنجی  
 حرکات سے بدن کی اصلی رطوبتیں تحلیل ہونے لگیں +

فلیکن هذا القدر من کلامنا المختصر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مختصر بیان علم طب کے شعبہ کلیات  
 فی الاصول لکلیۃ لصناعة الطب کافیا کے لئے کافی ہوگا۔ اور اب ہیں ادویہ ہمدرد کا کتاب  
 ولناخذ تصنیف کتابنا فی الادویۃ المفردة کی تصنیف میں مشغول ہو جانا چاہئے (انشاء اللہ تعالیٰ) +  
 انشاء اللہ تعالیٰ (بوعلی سینا)



کتاب خانہ طبیب | Facebook

وقت فراغت ۲۲-۱۰ رمضان ۱۴۳۸ھ  
 مطابق ۳۱-جنوری ۲۰۱۷ء وقت ۲ بجے شب



| الف  |                             | اجتذاب |                   | اخلاط صمدیہ |                         | ارض     |                           |
|------|-----------------------------|--------|-------------------|-------------|-------------------------|---------|---------------------------|
| ۲۸   | اب غلیظ                     | ۴۸     | اجسام کا تہ فاسدہ | ۸۸۵         | اخلاط طانیہ             | ۲۴۹     | ارضی غیرات                |
| ۴۵۴  | آبزن                        | ۳۰۲    | اجسام نامیہ       | ۸۵          | اخلاط طبعیہ             | ۶۷      | ارضیت                     |
| ۱۸۲  | آبلہ                        | ۶۶     | ابل اختراعی       | ۸۵          | اخلاط فضلیہ             | ۸۲۳     | آرئی                      |
| ۷۱۳  | آبلے (نقاطات)               | ۶۶     | ابل طبعی          | ۹۲          | اخلاط کے اسباب اربعہ    | ۳۴      | ارکان                     |
| ۶۶   | آجال اختراعیہ               | ۳۳     | اجاز              | ۸۸          | اخلاط کی پیدائش         | ۳۰۵     | ارکان اولیہ               |
| ۶۶   | آجال طبعیہ                  | ۱۵۵    | اجازہ (درم قوی)   | ۸۷          | اخلاط کی مقدار          | ۱۰۸۵    | آرتبہ                     |
| ۶۶   | آجال عرضیہ                  | ۹۷     | اجہ               | ۷۹          | اخلاط مائیہ             | ۱۵۶     | ازداد                     |
| ۱۱۵۹ | آخری وصیت                   | ۹۷     | اجناس             | ۷۹          | اوخال (تذات)            | ۱۶۷     | اسباب                     |
| ۳۰۷  | آسن الماء                   | ۱۶۳    | اجناس متبادلہ     | ۲۱۶         | اوختہ ارضیہ             | ۱۹۳     | اسباب اتفاقیہ غیر متبادرہ |
| ۱۷۴  | آکل                         | ۱۶۳    | اجناس متبادرہ     | ۲۸۱         | اورقہ الماء             | ۳۴۱     | غیر ضروریہ                |
| ۷۰۵  | آکل (مذکا)                  | ۳۳۷    | اجناس غیر ضروریہ  | ۱۱۴۱        | ادمال                   | ۱۹۴     | اسباب بادیہ               |
| ۳۶   | آگ                          | ۳۳۷    | اجناس کے اسباب    | ۳۰۶         | ادویہ کے درجات یا مراتب | ۲۹-۲۷   | اسباب قیامیہ              |
| ۴۴۳  | آکھستہ بسند لال             | ۳۳۷    | اجناس معتدل       | ۳۰۶         | ادویہ کا تناقض و تضاد   | ۳۳۷     | اسباب جزئیہ               |
| ۷۰۹  | آکھستہ سورج جاتا            | ۳۵۷    | اجزائی            | ۱۶۳         | ادویہ کا تناقض و تضاد   | ۱۹۴     | اسباب سابقہ               |
| ۴۶۵  | آواز لیل، ریاح کی           | ۲۰۰    | اجتناب            | ۱۶۳         | ادویہ کا لائقہ          | ۱۱۱۵    | اسباب صوریہ               |
| ۹۴۴  | آئینہ پستی                  | ۳۵۷    | اجزائی            | ۱۱۳۹        | ادویہ کا لائقہ          | ۱۹۸     | اسباب ضروریہ              |
| ۷۵۹  | ایذان رتہ المزاج کی تفسیر   | ۷۱۵    | اجتناب            | ۱۱۳۸        | ادویہ خاتمہ             | ۲۹-۲۷   | اسباب غائیہ               |
| ۸۷۸  | ایذان برہتہ قبول للعرض      | ۹۱     | اجتناب            | ۳۰۶         | ادویہ سمیہ              | ۱۹۸     | اسباب غیر ضروریہ          |
| ۷۵۹  | ایذان غلطیہ                 | ۱۶۲    | اجزائی            | ۱۰۱۱        | ادویہ عطریہ             | ۱۹۸     | اسباب غیر خلف             |
| ۸۵۶  | ایذان منوہ                  | ۹۴۳    | اجزائی            | ۳۱۲         | ادویہ غنائیہ            | ۵۲۸     | اسباب غیر مقومہ (نبض)     |
| ۶۶۵  | ایذی زندگی                  | ۳۷۱    | اجتناب            | ۹۷۶         | ادویہ مختلفہ ناشفہ      | ۲۸-۲۷   | اسباب فاعلیہ              |
| ۱۷۳  | ایورسہ (غلط ہو، نیکو نورسہ) | ۳۷۱    | اجتناب            | ۹۶۸         | ادویہ محمرہ             | ۳۳      | اسباب کلیہ                |
| ۱۱۰۵ | ایورسہ                      | ۴۶۸    | اجتناب            | ۱۱۵۳        | ادویہ مخدرہ             | ۵۲۸     | اسباب لازمہ (نبض)         |
| ۱۸۱  | ایورسہ                      | ۴۶۸    | اجتناب            | ۹۳۰         | ادویہ ضروریہ            | ۲۷      | اسباب آتزیہ               |
| ۳۶۸  | اشتعال عجاری کے اسباب       | ۵۱۳    | اجتناب            | ۱۰۰۹        | ادویہ سہلہ کے احوال     | ۵۲۸     | اسباب اسکہ (نبض)          |
| ۱۰۸۸ | اتفاق حادہ اور خفہ مرض      | ۲۹۴    | اجتناب            | ۹۴۷         | ادویہ مشترک الشفع       | ۱۹۸     | اسباب خلف                 |
| ۱۲۵  | اٹرونی                      | ۱۰۹۸   | اجتناب            | ۳۶۷         | ادویہ مفتوحہ            | ۵۲۹     | اسباب غیرہ (نبض)          |
| ۸۶۷  | اٹاناسیا                    | ۶۸     | اخلاط             | ۹۸۸         | ادویہ ناشفہ             | ۱۹۵-۱۹۴ | اسباب داخلہ               |
| ۶۲۸  | اٹام                        | ۸۳۳    | اخلاط خامہ        | ۱۰۱۳        | اذابت                   | ۲۷۰     | استحارہ جانسہ             |
|      |                             | ۴۰۱    | اخلاط روکیہ درو   | ۱۸۸         | اڑبیہ                   | ۲۷۰     | استحارہ مضادہ             |

|              |                               |                       |         |                                      |           |                             |
|--------------|-------------------------------|-----------------------|---------|--------------------------------------|-----------|-----------------------------|
| ۹۹۰          | انج                           | اعضاء متشابهہ الاجزاء | ۹۷      | اعتدال حقیقی ۲۹-۳۲-۳۶                | ۳۴۵       | استقام (حام)                |
| ۱۱۳۱-۱۱۳۶    | انجام                         | اعضاء مرکبہ           | ۹۷      | اعتدال شخصی بالقیاس الی الخارج       | ۷۴۹       | استرداد                     |
| ۱۲۵          | الزاق                         | اعضاء مفرودہ          | ۱۰۷     | ۲۳-۳۰                                | ۹۰۷       | استرشاح                     |
| ۱۱۱۱         | انعام                         | اعضاء مفردہ           | ۹۷      | اعتدال شخصی بالقیاس                  | ۷۰۸       | استقرار دماغی               |
| ۱۰۶۹         | انعام (دجراحت)                | اعضاء مندرجہ          | ۱۱۲     | الی الداخل ۲۵-۳۵                     | ۲۸۲       | استقرار زنی                 |
| ۳۹۹-۳۸۰      | الم                           | اعمال یہ              | ۳۱      | اعتدال شخصی بالقیاس الی الخارج ۳۳-۳۴ | ۲۸۱       | استقرار صفن                 |
| ۳۲           | النبات                        | اعمال یہ              | ۸۳۲     | اعتدال شخصی بالقیاس الی الداخل ۳۳-۳۴ | ۷۴۸       | استعداد                     |
| ۱۰۴۰-۱۴۳-۱۷۳ | ام الدم                       | اعمال یہ، تمددی، نافع | ۳۱      | اعتدال شخصی                          | ۳۲۹       | استفراغ کی افراط            |
| ۷۱۶          | ام العیال                     | قودمی، درمی ۳۹۷-۳۹۷   | ۳۹۷-۳۹۷ | اعتدال عضوی بالقیاس                  | ۳۳۵       | استفراغ کے اثرات            |
| ۹۳۰          | امال کے شرائط                 | اعمال تمددی ۸۳۲-۸۳۲   | ۸۳۲-۸۳۲ | الی الخارج ۳۵-۳۵                     | ۳۰۳       | استفراغ کے اسباب            |
| ۹۶۴          | امال و مواد                   | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعتدال عضوی بالقیاس                  | ۲۸۲       | استفراغ و احتباس سے استدلال |
| ۱۱۰۹         | امال بلا استفراغ              | اعمال ذاتی ۷۵۰        | ۷۵۰     | الی الداخل ۳۵-۳۵                     | ۳۲۵       | استفراغ کے اصول             |
| ۱۱۱۰         | امال مع استفراغ               | اعمال ریاضی ۸۳۲-۸۳۲   | ۸۳۲-۸۳۲ | اعتدال نوعی بالقیاس                  | ۹۵۳       | استفراغ کیونکر کرنا چاہئے   |
| ۳۰۳          | استفراغ کے اسباب              | اعمال قودمی ۸۳۲-۸۳۲   | ۸۳۲-۸۳۲ | الی الخارج ۳۰-۳۱                     | ۹۵۳       | اور کب                      |
| ۳۵۷          | استفراغ کی علامتیں            | اعمال شخصی ۸۳۲-۸۳۲    | ۸۳۲-۸۳۲ | اعتدال نوعی بالقیاس                  | ۹۵۸       | استفراغ کے مقاصد            |
| ۳۵۷          | استفراغ کی قیاس، بحسب الادویہ | اعمال شخصی ۸۳۲-۸۳۲    | ۸۳۲-۸۳۲ | الی الداخل ۳۰-۳۲                     | ۱۰۳۷      | استفراغ کے قوانین عشرہ      |
| ۳۵۹-۳۵۷      | بحسب القوۃ                    | اعمال درمی ۸۳۲-۸۳۲    | ۸۳۲-۸۳۲ | اعمال                                | ۱۱۰۸      | استفراغات کے روکنے کے       |
| ۳۷۵          | استفراغ کی علامتیں            | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۱۱۰۸      | فراغ                        |
| ۳۷۵          | استفراغ کی علامتیں            | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۱۱۰۸      | استفراغ غیر ضروری اور اس کے |
| ۳۷۵          | استفراغ کی علامتیں            | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۳۳۸       | امراض                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۱۰۳۷      | استفراغ کلنی                |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۳۳۰       | استفراغ معتدل               |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۲۰۰       | استثنا                      |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۱۱۲۷      | آیثرہ                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۲۰۷       | اسطوانہ شعاعی               |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۱۱۲۹      | اسفند                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۱۰۸۰      | اشکم (دور بصافن)            |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۵۸        | اسنان                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۹۷۱-۹۷۰   | اسہال کے اصول               |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۱۹۱       | اسہال مزمن                  |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۱۰۷۲-۱۰۷۱ | اسیلم                       |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۹۳۷-۹۲۴   | اشیائے لائمہ                |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۲۹۷       | اصابہ العین                 |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۷۰۳       | اصول الذین                  |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۹۰۱       | اطراف کو سردی سے بچانا      |
| ۱۸۸          | امراض و صلیہ                  | ۸۳۲-۸۳۲               | ۸۳۲-۸۳۲ | اعراض کا تذکرہ                       | ۱۲۵       | اطروفنا                     |

|     |                              |               |                    |          |                                 |         |                           |
|-----|------------------------------|---------------|--------------------|----------|---------------------------------|---------|---------------------------|
| ۷۰۹ | بثور قرنیہ                   | ۱۰۱           | اوردہ              | ۱۷۲      | انفجار                          | ۱۶۸     | امراض صفائح اعضاء         |
| ۷۲۰ | بچوں کی اخلاقی تعلیم         | ۱۰۸۶          | اوردہ سانیہ        | ۴۷۰      | انفجار محمودہ انفجار غیر محمودہ | ۱۸۸     | امراض ظاہرہ               |
| ۶۹۹ | بچوں کے امراض                | ۹۸۶           | اوردہ سانیہ        | ۱۱۱      | انفجہ                           | ۶-۵     | امراض عامہ                |
| ۷۰۹ | بچوں کو بخار                 | ۱۰۶۱          | اوردہ مقصودہ       | ۱۷۳      | انفصال                          | ۱۶۹     | امراض سدہ                 |
| ۶۷۲ | بچوں کی تربیت                | ۱۸۷           | اورنگ زیبی بھوٹا   | ۱۳۳      | انفعال                          | ۲۳۸     | امراض عصر                 |
| ۷۱۹ | بچوں کی تدبیر از سینہ صحتی   | ۱۸۴           | اوقات امراض        | ۴۴۴      | انفعال سے استدلال               | ۲۳۷     | امراض قیظیہ               |
| ۷۰۱ | بچوں کے دست                  | ۱۸۶           | اوقات جزئیہ        | ۴۴۴      | انفعالات نفسانیہ استدلال        | ۹۱۳     | امراض کلیہ                |
| ۷۰۲ | بچوں کا فیض                  | ۳۳۲           | اوقات کلیہ         | ۲۵۲      | انقر باذین                      | ۹۱۳     | امراض کلیہ کے معاجات      |
| ۷۲۱ | بچوں کے مسلم                 | ۴۰۰           | اولہ               | ۴        | انگریزی                         | ۱۹۳     | امراض متوارثہ             |
| ۶۹۳ | بچوں کا انتقال غذائی         | ۲۹۹           | ایلاؤس             | ۸۳۸      | انوار                           | ۱۶۷     | امراض جاری                |
| ۷۱۳ | بچہ کارونا اور زسونا         | ۲۴۱           | باب الکبد          | ۱۲۶-۱۲۶  | انورسا                          | ۱۷۳-۱۷۳ | امراض مرکبہ               |
| ۷۷۷ | بچہ کی رضاعت اور تغذیہ       | ۸۹            | بازو دہتر          | ۱۰۶۰-۱۷۳ | انقلاب شتوی                     | ۱۶۳     | امراض مفردہ               |
| ۷۷۷ | بچہ کو شلانا                 | ۱۷۲           | باشن دشتی          | ۲۵۰      | انقلاب صیفی                     | ۱۶۸     | امراض مشارکت (امراض شریک) |
| ۷۰۱ | بچہ کو کوری دینا             | ۱۷۲           | بادو املہ (نفاقات) | ۶۹۷      | آنیاب                           | ۱۹۲     | امراض معدیہ               |
| ۷۷۷ | بچہ کو شلانا                 | ۲۷۳-۲۶۴-۲۶۴   | بادصبا             | ۹۹       | اوتار (نسین)                    | ۱۶۹     | امراض موضع                |
| ۳۰۳ | بچہ کا بھناک                 | ۳۰۳           | بارد               | ۲۱۰      | اوج                             | ۱۶۹     | امراض وضع                 |
| ۳۱۰ | بچہ کا زہر                   | ۷۷۸           | بارد المعده        | ۱۱۱۵     | اویما                           | ۸۶۷     | امراض صلیا                |
| ۹۱۷ | بچہ کا بخار                  | ۱۰۶۱          | باسلیق             | ۴۶۶      | اورام کی علامات                 | ۷۷-۵۸   | امراض اجناس               |
| ۹۱۱ | بچہ کی سفر                   | ۱۰۶۲          | باسلیق اعلیٰ       | ۱۱۱۵     | اورام کے معاجات                 | ۵۸      | امراض استخوان             |
| ۶۳۵ | بجوت                         | ۱۰۶۱          | باسلیقی متوسط      | ۴۶۸      | اورام اشار کی علامات            | ۵۴      | امراض اعضاء               |
| ۶۴۶ | بجوت حلق                     | ۱۲۵           | بالقوة             | ۱۱۱۸     | اورام بارده                     | ۴۲۶     | امراض دقاق، غلاظ          |
| ۶۴۳ | بدل مایخل                    | ۱۲۵           | بالقوة القریبہ     | ۱۱۱۸     | اورام بارده ریخہ                | ۱۵۰     | امراض جزئیہ               |
| ۶۴۳ | بدن کی سفیدی، زردی، سرخی     | ۳۰۳           | بالقوة البعیدہ     | ۱۱۲۴     | اورام باطنہ                     | ۱۵۰     | امراض کلیہ                |
| ۶۴۱ | شہرت، کموت، گندم گونی، وغیرہ | ۳۰۳           | بالقوة حار یا بارد | ۱۸۰      | اورام بلغمیہ                    | ۸۹۰     | انشار (آئینہ)             |
| ۱۹۰ | بدن مقام                     | ۳۳۷           | بالوں سے استدلال   | ۱۱۱۸-۳۳۰ | اورام تبجیہ                     | ۱۶۷     | انتشار عین                |
| ۳۳۷ | بدن نیم، لاغر، فرہ           | ۳۳۷           | بہ مزاج            | ۱۱۱۸     | اورام حارہ                      | ۷۰۹     | انتفاخ العین              |
| ۸۶۰ | بڑھوں کی تدبیر               | ۱۰۸۷-۱۰۶۹-۱۷۲ | بہر                | ۳۳۰      | اورام رخہ                       | ۸۸۱     | انتقالات                  |
| ۸۶۱ | بڑھوں کا تغذیہ               | ۱۰۶۹          | بہر شریانی         | ۱۱۲۳-۱۸۱ | اورام ریجیہ                     | ۴۷۰     | انتقال جید انتقال ردی     |
| ۸۶۹ | بڑھوں کی ریاضت               | ۱۱۳۱          | بہر عصو            | ۱۲۳-۱۷۹  | اورام صلبہ سوداویہ              | ۱۶۵     | انتقال فرد                |
| ۸۶۶ | بڑھوں کی شراب                | ۱۷۳           | بہر                | ۱۷۸      | اورام غیر حارہ                  | ۱۶۹     | انتحالات                  |
| ۸۶۸ | بڑھوں کی ماسٹر               | ۱۸۲-۱۷۴       | بہر                | ۱۱۲۳     | اورام فرد جیہ                   | ۱۸۴     | انتداب فرد جیہ            |
| ۶۴۸ | بڑھوں کی ماسٹر               | ۷۱۱           | بہر (اطفال)        | ۱۸۱      | اورام مائیہ                     | ۱۳۳     | انتفاع قوی                |
| ۶۵۳ | بڑھوں کی ماسٹر               | ۷۱۲           | بہر (اطفال)        | ۱۱۲۰     | اورام متقیہ                     | ۳۵۴     | انتفان فی الرمل           |
|     |                              |               |                    | ۱۱۲۳     | اورام لغنیہ                     | ۱۳۰     | انتفان                    |

|         |                                 |             |                      |          |                    |         |                       |
|---------|---------------------------------|-------------|----------------------|----------|--------------------|---------|-----------------------|
| ۶۰۰     | بیاض نقاعی                      | ۶۰۱         | بول رصاصی            | ۶۰۱      | بلغم خامض          | ۶۵۰     | براز بدی              |
| ۶۰۰     | بیاض مخاطی                      | ۶۰۹         | بول رقیق             | ۶۰۲      | بلغم حلو (شیریں)   | ۶۵۲     | براز سبز              |
| ۶۰۱     | بیاض سنوی                       | ۵۸۸         | بول زعفرانی          | ۶۰۳      | بلغم خام           | ۶۵۱     | براز سفید             |
| ۲۹۲-۲۹۰ | بیداری (نقطہ)                   | ۵۹۹         | بول زلالی            | ۶۰۴      | بلغم زجاجی         | ۶۵۱     | براز سیاہ             |
| ۴۲۹     | بیداری سے استدلال               | ۵۹۱         | بول زنجاری           | ۶۰۲      | بلغم شیریں         | ۶۵۱     | براز مدیدی            |
| ۳۰۳     | بیش                             | ۶۰۴-۵۹۲     | بول زیتی             | ۶۰۱      | بلغم طبعی          | ۶۵۱     | براز مدی              |
|         | <b>پ</b>                        | ۵۹۳         | بول سیاہ (اسود)      | ۶۰۶      | بلغم غصص           | ۶۵۳     | براز متغی             |
| ۹۰۳     | پاؤں انا                        | ۵۹۸         | بول شفاف             | ۶۰۳      | بلغم غیر طبعی      | ۶۵۰     | براز یابس             |
| ۳۵      | پانی                            | ۶۱۶         | بول صاف              | ۶۰۳      | بلغم راج           | ۶۱۰     | براز مخ - برزخین      |
|         | پانی، اولے اور برف کا           | ۶۲۳         | بول غصص              | ۶۰۳      | بلغم مائی          | ۱۸۴     | برش                   |
| ۳۲۸     |                                 | ۶۲۰-۶۰۴-۶۰۵ | بول غسالی            | ۶۰۳      | بلغم مخاطی         | ۱۹۳     | برص                   |
| ۳۲۵     | پانی، بارش کا                   | ۶۱۲         | بول غلیظ             | ۱۰۱۹     | بلکنند             | ۸۹۱     | برص ابغین             |
| ۳۱۶     | پانی، بہترین                    | ۵۹۱         | بول فستقی            | ۸۶۲      | بن                 | ۸۹۱     | برص اسود              |
| ۸۰۰-۳۳۳ | پانی، ٹھنڈا                     | ۶۰۰         | بول نقاعی            | ۶۱۲      | بورق اور علاج قروح | ۳۳۲     | برف                   |
| ۳۵۵     | پانی چھڑکنا                     | ۶۱۶         | بول کدیر             | ۱۰۱۹-۸۰۰ | بوزہ               | ۳۳۲     | برف حار سے یا بارود   |
| ۳۱۶     | پانی غازی نہیں ہے               | ۵۹۲         | بول کرائی            | ۱۱۰۵     | برقلمون            | ۲۵۳-۲۰۳ | بروج                  |
| ۳۳۳     | پانی، کھاری، نکین، گدلا         | ۵۸۶         | بول کے دلائل         | ۵۸۱      | بول سمجھ بول       | ۹۳      | بروات مجذہ            |
| ۸۱۰-۳۳۳ | پانی، گرم                       | ۶۰۲         | بول لبنی             | ۵۹۱      | بول آسا بخونی      | ۱۱۲۴    | بط                    |
|         | پانی کا وزن معلوم کرنے کا طریقہ | ۵۹۹         | بول ماجی             | ۵۹۸      | بول امین           | ۱۱۲۴    | بطاط                  |
| ۳۲۰     |                                 | ۶۱۹         | بول متور             | ۶۰۰-۵۹۸  | بول امین حقیقی     | ۲۲۸     | بطارح                 |
|         | پانی کا آبانا، جھانا، ٹپکانا،   | ۶۰۰         | بول مخاطی            | ۵۸۸      | بول اترجی          | ۲۲۵     | بطلان فعل             |
| ۳۲۵-۳۲۱ | پھلانا، پھینا                   | ۶۲۰         | بول یری              | ۵۸۹      | بول احمر اقم       | ۳۲۹-۲۲۸ | بطیخ                  |
| ۳۲۴     | پانی کنوس کا، کاریر کا          | ۶۲۳         | بول شستن             | ۵۸۹      | بول احمر قانی      | ۶۶۱     | بقار و دوا            |
| ۳۱۵     | پانی کے حالات                   | ۶۰۱         | بول سنوی             | ۵۹۰      | بول احمر ناصح      | ۸۹۳     | بقیقتہ                |
| ۸۱۰     | پانی، نیکرم                     | ۵۸۸         | بول ناری             | ۶۰۹      | بول ارجوانی        | ۸۱۱     | بقسط                  |
|         | پانی، نوشادر کا، پٹکری کا، بوج  | ۶۳۳         | بول نفیج صحتی        | ۶۸۸      | بول اشقر           | ۸۲۳     | بقطہ طیبہ             |
| ۳۳۵-۳۳۳ | کا، تانے کا                     | ۶۳۴         | بول نقاسی            | ۵۸۸      | بول اصفر شبنج      | ۴۹۸     | بقول                  |
| ۸۰۹     | پانی کی طافت                    | ۵۹۲         | بول تلخی             | ۵۸۸      | بول اصفر نارنجی    | ۴۹۹     | بقول مراریہ           |
| ۸۰۸     | پانی کی تدبیر                   | ۵۸۹         | بول وردی             | ۵۸۹      | بول اصعب           | ۲۱۸     | باد ممورہ             |
|         | پانی، نظرونی، کبریتی، بحری      | ۱۸۱         | بھر بھرا بہت         | ۶۰۰      | بول اہالی          | ۶۹۵     | بلا لبط               |
|         | رامادی، مارح، خاسی              | ۱۸۳         | ہنق                  | ۵۹۹      | بول بیضی           | ۹۴۱     | بدان حادثہ            |
|         | حدیدی، بودنی، شبتی              | ۱۵۶         | بھوک و شہوت طعام     | ۵۸۴      | بول بخونی          | ۴۱      | بلغم                  |
| ۳۵۱     | زاجی، تقری                      | ۴۸۴         | بھوک اور پیاس کی ضبط | ۶۰۹      | بول جبری           | ۴۶۱     | بہر کے غلبہ کی سلامتی |
| ۶۳۸     | پانچاٹہ                         | ۶۰۰         | بیاض ابالی           | ۶۲۴      | بول حیوانات        | ۴۱      | بلغم زرش              |
| ۴۵۳     | پاؤں و بانا اور تلوہ سہلانا     | ۶۰۰         | بیاض دسکی            | ۶۰۰      | بول دسکی           | ۴۳      | بلغم حصی              |

|          |                     |             |                       |         |                            |             |                        |
|----------|---------------------|-------------|-----------------------|---------|----------------------------|-------------|------------------------|
| ۳۸۰-۳۵۹  | تکلیف               | ۳۲۱         | تشریح کی اہمیت        | ۳۳۸     | تحلیل                      | ۶۱۹         | بیماری کی سفیدی و سرخی |
| ۸۳۷      | تکلیف بدن           | ۷۰۰         | تشخیص                 | ۱۱۳۲    | تجزیہ بر مقامی             | ۱۸۲         | پتی                    |
| ۸۳۲      | تکلیف               | ۷۰۲         | تشخیص اطفال           | ۸۹۳-۷۹۱ | تجزیہ بر مقامی             | ۶۷۳-۲۶۳     | پچھوا ہوا              |
| ۸۳۹-۸۳۲  | تکلیف ریاضت         | ۹۰۷-۳۱۱-۲۱۸ | تقصید                 | ۳۸۰-۳۶۰ | تخلخل                      | ۱۱۱         | پنیر رایہ              |
| ۳۸۵      | تکلیف               | ۷۳۱         | تقسیم بالکفین         | ۸۳۷     | تخلخل بدن                  | ۲۷۳-۲۶۳-۲۶۱ | پرور ہوا               |
| ۳۳۹      | تکلیف (بیماری)      | ۳۳۵         | تقسیم (دوسو پکھانا)   | ۷۶۹-۲۳۷ | تخریج                      | ۲۵۸         | پھاڑوں کی ہوا          |
| ۱۱۵۸-۳۳۲ | تکلیف               | ۳۵۲         |                       | ۴۰۳     | تخریج کے اسباب             | ۷۱۱         | پھنسیاں                |
| ۱۸۳      | تکلیف               | ۳۹          | تبادل                 | ۹۶۳     | تخریج مواد                 | ۱۷۷         | پھوٹا                  |
| ۷۵۳      | تکلیف سلا           | ۶۱۵         | تعب لمب               | ۱۵۲     | تخلخل                      | ۸۱۰         | پیاس جھوٹی             |
| ۱۰۳۶     | تکلیف               | ۲۰۰         | تعدیل روح             | ۷۷۰-۷۶۸ | تخلخل (غذا)                | ۱۷۱         | پیاس (رخی)             |
| ۱۰۱۲-۹۷۱ | تکلیف               | ۹۶۲         | تعدیل قوام            | ۹۱۳     | تدبیر                      | ۱۱۲۱        | پیاس کا احساس          |
| ۱۲       | تکلیف               | ۱۸۰         | تعدیل عصب             | ۶۵۷     | تدبیر ایدان ضعیفہ          | ۱۱۲۲        | پیاس کا ہنا            |
| ۳۷۹-۲۶۹  | تکلیف               | ۳۵۰         | تغصن                  | ۷۱۹     | تدبیر اطفال (از سن چہ)     | ۷۱۷         | پیشاب                  |
| ۱۸۳      | تکلیف               | ۱۶۵         | تفرق اتصال            | ۷۲۳     | تدبیر شہان                 | ۵۸۱         | پیشاب (بول)            |
| ۸۳۸-۳۷۱  | تکلیف               | ۱۷۱         | تفتیت                 | ۷۶۳     | تدبیر ماکول                | ۵۸۷         | پیشاب کے رنگ           |
| ۸۲۵      | تکلیف               | ۳۷۴         | تفرق اتصال کے اسباب   | ۷۷۰     | تدبیر مولود (از وقت ولادت) | ۷           | ت                      |
| ۲۹۲      | تکلیف بین السروانوم | ۱۷۰         | تفرق اتصال کے اثرات   | ۶۷۲     | تدبیر (دیکھو طین)          | ۳۹۹         | تابیت (موسیقی)         |
| ۶۷۳      | تکلیف               | ۴۷۲         | تفرق اتصال کے علامات  | ۲۶۶     | تدبیر (دیکھو طین)          | ۷۷۵         | تجزیہ کیفیت            |
| ۱۸۳      | تکلیف               | ۱۱۳۲        | تفرق اتصال کے معالجات | ۳۵۱     | تدبیر                      | ۹۳۲         | تبدیل آب و ہوا         |
| ۵۰۵      | تکلیف               | ۹۷۲         | تفرق اتصال            | ۶۷۲     | تدبیر (بچوں کی)            | ۹۳۳         | تبدیل بیت              |
| ۱۱۳۳     | تکلیف               | ۲۱۳         | تقابل                 | ۷۳۶     | تدبیر (بچوں کی)            | ۷۸          | تدبیر                  |
| ۱۰۳۷     | تکلیف کے مقاصد      | ۲۱۳         | تقابل اثبات و نفی     | ۹۰۳     | تدبیر (بچوں کی)            | ۱۰۰۰        | تدبیر                  |
| ۱۸۹      | تکلیف کی حرکت       | ۲۱۳         | تقابل اکیاب و سلب     | ۸۳۹     | تدبیر اعضاء                | ۸۹۳         | تدبیر                  |
| ۱۰۲۲     | تکلیف اولی          | ۲۱۳         | تقابل تعاد            | ۸۳۷     | تدبیر مغرط (بدن)           | ۸۳۸-۳۷۱     | تدبیر                  |
| ۱۰۳۲     | تکلیف ثانیہ         | ۲۱۳         | تقابل تضایف           | ۹۶۲     | تدبیر مادہ                 | ۱۰۳۶        | تکلیف قصد              |
| ۲۰۱      | تکلیف روح           | ۲۱۳         | تقابل ملک و عدم ملک   | ۲۰۰     | تدبیر روح                  | ۱۰۵۳-۱۰۳۶   | تکلیف قصد              |
| ۳۶۵      | تکلیف جاری کے اسباب | ۳۸۵         | تقسیم                 | ۹۰۷-۳۲۱ | تدبیر                      | ۷۰۲         | تکلیف اللہ             |
| ۱۰۷۱     | تکلیف بدن           | ۹۳۷-۶۵۷     | تقدم بالحفظ           | ۳۵۱     | تدبیر                      | ۷۱۰         | تکلیف                  |
| ۱۹۳      | تکلیف مرض           | ۳۱۰         | تقدیم المعرفۃ         | ۳۵۷     | تدبیر                      | ۱۱۳۶        | تکلیف (مرد)            |
| ۳۳۹      | تکلیف               | ۳۷۱         | تقصیر اسنان           | ۷       | تدبیر                      | ۱۱۲۱        | تکلیف                  |
| ۱۱۱۵-۱۸۱ | تکلیف               | ۳۲۱         | تقطیر                 | ۷       | تدبیر مطلق                 | ۱۷۰         | تکلیف                  |
| ۴۰۵      | تکلیف               | ۳۶۳         | تقیط                  | ۷       | تدبیر مادہ                 | ۳۱۶         | تکلیف                  |
| ۳۲۰۰     | تکلیف               | ۶۷۵         | تقیط (بچوں کی)        | ۸۲۹     | تدبیر اعضاء                | ۱۲۵         | تکلیف                  |
| ۳۵۵      | تکلیف               | ۸۲۹         | تقدیر اعضاء           | ۱۶۷     | تدبیر                      | ۲۹۳         | تکلیف                  |
|          |                     | ۳۷۷         | تقیط (بچوں کی)        | ۱۲۵     | تدبیر                      | ۹۱۷         | تکلیف (مرض)            |

|      |                        |           |                          |            |                     |      |                              |
|------|------------------------|-----------|--------------------------|------------|---------------------|------|------------------------------|
| ۲۶۹  | حرکت کے چاروں مقولے    | ۷۱۴       | حب خردی (۹)              | ۲۸۱        | جمہا                | ۲۴۶  | ط                            |
| ۱۱۵  | حرکت مرکبہ             | ۱۰۶۲      | جبل الذراع               | ۲۸۱        | جموگا               | ۲۶۵  | ٹھوننا (لس)                  |
| ۳۶۰  | حرکت مفرد              | ۱۰۹۵      | حجام                     | ۸۳۸        | جہائی               |      | ٹھوننا (فرع)                 |
|      | حرکت نفسانیہ کے اثرات  | ۱۰۹۵      | حجامت                    | ۱۲۶-۱۲۶-۶۷ | جنس                 | ۱۸۲  | ٹھ                           |
| ۲۹۳  | حرکت وضعیہ             |           | حجامت بالشرط کی تفصیل    | ۲۲۲        | جستی، لون           | ۲۵۳  | ٹھانیہ                       |
| ۲۷۹  | حرکت وسکون کی تاخیرات  | ۱۱۰۳      | حجامت بلا شرط            | ۹۸۳        | جعودت               | ۸۱   | ٹھفل                         |
| ۲۸۸  | حرکت وسکون کی تاخیرات  | ۱۰۹۰-۱۱۰۱ | حجامت تحت الذقن          | ۹۰۹        | جلاب                | ۶۲۶  | ٹھفل (تارورہ)                |
| ۹۲   | حرکت                   | ۱۰۹۹      | حجامت تحت الرقبہ         |            | جلد غریب (سیج ندبی) | ۱۱۳۲ | ٹھقب                         |
| ۱۷۲  | حز                     | ۱۱۰۰      | حجامت تحت الرقبہ         | ۱۱۳۱       | جبارع کی بحث        | ۳۵   | ٹھفل اضافی                   |
|      | حس بصر، سمع، شمع، ذوق، | ۱۱۰۰      | حجامت تحت الرقبہ         | ۸۲۸        | جنین کا تغذیہ ونسیم | ۳۴   | ٹھفل مطلق                    |
|      | لس کی لطافت و کثافت    | ۱۱۰۰      | حجامت کعبین              | ۵۷۲        | جوز جندم            | ۳۳۲  | ٹھلج                         |
| ۲۰۰  | حس مشترک               | ۱۱۰۱      | حجامت مع الشرط           | ۷۱۴        | جوانوں کی تدبیر     | ۶۹۴  | ٹھنایا                       |
| ۱۴۷  | حسن الیکروس            | ۱۰۹۵      | حجامت مع الشرط           | ۷۲۳        | جھلیاں              |      | ج                            |
| ۳۱۵  | حسور باقلاء            | ۱۱۳۱      | حجامت                    | ۱۰۱        | جھول جھولنا         | ۱۶۷  | جالا                         |
| ۱۰۱۹ | حشو                    | ۹۱        | حجارت غریزی              | ۷۳۶        | جیب و نامور         | ۱۸۲  | جادرسیہ                      |
| ۱۰۳  | حصبہ                   | ۵۰        | حجارت غریزی کا اندھا گنا | ۱۱۲۹       | چ                   | ۱۰۲۰ | جبلہنگ                       |
| ۱۸۲  | حشویہ                  | ۲۴۸       | حجارت غریزیہ کا فعل      | ۷۱۷        | چرنے                | ۱۱۱  | چمن                          |
| ۲۱۰  | حشویہ                  | ۷۹۴       | حجارت کا فیضان           | ۱۱۱        | چستہ                | ۹۱   | چسادل                        |
| ۶۵۷  | حفظ صحت                | ۶۴۰       | حجارت مصعدہ              | ۱۰۸۶       | چادرگ               | ۴    | چسادل و اصباح                |
| ۹۲۳  | حفظ صحت مثل سے         | ۱۰۱۳      | حجارت                    | ۱۷۰        | چخل جانا            | ۱۳۵  | چذب رطوبات                   |
| ۸۷۳  | حفظ صحت بالمثل         | ۶۴        | حجارت                    | ۴۶۶        | چھوڑنا (لس)         |      | چذب بالعلقہ (کچھ جربا لعلقہ) |
| ۶۵۵  | حفظ صحت                |           | حرکات غیر طبعیہ کے اسباب | ۱۸۴        | چھوڑنا (لس)         | ۱۸۲  | چذب                          |
| ۲۱۳  | حقن                    | ۳۷۱       | حرکت                     | ۷۱۷        | چھوڑنا (لس)         | ۹۶۴  | چذب مواد                     |
| ۱۰۳۱ | حقن کا بیان            | ۲۸۸ - ۱۱۵ | حرکت ارادیہ              | ۷۱۷        | چھوڑنا (لس)         | ۹۳۰  | چذب مواد کے شرائط            |
| ۱۰۳۱ | حقن کی ابتدا           | ۱۱۵       | حرکت ارادیہ              | ۷۱۷        | چھوڑنا (لس)         | ۹۳۲  | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن قابضہ              | ۴۷۹       | حرکت اینیہ               | ۱۸۲        | چھوڑنا (لس)         | ۹۰۷  | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن حاذقہ              | ۲۸۸       | حرکت بدنی                | ۱۱۲۷       | چھوڑنا (لس)         | ۱۷۱  | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن قابضہ              | ۱۱۵       | حرکت طبعیہ               |            | چھوڑنا (لس)         | ۳۱۰  | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن لینہ               |           | حرکت طبعی، ارادی، مرکب   | ۷۷         | چھوڑنا (لس)         | ۱۸۲  | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن مبدلہ مزاج         | ۴۱۸       | حرکت طبعی، ارادی، مرکب   | ۳۰۳        | چھوڑنا (لس)         |      | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن مبدلہ مزاج         | ۴۸۰       | حرکت طبعی، ارادی، مرکب   | ۵۰         | چھوڑنا (لس)         | ۲۴۰  | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن مبدلہ مزاج         | ۴۸۰       | حرکت طبعی، ارادی، مرکب   | ۷۶۴        | چھوڑنا (لس)         | ۳۲۹  | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن مبدلہ مزاج         | ۴۸۰       | حرکت طبعی، ارادی، مرکب   | ۱۶۲        | چھوڑنا (لس)         | ۱۴۴  | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن مبدلہ مزاج         | ۴۸۰       | حرکت طبعی، ارادی، مرکب   | ۱۶۲        | چھوڑنا (لس)         | ۳۷۱  | چذب دانالہ کی صورتیں         |
| ۱۰۳۲ | حقن مبدلہ مزاج         | ۴۸۰       | حرکت طبعی، ارادی، مرکب   | ۱۶۳ - ۲۵   | چھوڑنا (لس)         | ۳۳۲  | چذب دانالہ کی صورتیں         |

|             |                             |       |                          |           |                     |          |                         |
|-------------|-----------------------------|-------|--------------------------|-----------|---------------------|----------|-------------------------|
| ۱۸۷         | دارالقیل                    | ۹۶۳   | خلافت بعید               | ۱۸۲       | خارش                | ۱۰۱۹-۶۸۶ | علوانی (طریخ)           |
| ۴۶          | دارنہ مدلل النہار           | ۹۶۴   | خلافت قریب               | ۹۰۰-۷۷۴   | خام                 | ۸۰۷      | حلوے                    |
| ۲۷۴         | دبیر                        | ۶۸    | خلط                      | ۹۹۶       | خانی                | ۷۸۹      | حلوے اور مٹھائیاں       |
| ۵۱۹         | دخانہ الاذن (کن سلائی)      | ۶۹-۶۰ | خلط بردی                 | ۶۱۱       | خبر یا بس           | ۹۲۲      | حلیم                    |
| ۲۲۹         | دراری                       | ۶۸    | خلط محمود                | ۱۱۴۱      | خشم                 | ۳۵۳      | حماہ                    |
| ۶۶۵         | دراز ترین عمر               | ۶۸    | خلط، ہر برخلط کے غلبہ کی | ۲۹۵       | خجل                 | ۷۵۴-۳۴۵  | حام                     |
| ۲۵۳         | درجہ                        | ۲۶۰   | سلاستیں                  | ۱۷۰       | خوش                 | ۳۴۵      | حام، بہترین             |
| ۳۰۶         | درجات (دویہ)                | ۱۷۳   | خلع                      | ۱۰۸       | خدمت                | ۷۵۹      | حام کے شرائط اور پیریز  |
| ۳۹۹-۳۸۰-۳۷۹ | درد، اور مطلق درد کے بہاب   | ۳۶۹   | نعل کے اسباب             | ۱۰۸       | خدمت مودیہ          | ۳۴۶      | حام کے کمرے             |
| ۳۹۹         | درد کی قسمیں، اکال، اعیانی، | ۳۷۰   | خلعت الاذن               | ۱۰۸       | خدمت مہیہ           | ۷۵۸      | حام کے مناخ اور مفراتیں |
| ۳۹۹         | ناقب، ثقیل، حکاک،           | ۹۲۶   | خلعت                     | ۷۱۶       | خرائے               | ۷۵۹      |                         |
| ۳۹۹         | خشن، قدری، رخو،             | ۹۲۶   | خلعت عضو                 | ۱۷۷       | خراج                | ۲۳۷      | حائے غیب (حجاری بخار)   |
| ۳۹۹         | مناغظ، ضربانی، لاذع،        | ۸۲۲   | خوار                     | ۱۷۰       | خراش                | ۱۷۷      | حمزہ                    |
| ۳۹۹         | مسلی، سفین، کسر، ممد،       | ۱۷۸   | خنازیرہ                  | ۷۱۸       | خراش ران            | ۲۳۷      | حمزہ (سر خبادہ)         |
| ۳۹۹         | ناقص،                       | ۶۸۳   | خندروس                   | ۷۱۶       | خرخرہ عظیمہ         | ۱۷۷      | حمزہ قلعونہ             |
| ۳۹۹         | درد، ایک ایک درد کے         | ۹۲۹   | خفق حرارت                | ۱۱۳۲-۱۰۳۶ | خرقہ - خرقے         | ۲۱۶      | حمزہ الوجد              |
| ۳۹۰         | اسباب                       | ۴۵۳   | خواب دیکھنا              | ۸۰۰       | خروب شامی           | ۲۶۹      | حمضین                   |
| ۳۹۰         | درد کی تسکین کے اسباب،      | ۷۱۵   | خواب ڈراؤنے              | ۷۱۶       | خروج مقعد           | ۲۳۰      | حل کاذب                 |
| ۱۱۵۰        | درد کی تسکین                | ۲۴۷   | خواب منفرہ وغیرہ منفرہ،  | ۲۱۴       | خریف                | ۱۰۱۳     | حوضت                    |
| ۳۹۸         | درد کے اثرات                | ۸۵۱   | خصوص                     | ۲۳۹       | خریف کے امراض       | ۸۲۶      | حیات                    |
| ۴۰۱         | درد اخلاط و دیسے            | ۷۰    | خوبیت                    | ۲۴۰       |                     | ۸۶۳      | حیات اجامیہ             |
| ۴۰۱         | درد حرکت سے                 | ۷۰    | خون                      | ۲۲۳       | خریفی، ایام         | ۷۰۹      | حیات اطفال              |
| ۴۰۲         | درد ریا سے                  | ۷۰    | خون لمبی                 | ۱۸۲       | خسرہ (کھسرہ)        | ۲۳۸      | حیات عادہ مزمنہ         |
| ۴۲۸         | درد سے استدلال              | ۷۰    | خون غیر طبی              | ۱۰۸۵      | خشاء                | ۲۴۰      | حیات ربیع               |
| ۷۰۷         | درد گوش                     | ۴۶۰   | خون کے نمب کی علامتیں    | ۷۱۸       | خشونت، اور اس کے    | ۲۴۰      | حیات مختلفہ             |
| ۸۱          | دردی                        | ۱۱۳۶  | خیالیت                   | ۳۶۸       | اسباب               | ۴۰۰      | حیات کی کثافت و لطافت   |
| ۷۱۸         | درین                        | ۱۳۷   | خیال                     | ۱۱۳۸      | خشکبند              | ۹۲۴      | خزل                     |
| ۱۰۹۰        | دستند                       | ۸۹۰   | خیالات (شیم)             | ۱۰۸۳      | خضبی                | ۷۱۸      | حیات                    |
| ۱۰۰۳        | دستون کار و کتا             | ۴۲۵   | خیالات شاذہ              | ۷۱۸       | خضیان               | ۱۵۱      | حیوان ناطق              |
| ۱۰۰۳        | دستون کی زیادتی کا تدارک    | ۱۸۴   | فیضان                    | ۸۹۲       | خضوضہ               | ۱۵۱      | حیوان غیر ناطق          |
| ۱۰۰۵        |                             | ۸۲۲   | دار و دیوار              | ۴۶        | خط استواء           | ۱۱۴۱     | خاتمہ                   |
| ۱۱۳۴        | دشمن و دشمنی                | ۱۱۳۸  | دار و دیوار              | ۲۵۱       | خط استواء کا اعتدال | ۱۰۸      | خادم مودی               |
| ۹۱          | دسومت                       | ۴۱۰   | دار و دیوار              | ۳۶        | خفت اضافیہ          | ۱۰۸      | خادم مہی                |
| ۸۳۹         | دفع عامر                    | ۱۸۷   | دار و دیوار              | ۳۶        | خفت مطلقہ           | ۱۲۹      | خادم مرفد               |

|                               |                               |          |                       |         |                             |
|-------------------------------|-------------------------------|----------|-----------------------|---------|-----------------------------|
| ۲۵۳                           | دوار منقح سده                 | ۱۱۱۴     | رباط                  | ۱۰۰     | رسوب خنثی طی ۶۳۰-۶۳۵        |
| ۷۴۶                           | دوار منقح کا مہسل بن جانا ۹۷۹ | ۹۷۹      | رباطات                | ۱۰۰     | رسوب بدی ۶۳۰-۶۳۵            |
| ۷۴۹                           | دور                           | ۳۴       | ریج                   | ۱۹۱     | رسوب سعلق ۶۳۶               |
| ۷۴۸                           | دودھ پلائی                    | ۶۸۲      | ریج مسکون             | ۲۵۶     | رسوب خنثی ۶۳۰-۶۳۲           |
| ۷۴۷                           | دودھ خچڑانا                   | ۶۹۵      | ریج                   | ۲۰۴-۲۰۵ | رسوب وردی ۶۲۷               |
| ۷۴۷                           | دودھ کی غلظت، رقت             | ۷۸۸-۷۸۷  | ریج کے امراض          | ۲۳۳     | رسوبیاں ۱۷۸                 |
| ۷۴۶                           | قلت                           | ۷۸۸-۷۸۷  | رجار                  | ۳۳۰     | رشتہ (زاروا) ۳۵۱            |
| ۷۴۹                           | دودھ کی کثرت                  | ۷۸۹      | رجرجہ                 | ۱۱۲۱    | رض ۱۱۴۶-۱۱۴۲                |
| ۷۴۹                           | دودھ مرضہ کا                  | ۶۸۵      | رخ                    | ۳۹۳     | رضاعت ۶۷۹                   |
| ۷۴۹                           | دودھ میں بدبو                 | ۶۹۰      | ردع بادہ              | ۱۵۸     | رطوبات ادوی ۶۹              |
| ۷۴۷                           | دھڑ (بدن)                     | ۱۰۸۹     | ردی الکیوس            | ۳۱۴     | رطوبات بدن ۶۹               |
| ۷۴۹                           | دھوب کھانا                    | ۳۵۳-۳۴۵  | رسوب                  | ۸۳-۶۲۶  | رطوبات ثانیہ ۶۹             |
| ۷۴۷                           | دیدان شکم                     | ۷۱۷      | رسوب جید              | ۶۲۸     | رطوبات خلطیہ ۷۰             |
| ۷۴۶                           | دیدان صفار                    | ۷۱۷      | رسوب خراطی            | ۶۳۰     | رطوبات عالم اور نور قرص ۱۰۹ |
| ۷۴۹                           | دیدان طوال                    | ۷۱۸      | رسوب خمیری            | ۶۳۰-۶۳۶ | رطوبات فضلیہ ۷۰             |
| دلائل (علامات) کا تذکرہ ۱۰    | دیدان عراض                    | ۷۱۸      | رسوب دہجی             | ۶۳۰-۶۳۴ | رطوبات محمودہ ۷۰            |
| دلیل ۱۶۱                      | ذ                             |          | رسوب دیشیشی           | ۶۳۰-۶۳۳ | رطوبت ۲۵                    |
| دم (رخن) ۷۰                   | ذات البجب                     | ۱۸۶      | رسوب دسوی غلطی        | ۶۳۰-۶۳۷ | رطوبت بیضیہ ۵۹۹             |
| دم سوداوی ۱۰۵۹                | ذات الریہ                     | ۱۸۶      | رسوب ساسب             | ۶۴۰     | رطوبت طلیہ ۶۹               |
| دماغی تخيلات کے آثار عجیبہ    | ذبحہ                          | ۲۴۱      | رسوب ردی              | ۶۳۰     | رطوبت غریبہ ۵۲              |
| ۲۹۵                           | ذبول                          | ۱۲۵، ۲۸۰ | رسوب رمادی            | ۶۳۱-۶۳۷ | رطوبت غریبہ ۵۸              |
| دوسیت ۹۱                      | ذبول غریزیت                   | ۲۹۵      | رسوب رملی نصوی        | ۶۳۱     | رطوبت قریبہ بہ انعقاد ۷۰    |
| دوالی ۱۶۷-۳۳۰                 | ذرب                           | ۱۹۱      | رسوب زلابی            | ۶۴۱     | رطوبت محصورہ ۶۹             |
| دواؤں کا مزاج ۴۹              | ذنب انفار                     | ۵۱۰      | رسوب سوئی             | ۶۳۰-۶۳۳ | رطوبت متویہ ۷۰              |
| دواؤں کی بیرونی داندرونی      | ذنب ثابت                      | ۵۱۱      | رسوب شعری             | ۶۳۰-۶۳۶ | رعشہ ۳۷۱                    |
| اثرات کا اختلاط ۳۴۲           | ذنب راجح                      | ۵۱۱      | رسوب صفائی            | ۶۳۱     | رعشہ استلانیہ ۳۷۲           |
| دوائے سخی (ادویہ سمیہ) ۳۰۶    | ذنب ساقط                      | ۵۱۱      | رسوب طانی (غلام-سحاب) | ۶۳۰-۶۳۷ | رعشہ یابسہ ۳۷۲              |
| ۳۰۷-۳۰۹                       | ذنب عائد                      | ۵۱۱      | رسوب طبعی             | ۶۲۷     | رعشہ ۷۷                     |
| دوائے غذائی ۳۰۹               | ذنب منقضی                     | ۵۱۱      | رسوب غلطی             | ۶۳۰-۶۳۶ | رمدایت ۷۵                   |
| دوا مرطبا ۳۶۲                 | ذنب واقف                      | ۵۱۱      | رسوب عنکبوتی          | ۶۴۱     | رمانہ الغفد ۳۷۰             |
| دوار مہسل کا مہسل بن جانا ۹۷۹ | س                             |          | رسوب غیر طبعی         | ۶۳۰     | رمد آتش چشم ۲۳۷             |
| دوار مہسل کیونکر سدا کر جذب   | راس جدی                       | ۲۵۰      | رسوب قشری             | ۴۲۷     | رمدیابس ۲۳۸                 |
| کرکلی ہے ۹۸۲                  | راس سرطان                     | ۲۵۰      | رسوب قشوری            | ۶۳۱     | رنگ بدن سے استدلال ۴۴۱      |
| دوائے مطلق (خالص) ۳۰۹         | راسن                          | ۸۰۰      | رسوب کرسنی            | ۶۳۰-۶۳۲ | رنگ بدن کی تئیں ۴۴۱-۴۴۲     |
| دوائے معتدل ۳۰۸-۳۰۶           | راسنہ                         | ۹۲       | رسوب خمی              | ۶۳۰-۶۳۴ | رواضع ۹۲                    |
|                               |                               |          | رسوب محمود            | ۶۲۷     |                             |



|         |                            |                           |                |          |                           |         |                         |
|---------|----------------------------|---------------------------|----------------|----------|---------------------------|---------|-------------------------|
| ۱۷۸     | سرطان                      | ۸۷۹                       | ساعات مستویہ   | ۷۲۴      | ریاضت کے فوائد            | ۸۰۲     | روٹی موٹے آٹے کی        |
| ۸۴۶     | سرگزبہر                    | ۸۷۹                       | ساعات مستویہ   | ۷۲۸      | ریاضت کی قسمیں            | ۲۸۰-۱۳۸ | روٹ                     |
| ۲۰۳     | سرا                        | ۸۷۹                       | ساعات مستویہ   | ۷۲۴      | ریاضت کی مقدار            | ۱۰۶۰    | روح اور خون شریانی      |
| ۲۳۵     | سرا کے امراض               | ۸۷۹                       | ساعت (گھنٹہ)   | ۷۲۹      | ریاضت متراخیه             | ۱۳۱     | روح حیوانی              |
| ۳۷۱     | سعال                       | ۹۱                        | ساقیہ          | ۵۶۸      | ریاضت معتدلہ              | ۱۳۱     | روح قلبی                |
| ۷۰۴     | سعال (اطفال)               | ۳۱۰                       | سانپ کا زہر    | ۵۶۸      | ریاضت مفرطہ               |         | ریاح (مختلف سمت کی ہوا) |
| ۱۸۷     | سحقہ                       | ۴۹                        | سباجہ          | ۷۳۴      | ریاضت برعصوی              | ۲۷۲-۲۷۲ |                         |
| ۸۹۵     | سفر میں گرمی سے بچنا       | ۸۲۳                       | سباج           | ۳۵۴      | ریت میں گڑنا              | ۶۱۷     | ریاح بخاریہ             |
| ۸۹۸     | سفر میں سردی سے بچنا       | ۱۷۱-۱۶۰-۱۵۹               | سبب            | ۲۶۲      | ریاح                      | ۴۶۴     | ریاح کی علامات          |
| ۹۰۶     | سفر میں رنگ کی حفاظت       | ۱۹۵-۱۹۴                   | سبب بادی       | ۱۱۳۰-۱۷۱ | ریاح الشوک                | ۴۰۲     | ریاح سے درد             |
| ۹۰۷     | سفر میں مختلف پانی کی حضرت | ۱۹۷                       | سبب بالذات     | ۷۱۶      | ریاح العیال               | ۲۷۳-۲۶۲ | ریاح جنوبیہ             |
| ۹۰۷     | سفر میں بچنا               | ۱۹۷                       | سبب بالعرض     | ۴۰۲      | ریاح محدود                | ۲۷۲-۲۷۲ | ریاح شمالیہ             |
| ۹۱۱     | سفر بھری                   | ۱۱۳۶                      | سبب ثابت       | ۸۸       | ریاح                      | ۲۷۳-۲۶۴ | ریاح مشرقیہ             |
| ۱۱۴۷    | سقطہ اور ضربہ کا علاج      | ۱۹۵-۱۹۴                   | سبب سابق       | ۸۸       | ریاح                      | ۲۷۳-۲۶۴ | ریاح مغربیہ             |
| ۷۱۵     | سکات                       | ۶۵۵                       | سبب صحت و مرض  | ۴۴۲      | زبان سے استدلال           | ۷۲۳-۵۶۸ | ریاضت                   |
| ۷۱۵     | سکات                       | ۲۷                        | سبب صوری       | ۳۶۸      | زبد البحر                 | ۸۴۰     | ریاضت استرداد           |
| ۸۱۸     | سکات متواتر                | ۲۷                        | سبب فاعلی      | ۷۷       | زجاج                      | ۷۳۳     | ریاضۃ المستنین          |
| ۱۰۴۸    | سکات (بخار کا)             | ۱۱۳۶                      | سبب غیر ثابت   | ۷۱۷      | زحیر (اطفال)              | ۷۲۹     | ریاضت بطبیہ             |
| ۷۹۵     | سکینین بندوری              | ۲۷                        | سبب فاعلی      | ۱۱۴۱     | زرداب                     | ۸۷۰     | ریاضت تخانیہ            |
| ۷۹۵     | سکینین سادہ                | ۲۷                        | سبب مادی       | ۸۰۰      | زعرور                     | ۷۲۴     | ریاضت جزئیہ             |
| ۷۹۵     | سکینین سگری                | ۱۹۵-۱۹۴                   | سبب واصل       | ۷۰۴      | زکام (اطفال)              | ۷۲۹     | ریاضت خشیہ              |
| ۱۰۳۶    | سکوبات                     | سبب دلاوی (خلقی، پیدائشی) | سبب دلاوی      | ۶۴۱      | زلابی                     | ۷۲۴     | ریاضت حقیقیہ            |
| ۲۸۹     | سکون                       | ۳۷۱-۳۷۰                   | سبب            | ۵۵۴      | زبان داخل                 | ۷۲۸     | ریاضت خالصہ             |
| ۴۸۴     | سکون خارجی (نبض)           | ۲۷۷                       | سبب            |          | زمین کی بندی و پستی کے    | ۷۲۹     | ریاضت سریم              |
| ۴۸۴     | سکون داخلی                 | ۱۶۷                       | سبب            | ۲۵۷      | تغییرات                   | ۸۷۰     | ریاضت تطلیہ             |
| ۴۹۴۴۸۴  | سکون محیطی (نبض)           | ۱۸۳                       | سبب            |          | زیادت عظم و عدد (مرض معد) | ۷۲۹     | ریاضت شدیدہ             |
| ۴۹۲-۴۸۴ | سکون مرکزی                 | ۱۷۰                       | سبب            | ۳۷۳      | کے اسباب                  | ۷۲۹     | ریاضت ضعیفہ             |
| ۳۶۰     | سکون مغز                   | ۴۲۶                       | سبب اعراض      | ۸۲۰      | زیرین المار               | ۸۷۰     | ریاضت طریفہ             |
| ۱۰۸۷    | سکون                       | ۶۸۴-۱۸۳                   | سبب            | ۸۰۷      | زیر باج                   | ۷۲۸     | ریاضت عرضیہ             |
| ۷۰۹     | سکون چشم                   | ۹۶۹                       | سبب            | ۳۶۹      | زوال عضو                  | ۸۷۰     | ریاضت فوقانیہ           |
| ۱۷۸     | سکون                       | ۱۱۱۳                      | سبب            | ۷۳۰      | زودین                     | ۷۲۹     | ریاضت قلیلیہ            |
| ۳۱۰-۳۰۷ | سکون                       | ۱۱۱۳                      | سبب            | ۷۳۰      | زودین (چھوٹی کشتی)        | ۷۲۹     | ریاضت قویہ              |
| ۳۰۹     | سکون مطلق                  | ۳۶۵                       | سبب کے اسباب   | ۳۰۷      | زہر                       | ۷۲۹     | ریاضت کثیرہ             |
| ۳۰۳     | سکون ہلال                  | ۱۱۱۳                      | سبب شرا میں کے | ۳۰۳      | زہر ہلال                  | ۷۲۴     | ریاضت کلیہ              |
| ۷۳۰     | سکون (چھوٹی کشتی)          | ۱۱۱۳                      | سبب اعصاب کے   |          | زہر ہلال                  | ۷۲۴     | ریاضت کی ابتداء و انتہا |

|                              |                             |                          |                                 |
|------------------------------|-----------------------------|--------------------------|---------------------------------|
| ۱۰۸۰ صاف                     | شراب کی صورت نوعید کے       | ۸۲۶ سوتا: دن کا          | ۲۶۵ سالم                        |
| ۲۸۲-۲۶۳-۲۶۱ (سار باد صبا)    | خواص ۵۵۹                    | ۸۲۷ سونے کی ہیئت         | ۲۱۷ سمیت المراس                 |
| ۱۶۲ صحت                      | شراب کی مفصلی تحقیق ۸۱۷     | ۷۰۴ سور شمس              | ۱۲۵ سمن                         |
| صحت و مرض کے مدارج           | شراب کے مختلف احکام ۸۱۱     | ۱۰۲۹ سور القنیہ          | ۳۶۳ سمن مغرط                    |
| ۱۹۰ (مراتب)                  | شراب مروتی ۸۱۱              | سور مجادرت ۱۰۱۰ اس کے    | ۲۶۰ سمندروں کی ہوا              |
| ۸۶۲ نیناء                    | شراب مغبول ۸۱۷              | اسباب ۳۷۰                | سموم (سالم) ۲۶۵-۸۹۶             |
| صدع (صادع) ۱۷۱-۱۷۲           | شری ۱۸۲                     | سور مزاج کے امراض ۱۶۳    | سمن سے استدلال ۲۳۵              |
| ۱۱۴۱-۶۲۱ مدید                | شرابین مفسودہ: (بھڑکی) ۱۰۷۲ | سور مزاج کے معالجات ۹۲۶  | سمن الخطاط ۵۸                   |
| ۱۸۶ صرع                      | شریان ۱۰۱                   | سور مزاج بارد ۵۲         | سمن ترعرع ۵۹                    |
| ۷۷ صفراء                     | شریانات ۷                   | سور مزاج حار ۵۲          | سمن حدائیت ۵۸-۵۹                |
| صفراء کے غلبہ کی علامتیں ۲۶۱ | شریان اور جالینوس ۱۰۶۰      | سور مزاج حار کی صلاح ۸۷۱ | سمن رباق ۵۹                     |
| ۸۰ صفراء زنجاری              | شریان خلف الاذن ۱۰۸۸        | سور مزاج رطب ۵۲          | سمن شاغیہ ۱۶۹                   |
| ۷۷ صفراء طبعی                | شریان صدغ ۱۰۸۷              | سور مزاج مادی ۵۲-۵۳      | سمن شباب ۵۸                     |
| ۷۹ صفراء غیر طبعی            | شلیہ نائیہ ۱۱۳۳             | سور مزاج مختلف و مستوی   | سمن شیوخ ۵۹                     |
| ۸۰ صفراء کرائی               | شلیہ نائیہ ۱۱۳۳             | متفق ۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲         | سمن صبا ۷                       |
| ۷۹ صفراء محترقہ              | شعری ۲۴۵-۱۰۰۱               | سور مزاج مستحکم ۹۲۶      | سمن طفولیت ۷                    |
| ۷۹ صفراء محمیه               | شفا قلوب ۱۱۳۰               | سور مزاج یابس ۵۲         | سمن غلامیت ۷                    |
| ۱۷۸ صلابت                    | شق ۱۷۲                      | شہر ۸۲۳                  | سمن فحی ۷                       |
| ۱۹۳ صلع                      | شقرت ۲۳۱                    | سسم ۲۰۸                  | سمن مشکلمین ۵۸                  |
| ۱۰۸۷ صنارہ                   | شکل اسطوانی ۲۰۸             | سیلان الاذن ۷۰۶          | سمن نمور ۷                      |
| ۲۳ صناعیت                    | شکل مخروطی ۲۰۸              | مش                       | سمن و قوف ۷                     |
| ۲۹ صناعیت طب                 | شکاف نگانا ۱۱۲۷             | شاہ بلوط ۸۰۰             | شگھی نگانا ۱۰۹۵                 |
| ۳۶۱ صناعیت مبرہ              | شوحط ۲۲۸                    | شستا ۲۰۲                 | سواری کشتی و جہاز کی ۷۳۷        |
| ۱۸۴ صنان                     | شور باج (شوربہ) ۸۰۵         | شتری ایام ۲۲۲            | سواری گاڑیوں کی ۷               |
| صور محسوسہ ۱۵۲-۱۵۳           | شورین ۲۶۹                   | شتویہ، حیات ۲۸۳          | سواتی ۹۱                        |
| ۱۵۲ صورت                     | شہوت کلبیہ ۷۷۴              | شحم سے استدلال ۲۳۵       | سوداء ۸۱                        |
| ۳۰۰ صورت نوعید               | شہوت طعام (شہوک) ۱۵۶        | شماانی ۶۸۲               | سوداء کے غلبہ کی علامتیں ۲۶۲    |
| ۷۳۱ صوبجان                   | شیب ۱۸۳                     | شدخ ۱۷۲                  | سوداء احتراقیہ (سوداء فضلیہ) ۹۲ |
| صارتج (دنگل) لپائی ۲۲۸       | شیب کا سبب ۲۳۹              | شدخ کا علاج ۱۱۲۶         | سوداء حراریہ ۸۳                 |
| ۲۰۵-۲۰۳ صیف                  | شیشہ آتشی ۲۰۶               | شراب ریجانی ۷۴۵          | سوداء روسویہ ۹۳-۸۳              |
| ۲۱۱ صیف رطب                  | شیشہ مدی ۲۰۶                | شراب حقیق ۸۱۶            | سوداء طبعی ۷۱                   |
| ۲۱۱ صیف یابس                 | شیشہ محمدیہ طافیت ۲۰۶       | شراب غسل ۸۶۸             | سوداء غیر طبعی ۸۳-۸۴            |
| ۲۰۳ صیفی، ایام               | ص                           | شراب خداد کے بعد ۷۸۹     | سوداء فضلیہ ۸۲-۸۳               |
| ۲۱۳ صندین                    | صادع ۱۷۱                    | شراب کی تدبیر ۸۰۸        | سوداء محترقہ (سوداء فضلیہ) ۸۲   |

|                          |                          |                       |                        |                        |             |                       |
|--------------------------|--------------------------|-----------------------|------------------------|------------------------|-------------|-----------------------|
| علاج بالذوال ۶۵۴-۹۲۱     | ۴۴۳                      | عشاء                  | ۲۶۶                    | طین نثری               | ۱۹۴         | نثریہ                 |
| علاج بالصد ۹۲۲-۹۲۳       | ۳۶۴                      | عصابہ ریشی            | ع                      |                        | ۱۱۴۴        | ضربہ اور سقطہ کا علاج |
| علاج بالشل ۹۲۲-۹۲۳       | ۴۶                       | عصارہ                 |                        |                        | ۱۹۲         | نثرس                  |
| علاج بالند ۶۵۴-۳۰        | ۹۹                       | عصب                   | ۴۴۲                    | عاجی لون               | ۱۰۸-۴۲      | ضرورت                 |
| علاج بذریعہ دوا ۹۲۱      | ۱۰۰                      | عصبانی                | ۲۸۰                    | عاقہ                   | ۴۴          | نفع اعضا کے اسباب     |
| علاج روحانی ۹۴۲          | ۶۸۴                      | عضلانی                | ۳۹                     | عدلی تقست              | ۴۱۴         | ضعف معدہ              |
| علامات خاصہ ۱۰۳۵         | ۱۱۲۸                     | عضلہ الجبہ            | ۲۱۴                    | عدم ملک                | ۳۴۹         | ضعف العضو             |
| علامات عامہ ۱۰۳۵         | ۱۱۲۸                     | عضلہ جیبہ نخویہ       | ۲۱۴                    | عدمی                   | ۱۰۳۴        | ضاد                   |
| علامات موضعیہ ۱۰۳۵       | ۱۱۸                      | عضلی طبقہ             | ۱۶۱-۱۶۰                | عزن                    | ۳۶۵         | ضیق مجاری کے اسباب    |
| علامات واسلہ ۱۰۳۵        | ۹۴                       | عضو                   | ۲۲۹                    | عزن البلد              | ط           |                       |
| علامات امزجہ ۴۳۳         | ۱۳۸                      | عضو خدر               | ۳۵۱                    | عزن                    | ۱۴۸         | طاعون                 |
| علامات جوہریہ، عرضیہ     | ۱۱۱۴                     | عضو دافع              | ۱۰۸۵                   | عرق آرتہ               | ۲۳          | طب کی تعریف           |
| تمامیہ ۴۱۱-۴۱۲           | ۱۰۴                      | عضو غیر قابل غیر معطی | ۱۰۸۵                   | عرق تحت انشاء          | ۲۵-۲۴       | طب علمی (نظری)        |
| علامات تھیمہ و مرضیہ ۴۱۱ | ۱۰۳                      | عضو قابل معطی         | ۱۰۸۶                   | عرق تحت اللسان         | ۲۵          | طب علمی               |
| علامات مزاج بارد، حار    | ۱۰۴                      | عضو قابل غیر معطی     | ۱۰۸۱                   | عرق الجبہ              | ۲۴          | طب نظری               |
| رطب، یابس ۴۵۳-۴۵۴        | ۱۰۳                      | عضو معطی غیر قابل     | ۱۰۸۲                   | عرق خلف الاذن          | ۴۳۱         | طب اسباب (جوبی تلوار) |
| علامات مزاج معتدل ۴۵۵    | ۱۰۹۵                     | عضو مجموع             | ۱۰۸۱                   | عرق خلف البعرب         | ۳۱          | طبیعیات               |
| علامات عرقہ، غیر عرقہ    | ۹۰۲                      | عضو مختون             | ۱۰۸۲                   | عرق الصدغ              | ۴۵۱         | طبی و غیر طبی         |
| ۴۱۴                      | ۳۴۱                      | عطاس                  | ۱۰۸۴                   | عرق عنقہ               | ۲۵۸         | طب زہریہ              |
| علامت دالہ دال (۴۱۰)     | ۱۸۱                      | عطاس الصبیاں          | ۱۰۸۴                   | عرق نبتہ               | ۱۱۸         | طبہ حصیہ              |
| علامت مذکرہ (نذکر) ۴۱۰   | ۴۱۰                      | عطاس شواتر            | ۱۰۸۰                   | عرق بالبقن رکبہ        | ۱۱۸         | طبہ کیمیہ             |
| علق (رجکیں) ۱۱۰۵         | ۹۸                       | عظم (پڈی)             | ۱۰۸۲                   | عرق الماق              | ۱۰۱۵-۳۰۱-۶۳ | طبیعیات               |
| علقہ ۱۱۰۵                | ۳۳۵                      | عظم الطحال            | ۳۵۱                    | عرق مدنی               | ۹۲۵         | طبیعیات عضو           |
| علقہ جامدہ ۳۶۵           | ۳۶۸                      | عقمہ                  | ۱۰۸۰                   | عرق النسا              | ۹۱۶         | طبیعیات معدیہ         |
| عکک الانباط ۴۹۲          | ۴۶                       | عقوصت                 | ۱۰۸۱                   | عرق الیافوخ            | ۱۰۱۹-۶۸۶    | طریخ                  |
| عکک البظم ۴۰۰            | ۳۵۴                      | عقوصت                 | ۱۰۸۱                   | عرقوب                  | ۳۲۹         | طیال                  |
| علم العلاج ۶۵۴           | ۱۰۰                      | عقب                   | ۶۴۵                    | عرقوب بکل              | ۴۳۱         | ظفر (بچا نڈنا)        |
| علم ایقاع ۴۹۶            | ۲۵۳                      | عقدتین                | عروق خلف الاذن اور قطع | عروق خلف الاذن اور قطع | ۴۴۴         | ظفر و غذا             |
| علم تالیف ۴۹۶            | ۸۱                       | عکر                   | ۱۰۸۳                   | فصل                    | ۱۰۳۴        | ظلاء                  |
| علم جزئی ۳۱              | علاج کے بارہ میں قول کلی |                       | ۵۶                     | عروق سواکن             | ۲۸۰         | ظلمت                  |
| علم حفظ صحت ۶۵۴          | ۹۱۳                      |                       | ۵۵                     | عروق ضواریب            | ۲۶۶         | ظن حر                 |
| علم طبی ۳۱               | علاج میں غذا کے احکام    |                       | ۱۰۶۰                   | عروق مفسودہ            | ۲۶۶         | ظن حائی               |
| علم کلام ۳۳              | ۹۱۴                      |                       | عروق مفسودہ کی تعداد   | عروق مفسودہ کی تعداد   | ۲۶۶         | ظن رشی                |
| علم بقہ ۳۳               | علاج بالندہیر ۶۵۴        |                       | ۱۰۸۹                   |                        | ۲۶۶         | ظن سنجی               |
|                          |                          |                       | ۲۴۱                    | عسر لبول               | ۲۶۶         | ظن مخبری              |

|                               |                      |                          |                   |                        |                          |                          |                    |
|-------------------------------|----------------------|--------------------------|-------------------|------------------------|--------------------------|--------------------------|--------------------|
| ۲۹۲                           | فزع                  | ۱۱۳                      | غشاء البطن        | ۹۲۹                    | غذائے خفیف               | ۳۲                       | علم ما بعد الطبیعہ |
| ۳۷                            | فساد                 | ۱۱۴                      | غشاء الصدر        | ۷۹۸                    | غذاء سدوی                | ۲۹۶                      | علم موسیقی اور نبض |
| ۳۶۴                           | فساد شکل             | ۱۱۳                      | غشاء مستبطن       | ۹۲۳                    | غذاء عرفی                | ۱۱۲                      | علوم اصلیه         |
| ۱۱۳۰                          | فساد عضو کا صلاح     | ۱۱۳                      | غشاء مستبطن اضلاع | ۹۲۰                    | غذاء غلیظ                | ۳۱                       | علوم جزئیہ         |
| ۸۸۶                           | فساد ہوا             | ۹۸                       | غضروف             | غذائے شیر الغدیز       | ۱۱۲-۲۷                   | علوم حقیقہ               |                    |
| ۱۷۲                           | فسخ                  | ۱۱۲۷                     | غضون              | ۳۱۳                    | رکثیر الغذا (کثیر الغذا) | ۱۳۵                      | عمل اجتذاب         |
| ۱۱۳۴                          | فسخ کا صلاح          | ۳۷۰                      | غلطت              | ۳۱۳                    | غذائے کثیف               | ۱۱۲۸                     | عمل الشترج         |
| غذا کے پاس کیا کیا سامان رہنا |                      | ۶۲۰                      | غلام (سحاب)       | غذائے کثیف کثیر الغذا  | ۳۴                       | عناصر                    |                    |
| چاہیے                         |                      | ۸۹۷                      | غلامہ             | قلیل الغذا حسن الکیوس  | ۱۰۸۷                     | عنفقہ                    |                    |
| ۹۷۱-۱۰۳۷                      | فصد                  | ۶۹                       | غیر فضول          | ردی الکیوس ۳۱۵-۳۱۴     | ۱۷۹                      | عوارض لازمہ              |                    |
| فصد مختلف عروق، اغراض         |                      | غیر فضلات                |                   | غذا گرم اور سرد        | ۲۹۳-۱۳۵                  | عوارض نفسانیہ            |                    |
| ۱۰۷۰                          | فصد کے دو وقت        | غیر معتدل، غیر معتدل حار |                   | غذائے لذیذ             | ۳۰۳                      | عوارض                    |                    |
| ۱۰۹۰                          | فصد اکمل             | ۵۱-۵۲                    |                   | غذائے لایح             | غ                        |                          |                    |
| ۱۰۷۰-۱۰۶۴                     | فصد باسلیق           | غیر معتدل مرکب           | ۵۳                | غذائے لطیف             | ۹۲۰-۳۱۳                  | غازی                     |                    |
| ۱۰۷۱-۱۰۶۵                     | فصد جمل الذراع       | غیر معتدل مفرط           | ۵۲                | غذاء لطیف جدا          | ۹۲۰                      | غافرا نا                 |                    |
| ۱۰۷۱-۱۰۶۵                     | فصد جمل الذراع       | ف                        |                   | غذائے لطیف فی العفایہ  | ۱۱۳۰                     | غذا و دج کی غذا          |                    |
| ۱۰۷۰                          | فصد ضیافین           | فاس                      | ۱۰۷۸              | القصوی                 | ۷۷۳                      | غذ                       |                    |
| ۱۰۴۶                          | فصد ضیق              | فاشر (نہار جشان)         | ۸۴۱               | غذائے لطیف مطلق        | ۱۷۸                      | غذ و محضہ                |                    |
| ۱۰۷۸                          | فصد عرق النسا        | فاعل باجوہر ۲۹۹-۳۰۰      | ۳۰۰               | غذائے لطیف کثیر الغذا  | ۱۷۹                      | غذا کا عبور              |                    |
| ۱۰۷۰-۱۰۶۴                     | فصد قیال             | فاعل بالعنصر             | ۲۹۹               | قلیل الغذا حسن الکیوس  | ۱۵۷                      | غذا کی تدریس             |                    |
| ۱۰۷۷                          | فصد شقی              | فاعل بالکیفیت            | ۲۹۸               | ردی الکیوس ۳۱۵-۳۱۴     | ۷۶۴                      | غذا اور بھوک             |                    |
| ۱۰۷۶                          | فصد معروض            | فیرو (بخار کا)           | ۱۰۴۸              | غذاء متوسط             | ۷۶۶                      | غذا کی ترتیب             |                    |
| ۱۰۷۶                          | فصد مطول             | فین                      | ۱۷۳               | غذا محمود الکیوس       | ۷۷۶-۷۶۹                  | غذاؤں کی اصلاح           |                    |
| ۱۰۷۶                          | فصد مؤثر             | فین معوی (قیل المعار)    | ۳۷۲               | غذا مرطب               | ۷۹۵                      | غذا کے احکام (طعام میں)  |                    |
| ۱۰۴۶                          | فصد داس              | فجابت                    | ۳۷۰               | غذا مشاکل و مشابه      | ۹۱۳                      | غذا کی تقلیل             |                    |
| ۱۷۲                           | فصل                  | فدخ                      | ۳۶۱               | غذائے مطلق             | ۹۱۵                      | غذا کے مراتب بلحاظ لطافت |                    |
| فصول کے احکام اور ان کے       |                      | فقدام                    | ۱۷۲               | غذائے معتدل            | ۹۲۰                      | و غلظت                   |                    |
| ۲۲۳                           | تغیرات               | فرائطس                   | ۹۱۰               | غذا و لہ حرارت         | ۶۷۰                      | غذا بالفعال              |                    |
| ۲۰۳                           | فصول کے طبائع        | فستہ کرنا                | ۱۹۲               | غذا و واحد             | ۶۷۰                      | غذا بالفعوہ              |                    |
| فصول کی ترکیب (ترکیب است)     |                      | فستہ کو لا غر بنانا      | ۸۲۹               | غذا و سیر (قلیل الغذا) | ۹۲۳-۶۷۰                  | غذا حقیقی                |                    |
| ۲۲۳                           | فصلات، تمام خنوم کے  | فطرط                     | ۸۸۱               | غذائے غریب             | ۷۶۳                      | غذا خالص کی اہمیت        |                    |
| ۲۵۲                           | فصلات بدن سے، سد لال | فربا فیموس               | ۱۶۸               | غذائی                  | ۳۱۳                      | غذا و ردی الکیوس         |                    |
| ۶۹                            | فضل                  | فروج کرد ناج             | ۱۰۱۷              | غسل بارو               | ۸۰۱                      | غذا و رطب                |                    |
| ۶۹                            | فضول                 | فربوس                    | ۱۷۸               | غشاء (اعشیہ)           |                          |                          |                    |

|                          |                           |                         |                          |
|--------------------------|---------------------------|-------------------------|--------------------------|
| نظام درود و چتر (۶۹۵)    | ق                         | قدیم                    | قز در رطوبات عالم ۱۰۹۶   |
| نظر اسایون ۸۵۴           | قابضات شکم ۱۰۰۶           | قرا بادین ۴             | نمیس حبیب ۹۹۳            |
| فعال فی الغیر ۳۰۲        | قارورہ (ظرف پیشاب) ۵۸۵    | قرنطیس (غلط ہے، دیکھو)  | قنی ۳۲۷                  |
| نعل ۱۰۹-۱۱۰-۱۲۳          | قارورہ اور ششہ بیالات     | قرنطیس قف کے            | قوی ۱۲۰                  |
| نعل بجلۃ الجوہر ۳۰۳      | ۶۲۹                       | ساتھ ۱۹۲                | قوای اولیہ ۳۸            |
| نعل فی الغیر ۳۰۲         | قارورہ بعد اجماع ۶۲۶      | قرص ۱۷۱                 | قوی کی جنس ۱۲۰           |
| نعل کا بطلان ہمیشہ برودت | قارورہ جانوروں کا اور     | قرص کے اسباب ۳۷۷        | قوائے حیوانیہ ۱۳۷        |
| چی سے لائق نہیں ہوا      | انسان کا ۶۲۷              | قرص بسیط ۱۱۳۷           | قوائے طبعیہ خادمہ ۱۲۹    |
| کرتاس ۴۵۲                | قارورہ حاملہ کا ۶۲۶       | قرص خیر و نیہ ۱۸۷       | قوائے طبعیہ مخدومہ ۱۲۳   |
| نعل مناسب ۳۰۳            | قارورہ عقلم کے بعد ۶۰۵    | قرص طیلانیہ ۱۸۷         | قوائے نفسانیہ محرکہ ۱۵۵  |
| نعل شانی ۳۰۳             | قارورہ کا عمومی تذکرہ ۵۸۱ | قرص مرکبہ ۱۱۳۷          | قوبا (دوا) ۲۴۰           |
| نقاع ۱۰۱۹                | قارورہ کا قوام ۶۰۹        | قرص مفردہ ۱۱۳۷          | قوت ۳۰۳                  |
| نقیہ ۳۳                  | قارورہ کا معائنہ ۵۸۵      | قرع (ٹھوکتنا) ۴۶۵       | قوت البصار ۱۴۶           |
| نک ۱۷۳                   | قادرہ کے الوان مرکبہ ۶۰۷  | قرع طبعی ۱۹۲            | قوت استعدادیہ ۱۹۸        |
| فلسفہ اولیٰ ۳۲           | قارورہ کی بو ۶۲۳          | قرعہ (نگلیا) ۱۱۰۳-۹۶۷   | قوت انسانیہ ناطقہ ۱۵۴    |
| فلغمونی ۱۷۷              | قارورہ کے رسوب ۶۲۶        | قرن الاکین محرق ۷۱۷     | قوت جاذبہ ۱۲۹            |
| فلغمونی حمزہ ۱۷۷         | قارورہ کی زردی کے درجات   | قرند (سنگی) ۱۱۰۳-۹۶۷    | قوت حافطہ ۱۵۳            |
| فلک خارج المرکز ۲۰۹      | ۵۸۷                       | قروح کے معالجات ۱۱۳۳    | قوت حیوانیہ ۱۲-۱۲۱-۱۳۷   |
| فلک الشمس ۲۰۹            | قارورہ کی سبزی کے درجات   | قروح کا اصول علاج ۱۱۳۶  | ۱۴۷                      |
| فلکی تغیرات ۲۴۸          | ۵۹۱                       | قروح کے اندمال کے موافق | قوت دافعہ ۱۳۰            |
| فلو نیا ۱۰۰۶             | قارورہ کی سرخی کے درجات   | ۱۱۴۲                    | قوت محرکہ (ذکرہ) ۱۵۳-۱۵۲ |
| فن اول ۲۳                | ۵۸۹                       | قروح باطنہ ۱۱۴۲         | قوت ذوق ۱۲۶              |
| فن ثانی ۱۵۹              | قارورہ کی سیاہی کے        | قروح بخبیہ ۱۸۷          | قوت سح ۱۲۶               |
| فن ثالث ۶۵۵              | درجات ۵۹۲                 | قروح عفنیہ ۱۱۳۶         | قوت شحم ۱۲۶              |
| فن چہارم ۹۱۳             | قارورہ کی صفادہ کردہ ۶۱۶  | قروح نقیہ ۱۱۳۶          | قوت طبعیہ ۱۲۰-۱۲۱-۱۲۵    |
| فرائق ۳۷۱                | قارورہ کے ضروری شرائط     | قشور کندر ۷۰۵           | قوت عاقدہ ۱۱۲            |
| قوای (۱) اطفال ۷۱۳       | ۵۸۱                       | قطع ۱۷۲                 | قوت عاقلہ انسانیہ ۱۵۳    |
| قواک ۷۷                  | قارورہ کی قلت و کثرت ۶۲۲  | قطع عضو (بتر) ۱۱۳۱      | قوت غاذیہ ۱۲۳            |
| قواک رطبہ ۷۹۷            | قارورہ میں جھاگ ۶۲۵       | قللہ ۷۰۵-۲۷۷            | قوت غواصہ ۳۴۱            |
| قودج ۸۰۰                 | قارورہ میں شئی ۶۲۳        | قللہ ابغین ۷۰۵          | قوت فاعلہ ۵۵-۱۹۸         |
| قوای عروق ۱۰۰۵           | قارورہ سے مختلف عروق کے   | قللی نمی (رہود) ۷۰۵     | قوت فعال ۳۴۲             |
| فیلسوف (دارالمہ) ۷۰۹     | ۶۳۴                       | قللی ۴۱۷                | قوت لمس ۱۲۶              |
| فیلسوف ۳۳                | قارورہ مردوں اور          | قللی ۷۵۱                | قوت لمحہ ۱۰۵۷            |
|                          | عورتوں کے ۶۳۵             | قلاط ۷۵۱                | قوت نابضہ ۶۶۹            |
|                          | قتاء احمار (بندال) ۷۰۳    | نمودہ کی حجامت ۱۰۹۹     | قوت نافذہ (لغاذہ) ۳۴۱    |

|         |                       |         |                             |         |                            |         |                           |
|---------|-----------------------|---------|-----------------------------|---------|----------------------------|---------|---------------------------|
| ۹۹۳     | گل خراسانی            | ۷۳۰     | گشتی لونا                   | ۱۰۳۰    | تے کی افراط کا مدارک       | ۱۲۴     | توت نامیہ                 |
| ۱۷۸     | گلکٹیاں               | ۸۱۱     | گلک                         | ۱۰۲۳    | تے کی روی                  | ۱۳۷     | توت نباتیہ                |
| ۲۷۷     | گلمس (دو)             | ۱۱۳۳    | گلفیر (جمال)                | ۷۱۳     | تے کی مخرج                 | ۱۳۹     | توت نطقیہ                 |
| ۱۰۲     | گوشت                  | ۱۱۳۳    | گلستان                      | ۱۰۲۳    | تے کی مفید                 | ۱۳۵-۱۲۰ | توت نفسانیہ               |
| ۷۸۰     | گوشت کی کثرت          | ۱۸۲     | گلف                         | ۱۰۲۹    | تے کی الدم                 | ۱۳۶     | توت نفسانیہ مدرک          |
| ۹۶۳     | گوئیوں پر شکر چڑھانا  | ۱۴۲     | گمال                        | ۲۳۳     | توت دا اعضا کی ہیئت        | ۱۲۹     | توت ماسک                  |
| ۸۸۰     | لاغر کر فریب بنانا    | ۱۴۲     | گمال اول                    | ۹۲۱-۱۷۱ | توت (پیپ)                  | ۱۳۸     | توت متخبلہ                |
| ۷۸۸-۷۸۷ | لبن کی غلظت، رقت، قلت | ۳۴۲     | گماد                        | ۹۷۱     | توت قیظ                    | ۱۳۶     | توت مدرک                  |
| ۶۸۹     | لبن کی کثرت           | ۲۴۱     | گماد لون                    | ۱۰۶۱    | توت قیظ                    | ۱۳۶     | توت مدرک فی اباطن         |
| ۱۰۸۷    | لبہ                   | ۸۰۰     | گرمیخ                       | ۱۰۶۱    | توت قیظی متوسط             | ۱۳۷     | توت مدرک فی الظاہر        |
| ۸۹۷     | لبثام                 | ۳۶      | گون                         | ۱۱۰۲    | توت قیلہ                   | ۱۵۳     | توت مذکرہ                 |
| ۹۹۰     | لبثام                 | ۳۷      | گون و فساد                  | ۱۸۱     | توت قیلہ مائیہ             | ۱۲۸     | توت مصورہ                 |
| ۱۰۲     | لبثام                 | ۷۸۶     | گمانا کھانیکہ بعد کی ہدایات | ۲۸۲     | توت قیلہ الرعم             | ۱۲۸     | توت مصورہ طابعہ           |
| ۲۳۵     | لبثام                 | ۲۳۰-۲۱۹ | گمانی                       | ۳۷۰     | توت قیلہ المعاد (رفق معوی) | ۱۳۸     | توت مفکرہ                 |
| ۳۶۶     | لبثام                 | ۱۸۲     | گمہ                         | ۳۲۷     | توت کارینہ                 | ۱۱۲     | توت منعقدہ                |
| ۲۳۵     | لبثام                 | ۱۱۲۹    | گمہ و ناصور                 | ۱۷۱     | توت کاسر                   | ۵۵      | توت متغزلہ                |
| ۷۰۲     | لبثام                 | ۲۲۸     | گمہ (صہر و ج)               | ۸۰۰     | توت کالج                   | ۱۲۷     | توت مؤلدہ                 |
| ۸۹۳     | لبثام                 | ۲۸۳     | گمہ                         | ۷۰۶     | توت کان بنا                | ۱۵۰-۱۳۸ | توت وایمہ                 |
| ۷۰۸     | لبثام                 | ۱۱۳۸    | گمہ                         | ۷۱۷     | توت کالج بکنا              | ۱۲۹     | توت ہاضمہ                 |
| ۱۰۷۸    | لبثام                 | ۱۱۳۸    | گمہ بانار                   | ۱۰۹۷    | توت کابل کی حجامت          | ۱۰۳۰    | توت طول                   |
| ۸۹۶     | لبثام                 | ۱۰۸۸    | گمہ (شرابی)                 | ۸۰۶     | توت کباب                   | ۱۰۳۰    | توت طولی                  |
| ۶۸۱     | لبثام                 | ۷۱۸     | گمہ                         | ۹۰۸     | توت گنات                   | ۱۰۳۳    | توت لون                   |
| ۷۰۸     | لبثام                 | ۷۱۷     | گمہ بیٹ کے                  | ۳۲۱     | توت گنفل                   | ۱۰۳۳    | توت لون                   |
| ۷۰۸     | لبثام                 | ۳۰۰     | گمہ اویہ                    | ۳۲۱     | توت گنک بیل                | ۳۳۶     | توت یزقانی                |
| ۲۴۱     | لبثام                 | ۲۹      | گمہ طوسہ                    | ۱۷۲     | توت گنک جانا               | ۹۷۱     | توت کے اصول               |
| ۲۶۵     | لبثام                 | ۲۹۹     | گمہ                         | ۳۲۹     | توت گمہ، کدھائیت           | ۱۰۱۵    | توت کبابان                |
| ۷۵۶-۸۹۲ | لبثام                 | ۵۲      | گمہ فاعلہ                   | ۷۱۸     | توت گمہ و دانے             | ۱۰۱۹    | توت کی سیدات              |
| ۱۹۲     | لبثام                 | ۵۲      | گمہ متغزلہ                  | ۱۰۱۷    | توت گمہ و نانج             | ۱۰۲۶    | توت کی متغزیت             |
| ۶۸۳     | لبثام                 | ۸۹      | گمہ کیلوس                   | ۷۰۳     | توت گمہ                    | ۷۰۳     | توت کرنے والے کو کیا کرنا |
| ۱۷۷     | لبثام                 | ۳۱۳     | گمہ                         | ۷۰۳     | توت گمہ اطفال              | ۱۰۲۶    | توت چاہئے                 |
| ۳۹۹-۳۸۰ | لبثام                 | ۲۰۵-۲۰۴ | گمہ                         | ۱۰۰۸    | توت گمہ                    | ۱۰۲۸    | توت کی افراط              |
| ۳۹۹     | لبثام                 | ۳۵۱     | گمہ                         | ۱۷۱     | توت گمہ کاسر               | ۱۰۲۹    | توت کے عوارض کا مدارک     |
| ۷۸      | لبثام                 | ۳۵۱     | گمہ                         | ۲۷۹     | توت گمہ                    |         |                           |
| ۱۱۵     | لبثام                 |         |                             |         |                            |         |                           |



|                               |         |                           |      |                         |        |                        |      |
|-------------------------------|---------|---------------------------|------|-------------------------|--------|------------------------|------|
| مرد                           | ۴۱۰     | مساکن کی تاثیریں          | ۲۷۴  | مضروب بالبرد            | ۹۰۳    | مغص (اطفال)            | ۷۱۰  |
| مرد سودا                      | ۸۳ - ۸۰ | مساکن کے احکام            | ۲۷۴  | مضروب بالحر             | ۸۹۸    | مغاطیس                 | ۳۰۱  |
| مرد صفر                       | ۷۹      | مسامت                     | ۲۷   | مطیب                    | ۸۲۲    | مغیرہ اولی             | ۱۲۷  |
| مرہم رتن جوت                  | ۷۰۷     | سامیر                     | ۱۸۲  | مطیبہ                   | ۷      | مغیرہ ثانیہ            | ۱۲۷  |
| مرہم شنجار                    | ۷۰۷     | سختات                     | ۳۵۶  | مطاطف                   | ۳۷۸    | مفارتت وضع کے اسباب    |      |
| مزاج                          | ۳۸      | سطار                      | ۸۱۶  | مطاجبات امراض کلیہ      | ۹۱۳    | مفت                    | ۳۶۹  |
| مزاج بارد و حار، رطب،         |         | مسط                       | ۱۶۷  | مطانی                   | ۱۵۲    | مفتحات                 | ۱۷۱  |
| یابس کے علامات ۲۵۲-۲۵۳        |         | مسطسم                     | ۲۰۷  | معتدل حقیقی             | ۳۹     | مفتحات                 | ۱۱۱۲ |
| مزاج بارد کی اصلاح            | ۸۷۷     | سکناں درد                 | ۱۱۵۱ | معتدل شخصی بالقیاس      |        | مفتصد                  | ۱۰۵۸ |
| مزاج دوار                     | ۲۹      | سرخ (جامہ خانہ)           | ۳۵۰  | الی الداخل ۲۱-۲۵        |        | مفجرات                 | ۱۱۵۳ |
| مزاج صارج                     | ۷۰      | سند                       | ۵۲۱  | معتدل شخصی بالقیاس      |        | مفرغہ ۷۲-۱۱۱۶          |      |
| مزاج مٹی                      | ۹۲۵     | سوج (سوحات)               | ۹۰۱  | الی الخارج ۲۱-۲۲        |        | مفحات شکل              | ۳۶۲  |
| مزاج غیر معتدل                | ۵۱      | سورجوں کا بھول جانا       | ۷۰۷  | معتدل منفی بالقیاس      |        | مقصود                  | ۱۰۲۶ |
| مزاج غیر معتدل کے علامات      |         | سورج کی سوزش              | ۷۰۲  | الی الداخل ۲۰-۲۲        |        | مقابلہ                 | ۲۱۲  |
|                               | ۲۵۶     | سہل کی تبرید              | ۱۰۰۰ | معتدل منفی بالقیاس      |        | مطافات                 | ۹۷۱  |
| مزاج مادی                     | ۵۲-۵۳   | سہل کے عمل کی زیادتی      | ۱۰۰۳ | الی الخارج ۳۰-۳۳        |        | مقات، ٹھنڈے، گرم، بلند |      |
| مزاج مرضی                     | ۹۲۵     | سہل کا پینا اور اس سے     |      | معتدل طبی               | ۲۰-۳۹  | پست، پتھر، پہاڑی، برقی |      |
| مزاج معتدل                    | ۵۱      | دست نہ آنا                | ۱۰۰۸ | معتدل عضوی بالقیاس      |        | سندری، شمالی، جنوبی،   |      |
| مزاج معتدل کے علامات          |         | سہل کی قسمیں، نوعیت عمل   |      | الی الداخل ۲۱-۲۵        |        | مشرقی، مغربی وغیرہ ۲۷۴ |      |
|                               | ۲۵۵     | کے لحاظ سے                | ۱۰۱۲ | معتدل عضوی بالقیاس      |        | ۲۸۷۱                   |      |
| مزاج نوری، طبعی               | ۳۵۸     | سہل بالازلاق              | ۱۰۱۳ | الی الخارج ۲۱-۲۵        |        | مقدمات مستعد           | ۱۲۲  |
| مزاجوں کے علامات              | ۲۳۳     | سہل یا نقص                | ۱۰۱۲ | معتدل المزاج کے علامات  |        | مقطع                   | ۱۱۱۳ |
| مزمین                         | ۹۱۷     | سہل مبارک                 | ۱۰۰۲ |                         | ۲۵۵    | مقطعات                 | ۲۳۵  |
| مسافروں کی تدبیر              | ۸۸۶     | سے                        | ۱۸۲  | معتدل نوری بالقیاس      |        | مغاطیس                 | ۳۰۱  |
| مسافر بحری                    | ۹۱۱     | سید، اسباب                | ۲۸۰  | الی الداخل ۲۰-۲۲        |        | مقیاس                  | ۱۰۷۸ |
| مسافروں کی تدبیر کے اصول کلی  |         | مشابک                     | ۸۷۰  | معتدل نوری بالقیاس      |        | مقنیات کے مدارج        | ۱۰۲۰ |
|                               | ۸۹۱     | مشارب                     | ۳۰   | الی الخارج ۲۰-۲۱        |        | مکان بنا               | ۲۸۶  |
| مساکن بارود، حارہ، رطب،       |         | مشارکت                    | ۱۶۹  | معدیات                  | ۹۹۰    | مکاوتی                 | ۱۱۲۸ |
| یابسہ، عالیہ، غائرہ،          |         | مشارکت سے استدلال         | ۲۲۹  | معدل النهار ۲۱-۲۵       |        | مکونی                  | ۱۱۳۸ |
| حجر، کثوث، جبل، طبعی،         |         | مشع                       | ۵۸۸  | معدہ کے اندر حرکت دوریہ |        | ملاست اور اس کے اسباب  |      |
| بحر، شمالیہ، جنوبیہ،          |         | مشتبہ                     | ۱۲۶  |                         | ۷۷۶    |                        | ۳۶۸  |
| مشرقیہ، مغربیہ، ۲۷۵           |         | مشرقی، سیفی، ربیعی، خریفی |      | معمرہ                   | ۲۵۶-۲۲ | ملاکت (گھونسہ بازی)    | ۷۳۰  |
|                               | ۲۸۵     | مشتوی                     | ۲۱۹  | مغابن                   | ۱۷۷    | لمح                    | ۱۱۳۵ |
| مساکن کا اختیار کرنا اور انکی |         | مصارعت (کشتی)             | ۷۳۰  | مغیری                   | ۳۶۸    | ملاکت                  | ۱۲۶  |
| تیاری                         | ۲۸۵     | مصل                       | ۹۰۱  | مغوش ابجوہر             | ۳۲۶    | ملطعات                 | ۲۳۵  |



|         |                          |         |                       |         |                 |         |                    |                 |                |
|---------|--------------------------|---------|-----------------------|---------|-----------------|---------|--------------------|-----------------|----------------|
| ۲۹۱     | نبض لیکن                 | ۲۹۱     | نبض متلب              | ۶۷۸     | ناری المعدہ     | ۲۰۳     | موسکول کے مزاج     | ۲۱۳             | ملکہ کی سلاخیس |
| ۵۳۲-۵۱۹ | نبض تشلی                 | ۲۹۰     | نبض شعیف              | ۶۷      | ناریت           | ۱۱۳۳    | موسکی              | ۲۳۳             | ملکہ کی سلاخیس |
| ۵۲۶     | نبض: نیند اور بیداری میں | ۵۲۶     | نبض طبعی              | ۲۶۹     | نارین           | ۲۹۶     | موسیقار            | ۲۱۷             | ملکہ           |
| ۵۲۰     | نبض: اکل و بطن           | ۲۸۹     | نبض طویل              | ۱۱۰۱    | نابغض           | ۲۹۶     | موسیقی             | ۷۵              | ملحت           |
| ۵۲۲     | نبض: ماکل و وسط          | ۵۱۲     | نبض عائد              | ۶۷۳     | ناب کاٹنی       | ۲۲۹     | موضع سوزند لال     | ۸۵۸             | ملکہ کی        |
| ۵۰۶     | نبض: میان وزن            | ۲۸۹     | نبض عریض              | ۷۱۲     | ناب کا بھرا آ   | ۳۱      | موضوعات            | ۹۹۱             | ملکہ کی        |
| ۲۹۲     | نبض: مختل                | ۵۳۰-۳۸۹ | نبض عظیم              | ۳۷۱     | نابغض           | ۲۶      | موضوعات طب         | ۳۶۹             | مرد            |
| ۵۲۸-۵۱۵ | نبض: متداعل              | ۵۲۲     | نبض عیق               | ۱۶۰     | نابغض           | ۲۸      | موضوعات بعید       | ۲۰۲             | مرد و ریح      |
| ۲۹۱     | نبض: متداعل              | ۵۲۲     | نبض عراض نفسانی       | ۶۷۳     | ناب کاٹنا       | ۲۷      | موضوعات محبت و مرض | ۸۸              | موضوعات        |
| ۲۹۲     | نبض: متداعل              | ۵۱۸     | نبض غزالی             | ۴۹۱     | نبض: رجعت       | ۲۶      | موضوعات علم        | ۸۹۵             | موضوعات        |
| ۵۳۱-۵۲۵ | نبض: متداعل              | ۵۷۸     | نبض غضب               | ۵۷۳     | نبض: آرام       | ۲۸      | موضوعات قریب       | ۸۵۹             | موضوعات        |
| ۵۱۶     | نبض: متداعل              | ۵۸۰     | نبض غم                | ۵۶۲     | نبض: اور پانی   | ۲۸۸-۳۸۳ | مولم               | ۲۳۷             | موضوعات        |
| ۵۰۵     | نبض: متداعل              | ۲۹۶     | نبض غیر منتظم         | ۵۶۹     | نبض: اور حمام   | ۳۱۵     | میاہ               | ۲۰۱             | موضوعات        |
| ۲۹۱     | نبض: متداعل              | ۵۲۹     | نبض: غری (ذاتی کار)   | ۵۵۷     | نبض: اور شراب   | ۳۲۹     | میاہ آجانیہ        | ۱۰۳۰            | موضوعات        |
| ۲۹۱     | نبض: متداعل              | ۵۸۰     | نبض: فرحت و سرور      | ۲۹۶     | نبض: اور موسیقی | ۳۲۹     | میاہ بطنیہ         | ۵۲۰             | موضوعات        |
| ۲۹۱     | نبض: متداعل              | ۵۸۰     | نبض: فرح              | ۲۹۱     | نبض: اور        | ۲۷۷     | میاہ بطنیہ         | ۱۱۵۳            | موضوعات        |
| ۵۲۵     | نبض: متداعل              | ۳۸۹     | نبض: قصیر             | ۵۳۳     | نبض: بچوں کی    | ۳۲۸     | میاہ بطنیہ، شیمیہ  | ۱۵۲-۲۰۳         | موضوعات        |
| ۵۵۵     | نبض: متداعل              | ۲۹۱     | نبض: اقوام            | ۲۹۰     | نبض: بطنی       | ۳۳۵     | میاہ حدیہ، شیمیہ   | ۹۴۹             | موضوعات        |
| ۵۰۵     | نبض: متداعل              | ۲۹۰     | نبض: قوی              | ۵۲۶     | نبض: جوانوں کی  | ۳۲۸     | میاہ راکدہ         | ۱۱۰-۱۰۹-۱۰۸-۱۰۷ | موضوعات        |
| ۲۹۲     | نبض: متداعل              | ۵۲۷     | نبض: کمول             | ۵۰۵     | نبض: جتنا وزن   | ۲۷۷     | میاہ سنجیہ         | ۱۱۰۵            | موضوعات        |
| ۲۹۵     | نبض: متداعل              | ۲۷۹     | نبض: کا کلی بیان      | ۲۹۱     | نبض: حار        | ۳۲۹     | میاہ طلیہ          | ۲۵۳             | موضوعات        |
| ۲۹۵     | نبض: متداعل              | ۲۹۵     | نبض: کا نظام عدم نظام | ۹۷۱     | نبض: حار کی     | ۳۳۱     | میاہ غلیہ          | ۷۰۵             | موضوعات        |
| ۵۰۳     | نبض: متداعل              | ۵۰۳     | نبض: کا وزن           | ۵۰۶     | نبض: خارج وزن   | ۲۹۲     | میاہ قائمہ         | ۱۱۲۰            | موضوعات        |
| ۵۰۶     | نبض: متداعل              | ۲۸۲     | نبض: کی انقباضی حرکت  | ۲۹۱     | نبض: خالی       | ۲۸۷     | میاہ کا منہ        | ۶۶              | موضوعات        |
| ۵۰۶     | نبض: متداعل              | ۲۷۹     | نبض: کی حرکت کشم کی   | ۵۸۰     | نبض: خجل        | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۳۳     | نبض: متداعل              | ۲۸۱     | نبض: کی حرکت کا حرکت  | ۵۷۳     | نبض: دروزن کی   | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۲۷     | نبض: متداعل              | ۵۲۵     | نبض: کی صلابت اسباب   | ۲۸۹     | نبض: دقیق       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۵۴     | نبض: متداعل              | ۲۹۰     | نبض: کی خفج           | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض: دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۵۱     | نبض: متداعل              | ۵۳۶     | نبض: کی لہریت کو سبب  | ۳۸۵     | نبض: کی شراط    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۲۱     | نبض: متداعل              | ۲۸۸     | نبض: کی مقدار         | ۵۱۰-۵۰۷ | نبض: کی شراط    | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۲۵     | نبض: متداعل              | ۵۳۶     | نبض: کی شراط کو سبب   | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض: دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۲۳     | نبض: متداعل              | ۵۲۸     | نبض: کے سبب           | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض: دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۱۸     | نبض: متداعل              | ۵۳۲     | نبض: کی شراط کو سبب   | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض: دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۲۹۲     | نبض: متداعل              | ۵۲۵     | نبض: کے ضعف کے سبب    | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض: دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۲۹۵     | نبض: متداعل              | ۵۳۲     | نبض: کے طول کے سبب    | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض: دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۲۱     | نبض: متداعل              | ۵۳۲     | نبض: کے عرض کے سبب    | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض: دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۲۲     | نبض: متداعل              | ۵۳۲     | نبض: کے انتخاب شراط   | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض: دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |
| ۵۲۵     | نبض: متداعل              | ۵۰۹     | نبض: لالت             | ۵۲۷-۵۱۹ | نبض: دوری       | ۳۳۱     | میاہ معدنیہ        | ۶۶۱             | موضوعات        |

|         |     |         |               |           |                     |     |                |      |                |     |            |
|---------|-----|---------|---------------|-----------|---------------------|-----|----------------|------|----------------|-----|------------|
| ۳۰۳     | طبل | ۴۰۰     | درم بشیر بخار | ۱۰۴۰      | وچ جذاب             | ۲۹۴ | نقره (سیمی کا) | ۱۰۰۰ | نسخہ تبریک     | ۲۹۱ | نصف: طبرک  |
| ۳۳۲     | بیم | ۴۱۶     | درم نورین     | ۱۰۴۰      | دفع، اکال، اخیانی   | ۱۰۹ | نقره (سیمی کا) | ۲۳۰  | نسخہ خلل شکم   | ۲۹۱ | نصف: مملی  |
| ۲۹۵     | بیم | ۴۱۳     | درم ناف       | ۱۰۴۰      | تاقب، ثقیل          | ۱۸۵ | نقاہت کارانہ   | ۹۹   | نشین (ادنا)    | ۲۹۵ | نصف: منتظم |
| ۳۶      | بیم | ۱۰۱     | درم           | ۱۰۴۰      | حاکک، خشن، غری      | ۲۲۵ | نقصان فعل      | ۱۱۳۲ | نشر            | ۲۹۵ | نصف: منتظم |
| ۸۸۱     | بیم | ۱۰۴     | درم           | ۱۰۴۰      | رخو، زانی، زنا، غطا | ۲۵۳ | نقطہ استدلال   | ۱۳۰  | نفس (انضاج)    | ۲۹۵ | نصف: منتظم |
| ۲۰۳     | بیم | ۱۰۸     | درم           | ۱۰۸       | لانغ، مضغ، بستی     | ۲۵۳ | نقطہ استدلال   | ۹۶۱  | نفس اور جالیوس | ۵۲۲ | نصف: منتظم |
| ۲۰۳     | بیم | ۱۱۵     | درم           | ۱۱۵       | مک، محدود، ناس      | ۲۵۳ | نقطہ انقلاب    | ۶۹   | نفس            | ۵۲۲ | نصف: منتظم |
| ۲۴      | بیم | ۱۱۳     | درم           | ۳۹۰ - ۳۹۰ | دفع، الرک           | ۲۵۳ | نقطہ انقلاب    | ۱۰۳  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۳۸     | بیم | ۹۶      | درم           | ۲۱۳       | وجودی               | ۱۸۲ | نفس            | ۱۰۳  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۵۸     | بیم | ۲۱۳     | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۱۴۸  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۱-۳۰  | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۲۴     | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۱۴     | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۸     | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۱۵     | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۲۰     | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۱-۲۳۱ | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۰     | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۴۸۹-۲۳۱ | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۳۰     | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۰-۲۳۹ | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۱۹۹-۶۳  | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۱-۲۱۶ | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۰     | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۲۹     | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۶۰      | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۳-۲۴۳ | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۲-۲۴۳ | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۲-۲۴۳ | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |
| ۲۴۲-۲۴۳ | بیم | ۱۸۵-۱۸۳ | درم           | ۱۱۸۲      | دفع                 | ۱۸۲ | نفس            | ۲۹۴  | نفس            | ۵۲۰ | نصف: منتظم |